تیسیر الباری

# صحیح بخاری شریف

ترجمہ و شرح

حضرت علامہ وحید الزماںؒ




تاج کمپنی لمیٹڈ

لاہور کراچی راولپنڈی پشاور



# تیسیر الباری

ترجمہ وشرح

# صحیح بخاری

از حضرت علامہ وحید الزماںؒ

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز بامحاورہ ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ، ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری، کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔ صحیح بخاری کا یہ ترجمہ اپنی نظیر آپ ہے۔

ناشران

تاج کمپنی لمیٹڈ

کراچی ـــــ لاہور ـــــ راولپنڈی



# قارئین کے لیئے

# ضروری وضاحت

صحیح بخاری شریف کے اس نُسخے کی احادیث کا عربی متن مصر کے مطبوعہ نسخے سے لیا گیا ہے۔ چنانچہ عربی متن پر جو اعراب ہیں، وہ بھی مصری طرز پر ہیں اور اعراب کی یہ طرز پورے عرب ممالک میں رائج ہے لیکن پاکستان و ہندوستان کے قارئین کو بعض اعراب اجنبی معلوم ہوں گے۔ ان کی سہولت کے لئے ذیل میں مصری طرز کے اعراب اور پاک و ہند کے طرزِ اعراب میں جو فرق ہے، اس کی وضاحت درج ہے۔

| پاک و ہند کا طرزِ اعراب | مصری طرزِ اعراب |
|---|---|
| الف پر زبر أَ | أَ |
| الف کے نیچے زیر إِ | إِ |
| الف پر پیش أُ | أُ |
| کھڑا زبر ــٰ جیسے مُوسٰی | ــَ مُوسَی |
| حرفِ مشدد کے نیچے زیر حرف کے نیچے (رَبِّ) | تشدید کے نیچے جیسے رَبِّ |
| لفظِ اللہ۔ اللّٰہ | اللّٰہ |
| لفظِ رحمٰن۔ رَحْمٰنُ | رَحْمَنُ |
| کھڑی زیر ــٖ مثلاً بِہٖ | ــِ جیسے بِہِ |
| الٹا پیش ــٗ مثلاً لَہٗ | ــُ جیسے لَہُ |

# ناظرین سے التماس



صحیح بخاری شریف کی یہ آٹھویں جلد اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مکمل ہو کر آج آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس کی بقیہ جلدیں بھی ساتھ کے ساتھ تیار ہو رہی ہیں۔ کسی کی عربی کتابت ہو رہی ہے، کسی میں اردو ترجمہ لکھا جا رہا ہے، کسی جلد کی فلمیں بن رہی ہیں۔ انشاء اللہ تمام جلدیں یکے بعد دیگرے مسلسل شائع ہوتی رہیں گی۔ اس کی پوری عربی کتابت حافظ ریاض احمد صاحب خوشنویس نے کی ہے۔ اردو ترجمہ کئی کاتبوں نے لکھا ہے۔ میں ممنون ہوں مولوی فضلِ خالق صاحب کا جنھوں نے اس کی تصحیح اور پروف ریڈنگ انتہائی محنت اور حد درجہ احتیاط و توجہ کے ساتھ کی ہے۔ خدا ان کو اجر نیک دے۔

براہِ کرم دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت خاص سے مکمل بخاری شریف ہمیں جلد سے جلد شائع کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین۔

طالبِ دُعا

منیجنگ ڈائرکٹر تاج کمپنی لمیٹڈ۔ کراچی





# دُعا کی التجا

عنایت اللہ مینجنگ ڈائرکٹر تاج کمپنی لمیٹڈ، جن کے زیرِ اہتمام صحیح بخاری شریف کی یہ جلد، احادیث کے عربی متن اور مولوی وحید الزماںؒ کے مقبولِ عام اردو ترجمہ و تشریح کے ساتھ شائع ہوئی ہے، تمام قارئین سے التجا کرتے ہیں کہ جب بھی وہ اس مقدس کتاب کا مطالعہ کریں تو اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور سب مسلمانوں کے لئے حصولِ ہدایت کی دُعا کریں اور ساتھ ہی عنایت اللہ کے حق میں بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی ناچیز کوششوں کو اپنی رحمتِ خاص اور اپنی شانِ رحیمی و کریمی کے صدقہ میں قبول فرمائیں اور اُسے اپنے مقدس کلام اور اپنے رسولِ پاکؐ کے متبرک کلام کی وسیع ترین اشاعت کی توفیق عطا کریں۔ اس فانی دنیا میں بھی اس کے حامی و مددگار ہوں اور آخرت کی حیاتِ دائمی میں اس کی بخشش فرمائیں، اس کی روح کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دیں، نیز عنایت اللہ کے مرحوم والدین اور برادران نذیر و بشیر مرحوم اور تاج کمپنی کے تمام حصہ داران اور جملہ کارکنان کی بھی بخشش و مغفرت فرمائیں۔ آمین!

یا ربّ العالمین، بطفیل سیّد المرسلینؐ و برحمتک یا ارحم الراحمین ؕ



# فہرست مضامین

## تیسیر الباری شرح صحیح بخاری شریف جلد ہشتم



لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی ۱۶
پاکستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحم والا

# كتاب الأدب

# کتاب ادب کے بیان میں[1]

[1] یعنے لوگوں کے ساتھ معاشرت کے آداب اور طریقے ۱۲ منہ۔

## بَابُ الْبِرِّ وَالصِّلَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى۔ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ۔

## باب احسان اور ناطہ پروری کی فضیلت اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا[1] ہم نے آدمی کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا۔

[1] کئی سورتوں میں جیسے لقمان احقاف وغیرہ ۱۲ منہ۔

۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عَيْزَارٍ أَخْبَرَنِي قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَمْرٍو الشَّيْبَانِيَّ يَقُولُ أَخْبَرَنَا صَاحِبُ هٰذِهِ الدَّارِ وَأَوْمَأَ بِيَدِهِ إِلَى دَارِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ أَيُّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ أَيُّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي۔

ہم سے ابوالولید ہشام نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہ ولید بن عیزار نے کہا میں نے ابوعمرو شیبانی سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو اس گھر والے نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن مسعود کے گھر کی طرف اشارہ کیا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ اللہ کو کون سا عمل زیادہ پسند ہے۔ آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنی (سنت کے موافق جماعت سے) میں نے پوچھا پھر کونسا آپ نے فرمایا ماں باپ سے اچھا سلوک کرنا میں نے پوچھا پھر کونسا آپ نے فرمایا اللہ کی راہ میں[1] جہاد کرنا۔ ابن مسعودؓ کہتے ہیں[2] آپ نے اتنی ہی باتیں بتلائیں۔ اگر میں اور پوچھتا تو آپ اور زیادہ باتیں بتلاتے۔

[1] اس کا بول بالا ہونے کے لئے اور شرک بدعت مٹنے کے لئے ۱۲ منہ

[2] پھر میں خاموش ہو رہا کہ اب کہاں تک پوچھے جاؤں اس لئے ۱۲ منہ۔

## بَابُ مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ۔

٢- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ شُبْرُمَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ أُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ أَبُوكَ، وَقَالَ ابْنُ شُبْرُمَةَ وَيَحْيَى ابْنُ أَيُّوبَ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ مِثْلَهُ

## باب سب سے بڑھ کر کس کا حق ہے

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع بن شبرمہ سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پوچھنے لگا یارسول اللہ سب سے زیادہ کس کا حق ہے کہ میں اس کے ساتھ سلوک کروں آپ نے فرمایا، تیری ماں کا، پوچھا پھر کس کا فرمایا تیری ماں کا، پوچھا پھر کس کا فرمایا تیری ماں کا پوچھا پھر کس کا فرمایا پھر تیرے باپ کا[1] اور ابن شبرمہ اور یحییٰ بن ایوب نے کہا ہم سے ابوزرعہؓ نے بیان کیا پھر یہی حدیث نقل کی

[1] ماں کا باپ سے تین درجے بڑھ کر رکھا کیوں کہ ماں بچہ پر بہت مصیبت اٹھاتی ہے۔ نو مہینے پیٹ میں رکھتی ہے پھر پیدا ہونے کے بعد ایک مدت تک دودھ پلاتی ہے گوموت صاف کرتی ہے۔ جب بڑا ہو جاتا ہے تو باپ صرف تعلیم و تربیت کرتا ہے اور اگر ماں تعلیم یافتہ ہوئی تو بچہ کی تربیت اور تعلیم بھی ماں سے شروع ہو جاتی ہے اور ایسے ہی بچے لائق نکلتے ہیں۔ جن کی مائیں صاحب علم ہوتی ہیں ورنہ جاہل مائیں بچہ کو ضعیف اور ناتواں کر دیتی ہیں۔ اس کے قوائے دماغیہ اور بدنیہ سب خراب کر دیتی ہیں اس لئے جو قوم اپنی بھلائی اور ترقی چاہتی ہو اس کو سب سے پہلے تعلیم نسواں کا اہتمام کرنا چاہیے۔ ۱۲ منہ

## بَابُ لَا يُجَاهِدُ إِلَّا بِإِذْنِ الْأَبَوَيْنِ۔

## باب ماں باپ کی اجازت کے بغیر جہاد کو بھی نہ جانا چاہیے[1]

[1] مراد وہی جہاد ہے جو فرض کفایہ ہے کیوں کہ فرض کفایہ دوسرے لوگوں کے ادا کرنے سے ادا ہو جائے گا مگر اس کے ماں باپ کی خدمت اس کے سوا کون کرے گا اویس قرنی جو خیر التابعین تھے اپنی ماں کی خدمت کی وجہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حاصل نہ کر سکے لیکن جب جہاد فرض عین ہو جائے مثلاً کافر مسلمانوں کے ملک میں گھس آئیں۔ اس وقت اجازت ضروری نہیں ہے۔ ۱۲ منہ

٣- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ وَشُعْبَةَ، قَالَ حَدَّثَنَا حَبِيبٌ ح قَالَ وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری اور شعبہ سے دونوں نے کہا ہم سے حبیب بن ابی ثابت نے بیان کیا۔ دوسری سند اور ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی۔ انہوں نے حبیب بن

أَبِي العَبَّاسِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُجَاهِدُ؟ قَالَ لَكَ أَبَوَانِ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ: فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ۔

ابی ثابت سے انہوں نے ابو العباس (سائب) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے کہا ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری نیت جہاد کو جانے کی ہے آپ نے فرمایا تیرے ماں باپ زندہ ہیں اس نے کہا جی ہاں زندہ ہیں آپ نے فرمایا تو انہی کی خدمت کر یہی جہاد ہے۔

## بَابٌ ۔ لَا يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ۔

## باب آدمی اپنے ماں باپ کو گالی نہ دے (یعنی گالی نہ دلوائے)

٤ ۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ فَيَسُبُّ أُمَّهُ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے اپنے والد (سعد بن عبدالرحمٰن بن عوف) سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن عمروؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے سے بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ کو گالی دے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ بھلا اپنے ماں باپ کو کون گالی دے گا (اس میں خود اپنی ہی ذلت ہے)، آپ نے فرمایا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے کے باپ کو گالی دے وہ اسکے باپ کو گالی دے[1]، دوسرے کی ماں کو گالی دے وہ اس کی ماں کو گالی دے۔



[1] تو گویا اس نے خود اپنے ماں باپ کو گالی دی، کیوں کہ اس کا سبب یہی پڑا ۱۲ منہ

## بَابُ إِجَابَةِ دُعَاءِ مَنْ بَرَّ بِوَالِدَيْهِ۔

## باب جس شخص نے اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کیا ہو اس کی دعا قبول ہوتی ہے۔

٥ ۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عُقْبَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ يَتَمَاشَوْنَ أَخَذَهُمُ الْمَطَرُ فَمَالُوا إِلَى غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْحَطَّتْ عَلَى فَمِ غَارِهِمْ صَخْرَةٌ مِنَ الْجَبَلِ فَأَطْبَقَتْ عَلَيْهِمْ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے اسماعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے کہا مجھ کو نافع نے خبر دی انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایسا ہوا (بنی اسرائیل کے) تین شخص رستے میں جا رہے تھے اتنے میں مینہ شروع ہوا (برسات آ گئی) وہ پہاڑ کی ایک کھوہ میں (غار میں) گھس گئے اتفاقاً پہاڑ کا ایک پتھر غار کے منہ پر آ گرا منہ بند ہو گیا اب کیا کریں آپس میں صلاح کرنے لگے بھائی ایسا کرو تم لوگوں نے جو جو نیک اعمال خالص اللہ کے لئے کئے ہوں ان کے وسیلہ

أُنْظُرُوا أَعْمَالًا عَمِلْتُمُوهَا لِلّٰهِ صَالِحَةً
فَادْعُوا اللّٰهَ بِهَا لَعَلَّهُ يُفَرِّجُهَا فَقَالَ
أَحَدُهُمْ اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَ لِي وَالِدَانِ
شَيْخَانِ كَبِيرَانِ وَلِي صِبْيَةٌ صِغَارٌ كُنْتُ
أَرْعَى عَلَيْهِمْ فَإِذَا رُحْتُ عَلَيْهِمْ
فَحَلَبْتُ بَدَأْتُ بِوَالِدَيَّ أَسْقِيهِمَا قَبْلَ
وَلَدِي وَإِنَّهُ نَاءَ بِيَ الشَّجَرُ فَمَا أَتَيْتُ
حَتَّى أَمْسَيْتُ فَوَجَدْتُهُمَا قَدْ نَامَا
فَحَلَبْتُ كَمَا كُنْتُ أَحْلُبُ فَجِئْتُ
بِالْحِلَابِ فَقُمْتُ عِنْدَ رُءُوسِهِمَا أَكْرَهُ
أَنْ أُوقِظَهُمَا مِنْ نَوْمِهِمَا وَأَكْرَهُ أَنْ
أَبْدَأَ بِالصِّبْيَةِ قَبْلَهُمَا وَالصِّبْيَةُ
يَتَضَاغَوْنَ عِنْدَ قَدَمِي فَلَمْ يَزَلْ ذٰلِكَ
دَأْبِي وَدَأْبُهُمْ حَتَّى طَلَعَ الْفَجْرُ فَإِنْ
كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ
وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا فُرْجَةً نَرَى مِنْهَا
السَّمَاءَ فَفَرَجَ اللّٰهُ لَهُمْ فُرْجَةً حَتَّى
يَرَوْنَ مِنْهَا السَّمَاءَ وَقَالَ الثَّانِي
اَللّٰهُمَّ إِنَّهُ كَانَتْ لِي ابْنَةُ عَمٍّ أُحِبُّهَا
كَأَشَدِّ مَا يُحِبُّ الرِّجَالُ النِّسَاءَ فَطَلَبْتُ
إِلَيْهَا نَفْسَهَا فَأَبَتْ حَتَّى آتِيَهَا بِمِائَةِ
دِينَارٍ فَسَعَيْتُ حَتَّى جَمَعْتُ مِائَةَ دِينَارٍ
فَلَقِيتُهَا بِهَا فَلَمَّا قَعَدْتُ بَيْنَ رِجْلَيْهَا
قَالَتْ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ، اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تَفْتَحِ
الْخَاتَمَ فَقُمْتُ عَنْهَا، اَللّٰهُمَّ فَإِنْ كُنْتَ
تَعْلَمُ أَنِّي قَدْ فَعَلْتُ ذٰلِكَ ابْتِغَاءَ
وَجْهِكَ فَافْرُجْ لَنَا مِنْهَا فَفَرَّجَ لَهُمْ

سے دعا مانگو شاید اللہ یہ مشکل آسان کرے (تم کو نجات دلوائے) چنانچہ
پھر ایک شخص ان تینوں میں سے یوں کہنے لگا یا اللہ تو جانتا
ہے میرے ماں باپ دونوں ضعیف بوڑھے تھے اور میرے
بچے بھی چھوٹے چھوٹے موجود تھے میں ان کی پرورش
کے لئے جانوروں کو چرایا کرتا جب شام کو گھر آتا اور دودھ
دوھتا تو پہلے اپنے ماں باپ کو پلاتا پھر اپنے بچوں کو ایک دن
ایسا ہوا جانور ایک دور دراز درخت چرنے کے لئے چلے گئے
اور مجھ کو دیر ہو گئی میں شام تک نہیں آیا (جب گھر پہنچا) دیکھا تو
میرے والدین سو گئے میں نے عادت کے موافق دودھ دوھا اور
صبح تک دودھ لیے ان کے سرہانے کھڑا رہا مجھے یہ اچھا نہیں
معلوم ہوا کہ ان کو نیند سے جگاؤں نہ میں نے اس کو پسند کیا کہ
پہلے بچوں کو دودھ پلا دوں گو رات بھر بچے میرے پاؤں پاس
بیٹھے چلاتے رہے دودھ مانگتے رہے (مگر میں نے نہ دینا تھا نہ
دیا) صبح تک یہی حال رہا یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام
خالص تیری رضامندی کے لئے کیا تھا تو اس پتھر میں روزن کر
دے کہ ہم ذرا آسمان کو تو دیکھیں اللہ تعالیٰ نے اس میں اتنا روزن
کر دیا کہ وہ آسمان کو اس میں سے دیکھنے لگے ؎ دوسرے شخص
نے یوں دعا کی یا اللہ میرے چچا کی ایک بیٹی تھی میں اس کو بہت
چاہتا تھا جیسے کوئی مرد کسی عورت پر فریفتہ (دلدادہ) ہوتا ہے
آخر میں نے اس سے وصال کی درخواست کی اس نے کہا سو اشرفیاں
لا تو میں قبول کر دوں گی میں نے محنت مزدوری کر کے سو اشرفیاں
جمع کیں اور اس کے پاس گیا جب اس کی ٹانگوں کے بیچ بیٹھا (اب
جماع کرنا چاہتا تھا) وہ کہنے لگی ارے خدا کے بندے اللہ سے ڈر
خلاف شرع اس مہر کو مت کھول میں یہ سن کر اٹھ کھڑا ہوا یا اللہ اگر
تو جانتا ہے کہ میں اس گناہ سے تیری رضامندی کے لئے باز رہا تو
اس پتھر میں اور زیادہ روزن کر دے اللہ تعالیٰ نے اور زیادہ روزن
کر دیا۔ اب تیسرا شخص کہنے لگا یا اللہ میں نے ایک شخص کو مزدوری پر

فُرْجَةً، وَقَالَ الآخَرُ: اللَّهُمَّ إِنِّي كُنْتُ اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا بِفَرَقِ أَرُزٍّ فَلَمَّا قَضَى عَمَلَهُ، قَالَ: أَعْطِنِي حَقِّي فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَقَّهُ فَتَرَكَهُ وَرَغِبَ عَنْهُ فَلَمْ أَزَلْ أَزْرَعُهُ حَتَّى جَمَعْتُ مِنْهُ بَقَرًا وَرَاعِيَهَا، فَجَاءَنِي فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَظْلِمْنِي وَأَعْطِنِي حَقِّي فَقُلْتُ اذْهَبْ إِلَى ذَلِكَ الْبَقَرِ وَرَاعِيهَا فَقَالَ: اتَّقِ اللَّهَ وَلاَ تَهْزَأْ بِي، فَقُلْتُ: إِنِّي لاَ أَهْزَأُ بِكَ، فَخُذْ ذَلِكَ الْبَقَرَ وَرَاعِيَهَا فَأَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهَا فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنِّي فَعَلْتُ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرُجْ مَا بَقِيَ فَفَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

لگایا تھا اور ایک فرق (سولہ رطل غلہ) مزدوری کا ٹھہرا تھا جب وہ اپنا کام کر چکا تو کہنے لگا میری مزدوری دلاؤ میں جو غلہ ٹھہرا تھا وہ اس کو دینے لگا لیکن اس نے نفرت کر کے نہ لیا چل دیا میں نے وہ غلہ بو دیا اور برابر اس میں زراعت کرتا رہا، یہاں تک کہ اس کے نفع میں سے میں نے گائے بیل چرواہے خریدے پھر (ایک مدت کے بعد) وہ مزدور آیا کہنے لگا اللہ سے ڈر میرا حق مت مار میری مزدوری دلا دے میں نے کہا جا وہ سب گائے بیل ان کے چرواہے لے لے تیرے ہی ہیں وہ کہنے لگا بھلے آدمی اللہ سے ڈر مجھ سے ٹھٹھا مت کر میں نے کہا ٹھٹھا نہیں وہ گائے بیل چرواہے تیرے ہی ہیں لے لے آخر وہ سب لے کر چل دیا یا اللہ اگر میں نے یہ کام خالص تیری رضامندی کے لئے کیا تو جتنا روزن ہمارے نکلنے کے لئے باقی ہے وہ بھی کر دے اللہ نے وہ بھی کر دیا (اور تینوں غار سے باہر نکل آئے۔)

ؒ اعمال صالحہ سے توسل اس حدیث سے اور نیز آیت قرآنی وابتغوا الیہ الوسیلۃ سے ثابت ہے اب زندہ نیک بندوں کا توسل کرنا یہ بھی حضرت عمرؓ کی حدیث سے ثابت ہے کہ پہلے ہم اللہ تعالیٰ کے بارگاہ میں اپنے پیغمبر کا وسیلہ کیا کرتے تھے اب اپنے پیغمبر کے چچا کا وسیلہ کرتے ہیں اس قسم کا توسل تو بالاتفاق جائز ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا اور انبیاء یا اولیاء کا جن کی وفات ہو گئی وسیلہ کرنا جائز ہے یا نہیں، ابن تیمیہؒ اور ابن قیم اور ان کے اتباع اس کے عدم جواز کی طرف گئے ہیں اور اسی حضرت عمرؓ کے واقعہ سے دلیل لیتے ہیں وہ کہتے ہیں اگر توسل بالاموات جائز ہوتا تو حضرت عمرؓ حضرت عباسؓ کا کیوں وسیلہ کرتے بلکہ آنحضرتؐ ہی کا کرتے مخالفین یہ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نے یہ نہیں کہا کہ پیغمبر صاحب کا وسیلہ اب ہم نہیں لے سکتے اور حضرت عباسؓ کا وسیلہ لینے کی یہ ضرورت داعی ہوئی کہ ان سے دعا کرانا چاہتے تھے جیسے آنحضرت سے دعا کرایا کرتے تھے، جزری نے حصن حصین کے شروع میں لکھا ہے وان یتوسل الی اللہ تعالیٰ بانبیائہ والصلحین من عبادہ اور ایک جماعت اہل حدیث اس کے جواز کی طرف گئی ہے۔ وہ کہتے ہیں جب اصل توسل جائز ہوا تو وہ اموات اور احیا سب کو شامل ہوگا احیاء کی تخصیص پر کوئی دلیل شرعی نہیں ہے۔ اس کے سوا انبیاء تو اپنی قبور میں احیاء ہیں جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے ۱۲ منہ۔

ؒ مگر ابھی باہر آنے کے موافق روزن نہیں ہوا تھا ۱۲ منہ

## بابُ عقوقِ الوالدينِ من الكبائر

## باب والدین کی نافرمانی کرنا اور اُن کو ستانا بہت بڑا گناہ ہے

۶ - حدَّثنا سعدُ بنُ حفصٍ، حدَّثنا شيبانُ، عن منصورٍ، عن المسيَّبِ، عن ورّادٍ، عن المغيرةِ، عن النبيِّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ، قال: إنَّ اللهَ حرَّمَ عليكُم عقوقَ الأمَّهاتِ ومنعَ وهاتِ ووأدَ البناتِ وكرِهَ لكُم، قيلَ وقالَ، وكثرةَ السُّؤالِ وإضاعةَ المالِ۔

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے انہوں نے منصور سے انہوں نے مسیب سے انہوں نے ورّاد (مغیرہ کے منشی) سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی (ان کو ستانا) حرام کیا ہے اور جو چیز دینا چاہیے ان کو روکنا (جیسے آگ پانی، برتن، باس وغیرہ) اور لوگوں سے مانگنا اور بیٹیوں کو جیتا گاڑنا اور بے فائدہ بک بک لگانا اور بے ضرورت سوالات کرنا اور مال ضائع کرنا (اسراف کرنا)

۷ - حدَّثني إسحاقُ، حدَّثنا خالدٌ الواسطيُّ، عن الجريريِّ، عن عبدِ الرَّحمنِ بنِ أبي بكرةَ، عن أبيهِ قال: قال رسولُ اللهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ ألا أُنبِّئُكم بأكبرِ الكبائرِ؟ قلنا: بلى يا رسولَ اللهِ، قال الإشراكُ باللهِ وعقوقُ الوالدينِ وكان متَّكئًا فجلسَ فقال: ألا وقولُ الزُّورِ وشهادةُ الزُّورِ ألا وقولُ الزُّورِ وشهادةُ الزُّورِ فما زال يقولُها حتَّى قلتُ لا يسكتُ۔

ہم سے اسحاق بن شاہین نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان واسطی نے انہوں نے سعید بن ایاس جریری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تم کو بڑے سے بڑے گناہ بتلاؤں ہم لوگوں نے عرض کیا بتلایئے یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا[1] والدین کی نافرمانی کرنا اس وقت آپ تکیہ لگائے تھے یا بیٹھ گئے (تکیہ چھوڑ دیا) فرمانے لگے اور جھوٹ گواہی دینا سن لو جھوٹ بولنا جھوٹی گواہی دینا برابر یہی فرماتے رہے میں سمجھا اب خاموش نہ ہوں گے۔

[1] اس کی کئی قسمیں ہیں ایک تو شرک فی الالوہیت یعنے اللہ کے سوا دوسرے کو بھی خدا سمجھنا جیسے مجوس کہتے ہیں یا جین کے بعضے مشرک دوسرے اللہ کی صفات میں کسی کو شریک کرنا گو اس کو خدا نہ سمجھیں مثلاً اللہ کی طرح کسی بزرگ یا ولی یا پیر یا پیغمبر کے لئے علم محیط یا قدرت تامہ بطور استقلال ثابت کرنا تیسرے شرک فی العبادۃ یعنے اللہ کے سوا کسی دوسرے کا پوجا کرنا اس کی نذر نیاز منت ماننا اس کے نام کا روزہ رکھنا، مصیبت کے وقت اس کو پکارنا، اسی کو مشکل کشا یا حاجت روا سمجھنا ان سب صورتوں میں آدمی مشرک ہو کر اسلام سے نکل جاتا ہے اور اگر توبہ نہ کرے اسی اعتقاد پر مرے تو ابدالآباد دوزخ میں رہے گا ۱۲ منہ۔

۸ - حدَّثني محمَّدُ بنُ الوليدِ، حدَّثنا

ہم سے محمدؐ بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے محمدؐ بن جعفر نے

مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَبَائِرَ أَوْ سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ: الشِّرْكُ بِاللهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ، فَقَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ، قَالَ: قَوْلُ الزُّورِ أَوْ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ، قَالَ شُعْبَةُ: وَأَكْثَرُ ظَنِّي أَنَّهُ قَالَ شَهَادَةُ الزُّورِ۔

ہم سے شعبہ نے کہا مجھ سے عبید اللہ بن ابی بکر نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کا ذکر کیا تو فرمایا وہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ شریک کرنا، ناحق خون کرنا، والدین کی نافرمانی کرنا، پھر کہنے لگے کیا میں تم سے بڑے سے بڑا گناہ بیان کروں وہ کیا ہے، جھوٹ بولنا یا یوں فرمایا جھوٹی گواہی دینا شعبہ راوی نے کہا میرا گمان غالب یہ ہے کہ آپ نے جھوٹی گواہی دینا فرمایا۔[1]

[1] حالانکہ شرک بالاجماع سب گناہوں سے بڑا ہے۔ مگر آپ نے جھوٹی گواہی کو اس لئے بڑا فرمایا ہوگا کہ اس وقت ضرورت ہوگی۔ ۱۲ منہ :

---

## بَابُ صِلَةِ الْوَالِدِ الْمُشْرِكِ۔

## باب اگر باپ کافر ہو تب بھی اس سے سلوک کرنا

۹۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، أَخْبَرَتْنِي أَسْمَاءُ ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: أَتَتْنِي أُمِّي رَاغِبَةً فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آصِلُهَا؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِيهَا - لَا يَنْهَاكُمُ اللهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ۔

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ کو والد نے خبر دی کہا مجھ کو اسماء بنت ابی بکرؓ نے انہوں نے کہا میری ماں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (مدینہ میں) آئی (وہ کافر تھی) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں اس کے ساتھ سلوک کروں آپ نے فرمایا ہاں! ابن عیینہ نے کہا پھر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ تم کو ان لوگوں کے ساتھ سلوک کرنے سے منع نہیں کرتا جو دین کے مقدمہ میں تم سے نہیں لڑے۔[1]

[1] اس حدیث میں گو والد کا ذکر نہیں ہے۔ مگر والد کو والدہ پر قیاس کیا ۱۲ منہ :

## بَابُ صِلَةِ الْمَرْأَةِ أُمَّهَا وَ لَهَا زَوْجٌ

وَقَالَ اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي هِشَامٌ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: قَدِمَتْ أُمِّي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِي عَهْدِ قُرَيْشٍ وَ مُدَّتِهِمْ إِذْ عَاهَدُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِيهَا فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ، قَالَ نَعَمْ صِلِي أُمَّكِ۔

باب اگر خاوند والی مسلمان عورت اپنی کافر ماں سے سلوک کرے اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے ہشام نے بیان کیا انہوں نے عروہ سے انہوں نے اسماء سے انہوں نے کہا میری ماں ان دنوں میں (مدینہ میں) آئی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قریش کے صلح کا زمانہ تھا اس کا باپ (یعنی میرا نانا) بھی اس کے ساتھ تھا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میری ماں آئی ہے اس کو اسلام سے نفرت ہے کیا میں اس سے سلوک کروں آپ نے فرمایا، البتہ اپنی ماں سے سلوک کر گو وہ مسلمان نہیں،

۱۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقَةِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے ان کو عبد اللہ بن عباسؓ نے خبر دی اُن کو ابوسفیان نے کہ ہرقل (بادشاہ نے ان کو بلا بھیجا (پھر پورا قصہ بیان کیا جو اوپر گزر چکا ہے۔) اس میں یہ ہے کہ ابوسفیان نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو نماز پڑھنے خیرات دینے زنا سے بچنے ناطے والوں سے سلوک کرنے کا حکم دیتے ہیں[1]

[1] اس حدیث کی مطابقت ترجمۂ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا اس میں ناطے والوں سے سلوک کرنے کا ذکر ہے اس میں ماں بھی آگئی ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ صِلَةِ الْأَخِ الْمُشْرِكِ۔

## باب مشرک بھائی سے سلوک کرنا

۱۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا ہم سے عبد اللہ بن دینار نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے حضرت

عُمَرَ يَقُولُ: رَأَى عُمَرُ حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْتَعْ هَذِهِ وَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَإِذَا جَاءَكَ الْوُفُودُ، قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَأَرْسَلَ إِلَى عُمَرَ بِحُلَّةٍ فَقَالَ: كَيْفَ أَلْبَسُهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ، قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا وَلَكِنْ تَبِيعُهَا أَوْ تَكْسُوهَا فَأَرْسَلَ بِهَا عُمَرُ إِلَى أَخٍ لَهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ۔

عمرؓ نے ایک دن کاڑھی دار جوڑا (بازار میں) بکتا دیکھا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ یہ خرید لیجئے۔ اور جمعہ کے دن اور جس دن باہر کے لوگ آپ پاس آتے ہیں اس کو پہنا کیجئے آپ نے فرمایا اس کو تو وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ ملنا نہیں پھر ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اس قسم کے کئی جوڑے آئے آپ نے ان میں سے ایک حضرت عمرؓ کو بھی بھیجا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں یہ جوڑا کیسے پہن سکتا ہوں آپ تو پہلے ایسا فرما چکے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے تجھے پہننے کے لئے نہیں بھیجا بلکہ اس لئے کہ تو بیچ ڈال یا کسی اور کو پہنا دے (جو یہ پہن سکتا ہے) آخر عمرؓ نے وہ جوڑا اپنے ایک (مشرک) بھائی کو مکہ میں تحفہ بھیج دیا جو ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا۔

---

## بَابُ فَضْلِ صِلَةِ الرَّحِمِ۔

## باب ناطہ والوں سے سلوک کرنے کی فضیلت

١٢- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ۔

ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا بَهْزٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ وَأَبُوهُ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا مُوسَى بْنَ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ فَقَالَ الْقَوْمُ مَالَهُ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو محمد بن عثمان نے خبر دی کہا میں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا انہوں نے ابوایوب انصاریؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو ایسا عمل بتلایئے جس کی وجہ سے میں بہشت میں جاؤں دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے عبدالرحمٰن بن بشر نے بیان کیا کہا ہم سے بہز بن اسد بصری نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن عثمان بن عبداللہ بن موہب اور ان کے والد عثمان نے دونوں نے موسیٰ بن طلحہ سے سنا انہوں نے ابوایوب انصاریؓ سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو ایسا عمل بتلایئے جو مجھ کو بہشت میں لے جائے اس پر لوگ کہنے لگے۔ اس شخص کو کیا ہو گیا ہے۔

مَالَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ وَتَصِلُ الرَّحِمَ ذَرْهَا قَالَ كَأَنَّهُ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ۔

کیا ہوگیا ہے (کچھ خبط تو نہیں ہوا ہے[1]) آپ نے فرمایا کیوں ہو کیا گیا ہے اجی اس کو ضرورت ہے (اس لئے بے چارہ پوچھتا ہے۔) پھر آپ نے فرمایا تو اللہ کو پوج اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز درستی سے ادا کر اور ناطہ والوں سے سلوک کر (بس یہ اعمال تجھ کو بہشت میں لے جائیں گے[2]) چل اب نکیل چھوڑ دے۔ راوی نے کہا شاید اس وقت آنحضرت اپنی اونٹنی پر سوار تھے۔

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت سواری پر جا رہے تھے اس مرد نے آپ کے اونٹ کی نکیل تھام لی سواری روک لی اور آپ سے یہ سوال کیا صحابہ نے اس لئے تعجب کیا کہ ان کے نزدیک یہ سوال ایسا ضروری نہ تھا اس لئے کہ دین کے جتنے فرائض اور اعمال ہیں وہ سب بہشت میں جانے کے موجب ہیں ۱۲ منہ [2] شاید اس وقت تک روزہ فرض نہ ہوا ہوگا۔ ۱۲۔منہ

## بَابُ إِثْمِ الْقَاطِعِ۔

## باب قطع رحم کا گناہ

۱۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: إِنَّ جُبَيْرَ بْنَ مُطْعِمٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہ محمد بن جبیر بن مطعم نے کہا مجھ (والد) جبیر بن مطعم نے خبر دی انہوں نے آنحضرت سے سنا آپ فرماتے تھے رحم کا قطع کرنے والا جنت میں نہ جائے گا۔

## بَابُ مَنْ بُسِطَ لَهُ فِي الرِّزْقِ لِصِلَةِ الرَّحِمِ۔

## باب ناطہ والوں سے سلوک کرنا کشائش رزق کا باعث ہوتا ہے۔

۱۴۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن معن نے کہا مجھ سے والد معن بن محمد نے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس کو روزی کا

وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَأَنْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ۔

کا کشادہ ہونا اور عمر کا زیادہ ہونا اچھا لگے وہ اپنے ناطہ والوں سے سلوک کرے[۱]۔

[۱] صلہ رحم سے عمر زیادہ ہونا اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں یوں ہی لکھا ہے اگر یہ صلہ رحم کرے گا تب اس کی اتنی عمر ہوگی اگر نہ کرے گا تو اتنی ہوگی۔ بہرحال جو عمر اس کی اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے وہ گھٹ بڑھ نہیں سکتی ۱۲ منہ

---

۱۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ وَيُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو انس رضی اللہ عنہ بن مالک نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اس کی روزی کشادہ اس کی عمر دراز ہو وہ اپنے ناطہ والوں سے سلوک کرے۔

## بَابُ مَنْ وَصَلَ وَصَلَهُ اللَّهُ۔

باب جو شخص ناطہ جوڑے گا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملاپ رکھے گا (اس پر عنایت فرمائے گا۔)

۱۶۔ حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمِّي سَعِيدَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الْخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ قَالَتِ الرَّحِمُ، هَذَا مُقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ، قَالَ نَعَمْ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكِ، قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ قَالَ: فَهُوَ لَكِ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ فَهَلْ

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ نے کہا ہم سے معاویہ بن ابی مزرد نے بیان کیا میں نے اپنے چچا سعید بن یسار سے سنا وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے خلق کو پیدا کیا جب اس سے فراغت ہوئی تو ناطہ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یہ اس کی جگہ ہے جو توڑنے سے تیری پناہ چاہتا ہے[۱] پروردگار نے فرمایا بے شک کیا تو اس بات پر راضی نہیں ہے جو کوئی تجھ کو جوڑے اس سے میں بھی جوڑوں گا (ملاپ کروں گا) اور جو کوئی تجھے توڑے (قطع رحم کرے) میں بھی اس سے قطع کروں ناطہ نے عرض کیا میں اس پر راضی ہوں اللہ نے فرمایا یہ تجھ کو دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم چاہو تو اس کی تصدیق میں (سورۂ محمدؐ کی) یہ آیت پڑھو

عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ۔

کچھ عجب نہیں اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم ملک میں دھند مچا دو اور ناطے رشتے توڑ ڈالو۔

لہ دوسری روایت میں یوں ہے کہ ناطے نے پروردگار کی کمر تھام لی اور یہ عرض کیا ۱۲ منہ۔

۱۷۔ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الرَّحِمَ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ فَقَالَ اللَّهُ مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ناطا رشتہ پروردگار سے جڑا ہوا ہے اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا جو کوئی تجھ کو جوڑے میں بھی اس سے جوڑوں گا اور جو کوئی تجھ کو توڑے (قطع کرے) میں بھی اس سے توڑوں گا۔

۱۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي مُزَرِّدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ کو معاویہ بن ابی مزرد نے خبر دی انہوں نے یزید بن رومان سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناطا رشتہ اللہ تعالیٰ سے جڑا ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کوئی اس کو جوڑے (ملائے) میں بھی اس سے ملاپ کروں گا اور جو کوئی اس کو قطع کرے میں بھی اس سے قطع کروں گا۔

## بَابٌ۔ يَبُلُّ الرَّحِمَ بِبَلَالِهَا۔

باب آنحضرتؐ کا یہ فرمانا ناطہ اگر تر رکھا جائے (یعنی ناطا کی رعایت کی جائے) تو دوسرا بھی تر رکھے گا لہ

لہ مطلب یہ کہ ناطہ پروری دونوں طرف سے ہونا چاہیے اگر وہ ناطہ کا خیال رکھیں گے تو میں بھی اس کا خیال رکھوں گا ۱۲ منہ

۱۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ

ہم سے عمرو بن عباسؓ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد

إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِهَارًا غَيْرَ سِرٍّ يَقُولُ إِنَّ آلَ أَبِي قَالَ عَمْرٌو فِي كِتَابِ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بَيَاضٌ لَيْسُوا بِأَوْلِيَائِي، إِنَّمَا وَلِيِّيَ اللهُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ، زَادَ عَنْبَسَةُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ، عَنْ بَيَانٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبُلُّهَا بِبَلَالِهَا، يَعْنِي أَصِلُهَا بِصِلَتِهَا۔

سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے کہ عمرو بن عاص کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علانیہ یہ فرماتے سنا کہ فلانے کی اولاد (یعنی ابوسفیان یا حکم بن عاص یا ابولہب کی) عمرو بن عباس نے کہا محمد بن جعفر کی کتاب میں اس مقام پر سفید جگہ خالی تھی (یعنی تحریر نہ تھی) میرے عزیز نہیں ہیں (گو ان سے رشتہ ہے) میرا ولی تو اللہ ہے اور میرے عزیز وہی ہیں جو مسلمانوں میں نیک اور پرہیز گار ہیں (گو ان سے نسبی رشتہ نہ ہو) عنبسہ بن عبدالواحد نے بیان بن بشر سے انہوں نے قیس سے انہوں نے عمرو بن عاص سے اتنا بڑھایا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں البتہ ان سے ناطہ ہے اگر وہ تر رکھیں گے تو میں بھی تر رکھوں گا یعنی وہ ناطہ جوڑیں گے تو میں بھی جوڑ دوں گا۔[1]

[1] بعض نسخوں میں یہ عبارت زیادہ ہے قال ابوعبداللہ ببلاھا کذا وقع وببلالھا اجود واصح وببلاھا لا اعرف لہ وجھًا یعنی امام بخاریؒ کہا بعض روایتوں میں بجائے ببلالھا کے ببلاھا ہے لیکن ببلالھا زیادہ صحیح ہے اور ببلاھا کا مطلب میری سمجھ میں نہیں آتا ۱۲ منہ۔

---

## بَابٌ۔ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي

## باب ناطا جوڑنے کے یہ معنے نہیں ہیں کہ صرف بدلہ کرے (بلکہ برائی کرنے والے سے بھلائی کرے)

۲۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، وَالْحَسَنِ بْنِ عَمْرٍو وَفِطْرٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سُفْيَانُ لَمْ يَرْفَعْهُ حَسَنٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَهُ حَسَنٌ وَفِطْرٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي وَلَكِنِ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهُ وَصَلَهَا۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے اعمش اور حسن بن عمرو اور فطر بن خلیفہ سے ان تینوں نے مجاہد بن جبر سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے سفیان کہتے ہیں اعمش نے اس حدیث کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک مرفوع نہیں کیا (بلکہ عبداللہ بن عمرو کا قول بیان کیا) اور حسن اور فطر ان دونوں نے مرفوع کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناطا جوڑنے والا وہ نہیں ہے جو بدلہ کرے (احسان کے بدل احسان کرے) بلکہ ناطا جوڑنے والا وہ ہے کہ جب کوئی رشتہ دار اس کا اس سے ناطا قطع کرے تو وہ جوڑے۔

بَابُ مَنْ وَصَلَ رَحِمَهُ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ۔

باب جس نے کفر کی حالت میں ناطہ پروری کی پھر مسلمان ہو گیا تو اس کا ثواب قائم رہے گا۔[1]

[1] یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے۔ ۱۲ منہ

۲۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أُمُورًا كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صِلَةٍ وَعِتَاقَةٍ وَصَدَقَةٍ، هَلْ لِي فِيهَا مِنْ أَجْرٍ، قَالَ حَكِيمٌ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ وَيُقَالُ أَيْضًا عَنْ أَبِي الْيَمَانِ أَتَحَنَّثُ، وَقَالَ مَعْمَرٌ وَصَالِحٌ وَابْنُ الْمُسَافِرِ أَتَحَنَّثُ وَقَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ: التَّحَنُّثُ: التَّبَرُّرُ وَتَابَعَهُ هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی ان کو حکیم بن حزام نے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جاہلیت کے زمانہ میں جو کام عبادت کے طور پر کئے ہیں جیسے ناطہ جوڑنا بردہ آزاد کرنا خیرات دینا ان کا کچھ ثواب (مسلمان ہونے کے بعد) مجھ کو ملے گا آپ نے فرمایا، جب تو اسلام لایا تو تیری اگلی نیکیاں سب قائم رہیں[1] بعضوں نے ابوالیمان سے بجائے اتحنث کے تحنت روایت کیا ہے اور معمر اور صالح اور ابن مسافر نے بھی اتحنث روایت کیا ہے ابن اسحاق نے کہا اتحنث تحنث سے نکلا ہے اس کا معنے نیکی اور عبادت کرنا ہشام نے بھی اپنے والد عروہ سے ان لوگوں کی متابعت کی ہے[2]

[1] کیونکہ اسلام نیکیوں کا تلف کرنے والا نہیں ہے معلوم ہوا کافر جب مسلمان ہو جائے تو کفر کے زمانہ کی نیکیوں کا بھی اس کو ثواب ملے گا ۱۲ منہ

[2] یعنی زہری وغیرہ کی ۱۲ منہ۔

بَابُ مَنْ تَرَكَ صَبِيَّةَ غَيْرِهِ حَتَّى تَلْعَبَ بِهِ أَوْ قَبَّلَهَا أَوْ مَازَحَهَا۔

باب دوسرے کے بچے کو چھوڑ دینا وہ کھیلے اور اس کو بوسہ دینا یا اس سے ہنسنا[1]

[1] باب کی حدیث میں بوسہ کا ذکر نہیں ہے مگر شاید دوسری روایتوں کی طرف امام بخاری نے اشارہ کیا یا مزاح پر بوسہ کو قیاس کیا ۱۲ منہ

۲۲- حَدَّثَنَا حِبَّانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أُمِّ خَالِدٍ بِنْتِ خَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي وَعَلَيَّ قَمِيصٌ أَصْفَرُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَنَهْ سَنَهْ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ، قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ فَزَبَرَنِي أَبِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي ثُمَّ أَبْلِي وَأَخْلِقِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَبَقِيَتْ حَتّٰى ذَكَرَ يَعْنِي مِنْ بَقَائِهَا-

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ نے انہوں نے خالد بن سعید سے انہوں نے اپنے والد (سعید بن عمرو بن سعید بن عاص) سے انہوں نے اُم خالد سے جو خالد بن سعید کی بیٹی تھی وہ کہتی تھی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس اپنے باپ کے ساتھ آئی میں ایک زرد قمیص پہنی تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو دیکھ کر فرمایا واہ واہ کیا کہنا سنہ سنہ یہ حبشی زبان کا لفظ ہے ام خالد کہتی ہے (میں کم سن بچی تو تھی ہی) میں جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پشت پر مہر نبوت سے کھیلنے لگی میرے باپ نے مجھ کو جھڑکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کو کھیلنے دے پھر آپ نے مجھ کو یوں دعا دی یہ کپڑا پرانا کر پھاڑ، پرانا کر پھاڑ تین بار یہی فرمایا۔ عبداللہ کہتے ہیں وہ کرتہ تبرک کے طور پر رکھا یا یہاں تک کہ کالا پڑ گیا۔

بَابُ رَحْمَةِ الْوَلَدِ وَتَقْبِيلِهِ وَمُعَانَقَتِهِ، وَقَالَ ثَابِتٌ، عَنْ أَنَسٍ، أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ-

باب بچہ پر شفقت کرنا اس کو بوسہ دینا، گلے لگانا اور ثابت نے انسؓ سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کا بوسہ لیا سونگھا یہ امام بخاری نے کتاب الجنائز میں وصل کیا۔

۲۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ: حَدَّثَنَا ابْنُ يَعْقُوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ قَالَ: كُنْتُ شَاهِدًا لِابْنِ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ فَقَالَ: مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ، قَالَ: انْظُرُوا إِلَى هٰذَا يَسْأَلُنِي

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون ازدی نے کہا ہم سے محمد بن عبداللہ بن ابی یعقوب نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی نعم سے انہوں نے کہا میں موجود تھا ایک شخص نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا اگر کوئی احرام کی حالت میں مچھر کو مار ڈالے۔ انہوں نے کہا تو کس ملک کا رہنے والا ہے۔ اس نے کہا عراق کا عبداللہ نے لوگوں سے کہا

عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا۔

اس شخص کو دیکھو مجھ سے یہ پوچھتا ہے اگر کوئی مچھر کو مار ڈالے۔ (گویا مچھر کی جان لینا بڑا گناہ سمجھتا ہے۔) اور اس کے ملک والوں نے آنحضرتؐ کے نواسے امام حسین علیہ السلام) کو (بے تکلف) مار ڈالا حالانکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حسن اور حسین دونوں میرے پھول ہیں دنیا میں

---

۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ: جَاءَتْنِي امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ تَسْأَلُنِي فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي غَيْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ: مَنْ يَلِي مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ شَيْئًا فَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عبداللہ بن ابی بکر نے بیان کیا ان کو عروہ ابن زبیر نے خبر دی ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میرے پاس ایک عورت کچھ مانگنے کو آئی اپنی دو بیٹیاں لئے ہوئے اس وقت میرے پاس کچھ نہ تھا ایک کھجور تھی میں نے اس کو دے دی اس نے کیا کیا اس کھجور کے دو ٹکڑے کئے اور اپنی دو بیٹیوں کو دے دیئے (آپ کچھ نہیں کھائی) پھر اٹھ کر چلی گئی اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے آپؐ سے یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا جو شخص بیٹیوں میں پھنس جائے پھر ان کے ساتھ اچھا سلوک کرے[1] تو قیامت کے دن دوزخ سے اس کا بچاؤ ہوں گی۔

[1] شفقت سے ان کو پالے۔ ۱۲ منہ

---

۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ سُلَيْمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو قَتَادَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُمَامَةُ بِنْتُ أَبِي الْعَاصِ عَلَى عَاتِقِهِ فَصَلَّى، فَإِذَا رَكَعَ وَضَعَ وَإِذَا

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے سعید مقبری نے کہا ہم سے عمرو بن سلیم نے کہا ہم سے ابوقتادہ نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم پر برآمد ہوئے آپ کے کندھے پر آپ کی نواسی امامہ بنت زینب تھیں۔ آپ نے نماز پڑھانی شروع کی جب رکوع کرتے تو امامہؓ کو زمین پر بٹھا دیتے اور جب سجدہ سے فراغت

رَفَعَ رَفَعَهَا۔

کرکے اکھڑے ہوتے تو ان کو اپنے کندھے پر بٹھا لیتے[1]

[1] یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ

---

۲۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَبَّلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ وَعِنْدَهُ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ جَالِسًا فَقَالَ الْأَقْرَعُ: إِنَّ لِي عَشَرَةً مِنَ الْوَلَدِ مَا قَبَّلْتُ مِنْهُمْ أَحَدًا، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا ہم سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن علیہ السلام کو بوسہ دیا اس وقت آپ کے پاس اقرع بن حابس تمیمی بیٹھے ہوئے تھے اقرع کہنے لگے یا رسول اللہ میرے تو دس لڑکے ہیں میں نے ایک کو بھی کبھی بوسہ نہیں دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (کراہت سے) اُن کی طرف دیکھا اور فرمایا جو شخص رحم نہ کرے اُس پر (خدا کی طرف سے بھی) رحم نہ ہوگا۔

۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُقَبِّلُونَ الصِّبْيَانَ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَوَ أَمْلِكُ لَكَ إِنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِكَ الرَّحْمَةَ۔

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایک گنوار[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا آپ لوگ بچوں کو پیار کرتے ہیں ہم تو اُن کو پیار نہیں کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں کیا کرسکتا ہوں (تیرے دل میں رحم تھوڑے ڈال سکتا ہوں) جب اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحم نکال لیا ہے۔

[1] اقرع بن حابس یا قیس بن عاصم یا عینیہ بن حصن ۱۲ منہ

---

۲۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَدِمَ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو ابوغسان (محمد بن مطرف) نے خبر دی کہا مجھ سے زید بن اسلم نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے انہوں نے کہا

عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْيٌ فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ قَدْ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا بِسَقْيٍ إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرَوْنَ هَذِهِ طَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ قُلْنَا: لَا، وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَطْرَحَهُ فَقَالَ: اللهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بِوَلَدِهَا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے ان میں ایک عورت تھی جس کی چھاتی سے دودھ بہہ رہا تھا اور وہ دوڑ رہی تھی اتنے میں ایک بچہ قیدیوں میں ملا اس نے جھٹ اپنے پیٹ سے لگا لیا اور اس کو دودھ پلانے لگی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا تم کیا سمجھتے ہو یہ عورت اپنے بچہ کو آگ میں جھونک دے گی ہم نے کہا ہرگز نہیں جب تک اس کو قدرت ہوگی وہ اپنے بچہ کو آگ میں نہیں ڈالے گی آپ نے فرمایا بس یہ سمجھ لو اللہ تعالےٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے جتنی یہ عورت اپنے بچہ پر مہربان ہے[1]۔

[1] یا اللہ ہم گناہ گار اسی حدیث کے بھروسے پر جیتے ہیں ہم کو تیرے رحم و کرم سے بڑی بڑی امیدیں ہیں یہاں یہ اعتراض نہ ہوگا کہ پھر کافر اور مشرک بھی تو اللہ کے بندے ہیں اللہ ان کو دوزخ میں کیسے ڈالے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ میں نہیں ڈالے گا بلکہ ان کے اعمال ان کو دوزخ میں ڈالیں گے جیسے بچہ کو ورم ہو جائے تو ماں اس کو زخم لگاتی ہے اس کا خون نکالتی ہے ۱۲ منہ

## بَابٌ۔ جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ۔

## باب اللہ کی رحمت کے سو حصے ہیں

۲۹۔ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيِّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: جَعَلَ اللهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاحَمُ الْخَلْقُ حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا خَشْيَةَ أَنْ تُصِيبَهُ۔

ہم سے حکم بن نافع بہرانی نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا ہم کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابو ہریرہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے کئے ہیں ان میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھ چھوڑے ہیں اور ایک حصہ زمین پر اتارا ہے اس ایک حصہ کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ گھوڑی (مادیاں) اپنے بچہ کو اپنا سم لگنے نہیں دیتی اٹھا لیتی ہے کہیں اس کو تکلیف نہ پہنچے۔

## بَابُ قَتْلِ الْوَلَدِ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَهُ

## باب: اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالنا کہ ان کو اپنے ساتھ کھلانا پڑیگا۔

٣٠- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ ثُمَّ قَالَ: أَيٌّ؟ قَالَ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ أَنْ يَأْكُلَ مَعَكَ قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ، وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَصْدِيقَ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ -

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کونسا گناہ بڑا گناہ ہے آپ نے فرمایا اللہ کے برابر والا کسی اور کو کرنا حالانکہ اللہ ہی نے تجھ کو پیدا کیا ہے[1] پھر میں نے پوچھا اس کے بعد کون سا گناہ۔ آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالنا کہ تمہارے ساتھ کھلائے گی پیئے گی۔

پھر میں نے پوچھا اس کے بعد کونسا گناہ آپ نے فرمایا اپنے ہمسایہ کی جورو سے زنا کرنا[2] پھر اللہ نے (سورہ فرقان میں) اس کی تصدیق اتاری فرمایا والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا آخر اخیر تک

[1] وہی کھلاتا پلاتا مارتا جلاتا ہے پھر اللہ کے برابر کسی کو کرنا معاذ اللہ بڑی نمک حرامی اور شورہ پشتی ہے ۱۲ منہ

[2] گو زنا مطلق حرام ہے مگر ہمسائے کی جورو سے اور سخت گناہ ہے ۱۲ منہ

---

## بَابُ وَضْعِ الصَّبِيِّ فِي الْحِجْرِ

## باب لڑکے کو گود میں بٹھلانا

٣١- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ صَبِيًّا فِي حِجْرِهِ يُحَنِّكُهُ، فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ -

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے انہوں نے ہشام سے کہا مجھ سے والد (عروہ) نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بچہ (عبداللہ بن زبیر کو[1]) اپنی گود میں بٹھایا کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی اس نے آپ کے اوپر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگا کر اس پر بہا دیا۔

[1] بعضوں نے کہا امام حسینؑ کو حاکم نے یہی روایت نقل کی۔ ۱۲ منہ۔

## بَابُ وَضْعِ الصَّبِيِّ عَلَى الْفَخِذِ۔

۳۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَارِمٌ، حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا تَمِيمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ يُحَدِّثُهُ أَبُو عُثْمَانَ، عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخِذِهِ وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلَى فَخِذِهِ الْأُخْرَى ثُمَّ يَضُمُّهُمَا ثُمَّ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحَمُهُمَا، وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، قَالَ التَّيْمِيُّ: فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مِنْهُ شَيْءٌ، قُلْتُ، حَدَّثْتُ بِهِ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْ أَبِي عُثْمَانَ فَنَظَرْتُ فَوَجَدْتُهُ عِنْدِي مَكْتُوبًا فِيهَا۔ سَمِعْتُ۔

## باب بچہ کو ران پر بٹھانا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عارم (محمد بن فضل) نے کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے وہ اپنے والد سے روایت کرتے تھے کہا میں نے ابوتمیمہ (طریف ابن مجالد) سے سنا وہ ابوعثمان نہدی سے روایت کرتے تھے۔ وہ اسامہ بن زید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو لے کر اپنی ران پر بٹھا لیتے تھے اور امام حسن علیہ السلام کو دوسری ران پر پھر دونوں کو چپٹا لیتے اور دعا کرتے یا اللہ دونوں پر رحم کر کیونکہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں اور علی بن مدینی سے روایت ہے کہ مجھ کو یحییٰ نے خبر دی کہا ہم سے سلیمان نے بیان کیا انہوں نے ابوعثمان نہدی سے اسی حدیث کو روایت کیا سلیمان تیمی نے کہا جب ابوتمیمہ نے یہ حدیث مجھ سے ابوعثمان نہدی سے بیان کی تو میرے دل میں شک پیدا ہوا کہ میں نے ابوعثمان سے بہت سی حدیثیں سنیں پر یہ حدیث کیوں نہیں سنی پھر میں نے اپنی حدیثوں کی کتاب دیکھی تو اس میں یہ حدیث ابوعثمان سے لکھی ہوئی ملی (اس وقت میرا شک دور ہو گیا)

## بَابُ حُسْنِ الْعَهْدِ مِنَ الْإِيمَانِ۔

## باب صحبت کا حق یاد رکھنا ایمان کی نشانی ہے[1]

[1] یعنی جس شخص سے بہت دنوں تک یک جائی اور دوستی رہی ہو اس کا خیال وضعدار آدمی کو ہمیشہ رکھنا چاہیے اس کے عزیزوں اور دوستوں سے بھی سلوک کرتے رہنا چاہیے نیک بخت لوگ اپنے والدین کے انتقال کے بعد بھی اپنے والدین کے دوستوں کا خیال رکھتے ہیں اور ان سے حسن سلوک کرتے رہتے ہیں۔ ۱۲ منہ۔

---

۳۳۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا غِرْتُ

ہم سے عبید بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَى امْرَأَةٍ مَا غِرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَلَقَدْ هَلَكَتْ قَبْلَ أَنْ يَتَزَوَّجَنِي بِثَلَاثِ سِنِينَ، لِمَا كُنْتُ أَسْمَعُهُ يَذْكُرُهَا، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَبُّهُ أَنْ يُبَشِّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ، وَإِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ ثُمَّ يُهْدِي فِي خُلَّتِهَا مِنْهَا۔

کی بی بیوں میں کسی بی بی پر اتنی رشک نہیں آئی جتنی ام المومنین خدیجہؓ پر آئی حالانکہ میرے نکاح سے تین برس قبل ان کا انتقال ہو چکا تھا (اور مرے ہوئے شخص پر رشک کم آتی ہے) اس کی وجہ یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت خدیجہ کا (اکثر) ذکر کیا کرتے اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ بھی حکم دیا تھا کہ خدیجہؓ کو بہشت میں ایک گھر کی بشارت دیں جو خولدار موتی کا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی بکری کاٹتے پھر اس میں سے خدیجہؓ کی دوستوں کو حصہ بھیجتے

## بَابُ فَضْلِ مَنْ يَعُولُ يَتِيمًا۔

## باب یتیم کو پالنے والے کی فضیلت

٣٤ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وَقَالَ بِإِصْبَعَيْهِ السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى۔

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے کہا مجھ سے والد نے کہا میں نے سہل بن سعد سے سُنا انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں اور یتیم کا پرورش کرنے والا دونوں بہشت میں اس طرح (قریب قریب) ہوں گے آپ نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا[1]

[1] یتیموں اور بیواؤں کی پرورش اور ان کی خبرگیری بڑی عبادت ہے جہاد کے برابر اس میں ثواب ہے ہمارے زمانہ میں مسلمانوں کو جہاد کا موقع مشکل سے مل سکتا ہے اس لئے ان کو لازم ہے کہ ہر ہر بستی میں مسلمان بیواؤں اور یتیموں کے لئے ایک ایک یتیم خانہ بنوائیں اور ساری بستی کے مسلمان مل کر اس میں تھوڑا تھوڑا چندہ حسب استطاعت دیا کریں جو مسلمان مفلس مرجائے اس کی بیوہ یا یتیم اولاد کو کوئی ذریعہ پرورش اور معاش نہ ہو اس کی پرورش کریں اس کے ساتھ یتیم خانہ میں ایک واعظ ایک مدرس بھی مقرر کریں واعظ زبانی وعظ نصیحت سے اور مدرس دین کی کتابیں پڑھا کر ان بیواؤں اور یتیموں کو عقائد اور احکام شرعیہ کی تعلیم کرے اس سے بڑھ کر کوئی عبادت اور ثواب کا کام نہیں ہے۔ ۱۲ منہ

---

## بَابُ السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ۔

## باب بیوؤں کی پرورش کرنے والے کا ثواب

٣٥ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے صفوان بن سلیم سے (جو تابعی ہیں) وہ اس حدیث کو (مرسلاً) روایت کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ كَالَّذِي يَصُومُ النَّهَارَ وَيَقُومُ اللَّيْلَ۔

نے فرمایا مسکین اور بیوں کے لئے کوشش کرنے والا درجہ میں مجاہد فی سبیل اللہ کے برابر ہے یا اس شخص کے برابر ہے جو (ہر روز) دن کو روزہ رکھتا ہے اور (ہر) رات کو عبادت میں کھڑا رہتا ہے۔

۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى ابْنِ مُطِيعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے ثور بن زید دیلی سے انہوں نے ابوالغیث سے جو ابن مطیع کا غلام تھا اس نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کی لہ

لہ یہ موصول ہے پہلی روایت مرسل ہے۔ ۱۲ منہ

---

## بَابُ السَّاعِي عَلَى الْمِسْكِينِ۔

## باب مسکین اور محتاجوں کی پرورش کرنے والا

۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّاعِي عَلَى الأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ وَأَحْسِبُهُ قَالَ: يَشُكُّ الْقَعْنَبِيُّ كَالْقَائِمِ لَا يَفْتُرُ وَكَالصَّائِمِ لَا يُفْطِرُ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالکؒ نے انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے ابوالغیث سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیواؤں اور محتاجوں کی خبرگیری کرنے والا درجہ میں اس شخص کے برابر ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کر رہا ہو قعنبی کو اس میں شک ہے امام مالکؒ نے (اس حدیث میں) یہ بھی کہا تھا اس شخص کے برابر جو (نماز میں) کھڑا رہتا ہے تھکتا ہی نہیں اور اس شخص کے برابر جو روزے رکھے جاتا ہے۔ افطار ہی نہیں کرتا۔

## بَابُ رَحْمَةِ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ۔

## باب آدمیوں اور جانوروں سب پر رحم کرنا

۳۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي سُلَيْمَانَ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ: أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ابوسلیمان مالک بن حویرث (صحابی) سے انہوں نے کہا ہم جب (اپنے ملک سے مدینہ میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے

شَبَبَةٌ مُتَقَارِبُونَ فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً فَظَنَّ أَنَّا اشْتَقْنَا أَهْلَنَا وَسَأَلَنَا عَمَّنْ تَرَكْنَا فِي أَهْلِنَا فَأَخْبَرْنَاهُ وَكَانَ رَفِيقًا رَحِيمًا فَقَالَ ارْجِعُوا إِلَى أَهْلِيكُمْ فَعَلِّمُوهُمْ وَمُرُوهُمْ وَصَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي، وَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ۔

اس وقت ہم لوگ نوجوان قریب قریب ایک ہی عمر کے تھے ہم بیس راتوں تک آپ پاس ٹھہرے رہے پھر آپ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ ہم کو اپنے عزیزوں سے ملنے کا شوق ہے آپ نے ہم سے پوچھا تم اپنے عزیزوں میں کن کن کو (اپنے ملک میں) چھوڑ کر آئے ہو ہم نے بیان کر دیا آپ بہت نرم دل اور رحم والے تھے آپ نے فرمایا بس اب اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ وہاں اپنے ملک والوں کو (دین کی باتیں) سکھلاؤ ان کو حکم کرو اور جس طرح تم نے مجھ کو دیکھا اس طرح نماز پڑھتے رہو جب نماز کا وقت آیا کرے تو تم میں سے ایک شخص آذان دے اور جو تم میں (عمر میں) بڑا ہو وہ امامت کرے[1]

[1] آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو تم میں دین کا علم زیادہ رکھتا ہو وہ امامت کرے کیوں کہ یہ سب لوگ علم میں برابر تھے سب بیس دن تک آپ کی صحبت میں رہ چکے تھے

---

۳۹ ـ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَّانِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْعَطَشُ فَوَجَدَ بِئْرًا فَنَزَلَ فِيهَا فَشَرِبَ ثُمَّ خَرَجَ، فَإِذَا كَلْبٌ يَلْهَثُ يَأْكُلُ الثَّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ الرَّجُلُ لَقَدْ بَلَغَ هٰذَا الْكَلْبُ مِنَ الْعَطَشِ مِثْلُ الَّذِي كَانَ بَلَغَ بِي فَنَزَلَ الْبِئْرَ فَمَلَأَ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ فَسَقَى الْكَلْبَ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ فَقَالَ: فِي كُلِّ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے سمی سے جو ابو بکرؓ کے غلام تھے انہوں نے ابو صالح روغن فروش سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص رستے میں جا رہا تھا اس کو سخت پیاس لگی پھر ایک کنواں ملا تو وہ اس میں اترا پانی پیا جب باہر نکلا تو ایک کتا پیاس کے مارے (پانی نہیں ملتا تو کیچڑ چاٹ رہا ہے) اس نے اپنے دل میں کہا اس کتے کو بھی پیاس سے ویسی ہی تکلیف ہو گی جیسے مجھ پر گذر چکی ہے آخر وہ پھر کنوئیں میں اترا اور اپنے موزے میں پانی بھر کر منہ میں اس کو تھام کر اوپر چڑھا کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے کام کی قدر کی اس کو بخش دیا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو جانوروں پر بھی رحم کرنے میں ثواب ملے گا۔ آپ نے فرمایا ہر تازہ کلیجے والے پر ثواب ملے گا[1]

[1] یعنی جس میں جان ہے رحم کرنے سے اس کو آرام دینے سے۔

ذَاتَ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ۔

٤٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ: اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا، فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ: لَقَدْ حَجَّرْتَ وَاسِعًا، يُرِيدُ رَحْمَةَ اللّٰهِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں کھڑے ہوئے ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے اتنے میں ایک گنوار (ذوالخویصرہ یا اقرع بن حابس) نماز ہی میں دعا مانگنے لگا یا اللہ مجھ پر رحم کر اور محمد پر بس اور کسی پر مت کر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اس گنوار سے فرمایا ارے تو نے کشادہ کو (یعنے اللہ کی رحمت کو جو کشادہ تھی) تنگ کر دیا۔

٤١۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ، عَنْ عَامِرٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ فِي تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عُضْوًا تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمَّى۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے انہوں نے عامر سے انہوں نے کہا میں نے نعمان ابن بشیر سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مسلمان سب مل کر ایک دوسرے پر رحم کرنے اور دوستی رکھنے اور مہربانی برتنے میں ایک جسم کی طرح ہیں جسم میں ایک عضو کو تکلیف ہوتی ہے تو سارے اعضا کو چین نہیں پڑتا نیند نہیں آتی بخار چڑھ آتا ہے[1]

[1] مطلب یہ ہے کہ اسی طرح ایک مسلمان کو اگر تکلیف ہو تو جہان بھر کے مسلمانوں کو اس وقت تک چین نہ آنا چاہیے جب تک اس کی تکلیف رفع نہ کرلیں ۱۲ منہ

٤٢۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ:

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسلمان اگر کوئی (میڈول)

مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ إِلَّا كَانَ لَهُ صَدَقَةٌ۔

درخت جمائے پھر اس میں سے کوئی آدمی کھائے یا جانور اس کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔

۴۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے زید بن وہب نے کہا میں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص (دوسروں پر) رحم نہ کرے گا پروردگار بھی اس پر رحم نہیں کرے گا۔

بَابُ الْوَصَاةِ بِالْجَارِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى۔ وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا۔ إِلَى قَوْلِهِ۔ مُخْتَالًا فَخُورًا۔

باب ہمسایہ کے حقوق کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نساء میں) فرمایا اللہ کو پوجو اس کا شریک کسی کو مت بناؤ ماں باپ سے اچھا سلوک کرو[1] اخیر آیت مختالاً فخوراً تک۔

[1] اس آیت میں یہ ذکر بھی ہے کہ قرابت دار ہمسایہ اور غیر ہمسایہ دونوں سے اچھا سلوک کرو ۱۲۔

۴۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَمْرَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ يُوصِينِي جِبْرِيلُ بِالْجَارِ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے کہا مجھ کو ابوبکر بن محمد نے خبر دی انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا جبریلؑ برابر مجھ کو ہمسایہ کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتے رہے یہاں تک کہ میں سمجھا اب اس کو وارث بھی بنادیں گے۔[1]

[1] اور عزیزوں کی طرح ہمسایہ ترکہ کا بھی مستحق ہوگا۔ ۱۲ منہ۔

۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِنْهَالٍ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے محمد بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے عمر بن محمدؒ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (محمد بن زید) سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جبریلؑ برابر مجھ کو ہمسایہ

مَازَالَ جِبْرِيلُ يُوصِينِي بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ۔

کے ساتھ سلوک کرنے کا حکم دیتے رہے آخر میں سمجھا اب اس کو وارث بھی بنا دیں گے۔

بَابُ إِثْمِ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ، يُوبِقْهُنَّ: يُهْلِكْهُنَّ، مَوْبِقًا: مَهْلِكًا۔

باب جس شخص کی تکلیف سے ہمسایوں کو ڈر ہو وہ کیسا گنہگار ہوگا۔ قرآن شریف میں جو یوبقھن ہے اس کا معنی ان کو ہلاک کرڈالے موبقا ہلاکت [1]

[1] چونکہ حدیث میں بوائق کا لفظ آیا تو امام بخاری نے ان دونوں لفظوں کی بھی جن کا مادہ وہی ہے تفسیر کردی ۱۲ منہ

---

٤٦۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ، قِيلَ وَمَنْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِي لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ، تَابَعَهُ شَبَابَةُ وَأَسَدُ بْنُ مُوسَى وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ الْأَسْوَدِ وَعُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید سے انہوں نے ابو شریح سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پروردگار کی قسم، پروردگار کی قسم، پروردگار کی قسم وہ شخص (کبھی) مسلمان نہیں ہے جس کے ہمسایوں کو اس سے (بجائے آرام کے) ایذا دہی کا ڈر ہو عاصم کے ساتھ اس حدیث کو شبابہ اور اسد بن موسیٰ نے بھی روایت کیا ہے اور حمید بن الاسود اور عثمان ابن عمر اور ابوبکر بن عیاش اور شعیب بن اسحاق نے اس حدیث کو ابن ابی ذئب سے یوں روایت کیا ہے انہوں نے مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ (رضی اللہ عنہ) سے [1]

[1] بجائے ابو شریح کے انہوں نے ابوھریرہ کا نام لیا۔ ۱۲ منہ

---

بَابٌ۔ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا

باب کوئی عورت اپنی ہمسائی عورت کو ذلیل نہ سمجھے [1]

[1] ایسا کلمہ نہ کہے جس سے اس کی حقارت نکلے ۱۲ منہ

---

٤٧۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنَا سَعِيدٌ هُوَ الْمَقْبُرِيُّ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے اپنے والد

عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ۔

سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مسلمان عورتو! کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کی حقارت نہ کرے اگرچہ وہ (حصّہ میں) ایک بکری کا کھر بھیجے۔

---

بَابُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ۔

باب جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ ہمسایہ کو نہ ستائے۔

۴۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص نے انہوں نے ابوحصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ اپنے ہمسایہ کو نہ ستائے اور جس کو اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ مہمان کی خاطرداری کرے اور جس کو اللہ اور قیامت پر ایمان ہو تو وہ بری باتیں منہ سے نہ نکالے اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔

---

۴۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ، حَدَّثَنِي سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ، قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنَايَ وَأَبْصَرَتْ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتَهُ، قَالَ: وَمَا جَائِزَتُهُ

ہم سے عبداللہ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے سعید مقبری نے ابوشریح عدویؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی تو میرے کانوں نے سنا آنکھوں نے دیکھا آپ فرماتے تھے جس کو اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ اپنے ہمسایہ کا اکرام کرے اور جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ دستور کے مطابق مہمان کی خاطر کرے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دستور کیا ہے۔

يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ، وَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ، فَمَا كَانَ وَرَاءَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ عَلَيْهِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ۔

آپ نے فرمایا ایک دن رات تک (دو وقت کا کھانا کھلائے) اور تین دن تک بھی (نفل طور پر) مہمانی ہو سکتی ہے۔ پھر اس کے بعد مہمان نہیں، خیرات دینا ہے اور جس کو اللہ اور قیامت پر ایمان ہو وہ اچھی بات منہ سے نکالے یا خاموش رہے۔

## بَابُ حَقِّ الْجِوَارِ فِي قُرْبِ الْأَبْوَابِ

## باب پڑوسیوں میں کونسا پڑوسی مقدم ہے

۵۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عِمْرَانَ قَالَ: سَمِعْتُ طَلْحَةَ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ لِي جَارَيْنِ، فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِي؟ قَالَ: إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا۔

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو ابو عمران نے خبر دی کہا میں نے طلحہ بن عبداللہ بن عثمان سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو ہمسائے ہیں میں (پہلے) کس کو حصہ بھیجوں آپ نے فرمایا جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ نزدیک ہو۔

## بَابٌ۔ كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ۔

## باب ہر اچھی حق بات کہنے میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے

۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ۔

ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان نے کہا مجھ سے محمد بن منکدر نے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر ایک اچھی بات میں صدقہ کا ثواب ہے۔

۵۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی بردہ ابن ابی موسیٰ اشعری نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے سعید کے دادا (ابو موسیٰ اشعریؓ) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ کرنا لازم ہے لوگوں نے کہا اگر مقدور نہ ہو آپ نے فرمایا

عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: فَلْيَعْمَلْ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ أَوْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَيُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفِ، قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ؟ قَالَ: فَيَأْمُرُ بِالْخَيْرِ أَوْ قَالَ بِالْمَعْرُوفِ، قَالَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ، قَالَ فَيُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهُ لَهُ صَدَقَةٌ۔

ہاتھوں سے محنت کرکے اپنے تئیں فائدہ پہنچائے اور خیرات بھی کرے لوگوں نے کہا اگر یہ بھی نہ ہو سکے یا نہ کرے آپ نے فرمایا۔ دوسرے عاجز محتاج کی مدد کرے انہوں نے کہا اگر یہ بھی نہ کرے تو آپ نے فرمایا اچھی بات کا حکم کرے انہوں نے کہا اگر یہ بھی نہ کرے تو آپ نے فرمایا برائی سے بچا رہے اس[1] میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا۔

[1] بقول شخصے ع مرا بخیر تو امید نیست شر مرساں ۱۲ منہ

---

بَابُ طِيبِ الْكَلَامِ، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ صَدَقَةٌ۔

باب خوش کلامی کا ثواب ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ نیک بات کرنے میں صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔

۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ، ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا وَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ، قَالَ شُعْبَةُ: أَمَّا مَرَّتَيْنِ فَلَا أَشُكُّ، ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ تَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو عمرو نے خبر دی انہوں نے خیثمہ سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اس سے پناہ مانگی اور منہ پھیر لیا پھر دوزخ کا ذکر کیا اس سے پناہ مانگی اور منہ پھیر لیا شعبہ نے کہا دو بار میں تو شک نہیں[1] پھر فرمایا تم دوزخ سے (صدقہ دے کر) بچو اگر کچھ نہیں ملتا تو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اچھی ملائم بات کہہ کر[2]

[1] مجھ کو یقیناً یاد ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا کیا لیکن تیسری بار میں شک ہے ۱۲ منہ

[2] شیریں کلام بھی صدقہ کا ثواب رکھتا ہے ۱۲ منہ

## بَابُ الرِّفْقِ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ۔

## باب ہر کام میں نرمی اور اخلاق عمدہ چیز ہے

۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ، دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكُمْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ، وَعَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْتُ، وَعَلَيْكُمْ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اولیسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے فرمایا کچھ یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے اور (مردود) کیا کہنے لگے السّام علیکم (یعنی تم مرو) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں ان کی بات سمجھ گئی میں نے جواب دیا وعلیکم السّام واللعنۃ (تم ہی مرو پھٹکار)[1] آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عائشہ ٹھہر (اتنا غصہ مت کر) اللہ تعالیٰ نرمی اور ملائمت کو ہر کام میں پسند کرتا ہے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے ان کمبختوں کی بات نہیں سنی آپ نے فرمایا (میں نے سنی) جواب تو دے دیا فقط وعلیکم کہہ دیا (اس کا یہی مطلب ہوا کہ جو تم نے کہا وہ تم ہی پر ہو)

[1] معلوم ہوا عورت غیر محرم مرد سے بات کر سکتی ہے ۱۲ منہ

---

۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَامُوا إِلَيْهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُزْرِمُوهُ، ثُمَّ دَعَا بِدَلْوٍ مِنْ مَاءٍ فَصُبَّ عَلَيْهِ۔

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے کہ ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اس کی طرف دوڑے (اس کو ماریں کھڑکیں) آپ نے فرمایا اس کا پیشاب مت روکو (جب وہ پیشاب کر چکا) آپ نے ایک ڈول پانی کا منگوایا وہاں بہا دیا گیا[1]

[1] سبحان اللہ کیا اخلاق ہیں یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے کتاب الطہارت میں ۱۲ منہ

## بَابُ تَعَاوُنِ الْمُؤْمِنِينَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔

## باب ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان کی مدد کرنا ضروری ہے

۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بُرَيْدِ ابْنِ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي أَبُو بُرْدَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ أَوْ طَالِبُ حَاجَةٍ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَ لْيَقْضِ اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ۔

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے انہوں نے ابی بردہ بن برید بن ابی بردہ سے کہا مجھ سے میرے دادا ابو بردہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لئے اس طرح ہے جیسے عمارت اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو تھامے رہتا ہے (گرنے نہیں دیتا) پھر آپ نے انگلیوں کو قینچی کر لیا اور ایسا ہوا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص کچھ مانگتا یا حاجت طلب کرتا آیا آپ نے ہم لوگوں کی طرف منہ کیا فرمایا (تم خاموش کیوں بیٹھے رہتے ہو۔) غریب اور حاجت مندوں کی سفارش کیا کرو تم کو سفارش کا ثواب مل جائے گا اور اللہ کو تو جو منظور ہے وہ اپنے پیغمبر کی زبان پر ڈالے گا (جیسا چاہے گا ویسا حکم دے گا تم اپنا ثواب کیوں کھوؤ)

## بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى۔ مَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً يَكُنْ لَهُ نَصِيبٌ مِنْهَا وَمَنْ يَشْفَعْ شَفَاعَةً سَيِّئَةً يَكُنْ لَهُ كِفْلٌ مِنْهَا وَكَانَ اللهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ مُقِيتًا۔ كِفْلٌ مِنْهَا: نَصِيبٌ، قَالَ أَبُو مُوسَى: كِفْلَيْنِ: أَجْرَيْنِ، بِالْحَبَشِيَّةِ۔

۱۵۰۵ باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) جو شخص اچھی سفارش کرے اس کو بھی ایک حصہ اس کے ثواب سے ملے گا۔ اور جو شخص بری سفارش کرے اس کو بھی ایک حصہ اس کے عذاب سے ملے گا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر نگہبان ہے۔ کفل کا معنی اس آیت میں حصے کے ہیں۔ ابو موسیٰؓ نے کہا کفلین حبشی زبان کا لفظ ہے یعنی دو اجر۔[1]

[1] اس کو ابن ابی حاتمؒ نے وصل کیا ۱۲ منہ

---

۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ بُرَيْدٍ، عَنْ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے برید سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے

أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَتَاهُ السَّائِلُ أَوْصَاحِبُ الْحَاجَةِ قَالَ اشْفَعُوا فَلْتُؤْجَرُوا وَلْيَقْضِ اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ مَا شَاءَ۔

ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ کے پاس کوئی سائل یا ضرورت والا آتا تو آپ (صحابہ سے) فرماتے تم بھی سفارش کرو تم کو ثواب ملے گا۔ اور اللہ کو تو جو منظور ہے وہ اپنے پیغمبر کی زبان سے حکم دے گا۔[1]

[1] یعنی ہوگا تو وہی جو حکم الہیٰ ہے مگر اگر تم کسی محتاج یا ضرورت والے کی سفارش کرو گے تو تم کو اس کا اجر مل جائے گا گو اس کا مطلب پورا نہ ہو اور اولیاء اللہ نے ارباب حاجات کی مطلب براری اور سفارش میں ہمیشہ کوشش کی ہے۔ یہاں تک کہ دنیا داروں کے پاس جانا بھی انہوں نے قبول کیا ہے مگر اسی غرض سے کہ حاجت مندوں کے حاجات پورے ہوں اور ان کو سفارش کا ثواب ملے اپنی ذاتی غرض نے کر وہ کبھی دنیا داروں کے پاس نہیں جاتے اور جو نام کے درویش اپنے ذاتی مطالب اور اغراض کے لئے دنیا داروں کے دروازوں پر گھومتے رہتے ہیں وہ درویش نہیں ہیں مکار اور فریبی ہیں خدا ان سے بچائے رکھے کہتے ہیں لکھنؤ میں ایک بزرگ تھے وہ ایک غریب مسلمان کی مطلب براری کے لئے ایک نواب کے پاس گئے جو رافضی تھا اس نے اندر سے کہہ دیا اس وقت فرصت نہیں ہے وہ بزرگ لوٹ کر چلے آئے دوسرے دن پھر گئے پھر یہی جواب ملا اسی طرح سات دن تک اس نے دوڑایا۔ آخر میں آٹھویں دن جب یہ بزرگ پھر گئے تو اندر سے باآواز بلند کہنے لگا یہ فقیر کتنا بے حیا ہے کہ بار بار میں اس کو پھیر دیتا ہوں لیکن اس کو شرم نہیں آتی پھر آن موجود ہوتا ہے بلا لو جب یہ اندر گئے تو بہ کمال بشاشت اور فرحت اس سے ملاقات کی اس کی بے اعتنائی کا ذرا بھی ملال ان کے چہرے پر نہ تھا چلتے وقت کہنے لگے کہ آپ میرے بار بار آنے سے خفا نہ ہوں میں تو ایک کتا ہوں اگر سو بار دھتکا دیں گے تو برا نہیں ملنے کا چلا جائے گا پھر جب بلائیں گے تو چلا آئے گا اس نواب پر آپ کے کلام کی ایسی تاثیر ہوئی کہ سارے بدن میں رعشہ پڑ گیا اور ٹوپی ان کے قدموں پر رکھ کر عذر تقصیر کا خواہاں ہوا انہوں نے گلے سے لگایا اور کہا کہ تم نے کوئی تقصیر نہیں کی کہ میں معاف کروں بلکہ مجھ پر احسان کیا کہ اگر تم بار بار مجھ کو نہ پھیرتے تو مجھ کو اتنا ثواب کبھی نہ ملتا اب اس غریب کا مطلب پورا کردو۔ نواب نے فوراً اس غریب کا کام نکال دیا اور وہ دعا دیتے چلے گئے۔ ۱۲ منہ

---

## بَابٌ۔ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سخت گو اور بدزبان نہ تھے۔

۵۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سُلَيْمَانَ، سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ، سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ، قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سلیمان سے کہا میں نے ابو وائل سے سنا کہا میں نے مسروق سے سنا انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرو بن عاص

عَمْرٍو، وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مَعَ مُعَاوِيَةَ إِلَى الْكُوفَةِ، فَذَكَرَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَقَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَخْيَرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ خُلُقًا۔

نے کہا۔ دوسری سند۔ امام بخاری نے کہا اور ہم سے قتیبہ بن سعد نے کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا جب عبداللہ بن عمرؓ و معاویہؓ کے ساتھ کوفہ میں آئے تو ہم ان کے پاس گئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا کہنے لگے آپ سخت گو اور بدزبان نہ تھے۔ اور یہ بھی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں بہتر وہ شخص ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ يَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللَّهُ وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ قَالَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَالْعُنْفَ وَالْفُحْشَ، قَالَتْ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ؟ رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا یہود (مردود) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پاس آئے کہنے لگے۔ السام علیکم (یعنی مرو) حضرت عائشہؓ نے فرمایا تم مرو اللہ تم پر لعنت کرے اللہ کا غضب تم پر اترے آنحضرت نے فرمایا عائشہؓ ٹھہر نرمی اور ملائمت اختیار کرو اور سختی اور بدزبانی سے پرہیز رکھ حضرت عائشہؓ نے کہا آپ نے ان مردودوں کی بات نہیں سنی آپ نے فرمایا تو نے میرا جواب نہیں سنا انہوں نے جو میرے لئے کہا تھا میں نے وہی ان پر پھیر دیا (آپ نے وعلیکم فرمایا تھا) اور بات یہ ہے کہ میری بد دعا ان کے اوپر اثر کرے گی قبول ہوگی۔ ان کی بد دعا مجھ پر قبول نہیں ہونے کی۔

۶۰۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى هُوَ فُلَيْحُ ابْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّابًا وَلَا فَحَّاشًا

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا ہم کو ابو یحییٰ فلیح ابن سلیمان نے انہوں نے ہلال بن اسامہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گالی باز اور سخت گو بد

وَلَا لَعَّانًا، كَانَ يَقُولُ لِأَحَدِنَا عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ، مَالَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ۔

زبان لعنت کرنے والے نہ تھے، اگر کبھی آپ کو ہم میں سے کسی پر غصہ آتا تو صرف اتنا فرماتے۔ اس کو کیا ہو گیا۔ اس کی پیشانی میں خاک لگے [1]

[1] پس یہی آپ کی خوبی تھی اس کے سوا نہ آپ نے کسی کو گالی دی نہ کسی کو سخت سست کہا ۱۲ منہ

---

۶۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَوَاءٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ الْقَاسِمِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا رَآهُ قَالَ: بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ وَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ، فَلَمَّا جَلَسَ تَطَلَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطَ إِلَيْهِ، فَلَمَّا انْطَلَقَ الرَّجُلُ قَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حِينَ رَأَيْتَ الرَّجُلَ قُلْتَ لَهُ كَذَا وَكَذَا، ثُمَّ تَطَلَّقْتَ فِي وَجْهِهِ وَانْبَسَطْتَ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشَةُ مَتَى عَهِدْتِنِي فَحَّاشًا؟ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ عِنْدَ اللَّهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ شَرِّهِ۔

ہم سے عمرو بن عیسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سواء نے کہا ہم سے روح بن قاسم نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے ایک مرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے (اندر آنے کی) اجازت مانگی آپ نے فرمایا کیا بُرا آدمی ہے۔ جب وہ (اندر آن کر) بیٹھا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اس سے کھل کر خندہ پیشانی سے ملے جب وہ چلا گیا تو میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ نے تو پہلے اس کو دیکھتے ہی یوں فرمایا تھا۔ کیا برا آدمی ہے پھر آپ اس سے کھل کر خندہ پیشانی کیوں ملے آپ نے فرمایا عائشہ تو نے کب مجھ کو بد زبانی کرتے ہوئے پایا سب سے برا آدمی اللہ کے نزدیک قیامت کے دن وہ ہو گا جس کی بدی سے لوگ ڈر کر اس کی ملاقات چھوڑ دیں [1]

[1] یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ پیغمبر صاحب نے اس کی غیبت کیسے کی حالانکہ غیبت سخت گناہ ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا یہ فرمایا غیبت مذموم نہیں ہو سکتا جب اس سے دوسرے مسلمان کو بچانا منظور تھا کیوں کہ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ اگر واقع میں کوئی آدمی فریبی یا مکار ہو اور یہ ڈر ہو کہ مسلمان اس کے فریب میں آکر نقصان اٹھائیں گے تو اس کا عیب ان سے بیان کر دینا تاکہ وہ اس کے شر سے بچے رہیں داخل غیبت مذموم نہیں ہو سکتا بلکہ ثواب ہو گا۔

بَابُ حُسْنِ الْخُلُقِ وَالسَّخَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبُخْلِ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَأَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ وَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ لَمَّا بَلَغَهُ مَبْعَثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِأَخِيهِ: ارْكَبْ إِلَى هٰذَا الْوَادِي فَاسْمَعْ مِنْ قَوْلِهِ، فَرَجَعَ فَقَالَ: رَأَيْتُهُ يَأْمُرُ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ۔

باب خوش خلقی اور سخاوت کا بیان اور بخیلی کی برائی اور ابن عباسؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان کے مہینے میں تو اور سب دنوں سے زیادہ سخاوت کرتے[1]

اور ابوذر غفاریؓ کو جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیغمبری کی خبر پہنچی تو انہوں نے اپنے بھائی (انیس) سے کہا تم ذرا سوار ہو کر اس ملک میں (یعنی مکہ میں) جاؤ اور اس شخص کی جو پیغمبری کا دعویٰ کرتے ہیں، باتیں سن کر تو آؤ (وہ مکہ میں گئے اور لوٹ کر گئے تو ابوذر سے کہنے لگے) وہ صاحب تو اچھے اخلاق کا حکم دیتے ہیں[2]

[1] یہ حدیث موصلاً اوپر گذر چکی ہے ۱۲ منہ

[2] یہ روایت بھی طول کے ساتھ اوپر موصولاً گزر چکی ہے۔

---

۶۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ، وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ ذَاتَ لَيْلَةٍ، فَانْطَلَقَ النَّاسُ قِبَلَ الصَّوْتِ فَاسْتَقْبَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَبَقَ النَّاسَ إِلَى الصَّوْتِ وَهُوَ يَقُولُ: لَنْ تُرَاعُوا، وَهُوَ عَلَى فَرَسٍ لِأَبِي طَلْحَةَ عُرْيٍ مَا عَلَيْهِ سَرْجٌ فِي عُنُقِهِ سَيْفٌ فَقَالَ: لَقَدْ وَجَدْتُهُ بَحْرًا أَوْ إِنَّهُ لَبَحْرٌ۔

ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں میں زیادہ خوبصورت اور سب سے زیادہ سخی اور سب سے زیادہ بہادر (جری) تھے ایک رات ایسا ہوا مدینہ کے لوگ (کچھ آواز سن کر) دشمن کے ڈر سے گھبرا گئے۔ اور آواز کی طرف چلے (خبر لانے کو) کیا دیکھتے ہیں سامنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوٹے آرہے ہیں آپ ان سے پہلے ہی آواز کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ فرماتے جاتے ہیں کوئی ڈر کی بات نہیں آپ ابوطلحہ کے گھوڑے (مندوب) پر سوار تھے ننگی پیٹھ پر اس پر زین بھی نہ تھا اور گلے میں تلوار لٹک رہی تھی۔ فرمایا یہ گھوڑا کیا ہے دریا ہے (ایسا تیز ہے تکان جاتا ہے)[1]

[1] پہلے گھوڑا بالکل سست تھا۔ جب آپ سوار ہوئے تو ۱۲ منہ

ﻪ اصول فضائل جو آدمی کو کسب اور ریاضت اور محنت سے حاصل ہو سکتے ہیں تین ہیں عفت ، شجاعت ، سخاوت اور حسن وجمال یہ فضیلت فطری ہے تو آپ کی ذات مجموعہ کمالات فطری اور کسبی تھی سبحان اللہ آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری ۱۲ منہ ،

---

٦٣ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: مَا سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ لَا

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان نے خبر دی انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے کہا میں نے جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جب کسی نے کچھ مانگا تو آپ نے نہیں نہیں کی ؎

؎ یہ آپ کی مروت کا حال تھا بلکہ اگر ہوا تو اسی وقت دے دیا ورنہ اس سے وعدہ فرماتے کہ میں عنقریب تجھ کو دوں گا اطمینان رکھ ۱۲ منہ۔

---

٦٤ - حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا مَعَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُنَا، إِذْ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحَاسِنُكُمْ أَخْلَاقًا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق نے انہوں نے مسروق سے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن عمروؓ کے پاس بیٹھے تھے وہ ہم سے حدیثیں بیان کر رہے تھے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فحش گو بد زبان نہ تھے (کہ گالیاں منہ سے نکالیں) آپ فرمایا کرتے تھے تم میں اچھے وہی لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔

---

٦٥ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبُرْدَةٍ، فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ أَتَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ؟ فَقَالَ الْقَوْمُ: هِيَ شَمْلَةٌ، فَقَالَ سَهْلٌ:

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوغسان (محمد بن مطرف) نے کہا مجھ سے ابوحازم نے بیان کیا انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا ایک عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک بردہ لے آئی سہل نے لوگوں سے پوچھا تم جانتے ہو بردہ کسے کہتے ہیں۔ لوگوں نے کہا شملہ سہل نے کہا ہاں لنگی جس میں حاشیہ بنا ہوتا ہے۔

هِيَ شَمْلَةٌ مَنْسُوجَةٌ فِيهَا حَاشِيَتُهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَكْسُوكَ هَذِهِ فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا، فَلَبِسَهَا فَرَآهَا عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الصَّحَابَةِ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَحْسَنَ هَذِهِ فَاكْسُنِيهَا، فَقَالَ نَعَمْ، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَامَهُ أَصْحَابُهُ، قَالُوا: مَا أَحْسَنْتَ حِينَ رَأَيْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَهَا مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ إِيَّاهَا وَقَدْ عَرَفْتَ أَنَّهُ لَا يُسْأَلُ شَيْئًا فَيَمْنَعَهُ فَقَالَ رَجَوْتُ بَرَكَتَهَا حِينَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلِّي أُكَفَّنُ فِيهَا

خیر وہ عورت کہنے لگی یا رسول اللہ یہ میں آپ کو پہنانے کے لئے لائی ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت لنگی کی احتیاج تھی آپ نے لے لی اور پہن لی آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص (عبدالرحمٰن بن عوفؓ) نے یہ لنگی آپ کو پہنے دیکھ کر کہا یا رسول اللہ کیا عمدہ لنگی ہے یہ مجھ کو عنایت فرمایئے آپ نے فرمایا اچھا لیو جب آپ مجلس سے اٹھے (اور اندر جا کر وہ لنگی تہہ کر کے عبدالرحمٰن کو بھیج دی) تو لوگوں نے ان کو ملامت کی ان سے کہا تم نے اچھا نہیں کیا۔ تم جانتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لنگی کی احتیاج ہے اس پر تم نے آپ سے کاہے کو مانگی تم جانتے ہو کہ آپ کسی کا سوال رد نہیں کرتے عبدالرحمٰن نے کہا میں نے (یہ لنگی کچھ پہننے کے لئے نہیں مانگی بلکہ) برکت کے خیال سے مانگی چونکہ آپ اس کو پہن چکے تھے میری غرض یہ تھی کہ میرا کفن۔۔۔۔ اس لنگی میں کیا جائے[1]

[1] ہمارے مرشد مولینا فضل الرحمٰن صاحب کا قاعدہ تھا لوگ صدہا طرح کے تحائف اور ہدایا آپ کے واسطے لاتے میں بھی جب گیا تھا تو منجملہ تحف کے ایک لنگی بھی لے گیا تھا اس کو دیکھ کر کہنے لگے بھائی یہ تحفہ خوب لائے اور اپنے خادم جان محمد سے فرمایا دیکھو یہ لنگی اندر چھپا کر رکھو یہ میں پہنوں گا کسی کو دینا نہیں میں آپ کے پاس سے اٹھ کر آیا اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد میں ایک مسافر شیخ محمد مکی اترے ہوئے تھے وہ لنگی ان کے ہاتھ میں ہے میں نے پوچھا یہ تم کہاں سے لائے انہوں نے کہا ابھی تو مولانا صاحب نے مجھ کو بلایا اور یہ لنگی عنایت فرمائی معلوم ہوا کہ مولانا صاحب لوگوں کا دل خوش کرنے کے لئے فرما دیتے تھے کہ یہ تحفہ بہت عمدہ ہے خاص میں اپنے لئے رکھوں گا پھر جب وہ چلے جاتے تو اس کو بھی تقسیم کر دیتے گٹھڑی میں بس دو جوڑے کپڑوں کے رہتے ایک تو بدن میں ایک دھوبی کے پاس اس سے زیادہ جتنے پارچے اور تحف اور ہدایا میں آتے وہ سب غرباء اور مسافروں کو تقسیم کئے جاتے ۱۲ منہ ع حافظ نے کہا اس عورت کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

---

۶۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَقَارَبُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے حمید بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ جلدی جلدی گزرنے لگے گا۔ (یعنی غفلت کی وجہ سے

الزَّمَانُ يَنْقُصُ الْعِلْمُ وَيُلْقَى الشُّحُّ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ، قَالُوا وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ الْقَتْلُ الْقَتْلُ۔

خبر نہ ہوگی عمر گزر جائے گی) اور دین کا علم دنیا میں کم ہو جائے گا[1] اور دلوں میں بخیلی سما جائے گی[2] اور ہرج بہت ہوگی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہرج سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا خون ریزی خون ریزی[3]

[1] لوگ دنیا کے دھندوں میں پھنس کر قرآن و حدیث کی تحصیل چھوڑ دیں گے۔ ۱۲ منہ [2] ہر شخص کو دولت جوڑنے کا خیال ہوگا۔ ۱۲ منہ۔ [3] ایک بادشاہت دوسری بادشاہت پر چڑھے گی لڑائیوں کا میدان گرم ہوگا ۱۲ منہ۔

---

۶۷۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، سَمِعَ سَلَّامَ بْنَ مِسْكِينٍ قَالَ سَمِعْتُ ثَابِتًا يَقُولُ، حَدَّثَنَا أَنَسٌ، قَالَ خَدَمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ سِنِينَ، فَمَا قَالَ لِي أُفٍّ وَلَا لِمَ صَنَعْتَ وَلَا أَلَّا صَنَعْتَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے سلام بن مسکین سے کہا میں نے ثابت سے سنا کہا ہم سے انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے دس برس تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کی اس مدت میں آپ نے مجھ سے اُف کا کلمہ نہیں فرمایا[1] نہ یہ فرمایا تو نے یہ کام کیوں کیا یا یہ کام کیوں نہیں کیا[2]

[1] جو عربی میں جھڑکی کا کلمہ ہے ۱۲ منہ [2] سبحان اللہ یہ حسن خلق اور اس قدر صبر اور وقار صاف نبوت کی دلیل ہے۔ ۱۲ منہ۔

---

## بَابٌ۔ كَيْفَ يَكُونُ الرَّجُلُ فِي أَهْلِهِ۔

## باب آدمی گھر میں کیا کرتا رہے۔

۶۸۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ، سَأَلْتُ عَائِشَةَ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ، قَالَتْ، كَانَ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ۔

ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں کیا کرتے رہتے تھے انہوں نے کہا اپنے گھر کے کام کاج کرتے رہتے اور کیا کرتے جب نماز کا وقت آتا تو نماز کے لئے اٹھتے بلے[1]

[1] دوسری روایت میں ہے کہ آپ سودا بازار سے خود لے آتے اور اپنا جوتا خود ٹانک لیتے۔ ۱۲ منہ

## بَابُ الْمِقَةِ مِنَ اللهِ۔

۶۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَحَبَّ اللهُ عَبْدًا نَادَى جِبْرِيلَ، إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبَّهُ فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ، إِنَّ اللهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأَحِبُّوهُ فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي أَهْلِ الْأَرْضِ۔

## باب نیک آدمی کی محبت اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عاصم نے انہوں نے ابن جریج سے کہا مجھ کو موسیٰ بن عقبہ نے خبر دی انہوں نے نافع سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریلؑ کو پکارتا ہے[1] اللہ فلانے شخص سے محبت کرتا ہے تو بھی اس سے محبت رکھ یہ سن کر جبریلؑ بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر جبریل سارے آسمان والے فرشتوں کو پکار دیتے ہیں کہ فلاں شخص سے اللہ محبت رکھتا ہے۔ تم سب بھی اس سے محبت رکھو اب سارے آسمان والے فرشتے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اس کے بعد وہ زمین میں بھی (بندگان خدا کا) مقبول (اور محبوب) ہو جاتا ہے[2]

[1] اس حدیث میں صاف ندا کا لفظ ہے یہاں وہ تاویل بھی نہیں چل سکتی جو معتزلہ وغیرہ نے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کلام کرنے میں درخت میں کلام کی قوت پیدا کر دی تھی پس ان لوگوں کا مذہب باطل ہوا جو کہتے ہیں اللہ کے کلام میں حرف اور صوت نہیں ہے۔ معلوم نہیں یہ مزخرفات انہوں نے کہاں سے نکالے ہیں۔ ۱۲ منہ [2] یہی مضمون مولانا روم صاحب نے فرمایا ہے ؎ از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت از خدا گشتی ہمہ چیز از تو گشت، اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ بعضے اللہ تعالیٰ کے محبوب او مقبول بندوں کے زمین والے دشمن ہو گئے ہیں ان کو طرح طرح کی ایذائیں دی ہیں کیوں کہ زمین والوں سے ساری زمین والے مراد نہیں ہیں بلکہ وہ زمین والے جو نیک اور صالح ہیں ان کے علاوہ ایسے محبوب اور مقبول بندوں کی حیات میں گو بعضے بدکار اور فجار اور فساق حسد اور بغض سے ان کے دشمن بن جاتے ہیں لیکن اخیر کو خود بھی ان کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد دوست دشمن سب ان کی تعریف کرنے لگتے ہیں۔ اس کی مثال دیکھو امام حسینؓ کی زندگی میں بنی امیہ اور ان کے حامی آپ کے دشمن تھے لیکن آپ کی شہادت کے بعد آج تک سب لوگ آپ سے محبت کرتے ہیں ہر شخص کی زبان پر آپ کا ذکر خیر رہتا ہے۔ امام احمد بن حنبل کی زندگی میں معتزلہ اور جہمیہ ان کے دشمن رہے کوئی مجسمہ کہتا رہا کوئی مشبہ لیکن وفات کے بعد اب تک لوگ ان کے مداح اور ثنا خواں ہیں اور مذہب اسلام کا بڑا امام اور پیشوا ان کو جانتے ہیں امام ہمام شیخ الاسلام ابن تیمیہ کو ان کے زمانہ کے مولویوں نے حسد سے کیسی کیسی تکلیفیں دیں لیکن بعد از وفات دشمن اور دوست سب متفق اللفظ کہنے لگے ہائے دین کا علم دنیا سے اٹھ گیا اتنا بڑا عالم امت محمدی میں بہت کم پیدا ہوا ہے جو علوم نقلیہ و عقلیہ سب میں ایک دریائے بے پایاں تھا رحمہ اللہ علیہ۔ ۱۲ منہ

## بَابُ الْحُبِّ فِي اللّٰهِ۔

باب اللہ کے لئے (نہ دنیا کی غرض سے) محبت رکھنے کی فضیلت۔

۷۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجِدُ أَحَدٌ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ حَتَّى يُحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلّٰهِ وَحَتَّى أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْقَذَهُ اللّٰهُ وَحَتَّى يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی ایمان کی حلاوت (شیرینی) اس وقت تک نہ پائے گا جب تک خاص اللہ تعالیٰ کے لئے کسی آدمی سے محبت نہ رکھے اور اس کو آگ میں جانا اچھا لگے/ پر ایمان کے بعد جب اللہ نے اس کو کفر سے چھڑا دیا پھر کافر ہو جانا پسند نہ ہو اور اللہ اور اس کے رسول سے اس کو سب سے بڑھ کر زیادہ محبت ہو[1]

[1] اس حدیث سے مقلدین کو نصیحت لینا چاہیئے جب تک اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور تمام جہان کے لوگوں سے زیادہ نہ ہو ایمان پورا نہیں ہو سکتا اللہ اور رسول کی محبت تمام جہان سے زیادہ ہونا اس کے معنے کیا ہے۔ یہی کہ اللہ اور اس کے رسول کے ارشاد پر جان و مال قربان کرے۔ جہاں قرآن کی آیت یا حدیث صحیح مل جائے بس اب کسی کا قول نہ ڈھونڈے امام ہو یا پیر یا مجتہد یا غوث یا قطب کوئی اس کے خلاف کہے تو کہا کرے اللہ اور رسول کی پیروی سب پر مقدم رکھے اگر سچ پوچھیے تو ایمان کامل اہل حدیث ہی کو اللہ تعالیٰ نے عنایت فرمایا ہے اور زبانی ڈھونگ تو حنفی، شافعی سب لگاتے ہیں کہ ہم اللہ اور رسول کے نثار ہیں، مگر جہاں اپنے امام کا قول حدیث کیخلاف پایا تو حدیث کی تاویل کرنے لگتے ہیں، کبھی کہتے ہیں منسوخ ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِنْهُمْ إِلَى قوله فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حجرات میں) یہ فرمانا مسلمانوں کوئی لوگ دوسرے لوگوں سے ٹھٹھا نہ کریں۔ ان کو حقیر نہ جانیں کیا معلوم شاید وہ ان سے (اللہ کے نزدیک) اچھے ہوں اخیر آیت فاولئک ہم الظالمون تک۔

۷۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ، قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَضْحَكَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن زمعہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کے گوز لگانے پر

الرَّجُلُ مِمَّا يَخْرُجُ مِنَ الْأَنْفُسِ وَقَالَ بِمَ يَضْرِبُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهُ ضَرْبَ الْفَحْلِ ثُمَّ لَعَلَّهُ يُعَانِقُهَا، وَقَالَ الثَّوْرِيُّ وَوُهَيْبٌ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ جَلْدَ الْعَبْدِ۔

ہنسنے پر منع فرمایا۔[1] آپ نے یہ بھی فرمایا کوئی تم میں سے (صبح کو) اپنی جورو کو ایسے زور سے مارتا ہے۔ جیسے نر اونٹ کو (جو شریر ہو) پھر (شام کو) اسے گلے لگاتا ہے[2] اور سفیان ثوری[3]۔ اور وہیب اور ابو معاویہ نے بھی اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا ان کی روایتوں میں ہے جیسے غلام کو مارتا ہے۔

[1] کیوں کہ گوز ایک فطری چیز ہے اس پر ہنسنا نادانی اور حماقت ہے ۱۲ منہ۔ [2] یہ بھی ایک نادانی اور بد وضعی ہے ۱۲ منہ
[3] ثوری اور وہیب کی روایتوں کو خود امام بخاری نے نکاح اور تفسیر میں وصل کیا اور ابو معاویہ کی روایت کو امام احمد نے ۱۲ منہ

---

۷۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى أَتَدْرُونَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: فَإِنَّ هَذَا يَوْمٌ حَرَامٌ، أَتَدْرُونَ أَيُّ بَلَدٍ هَذَا؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: بَلَدٌ حَرَامٌ، أَتَدْرُونَ أَيُّ شَهْرٍ هَذَا؟ قَالُوا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: شَهْرٌ حَرَامٌ، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ہارون نے کہا ہم کو عاصم بن محمد بن زید نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منٰے میں فرمایا (حجتہ الوداع میں) تم جانتے ہو کہ یہ کونسا دن ہے۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ حرمت والا دن ہے پھر پوچھا تم جانتے ہو یہ کون سا شہر ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ فرمایا یہ حرمت والا شہر (مکہ) ہے پھر پوچھا تم جانتے ہو یہ مہینہ کونسا ہے انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے۔ آپ نے فرمایا یہ حرمت کا مہینہ ہے۔ (ذی الحجہ کا) پھر فرمایا اللہ نے تم مسلمانوں کے خون اور آبروئیں (عزتیں) اسی طرح ایک دوسرے پر حرام کر دی ہیں جیسے اس دن کی حرمت اس مہینے اس شہر میں۔

## بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ السِّبَابِ وَاللَّعْنِ۔

## باب گالی دینے اور لعنت کرنے کی ممانعت

۷۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے منصور سے کہا میں نے ابوائل (شقیق) سے سنا وہ عبداللہ بن مسعودؓ سے نقل کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے (اس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے) اور مسلمان سے لڑنا کفر ہے[1] غندر نے شعبہ سے روایت کرنے میں سلیمان کی متابعت کی۔

[1] یعنی ناحق پر لڑنا مثلاً ایک مسلمان نے کسی کا خون نہیں کیا ہے نہ ڈاکہ مارا ہے نہ زنا کی ہے نہ چوری نہ شراب خوری نہ کسی کو زنا کی تہمت لگائی ہے اب اس کو مارپیٹ کرنا اس کو ستانا صرف اس وجہ سے کہ وہ مسلمان ہے صریح کفر ہے ایسا وہی کرے گا جو واقع میں کافر ہے لیکن ظاہر میں لوگوں کے دکھانے یا اس وجہ سے کہ اس کے باپ دادا مسلمان تھے اسلام کا دعویٰ کرتا ہے درحقیقت اس میں اسلام کی بو تک نہیں ہے اگر سچا مسلمان ہوتا تو مسلمان سے بے وجہ شرعی ہرگز نہ لڑتا اس حدیث سے وہ لوگ نصیحت لیں جو کسی مسلمان بھائی کو آمین یا رفع یدین کے ترک پر ستائیں اور ماریں دونوں کا درجہ کہاں تک پہنچتا ہے غور کرو مولانا فضل رحمان صاحب فرماتے تھے کہ جو لوگ ائمہ مجتہدین علیہم الرحمۃ والغفران یعنی امام حنیفہ اور امام شافعی وغیرہ کو برا کہتے ہیں یہ جھوٹے رافضی ہیں رافضی صحابہ کو برا کہتے ہیں یہ تابعین اور تبع تابعین کو میں کہتا ہوں جو لوگ حدیث اور قرآن کو چھوڑ کر مجتہدین کا قول فعل آنحضرت کے قول فعل پر مقدم رکھتے ہیں رافضی سے بھی کئی درجہ بدتر ہیں اس لئے کہ رافضیوں نے اپنے اماموں کو جو اہل بیت نبوی تھے اور جن کی اتباع کا حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیا ہے فرمایا تمسکتم بہا لن تضلوا پیغمبر کے برابر کر دیا پیغمبر کی طرح ان کو خطا سے معصوم جانتے ہیں اور ان مقلدوں نے تو ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ کو جن کی پیروی کا کوئی حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہیں دیا پیغمبر صاحب سے بھی بڑھا دیا ہے جیسے کہتے ہیں مرا قال ابوحنیفہ درکار است قال قال درکار نیست اگر امام ابوحنیفہؒ زندہ ہوتے تو وہ ایسے لوگوں کے قتل کا حکم دیتے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ

۷۴- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، حَدَّثَنِي يَحْيَى ابْنُ يَعْمَرَ أَنَّ أَبَا الْأَسْوَدِ الدِّيلِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي ذَرٍّ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے ابومعمر (عبداللہ بن عمرو) نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے حسین بن ذکوان معلم سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے کہا مجھ سے یحییٰ بن یعمر نے بیان کیا ان سے ابوالاسود دیلی نے انہوں نے ابوذر غفاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَرْمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ وَلَا يَرْمِيهِ بِالْكُفْرِ إِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ۔

فرماتے تھے جو کوئی کسی مسلمان کو فاسق یا کافر کہے اور وہ درحقیقت فاسق یا کافر نہ ہو تو خود کہنے والا فاسق اور کافر ہو جائے گا۔

۷۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا لَعَّانًا وَلَا سَبَّابًا كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْمَعْتَبَةِ، مَالَهُ تَرِبَ جَبِينُهُ۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ فحش گو تھے نہ لعنت کرنے والے نہ گالیاں بکنے والے آپ کو بہت غصہ آتا تو اتنا فرماتے ارے اس کو کیا ہو گیا اس کی پیشانی میں خاک لگے[1]

[1] یعنی اس پر محتاجی آئے یا ذلت اور خواری آپ کا یہ فرمانا بھی بطور بددعا کے اثر نہ کرتا کیوں کہ دوسری حدیث میں ہے کہ آپ نے اللہ جل جلالہ سے یہ عرض کر لیا تھا یا رب اگر میں غصے میں کسی کو کچھ برا بھلا کہوں تو تو اس کے لئے بہتری کیجیو۔ مولانا فضل رحمٰن صاحب بھی غصے میں لوگوں کو کہہ بیٹھتے خدا کرے تم تباہ ہو ایک شخص نے عرض کیا۔ اجی حضرت آپ بزرگ آدمی ہیں آپ کے ایسا فرمانے سے ہم لوگوں کو ڈر ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں میں نے پروردگار سے یہ دعا کر لی ہے کہ میں جس کسی کو ایسا کہوں تو اس کو خیر اور خوبی عطا فرما اس وقت سے لوگوں کو اطمینان ہو گیا۔ ۱۲ منہ۔

---

۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ أَنَّ ثَابِتَ بْنَ الضَّحَّاكِ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ، حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم کو علی بن مبارک نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو قلابہ سے کہ ثابت بن ضحاک جوان صحابہ میں تھے جنہوں نے شجرہ رضوان کے تلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ وہ بیان کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کافر ہو جانے کی قسم کھائے[1] تو وہ ویسا ہی ہو جائے گا (یعنی کافر) اور آدمی کی وہی نذر صحیح ہوتی ہے۔ اس کا پورا کرنا لازم ہوتا ہے۔ جو اس کے اختیار میں ہو[2] اور جو شخص دنیا میں کسی چیز سے[3] اپنے تئیں مار لے اس کو قیامت کے دن اسی چیز سے عذاب

وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ۔

ہوتا رہے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان پر لعنت کرے تو ایسا ہے جیسے اُس کا خون کیا اور جو شخص کسی مسلمان کو کافر کہے (وہ کافر نہ ہو) تو ایسا ہے جیسے اُس کا خون کیا۔

لہ مثلاً کہے میں یہ کام کروں تو یہودی یا نصرانی ہوں پھر وہی کام کرے ۱۲ منہ ؎ نہ جو قدرت سے باہر ہو مثلاً اگر کہے فلاں کام ہو جائے تو میں پہاڑ اٹھا لوں گا یا آسمان پر چڑھ جاؤں گا یا فلانے کی جورو کو طلاق دے دوں گا یا فلانے کا بردہ آزاد کردوں گا۔ ۱۲ منہ ؎ مثلاً ہتھیار سے یا زہر سے یا ڈوب کر یا جل کر ۱۲ منہ۔

---

۷۷۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ صُرَدٍ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ أَحَدُهُمَا فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ حَتَّى انْتَفَخَ وَجْهُهُ وَتَغَيَّرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ الَّذِي يَجِدُ، فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ تَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَقَالَ أَتُرَى بِي بَأْسٌ؟ أَمَجْنُونٌ أَنَا اذْهَبْ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے عدی بن ثابت نے کہا میں نے سلیمان بن صرد سے سنا جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی تھے وہ کہتے تھے ایسا ہوا دو شخصوں نے (ان کے نام معلوم نہیں ہوئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے گالی گلوچ کی اور ایک کو اتنا غصہ آیا کہ اس کا منہ پھول کر رنگ بدل گیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو ایک کلمہ معلوم ہے اگر غصہ کرنے والا شخص اس کو کہے تو (ابھی) اس کا غصہ جاتا رہتا ہے ایک دوسرا شخص اس کے پاس گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو فرمایا تھا اس کی خبر اس کو کردی اور کہا شیطان سے اللہ کی پناہ مانگ وہ کیا کہنے لگا کیا مجھ کو دیوانہ بنایا ہے کیا مجھ کو کوئی روگ ہو گیا ہے لہ

لہ کہنے لگا اعوذ باللہ پڑھوں دیوانہ اور روگیا تو تھاری اتنا غصہ بھی جنون سے تھا اس سے زیادہ کون سا روگ ہوگا۔

۷۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ، عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ: قَالَ أَنَسٌ: حَدَّثَنِي عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَ النَّاسَ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلَاحَى

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم کو بشر بن مفضل نے انہوں نے حمید سے کہ انس نے کہا مجھ کو عبادہ بن صامت رضی نے خبر دی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (حجرے سے) باہر نکلے لوگوں کو شب قدر بتلانے کے لئے اتنے میں دو مسلمان شخص (عبداللہ بن ابی حدرد اور کعب بن مالک) لڑ پڑے (غل مچانے لگے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ فَتَلَاحَى فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَأَنَّهَا رُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ۔

نے فرمایا میں تو (شب قدر) بتلانے کے لئے نکلا مگر فلاں فلاں کے لڑنے سے میں بھول گیا شاید اللہ نے اسی میں تمہارے لئے بہتری رکھی ہے اب ایسا کرو شب قدر (رمضان کے اخیر دہے کی) نویں اور ساتویں اور پانچویں رات میں ڈھونڈو[1]

[1] یعنی پچیسویں اور ستائیسویں اور انتیسویں رات کو ۱۲ منہ

---

۷۹ - حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْمَعْرُورِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ رَأَيْتُ عَلَيْهِ بُرْدًا وَعَلَى غُلَامِهِ بُرْدًا فَقُلْتُ: لَوْ أَخَذْتَ هٰذَا فَلَبِسْتَهُ كَانَتْ حُلَّةً وَأَعْطَيْتَهُ ثَوْبًا آخَرَ، فَقَالَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ كَلَامٌ وَكَانَتْ أُمُّهُ أَعْجَمِيَّةً فَنِلْتُ مِنْهَا فَذَكَرَنِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي أَسَابَبْتَ فُلَانًا؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: أَفَنِلْتَ مِنْ أُمِّهِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ، قُلْتُ: حِينَ سَاعَتِي هٰذِهِ مِنْ كِبَرِ السِّنِّ؟ قَالَ: نَعَمْ، هُمْ إِخْوَانُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ جَعَلَ اللّٰهُ أَخَاهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلَا يُكَلِّفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ، فَإِنْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے معرور بن سوید سے انہوں نے ابوذر غفاری کو دیکھا وہ چادر اوڑھے ہوئے تھے ان کا غلام بھی ویسی ہی چادر اوڑھے[1] تھا۔ میں نے کہا اگر تم غلام کی چادر لے کر پہن لو تو تمہارا اجوڑا ایک رنگ ہو جائے گا غلام کو دوسرا کپڑا دے سکتے ہو انہوں نے کہا بھائی ایسا ہوا آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں مجھ میں اور ایک شخص (بلالؓ) میں سخت گفتگو ہو گئی اس کی ماں عربی نہ تھی دوسرے ملک کی تھی میں نے اس کو ماں کی گالی دی (یہ کہا تیری ماں شریف ہوتی تو تو ایسا کیوں نکلتا) اس نے جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا آپ نے مجھ سے پوچھا کیا تو نے فلاں شخص سے گالی گلوچ کی میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا اس کی ماں کو تو نے برا کیا میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا تجھ میں (اب تک) جہالت باقی ہے[2] میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب تک باقی ہے اور میں تو بوڑھا ہو گیا ہوں آپ نے فرمایا ہاں اب تک دیکھو غلام لونڈی (آدم کی اولاد اصل میں) تمہارے بھائی ہیں[3]۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارا تابعدار کر دیا ہے پس جو تم کھاؤ وہی ان کو بھی کھلاؤ اور جو تم پہنو وہی ان کو بھی پہناؤ[4] اور ان سے ایسا کام مت لو جو ان سے نہ ہو سکے (تھک

جائیں) اگر ایسا کام کرانے لگو تو تم بھی خود ان کی مدد کرو ان میں شریک ہو جاؤ۔

ل میاں اور غلام دونوں کا ایک لباس ۱۲ منہ

۲ یہ جاہلیت کا قاعدہ تھا کہ ماں باپ کی شرافت جتا کر فخر کیا کرتے تھے ۱۲ منہ

۳ تمہاری طرح وہ بھی انسان ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ ۱۲ منہ ۴ گویا ابو ذرؓ نے وجہ بیان کر دی کہ میں نے جو اپنی ہی چادر کی طرح غلام کو چادر دی ہے اس کی وجہ یہ حدیث ہے ۱۲ منہ۔

---

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنْ ذِكْرِ النَّاسِ نَحْوَ قَوْلِهِمْ الطَّوِيلُ وَالْقَصِيرُ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ وَمَا لَا يُرَادُ بِهِ شَيْنُ الرَّجُلِ۔

باب کسی آدمی کی نسبت یہ کہنا کہ وہ لنبا ہے ٹھنگنا ہے (بشرطیکہ اس کی تحقیر کی نیت نہ ہو) غیبت نہیں ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا ذوالیدین یعنی لنبے ہاتھ والا کیا کہتا ہے[1] اسی طرح ہر بات جس سے عیب بیان کرنا مقصود نہ ہو[2]

ل یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے آگے بھی آتی ہے تو ایسا فرمانے سے یہ نکلا کہ اس قسم کے کلمے غیبت نہیں ہیں ۱۲ منہ

۲ بلکہ پہچاننے کی نیت سے یا اور کسی ضرورت سے کہی جائے ۱۲ منہ۔

---

۸۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ قَامَ إِلَى خَشَبَةٍ فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهَا وَفِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَخَرَجَ سَرَعَانُ النَّاسِ فَقَالُوا: قُصِرَتِ الصَّلَاةُ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوهُ ذَا الْيَدَيْنِ، فَقَالَ:

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابراہیم نے کہا ہم سے محمد بن سیرین نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم کو ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں پھر (بھولے سے) آپ نے سلام پھیر دیا اور مسجد کے سامنے ایک لکڑی (آڑی) لگی تھی اس پر ہاتھ ٹیک کر آپ کھڑے ہو رہے اس وقت لوگوں میں ابو بکرؓ اور عمرؓ بھی موجود تھے لیکن ان کو بھی کچھ عرض کرنے کی جرأت نہ ہوئی[1] اور جلد باز لوگ مسجد کے باہر نکل گئے کہنے لگے شاید نماز میں (پروردگار کی طرف سے) تخفیف ہو گئی اس وقت لوگوں میں ایک شخص تھا جس کو لنبے ہاتھ

يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قُصِرَتْ؟ فَقَالَ: لَمْ أَنْسَ وَلَمْ تُقْصَرْ، قَالَ: بَلْ نَسِيتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: صَدَقَ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ ثُمَّ وَضَعَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ۔

ہونے کی وجہ سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ذوالیدین کہا کرتے تھے[2] اس نے (جرأت کرکے) عرض کیا[3] یارسول اللہ کیا آپ بھول گئے یا حقیقت میں نماز کم ہو گئی آپ نے فرمایا نہ میں بھولا نہ نماز میں کمی ہوئی اس نے کہا نہیں یارسول اللہ آپ بھول گئے تب آپ نے فرمایا ذوالیدین سچ کہتا ہے (دوسرے صحابہ نے تصدیق کی) آپ نے (باقی کی) دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیرا پھر اللہ اکبر کہہ کے ایک سجدہ معمولی سجدہ کی طرح یا اس سے لنبا ادا کیا پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا پھر دوسرا سجدہ معمولی سجدہ کی طرح یا اس سے لنبا کیا پھر سر اٹھایا اور اللہ اکبر کہا[4]

[1] دوسری روایت میں اس کی وجہ مذکور ہے کہ آپ کے چہرے پر اس وقت غصہ معلوم ہوتا تھا اب کہاں ہیں وہ رافضی جو کہتے ہیں حضرت عمرؓ نے بیماری میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وصیت نامہ لکھوانے نہ دیا بھلا حضرت عمرؓ یا کسی اور کی یہ مجال تھی کہ غصے کی حالت میں آپ سے بات بھی کر لیتا نہ لکھوانے دینے کی ایک ہی کہی ۱۲ منہ۔

[2] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ:۔ [3] اگر کوئی کہے کہ ذوالیدین حضرت عمرؓ اور ابوبکرؓ سے زیادہ بہادر ہو گیا یہ کیوں کر ہو سکتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ ذوالیدین بارگاہ رسالت میں مقرب شخص نہ تھا ایک عام آدمی تھا ایسے لوگوں کو زیادہ لحاظ نہیں ہوتا لیکن مقرب بہت ڈرتے رہتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ اللہ جل جلالہ سے ڈرتے اور اس کی عبادت میں بڑی محنت اٹھاتے ۱۲ منہ۔ [4] بس اب اس کے بعد پھر قعدہ نہیں کیا نہ دوسرا سلام پھیرا جیسے حنفیہ کیا کرتے ہیں اس کی بحث اوپر گذر چکی ہے اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ بھولے سے اگر نماز میں بات کرلے یا یہ سمجھ کر کہ نماز پوری ہو گئی تو نماز فاسد نہیں ہوتی اور حنفیہ نے اس میں بھی خلاف کیا ہے ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ الْغِيبَةِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى

وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ، وَاتَّقُوا اللّٰهَ إِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ۔

باب غیبت کے بیان میں[1] اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ حجرات میں) فرمایا تم میں کوئی دوسرے کی غیبت نہ کرے تم میں کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس کو تم اچھا نہ سمجھو گے اللہ سے ڈرو بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا ہے رحم والا۔

[1] یعنی کسی کی پیٹھ پیچھے ایسی بات کہنا جو اس کو ناگوار ہو۔ ۱۲ منہ۔

۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنِ الأَعْمَشِ قَالَ: سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى قَبْرَيْنِ، فَقَالَ إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَأَمَّا هَذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِعَسِيبٍ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِاثْنَيْنِ فَغَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا، ثُمَّ قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ بلخی نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے انہوں نے اعمش سے کہا میں نے مجاہد سے سنا وہ طاؤس سے روایت کرتے تھے وہ ابن عباس سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبروں پر سے گزرے فرمانے لگے ان قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے اور کوئی بڑے گناہ میں یہ عذاب نہیں ہو رہا ہے بات یہ ہے کہ ان میں ایک شخص تو پیشاب کرتے وقت آڑ نہیں کرتا تھا[1] دوسرا چغل خور تھا (لوگوں کی غیبت کرتا پھرتا) اس کے بعد آپ نے ایک ہری ٹہنی منگوائی اس کو چیر کے دو کر کے آدھی ایک قبر پر گاڑ دی آدھی دوسری قبر پر پھر فرمایا جب تک یہ ٹہنیاں نہ سوکھیں شاید ان کا عذاب ہلکا ہے (یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے)۔

[1] یا پیشاب سے پاکی اچھی طرح نہیں کرتا تھا ۱۲ منہ۔

---

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الأَنْصَارِ

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا انصار کے گھرانوں میں فلانا گھرانہ بہتر ہے[1]

[1] اس باب سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ کسی شخص کی یا قوم کی فضیلت بیان کرنا اس کو دوسرے اشخاص یا اقوام پر ترجیح دینا داخل غیبت نہیں ہے۔ ۱۲۔ منہ

---

۸۲۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ دُورِ الأَنْصَارِ بَنُو النَّجَّارِ۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابواسید ساعدیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کے گھرانوں میں بنی نجار کا گھرانہ بہتر ہے۔

## بَابُ مَا يَجُوزُ مِنِ اغْتِيَابِ أَهْلِ الْفَسَادِ وَالرِّيَبِ۔

باب مفسد اور شریر لوگوں کی (یا جن پر گمان غالب برائی کا ہو ان کی) غیبت درست ہونا لہ

لہ تاکہ دوسرے مسلمان ان کے شر سے بچے رہیں۔ ۱۲ منہ

۸۳۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ، سَمِعَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ائْذَنُوا لَهُ، بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ أَوِ ابْنُ الْعَشِيرَةِ، فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قُلْتَ الَّذِي قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ الْكَلَامَ، قَالَ: أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ أَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا میں نے محمد بن منکدر سے سنا انہوں نے عروہ بن زبیر سے ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص (عیینہ بن حصن یا مخرمہ بن نوفل نے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی آپ نے (جب وہ باہر تھا) فرمایا اچھا اس برے آدمی کو اندر آنے کی اجازت دو جب وہ اندر آیا تو آپ نے بڑی نرمی سے اور اخلاق سے اس سے باتیں کیں (جب وہ چلا گیا تو) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا تھا یہ شخص (اپنی قوم میں) برا آدمی ہے پھر آپ نے اس سے نرم کلامی کیوں کی آپ نے فرمایا ہاں عائشہ بات یہ ہے کہ جس شخص کو لوگ اس کی سخت کلامی سے (اکل کھرے پن) کی وجہ سے چھوڑ دیں وہ برا آدمی ہے لہ۔

لہ تو اس کے برے ہونے سے میں کیوں برا ہو جاؤں ۱۲ منہ

## بَابُ النَّمِيمَةِ مِنَ الْكَبَائِرِ۔

## باب غیبت اور چغل خوری کبیرہ گناہ ہے

۸۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَعْضِ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو عبدالرحمن عبیدہ بن حمید نے خبر دی انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے مجاہد سے اس نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کے ایک باغ سے باہر نکلے اس وقت دو آدمیوں کی آواز سنی جن کو قبر میں عذاب ہو رہا تھا۔ آپ نے فرمایا ان کو عذاب ہو رہا ہے اور کسی بڑے گناہ

قُبُورِهِمَا فَقَالَ: يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرَةٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ، كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا بِكِسْرَتَيْنِ أَوِ اثْنَتَيْنِ فَجَعَلَ كِسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا وَكِسْرَةً فِي قَبْرِ هَذَا فَقَالَ: لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا۔

میں نہیں[1] ان میں سے ایک تو پیشاب کی احتیاط (یا پیشاب کرتے وقت آڑ) نہیں کرتا تھا[2]۔ دوسرا چغل خوری کرتا پھرتا پھر آپ نے ایک ہری ٹہنی منگوا کر اس کے دو ٹکڑے کر کے ایک ایک قبر پر دوسرا دوسری قبر پر لگا دیا فرمایا شاید جب تک یہ سوکھیں نہیں ان کا عذاب کچھ ہلکا ہو[3]۔

[1] یہاں بڑے گناہ سے وہ گناہ مراد ہے جس پر حد مقرر ہے جیسے زنا، چوری، رہزنی وغیرہ اس سے ترجمہ باب کے خلاف نہ ہوگا ترجمہ باب میں کبیرہ سے لغوی معنے یعنی بڑا گناہ مراد ہے ۱۲ منہ۔ [2] کپڑے یا بدن نجس کر لیتا لوگوں کے سامنے ستر کھول دیتا ۱۲ منہ [3] اس حدیث کی تفسیر اوپر گذر چکی ہے بعضے کہتے ہیں ہرا درخت یا ہری ٹہنی اللہ کی تسبیح کرتی ہے اس کی برکت سے صاحب قبر پر عذاب کی تخفیف ہوتی ہے۔ بعضے کہتے ہیں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لگانے کی برکت تھی اور کسی کے لگانے سے کچھ نہیں ہوتا مگر اس صورت میں یہ کیوں فرمایا جب تک سوکھیں نہیں اس کی وجہ نہیں کھلتی ۱۲ منہ

---

## بَابُ مَا يُكْرَهُ بِالنَّمِيمَةِ وَقَوْلِهِ: هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيمٍ۔ وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ، يَهْمِزُ وَيَلْمِزُ وَيَعِيبُ۔

باب غیبت اور چغل خوری کی برائی اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا[1] (سورۂ نٓ میں) عیب جو چغل خور (اور سورۂ ہمزہ میں) فرمایا ہر عیب جو آوازے کسنے والے کی خرابی ہے یہمز اور یلمز اور یعیب سب کے معنے ایک ہیں عیب بیان کرتا ہے طعنے مارتا ہے۔

[1] ولید بن مغیرہ یا ابوجہل کی شان میں ۱۲ منہ

---

۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ هَمَّامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ حُذَيْفَةَ، فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَجُلًا يَرْفَعُ الْحَدِيثَ إِلَى عُثْمَانَ

ہم سے ابونعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے ہمام بن حارث سے انہوں نے کہا ہم حذیفہ بن یمانؓ کے ساتھ تھے ان سے کسی نے کہا ایک شخص یہاں ہے جو یہاں کی باتیں حضرت عثمانؓ سے لگاتا ہے[1]

فَقَالَ حُذَيْفَةُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ۔

انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے چغل خور بہشت میں نہیں جائے گا

لہ جھوٹی شکایتیں ان تک پہنچاتا ہے۔

## بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى - وَاجْتَنِبُوا قَوْلَ الزُّورِ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورہ حج میں) فرمانا جھوٹ بولنے سے بچے رہو۔

۸۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ وَالْجَهْلَ فَلَيْسَ لِلَّهِ حَاجَةٌ أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ، قَالَ أَحْمَدُ أَفْهَمَنِي رَجُلٌ إِسْنَادَهُ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد (کیسان ابو سعید) سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص (روزہ رکھ کر) جھوٹ بولنا اور فریب کرنا اور جہالت نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کی احتیاج نہیں ہے کہ کوئی اپنا کھانا پانی چھوڑ دے[1]۔ احمد بن یونس نے کہا (یہ حدیث تو میں نے سنی تھی مگر) اس کی سند (بھول گیا تھا) مجھ کو ایک شخص (ابن ابی ذئب) نے بتلا دی۔

[1] یعنی جب جھوٹ فریب بری باتیں نہ چھوڑیں تو روزہ محض فاقہ ہو گیا اللہ تعالیٰ کو ہمارے فاقہ کشی کی کوئی احتیاج نہیں وہ تو یہ چاہتا ہے کہ ہم روزہ رکھ کر بری باتوں اور بری عادتوں سے پرہیز کریں اور نفسانی خواہشوں کو عقل سلیم اور شرع مستقیم کے تابع کر دیں ۱۲ منہ

---

## بَابُ مَا قِيلَ فِي ذِي الْوَجْهَيْنِ۔

## باب دورویہ (دورخہ منافق دوغلہ) کا بیان[1]

۸۷- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجِدُ مِنْ شَرِّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ ذَا الْوَجْهَيْنِ

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے ابو صالح نے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ کے سامنے تم اس کو سب سے بدتر دیکھو گے جو دورخہ ہو یہاں ایک منہ لے کر آئے وہاں

الَّذِی یَأْتِی هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ۔

دوسرا منہ لے کر جائے ہر جگہ لگی لپٹی بات کہے۔[2]

[1] دورویہ وہ آدمی ہے جو ہر فریق میں ملا رہے جس صحبت میں جائے اُن کی سی کہے یعنی رکابی مذہب ۱۲ منہ
[2] اس کی نیت دو دشمنوں کو ملا دینے کی نہ ہو بلکہ لڑانے کی اور اپنے لئے نفع کمانے کی ہو جائے وہاں ان کی سی کہے ۱۲ منہ

## بَابُ مَنْ أَخْبَرَ صَاحِبَهُ بِمَا يُقَالُ فِيهِ۔

## باب اگر کوئی شخص دوسرے شخص کی گفتگو جو اس نے کسی کی نسبت کی ہو اس سے بیان کرے۔

۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: وَاللّٰهِ مَا أَرَادَ مُحَمَّدٌ بِهٰذَا وَجْهَ اللّٰهِ، فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَتَمَعَّرَ وَجْهُهُ، وَقَالَ: رَحِمَ اللّٰهُ مُوسَى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیانؒ ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ مال تقسیم کیا تو انصار میں سے ایک شخص[1] کہنے لگا خدا کی قسم اس تقسیم سے تو حضرت محمدؐ کی غرض خدا کی رضامندی کی نہ تھی (ارے کم بخت) میں نے اس کا یہ کلام آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ کا چہرہ متغیر ہو گیا اور فرمایا اللہ موسیٰ پیغمبر پر رحم کرے ان کو اس سے بھی زیادہ ایذا دی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

[1] یہ منافق تھا اس کا نام معتب بن قشیر تھا ۱۲ منہ۔

## بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَادُحِ۔

## باب کسی کی تعریف میں مبالغہ کرنا منع ہے۔

۸۹- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ: حَدَّثَنَا بُرَيْدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ، عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُثْنِي عَلَى رَجُلٍ وَيُطْرِيهِ فِي

مجھ سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن زکریا نے کہا ہم سے بُرید بن عبداللہ بن ابی بردہ نے انہوں نے ابو موسیٰؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص[1] سے سنا وہ دوسرے شخص کی بے حد تعریف کر رہا تھا۔ آپ نے فرمایا تو نے

الْمِدْحَةِ، فَقَالَ: أَهْلَكْتُمْ أَوْ قَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ۔

اس کو تباہ کیا یا اس کی پیٹھ توڑ ڈالی ۔[2]

[1] حافظ نے کہا مجھ کو ان دونوں شخصوں کے نام معلوم نہیں ہوئے لیکن امام احمد اور بخاری نے ادب مفرد میں جو روایت کی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعریف کرنے والا محجن بن ادرع تھا اور جس کی تعریف کی شاید وہ عبداللہ ذو البجادین مزنی ہوگا۔ ۱۲ منہ۔

[2] تعریف میں اسی طرح ہجو میں مبالغہ کرنا بیہودہ شاعروں اور خوشامدی لوگوں کا کام ہے ایسی تعریف سے وہ شخص جس کی تعریف کرو پھول کر مغرور بن جاتا ہے اور اس کے دل میں یہ سما جاتا ہے کہ میری مثل کوئی نہیں یہ خیال مہلک ہے کیوں کہ اول تو غرور ہی آدمی کو دوزخی بنانے کے لئے کافی ہے۔ دوسرے جب وہ پھول گیا تو اپنے تئیں کامل اور فاضل سمجھ کر آئندہ تحصیل کمالات سے محروم اور جہل مرکب میں گرفتار رہتا ہے۔ افسوس ہمارے زمانہ میں مسلمان نواب اور امیر اور رئیس جتنے خوشامد پسند ہیں اتنے میں نے کسی قوم میں نہیں دیکھے اس کی اصل وجہ جہل ہے۔ اگر دین کا علم حاصل کریں تو خوشامد گویوں کو کبھی اپنے پاس پھٹکنے دیں اور ان کو پورا دشمن سمجھیں جو خوشامد کر کے نواب صاحبوں کو تباہ و برباد کرنا چاہتے ہیں۔ ۱۲ منہ۔

---

۹۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَثْنَى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ يَقُولُهُ مِرَارًا إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مُحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ وَحَسِيبُهُ اللَّهُ وَلَا يُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا، قَالَ وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ وَيْلَكَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص کا ذکر آیا تو ایک شخص نے اس کی تعریف کی آپ نے فرمایا تو نے اس کی گردن کاٹ ڈالی بار بار آپ یہی فرماتے رہے اگر تم میں سے کوئی شخص خواہ مخواہ کسی کی تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے جہاں تک میں سمجھتا ہوں باقی العلم عنداللہ وہ ایسا ہے اگر اس کو یہ معلوم ہو کہ وہ ایسا ہے اور یوں نہ کہے کہ وہ خدا کے نزدیک بھی اچھا ہے[1]۔ اور وہیب نے اسی سند سے خالد سے یوں روایت کی ارے تیری خرابی تو نے اس کی گردن کاٹ ڈالی۔

[1] کیوں کہ خدا کے پاس جو اس کا حال ہے وہ اس کو معلوم نہیں ۱۲ منہ۔

بَابُ مَنْ أَثْنَى عَلَى أَخِيهِ بِمَا يَعْلَمُ وَقَالَ سَعْدٌ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِلَّا لِعَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ -

باب اگر کسی کو اپنے بھائی مسلمان کا جتنا حال معلوم ہو اتنی ہی (بلا مبالغہ) تعریف کرے (تو یہ جائز ہے) سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا[1] سوا عبداللہ بن سلام کے (جو یہودیوں کے عالم تھے۔ اور کسی کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ جنتی ہے[2]۔

[1] یہ روایت موصولاً کتاب المناقب میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ

[2] بظاہر سعد کے قول میں اشکال ہے کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ میں سے دس شخصوں کو بہشت کی بشارت دی ان میں خود سعد بھی تھے اور امام حسنؓ اور امام حسینؓ کے لئے فرمایا سید اشباب اہل الجنۃ اور حضرت فاطمہؓ کے سیدۃ نساء اہل الجنۃ اور حضرت خدیجہ کے لئے ببیت من قصب اور بلال کے لئے سمعت دف نعلیک فی الجنۃ اور یہ خلاف قیاس ہے کہ سعد کو ان حدیثوں کی خبر نہ ہوئی بعضوں نے کہا چلتے میں یہ بشارت آپ نے عبداللہ بن سلام کے سوا اور کسی کو نہیں دی۔ بعضوں نے کہا مراد یہ ہے کہ ان یہودیوں میں سے جو مسلمان ہو گئے تھے عبداللہ بن سلام کے سوا اور کسی کے لئے یہ بشارت نہیں ہوئی واللہ اعلم ۱۲ منہ۔

۹۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ ذَكَرَ فِي الْإِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ إِزَارِي يَسْقُطُ مِنْ أَحَدِ شِقَّيْهِ، قَالَ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْهُمْ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ازار لٹکانے میں جو فرمانا تھا وہ فرمایا[1] تو ابوبکرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ازار (کبھی) ایک طرف سے لٹک جاتی ہے آپ نے فرمایا تو ان لوگوں میں سے نہیں (جو غرور سے ایسا کرتے ہیں[2])۔

[1] کہ ایسا شخص بہشت میں نہیں جائے گا۔ ۱۲ منہ

[2] اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکرؓ میں جو واقعی بات تھی اس کی تعریف کی کہ وہ غرور نہیں کرتے ۱۲ منہ۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ﴾

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نحل میں) فرمانا اللہ انصاف کرنے کا اور نیکی کرنے کا اور قرابت والوں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور بُری باتوں سے اور ظلم سے روکتا ہے تاکہ تم نصیحت

يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ، وَقَوْلِهِ إِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلَى أَنْفُسِكُمْ، وَمَنْ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللهُ وَتَرْكِ إِثَارَةِ الشَّرِّ عَلَى مُسْلِمٍ أَوْ كَافِرٍ-

حاصل کرو (اور سورۂ یونس میں) تمہاری نافرمانی اور شرارت کا وبال خود تم پر پڑے گا اور (سورۂ حج میں) جس پر (دوبارہ) زیادتی ہوئی تو اللہ اس کی مدد کرے گا اور اس باب میں فساد بھڑکانے کی برائی کا بھی بیان ہے مسلمان پر ہو یا کافر پر۔[1]

[1] یہ مطلب امام بخاری نے جادو کی حدیث سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہؓ کے جواب میں فرمایا اللہ نے مجھ کو تندرست کر دیا اب میں نے فساد بھڑکانا اور شور پھیلانا مناسب نہ سمجھا کیوں کہ لبید بن اعصم جس نے جادو کیا تھا وہ کافر تھا ۱۲ منہ

---

۹۲- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَا وَكَذَا يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَأْتِي أَهْلَهُ وَلَا يَأْتِي قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ لِي ذَاتَ يَوْمٍ يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ أَفْتَانِي فِي أَمْرٍ اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ أَتَانِي رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رِجْلَيَّ وَالْآخَرُ عِنْدَ رَأْسِي فَقَالَ الَّذِي عِنْدَ رِجْلَيَّ لِلَّذِي عِنْدَ رَأْسِي مَا بَالُ الرَّجُلِ؟ قَالَ مَطْبُوبٌ يَعْنِي مَسْحُورًا قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ قَالَ: وَفِيمَ قَالَ فِي جُفِّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ فِي مُشْطٍ وَمُشَاقَةٍ تَحْتَ رَعُوفَةٍ فِي بِئْرِ ذَرْوَانَ، فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَذِهِ الْبِئْرُ الَّتِي أُرِيتُهَا كَأَنَّ رُءُوسَ نَخْلِهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ وَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ فَأَمَرَ بِهِ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنے اتنے دنوں تک اس حال میں رہے کہ آپ کو خیال ہوتا تھا جیسے اپنی بی بی سے صحبت کر رہے ہیں حالانکہ صحبت وحبت کچھ نہ کرتے ہوتے (یہ جادو کا اثر تھا) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں۔ ایک دن آپ مجھ سے کہنے لگے عائشہؓ اللہ جل جلالہ سے جو بات میں نے پوچھی تھی وہ اس نے مجھ کو بتلا دی ایسا ہوا میرے پاس دو فرشتے (جبرائیل میکائیل) آئے ایک میرے پاؤں پاس بیٹھا دوسرا میرے سرہانے تو پاؤں والے فرشتے نے سر والے فرشتے سے پوچھا ان صاحب کا کیا حال ہے اس نے کہا ان پر جادو ہوا ہے پھر اس نے پوچھا کس نے جادو کیا ہے دوسرے نے جواب دیا لبید بن اعصم (یہودی) نے اس نے پوچھا کاہے میں جادو کیا ہے دوسرے نے کہا نر کھجور کے خوشے کے غلاف میں اس کے اندر کنگھی ہے اور کتان[1] کے تار میں اور یہ سامان اس نے ذروان کے کنوئیں میں ایک پتھر کے تلے دبا دیا ہے خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُخْرِجَ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَهَلَّا تَعْنِي تَنَشَّرْتَ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا اللّٰهُ فَقَدْ شَفَانِي وَ أَمَّا أَنَا فَأَكْرَهُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا، قَالَتْ وَلَبِيدُ بْنُ أَعْصَمَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي زُرَيْقٍ حَلِيفٌ لِيَهُودَ۔

لے گئے اور اس کنوئیں پر پہنچ کر فرمانے لگے یہی وہ کنواں ہے جو مجھ کو دکھلایا گیا تھا وہاں کھجور کے درخت ایسے اونچے تھے جیسے سانپوں کے پھن اور اس کا پانی ایسا رنگین تھا جیسے مہندی کا شیرہ آپ نے (صحابہ کو) حکم دیا وہ جادو کا سامان باہر نکالا گیا[۲] حضرت عائشہؓ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے جادو کا توڑ کیوں نہیں کرایا (یا اس خبر کو مشہور کیوں نہیں کیا اس پوڑے کو کھولا کیوں نہیں) آپ نے فرمایا اللہ نے مجھ کو تندرست کر دیا اب مجھ کو یہ اچھا نہیں لگتا کہ خواہ مخواہ لوگوں میں ایک فساد پھیلاؤں[۳] حضرت عائشہؓ کہتی ہیں یہ لبید کمبخت (بنی زریق کا ایک شخص اور یہودیوں کا حلیف تھا[۴]۔

لے اصل میں کتان السی کو کہتے ہیں اس کے درخت کا پوست لے کر اس میں سے ریشم کی طرح تار نکالتے ہیں یہاں مراد وہ تار ہیں کتان ایک کپڑا بھی ہے جس کی نسبت شاعر کہتے ہیں کہ وہ چاند کے سامنے لایا جائے تو پھٹ جاتا ہے مگر یہ ایک شاعرانہ بات ہے جو صحیح نہیں ہے۔ ۱۲ منہ

۲ے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گڑوا دیا کھولا نہیں ۱۲ منہ۔

۳ے لوگ لبید کو سزا دیں پکڑیں وہ انکار کرے غل شور ہو ۱۲ منہ۔

۴ے جو قول و قرار کر کے کسی قوم میں مل جاتا ہے یہ حدیث مع شرح اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ مَا يُنْهَى عَنِ التَّحَاسُدِ وَ التَّدَابُرِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى۔ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ۔

باب حسد کرنا اور ایک دوسرے سے ترک ملاقات کرنا منع ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ فلق میں) فرمایا میں تیری پناہ میں آتا ہوں حسد کرنے والے کی شر سے جب وہ حسد کرے۔

۹۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بدگمانی سے بچے رہو بدگمانی سخت جھوٹ ہے اور ٹوہ نہ لگاؤ کسی کا عیب نہ ٹٹولو اور حسد اور بغض نہ کرو۔ اور ترک ملاقات نہ کرو اور سب مسلمان اللہ کے بندے ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہو۔

۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔

ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپس میں بغض اور حسد نہ کرو ترک ملاقات نہ کرو اللہ کے بندے بھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کی تین دن سے زیادہ وہ ترک ملاقات کرے[1]۔

[1] بلکہ اگر اپنے بھائی مسلمان سے کچھ رنج ہو جائے تو تین دن کے اندر صفائی کرے ۱۲ منہ

---

بَابٌ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوا۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حجرات میں) یہ فرمانا مسلمانو بہت گمان کرنے سے بچے رہو بعضا گمان گناہ ہوتا ہے اخیر آیت تک

۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابو الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدگمانی سے بچے رہو بدگمانی سخت جھوٹ ہے[1] اور ٹوہ نہ لگاؤ کسی کا عیب (خواہ مخواہ) نہ ٹٹولو اور نجش نہ کرو[2] اور حسد اور بغض اور ترک ملاقات نہ کرو اللہ کے بندے سب بھائیوں کی طرح (ملاپ اور محبت سے) رہو۔

[1] کیوں کہ آدمی کسی کی نسبت بدگمانی کرکے طرح طرح کی باتیں بناتا ہے۔ وہ جھوٹ ہوتی ہیں۔ بدگمانی وہی بری ہے کہ آدمی کسی کی نسبت محض گمان پر کوئی بات منہ سے نکالے لیکن حزم یعنی ہوشیاری اور احتیاط عقل مندی کی دلیل ہے اس میں کوئی بات منہ سے نہیں نکالتا بلکہ اپنی حفاظت کی تدبیر کرتا ہے۔ ۱۲ منہ۔

[2] نجش کے معنے کتاب البیوع میں گزر چکے ہیں یعنی لاڑیا پن وہ یہ ہے کہ ایک چیز کا خریدنا منظور نہ ہو لیکن دوسرے کو دھوکا دینے کے لئے خواہ مخواہ اس کی قیمت بڑھائے۔ ۱۲ منہ۔

## بَابُ مَا يَكُونُ مِنَ الظَّنِّ۔

٩٦ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا قَالَ اللَّيْثُ: كَانَا رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُنَافِقِينَ

## باب گمان سے کوئی بات کہنا

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ فلاں فلاں[1] شخص ہمارے دین کی کوئی بات نہیں جانتے — لیث نے کہا یہ دونوں شخص منافق تھے۔

[1] حافظ نے کہا ان کے نام مجھ کو معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ۔

٩٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بِهَذَا، وَقَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا وَقَالَ يَا عَائِشَةُ مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے کہ حضرت عائشہ نے کہا ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمانے لگے میں گمان کرتا ہوں کہ فلاں فلاں لوگ ہم جس دین پر ہیں اس کو نہیں پہچانتے۔

## بَابُ سَتْرِ الْمُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ۔

## باب مومن سے اگر کوئی گناہ ہو جائے تو اس کو چھپائے رکھے۔

٩٨ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ أَخِي ابْنِ شِهَابٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ أُمَّتِي مُعَافًى إِلَّا الْمُجَاهِرِينَ وَإِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ أَنْ يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ ثُمَّ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب کے بھتیجے (محمد بن عبداللہ) سے انہوں نے اپنے چچا (محمد بن مسلم زہری سے) انہوں نے سنا سالم بن عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے میری امت کے سب لوگوں کو اللہ بخش دے گا مگر جو لوگ کھلم کھلا گناہ کریں (وہ نہیں بخشے جائیں گے) اور ڈھیٹ پنا ہے کہ آدمی رات کو ایک (برا) کام کرے اللہ نے اس کو

يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُولُ يَا فُلَانُ، عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ۔

چھپائے رکھا ہو لیکن وہ صبح کو ایک ایک سے کہتا پھرے یار و میں نے گزشتہ رات کو یہ کیا یہ کیا حالانکہ اللہ تعالٰے نے رات بھر اس کے عیب کو چھپائے رکھا مگر وہ صبح کو اللہ کا پردہ کھولنے لگا [1]

[1] مثل مشہور ہے ایک تو چوری اوپر سے سرزوری اگر آدمی سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کو چھپائے رکھے شرمندہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرے نہ یہ کہ ایک ایک سے کہتا پھرے کہ میں نے فلانا گناہ کیا یہ بے حیائی اور بے باکی ہے۔ ۱۲ منہ :۔

---

۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مُحْرِزٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي النَّجْوَى قَالَ يَدْنُو أَحَدُكُمْ مِنْ رَبِّهِ حَتَّى يَضَعَ كَنَفَهُ عَلَيْهِ فَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ وَيَقُولُ عَمِلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَرِّرُهُ ثُمَّ يَقُولُ إِنِّي سَتَرْتُ عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا فَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے صفوان بن محرز سے کہ ایک شخص [1] نے ابن عمرؓ سے پوچھا تم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کانا پھوسی کے باب میں کیا سنا ہے (یعنی سرگوشی کے باب میں) انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ (قیامت کے دن تم مسلمانوں) میں سے ایک شخص (جو گنہگار ہوگا) اپنے پروردگار سے نزدیک ہو جائے گا۔ پروردگار اپنا بازو اس پر رکھ دے گا۔ اور فرمائے گا تو نے (فلاں دن دنیا میں) یہ یہ (برے) کام کئے تھے وہ عرض کرے گا بیشک پھر فرمائے گا تو نے (فلاں فلاں دن) یہ یہ (برے کام کئے تھے وہ عرض کرے گا بیشک (پروردگار مجھ سے خطائیں ہوئی ہیں پر تو غفور الرحیم ہے) غرض سارے گناہوں کا) اس سے (پہلے) اقرار کرالے گا۔ پھر فرمائے گا دیکھ میں نے دنیا میں تیرے گناہ چھپائے رکھے [2] تو آج میں ان گناہوں کو بخش دیتا ہوں [3]

[1] حافظ نے کہا اس شخص کا نام مجھ کو معلوم نہیں ۱۲ منہ :۔

[2] تجھ کو لوگوں میں رسوا نہیں کیا ۱۲ منہ :۔

[3] سبحان اللہ کیا عنایت اور کرم ہے ۱۲ منہ

## بَابُ الْكِبْرِ وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ثَانِيَ عِطْفِهِ: مُسْتَكْبِرًا فِي نَفْسِهِ، عِطْفُهُ: رَقَبَتُهُ۔

باب غرور اور گھمنڈ کی برائی مجاہد نے کہا یہ جو (سورہ حج میں) ہے ثَانِيَ عِطْفِهِ اس سے مغرور مراد ہے عطف کے معنے گردن (یعنی گھمنڈ سے گردن موڑنے والا)

۱۰۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مَعْبَدُ بْنُ خَالِدٍ الْقَيْسِيُّ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَاعِفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ؟ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَتِ الْأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم کو معبد بن خالد قیسی نے انہوں نے حارثہ بن وہب خزاعی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں تم سے بہشتی لوگوں کو بیان کروں، بہشتی وہ لوگ ہیں جو (دنیا میں) کمزور ناتوان (یا گم نام) ہیں اگر اللہ کے بھروسے پر کسی بات کی قسم کھا بیٹھیں تو اللہ (کو ان کی اتنی خاطر ہے کہ) ان کی قسم سچی کر دے اور میں تم کو دوزخی لوگ بتلاؤں ہر ایک اکھڑ بدخلق مغرور اور محمد بن عیسیٰ[1] نے کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا کہا ہم کو حمید طویل نے خبر دی کہا ہم سے انس بن مالک نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کے خلق کا یہ حال تھا کہ آپ) کا ایک لونڈی مدینہ کی لونڈیوں میں سے ہاتھ پکڑ لیتی اور جہاں چاہتی آپ کو لے جاتی[2]۔

[1] حافظ نے کہا یہ امام بخاری کے زمانہ میں تھے اور شاید امام بخاری نے ان سے یہ حدیث بطور مذاکرہ سنی ہوگی۔

[2] آپ اس کے ساتھ چلے جاتے انکار نہ کرتے یہ اخلاق نبوت کی دلیل ہیں۔ ۱۲ منہ

---

## بَابُ الْهِجْرَةِ وَقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

باب ترک ملاقات کرنے کا بیان اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا (یہ حدیث اوپر بھی گزر چکی ہے) کسی آدمی کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کو تین رات سے زیادہ چھوڑ دے[1]

[1] اس کی ترک ملاقات کرے یعنی دنیاوی جھگڑوں کی وجہ سے لیکن فساق اور فجار اور اہل بدعت سے ترک ملاقات کرنا جب تک وہ توبہ نہ کریں درست ہے مولانا عبدالجبار صاحب مہاجر مکہ جو بڑے محدث تھے ان کے پاس جمال الدین خاں مدار المہام

ریاست بھوپال تشریف لے گئے مولانا اوپر بنگلہ پر تھے مدار المہام نے نیچے سے اطلاع کروائی کہ مولانا سے عرض کرو جمال الدین آپ کی ملاقات کے لیے حاضر ہوا ہے یہ جمال الدین بڑے دیندار موحد اور متبع سنت شخص تھے پر انہوں نے نواب سکندر بیگم والیہ بھوپال سے نکاح ثانی کر لیا تھا اور چونکہ بیگم موصوفہ والیہ ریاست تھیں اس لیے حسب قاعدہ شرع جمال الدین صاحب کی اطاعت میں نہیں رہتی تھیں۔ نہ شرعی پردہ کرتی تھیں۔ مولانا نے یہ خبر سن لی تھی تو جیسے ہی جمال الدین صاحب کی آنے کی خبر ان کو دی گئی مولانا نے فرمایا میں اس بدعتی سے نہیں ملتا جمال الدین صاحب نے نیچے سے مولانا کا یہ ارشاد سن لیا اور اسی وقت رونے لگے باآواز بلند عرض کیا میں نے توبہ کی اور سکندر بیگم کو طلاق دیا بس یہ سنتے ہی مولانا صاحب اٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا میرے بھائی جمال الدین کو جلدی بلاؤ میں اس سے ملنے کا مشتاق ہوں حضرت شیخ المشائخ نظام الدین اولیاء مولانا ضیاء الدین سنامی کی عیادت کیلئے تشریف لے گئے جو سخت بیمار تھے اور اطلاع کروائی مولانا نے فرمایا میں بدعتی فقیروں سے نہیں ملتا چونکہ سلطان المشائخ کبھی کبھی سماع میں شریک رہتے مولانا اس کو بدعت اور ناجائز جانتے تھے حضرت سلطان المشائخ نے کہا مولانا سے عرض کرو میں نے سماع سے توبہ کی یہ سنتے ہی مولانا نے فرمایا ارے میرے سر کا عمامہ اتار کر بچھا دو اور حضرت سلطان المشائخ سے کہو اس پہ پاؤں رکھتے ہوئے تشریف لائیں۔ ۱۲ منہ۔

١٠١- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ هُوَ ابْنُ الْحَارِثِ وَهُوَ ابْنُ أَخِي عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأُمِّهَا أَنَّ عَائِشَةَ حُدِّثَتْ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ فِي بَيْعٍ أَوْ عَطَاءٍ أَعْطَتْهُ عَائِشَةُ: وَاللهِ لَتَنْتَهِيَنَّ عَائِشَةُ أَوْ لَأَحْجُرَنَّ عَلَيْهَا، فَقَالَتْ: أَهُوَ قَالَ هٰذَا؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَتْ هُوَ لِلّٰهِ عَلَيَّ نَذْرٌ أَنْ لَا أُكَلِّمَ ابْنَ الزُّبَيْرِ أَبَدًا فَاسْتَشْفَعَ ابْنُ الزُّبَيْرِ إِلَيْهَا حِينَ طَالَتِ الْهِجْرَةُ، فَقَالَتْ: لَا وَاللهِ لَا أُشَفِّعُ فِيهِ أَبَدًا وَلَا أَتَحَنَّثُ إِلَى نَذْرِي، فَلَمَّا طَالَ ذٰلِكَ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ كَلَّمَ الْمِسْوَرَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عوف بن مالک بن طفیل بن حارث نے وہ حضرت عائشہؓ کے مادری بھتیجے تھے انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے کوئی چیز بیچی یا خیرات کی تو عبداللہ بن زبیر (جو ان کے بھانجے تھے) کہنے لگے حضرت عائشہؓ کو ایسے معاملوں سے باز رہنا چاہیے نہیں تو پروردگار کی قسم میں ان پر حجر کر دوں گا۔ حضرت عائشہؓ نے لوگوں سے پوچھا کیا عبداللہ بن زبیر نے ایسا کہا (کہ میں حجر کر دوں گا؟) انہوں نے کہا بیشک کہا۔ تب حضرت عائشہؓ کہنے لگیں میں بھی اللہ کی یہ نذر کرتی ہوں کہ (اب ساری عمر) کبھی عبداللہ بن زبیر سے بات نہ کروں گی خیر ایک مدت اسی طرح گزری (حضرت عائشہؓ نے ان سے ترک کلام وسلام کیا) اس کے بعد عبداللہ بن زبیر لوگوں سے سفارش کرانے لگے (کہ حضرت عائشہؓ کو منا دیں) انہوں نے کہا پروردگار کی قسم میں تو اس مقدمہ میں کبھی سفارش نہیں سننے کی اور نہ اپنی نذر

ابْنَ مَخْرَمَةَ وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الأَسْوَدِ
ابْنِ عَبْدِ يَغُوثَ وَهُمَا مِنْ بَنِي زُهْرَةَ،
وَقَالَ لَهُمَا أَنْشُدُكُمَا بِاللَّهِ لَمَّا أَدْخَلْتُمَانِي
عَلَى عَائِشَةَ فَإِنَّهَا لاَ يَحِلُّ لَهَا أَنْ تَنْذِرَ
قَطِيعَتِي فَأَقْبَلَ بِهِ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ
الرَّحْمَنِ مُشْتَمِلَيْنِ بِأَرْدِيَتِهِمَا، حَتَّى
اسْتَأْذَنَا عَلَى عَائِشَةَ، فَقَالاَ: السَّلاَمُ
عَلَيْكِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، أَنَدْخُلُ
قَالَتْ عَائِشَةُ: ادْخُلُوا قَالُوا: كُلُّنَا؟
قَالَتْ: نَعَمْ، ادْخُلُوا كُلُّكُمْ، وَلاَ تَعْلَمُ
أَنَّ مَعَهُمَا ابْنَ الزُّبَيْرِ، فَلَمَّا دَخَلُوا،
دَخَلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ الْحِجَابَ، فَاعْتَنَقَ
عَائِشَةَ، وَطَفِقَ يُنَاشِدُهَا وَيَبْكِي وَ
طَفِقَ الْمِسْوَرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ يُنَاشِدَانِهَا
إِلاَّ مَا كَلَّمَتْهُ وَقَبِلَتْ مِنْهُ وَيَقُولاَنِ
إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى
عَمَّا قَدْ عَلِمْتِ مِنَ الْهِجْرَةِ فَإِنَّهُ لاَ
يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ
ثَلاَثِ لَيَالٍ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا عَلَى عَائِشَةَ
مِنَ التَّذْكِرَةِ وَالتَّحْرِيجِ طَفِقَتْ
تُذَكِّرُهُمَا وَتَبْكِي وَتَقُولُ إِنِّي نَذَرْتُ
وَالنَّذْرُ شَدِيدٌ، فَلَمْ يَزَالاَ بِهَا حَتَّى
كَلَّمَتِ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَأَعْتَقَتْ فِي
نَذْرِهَا ذَلِكَ أَرْبَعِينَ رَقَبَةً وَكَانَتْ
تَذْكُرُ نَذْرَهَا بَعْدَ ذَلِكَ فَتَبْكِي حَتَّى
تَبُلَّ دُمُوعُهَا خِمَارَهَا۔

توڑوں گی خیر پھر ایک مدت یوں ہی گزری اس کے بعد عبداللہ بن زبیر نے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن اسود بن عبدلیغوث سے جو بنی زہرہ قبیلے کے (اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ننھیال والوں میں) تھے یہ کہا میں تم کو خدا کی قسم دیتا ہوں تم جس طرح ہو سکے مجھ کو (ایک بار) حضرت عائشہؓ کے پاس پہنچا دو میرا اُن کا سامنا کرا دو حضرت عائشہؓ کو ناطا توڑنے کی نذر کرنا درست بھی نہیں (کیونکہ معصیت کی نذر ہے) مسور و عبدالرحمن نے کیا کیا اپنی اپنی چادریں لپیٹے ہوئے (عبداللہ بن زبیر کو بھی ساتھ لے کر) حضرت عائشہؓ کے گھر پر پہنچے اور اندر آنے کی اجازت مانگی۔ کہنے لگے السلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، کیا ہم (اندر) آئیں انہوں نے کہا آؤ مسور اور عبدالرحمن نے کہا ہم سب آئیں انہوں نے کہا ہاں ہاں سب آؤ ان کو یہ خبر نہ تھی کہ عبداللہ بن زبیرؓ بھی ان کے ساتھ ہیں خیر جب یہ لوگ اندر پہنچے تو عبداللہ بن زبیرؓ پردے کے اندر چلے گئے (حضرت عائشہؓ ان کی خالہ تھیں) اور اندر جا کر حضرت عائشہؓ کے گلے لگ گئے اور ان کو قسمیں دینے اور رونے لگے۔ ادھر مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن (پردے کے باہر سے) حضرت عائشہؓ کو قسم دینے لگے اب آپ عبداللہ سے بات کیجئے اس کا عذر قبول فرمائیے اور آپ تو جانتی ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ کوئی مسلمان اپنے بھائی مسلمان سے تین رات سے زیادہ ترک ملاقات نہ کرے خیر جب ان لوگوں نے بہت مبالغہ کیا اور حضرت عائشہؓ کا ناطا ملانے کی حدیثیں اور ناطا توڑنے کی برائیاں یاد دلائیں وہ بھی ان کو یہ حدیثیں یاد دلانے اور رونے لگیں کہنے لگیں میں نذر کو کیا کروں نذر کا توڑنا مشکل ہے لیکن

مسور اور عبدالرحمن نے کسی طرح حضرت عائشہؓ کو نہ چھوڑا آخر انہوں نے عبداللہ سے بات کی اور نذر کے کفارے میں چالیس بردے آزاد کئے اس پر بھی حضرت عائشہؓ جب اپنی یہ نذر یاد کرتیں تو رو دیتیں اتنا روتیں کہ آنسو سے ان کی اوڑھنی تر ہو جاتی۔

۱؎ حجر کے معنے اوپر گزر چکے ہیں یعنی حاکم کسی شخص کو کم عقل یا ناقابل سمجھ کر یہ حکم دے دے کہ اس کا کوئی تصرف بیع ہبہ وغیرہ نافذ نہ ہوگا۔ ۱۲ منہ۔

۲؎ اس حدیث سے یہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بیاں غیر محرم مردوں سے بات کرتی تھیں اور پردے میں رہ کر ان کو گھر میں بلاتی تھیں خود قرآن شریف میں ہے واذا سالتموھن متاعاً فاسالوھن من وراء حجاب۔ ۱۲ منہ۔

---

۱۰۲- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَحَاسَدُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک دوسرے سے نہ بغض رکھو نہ حسد نہ ترک ملاقات کرو بلکہ اللہ کے بندے سب بھائی بھائی کی طرح بسر کرو (دنیا چند روزہ ہے) کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ خفا رہے اس کو چھوڑ دے۔

۱۰۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے ابو ایوب انصاری سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ تین راتوں سے زیادہ اپنے بھائی مسلمان کو چھوڑے (اس سے خفا ہے) دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر منہ پھیر لیں اور ان دونوں میں سے اچھا وہ ہے جو سلام (اور ملاقات) کی ابتدا کرے۔

بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْهِجْرَانِ لِمَنْ عَصَى، وَقَالَ كَعْبٌ حِينَ تَخَلَّفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا وَذَكَرَ خَمْسِينَ لَيْلَةً۔

باب اگر کوئی شخص گناہ کا مرتکب ہو تو اس کی ملاقات چھوڑ دینا جائز ہے۔ اور کعب بن مالک نے کہا (وہ قصہ بیان کیا) جب وہ غزوہ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں گئے تھے آپ نے مسلمانوں کو منع کر دیا کوئی ہم سے بات نہ کرے پچاس راتیں اسی حال میں گذریں [1]

[1] یہ قصہ موصولاً اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ۔

---

۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ غَضَبَكِ وَرِضَاكِ، قَالَتْ: قُلْتُ: وَكَيْفَ تَعْرِفُ ذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: إِنَّكِ إِذَا كُنْتِ رَاضِيَةً قُلْتِ بَلَى وَرَبِّ مُحَمَّدٍ وَإِذَا كُنْتِ سَاخِطَةً قُلْتِ لَا وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلْ لَسْتُ أُهَاجِرُ إِلَّا اسْمَكَ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہؓ میں تیرا غصہ پہچانتا ہوں اور تیری خوشی بھی پہچانتا ہوں میں نے کہا آپ کیوں کر پہچان لیتے ہیں آپ نے فرمایا جب تو خوش ہوتی ہے تو یوں کہتی ہے محمدؐ کے پروردگار کی قسم (میرا نام لیتی ہے) اور جب ناخوش ہوتی ہے تو یوں کہتی ہے ابراہیمؑ کے پروردگار کی قسم میں نے کہا جی ہاں (آپ کا فرمانا بالکل صحیح ہے) میں صرف آپ کا نام لینا چھوڑ دیتی ہوں [1]

[1] باقی دل سے آپ کی محبت تھوڑے جاتی ہے۔ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے اس کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے۔ بعضوں نے کہا جب حدیث سے بے گناہ خفا رہنا جائز ہے تو گناہ کی وجہ سے خفا رہنا بطریق اولیٰ جائز ہوگا واللہ اعلم

---

بَابٌ۔ هَلْ يَزُورُ صَاحِبَهُ كُلَّ يَوْمٍ أَوْ بُكْرَةً وَعَشِيًّا۔

باب کیا آدمی اپنے دوست سے ہر روز (ایک بار) یا دو بار صبح اور شام مل سکتا ہے۔

۱۰۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: لَمْ أَعْقِلْ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے بیان کیا۔ ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت بی بی عائشہ صدیقہ نے کہا میں نے تو جب سے اپنے ماں باپ کو پہچانا

أَبَوَيَّ إِلَّا وَهُمَا يَدِينَانِ الدِّينَ وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْهِمَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرَفَيِ النَّهَارِ بُكْرَةً وَعَشِيَّةً، فَبَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ قَالَ قَائِلٌ هَذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ يَأْتِينَا فِيهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا جَاءَ بِهِ هَذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا أَمْرٌ، قَالَ: إِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي بِالْخُرُوجِ

(اتنی سمجھ آئی) ان کو اسلام ہی کے دین پر پایا اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح اور شام دو وقت ہمارے پاس تشریف نہ لاتے ہوں. ایک دن ہم اپنے والد ابوبکرؓ کے گھر میں بیٹھے تھے اس وقت ٹھیک دوپہر کا وقت تھا اتنے میں ایک شخص کہنے لگا دیکھو یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن پہنچے[1] آپ کے آنے کا یہ معمول وقت نہ تھا ابوبکرؓ کہنے لگے اس وقت جو (خلاف معمول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں تو ضرور کوئی نیا واقعہ ہوا ہے. خیر آپؐ نے فرمایا مجھ کو مکہ سے نکلنے کی اجازت مل گئی۔

[1] آپ تشریف لائے اور ابوبکرؓ سے ۱۲ منہ۔

---

بَابُ الزِّيَارَةِ، وَمَنْ زَارَ قَوْمًا فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ، وَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فِي عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكَلَ عِنْدَهُ۔

باب کوئی شخص ملاقات کو جائے اور جہاں جائے کھانا بھی کھائے اور سلمان فارسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوالدرداء (صحابی) کی ملاقات کو گئے وہاں کھانا بھی کھایا[1]

[1] یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

---

۱۰۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَارَ أَهْلَ بَيْتٍ فِي الْأَنْصَارِ فَطَعِمَ عِنْدَهُمْ طَعَامًا، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَمَرَ بِمَكَانٍ مِنَ الْبَيْتِ فَنُضِحَ لَهُ عَلَى بِسَاطٍ فَصَلَّى عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُمْ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالوہاب ثقفی نے خبر دی انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے انس بن سیرین سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے ایک گھر والوں کے پاس تشریف لے گئے وہاں کھانا بھی کھایا جب چلنے لگے تو آپ نے حکم دیا اس گھر میں ایک جگہ بچھونے[1] پر پانی چھڑکا گیا آپ نے وہاں نماز پڑھی اور ان گھر والوں کے لئے دعا کی۔

[1] جو پرانے بوریا کا تھا۔ ۱۲ منہ۔

## بَابُ مَنْ تَجَمَّلَ لِلْوُفُودِ۔

باب جب دوسرے ملک کے لوگ ملاقات کو آئیں تو ان کے لئے اپنے تئیں آراستہ کرنا[1]

[1] عمدہ کپڑے پہننا۔ ۱۲ منہ،

---

۱۰۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: قَالَ لِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، مَا الإِسْتَبْرَقُ؟ قُلْتُ: مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ، قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ يَقُولُ: رَأَى عُمَرُ عَلَى رَجُلٍ حُلَّةً مِنْ إِسْتَبْرَقٍ، فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ اشْتَرِ هٰذِهِ فَالْبَسْهَا لِوَفْدِ النَّاسِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ، فَقَالَ: إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ، فَمَضَى فِي ذٰلِكَ مَا مَضَى، ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَيْهِ بِحُلَّةٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ بَعَثْتَ إِلَيَّ بِهٰذِهِ وَقَدْ قُلْتَ فِي مِثْلِهَا مَا قُلْتَ، قَالَ إِنَّمَا بَعَثْتُ إِلَيْكَ لِتُصِيبَ بِهَا مَالًا فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ الْعَلَمَ فِي الثَّوْبِ لِهٰذَا الْحَدِيثِ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالصمد بن عبدالوارث نے کہا مجھ سے والد نے کہا مجھ سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے کہا مجھ سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے پوچھا استبرق کونسا کپڑا ہے میں نے کہا سنگین عمدہ ریشمی کپڑا انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عمرؓ نے ایک شخص (عطارد) کے پاس ایک ریشمی جوڑا دیکھا وہ اُس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ یہ آپ مول لے لیجئے اور جس دن باہر کے لوگ آپ پاس آتے ہیں اس دن پہنا کیجے[1] آپ نے فرمایا خالص ریشمی کپڑا تو وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ نصیب نہ ہوگا خیر اس بات کو ایک مدت گزر گئی پھر ایسا ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی قسم کا ایک ریشمی جوڑا حضرت عمرؓ کو (تحفۃً) بھیجا وہ اس جوڑے کو لے کر آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے یہ جوڑا مجھ کو بھیجا ہے اور پہلے آپ اسی قسم کے جوڑے میں ایسا فرما چکے ہیں (کہ اس کو وہ پہنے گا جس کو آخرت میں کچھ نصیب نہ ہوگا) آپ نے فرمایا میں نے تجھ کو (اس لئے نہیں بھیجا ہے کہ تو خود اس کو پہنے بلکہ) اس لئے بھیجا ہے کہ اس کے کوڑے کرے[2] ابن عمر اسی حدیث کی رو سے ریشمی بیل بوٹا بھی کپڑے میں برا مانتے تھے

[1] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے۔ ۱۲ منہ

[2] بیچ کر اس کی قیمت اپنے کام میں لائے۔ ۱۲ منہ

بَابُ الْإِخَاءِ وَالْحِلْفِ، وَقَالَ أَبُو جُحَيْفَةَ: آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ۔

باب کسی سے بھائی چارہ اور دوستی کا قول قرار کرنا اور ابو جحیفہ (وہب بن عبداللہ) نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان اور ابوالدرداء کو بھائی بھائی بنا دیا تھا۔ اور عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا جب ہم مدینہ میں (ہجرت کرکے) آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو سعد بن ربیع انصاری کا بھائی بنا دیا۔ (یہ حدیث بھی اوپر گذر چکی ہے۔

۱۰۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَآخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے حمید طویل سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا جب عبدالرحمٰن ابن عوف (مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ میں) ہم لوگوں پاس آئے تو آپ نے ان میں اور سعد بن ربیع انصاری میں بھائی چارہ کرا دیا (پھر عبدالرحمٰن نے شادی کی) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان سے) فرمایا ولیمہ تو کر ایک بکری کا سہی۔

۱۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا: حَدَّثَنَا عَاصِمٌ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَبَلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا حِلْفَ فِي الْإِسْلَامِ، فَقَالَ قَدْ حَالَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي۔

ہم سے محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن زکریا نے کہا ہم سے عاصم بن سلیمان احول نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے کہا کیا تم کو یہ حدیث پہنچی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام میں حلف نہیں ہے (یعنی قول اقرار کرکے ایک قوم میں شریک ہو جانا جیسے جاہلیت میں دستور تھا۔) انہوں نے کہا (واہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خود قریش اور انصار کے لوگوں میں حلف کرائے خاص میرے گھر میں۔

بَابُ التَّبَسُّمِ وَالضَّحِكِ وَقَالَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا السَّلَامُ أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكْتُ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: إِنَّ اللهَ هُوَ أَضْحَكَ وَأَبْكَى۔

باب مسکرانا اور ہنسنا اور جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے ایک بات مجھ سے فرمائی تو میں ہنس دی (یہ حدیث موصولاً اوپر گذر چکی ہے) ابن عباسؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے (سورہ نجم میں فرمایا ہے وہی خدا

ہنساتا ہے اور وہی رلاتا ہے۔

۱۱۰۔ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَبَتَّ طَلَاقَهَا فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ، فَجَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَتَزَوَّجَهَا بَعْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الزَّبِيرِ وَإِنَّهُ وَاللهِ مَا مَعَهُ يَا رَسُولَ اللهِ إِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ لِهُدْبَةٍ أَخَذَتْهَا مِنْ جِلْبَابِهَا قَالَ: وَأَبُو بَكْرٍ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ جَالِسٌ بِبَابِ الْحُجْرَةِ لِيُؤْذَنَ لَهُ فَطَفِقَ خَالِدٌ يُنَادِي أَبَا بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ أَلَا تَزْجُرُ هٰذِهِ عَمَّا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَمَا يَزِيدُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى التَّبَسُّمِ، ثُمَّ قَالَ: لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ، لَا، حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ۔

لے جب اُس عورت نے یہ باتیں کیں تو۔

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ رفاعہ قرظی نے اپنی جورو کو تین طلاق دیدیے پھر عبدالرحمٰن بن زبیر نے اُن سے نکاح کر لیا اب وہ عورت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی کہنے لگی میں رفاعہ کے نکاح میں تھی لیکن اُس نے آخری طلاق یعنی تیسرا طلاق بھی مجھ کو دیدیا میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر سے نکاح کیا مگر خدا کی قسم یا رسول اللہ اس کے پاس تو کپڑے کا کنارہ ہے اُس نے اپنی اوڑھنی کا کنارہ (سرا) دکھلایا (جو بالکل نرم ہوتا ہے) اُس وقت ابوبکر صدیق آپ کے پاس بیٹھے تھے اور سعید بن عاص کے بیٹے خالد آپ کے دروازے پر کھڑے اندر آنے کی اجازت مانگ رہے تھے وہ دروازے ہی پر سے ابوبکرؓ کو پکارنے لگے کہنے لگے ابوبکرؓ تم اس عورت کو ڈانٹتے نہیں کیسی (بے شرمی کی) باتیں پکار پکار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کر رہی ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانے کے سوا اور کچھ نہیں کیا (نہ اُس عورت کو ڈانٹا نہ خفا ہوئے) پھر آپ نے فرمایا معلوم ہوا شاید یہ چاہتی ہے کہ پھر رفاعہ کے پاس چلی جائے یہ اُسوقت تک نہیں ہوسکتا جب تک تو عبدالرحمٰن سے مزا نہ اٹھائے اور وہ تجھ سے (یعنی دخول نہ ہو)

۱۱۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالحمید بن عبدالرحمٰن بن زید

زَيْدُ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَسْأَلْنَهُ وَيَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْحَكُ، فَقَالَ: أَضْحَكَ اللَّهُ سِنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، فَقَالَ: عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلاَءِ اللاَّتِي كُنَّ عِنْدِي لَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَكَ تَبَادَرْنَ الْحِجَابَ، فَقَالَ: أَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْهِنَّ فَقَالَ: يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ أَتَهَبْنَنِي وَلَمْ تَهَبْنَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقُلْنَ: إِنَّكَ أَفَظُّ وَأَغْلَظُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيهٍ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَكَ الشَّيْطَانُ سَالِكًا فَجًّا إِلاَّ سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ.

بن خطاب سے انہوں نے محمد بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کئی بیبیاں جو قریش قبیلہ کی تھیں آپ کے پاس بیٹھی تھیں (آپ پر خرچ دینے کے لئے تقاضا کر رہی تھیں) پکار کر بلند آواز سے باتیں کر رہی تھیں اتنے میں حضرت عمرؓ نے اندر آنے کی اجازت مانگی ان کی آواز سنتے ہی سب پردے میں لپک کر (چھپ) گئیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اجازت دی وہ اندر آئے آپ ہنس رہے تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ آپ کو ہمیشہ ہنستا (خوش و خرم) رکھے میرے ماں باپ آپ پر صدقے (آپ ہنستے کیوں) فرمایا مجھ کو یہ تعجب آیا کہ یہ عورتیں جو ابھی میرے پاس بیٹھی (تقاضا کر رہی) تھیں تمہاری آواز سنتے ہی پردے میں ہو رہیں۔ حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ ان کو تو آپ سے زیادہ ڈرنا چاہیے پھر ان بیبیوں کی طرف مخاطب ہوئے کہنے لگے اری اپنی جانوں کی دشمنو تم مجھ سے ڈرتی ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ڈرتیں (حالانکہ آپ کے سامنے میری کیا حقیقت ہے) ان بی بیوں نے کہا بے شک ہم تم سے ڈرتی ہیں (تم اجڈ اور اکھڑ آدمی ہو کہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کہاں تم (آپ نرم دل اور رحم مزاج ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرؓ پھر کچھ قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر شیطان رستہ چلتے تم کو ملے تو (ڈر کے مارے) وہ رستہ چھوڑ کر دوسرے رستے چلا جائے گا[1]

[1] سبحان اللہ اس حدیث سے حضرت عمرؓ کی بڑی فضیلت نکلی کہ شیطان ان سے ڈرتا ہے دوسری حدیث میں ہے کہ شیطان عمر کے سایہ سے بھاگتا ہے اب یہ اشکال نہ ہوگا کہ حضرت عمرؓ کی فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نکلتی ہے کیوں کہ یہ ایک خاص معاملہ ہے چور ڈاکو جتنا کوتوال سے ڈرتے ہیں اتنا بادشاہ سے نہیں ڈرتے ۱۲ منہ۔

۱۱۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَمَّا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّائِفِ قَالَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَبْرَحُ أَوْ نَفْتَحَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَاغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ قَالَ: فَغَدَوْا فَقَاتَلُوهُمْ قِتَالًا شَدِيدًا وَكَثُرَ فِيهِمُ الْجِرَاحَاتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ، قَالَ: فَسَكَتُوا، فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ الْحُمَيْدِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بِالْخَبَرِ كُلِّهِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابو العباس (سائب) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فتح مکہ کے بعد) جب طائف میں تھے تو فرمانے لگے کل انشاء اللہ ہم یہاں سے لوٹ جائیں گے آپؐ کے صحابہ میں سے چند لوگوں[1] نے عرض کیا ہم تو طائف کو چھوڑنے والے نہیں جب تک اس کو فتح نہ کرلیں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تو (کل) صبح لڑائی شروع کرو صبح کو لوگ لڑائی پر گئے اور خوب لڑے بہت زخمی ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل انشاء اللہ ہم یہاں سے لوٹ جائیں گے یہ سن کر لوگ خاموش رہے (اب کے یہ نہیں کہا کہ ہم بن فتح کئے جائیں گے نہیں) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے[2] حمیدی نے کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے یہ حدیث پوری بیان کی[3]

[1] ان کے نام معلوم نہیں ہوئے [2] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے۔ ۱۲ منہ
[3] طول کے ساتھ جو غزوہ طائف میں مذکور ہو چکی ہے۔ ۱۲ منہ

۱۱۳- حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ، وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، فَقَالَ: أَعْتِقْ رَقَبَةً، قَالَ: لَيْسَ لِي، قَالَ: فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا، قَالَ: لَا أَجِدُ، فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے کہا کہ ابوہریرہؓ نے کہا ایک[1] شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ میں تباہ ہو گیا، میں نے رمضان میں (دن کو روزے میں) اپنی بی بی سے صحبت کی آپؐ نے فرمایا ایک بردہ آزاد کر دے کہنے لگا مجھ کو اتنا مقدور نہیں آپؐ نے فرمایا اچھا دو مہینے لگاتار روزے رکھ کہنے لگا یہ تو مجھ سے نہیں ہو سکتا آپؐ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا کہنے لگا اس کا بھی مقدور نہیں پھر ایک کھجور کا تھیلہ

العَرَقُ: المِكْتَلُ، فَقَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ تَصَدَّقْ بِهَا، قَالَ: عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي؟ وَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنَّا فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، قَالَ: فَأَنْتُمْ إِذًا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے پوچھا وہ شخص کدھر گیا جس نے روزہ توڑ ڈالا (کہنے لگا حاضر ہوں) فرمایا لے یہ کھجور فقیروں میں بانٹ دے کہنے لگا مجھ سے زیادہ کوئی فقیر ہو تو اس کو بانٹوں خدا کی قسم مدینہ کے دونوں کناروں میں مجھ سے بڑھ کر کوئی محتاج نہیں یہ سن کر آپ اتنا ہنسے کہ آپ کے اخیر کے دانت کھل گئے فرمایا پھر تو تم (میاں بی بی) ہی اس کو کھا لو[۲]

[۱] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ،
[۲] یہ حدیث کتاب الصوم میں گزر چکی ہے۔ ۱۲ منہ۔

---

۱۱۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الحَاشِيَةِ، فَأَدْرَكَهُ أَعْرَابِيٌّ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ جَبْذَةً شَدِيدَةً، قَالَ أَنَسٌ: فَنَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ عَاتِقِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَثَّرَتْ بِهَا حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ مِنْ شِدَّةِ جَبْذَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ مُرْ لِي مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي عِنْدَكَ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ لَهُ بِعَطَاءٍ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے اسحاق ابن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (رستے میں) جا رہا تھا آپ نجران کی چادر اوڑھے ہوئے تھے (جو یمن کا ایک شہر ہے) اس چادر کا حاشیہ موٹا تھا۔ (کھرکھرا) اتنے میں ایک گنوار نے آپ کو پکڑ لیا اور چادر کو زور سے گھسیٹا انس کہتے ہیں میں نے آپ کے مونڈھے کو دیکھا اس پر چادر کھینچنے سے نشان پڑ گیا اس زور سے گھسیٹا اس کے بعد کہنے لگا محمد اللہ کا مال جو تمہارے پاس ہے اس میں سے کچھ مجھ کو دلواؤ آپ اس کی طرف دیکھ کر ہنس دیئے اور اس کو کچھ دلوا دیا[۱]

[۱] سبحان اللہ قربان اس خلق کے کیا کوئی دنیا کا بادشاہ ایسا کر سکتا ہے یہ حدیث صاف آپ کی نبوت کی دلیل ہے ۱۲ منہ

---

۱۱۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ قَيْسٍ، عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: مَا حَجَبَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ أَسْلَمْتُ، وَلَا رَآنِي إِلَّا تَبَسَّمَ

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن ادریس نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا جب سے میں مسلمان ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو

فِي وَجْهِي، وَلَقَدْ شَكَوْتُ إِلَيْهِ إِنِّي لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ بِيَدِهِ فِي صَدْرِي وَ قَالَ: اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا۔

(اپنے پاس آنے سے) کبھی نہیں روکا اور جب آپ نے مجھ کو دیکھا تو مسکرا کر (خندہ پیشانی) اور میں نے یہ عرض کیا یا رسول اللہ گھوڑے پر میری ران پٹری نہیں جمتی آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور دعا فرمائی یا اللہ اس کی ران پٹری جما دے اور اس کو راہ دکھلانے والا راہ پایا ہوا کر دے۔

۱؎ جب آپ نے مجھ کو بت خانہ توڑنے کے لیے بھیجا۔ ۱۲ منہ

---

۱۱۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ هِشَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ قَالَ: نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ. فَضَحِكَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أَتَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَبِمَ شَبَهُ الْوَلَدِ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب بنت ام سلمہ سے انہوں نے ام المومنین ام سلمہ سے انہوں نے کہا ام سلیم (انس کی والدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے لگیں یا رسول اللہ اللہ حق بات کہنے میں شرم نہیں کرتا اگر عورت کو مرد کی طرح احتلام ہو (خواب پڑے) تو کیا اس پر بھی غسل واجب ہے، آپ نے فرمایا بے شک جب پانی دیکھے (یعنی تری کپڑے پر) یہ سن کر ام سلمہ ہنس دیں کہنے لگیں کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت کی منی نہیں نکلتی تو پھر بچہ کی صورت ماں سے کیوں ملتی ہے۱؎

۱؎ جب منی نکلی تو احتلام سے کونسا امر مانع ہے۔ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ ام سلمہ ہنسیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو منع نہیں فرمایا۔

---

۱۱۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنَا عَمْرٌو أَنَّ أَبَا النَّضْرِ حَدَّثَهُ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَجْمِعًا قَطُّ ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِنَّمَا كَانَ يَتَبَسَّمُ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان کو ابو النضر (سالم بن ابی امیہ) نے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی پورا ہنستے نہیں دیکھا۔ (قاہ قاہ کرکے) کہ میں آپ کا کوا (تالو) دیکھتی بلکہ آپ کا ہنسنا مسکرانا تھا۔

۱۱۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ

ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے دوسری سند

مالِکٍ ح وقَالَ لِي خَلِيفَةُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَخْطُبُ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: قَحِطَ الْمَطَرُ فَاسْتَسْقِ رَبَّكَ، فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ وَمَا نَرَى مِنْ سَحَابٍ، فَاسْتَسْقَى فَنَشَأَ السَّحَابُ بَعْضُهُ إِلَى بَعْضٍ ثُمَّ مُطِرُوا حَتَّى سَالَتْ مَثَاعِبُ الْمَدِينَةِ، فَمَا زَالَتْ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ مَا تُقْلِعُ، ثُمَّ قَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ غَرِقْنَا فَادْعُ رَبَّكَ يَحْبِسْهَا عَنَّا فَضَحِكَ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَصَدَّعُ عَنِ الْمَدِينَةِ يَمِينًا وَشِمَالًا يُمْطَرُ مَا حَوَالَيْنَا وَلَا يُمْطِرُ مِنْهَا شَيْءٌ يُرِيهِمُ اللهُ كَرَامَةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِجَابَةَ دَعْوَتِهِ۔

امام بخاریؒ نے کہا مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے کہا ہم سے یزید بن زریع نے بیان کیا کہا ہم سے سعید نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ ایک شخص مدینہ میں جمعہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ خطبہ پڑھ رہے تھے اور کہنے لگا یارسول اللہ پانی کا قحط ہو گیا ہے آپ پانی کے لئے اللہ سے دُعا کیجئے آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اس وقت ہم کو آسمان پر (ذرا بھی) ابر نہیں نظر آتا تھا آپ نے پانی برسنے کی دُعا کی تو ابر کے ٹکڑے اٹھنے لگے ایک ٹکڑا دوسرے ٹکڑے کی طرف جانے لگا اور پانی برسنا شروع ہوا اتنا برسا کہ مدینہ کے سب نالے بہہ نکلے اور دوسرے جمعے تک برستا ہی رہا ابر کھلتا ہی نہ تھا پھر (دوسرے جمعہ میں) یہی شخص یا کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا کہنے لگا اس وقت آپ خطبہ پڑھ رہے تھے، یارسول اللہ ہم تو ڈوب گئے (اس قدر برسات ہو رہی ہے) دعا فرمایئے اللہ پانی کو روک دے (اب نہ برسے) یہ سن کر آپ ہنس دیئے[1] اور یوں دعا کی یا اللہ ہمارے گرد اگرد برسے ہم پر نہ برسے دو بار یا تین بار یہ دعا کی اس وقت مدینہ کے داہنے بائیں ابر پھٹنے لگا مدینہ کے اطراف میں تو بارش ہو رہی تھی اور مدینہ میں نہ تھی اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی کرامت اور دعا کی قبولیت بتلائی۔

[1] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ۔ وَمَا يُنْهَى عَنِ الْكَذِبِ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ براءت میں) فرمانا مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ رہو اس باب میں جھوٹ کی ممانعت کا بھی بیان ہے۔

۱۱۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ وَ إِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صِدِّيقًا، وَ إِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ وَ إِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا۔

بن مسعود سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سچائی آدمی کو نیکی کی طرف لے جاتی ہے اور نیکی بہشت کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتے بولتے اخیر میں صدیق کا مرتبہ حاصل کرتا ہے اور جھوٹ بدکاری کی طرف لے جاتا ہے اور بدکاری دوزخ کی طرف لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتے بولتے آخر کو اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے۔

۱۲۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِي سُهَيْلٍ نَافِعِ بْنِ مَالِكِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ إِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَ إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے ابوسہیل نافع بن مالک سے انہوں نے اپنے باپ مالک بن ابی عامر سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں بات کہے تو جھوٹ وعدہ کرے تو خلاف امانت رکھواؤ تو چوری کرے۔

۱۲۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي قَالَا الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يَكْذِبُ بِالْكَذِبَةِ تُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے کہا ہم سے ابورجاء (عمران) نے انہوں نے سمرہ بن جندب سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے گذشتہ رات خواب میں دیکھا دو فرشتے میرے پاس آئے ان[1] فرشتوں نے کہا جس شخص کو تم نے دیکھا اس کے جبڑے چیرے جاتے ہیں وہ دنیا میں بہت جھوٹ بولنے والا تھا جو ایک جھوٹ بات کہہ دیتا اور سارے ملک میں پھیل جاتی قیامت تک اس کو یہی سزا ملتی رہے گی۔

[1] اور طویل قصہ بیان کیا جو اوپر گذر چکا ہے۔ اخیر میں ۱۲ منہ

## بَابٌ فِي الْهَدْيِ الصَّالِحِ۔

## باب اچھی چال کا بیان

۱۲۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ: حَدَّثَكُمُ الْأَعْمَشُ سَمِعْتُ شَقِيقًا قَالَ سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ: إِنَّ أَشْبَهَ النَّاسِ دَلًّا وَسَمْتًا وَهَدْيًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَابْنُ أُمِّ عَبْدٍ مِنْ حِينَ يَخْرُجُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى أَنْ يَرْجِعَ إِلَيْهِ لَا نَدْرِي مَا يَصْنَعُ فِي أَهْلِهِ إِذَا خَلَا۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا میں نے ابو اسامہ سے پوچھا کیا اعمش نے تم سے یہ حدیث بیان کی ہے کہ میں نے شقیق سے سنا انہوں نے حذیفہ بن یمان سے وہ کہتے تھے سب لوگوں سے چال ڈھال اور وضع اور سیرت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ مشابہ عبداللہ بن مسعود ہیں جس وقت سے اپنے گھر سے نکلتے ہیں گھر میں گئے تک ان کا یہی حال رہتا ہے لیکن گھر میں جب اکیلے رہتے ہیں تو معلوم نہیں کیا کرتے رہتے ہیں (ابو امامہ نے کہا ہاں)

۱۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ مُخَارِقٍ سَمِعْتُ طَارِقًا قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ أَحْسَنَ الْحَدِيثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَأَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مخارق بن عبداللہ سے کہا میں نے طارق بن شہاب سے سنا کہ عبداللہ بن مسعود کہتے تھے سب کلاموں میں اچھا کلام اللہ کا کلام ہے اور سب چالوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چال (یعنی وضع اور روش اور خصلت) اچھی ہے۔

## بَابُ الصَّبْرِ عَلَى الْأَذَى وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى۔ إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

باب تکلیف پر صبر کرنے کا بیان اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے (سورۂ رعد میں) فرمایا صبر کرنے والے بے حد اپنا ثواب پائیں گے۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ، عَنْ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ، عَنْ أَبِي مُوسَى، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بری بات سن کر صبر کرنے والا اللہ تعالیٰ سے

قَالَ: لَيْسَ أَحَدٌ وَلَيْسَ شَيْءٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذًى سَمِعَهُ مِنَ اللهِ إِنَّهُمْ يَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا وَإِنَّهُ لَيُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ۔

زیادہ کوئی نہیں ہے لوگ معاذ اللہ کہتے ہیں اس کی اولاد ہے مگر وہ ہے کہ سب کو تندرستی اور روزی دیئے جاتا ہے۔

۱۲۵۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ، سَمِعْتُ شَقِيقًا يَقُولُ، قَالَ عَبْدُ اللهِ قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِسْمَةً كَبَعْضِ مَا كَانَ يَقْسِمُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ وَاللهِ إِنَّهَا لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ قُلْتُ: أَمَّا أَنَا لَأَقُولَنَّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي أَصْحَابِهِ فَسَارَرْتُهُ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ وَغَضِبَ حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَخْبَرْتُهُ، ثُمَّ قَالَ قَدْ أُوذِيَ مُوسَى بِأَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، فَصَبَرَ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے شقیق سے سنا وہ کہتے تھے عبداللہ بن مسعود نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ حنین میں) جیسے ہمیشہ تقسیم کیا کرتے تھے کچھ مال تقسیم کئے تو ایک انصاری شخص[1] کہنے لگا خدا کی قسم اس تقسیم سے تو اللہ کی رضامندی کی غرض نہ تھی میں نے اس کی یہ بات سن کر کہا میں تو (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خبر کروں گا آخر میں آپ پاس حاضر ہوا آپ اپنے اصحاب میں تشریف رکھتے تھے میں نے چپکے سے یہ بات آپ سے عرض کر دی آپ کو بہت شاق گزرا چہرے کا رنگ بدل گیا غصے ہوئے یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کاش میں نے آپ کو خبر نہ کی ہوتی[2] پھر آپ نے فرمایا موسیٰ پیغمبر کو اس سے بھی زیادہ تکلیفیں دی گئیں لیکن انہوں نے صبر کیا (تو مجھ کو بھی صبر کرنا چاہیے)۔

[1] یہ معتب بن قشیر منافق تھا جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ۔
[2] کیونکہ عبداللہ بن مسعود نے یہ خیال کیا کہ آپ کو گویا میں نے رنج دیا ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ مَنْ لَمْ يُوَاجِهِ النَّاسَ بِالْعِتَابِ۔

## باب غصہ میں جن پر غصہ ہے ان کو مخاطب نہ کرنا

۱۲۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ، قَالَتْ عَائِشَةُ، صَنَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ، فَبَلَغَ

ہم سے عمر بن حفص غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے مسلم بن صبیح نے انہوں نے مسروق سے کہا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کیا لوگوں کو بھی اس کی اجازت دی لیکن بعضے لوگوں نے اس کا نہ کرنا اچھا جانا[3] یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو

ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَنَزَّهُوْنَ عَنِ الشَّيْءِ أَصْنَعُهُ، فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأَعْلَمُهُمْ بِاللّٰهِ وَأَشَدُّهُمْ لَهُ خَشْيَةً۔

پہنچی آپ نے خطبہ سنایا اللہ کی تعریف کی پھر فرمایا بعضے لوگوں کا کیا حال ہے میں جس کام کو کرتا ہوں وہ اس سے بچنا چاہتے ہیں خدا کی قسم میں ان سب سے زیادہ اللہ کو پہچاننے والا ہوں اور ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں ۔

لہ بلکہ یوں کہنا بعض لوگوں کا کیا حال ہے۔ ۱۲ منہ۔

۲ اور کرنا خلاف تقوی سمجھا۔ ۱۲ منہ۔

۳ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ آپ نے ان لوگوں کو مخاطب کرکے نہیں فرمایا بلکہ بہ صیغۂ غائب کہ بعضے لوگوں کا یہ حال ہے اس حدیث سے نکلا کہ اتباع سنت رسول کریم یہی تقوے اور یہی خدا ترسی ہے اور جو شخص یہ سمجھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی فعل یا قول خلاف تقویٰ تھا یا اس کے خلاف کوئی فعل یا قول افضل ہے وہ صریح غلطی پر ہے اس حدیث میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ میں اللہ کو ان سے زیادہ پہچانتا ہوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صفات الٰہی بیان کیے ہیں مثلاً اترنا چڑھنا ہنسنا تعجب کرنا آنا جانا کرسی پر بیٹھنا آواز سے باتیں کرنا یہ سب صفات برحق ہیں اور جو متکلمین ان کی تاویل کرتے ہیں وہ گویا یہ دعوے کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ پہچانتے ہیں کہو تم کیا جانو فقط اپنے انگلیں دوڑاتے ہو۔ ۱۲ منہ۔

---

۱۲۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ أَبِي عُتْبَةَ مَوْلَى أَنَسٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا، فَإِذَا رَأَى شَيْئًا يَكْرَهُهُ عَرَفْنَاهُ فِي وَجْهِهِ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے عبداللہ بن عتبہ سے سنا جو انس کے غلام تھے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں شرم (اور مروت) اس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ تھی جو اپنے پردے میں رہتی ہے آپ کو جب کوئی بات ناگوار ہوتی تو ہم آپ کے مبارک چہرے سے پہچان لیتے لہ

لہ گو مروت اور شرم کی وجہ سے آپ زبان سے کچھ نہ فرماتے۔ ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ مَنْ كَفَّرَ أَخَاهُ بِغَيْرِ تَأْوِيلٍ فَهُوَ كَمَا قَالَ۔

باب جو شخص اپنے بھائی مسلمان کو جس میں کفر کی کوئی وجہ نہ ہو کافر کہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے۔

۱۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِأَخِيهِ: يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهِ أَحَدُهُمَا، وَقَالَ عِكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ، سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ، سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے محمد بن یحییٰ ذہلی (یا محمد بن بشار) اور احمد بن سعید دارمی نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے عثمان بن عمر نے کہا ہم کو علی بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی شخص نے اپنے بھائی مسلمان کو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک کافر ہوگیا[1]۔ اور عکرمہ بن عمار نے یحییٰ سے روایت کیا انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے ابوسلمہ سے سنا۔ انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

[1] اگر جس کو کافر کہا وہ واقع میں کافر ہے تب وہ کافر ہوا اور جو کافر نہیں وہ کہنے والا کافر ہوگیا اس لئے تکفیر میں اہل حدیث نے بڑی احتیاط کی ہے وہ کہتے ہیں ہم کسی اہل قبلہ کو یعنی جو کعبہ کی طرف نماز پڑھتے ہیں کافر نہیں کہتے لیکن متاخرین حنفیہ نے بڑا شور و شغب کر دیا ہے وہ ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر اپنی کتابوں میں مخالفین کی تکفیر کرتے ہیں روافض اور خوارج اور معتزلہ کی تکفیر کرتے ہیں تو یہ صاحب درمختار نے جو ایک لاعلم شخص ہے سوا حنفی فقہ کے اس کو دنیا و مافیہا سے خبر نہ تھی یہ لکھ مارا ہے فلعنۃ ربنا اعداد رمل علی من رد قول ابی حنیفہ۔ کہئے اس اصول کے موافق تو تمام ائمہ دین کافر ٹھہرے کیوں کہ انہوں نے بہت سے مسائل میں امام ابوحنیفہ کے قول کو رد کیا ہے۔ خود امام ابوحنیفہ کے شاگردوں نے ان کی مخالفت کی ہے تو کیا صاحب درمختار کے نزدیک یہ بھی ملعون اور مطرود تھے۔ معاذ اللہ میں نے اس شعر کو یوں پلٹ دیا۔ فرحمۃ ربنا اعداد رمل علی من رد قول ابی حنیفہ امام ابوحنیفہ کو معلوم نہیں ان لوگوں نے پیغمبر سمجھ لیا ہے یا خدا بنا لیا ہے یا کیا اتخذوا احبارہم ورہبانہم اربابا من دون اللہ امام ابوحنیفہ اور علماء دین کی طرح ایک عالم تھے ان سے صدہا مسائل میں خطا ہوئی ہے اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کو حدیث نہیں پہنچی انہوں نے قیاس کیا اور قیاس حدیث کے مخالف اترا۔ اس حدیث سے ان لوگوں کو نصیحت لینا چاہیے جو بلا تحقیق محض گمان پر مسلمانوں کو مشرک یا کافر کہہ دے۔ ۱۲ منہ۔

---

۱۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے (مسلمان) بھائی کو کہے او کافر

لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدُهُمَا۔

ان دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا۔

۱۳۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ثابت بن ضحاک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس نے اسلام کے سوا اور کسی مذہب کی جھوٹ قسم کھائی (مثلاً یوں کہا اگر میں نے یہ کام کیا ہو تو یہودی ہوں یا نصرانی) وہ اسی مذہب کا ہو جائے گا[1]۔ اور جس نے اپنی جان کسی چیز سے لی (مثلاً ہتھیار وغیرہ) وہ اسی چیز سے دوزخ میں عذاب پاتا رہے گا۔ اور مسلمان پر لعنت کرنا اس کو قتل کرنے کے برابر ہے اور جس نے مسلمان پر کفر کی تہمت لگائی تو ایسا ہے جیسے اس کو قتل کیا۔

[1] کیوں کہ جب وہ جھوٹا ہے تو اپنے قول سے خود یہودی یا نصرانی ہوا۔ ۱۲ منہ۔

---

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ إِكْفَارَ مَنْ قَالَ ذٰلِكَ مُتَأَوِّلًا أَوْ جَاهِلًا، وَقَالَ عُمَرُ لِحَاطِبٍ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ إِلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ۔

باب اگر کسی نے کوئی وجہ معقول رکھ کر کسی کو کافر کہا یا نادانستہ تو وہ کافر نہ ہوگا اور حضرت عمرؓ نے حاطب بن ابی بلتعہ کی نسبت[1] منافق کہا[2]۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کیا جانے اللہ تعالیٰ نے تو بدر والوں کو (عرش پر سے) دیکھا فرمایا میں نے تم کو بخش دیا۔

[1] جس نے مکہ کے مشرکوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آنے کی خبر دی تھی ۱۲ منہ۔

[2] یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے۔ ۱۲ منہ۔

---

۱۳۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَادَةَ، أَخْبَرَنَا يَزِيدُ، أَخْبَرَنَا سَلِيمٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ: حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ

ہم سے محمد بن عبادہ نے بیان کیا کہا ہم سے یزید نے کہا ہم کو سلیم بن حبان نے خبر دی کہا ہم سے عمرو بن دینار نے بیان کیا کہا ہم سے جابر بن عبداللہ نے انہوں نے کہا معاذ بن جبلؓ ایسا کرتے تھے کہ (فرض) نماز آنحضرت صلی اللہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَأْتِي قَوْمَهُ فَيُصَلِّي بِهِمُ الصَّلَاةَ فَقَرَأَ بِهِمُ الْبَقَرَةَ قَالَ فَتَجَوَّزَ رَجُلٌ فَصَلَّى صَلَاةً خَفِيفَةً فَبَلَغَ ذٰلِكَ مُعَاذًا فَقَالَ: إِنَّهُ مُنَافِقٌ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا قَوْمٌ نَعْمَلُ بِأَيْدِينَا وَنَسْقِي بِنَوَاضِحِنَا وَإِنَّ مُعَاذًا صَلَّى بِنَا الْبَارِحَةَ، فَقَرَأَ الْبَقَرَةَ فَتَجَوَّزْتُ، فَزَعَمَ أَنِّي مُنَافِقٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا مُعَاذُ، أَفَتَّانٌ أَنْتَ ثَلَاثًا، اقْرَأْ وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا، وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى وَنَحْوَهَا۔

علیہ وسلم کے پیچھے پڑھ لیتے پھر اپنی قوم والوں میں جاتے ان کی امامت کرتے ایک بار انہوں نے سورہ بقرہ شروع کی تو ایک شخص[1] نے (جماعت سے الگ ہو کر مختصر سی نماز اکیلے پڑھ لی (اور چل دیا) یہ خبر معاذ کو پہنچی انہوں نے کہا وہ منافق ہے[2] اس شخص نے معاذ کا کہنا سنا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ ہم لوگ سارے دن ہاتھ (پاؤں) سے محنت کرتے ہیں اور اونٹوں پر پانی بھر کر لاتے ہیں معاذ نے کیا کیا گذشتہ رات کو نماز پڑھائی اس میں سورہ بقرہ شروع کی میں نے مختصر سی نماز الگ پڑھ لی تو معاذ مجھ کو منافق بتلاتے ہیں یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ سے تین بار فرمایا تو فساد کرانا چاہتا ہے ایسی سورتیں (جماعت میں پڑھا کر جیسے والشمس وضحاھا اور سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ان کے برابر والی۔

[1] یہ حزم بن ابی بن کعب تھا۔
[2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیوں کہ معاذ نے تاوالنستہ اس کو منافق کہا۔ ۱۲ منہ

---

۱۳۲۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى، فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو المغیرہ (عبد القدوس بن حجاج) نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا ہم سے زہری نے انہوں نے حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی لات اور عزیٰ (یا دوسرے بتوں کی) قسم کھائے وہ (پھر سے) لا الہ الا اللہ کہے (تجدید ایمان کرے[1]) اور جس مسلمان نے دوسرے سے کہا آ میں تو مل کر جوا کھیلیں وہ کفارے کے طور پر) کچھ خیرات کرے۔

[1] اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ لات اور عزیٰ یا بتوں یا ٹھوکروں کی قسم کھانا جائز ہے نہیں بلکہ اللہ کے سوا دوسرے کسی کی قسم کھانا منع ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے مطلب یہ ہے کہ اگر بھولے سے یا نادانستہ کسی کی زبان سے غیر اللہ کی قسم نکل جائے تو کلمہ توحید پڑھے اور تجدید ایمان کرے اس کی وجہ یہ ہے کہ غیر اللہ کی قسم کھانے میں یہ گمان جاتا ہے کہ شاید اس نے غیر اللہ کو اللہ کے برابر معظم سمجھا گو اس کی نیت ایسی نہ ہو کیوں کہ اگر عمداً ایسی قسم کھائے گا یہ سمجھ کر کہ غیر اللہ کی عظمت اللہ کی عظمت کی

طرح ہے تب تو وہ حقیقی کافر ہو جائے گا۔ غیر اللہ میں سب آگئے۔ بت ہوں یا ٹھاکر یا اوتار یا پیغمبر یا شہید یا ولی یا فرشتے ۱۲ منہ

۱۳۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ أَدْرَكَ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَنَادَاهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ وَإِلَّا فَلْيَصْمُتْ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے اپنے والد حضرت عمرؓ کو چند سواروں میں پایا وہ باپ کی قسم کھا رہے تھے[۱] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکارا فرمایا سن لو اللہ تعالیٰ تم کو باپ دادا کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے جس کو قسم کھانا ہو تو اللہ کی قسم کھائے ورنہ خاموش رہے[۲]۔

[۱] باپ کی قسم کھانا عرب میں رائج تھا ۱۲ منہ۔

[۲] معلوم ہوا غیر اللہ کی قسم بہ سبیل عادت نہ بہ نیت تعظیم بھی کھانا منع ہے اور جو ایک حدیث میں وارد ہے افلح وابیہ ان صدق شاید اس ممانعت سے پہلے کی ہے۔ ۱۲ منہ۔

## بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْغَضَبِ وَالشِّدَّةِ لِأَمْرِ اللَّهِ۔ وَقَالَ اللَّهُ: جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ۔ الْآيَةَ۔

باب خلاف شرع کام پر غصہ اور سختی کرنا اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ براءۃ میں) فرمایا اے پیغمبر کافروں منافقوں پر جہاد کر اور ان پر سختی کر اخیر آیت تک۔

۱۳۴۔ حَدَّثَنَا يَسَرَةُ بْنُ صَفْوَانَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ قِرَامٌ فِيهِ صُوَرٌ، فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ تَنَاوَلَ السِّتْرَ فَهَتَكَهُ، وَقَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُصَوِّرُونَ هَذِهِ الصُّوَرَ۔

ہم سے یسرہ بن صفوان نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے قاسم ابن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تشریف لائے اس وقت گھر میں ایک پردہ لٹکا ہوا تھا جس پر مورتیں بنی تھیں آپ کے چہرے کا رنگ (غصے) سے بدل گیا اور وہ پردہ لیکر اس کو پھاڑ ڈالا حضرت عائشہؓ کہتی ہیں آپ نے یہ بھی فرمایا سب سے زیادہ قیامت کے دن سخت عذاب ان لوگوں کو ہو گا جو یہ مورتیں بناتے ہیں۔

١٣٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى
عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ: حَدَّثَنَا
قَيْسُ بْنُ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ
قَالَ: أَتَى رَجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ: إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ
الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا
قَالَ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَطُّ أَشَدَّ غَضَبًا فِي مَوْعِظَةٍ مِنْهُ
يَوْمَئِذٍ، قَالَ: فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ،
إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ، فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى
بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ
وَالْكَبِيرَ وَذَا الْحَاجَةِ.

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا ہم سے قیس بن ابی حازم نے انہوں نے ابو مسعود سے انہوں نے کہا ایک شخص[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا میں جو صبح کی جماعت میں شریک نہیں ہوتا تو اس وجہ سے کہ فلاں شخص[2] (جو امامت کیا کرتے تھے) لمبی نماز پڑھا کرتے ہیں ابو مسعود کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی وعظ میں اتنا غصے نہیں دیکھا جتنا اس دن دیکھا۔ آپ فرمانے لگے لوگو! تم میں بعض لوگ یہ چاہتے ہیں کہ لوگوں کو (دین سے) نفرت کرا دیں[3]۔ دیکھو جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے وہ ہلکی نماز پڑھے اس لئے کہ مقتدیوں میں کوئی بیمار ہوتا ہے کوئی بوڑھا کوئی کام کاج والا۔

[1] حزم بن ابی بن کعب یا سلیم۔ ۱۲ منہ

[2] معاذ یا ابی بن کعب۔ ۱۲ منہ

[3] اتنی لمبی نماز پڑھیں کہ لوگ نماز میں آنا چھوڑ دیں۔ ۱۲ منہ

---

١٣٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ:
حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ عَبْدِ
اللهِ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يُصَلِّي رَأَى فِي قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ نُخَامَةً
فَحَكَّهَا بِيَدِهِ فَتَغَيَّظَ ثُمَّ قَالَ: إِنَّ
أَحَدَكُمْ إِذَا كَانَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ اللهَ
حِيَالَ وَجْهِهِ فَلَا يَتَنَخَّمَنَّ حِيَالَ وَجْهِهِ
فِي الصَّلَاةِ.

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مسجد میں) نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ نے عین قبلہ کی طرف دیکھا کسی نے بلغم تھوکا ہے آپ نے ہاتھ سے اس کو کھرچ ڈالا اور غصے ہوئے فرمایا جب کوئی تم میں نماز پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے منہ کے سامنے ہوتا ہے تو نماز میں اپنے منہ کے سامنے بلغم نہ تھوکے۔

١٣٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ
بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنَا رَبِيعَةُ بْنُ أَبِي عَبْدِ

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے خبر دی کہا ہم کو ربیعہ بن ابی عبدالرحمن نے انہوں نے

الرَّحْمٰنِ، عَنْ يَزِيدَ مَوْلَى الْمُنْبَعِثِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ، فَقَالَ: عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَعِفَاصَهَا، ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ، قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ: خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ، قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَضَالَّةُ الإِبِلِ؟ قَالَ: فَغَضِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ، ثُمَّ قَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا، مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا وَقَالَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَالِمٌ أَبُو النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ، عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ احْتَجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجَيْرَةً مُخَصَّفَةً أَوْ حَصِيرًا فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِيهَا، قَالَ فَتَتَبَّعَ إِلَيْهِ رِجَالٌ وَجَاءُوا يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، ثُمَّ جَاءُوا لَيْلَةً فَحَضَرُوا وَأَبْطَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُمْ فَلَمْ يَخْرُجْ إِلَيْهِمْ فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ وَحَصَبُوا الْبَابَ فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ مُغْضَبًا

یزید سے جو منبعث کا غلام تھا انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پڑی ہوئی چیز کو پوچھا آپ نے فرمایا ایک سال تک لوگوں سے پوچھتا رہ پھر اس کا سر بندھن اور ظرف پہچان رکھ اور خرچ کر ڈال اگر اس کا مالک آئے تو ادا کر (اپنے پاس سے دے) اس نے کہا یا رسول اللہ بھولی بھٹکی بکری کے باب میں آپ کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا اس کو پکڑ لے کیوں کہ بکری یا تیرے کام آئے گی یا تیرے بھائی مسلمان کے (جس کی وہ بکری ہے) یا بھیڑیا اس کو چٹ کر جائے گا۔ پھر اس نے پوچھا بھولے بھٹکے اونٹ کے باب میں آپ کیا فرماتے ہیں یہ سن کر آپ کو غصہ آ گیا اتنا غصے ہوئے کہ آپ کے دونوں گال لال ہو گئے فرمانے لگے ارے اونٹ سے تجھ کو کیا کام اس کا موزہ مشکیزہ اس کے پاس موجود ہے جب تک اس کا مالک آئے (وہ کھاتا پیتا رہتا ہے) اور مکی بن ابراہیم نے کہا (اس کو امام احمد اور دارمی نے وصل کیا) ہم سے عبداللہ بن سعید نے بیان کیا دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن زیاد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے عبداللہ بن سعید نے کہا مجھ سے ابوالنضر سالم بن ابی امیہ نے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن ثابت سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خرمے کی چھال یا بوریے کا حجرہ سا بنا لیا وہاں آکر آپ (تہجد) کی نماز پڑھا کرتے تھے چند لوگوں نے بھی آکر آپ کے پیچھے نماز پڑھنا شروع کی پھر دوسری رات کو ایسا ہوا یہ لوگ تو (اپنے وقت پر) آگئے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے برآمد ہونے میں دیر کی آپ برآمد ہی نہ ہوئے یہاں تک کہ ان لوگوں نے آوازیں بلند کیں اور دروازے پر کنکریاں ماریں (اس لئے کہ آپ کو خبر ہو جائے) آپ غصے میں باہر نکلے اور فرمایا تم چاہتے ہو ہمیشہ یہ نماز پڑھتے رہو تاکہ تم پہ فرض ہو جائے۔ (اس

فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا زَالَ بِكُمْ صَنِيعُكُمْ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ سَيُكْتَبُ عَلَيْكُمْ، فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ۔

وقت مشکل ہو) دیکھو اپنے گھروں میں (نفل) نماز پڑھ لیا کرو فرض نماز کے سوا ہر نماز گھر ہی پر پڑھنا بہتر ہے۔

[1] وہ عمیر ابو مالک تھے بعضوں نے کہا زید بن خالد جہنی ۱۲ منہ

---

بَابُ الْحَذَرِ مِنَ الْغَضَبِ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى۔ وَالَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَإِذَا مَا غَضِبُوا هُمْ يَغْفِرُونَ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ وَاللهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ۔

باب غصے سے پرہیز کرنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ شوریٰ میں) فرمایا جو لوگ کبیرہ گناہوں اور بے شرمی کے کاموں سے بچتے ہیں اور جب غصہ آتا ہے تو تقصیر معاف کر دیتے ہیں (بدلہ نہیں لیتے) اور سورۂ آل عمران میں فرمایا جو لوگ کشادگی اور تنگی دونوں حالتوں میں (اللہ کی راہ میں خرچ) کرتے ہیں اور غصہ پی جاتے ہیں اور لوگوں کی خطا معاف کر دیتے ہیں اور اللہ ایسے نیک لوگوں کو پسند کرتا ہے۔

۱۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ پہلوان نہیں ہے جو کشتی میں غالب ہو (سب کو دے مارے) پہلوان وہ ہے جو غصے میں اپنا مزاج تھامے رہے (بے قابو نہ ہو جائے۔)

۱۳۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَدِيِّ ابْنِ ثَابِتٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهُ جُلُوسٌ وَأَحَدُهُمَا يَسُبُّ صَاحِبَهُ مُغْضَبًا قَدِ احْمَرَّ وَجْهُهُ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عدی بن ثابت سے کہا ہم سے سلیمان بن صرد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں دو شخصوں نے گالی گلوچ کی ان میں سے ایک نے دوسرے کو سخت غصے میں آکر گالی دی اس کا منہ سرخ ہو گیا تھا۔

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا لَذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، فَقَالُوا لِلرَّجُلِ أَلَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي لَسْتُ بِمَجْنُونٍ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو ایک کلمہ معلوم ہے اگر یہ غصے والا شخص اس کو کہے تو اس کا غصہ جاتا رہے وہ یہ کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم لوگوں نے (آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سن کر) اس شخص سے کہا تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نہیں سُنا (یہ کلمہ کہہ) وہ (کیا) کہنے لگا کیا میں دیوانہ ہوں[2]۔

[1] ان کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ۔

[2] یہ بھی غصے کی حالت میں اس نے کہا بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں دیوانہ تھوڑے ہوں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سن لیا اور یہ کلمہ پڑھ لیا ۱۲ منہ۔

---

١٤٠ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ هُوَ ابْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصِنِي، قَالَ لَا تَغْضَبْ، فَرَدَّدَ مِرَارًا قَالَ: لَا تَغْضَبْ۔

ہم سے یحییٰ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے ابو بکر بن عیاش نے انہوں نے ابوحصین (عثمان بن عاصم) سے انہوں نے ابوصالح (ذکوان) سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (جاریہ بن قدامہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھ کو کچھ نصیحت فرمایئے آپ نے فرمایا غصہ مت کیا کر بار بار آپ یہی فرماتے رہے[1]۔

[1] شاید وہ بڑا غصہ والا ہوگا تو اس کو یہی نصیحت سب پر مقدم کی اہل اللہ کو باالہام الٰہی بعضے شخصوں کے اعمال اور عادات معلوم ہو جاتے ہیں ویسی ہی نصیحت کرتے ہیں جو اس کے مناسب حال ہوتی ہے مولانا فضل الرحمان صاحب کی عادت تھی بعد توبہ کرانے کے کسی کو نماز کی تاکید کرتے کسی کو روزے کی ایک غریب شخص آئے ان سے فرمایا دیکھو زکوٰۃ دیا کرو مجھ کو تعجب ہوا میں نے ان سے تنہائی میں پوچھا سچ کہو کیا تمہارے پاس کچھ روپیہ ہے انہوں نے کہا اپنا راز تم سے اس وقت ظاہر کرتا ہوں میرے پاس چار یا پانچ ہزار روپیہ نقد موجود ہیں جو میں نے چھپا کر رکھے ہیں اور ظاہر میں میرے لباس وغیرہ سے کوئی نہیں جان سکتا کہ یہ مالدار ہے۔ ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ الْحَيَاءِ

## باب حیا (اور شرم) کا بیان

١٤١ - حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي السَّوَّارِ الْعَدَوِيِّ قَالَ

ہم سے آدم بن ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالسوار (حسان بن حریث) سے

سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِخَيْرٍ، فَقَالَ بُشَيْرُ بْنُ كَعْبٍ مَكْتُوبٌ فِي الْحِكْمَةِ: إِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ وَقَارًا وَإِنَّ مِنَ الْحَيَاءِ سَكِينَةً، فَقَالَ لَهُ عِمْرَانُ: أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحَدِّثُنِي عَنْ صَحِيفَتِكَ۔

انہوں نے کہا میں نے عمران بن حصینؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرم اور حیا سے ہمیشہ بھلائی ہی پیدا ہوتی ہے بُشیر بن کعب یہ حدیث سن کر کہنے لگے حکیموں کی کتابوں میں بھی لکھا ہوا ہے کہ حیا سے وقار اور تمکین پیدا ہوتی ہے (جلدی اور شتاب زدگی سے دور ہوتی ہے) عمران نے کہا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تجھ سے بیان کرتا ہوں اور تو اپنی (دو ورقی) کتاب کی باتیں سناتا ہے[1]

[1] حالانکہ بُشیر بن کعب نے حکیموں کی کتاب سے حدیث کی تائید کی تھی مگر عمران نے اس کو بھی پسند نہیں کیا کیوں کہ حدیث یا آیت سننے کے بعد پھر اور کسی کلام سننے کی ضرورت نہیں جب آفتاب آگیا تو مشعل یا چراغ کی کیا ضرورت ہے۔ اس حدیث سے ان مقلدوں کو نصیحت لینا چاہیئے جو حدیث کا معارضہ کسی امام یا مجتہد یا پیر یا درویش کے قول سے کرتے ہیں معاذ اللہ اگر عمران یہ دیکھتے تو کس قدر غصے ہوتے جب ان کو اس پر غصہ آگیا کہ حدیث سننے کے بعد پھر حکیموں کا قول گو اس کی تائید ہی میں سہی کیوں لائے۔ ۱۲ منہ۔

۱۴۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ وَهُوَ يُعَاتِبُ فِي الْحَيَاءِ يَقُولُ إِنَّكَ لَتَسْتَحْيِي حَتَّى كَأَنَّهُ يَقُولُ قَدْ أَضَرَّ بِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے سالم سے انہوں نے (اپنے والد) عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص[1] پر سے گذرے جو حیا کی وجہ سے دوسرے شخص (اپنے بھائی) پر غصہ کر رہا تھا کہہ رہا تھا تو اتنی شرم کرتا ہے شرم نے تجھ کو تباہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واہ شرم تو ایمان میں داخل ہے (ایمان کا ایک جز ہے)

[1] حافظ نے کہا نہ اس کا نام معلوم ہوا نہ اس کے بھائی کا ۱۲ منہ۔

۱۴۳ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مَوْلَى أَنَسٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ اسْمُهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي عُتْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس کے غلام سے امام بخاری نے کہا انس کے غلام کا نام عبداللہ بن ابی عتبہ تھا انہوں نے کہا میں نے ابو سعید خدریؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَذْرَاءِ فِي خِدْرِهَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کنواری لڑکی سے بھی زیادہ شرم تھی جو پردے میں رہتی ہے۔

## بَابُ إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

## باب جب آدمی بے حیائی اختیار کرے تو جو جی چاہے وہ کرے۔

۱۴۴- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِمَّا أَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے منصور نے انہوں نے ربعی بن حراش سے کہا ہم سے ابومسعود انصاریؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلے پیغمبروں کا کلام جو لوگوں کو ملا اس میں یہ بھی ہے (بے حیا باش ہرچہ خواہی کن) یعنے جب شرم ہی نہ رہی تو پھر جو چاہے وہ کرو۔

## بَابُ مَا لَا يُسْتَحْيَا مِنَ الْحَقِّ لِلتَّفَقُّهِ فِي الدِّينِ۔

## باب شریعت کی باتیں پوچھنے میں شرم نہ کرنا چاہیے[1]

۱۴۵- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زَيْنَبَ ابْنَةِ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ غُسْلٌ إِذَا احْتَلَمَتْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب بنت ابی سلمہ سے (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ تھیں) انہوں نے (اپنی والدہ) حضرت بی بی ام سلمہ سے انہوں نے کہا ام سلیم (انس کی والدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئیں کہنے لگیں یا رسول اللہ حق تعالیٰ کو سچی بات میں شرم نہیں آتی کیا عورت کو بھی اگر احتلام ہو تو غسل کرنا چاہیے آپ نے فرمایا ہاں جب منی کی تری دیکھے

[1] اسی طرح علم حاصل کرنے میں یہ شرم نادانی اور ضعف نفس کی دلیل ہے علم ایسا جوہر ہے کہ جوان ہو یا لڑکا کوئی بھی جو ہم سے علم میں زیادہ ہو اُس سے علم حاصل کرنا چاہیے ۱۲۔ منہ۔

---

۱۴۶- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ خَضْرَاءَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محارب بن دثار نے کہا میں نے ابن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کی

لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَلَا يَتَحَاتُّ، فَقَالَ الْقَوْمُ هِيَ شَجَرَةُ كَذَا، هِيَ شَجَرَةُ كَذَا، فَأَرَدْتُّ أَنْ أَقُوْلَ هِيَ النَّخْلَةُ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ فَاسْتَحْيَيْتُ، فَقَالَ هِيَ النَّخْلَةُ، وَعَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنَا خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَحَدَّثْتُ بِهِ عُمَرَ فَقَالَ لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا لَكَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا۔

مثال ایک ہرے بھرے درخت کی سی ہے جس کے پتے نہ گرتے ہیں نہ جھڑتے ہیں۔ اب لوگ باتیں بنانے لگے کوئی کہنے لگا یہ درخت مراد ہے کوئی کہنے لگا نہیں وہ درخت میرے دل میں آیا کہوں کھجور کا درخت ہے لیکن میں اس وقت بالکل کم رو جوان تھا۔ مجھ کو شرم آگئی آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمایا وہ کھجور کا درخت ہے[۱] (اسی سند سے) شعبہ سے روایت ہے کہ ہم سے خبیب بن عبدالرحمن نے بیان کیا انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے یہی حدیث نقل کی اس میں اتنا زیادہ ہے میں نے اپنے والد حضرت عمرؓ سے ذکر کیا کہ میرے دل میں کھجور کا درخت آیا تھا لیکن شرم کی وجہ سے کہہ نہ سکا) انہوں نے کہا واہ اگر تو اس وقت کہہ دیتا۔ (شرم نہ کرتا) تو مجھ کو اتنا اتنا مال[۲] ملنے سے بھی زیادہ خوشی ہوتی[۳]

۱؎ اور بوڑھے بوڑھے لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ ۱۲ منہ۔

۲؎ اتنے سرخ اونٹ ۱۲ منہ۔

۳؎ امام بخاری نے اسی روایت سے باب کا مطلب نکالا کہ حضرت عمرؓ نے عبداللہ کی اس شرم کو پسند نہ کیا جو دین کی بات بتلانے میں انہوں نے کی ۱۲ منہ۔

---

۱۴۷۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مَرْحُوْمٌ، سَمِعْتُ ثَابِتًا أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسًا يَقُوْلُ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ: هَلْ لَكَ حَاجَةٌ فِيَّ؟ فَقَالَتِ ابْنَتُهُ: مَا أَقَلَّ حَيَاءَهَا فَقَالَ: هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ، عَرَضَتْ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهَا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے مرحوم بن عبدالعزیز نے کہا میں نے ثابت سے سنا انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا ایک عورت[ع] آپ کے پاس آئی وہ کہنے لگی یا رسول اللہ میں اپنے تئیں آپ کے حوالے کرتی ہوں اگر آپ کو میری خواہش ہو یہ حدیث سن کر انسؓ کی صاحبزادی بولیں کیسی بے شرم عورت تھی انسؓ نے کہا تجھ سے تو (کہیں) اچھی تھی اس نے (بری بات کیا کی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے تئیں پیش کیا[۱]

۱؎ یہ سعادت کہاں ملتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی عورت کو اپنی بی بی بنائیں ۱۲ منہ۔

ع؎ اس کا نام معلوم نہیں ہوا۔ ۱۲ منہ۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَكَانَ يُحِبُّ التَّخْفِيفَ وَالْيُسْرَ عَلَى النَّاسِ۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا لوگوں پر آسانی کرو ان کو مشکل میں نہ ڈالو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں پر تخفیف اور آسانی کرنا پسند کرتے تھے۔

۱۴۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَهُمَا: يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا، قَالَ أَبُو مُوسَى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّا بِأَرْضٍ يُصْنَعُ فِيهَا شَرَابٌ مِنَ الْعَسَلِ يُقَالُ لَهُ الْبِتْعُ وَشَرَابٌ مِنَ الشَّعِيرِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ نے انہوں نے سعید بن ابی بردہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا (ابوموسیٰ اشعری) سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو اور معاذ بن جبل کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا دیکھو تم دونوں (لوگوں) پر آسانی کرتے رہنا سختی نہ کرنا خوش کرتے رہنا (دین سے) نفرت نہ دلانا دونوں مل جل کر رہنا ابوموسیٰ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم اس زمین میں جاتے ہیں جہاں شہد کا شراب بنا کرتا ہے اُس کو بتع کہتے ہیں اور جو کا شراب بنا کرتا ہے۔ اُس کو مزر کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا (کوئی شراب ہو) جو نشہ کرے وہ حرام ہے۔

۱۴۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَسَكِّنُوا وَلَا تُنَفِّرُوا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابوالتیاح (یزید بن حمید ضبعی) سے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (لوگوں پر) آسانی کرو لوگوں کو تسلی اور تشفی دو۔ نفرت نہ دلاؤ۔

۱۵۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خُيِّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ قَطُّ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَكُنْ إِثْمًا، فَإِنْ كَانَ إِثْمًا

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب دو کاموں میں اختیار دیا جاتا تو آپ اس کو اختیار کرتے جو آسان ہوتا بشرطیکہ گناہ نہ ہوتا اور اگر گناہ ہوتا تو سب سے زیادہ اس سے پرہیز

كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ قَطُّ إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمَ بِهَا لِلّٰهِ۔

کرتے[1] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ساری عمر) کبھی اپنی ذات خاص کے لئے کسی سے بدلہ نہیں لیا ہاں اللہ تعالیٰ کی عظمت میں جو لوگ خلل انداز ہوتے[2] ان سے تو محض اللہ کی رضامندی کے لئے بدلہ لیتے۔

[1] بظاہر اس حدیث میں اشکال ہے کیوں کہ جو کام گناہ ہوتا ہے اس کے لئے آپ کو کیسے اختیار دیا جاتا شاید یہ مراد ہو کہ کافروں کی طرف سے اگر اختیار دیا جاتا ۱۲ منہ۔

[2] مثلاً کافر مشرک وغیرہ ۱۲ منہ۔

---

۱۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنَّا عَلَى شَاطِئِ نَهْرٍ بِالْأَهْوَازِ قَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ، فَجَاءَ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ عَلَى فَرَسٍ فَصَلَّى وَخَلَّى فَرَسَهُ فَانْطَلَقَتِ الْفَرَسُ فَتَرَكَ صَلَاتَهُ وَتَبِعَهَا حَتَّى أَدْرَكَهَا فَأَخَذَهَا ثُمَّ جَاءَ فَقَضَى صَلَاتَهُ وَفِينَا رَجُلٌ لَهُ رَأْيٌ فَأَقْبَلَ يَقُولُ انْظُرُوا إِلَى هٰذَا الشَّيْخِ تَرَكَ صَلَاتَهُ مِنْ أَجْلِ فَرَسٍ، فَأَقْبَلَ فَقَالَ: مَا عَنَّفَنِي أَحَدٌ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ إِنَّ مَنْزِلِي مُتَرَاخٍ فَلَوْ صَلَّيْتُ وَتَرَكْتُ لَمْ آتِ أَهْلِي إِلَى اللَّيْلِ وَذَكَرَ أَنَّهُ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى مِنْ تَيْسِيرِهِ۔

ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل سدوسی نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ازرق بن قیس سے انہوں نے کہا ہم اہواز میں (جو ایک شہر کا نام ہے ملک ایران میں) نہر کے کنارے پر تھے۔ اس کا پانی سوکھ گیا تھا اتنے میں ابو برزہ اسلمی (صحابی) ایک گھوڑے پر سوار وہاں آئے وہ نماز پڑھنے لگے اور گھوڑے کو چھوڑ دیا گھوڑا بھاگا انہوں نے نماز چھوڑ دی اور گھوڑے کے پیچھے دوڑے اس کو پکڑ کر لائے پھر نماز پڑھنے لگے ہم لوگوں میں ایک شخص تھا وہ کمبخت خارجی تھا (کیا) کہنے لگا اس بڑھے احمق کو دیکھو اس نے گھوڑے کے لئے نماز چھوڑ دی بعد اس کے ابوبرزہ (نماز سے فارغ ہو کر) آئے کہنے لگے جب سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا ہوا ہوں مجھے کسی نے ملامت نہیں کی (آج اس خارجی نے کی) میرا گھر یہاں سے بہت دور ہے اگر نماز پڑھتا رہتا گھوڑے کو جانے دیتا تو رات تک بھی اپنے گھر نہ پہنچ سکتا ابوبرزہ نے یہ بھی کہا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہ چکا ہوں اور آپ کی آسانیوں کو بھی دیکھ چکا ہوں[1]۔

[1] میں اس خارجی کی بات کو کیا سمجھتا ہوں۔ ۱۲ منہ۔

۱۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَثَارَ إِلَيْهِ النَّاسُ لِيَقَعُوا بِهِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ وَأَهْرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ أَوْ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند اور لیث بن سعد نے کہا مجھ سے[1] یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے خبر دی ان کو ابوہریرہؓ نے کہ ایک گنوار[2] نے مسجد میں پیشاب کر دیا لوگ اس کو مارنے دوڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانے دو جہاں اس نے پیشاب کیا ہے وہاں ایک ڈول پانی سے بھرا ہوا یا پانی کا ایک ڈول بہا دو دیکھو اللہ تعالیٰ نے تم کو آسانی کرنے کو بھیجا ہے نہ سختی کرنے کو[3]۔

[1] اس کو ذہلی نے وصل کیا۔ ۱۲ منہ
[2] اس کا نام ذوالخویصرہ یمانی تھا۔ ۱۲ منہ۔
[3] اس حدیث سے حنفیہ کا رد ہوا جو کہتے ہیں ایسی حالت میں وہاں کی مٹی نکالنا ضرور تھی یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے۔ ۱۲ منہ۔

## باب لوگوں سے کھل کر باتیں کرنا

بَابُ الْإِنْبِسَاطِ إِلَى النَّاسِ، وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ خَالِطِ النَّاسَ وَدِينَكَ لَا تَكْلِمَنَّهُ وَالدُّعَابَةِ مَعَ الْأَهْلِ۔

عبداللہ بن مسعود نے کہا لوگوں سے مل جل (ان سے باتیں کر) پر اپنے دین کو بچائے رکھ اس کو زخمی نہ کر اس باب میں اپنے گھر والوں سے مزاح (یعنی دل لگی) کا بھی بیان ہے۔

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُخَالِطُنَا حَتَّى يَقُولَ لِأَخٍ لِي صَغِيرٍ يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابوالتیاح نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم بچوں سے بھی دل لگی کرتے تھے یہاں تک کہ میرا چھوٹا بھائی ابوعمیر نامی تھا آپ اس سے فرمایا کرتے کہو ابوعمیر تمہاری چڑیا نغیر تو بخیر ہے[1]۔

[1] یہی ابوعمیر وہ بچہ تھا جو بچپن میں مر گیا تھا اور ام سلیم نے اس کے مرنے کی خبر ابوطلحہ اس کے والد سے چھپا رکھی تھی۔ یہاں تک کہ انہوں نے کھانا کھایا ام سلیم سے صحبت کی اس وقت انہوں نے کہا بچہ مر گیا ہے آپ اس کو لے جا کر گاڑ دو یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ

۱۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ لِي صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِي فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ يَنْقَمِعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ إِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِي۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گڑیوں سے کھیلا کرتی میری ہجولیاں بھی ساتھ ہوتیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو وہ ڈر کر الگ ہو جاتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پھر میرے پاس بھیج دیتے وہ (بیٹھ کر) میرے ساتھ کھیلتی رہتیں [1]

[1] اسی حدیث سے بچیوں کیلئے گڑیوں سے کھیلنا با لاتفاق جائز رکھا گیا ہے اور گڑیوں کو ان مورتوں سے مستثنیٰ کیا ہے جن کا بنانا حرام ہے۔ ۱۲ منہ۔

---

بَابُ الْمُدَارَاةِ مَعَ النَّاسِ وَيُذْكَرُ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ إِنَّا لَنَكْشِرُ فِي وُجُوهِ أَقْوَامٍ وَإِنَّ قُلُوبَنَا لَتَلْعَنُهُمْ۔

باب لوگوں کے ساتھ خاطر سے پیش آنا اگو وہ دل میں اپنے سے دشمنی رکھتے ہوں) اور ابوالدرداء صحابی سے منقول ہے ہم لوگوں سے ان کے منہ پر ہنستے ہیں (خاطر سے پیش آتے ہیں) مگر ہمارے دل ان پر لعنت کرتے رہتے ہیں [1]

[1] مطلب یہ ہے کہ دوست دشمن سب کے ساتھ انسانیت اور اخلاق اور محبت سے پیش آنا یہ نفاق نہیں ہے نفاق یہ ہے کہ مثلاً ان سے کہے میں دل سے آپ سے محبت رکھتا ہوں حالانکہ دل میں ان کی عداوت ہو۔ ۱۲ منہ

---

۱۵۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ الْمُنْكَدِرِ، حَدَّثَنَا عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ ائْذَنُوا لَهُ فَبِئْسَ ابْنُ الْعَشِيرَةِ أَوْ بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ فَلَمَّا دَخَلَ أَلَانَ لَهُ الْكَلَامَ فَقُلْتُ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ مَا قُلْتَ ثُمَّ أَلَنْتَ لَهُ فِي الْقَوْلِ فَقَالَ: أَيْ عَائِشَةُ إِنَّ شَرَّ النَّاسِ مَنْزِلَةً

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت مانگی آپ نے (جب وہ باہر تھا) فرمایا اچھا اس کو آنے دو (کمبخت) اپنی قوم کا برا آدمی ہے پھر وہ اندر آگیا تو آپ نے اس سے نرمی سے باتیں کیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ابھی تو آپ نے یہ فرمایا تھا کہ وہ برا آدمی ہے پھر وہ اندر آگیا تو آپ نے اس سے نرمی سے باتیں کیں۔ آپ نے فرمایا عائشہ بات یہ ہے اللہ کے نزدیک

عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ تَرَكَهُ أَوْ وَدَّعَهُ النَّاسُ اتِّقَاءَ فُحْشِهِ۔

وہ آدمی سب سے بُرا ہے جس کی بدزبانی کی وجہ سے لوگ اس کی ملاقات ترک کردیں یا اس سے الگ رہیں۔

۱۵۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ: أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَتْ لَهُ أَقْبِيَةٌ مِنْ دِيبَاجٍ مُزَرَّرَةٍ بِالذَّهَبِ فَقَسَمَهَا فِي نَاسٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَعَزَلَ مِنْهَا وَاحِدًا لِمَخْرَمَةَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ: خَبَأْتُ هٰذَا لَكَ، قَالَ أَيُّوبُ: بِثَوْبِهِ إِنَّهُ يُرِيهِ إِيَّاهُ وَكَانَ فِي خُلُقِهِ شَيْءٌ وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ وَقَالَ حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ، عَنِ الْمِسْوَرِ قَدِمَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةٌ۔

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے کہا ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے (مرسلاً) کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس چند قبائیں ریشمی کپڑے کی جن میں سنہری گھنڈیاں ٹکے لگے تھے تحفہ کے طور پر آئیں آپ نے اپنے اصحاب کو تقسیم کر دیں اور ایک قبا مخرمہ کے لئے (جو اس وقت موجود نہ تھے) الگ رکھ لی جب مخرمہ آئے تو ان کے حوالے کی فرمایا یہ میں نے تیرے لئے چھپا رکھی تھی ایوب نے کہا یعنی اپنے کپڑے میں چھپا رکھی تھی آپ مخرمہ کو اس کے تکمے گھنڈیاں دکھلاتے تھے (ان کا دل خوش کرنے کو) کیونکہ وہ ذرا بد مزاج آدمی تھے اس حدیث کو حماد بن زید نے بھی ایوب سے روایت کیا (اسی طرح مرسلاً)[1] اور حاتم بن وردان[2] نے کہا ہم سے ایوب نے بیان کیا انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس قبائیں (تحفہ) آئیں پھر ایسی ہی حدیث بیان کی[3]

۱؎ اس کو خود امام بخاری نے باب قسمۃ الامام مایقدم علیہ میں وصل کیا ۱۲ منہ

۲؎ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الشہادت میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

۳؎ اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ گو حماد بن زید اور ابن علیہ کی روایتیں بہ ظاہر مرسل ہیں مگر فی الحقیقہ موصول ہیں کیوں کہ حاتم بن وردان کی روایت سے یہ نکلتا ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے اس کو مسور بن مخرمہ سے روایت کیا ہے جو صحابی ہیں۔ ۱۲ منہ

---

## بَابٌ لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ، وَقَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ۔

## باب مسلمان کو ایک سوراخ سے دو مرتبہ ڈنک نہیں لگتا[1]

اور معاویہ ابن ابی سفیان نے کہا آدمی تجربہ اٹھا کر دانا بنتا ہے۔

۱؎ یعنی مسلمان کو جب ایک بار کسی چیز کا تجربہ ہو جاتا ہے اس سے نقصان اٹھاتا ہے تو پھر دوبارہ دھوکا

نہیں کھاتا ہوشیار رہتا ہے بقول شخصے دودھ کا جلا چھاچھ بھی پھونک پھونک کر پیتا ہے۔

۱۵۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا مسلمان کو ایک سوراخ سے دوبارہ ڈنگ نہیں لگتا ایک ہی بار دھوکا کھاتا ہے پھر ہوشیار رہتا ہے۔

## بَابُ حَقِّ الضَّيْفِ۔

## باب مہمان کا حق

۱۵۸- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ بَلَى قَالَ فَلَا تَفْعَلْ قُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْرِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّكَ عَسَى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ وَإِنَّ مِنْ حَسْبِكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ بِكُلِّ حَسَنَةٍ عَشْرَ أَمْثَالِهَا فَذٰلِكَ الدَّهْرُ كُلُّهُ، قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ، فَقُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذٰلِكَ، قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے حسین نے بیان کیا۔ انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے فرمایا مجھ کو یہ خبر لگی ہے کہ تو رات بھر عبادت کرتا رہتا ہے اور دن کو روزہ رکھتا ہے کیا یہ سچ ہے میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا اتنی محنت مت اٹھا عبادت بھی کر سو بھی روزہ بھی رکھ افطار بھی کر آخر تیرے بدن کا بھی تجھ پر حق ہے۔ تیری آنکھ کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیرے مہمان کا بھی تجھ پر حق ہے اور تیری بیوی کا بھی تجھ پر حق ہے اور میں سمجھتا ہوں تیری عمر لمبی ہوگی۔ ہر مہینے میں تین روزے رکھنا تجھ کو کافی ہے اس لئے کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے تو تین روزوں کے تیس روزے ہو گئے) گویا ساری عمر روزے رکھے عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں۔ میں نے اپنے اوپر سختی کی تو سختی مجھ پر ڈالی گئی میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا خیر ہر ہفتے میں تین روزے رکھ میں نے

جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، قَالَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ، قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ غَيْرَ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ قُلْتُ وَمَا صَوْمُ نَبِيِّ اللَّهِ دَاوُدَ؟ قَالَ: نِصْفُ الدَّهْرِ۔

پھر اپنے اوپر سختی کی تو سختی مجھ پر ڈالی گئی میں نے کہا میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اچھا داؤد پیغمبر کا روزہ رکھ میں نے پوچھا ان کا روزہ کیسا تھا آپ نے فرمایا ایک دن روزہ ایک دن انطار گویا آدھی عمر کے روزے۔

۱؎ اس سے باتیں کرے خاطر داری کرے ۱۲ منہ۔

۲؎ اس سے بھی صحبت اور دل لگی کرنا ضرور ہے سبحان اللہ کیا فلسفہ ہے لیکن مبتدی لوگ اس کی قدر کیا جانیں جو لوگ منتہی اور علوم و کمالات میں کامل ہیں وہی آپ کے ارشاد کی قدر و منزلت کرتے ہیں حاصل یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ نے انسان کو ملکی اور بہیمی دونوں قوتیں دے کر ایک معجون مرکب کیا ہے اگر ایک قوت کو بالکل تباہ کر کے آدمی فرشتہ یا جانور بن جائے تو گویا اپنی فطرت بگاڑتا ہے نہیں آدمی کو آدمی رہنا چاہیئے عبادت مولیٰ بھی ہو اور دنیا کے حظوظ بھی ہوں اور جن درویشوں نے برخلاف سنت نبوی رات دن عبادت اختیار کی ہے اور جورو بچوں، یار دوستوں عزیز و اقربا سب کے حقوق کو بالائے طاق رکھا ہے وہ ہنوز نو آموز اور مبتدی ہیں کمال کے بعد وہ پہچان لیں گے کہ سنت نبوی پر چلنا ہی افضل اور اعلیٰ ہے ۱۲ منہ

۳؎ ایسا ہی ہوا عبداللہ بن عمرو بہت مدت تک زندہ رہے ۱۲ منہ۔

۴؎ اس وقت جوانی کے جوش میں ۱۲ منہ۔

---

بَابُ إِكْرَامِ الضَّيْفِ وَخِدْمَتِهِ إِيَّاهُ بِنَفْسِهِ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى۔ ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ الْمُكْرَمِينَ۔

باب مہمان کی خدمت اپنے ہاتھ سے کرنا اس کی خاطر داری کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ کے قول ضیف ابراہیم المکرمین کی تفسیر۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ فَمَا بَعْدَ ذَلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ أَنْ يَثْوِيَ عِنْدَهُ حَتَّى يُحْرِجَهُ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابو شریح کعبی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ اور قیامت پہ ایمان رکھتا ہو اس کو اپنے مہمان کی خاطر داری کرنا ضرور ہے ایک دن رات تو مہمانی لازم ہے اور تین دن تک افضل ہے اس کے بعد پھر صدقہ ہے مہمان کو بھی نہیں چاہیئے کہ میزبان کے پاس پڑا رہے اس کو تنگ کر ڈالے ۱؎

۱؎ بلکہ حد درجہ تین دن تین راتیں اس کے پاس کھانا کھائے اور پھر اپنا کھانا پانی علیحدہ کرے مولوی عبدالحق بن فضل اللہ

نبوت نوی جو امام شوکانی کے بلا واسطہ شاگرد تھے اور مترجم نے صغر سن میں ان سے تلمذ کیا ہے بڑے متبع سنت اور حق پرست تھے مولوی صاحب موصوف کا قاعدہ تھا کہ تین دن تک کہیں جاتے تو وہاں کھانا کھاتے تین دن کے بعد چوتھے روز صبح کو یک بیک غائب ہو جاتے لوگ ڈھونڈتے رہتے تھوڑی دیر بعد کیا دیکھتے کہ مولوی صاحب بازار سے لدے پھندے غلہ گھی، لکڑی گوشت ترکاری وغیرہ، سب اپنے اوپر خود لادے ہے ہیں لوگ کہتے اجی حضرت یہ آپ نے کیا کیا آپ کا کھانا ہم پر بار نہیں ہے تو فرماتے نہیں بس مہمانی ہو چکی اب تمہارا یہی احسان بس ہے کہ ہمارا کھانا پکوا دو فقط ۱۲ منہ۔

---

۱۶۰- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ مِثْلَهُ وَزَادَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے یہی حدیث بیان کی اس میں اتنا زیادہ ہے جو کوئی اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ منہ سے اچھی بات نکالے یا خاموش رہے۔

۱۶۱- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي حَصِينٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے ابوحصین سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو کوئی اللہ تعالیٰ اور قیامت پر یقین رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے اور جو کوئی اللہ اور قیامت پر یقین رکھتا ہو وہ مہمان کی خاطر داری کرے اور جو کوئی اللہ اور قیامت پر یقین رکھتا ہو وہ منہ سے نیک بات نکالے یا خاموش رہے۔

۱۶۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَبْعَثُنَا فَنَنْزِلُ بِقَوْمٍ فَلَا يَقْرُونَنَا فَمَا تَرَى؟ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابوالخیر (مرثد) سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ ہم کو روانہ کیا کرتے ہیں پھر ہم (راستے میں) کبھی ایسے لوگوں کے پاس اترتے ہیں جو ہماری مہمانی تک نہیں کرتے۔ تو آپ کیا حکم دیتے ہیں

فَأَمَرُوا لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَاقْبَلُوا فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ الَّذِي يَنْبَغِي لَهُمْ۔

آپ نے فرمایا اگر تم لوگوں کے پاس جا کر اترو اور وہ جیسا دستور ہے مہمانی کے طور پر تم کو کچھ دیں تو منظور کرو اگر نہ دیں تو مہمانی کا حق قاعدے کے موافق سے وصول کر لو[1]

[1] بعضے علماء نے کہا یہ حدیث منسوخ نہیں ہے اور مہمانی کا حق بجبر وصول کر سکتے ہیں اکثر علماء کہتے ہیں یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب مسلمانوں پر تنگی تھی اس وقت مہمانی کرنا واجب تھی اس کے بعد مہمانی مستحب رہ گئی اور یہ حکم منسوخ ہو گیا ۱۲ منہ

---

۱۶۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی خاطر داری کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے ناطہ والوں سے سلوک کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ منہ سے نیک بات نکالے یا خاموش رہے۔

## بَابُ صُنْعِ الطَّعَامِ وَالتَّكَلُّفِ لِلضَّيْفِ

## باب مہمان کیلئے تکلّف سے کھانا تیار کرنا

۱۶۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعُمَيْسِ، عَنْ عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ: كُلْ فَإِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ فَأَكَلَ فَلَمَّا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے جعفر بن عون نے کہا ہم سے ابو العمیس (عتبہ بن عبداللہ) نے انہوں نے عون بن ابی جحیفہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی اور ابو الدرداء کو بھائی بھائی بنا دیا تھا تو سلمان فارسی ابو الدرداء کی ملاقات کو گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ان کی بی بی ام درداء میلے کچیلے کپڑے پہنے ہیں سلمان نے پوچھا کیوں (بھاوج) کیا حال[1] ہے انہوں نے کہا تمہارے بھائی ابو الدرداء میں دنیا داری نہیں رہی[2] اتنے میں ابو الدرداء آئے انہوں نے سلمان کے لئے کھانا تیار کیا اور ان سے کہنے لگے تم کھاؤ میں تو روزے سے ہوں سلمان نے کہا میں تو نہیں

كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ فَقَالَ: نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ: نَمْ فَلَمَّا كَانَ آخِرُ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ: قُمِ الْآنَ، قَالَ: فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ سَلْمَانُ، أَبُو جُحَيْفَةَ وَهْبٌ السُّوَائِيُّ يُقَالُ لَهُ وَهْبُ الْخَيْرِ۔

کھانے کا جب تک تم بھی نہیں کھانے کے ابوالدرداء نے (روزہ توڑ ڈالا) سلمان کے ساتھ کھانا کھایا جب رات ہوئی توابوالدرداء (تہجد کے لئے) اٹھنے لگے سلمان نے کہا ابھی سو جاؤ وہ سو رہے پھر اٹھنے لگے تو سلمان نے کہا ابھی سو جاؤ وہ سو رہے جب اخیر رات ہوئی تو سلمان نے کہا اب اٹھو خیر دونوں نے تہجد کی نماز پڑھی پھر سلمان نے ابوالدرداء سے کہا (بھائی صاحب) تمہارے پروردگار کا تم پر حق ہے اور تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری جورو کا بھی تم پر حق ہے تو ہر ایک حق والے کا حق ادا کرو ابوالدرداء یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا سلمان سچ کہتا ہے ابوجحیفہ کا نام وہب سوائی ہے ان کو وہب الخیر بھی کہتے ہیں۔

لہ تم ایسی میلی کچیلی کیوں ہو۔ ۱۲ منہ

لہ وہ جورو کی طرف مخاطب ہی نہیں ہوتے تو میں بناؤ سنگھار کر کے اچھے کپڑے پہن کر کیا کروں اس روایت سے بھی غیر شرعی پردے کی جڑ اکھڑ جاتی ہے۔ ۱۲ منہ

---

## بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْغَضَبِ وَالْجَزَعِ عِنْدَ الضَّيْفِ۔

باب مہانوں کے سامنے غصہ کرنا رنج ظاہر کرنا مکروہ ہے (کیونکہ اس سے مہمان متوحش ہوتے ہیں۔)

۱۶۵۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ تَضَيَّفَ رَهْطًا فَقَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ دُونَكَ أَضْيَافَكَ فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَافْرُغْ مِنْ قِرَاهُمْ قَبْلَ أَنْ أَجِيءَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَأَتَاهُمْ بِمَا عِنْدَهُ، فَقَالَ: اطْعَمُوا، فَقَالُوا: أَيْنَ رَبُّ مَنْزِلِنَا؟ قَالَ

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلی نے کہا ہم سے سعید جریری نے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی بکر سے انہوں نے کہا والد (صاحب) نے چند لوگوں کی دعوت کی مجھ سے کہا مہانوں کی خبر رکھیو (اُن کو تکلیف نہ ہونے پائے) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا ہوں میرے لوٹنے سے پہلے اُن کو کھانا وغیرہ کھلا دیجیو (یہ کہہ کر والد چلے گئے۔) میں مہانوں کے سامنے ماحضر لایا اور اُن سے کہا نوش فرمایئے۔ وہ کہنے لگے ہمارے صاحب خانہ کہاں ہیں

اطْعَمُوا، قَالُوا: مَا نَحْنُ بِآكِلِينَ حَتّٰى
يَجِيءَ رَبُّ مَنْزِلِنَا، قَالَ اقْبَلُوا عَنَّا قِرَاكُمْ
فَإِنَّهُ إِنْ جَاءَ وَلَمْ تَطْعَمُوا لَنَلْقَيَنَّ
مِنْهُ، فَأَبَوْا، فَعَرَفْتُ أَنَّهُ يَجِدُ عَلَيَّ
فَلَمَّا جَاءَ تَنَحَّيْتُ عَنْهُ، فَقَالَ مَا
صَنَعْتُمْ؟ فَأَخْبَرُوهُ، فَقَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ
فَسَكَتُّ، ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ فَسَكَتُّ
فَقَالَ يَا غُنْثَرُ أَقْسَمْتُ عَلَيْكَ إِنْ كُنْتَ
تَسْمَعُ صَوْتِي لَمَّا جِئْتَ، فَخَرَجْتُ فَقُلْتُ
سَلْ أَضْيَافَكَ، فَقَالُوا صَدَقَ أَتَانَا بِهِ
قَالَ فَإِنَّمَا انْتَظَرْتُمُونِي وَاللّٰهِ لَا أَطْعَمُهُ
اللَّيْلَةَ، فَقَالَ الْآخَرُونَ وَاللّٰهِ لَا نَطْعَمُهُ
حَتّٰى تَطْعَمَهُ، قَالَ لَمْ أَرَ فِي الشَّرِّ كَاللَّيْلَةِ
وَيْلَكُمْ مَا أَنْتُمْ لِمَ لَا تَقْبَلُونَ عَنَّا قِرَاكُمْ
هَاتِ طَعَامَكَ فَجَاءَ بِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ
فَقَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ الْأُولٰى لِلشَّيْطَانِ فَأَكَلَ
وَأَكَلُوا۔

نے کہا کھانا نوش فرما لیجیے (اُن کا انتظار نہ کیجیے۔ معلوم نہیں وہ کب آئیں۔) لیکن انہوں نے نہ مانا۔ کہنے لگے جب تک ہمارے صاحب خانہ نہ آئیں ہم کھانا نہیں کھائیں گے میں نے کہا نہیں آپ لوگ کھا لیجیے اگر آپ نہ کھائیں گے اور والد آ جائیں گے تو مجھ پر خفا ہوں گے۔ انہوں نے نہ ماننا تھا نہ مانا۔ اب میں سمجھ گیا کہ والد آن کر مجھ پر ضرور خفا ہوں گے۔ جب وہ آئے تو میں ایک طرف چلا گیا (چھپ گیا۔) انہوں نے گھر میں آتے ہی پوچھا کیوں کیا ہوا۔[1] لوگوں نے جو حال گذرا تھا وہ کہہ سنایا۔ انہوں نے پکارا عبدالرحمٰن میں (ڈر کے مارے) خاموش ہو رہا۔ پھر پکارا عبدالرحمٰن جب بھی میں خاموش رہا۔ آخر کہنے لگے پاجی میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اگر تو میری آواز سنتا ہے تو باہر آ۔ اس وقت میں نکل کر آیا میں نے کہا آپ اپنے مہمانوں سے تو پوچھیے[2] مہمان کہنے لگے عبدالرحمٰن سچ کہتا ہے (اس کا کوئی قصور نہیں) وہ کھانا لایا تھا مگر ہم نے نہیں کھایا) والد نے کہا تو آپ لوگ میرا انتظار کرتے رہے میں تو قسم پروردگار کی آج رات کو کچھ نہیں کھانے کا مہمانوں نے کہا قسم پروردگار کی ہم بھی اس وقت تک نہیں کھانے کے جب تک آپ نہ کھائیں والد کہنے لگے بھائی میں نے ایسی خراب رات کبھی نہیں دیکھی اجی حضرت مہمان صاحبو آپ کو کیا ہو گیا ہے جو آپ ہماری طرف سے اپنی مہمانی قبول نہیں کرتے خیر عبدالرحمٰن تو کھانا لے کر آ۔ میں کھانا لایا والد صاحب نے بسم اللہ کہہ کر اس پر ہاتھ ڈالا۔[3] والد نے کہا پہلی حالت[4] شیطان کی طرف سے تھی۔[5] غرض پھر والد صاحب نے کھایا اور مہمانوں نے بھی کھایا۔

۱؎ مہمانوں کو کھانا وغیرہ کھلایا ۱۲۔ منہ

۲؎ مجھ پر ناحق خفگی کیوں کرتے ہیں ۱۲ منہ۔

۳؎ مہمان بھی کھانے لگے ۱۲ منہ۔

سکه جس میں اس نے قسم کھائی تھی کہ آج رات کو کچھ نہیں کھانے کا ۱۲ منہ۔

ھ کیوں کہ غصے کی حالت تھی یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کیوں کہ ابو بکر صدیق نے مہانوں کے سامنے جو عبدالرحمٰن پر غصہ کیا تھا قسم کھائی تھی اس کو شیطان کا اغوا قرار دیا ۱۲ منہ۔

---

بَابُ قَوْلِ الضَّيْفِ لِصَاحِبِهِ: لَا آكُلُ حَتَّى تَأْكُلَ، فِيهِ حَدِيثُ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب مہمان کا اپنے ساتھی (میزبان) سے کہنا میں اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک تم نہ کھاؤ گے اسی باب میں ابوجحیفہ کی حدیث ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

۱۶۶- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ قَالَ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ جَاءَ أَبُو بَكْرٍ بِضَيْفٍ لَهُ أَوْ بِأَضْيَافٍ لَهُ فَأَمْسَى عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَتْ أُمِّي احْتَبَسْتَ عَنْ ضَيْفِكَ أَوْ أَضْيَافِكَ اللَّيْلَةَ قَالَ مَا عَشَّيْتِهِمْ؟ فَقَالَتْ، عَرَضْنَا عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهِمْ فَأَبَوْا أَوْ فَأَبَى، فَغَضِبَ أَبُو بَكْرٍ فَسَبَّ وَجَدَّعَ وَحَلَفَ لَا يَطْعَمُهُ فَاخْتَبَأْتُ أَنَا فَقَالَ يَا غُنْثَرُ، فَحَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لَا تَطْعَمُهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ، فَحَلَفَ الضَّيْفُ أَوِ الْأَضْيَافُ أَنْ لَا يَطْعَمَهُ أَوْ يَطْعَمُوهُ حَتَّى يَطْعَمَهُ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: كَأَنَّ هَذِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَدَعَا بِالطَّعَامِ فَأَكَلَ وَأَكَلُوا فَجَعَلُوا لَا يَرْفَعُونَ لُقْمَةً إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا فَقَالَتْ: وَقُرَّةِ عَيْنِي إِنَّهَا الْآنَ لَأَكْثَرُ قَبْلَ أَنْ نَأْكُلَ فَأَكَلُوا وَبَعَثَ بِهَا إِلَى

مجھ سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے سلیمان بن طرفان سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے کہا عبدالرحمٰن بن ابی بکر کہتے تھے ابو بکر صدیق کچھ مہانوں کو اپنے گھر لے کر آئے اور آپ شام سے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس چلے گئے جب لوٹ کر آئے تو والدہ نے کہا تم رات کو اپنے مہانوں کو چھوڑ کر کہاں رہ گئے تھے انہوں نے کہا کیا تونے ان کو کھانا نہیں کھلایا والدہ نے کہا ہم نے کھانا ان کے سامنے رکھا لیکن انہوں نے انکار کیا نہیں کھایا یہ سن کر ابو بکر غصے ہوئے اور گالیاں دیں کو سا (خدا کرے تیرے کان کٹیں) اور قسم کھائی میں تو کھانا نہیں کھانے کا عبدالرحمٰن کہتے ہیں میں تو (ڈر کے مارے) چھپ گیا انہوں نے پکارا ارے پاجی (کدھر ہے) ادھر والدہ نے قسم کھائی جب تک تم نہ کھاؤ گے میں نہیں کھانے کی اور مہانوں نے بھی قسم کھائی جب تک تم نہ کھاؤ گے ہم نہیں کھانے کے آخر ابو بکر کہنے لگے یہ غصہ کرنا اور قسمیں کھانا شیطان کی طرف سے تھا اور کھانا منگوایا انہوں نے کھایا اور مہانوں نے بھی کھایا جب یہ لوگ ایک لقمہ اٹھاتے تھے تو کھانا نیچے سے اس سے بھی زیادہ بڑھ جاتا تھا ابو بکر نے (والدہ سے) کہنے لگے اری بنی فراس والی دیکھ تو یہ کیا ہو رہا ہے (کھانا اور بڑھ گیا) وہ کہنے لگیں میرے نور چشم (یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) کی قسم جب ہم نے کھانا شروع کیا تھا

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ أَنَّهُ أَكَلَ مِنْهَا۔

اس سے بھی یہ کھانا اب زیادہ ہے غرض سب لوگوں نے وہ کھانا کھایا اور ابوبکر نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیج دیا کہتے ہیں آپ نے بھی اس میں سے کھایا۔

لہ یعنی ام رومان نے جو بنی فراس قبیلے کی تھیں ان کا نام زینب تھا ۱۲ منہ

---

## بَابُ إِكْرَامِ الْكَبِيرِ وَيَبْدَأُ الْأَكْبَرُ بِالْكَلَامِ وَالسُّؤَالِ۔

۱۶۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ هُوَ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ مَوْلَى الْأَنْصَارِ، عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَ مُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ فَبَدَأَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ قَالَ يَحْيَى لِيَلِيَ الْكَلَامَ الْأَكْبَرُ، فَتَكَلَّمُوا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمْ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَسْتَحِقُّونَ قَتِيلَكُمْ أَوْ قَالَ صَاحِبَكُمْ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ أَمْرٌ لَمْ نَرَهُ، قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ فِي أَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، قَوْمٌ كُفَّارٌ فَوَدَاهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ

باب جو عمر میں بڑا ہو اس کی تعظیم کرنا اور پہلے اسی کو بات کرنے اور پوچھنے دینا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے بُشیر بن یسار سے جو انصار کے غلام تھے انہوں نے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہؓ سے ان دونوں نے بیان کیا کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود دونوں خیبر میں گئے وہاں کھجور کے باغ میں جدا جدا ہو گئے عبداللہ بن سہل مارے گئے تو عبدالرحمن بن سہل اور حویصہ اور محیصہ مسعود کے دونوں بیٹے یہ تینوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عبداللہ بن سہل کے مقدمہ میں گفتگو کرنے لگے پہلے تو عبدالرحمٰن نے بولنا چاہا وہ ان تینوں میں کم عمر تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کی بڑائی کرو (پہلے اس کو بولنے دیں) یحییٰ بن سعید نے یوں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا کبر الکبر اس کا مطلب یہ ہے کہ جو بڑا ہے وہ پہلے بات کرے آخر ان تینوں نے عبداللہ بن سہل کے مقدمہ میں گفتگو کی لے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے پچاس آدمی قسم کھالیں (کہ عبداللہ کو یہودیوں نے مارا ہے) تو تم دیت کے مستحق ہو جاؤ گے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے تو آنکھ سے مارتے نہیں دیکھا (ہم کیونکر قسمیں کھائیں) آپ نے فرمایا تو پھر یہودی لوگ پچاس قسمیں کھا کر اپنا پیچھا چھڑا لیں گے۔ (بری ہو جائیں گے) انہوں نے کہا یا رسول اللہ وہ تو کمبخت) کافر ہیں آخر آپ نے عبداللہ بن سہل کے

قِبَلِهِ، قَالَ سَهْلٌ: فَأَدْرَكْتُ نَاقَةً مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ فَدَخَلَتْ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَضَتْنِي بِرِجْلِهَا، قَالَ اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، عَنْ بُشَيْرٍ، عَنْ سَهْلٍ قَالَ يَحْيَى حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مَعَ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ بُشَيْرٍ، عَنْ سَهْلٍ وَحْدَهُ۔

وارثوں کو اپنے پاس سے دیت دلائی سہل کہتے ہیں ان دیت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی کو میں نے پکڑا وہ تھان میں گھس گئی اس نے ایک لات مجھ کو لگائی اور لیث نے کہا مجھ سے یحییٰ نے بیان کیا انہوں نے بشیر سے انہوں نے سہل سے یحییٰ نے کہا میں سمجھتا ہوں بُشیر نے یوں کہا مع رافع ابن خدیج[۴] اور سفیان بن عیینہ نے اس حدیث کو یحییٰ سے انہوں نے بُشیر سے انہوں نے صرف سہل[۵] سے روایت کی (اس میں رافع کا نام نہیں ہے)۔

[۱] یعنی ایک بعد ایک نے ۱۲ منہ

[۲] یعنی چونکہ قتل کے گواہ نہیں ہیں اس لئے قسامت ہوسکتی ہے قسامت کا بیان انشاءاللہ آگے آئے گا۔ ۱۲ منہ

[۳] ان کو جھوٹی قسم کھانے میں کیا تامل ہوگا ۱۲ منہ

[۴] یعنی عن سہل مع رافع بن خدیج ۱۲ منہ

[۵] اس کو امام نسائی اور مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ

---

۱۶۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبِرُونِي بِشَجَرَةٍ مَثَلُهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّهَا وَلَا تَحُتُّ وَرَقَهَا فَوَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ فَكَرِهْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَلَمَّا لَمْ يَتَكَلَّمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ النَّخْلَةُ، فَلَمَّا خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قُلْتُ يَا أَبَتَاهُ وَقَعَ فِي نَفْسِي النَّخْلَةُ قَالَ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُولَهَا، لَوْ كُنْتَ قُلْتَهَا كَانَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كَذَا وَكَذَا، قَالَ مَا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (صحابہ سے) فرمایا بتلاؤ وہ درخت کونسا ہے جو مسلمان کی مثال ہے اللہ کے حکم سے ہر ہنگام پر اپنا میوہ دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں گرتے میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن میں نے بات کرنا بُرا جانا کیوں کہ ان صحابہ میں ابوبکرؓ اور عمرؓ (جیسے بزرگ لوگ) موجود تھے جب انہوں نے کچھ جواب نہ دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی فرمادیا وہ کھجور کا درخت ہے[۱] اس کے بعد میں والد کے ساتھ وہاں سے نکلا تو میں نے (رستے میں) کہا باوا میرے دل میں آیا تھا کہ وہ کھجور کا درخت ہے انہوں نے کہا پھر تو نے کہہ کیوں نہ دیا اگر تو (اس وقت) کہہ دیتا تو مجھ کو اتنا اتنا مال اسباب ملنے

مَنَعَنِي إِلَّا أَنِّي لَمْ أَرَكَ وَلَا أَبَا بَكْرٍ تَكَلَّمْتُمَا فَكَرِهْتُ۔

سے بھی زیادہ خوشی ہوتی ہیں نے کہا میں اس وجہ سے نہ کہہ سکا کہ آپ نے اور ابوبکر صدیق دونوں نے کوئی بات نہیں کی تو میں نے (آپ کے سامنے بات کرنا) بُرا جانا۔

لے کھجور کے درخت میں یہ خاصیت ہے کہ قحط کے زمانہ میں بھی خوب میوہ دیتا ہے جب اور درخت میوہ نہیں دیتے۔

## بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الشِّعْرِ وَالرَّجَزِ وَالْحُدَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهُ۔

## باب شعر شاعری اور رجز اور حداء کا بیان اور یہ بیان کہ کون سے شعر مکروہ ہیں سلہ

وَقَوْلِهِ تَعَالَى ـ وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوا وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ ـ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ ـ فِي كُلِّ لَغْوٍ يَخُوضُونَ ـ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ شعراء میں) فرمایا شاعروں کی پیروی وہی لوگ کرتے ہیں جو گمراہ ہیں کیا دیکھتا نہیں کہ وہ ہر جنگل میں سرگردان پھرتے ہیں اور کہتے ہیں جو نہیں کرتے مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے اور اچھے اعمال کمائے اور اللہ کا بکثرت ذکر کیا اور بدلہ لیا پیچھے اس سے کہ ظلم کئے گئے تھے اور ابھی جانیں گے وہ لوگ کہ ظلم کرتے ہیں کونسی پھرنے کی جگہ پھر جاویں گے ابن عباسؓ نے کہا فی کل واد یہیمون کے معنے یہ ہیں کہ ہر ایک لغو بیہودہ بات میں گھستے ہیں۔

سلہ رجز وہ شعر جو میدان جنگ میں پڑھا جاتا ہے اپنی بہادری جتلانے کے لئے اور حداء وہ موزون کلام جو اونٹوں کو سنایا جاتا ہے تاکہ وہ گرم ہو جائیں اور خوب چلیں۔ یہ حداء عرب میں ایسی رائج ہے کہ اونٹ اس کو سن کر مست ہو جاتے ہیں کوسوں چلے جاتے ہیں اور تھکتے نہیں ۱۲ منہ۔

سلہ اس کو ابن ابی حاتم اور طبری نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

۱۶۹ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْأَسْوَدِ بْنِ عَبْدِ يَغُوثَ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُبَيَّ ابْنَ كَعْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوبکر بن عبدالرحمن نے ان سے مروان بن حکم نے بیان کیا اس سے عبدالرحمن بن اسود بن عبد یغوث نے ان سے ابی بن کعب نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضی اشعار تو حکمت سے بھرے ہوتے ہیں۔

۱۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ، سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ: بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي إِذْ أَصَابَهُ حَجَرٌ فَعَثَرَ فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ:-

هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ
وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اسود بن قیس سے کہا میں نے جندب بن عبداللہ بجلی سے سنا وہ کہتے تھے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (جہاد میں) چل رہے تھے آپ کو ایک پتھر کی ٹھوکر لگی اور پاؤں کی انگلی خون آلودہ ہوگئی اس وقت آپ نے یہ شعر فرمائی

تُو تو ایک انگلی ہے اور کیا ہے جو زخمی ہوگئی
کیا ہوا اگر راہِ مولیٰ میں تو زخمی ہوگئی[1]

[1] یہ کلام رجز ہے شعر نہیں ہے اب اعتراض نہ ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی شعر نہیں کہے بعضوں نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے شعر تصنیف نہیں کی یہ نہیں ہے کہ آپ نے دوسرے شاعروں کی شعر بھی نہیں پڑھی ۱۲ منہ

---

۱۷۱- حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا الشَّاعِرُ كَلِمَةُ لَبِيدٍ:-

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ بَاطِلُ
وَكَادَ أُمَيَّةُ بْنُ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ-

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے عبدالملک سے کہا ہم سے ابوسلمہ نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ سچا کلام جو شاعروں نے کہا لبید کا یہ مصرعہ ہے[1]
حق تعالیٰ کے سوا جو کچھ ہے معدوم ہے (یعنی فنا ہونے والا ہے) اور امیہ بن ابی الصلت (شاعر) تو قریب تھا کہ مسلمان ہو جائے[2]

[1] لبید عرب کا ایک بڑا مشہور شاعر تھا ۱۲ منہ۔
[2] اس کے کلام میں توحید اور بت پرستی کی مذمت بھری ہوئی ہے۔ ۱۲ منہ۔

---

۱۷۲- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَسِرْنَا لَيْلًا فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گئے رات کے وقت خیبر کی طرف جا رہے تھے اتنے میں ایک شخص[1] نے عامر بن اکوع (میرے بھائی) سے کہا تم اپنی شعریں ہم کو نہیں سناتے

لِعَامِرِ بْنِ الْأَكْوَعِ أَلَا تُسْمِعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ؟ قَالَ وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يَحْدُو بِالْقَوْمِ وَيَقُولُ:

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا اقْتَفَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَأَلْقِيَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
إِنَّا إِذَا صِيحَ بِنَا أَتَيْنَا
وَبِالصِّيَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا السَّائِقُ؟ قَالُوا عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ فَقَالَ يَرْحَمُهُ اللّٰهُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَوْ أَمْتَعْتَنَا بِهِ قَالَ فَأَتَيْنَا خَيْبَرَ فَحَاصَرْنَاهُمْ حَتّٰى أَصَابَتْنَا مَخْمَصَةٌ شَدِيدَةٌ ثُمَّ إِنَّ اللّٰهَ فَتَحَهَا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ الْيَوْمَ الَّذِي فُتِحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هٰذِهِ النِّيرَانُ؟ عَلٰى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ؟ قَالُوا: عَلٰى لَحْمٍ، قَالَ عَلٰى أَيِّ لَحْمٍ؟ قَالُوا: عَلٰى لَحْمِ حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيقُوهَا وَاكْسِرُوهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوْ نُهَرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ أَوْ ذَاكَ، فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ سَيْفُ عَامِرٍ فِيهِ قِصَرٌ فَتَنَاوَلَ بِهِ يَهُودِيًّا لِيَضْرِبَهُ وَيَرْجِعُ ذُبَابُ سَيْفِهِ

سلمہ کہتے ہیں عامر شاعر آدمی تھے وہ اونٹ پر سے اتر کر حدا پڑھنے لگے اور یہ شعر یں گانے لگے۔

گر نہ ہوتی تیری رحمت اے شہ عالی صفات
تو نمازیں ہم نہ پڑھتے اور نہ دیتے ہم زکات
تجھ پہ صدقے جب تلک دنیا میں ہم زندہ رہیں
بخش دے ہم کو لڑائی میں عطا فرما ثبات
اپنی رحمت ہم پہ نازل کر شہ والا صفات
جب وہ ناحق چیختے سنتے نہیں ہم ان کی بات!
چیخ چلّا کر انہوں نے ہم سے چاہی ہے نجات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ کون اونٹ ہانکنے والا ہے جو حدا گا رہا ہے لوگوں نے عرض کیا عامر بن اکوع آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے یہ کلام آپ کا سن کر ایک شخص (حضرت عمرؓ) کہنے لگے اب تو عامر شہید ہوئے یا رسول اللہ کاش (اور چند روز) آپ ہم کو عامر سے فائدہ اٹھانے دیتے۔ سلمہ بن اکوع کہتے ہیں پھر ہم خیبر پہنچے ہم نے خیبر والوں کو گھیر لیا (وہ قلعہ میں تھے) اور ہم کو بڑی بھوک لگی اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے خیبر فتح کرادیا جس دن خیبر فتح ہوا اسکی شام کو لوگوں نے بہت انگاریں سلگائیں (جابجا چولہے گرم کیے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ انگاریں کیسی ہیں کیا پکا رہے ہیں لوگوں نے کہا گوشت پکا رہے ہیں آپ نے پوچھا کس جانور کا گوشت انہوں نے کہا بستی کے گدھوں کا آپ نے فرمایا یہ گوشت سب بہا دو اور ہانڈیاں بھی توڑ ڈالو اس پر ایک شخص کہنے لگا یا رسول اللہ ہم گوشت بہا دیں اور ہانڈیاں دھو ڈالیں آپ نے فرمایا خیر ایسا ہی کرو جب خیبر والوں سے مقابلہ ہوا تو عامرؓ کی تلوار چھوٹی تھی وہ ایک یہودی کو مارنے گئے لیکن تلوار الٹ کر خود عامر کے گھٹنے میں لگی وہ اسی زخم سے مر گئے جب لوگ خیبر سے لوٹے

فَأَصَابَ رُكْبَةَ عَامِرٍ فَمَاتَ مِنْهُ، فَلَمَّا قَفَلُوا قَالَ سَلَمَةُ: رَآنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاحِبًا فَقَالَ لِي مَا لَكَ؟ فَقُلْتُ: فِدًى لَكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ، قَالَ: مَنْ قَالَهُ؟ قُلْتُ: قَالَهُ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ وَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ الْأَنْصَارِيُّ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ مَنْ قَالَهُ إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ وَجَمَعَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ قَلَّ عَرَبِيٌّ نَشَأَ بِهَا مِثْلَهُ۔

تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو غمگین پایا پوچھا کیوں سلمہ کیا حال ہے میں نے کہا یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر صدقے لوگ کہہ رہے ہیں کہ عامر کے سب اعمال اکارت ہو گئے (وہ اپنے تئیں آپ مار کر مر گئے) آپ نے فرمایا کون کہتا ہے میں نے کہا فلاں شخص اور فلاں شخص اور فلاں شخص اور اسید بن حضیر انصاری[1] آپ نے فرمایا غلط کہتے ہیں عامر کو تو دوہرا ثواب ملا وہ تو عابد بھی تھا اور مجاہد بھی (تو عبادت اور جہاد دونوں کا ثواب اس نے پایا) عامر کی طرح تو بہت کم عرب پیدا ہوئے ہیں (ایسا بہادر اور نیک آدمی تھا۔)

[1] یہ اسید بن حضیر انصاری مشہور صحابی تھے۔ ۱۲ منہ

[2] کیوں کہ آپ جس کے لئے یرحمہ اللہ فرماتے وہ شہید ہو جاتا یہ ایک معجزہ تھا آپ کا اسی سے لوگوں نے اعتبار کر لیا ہے کہ مرے ہوئے شخص کو مرحوم کہتے ہیں ۱۲ منہ

[3] یہ حضرت عمرؓ تھے ۱۲ منہ

---

۱۷۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ وَمَعَهُنَّ أُمُّ سُلَيْمٍ فَقَالَ وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ سَوْقًا بِالْقَوَارِيرِ، قَالَ أَبُو قِلَابَةَ فَتَكَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَلِمَةٍ لَوْ تَكَلَّمَ بَعْضُكُمْ لَعِبْتُمُوهَا عَلَيْهِ قَوْلَهُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عورتوں پاس آئے (جو اونٹوں پر جا رہی تھیں) ان کے ساتھ ام سلیم بھی تھیں (انس کی والدہ) آپ نے فرمایا افسوس انجشہ[1] ارے شیشوں کو[2] آہستہ لے چل[3] ابو قلابہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فقرہ ایسا کہا اگر تم میں کوئی ایسا فقرہ کہے تو تم اس پر عیب کرو یعنی سوقک بالقواریر[4]

[1] انجشہ وہ غلام تھا جو خوش آوازی سے حدا گا کر اونٹوں کو تیز ہانک رہا تھا ۱۲ منہ

۲؎ شیشوں سے مراد عورتیں جو شیشہ کی طرح نازک ہوتی ہیں ۱۲ منہ
۳؎ انجشہ بڑا خوش آواز تھا اس کے گانے سے اونٹ مست ہو کر خوب بھاگ رہے تھے آپ کو ڈر ہوا کہیں عورتیں گر نہ جائیں اس لئے فرمایا آہستہ لے چل بعضے لوگوں نے کہا انجشہ چونکہ خوش آواز تھا تو آپ کو ڈر ہوا کہیں عورتیں اس کی آواز پر مفتون نہ ہو جائیں مگر یہ توجیہ صحیح نہیں ہے۔ انجشہ ایک غلام تھا اور امہات المومنین کا ایک غلام پر مفتون ہونا خلاف عقل اور خلاف قیاس ہے۔ ۱۲ منہ۔
۴؎ عیب اس طرح کرو کہ زبان عرب میں ساق خود متعدی ہے سوقک القواریر کہنا چاہیئے تھا بالقواریر کہنا اور ب لانا ضرور نہ تھا مگر ابو قلابہ کا یہ کہنا صحیح نہیں ہو سکتا زبان عرب میں ب زائد بھی آتی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو خاص عربی اور افصح الفصحا تھے آپ کے کلام پر عیب کرنا چہ معنی دارد بعضوں نے کہا عیب یہ کہ آپ نے عورتوں کو شیشوں سے تشبیہ دی مگر اس میں بھی کوئی عیب نہیں یہ تشبیہ بہت عمدہ ہے ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ۔

۱۷۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَيْفَ بِنَسَبِي؟ فَقَالَ حَسَّانُ لَأَسُلَّنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعَرَةُ مِنَ الْعَجِينِ، وَعَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: ذَهَبْتُ أَسُبُّ حَسَّانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ: لَا تَسُبَّهُ فَإِنَّهُ كَانَ يُنَافِحُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## باب مشرکوں کی ہجو کہنا درست ہے

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ نے کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا حسان بن ثابتؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کی ہجو کہنے کی اجازت چاہی آپ نے فرمایا ان کا میرا خاندان ایک ہے (تو میں بھی اس میں شریک ہو جاؤں گا) حسان نے کہا میں آپ کو اس میں سے اس طرح نکال لوں گا جیسے آٹے میں سے بال نکال لیتے ہیں (اور اسی سند سے) ہشام بن عروہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں حضرت عائشہ کے سامنے حسان کو برا کہنے لگا[۱] انہوں نے کہا حسان کو مت برا کہہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مشرکوں کو جواب دیتا تھا[۲]

۱؎ چونکہ وہ حضرت عائشہ پر تہمت لگانے میں شریک تھے ۱۲ منہ۔
۲؎ مشرکوں کی ہجو کرتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرفداری کرتا تھا اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ اس روایت سے حضرت عائشہ کی پاک نفسی اور دینداری اور پرہیز گاری معلوم ہوتی ہے کس درجہ کی پاک نفس اور فرشتہ خصلت تھیں چونکہ

حسان نے اللہ اور رسول کی طرفداری اور حمایت کی تھی اس لئے اپنی ایذا کا جو ان کی طرف سے پہنچی تھی کچھ خیال نہ کیا اور ان کو برا کہنے سے منع فرمایا مسلمانو! تم کو کیا ہو گیا ہے تم حضرت عائشہ کی پیروی کیوں نہیں کرتے جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتے ہیں اور دین اسلام کی حمایت کرتے ہیں ان کو ادنیٰ وجوہ پر کہیں وہابی بتاتے ہو کہیں منکر اولیا قرار دیتے ہو اگر بالفرض وہ کسی ولی یا امام کو برا بھی کہتے ہیں تب بھی اللہ اور اس کے رسول سے تو محبت رکھتے ہیں تم کو اللہ اور رسول کی محبت کا خیال کر کے ان کو برا نہ کہنا چاہیئے ۱۲ منہ۔

---

١٧٥- حَدَّثَنَا أَصْبَغُ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ الْهَيْثَمَ بْنَ أَبِي سِنَانٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ فِي قَصَصِهِ يَذْكُرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَخًا لَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّفَثَ يَعْنِي بِذَلِكَ ابْنَ رَوَاحَةَ قَالَ:-

فِينَا رَسُولُ اللهِ يَتْلُو كِتَابَهُ
إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا
بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْكَافِرِينَ الْمَضَاجِعُ

تَابَعَهُ عُقَيْلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنْ سَعِيدٍ وَالْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

ہم سے اصبغ (بن فرج) نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے ان کو ہیثم بن ابی سنان نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہؓ سے سنا وہ حالات اور قصے بیان کرتے کرتے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے لگے آپ فرماتے تھے تمہارا ایک بھائی (شاعر) جو بیہودہ نہیں بکتا وہ یوں کہتا ہے آپ نے عبداللہ بن رواحہ کو مراد کیا۔

ایک پیغمبر خدا کا پڑھتا ہے اس کی کتاب
اور سناتا ہے ہمیں جب صبح کی پو ن پھٹتی ہے
ہم تو اندھے تھے اسی نے رستہ بتلا دیا
بات ہے اس کی یقینی دل میں جا کر کھبتی ہے
رات کو رکھتا ہے پہلو اپنے بستر سے الگ
کافروں کی خواب گاہ کو نیند بھاری کرتی ہے

یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقیل نے بھی زہری سے روایت کیا[1] اور محمد بن ولید زبیدی نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب اور عبدالرحمن اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے اس حدیث کو روایت کیا[2]۔

[1] اس کو طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا ۱۲ منہ۔
[2] اس کو امام بخاری نے تاریخ صغیر اور طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

۱۷۶- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَسَّانَ بْنَ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيَّ يَسْتَشْهِدُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَيَقُولُ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ نَشَدْتُكَ بِاللّٰهِ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے حسان بن ثابتؓ سے سنا کہ انہوں نے ابوہریرہؓ سے گواہی چاہی[1] حسان کہنے لگے ابوہریرہؓ میں تم کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے حسان اللہ کے رسول کی طرف سے (مشرکوں) کو جواب دے اور آپ دعا کرتے تھے یا اللہ روح القدس سے حسان کی مدد کر ابوہریرہ نے کہا ہاں بے شک میں نے سنا ہے۔

[1] جب حضرت عمرؓ نے ان کو مسجد میں شعر پڑھنے پر ڈانٹا۔

---

۱۷۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِحَسَّانَ اهْجُهُمْ أَوْ قَالَ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی ابن ثابت سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حسان سے فرمایا مشرکوں کی ہجو کر اور جبریل علیہ السلام تیرے ساتھ ہیں۔

---

## بَابُ مَا يُكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْغَالِبُ عَلَى الْإِنْسَانِ الشِّعْرُ حَتّٰى يَصُدَّهُ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ۔

باب شعر شاعری میں اس طرح اوقات صرف کرنا منع ہے کہ اللہ کی یاد اور علم حاصل کرنے اور قرآن کی تلاوت کرنے سے آدمی باز رہے[1]

[1] رات دن شعر گوئی میں مشغول رہے۔ ۱۲ منہ

---

۱۷۸- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسٰى: أَخْبَرَنَا حَنْظَلَةُ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ

ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو حنظلہ نے خبر دی انہوں نے سالم سے انہوں نے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا

ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھر جائے۔[1]

[1] پیٹ بھر جانے سے یہی مطلب ہے کہ سوا شعروں کے اور کچھ اس کو یاد نہ ہو نہ قرآن یاد کرے نہ حدیث دیکھے رات دن شعر گوئی میں مشغول رہے ۱۲ منہ۔

---

۱۷۹- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا حَتَّى يَرِيَهُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابو صالح سے سنا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے یہاں تک کہ وہ اس کو کھائے تو اس سے بہتر ہے کہ شعروں سے بھر جائے (بس شعر ہی اس کو یاد ہوں اور کچھ اس کے پیٹ میں نہ ہو)

---

## بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرِبَتْ يَمِينُكِ وَعَقْرَى حَلْقَى۔

باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا تیرے ہاتھ کو مٹی لگے[1] یا تجھ کو زخم لگے تیرے حلق میں بیماری ہو[2]

[1] یعنی تجھ پر مفلسی آئے تو اپنے ہاتھ سے گھر لیپے پوتے ۱۲ منہ

[2] یا بانجھ سر منڈی اصل میں عقریٰ حلقیٰ عرب لوگ منحوس عورت کو کہتے ہیں اور یہ کلمات غصے اور پیار دونوں وقت کہے جاتے ہیں ان سے بد دعا دینا مقصود نہیں ہے ۱۲ منہ

---

۱۸۰- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ بَعْدَ مَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَقُلْتُ: وَاللّٰهِ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا حجاب کا (پردہ کا) حکم اترنے کے بعد افلح جو ابو القعیس کا بھائی تھا (اور میرا رضاعی چچا ہوتا تھا) آیا اور اندر آنے کی اجازت مانگی میں نے کہا خدا کی قسم میں تو اس وقت تک

سَلَّمَ فَإِنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ الرَّجُلَ لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي وَلَكِنْ أَرْضَعَتْنِي امْرَأَتُهُ قَالَ: ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ تَرِبَتْ يَمِينُكِ، قَالَ عُرْوَةُ: فَبِذَلِكَ كَانَتْ عَائِشَةُ تَقُولُ: حَرِّمُوا مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

اجازت نہ دوں گی جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے پوچھ نہ لوں کیونکہ ابو القعیس کے بھائی نے مجھ کو دودھ نہیں پلایا بلکہ (اس کی بھاوج) ابو القعیس کی جورو نے پلایا ہے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو مردوے نے تھوڑے دودھ پلایا ہے بلکہ عورت نے (اس لئے مردوے کے سامنے میں کیسے نکل سکتی ہوں۔) آپ نے فرمایا نہیں اس کو اندر آنے کی اجازت دے وہ تیرا چچا ہوا تیرے ہاتھ کو مٹی لگے عروہ نے کہا حضرت عائشہ اسی حدیث کی رو سے یہ کہتی تھیں کہ جتنے رشتے خون کی وجہ سے حرام ہوتے ہیں وہ رضاعت سے بھی حرام ہوتے ہیں

---

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنْفِرَ فَرَأَى صَفِيَّةَ عَلَى بَابِ خِبَائِهَا كَئِيبَةً حَزِينَةً لِأَنَّهَا حَاضَتْ فَقَالَ: عَقْرَى حَلْقَى، لُغَةُ قُرَيْشٍ، إِنَّكِ لَحَابِسَتُنَا ثُمَّ قَالَ: أَكُنْتِ أَفَضْتِ يَوْمَ النَّحْرِ؟ يَعْنِي الطَّوَافَ قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ: فَانْفِرِي إِذًا۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے حکم بن عتیبہ نے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا (حجۃ الوداع) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ کی طرف) کوچ کرنا چاہا (جب حج سے فراغت ہوئی) تو خیمے کے دروازے پر ام المومنین صفیہ کو رنجیدہ اور غمگین پایا کیونکہ ان کو حیض آگیا تھا[1] آپ نے فرمایا عقری حلقی[2] یہ قریش کا محاورہ ہے[3] اب تو ہم کو روک رکھے گی پھر آپ نے پوچھا تو نے دسویں تاریخ طواف الافاضہ[4] یعنی طواف الزیارۃ کیا تھا (جو فرض ہے) انہوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تو کوچ کر۔

[1] وہ طواف الوداع نہیں کر سکتی تھیں ۱۲ منہ
[2] تو زخمی ہو تیرے حلق میں درد ہو ۱۲ منہ
[3] غصے اور پیار میں ایسے الفاظ کہتے ہیں ۱۲ منہ
[4] پھر کیا غم ہے طواف الوداع کچھ ضرور نہیں ۱۲ منہ

## بَابُ مَا جَاءَ فِي زَعَمُوا۔

١٨٢- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَا مُرَّةَ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أُمَّ هَانِئٍ بِنْتَ أَبِي طَالِبٍ تَقُولُ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: مَنْ هٰذِهِ؟ فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ، فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهِ قَامَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلًا قَدْ أَجَرْتُهُ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ، قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذَاكَ ضُحًى۔

## باب زَعَمُوا کہنے کا بیان[1]

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابوالنضر سے جو عمر بن عبیداللہ کے غلام تھے ان سے ابومرہ نے بیان کیا جو ام ہانی بنت ابی طالب کے غلام تھے انہوں نے ام ہانی سے سنا (جو حضرت علیؓ کی بہن تھیں) وہ کہتی تھیں جس سال مکہ فتح ہوا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئی میں نے دیکھا آپ غسل کر رہے ہیں اور حضرت فاطمہؓ آپ کی صاحبزادی ایک کپڑے سے آڑ کئے ہوئے ہیں میں نے (پردے کے پیچھے سے) آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا کون ہے میں نے کہا میں ام ہانی ہوں آپ نے فرمایا مرحبا ام ہانی (یعنی تم اچھی آئیں) جب غسل سے فارغ ہوئے تو آپ نے کھڑے ہو کر ایک ہی کپڑا لپیٹے ہوئے آٹھ رکعتیں (چاشت کی نماز کی) پڑھیں جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں کے بیٹے (یعنی حضرت علیؓ) یہ کہتے ہیں (زعم کرتے ہیں[2]) وہ ہبیرہ کے بیٹے فلاں شخص کو مار ڈالیں گے جس کو میں نے پناہ دی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ام ہانی! جس کو تو نے پناہ دی ہم بھی اس کو پناہ دیں گے (ہرگز نہیں مارنے کے) ام ہانی نے کہا یہ وقت چاشت کا تھا۔

[1] زعموا کا کہنا بعضے لوگوں نے مکروہ جانا ہے کیوں کہ یہ لفظ اکثر ایسی جگہ بولا جاتا ہے جہاں کہنے والے کو اپنی بات کی سچائی کا یقین نہ ہو عرب میں مثل ہے۔ زعموا جھوٹ کی سواری ہے ۱۲ منہ۔

[2] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ ام ہانی نے زعم ابن امی کہا تو زعموا کہنا جائز ہے ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ وَيْلَكَ

## باب تجھ پر افسوس کہنا درست ہے۔

۱۸۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: ارْكَبْهَا، قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ، قَالَ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص[1] کو دیکھا اونٹ ہانکے لئے جا رہا ہے (خود پیدل چل رہا ہے) آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا وہ کہنے لگا یہ قربانی کا اونٹ ہے (جو حرم کو جا رہا ہے) آپ نے فرمایا سوار ہو جا پھر کہنے لگا یہ قربانی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا تجھ پر افسوس۔

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ

---

۱۸۴- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ لَهُ: ارْكَبْهَا، قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ: ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا اونٹ ہانکے لئے جا رہا ہے آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ قربانی کا اونٹ ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا تجھ پر افسوس دوسری یا تیسری بار میں یوں فرمایا۔

---

۱۸۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ح وَأَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ مَعَهُ غُلَامٌ لَهُ أَسْوَدُ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ يَحْدُو فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيْحَكَ يَا أَنْجَشَةُ رُوَيْدَكَ بِالْقَوَارِيرِ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالک سے دوسری سند اور اس حدیث کو حماد نے ایوب سختیانی سے بھی انہوں نے قلابہ سے انہوں نے انسؓ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ کیساتھ آپکا ایک غلام تھا کالا انجشہ نامی وہ حدا گا رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے تجھ پر افسوس انجشہ شیشوں کو آہستہ لے چل۔

١٨٦ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: أَثْنَى رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ أَخِيكَ ثَلَاثًا مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ أَحْسِبُ فُلَانًا وَاللَّهُ حَسِيبُهُ وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللَّهِ أَحَدًا إِنْ كَانَ يَعْلَمُ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انہوں نے خالد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوسرے شخص کی تعریف کی آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ ڈالی تین بار یہی فرمایا اگر کوئی تم میں سے کسی کی خواہ مخواہ تعریف کرنا چاہے تو یوں کہے میں فلاں شخص کو ایسا سمجھتا ہوں آگے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں کسی کو نیک نہیں کہہ سکتا یعنی یوں نہیں کہہ سکتا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں بھی نیک ہے۔

ا؎ حافظ نے کہا مجھ کو ان دونوں شخصوں کے نام معلوم نہیں ہوئے ۱۲ منہ۔

۲؎ کیوں کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے علم کی خبر نہیں ۱۲ منہ۔

---

١٨٧ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَالضَّحَّاكِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ ذَاتَ يَوْمٍ قِسْمًا فَقَالَ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ: رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، يَا رَسُولَ اللَّهِ اعْدِلْ، قَالَ: وَيْلَكَ مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ: ائْذَنْ لِي فَلْأَضْرِبْ عُنُقَهُ، قَالَ: لَا، إِنَّ لَهُ أَصْحَابًا يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمُرُوقِ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يُنْظَرُ إِلَى نَصْلِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنْظَرُ إِلَى رِصَافِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ، ثُمَّ

مجھ سے عبدالرحمٰن بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے انہوں نے امام اوزاعی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ اور ضحاک سے ان دونوں نے ابوسعید خدری سے آپ نے فرمایا ایک دن ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوٹ کا مال تقسیم کر رہے تھے اتنے میں ذوالخویصرہ جو بنی تمیم قبیلے کا ایک شخص تھا کہنے لگا یا رسول اللہ انصاف کیجئے آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس اگر میں (اللہ کا رسول ہو کر) انصاف نہ کروں گا تو پھر (دنیا میں) کون انصاف کرے گا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ (یہ منافق معلوم ہوتا ہے) اجازت دیجئے اس کی گردن اڑا دیتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں اس کے کچھ جوڑ والے (میری امت میں) پیدا ہوں گے (خارجی مردود) تم ان کی نماز کے سامنے اپنی نماز ناچیز جانو گے اور ان کے روزے کے سامنے اپنے روزے حقیر سمجھو گے (لیکن ان سب باتوں پر ایسی عبادت پر) دین

يُنظَرُ إِلَى نَضِيِّهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ ثُمَّ يُنظَرُ إِلَى قُذَذِهِ فَلَا يُوجَدُ فِيهِ شَيْءٌ سَبَقَ الْفَرْثَ وَالدَّمَ يَخْرُجُونَ عَلَى حِينِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ إِحْدَى يَدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ، قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشْهَدُ أَنِّي كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ قَاتَلَهُمْ فَالْتُمِسَ فِي الْقَتْلَى فَأُتِيَ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سے ایسے باہر ہو جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور میں سے پار نکل جاتا ہے اس کی پیکان کو دیکھو تو اس میں کچھ نشان نہیں ملتا (نہ خون ہی نہ گوشت) پھر پٹھے کو دیکھو تو اس میں بھی کچھ نہیں پھر لکڑی کو دیکھو تو اس میں بھی کچھ نہیں پھر پَر کو دیکھو تو خالی ہے وہ تو لید خون سب کو چھوڑ کر زن سے نکل گیا یہ لوگ اس وقت پیدا ہوں گے جب لوگوں میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ (ایک خلیفہ پر متفق نہ ہوں گے) ان کی نشانی یہ ہے ان میں (سرِ لشکر) ایک ایسا آدمی ہو گا جس کا ایک ہاتھ عورت کی چھاتی کی طرح یا گوشت کے لوتھڑے کی طرح تھل تھل ہل رہا ہو گا ابو سعید خدری کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی اور جب میں حضرت علیؓ کے ساتھ ہو کر ان لوگوں سے (نہروان میں) لڑا تھا تو لاشوں میں اس شخص کی تلاش کی گئی پھر دیکھا تو اس کا وہی حال ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا۔ (اس کا ایک ہاتھ پستان کی طرح تھا[1])

[1] اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عبادت اور تقویٰ اور زہد کچھ کام نہیں آتا نہ خدا کی بارگاہ میں اس کی وجہ سے آدمی مقبول ہو سکتا ہے جب تک اللہ اور اس کے رسول اور اہل بیت سے محبت نہ رکھے محبت ہی تو وہ چیز ہے جو تھوڑی سی عبادت پر آدمی کو ولایت کے درجہ پر پہنچا دیتی ہے محبت ہی میں سب کچھ ہوتا ہے۔ مولانا فضل الرحمان صاحب فرماتے ہیں اور اللہ اور رسول پر جان قربان کرنا چاہیئے بس یہی ولایت ہے ۔ اے رسول من فدایت جان من ۔ جملہ فرزندان و خاندان من یہ محبت صرف دعوے کرنے سے یا زبان سے کہہ دینے سے یا مولود کی مجلسیں کرنے سے یا قصاید نعتیہ پڑھوانے سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کرنے سے اور ہر بات میں آپ کی سنت اور روش پر چلنے سے گو دنیا کے تمام لوگ اور عزیز و اقارب دوست آشنا بیزار ہو جائیں سب الگ ہو جائیں، گالیاں دیں بُرا بھلا کہیں مگر حدیث شریف نہ چھوٹے ہر وقت حدیث کا تعلق رہے سفر ہو یا حضر صبح ہو یا شام حدیث کا مطالعہ حدیث پر چلنے کا شوق حدیث کی کتاب سے محبت حدیث پر چلنے والوں سے الفت حدیث کو شائع کرنے والوں سے عشق بس یہی شیوہ رہے زندگی حدیث پر ہر وقت بغل میں حدیث یہی تمغہ رہے یا اللہ ہمارے پاس کوئی نیک عمل نہیں ہے جو تیری درگاہ میں پیش کرنے کے قابل ہو یہی قرآن کی تفسیر اور صحیح بخاری کا ترجمہ ہمارے پاس ہے جو قیامت کے دن تیرے سامنے لائیں گے تو رحیم و کریم ہے قبول کرنے والا ہے ۱۲ منہ۔

۱۸۸-حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ، قَالَ: وَيْحَكَ، قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى أَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: أَعْتِقْ رَقَبَةً، قَالَ: مَا أَجِدُهَا، قَالَ: فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ، قَالَ: لَا أَسْتَطِيعُ، قَالَ: فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا، قَالَ: مَا أَجِدُ، فَأُتِيَ بِعَرَقٍ فَقَالَ: خُذْهُ فَتَصَدَّقْ بِهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَى غَيْرِ أَهْلِي؟ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا بَيْنَ طُنُبَيِ الْمَدِينَةِ أَحْوَجُ مِنِّي فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ، قَالَ: خُذْهُ، تَابَعَهُ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَيْلَكَ۔

ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو اوزاعی نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ ایک شخص ؏ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ میں تباہ ہو گیا آپ نے فرمایا ارے تجھ پر افسوس (کہہ تو کیا حال ہے) وہ کہنے لگا میں رمضان میں (دن کو روزے میں) اپنی جورو پر چڑھ بیٹھا آپ نے فرمایا ایک بردہ آزاد کر دے کہنے لگا اتنا مقدور نہیں آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے لگا تار روزے رکھ لے کہنے لگا یہ بھی مجھ سے نہیں ہو سکتا [1] آپ نے فرمایا تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا کہنے لگا اس کا بھی مقدور نہیں ہے۔ اس کے بعد ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کا ایک تھیلہ آیا آپ نے فرمایا لے یہ لے جا اور فقیروں کو بانٹ دے وہ کہنے لگا یا رسول اللہ کیا اپنے گھر والوں کو نہ دوں اور فقیروں کو بانٹوں خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مدینہ کے دونوں طناب (یعنی دونوں سروں دونوں کناروں) میں مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں یہ سن کر آپ ہنسے کہ آپ کی کچلیاں کھل گئیں آپ نے فرمایا جا تو ہی لے لے اوزاعی کے ساتھ اس حدیث کو یونسؒ نے بھی زہری سے روایت کیا [2] اور عبدالرحمٰن بن خالد نے زہری سے اس حدیث میں بجائے ویحک کے ویلک روایت کیا ہے [3] (معنی ایک ہی ہے)

[1] ایک مہینے کے روزے تو نباہ نہ سکے دو مہینے برابر مسلسل کیسے روزے رکھ سکوں گا ۱۲ منہ۔

[2] اس کو امام بیہقی نے وصل کیا۔ ۱۲ منہ۔

[3] اس کو امام طحاوی نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

؏ سلمہ بن صخر یا سلمان بن صخر ۱۲ منہ۔

---

۱۸۹-حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ

ہم سے سلیمان ابن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہا ہم سے ولید نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے

قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ أَعْرَابِيًّا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْهِجْرَةِ، فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ، فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

انہوں نے عطا بن یزید لیثی سے انہوں نے ابوسعید خدری سے کہ ایک گنوار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے لگا یا رسول اللہ مجھے ہجرت کے بارے میں بتلایئے (اس کی نیت ہجرت کی تھی) آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہجرت (کو کیا سمجھا ہے) بہت مشکل ہے آخر تیرے پاس اونٹ ہیں اس نے کہا جی ہاں آپ نے پوچھا تو انکی زکوٰۃ ادا کرتا ہے بولا جی ہاں آپ نے فرمایا بس سالے ملکوں کے پرے (سات سمندر پار) عمل کرتا رہ (دینی فرائض ادا کرتا رہ) اللہ تعالیٰ تیرے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرنے کا۔

---

۱۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَبِي عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ قَالَ شُعْبَةُ: شَكَّ هُوَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَقَالَ النَّضْرُ عَنْ شُعْبَةَ وَيْحَكُمْ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ وَيْلَكُمْ أَوْ وَيْحَكُمْ۔

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے واقد بن محمد بن زید سے کہا میں نے والد سے سنا وہ ابن عمرؓ سے روایت کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے لوگو تم پر افسوس شعبہ نے کہا ان لوگوں نے (یعنی واقد وغیرہ نے) شک کی ہے کہ آنحضرت نے ویلکم کا لفظ فرمایا یا ویحکم کا کہیں ایسا نہ کرنا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر بن جاؤ اور نضر نے شعبہ سے (اسی سند سے) ویحکم بدون شک کے نقل کیا ہے اور عمر بن محمد نے اپنے والد سے ویلکم یا ویحکم [1]

[1] اس کو امام بخاری نے مغازی میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

---

۱۹۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَتَى السَّاعَةُ قَائِمَةٌ؟ قَالَ: وَيْلَكَ وَمَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ

ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے کہ جنگل والوں میں ایک شخص[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا کہنے لگا یا رسول اللہ (یہ تو فرمایئے) قیامت کب قائم ہوگی آپ نے فرمایا ارے تجھ پر افسوس تو نے قیامت کے لئے کیا سامان تیار کر رکھا ہے کہنے لگا میں نے تو کوئی سامان تیار نہیں کیا صرف اتنی بات ہے کہ میں اللہ

قَالَ: إِنَّكَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ، فَقُلْنَا: وَ نَحْنُ كَذَلِكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَفَرِحْنَا يَوْمَئِذٍ فَرَحًا شَدِيدًا فَمَرَّ غُلَامٌ لِلْمُغِيرَةِ وَكَانَ مِنْ أَقْرَانِي فَقَالَ: إِنْ أُخِّرَ هَذَا فَلَنْ يُدْرِكَهُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، وَ اخْتَصَرَهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا بس تو انہی کے ساتھ (قیامت میں) ہوگا جن سے محبت رکھتا ہے[2] یہ سن کر دوسرے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارا بھی یہی حال ہونا ہے آپ نے فرمایا بیشک[عــه] صحابہ کہتے ہیں اس دن ہم کو ایسی خوشی ہوئی بیحد خوشی[عــه] اتنے میں مغیرہ کا ایک غلام نکلا جو میرے ہم سن تھا (یعنی بچہ) آپ نے فرمایا اگر یہ بچہ زندہ رہا تو اس کو بڑھاپا آنے سے پہلے قیامت ہو جائے گی[3] شعبہ نے اس حدیث کو مختصر طور پر قتادہ سے روایت کیا انہوں نے کہا میں نے انس سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا بعضوں نے کہا ذوالخویصرہ یمانی جس نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا ۱۲ منہ۔

[2] ابھی ہم اوپر بیان کر چکے ہیں کہ خدا اور رسول کی محبت اصل الاصول ہے اس حدیث سے اس کی تصدیق ہوتی ہے آپ نے ان خارجیوں کو جو صائم النہار اور قائم اللیل بڑے عابد زاہد تھے دوزخی فرمایا اور اس بیچارے گنوار کو بہشتی قرار دیا وجہ یہ کہ خارجیوں کو اللہ اور رسول سے محبت نہ تھی حضرت علیؓ سے جو خلیفہ برحق اور محبوب رسول خدا تھے مقابلہ کرتے تھے مسلمان کو ذری ذری سی بات پر کافر بنا کر ان کو قتل کرتے تھے اس لئے ان کی عبادت اور پرہیزگاری کچھ کام نہ آئی ۱۲ منہ

[3] یعنی تم لوگ سب دنیا سے گزر جاؤ گے موت بھی ایک قیامت ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے من مات فقد قامت قیامتہ باقی قیامت کبرے یعنی آسمان زمین کا پھٹنا فنا ہونا اس کا وقت تو بجز خداوند کریم کے کوئی نہیں جانتا یہاں تک کہ پیغمبر صاحب بھی نہیں جانتے تھے ۱۲ منہ۔

عــه تم بھی جس سے محبت رکھو گے قیامت میں اس کے ساتھ رہو گے ۱۲ منہ

عــه اب کیا ہے بیڑا پار ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کی وجہ سے نجات ملنے کا یقین ہے ۱۲ منہ

---

## بَابُ عَلَامَةِ حُبِّ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

لِقَوْلِهِ تَعَالَى۔ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ۔

## باب اللہ کی محبت کس کو کہتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا اے پیغمبر کہہ دو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تم سے محبت رکھے گا۔[1]

[1] معلوم ہوا محبت خدا و رسول یہی اتباع شریعت ہے ۱۲ منہ

۱۹۲۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ۔

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا آدمی (قیامت میں) اس کے ساتھ رہے گا جس سے محبت رکھتا ہو۔

۱۹۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَقُولُ فِي رَجُلٍ أَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ تَابَعَهُ جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ وَأَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے کہ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے تھے ایک شخص (ابوذرؓ یا ابوموسیٰؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے کہنے لگے یا رسول اللہ آپ اس شخص کے باب میں کیا فرماتے ہیں جس کو کچھ لوگوں سے محبت ہو لیکن ان کے سے اعمال نہ کر سکے آپ نے فرمایا آدمی (قیامت کے دن) اس کے ساتھ رہے گا جس سے محبت رکھے (گو اس کے برابر نیک اعمال نہ کر سکے)[1] جریر بن عبدالحمید کے ساتھ اس حدیث کو جریر ابن حازم اور سلیمان بن قرم اور ابوعوانہ (وضاح) نے بھی اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔[2]

[1] یا اللہ ہم امام حسن علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں ہم کو ان کے ساتھ رکھ آمین یارب العالمین ۱۲ منہ

[2] جریر بن حازم کی روایت کو ابونعیم نے کتاب المحبین میں اور سلیمان بن قرم کی روایت امام مسلم نے اور ابوعوانہ کی روایت کو ابوعوانہ نے اپنی صحیح میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

۱۹۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ: الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ، تَابَعَهُ أَبُو مُعَاوِيَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کبھی ایسا ہوتا ہے ایک آدمی کچھ لوگوں سے محبت تو رکھتا ہے مگر ان کے سے نیک اعمال نہیں کر سکتا آپ نے فرمایا آدمی اسی کے ساتھ رہے گا جس سے محبت رکھے سفیان کے ساتھ اس حدیث کو ابومعاویہ اور محمد بن عبید نے بھی روایت کیا۔[2]

لے امام ابونعیم نے اس حدیث یعنی المرء مع من احب کے سب طریقوں کو کتاب المحبین مع المحبوبین میں جمع کیا تو بیس صحابہ کے قریب اس کے راوی نکلے سبحان اللہ یہ حدیث بڑی خوش خبری کی حدیث ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور رسول کے اہل بیت اور صحابہ اور اولیاء اللہ سے محبت رکھتے ہیں ۱۲ منہ۔

ﮯ ان دونوں کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

---

۱۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَتَى السَّاعَةُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: مَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: مَا أَعْدَدْتُ لَهَا مِنْ كَثِيرِ صَلَاةٍ وَلَا صَوْمٍ وَلَا صَدَقَةٍ وَلٰكِنِّي أُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، قَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے والد (عثمان مروزی) نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ ایک شخص لے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ قیامت کب آئے گی آپ نے فرمایا تو نے قیامت کے لئے ایسا کیا سامان کیا ہے ﮯ۔ وہ بولا میں نے تو کچھ سامان نہیں کیا ہے نہ میرے پاس بہت نمازیں ہیں نہ بہت روزے نہ بہت صدقے اتنی بات ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا (بس یہی کافی ہے) تو اسی کے ساتھ رہیگا جس سے محبت رکھتا ہے ﯿ

لے یہ ذوالخویصرہ یمانی تھا جس نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا ۱۲ منہ۔

ﮯ جو اس کا انتظار کر رہا ہے پوچھتا ہے کب آئے گی ۱۲ منہ

ﯿ بڑی محبت اللہ اور رسول کی یہ ہے کہ دین کی مدد کرے جو لوگ دین اسلام پر اعتراض کریں ان کو جواب دے دین کی کتابیں پھیلائے دین کے مدرسے جاری کرے دین کے واعظ مقرر کرے جو ملکوں کا دورہ کرتے پھریں اور اسلام کی دعوت کرتے رہیں۔ بچوں اور عورتوں کو دین کی باتیں تعلیم کرنے کا بندوبست کرے ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ اخْسَأْ

## باب کسی کو یہ کہنا چل دور ہو

۱۹۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَائِدٍ قَدْ

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سلم بن زریر نے کہا میں نے ابو رجاء سے سنا کہا میں نے ابن عباس سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا اچھا میں نے تیرے لئے ایک بات دل میں ٹھان لی ہے بتلا تو وہ کیا بات ہے وہ کہنے

خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَمَا هُوَ قَالَ: الدُّخُّ[1] قَالَ: اخْسَأْ[2]

لگا دُخ ہے[1] آپ نے فرمایا چل دور ہو۔[2]

[1] پورا دُخان کا لفظ بھی نہیں بتلایا ۱۲ منہ۔

[2] یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ۔

---

۱۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ انْطَلَقَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدَهُ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فِي أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ يَوْمَئِذٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الْأُمِّيِّينَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ: أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ؟ فَرَضَّهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: آمَنْتُ بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ، ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ مَاذَا تَرَى؟ قَالَ: يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِّطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا قَالَ هُوَ الدُّخُّ، قَالَ: اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ، قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَأْذَنُ لِي فِيهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ؟ قَالَ رَسُولُ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبداللہ نے ان کو عبداللہ بن عمرؓ نے کہ حضرت عمرؓ اور کئی اصحاب کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ابن صیاد کے پاس تشریف لے گئے (جس کے دجال ہونے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گمان تھا) دیکھا تو وہ لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے مکانوں میں کھیل رہا ہے ان دنوں ابن صیاد جوانی کے قریب تھا۔ اس کو (کھیل میں) خبر ہی نہ ہوئی یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اس کی پیٹھ پر مارا پھر فرمانے لگے تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں ابن صیاد نے آپ کی طرف دیکھا اور کہا میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ ان پڑھ لوگوں کے پیغمبر ہیں اس کے بعد ابن صیاد نے آپ سے پوچھا کیا آپ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ میں اللہ کا رسول ہوں آپ نے اس کو ڈھکیل دیا اور فرمایا میں اللہ اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لایا پھر آپ نے اس سے پوچھا بتلا تجھ کو کیا دکھلائی دیتا ہے کہنے لگا میرے پاس سچے اور جھوٹے دونوں آتے ہیں آپ نے فرمایا پھر تو تیرا کام سب گول مول ہو گیا (اب تمیز کیسے ہوگی کونسی بات جھوٹ ہے کون سی سچ) پھر آپ نے فرمایا اچھا میں نے تیرے (بتانے کے) لئے ایک بات دل میں ٹھان لی ہے بھلا بتا تو وہ کہنے لگا دُخ ہے آپ نے فرمایا چل دور ہو بس تیرا اتنا ہی حوصلہ ہے اس سے بڑھ کہاں سکتا ہے حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اجازت دیجیے

اللہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: إِنْ یَکُنْ ھُوَ لَا
تُسَلَّطُ عَلَیْہِ وَإِنْ لَمْ یَکُنْ ھُوَ فَلَا خَیْرَ
لَکَ فِی قَتْلِہِ، قَالَ سَالِمٌ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰہِ
ابْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِکَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَأُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ
الْأَنْصَارِیُّ یَؤُمَّانِ النَّخْلَ الَّتِی فِیْہَا ابْنُ
صَیَّادٍ حَتّٰی إِذَا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَفِقَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَتَّقِی بِجُذُوْعِ النَّخْلِ وَھُوَ یَخْتِلُ
أَنْ یَسْمَعَ مِنِ ابْنِ صَیَّادٍ شَیْئًا قَبْلَ أَنْ
یَرَاہُ وَابْنُ صَیَّادٍ مُضْطَجِعٌ عَلٰی فِرَاشِہِ
فِی قَطِیْفَۃٍ لَہُ فِیْہَا رَمْرَمَۃٌ أَوْ زَمْزَمَۃٌ
فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَیَّادٍ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ یَتَّقِی بِجُذُوْعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ
لِابْنِ صَیَّادٍ: أَیْ صَافِ! وَھُوَ اسْمُہُ، ھٰذَا
مُحَمَّدٌ، فَتَنَاھَی ابْنُ صَیَّادٍ، قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَرَکَتْہُ بَیَّنَ
قَالَ سَالِمٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّاسِ فَأَثْنٰی عَلَی
اللّٰہِ بِمَا ھُوَ أَھْلُہُ ثُمَّ ذَکَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ:
إِنِّی أُنْذِرُکُمُوْہُ مَا مِنْ نَبِیٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ
قَوْمَہُ لَقَدْ أَنْذَرَہُ نُوْحٌ قَوْمَہُ وَلٰکِنِّی
سَأَقُوْلُ لَکُمْ فِیْہِ قَوْلًا لَمْ یَقُلْہُ نَبِیٌّ
لِقَوْمِہِ تَعْلَمُوْنَ أَنَّہُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللّٰہَ
لَیْسَ بِأَعْوَرَ۔

میں اس کی گردن اڑا دوں آپؐ نے فرمایا نہیں اگر یہ کمبخت دجال ہے تب تو تو اس کو مار ہی نہ سکے گا اور اگر دجال نہیں ہے تو اس کے مارنے میں فائدہ ہی کیا ہوگا۔[1] سالم نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا اس واقعہ کے بعد ایک بار اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابی بن کعب کو ساتھ لے کر اس باغ کے قصد سے چلے جہاں پر ابن صیاد رہا کرتا تھا جب باغ میں پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کی ٹہنیوں میں چھپنا شروع کیا آپ کا مطلب یہ تھا کہ ابن صیاد آپ کو نہ دیکھے اور آپ اس کی باتیں سن لیں اس وقت ابن صیاد اپنے بچھونے پر ایک چادر اوڑھے پڑا گن گن کر رہا تھا لیکن ہوا یہ کہ اس کی ماں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لیا آپ ٹہنیوں کی آڑ میں چھپ رہے تھے اور ابن صیاد کو خبر کر دی ارے صاف ارے صاف یہ ابن صیاد کا نام تھا دیکھ یہ محمد آن پہنچے یہ سنتے ہی وہ خاموش ہو رہا آنحضرت صلی اللہ علیہ نے فرمایا اگر اس کی ماں چپ رہتی تو ابن صیاد کی باتوں سے کچھ اس کا حال معلوم ہوتا سالم نے کہا عبداللہ بن عمر کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اللہ کی تعریف کی جیسے چاہیے پھر دجال کا ذکر کیا فرمایا میں تم کو دجال سے ڈراتا ہوں اور ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو اس سے ڈرایا ہے یہاں تک کہ نوح پیغمبر نے بھی (جن کو ہزاروں برس گزر چکے) مگر میں تم کو دجال کی ایسی نشانی بتلاتا ہوں جو کسی پیغمبر نے اپنی امت کو نہیں بتلائی وہ کیا ہے دجال (مردود) کانا ہوگا (اس پر خدائی کا دعویٰ کرے گا) خدا تعالیٰ کانا نہیں ہے۔ (وہ ہر عیب سے پاک ہے)[2]

[1] آپ نے ایسا گول گول جواب دیا کہ ابن صیاد کی بات کا نہ اقرار کیا نہ انکار اس میں یہ حکمت تھی کہ وہ خفا نہ ہو جائے اور جو باتیں اس سے پوچھیں وہ بتلاتا رہے ۱۲ منہ۔

لے چلو غرض کہ جہاں پاک لوگ دجال سے بے فکر ہو جائیں ۱۲ منہ۔
لے شاید آئندہ مسلمان ہو جائے اور ایسی کفر کی باتوں سے توبہ کرے ۱۲ منہ۔
لے امام بخاری نے کہا عرب لوگ کہتے ہیں خسأت الکلب یعنی میں نے کتے کو دتکار دیا اسی سے ہے قرآن سورہ اعراف میں (قردۃ خاسئین) یعنی بندر دتکارے ہوئے ۱۲ منہ۔

## بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ مَرْحَبًا، وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَاطِمَةَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي وَقَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ۔

## باب مرحبا کہنا[1]

اور حضرت عائشہ نے کہا[2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ زہرا کے لئے فرمایا (جب وہ تشریف لائیں) مرحبا میری بیٹی اور ام ہانی کہتی ہیں میں (فتح مکہ کے دن) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی تو آپ نے فرمایا مرحبا ام ہانی (یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے۔)

لے یہ عرب لوگوں کا محاورہ ہے جب کوئی ان کے گھر میں آتا ہے تو کہتے ہیں مرحبا اہلا وسہلا یعنی تم اچھی کشادہ جگہ میں آئے مطلب یہ ہے کہ آئیے آئیے تشریف لائیے یہاں آپ کو کوئی تکلیف نہ ہوگی ۱۲ منہ۔
لے اس کو خود امام بخاری نے علامات النبوۃ میں وصل کیا ۱۲ منہ

۱۹۸۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ أَبِي جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ الَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا حَيٌّ مِنْ رَبِيعَةَ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ مُضَرُ وَإِنَّا لَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ وَنَدْعُوا بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَقَالَ: أَرْبَعٌ وَأَرْبَعٌ، أَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَصَوْمُ رَمَضَانَ وَأَعْطُوا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے ابو التیاح (یزید بن حمید) نے انہوں نے ابو جمرہ (نصر بن عمران) سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا جب عبدالقیس قبیلے کے قاصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپ نے فرمایا مرحبا ان لوگوں کو جو آن پہنچے نہ وہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ (خوشی سے مسلمان ہو گئے ورنہ مارے جاتے شرمندہ ہوتے) وہ کہنے لگے یا رسول اللہ ہم ربیعہ قبیلے کی ایک شاخ ہیں اور ہمارے اور آپ کے بیچ میں (کمبخت) مضر کے کافر حائل ہیں[1] تو ہم آپ تک صرف ماہ حرام میں آسکتے ہیں (جس میں لوٹ کھسوٹ نہیں ہوتی) ہم کو ایسی ایک جچی ہوئی بات بتلا دیجیے جس پر ہم عمل کر کے بہشت حاصل کریں اور جو لوگ ہمارے ملک میں ہیں ان کو بھی اس کی دعوت دیں آپ نے

وَلَا تَشْرَبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

فرمایا چار چار باتیں میں بتلاتا ہوں (چار کرنے کی چار نہ کرنے کی) نماز پڑھو زکوٰۃ دیا کرو رمضان کے روزے رکھا کرو کافروں سے جو لوٹ ملے اس کا پانچواں حصہ (میرے پاس) داخل کردیا کرو۔ کدو کی تونبی سبز لاکھی مرتبان لکڑی کے کریدے برتن اور رال لگے ہوئے برتن میں کچھ نہ پیا کرو[2]

[1] ان کے ملک پر سے ہو کر ہم کو آنا پڑتا ہے ۱۲ منہ۔

[2] یہ حدیث اوپر کئی بار گزر چکی ہے۔

---

## بَابُ مَا يُدْعَى النَّاسُ بِآبَائِهِمْ۔

## باب لوگوں کو ان کے باپ کا نام لے کر (قیامت کے دن) بلایا جانا۔

۱۹۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْغَادِرَ يُرْفَعُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دغاباز کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا یہ فلاں شخص فلاں کے بیٹے کی دغابازی کا نشان ہے (سب لوگ اس کو دیکھ لو)۔

---

۲۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لِوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ (قعنبی) نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دغاباز کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا اٹھایا جائے گا اور پکار دیا جائے گا یہ فلاں شخص فلاں کے بیٹے کی دغابازی کا نشان ہے۔

---

## بَابٌ لَا يَقُلْ خَبُثَتْ نَفْسِي۔

## باب آدمی کو یوں نہ کہنا چاہیئے میرا نفس پلید ہو گیا[1]

۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ

ہم سے محمد بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي۔

انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا نفس پلید[1] ہوگیا بلکہ یوں کہے میرا نفس خراب یا پریشان ہوگیا۔

[1] کیوں کہ پلید برا لفظ ہے جو کافروں سے خاص ہے مسلمان پلید نہیں ہوسکتا ۱۲ منہ۔

---

۲۰۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ابْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ خَبُثَتْ نَفْسِي وَلٰكِنْ لِيَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِي تَابَعَهُ عُقَيْلٌ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا نفس پلید ہوگیا بلکہ یوں کہے میرا نفس خراب یا پریشان ہوگیا یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقیل نے بھی ابن شہابؒ سے روایت کیا[1]

[1] اس کو طبرانی نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ

## باب زمانہ کو برا کہنا منع ہے[1]

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَسُبُّ بَنُو آدَمَ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ بِيَدِي اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو ابو سلمہ نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آدمی زمانہ کو برا کہتا ہے اور زمانہ کا مالک تو میں ہوں رات اور دن سب میرے ہاتھ میں ہیں۔

[1] کیونکہ زمانہ خود کچھ نہیں کرسکتا جو کچھ کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کرتا ہے تو زمانہ کو برا کہنا گویا اللہ تعالیٰ کو برا کہنا ہے اکثر لوگوں کی عادت ہے جھٹ کہہ بیٹھتے ہیں کہ برا زمانہ ہے ۱۲ منہ۔

---

۲۰۴۔ حَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ

ہم سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے معمر نے —— انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُسَمُّوا الْعِنَبَ الْكَرْمَ وَلَا تَقُولُوا خَيْبَةَ الدَّهْرِ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الدَّهْرُ۔

سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگور کو کرم نہ کہو[1] اور نہ یوں کہو ہائے زمانہ کی خرابی کیوں کہ زمانہ تو اللہ کے اختیار میں ہے۔

[1] عرب لوگ اس کو کرم اس لئے کہتے کہ شراب پینے سے سخاوت اور بزرگی پیدا ہوتی ہے ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ

وَقَدْ قَالَ: إِنَّمَا الْمُفْلِسُ الَّذِي يُفْلِسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَقَوْلِهِ إِنَّمَا الصُّرَعَةُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ كَقَوْلِهِ لَا مُلْكَ إِلَّا لِلَّهِ فَوَصَفَهُ بِانْتِهَاءِ الْمُلْكِ ثُمَّ ذَكَرَ الْمُلُوكَ أَيْضًا فَقَالَ إِنَّ الْمُلُوكَ إِذَا دَخَلُوا قَرْيَةً أَفْسَدُوهَا۔

## باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یوں فرمانا

کرم تو مسلمان کا دل[1] ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں[2] ہے مفلس وہ ہے جو قیامت کے دن مفلس ہوگا یا کشتی زن پہلوان وہ ہے جو غصہ میں اپنے تئیں تھامے رہے[3]۔ یا خدا کے سوا اور کوئی بادشاہ نہیں ہے یعنی اور سب کی حکومتیں فنا ہونے والی ہیں اخیر میں اسی کی بادشاہت رہ جائے گی[4] باوجود اس کے پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام میں (سورہ سبا میں) یوں فرمایا بادشاہ لوگ جب کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس کو (لوٹ کھسوٹ) کر خراب کر دیتے ہیں[5]۔

[1] اس کا مطلب یہ ہے کہ مسلمان کے دل کے سوا اور کسی چیز کو مثلاً انگور کو کرم نہ کہنا چاہیے۔

[2] اس کو امام ترمذی نے وصل کیا۔ ۱۲ منہ۔

[3] یہ حدیث ابوہریرہؓ سے اور یہ موصولاً مذکور ہو چکی ہے ۱۲ منہ۔

[4] ان حدیثوں کو لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ انما کا کلمہ زبان عربی میں حصر کے لئے آتا ہے جیسے ما اور الا تو جب یہ فرمایا انما الکرم قلب المؤمن تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ قلب مومن کے سوا اور چیزوں کو کرم کہنا درست نہیں ۱۲ منہ۔

[5] تو یہاں ضرور ہے کہ بادشاہ سے معنی مجازی مراد ہو کیوں کہ حقیقی بادشاہ تو فرمایا کہ سوا خدا کے کوئی نہیں ہے۔ ۱۲ منہ۔

---

۲۰۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَيَقُولُونَ الْكَرْمُ إِنَّمَا الْكَرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے بیان کیا انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ انگور کو کرم کہتے ہیں۔ کرم تو مسلمان کا قلب (دل) ہے۔

## بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي فِيهِ الزُّبَيْرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب یوں کہنا میرے ماں باپ تم پر قربان اس باب میں زبیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے[1]

۲۰۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفَدِّي أَحَدًا غَيْرَ سَعْدٍ سَمِعْتُهُ يَقُولُ ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي أَظُنُّهُ يَوْمَ أُحُدٍ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے سعد بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے حضرت علی سے انہوں نے کہا میں نے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سُنا کہ آپ نے سعد بن ابی وقاص کے سوا کسی کے لئے یوں فرمایا ہو میرے ماں باپ تجھ پر قربان البتہ سعد بن ابی وقاص کے لئے میں سمجھتا ہوں آپ نے احد کے دن یوں فرمایا تیر لگا تجھ پر میرے ماں باپ قربان۔

[1] کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق میں ان سے فرمایا تم پر میرے ماں باپ صدقے یہ حدیث موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَيْنَاكَ بِآبَائِنَا وَأُمَّهَاتِنَا۔

باب یوں کہنا اللہ تعالیٰ مجھ کو آپ پر سے تصدق کرے۔

اور ابوبکرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا ہم نے اپنے ماں باپ کو آپ پر سے تصدق کیا ہے۔

۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَقْبَلَ هُوَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفِيَّةُ مُرْدِفُهَا عَلَى رَاحِلَتِهِ فَلَمَّا كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ عَثَرَتِ النَّاقَةُ فَصُرِعَ النَّبِيُّ صَلَّى

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی اسحاق نے انس بن مالکؓ سے وہ اور ابوطلحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (خیبر سے لوٹے) آرہے تھے آپ کے ساتھ ایک اونٹنی پر حضرت صفیہؓ سوار تھیں ایک جگہ رستے میں اونٹنی نے ٹھوکر کھائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صفیہ دونوں نیچے آرہے ابوطلحہ نے یہ حال دیکھ کر فوراً اپنے تئیں اونٹ سے گرا دیا (جلدی میں

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمَرْأَةُ وَأَنَّ أَبَا طَلْحَةَ قَالَ أَحْسِبُ قَالَ: اقْتَحَمَ عَنْ بَعِيرِهِ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ جَعَلَنِي اللّٰهُ فِدَاكَ هَلْ أَصَابَكَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: لَا وَلٰكِنْ عَلَيْكَ بِالْمَرْأَةِ فَأَلْقَى أَبُو طَلْحَةَ ثَوْبَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَقَصَدَ قَصْدَهَا فَأَلْقَى ثَوْبَهُ عَلَيْهَا فَقَامَتِ الْمَرْأَةُ فَشَدَّ لَهُمَا عَلَى رَاحِلَتِهِمَا فَرَكِبَا فَسَارُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِظَهْرِ الْمَدِينَةِ أَوْ قَالَ أَشْرَفُوا عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُهَا حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ۔

اترنے کی بھی مہلت نہ لی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے اللہ مجھ کو آپ پر سے قربان کرے آپ کو کچھ چوٹ تو نہیں لگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں مگر عورت کو دیکھو (اس سے پوچھو) ابوطلحہ کپڑا منہ پر ڈال کر حضرت صفیہؓ پاس گئے اور اپنا کپڑا ان پر ڈال دیا پھر وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور ابوطلحہ نے آپ کے لئے پالان مضبوط باندھا دونوں سوار ہوئے اور چلے جب مدینہ کے قریب پہنچے یا یوں کہا مدینہ دکھائی دینے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنے والے اپنے مالک کو پوجنے والے اس کی تعریف کرنے والے یہی کلمے برابر کہتے رہے یہاں تک کہ مدینہ میں پہنچے۔

لہ یہ حدیث موصولاً ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے باب الہجرۃ میں گزر چکی ۱۲ منہ ستر اللہ عیوبہ

---

## بَابُ أَحَبِّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقَوْلِ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهِ يَا بُنَيَّ۔

## باب اللہ تعالیٰ کو کون سے نام بہت پسند ہیں اور کسی کو یوں کہنا بیٹا[1]۔

۲۰۸۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرٍ قَالَ: وُلِدَ لِرَجُلٍ مِنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ، فَقُلْنَا لَا نَكْنِيكَ أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا كَرَامَةَ فَأَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سَمِّ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم سے محمد بن منکدر نے بیان کیا انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا ہم لوگوں میں ایک شخص[2] کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام قاسم رکھا ہم لوگ اس سے کہنے لگے ہم تجھ کو ابوالقاسم نہیں پکارنے کے اور تیرا اکرام نہیں کرنے کے (کیونکہ ابوالقاسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت تھی) اس نے جاکر آں حضرتؐ کو خبر کی آپؐ نے فرمایا اپنے لڑکے کا نام عبدالرحمٰن رکھ[3]۔

[1] یعنی پیار سے گو وہ بیٹا نہ ہو ۱۲ منہ۔

[2] اس کا نام معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ۔

[3] معلوم ہوا یہ نام اللہ کو پسند ہے جب تو آپ نے اس کے لڑکے کا نام یہ رکھا مگر حدیث سے یہ نہیں نکلتا کہ یہ سب ناموں میں

اللہ کو بہت پسند ہے جو باب کا مطلب تھا اور یہ مضمون صریحاً ایک حدیث میں وارد ہے کہ احب الاسماء الی اللہ عبد اللہ وعبد الرحمٰن۔

## بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي - قَالَهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

## باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت نہ رکھو۔ یہ انس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

ف اکثر علماء نے کہا ہے کہ یہ ممانعت آپ کی حیات تک تھی کیونکہ اس وقت ابو القاسم کنیت رکھنے سے آپ کو تکلیف ہوتی ایک روایت میں ہے کہ ایک شخص نے پکارا یا ابا القاسم آپ نے اس طرف منہ کیا تو اس نے کہا میں نے آپ کو نہیں پکارا تھا اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی بعضوں نے کہا یہ ممانعت اس وقت ہے جب کسی کا نام محمد ہو تو وہ ابو القاسم کنیت نہ رکھے۔

۲۰۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ وُلِدَ لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالُوا لَا نَكْنِيهِ حَتّٰى نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد نے کہا ہم سے حصین نے انہوں نے سالم سے انہوں نے جابرؓ سے انہوں نے کہا ہم میں ایک شخص کا لڑکا پیدا ہوا اس نے لڑکے کا نام قاسم رکھا (تاکہ لوگ اس کو ابو القاسم پکاریں) لیکن ہم نے اس سے کہا ہم تو تجھ کو ابو القاسم نہیں پکارنے کے جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ نہ لیں گے پھر آپ نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو۔

ف یہ روایت موصولاً کتاب البیوع میں گذر چکی ہے۔

۲۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي۔

ہم سے علی بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے کہا میں نے ابو ہریرہؓ سے سنا وہ کہتے تھے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت نہ رکھو۔

۲۱۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا سُفْيٰنُ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ رض وُلِدَ

ہم سے عبد اللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے کہا میں نے محمد بن المنکدر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے جابر بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے کہا ہم لوگوں میں ایک شخص

لِرَجُلٍ مِّنَّا غُلَامٌ فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقُلْنَا: لَا نَكْنِيكَ بِأَبِي الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: اسْمِ ابْنَكَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

کا لڑکا پیدا ہوا اس نے اس کا نام قاسم رکھا ہم نے کہا ہم تو تیری کنیت ابوالقاسم نہیں رکھنے کے نہ تیری آنکھ (اس کنیت سے پکار کر) ٹھنڈی کرنے کے آخر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ سے یہ حال عرض کیا آپ نے فرمایا تو اپنے لڑکے کا نام عبدالرحمٰن رکھ۔

## بَابُ اسْمِ الْحَزْنِ۔

## باب حزن نام رکھنا[1]

۲۱۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَبَاهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: حَزْنٌ، قَالَ: أَنْتَ سَهْلٌ، قَالَ: لَا أُغَيِّرُ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي، قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ فَمَا زَالَتِ الْحُزُونَةُ فِينَا بَعْدُ۔

ہم سے اسحاق بن نصر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے اپنے والد سے کہ ان کے باپ (حزن) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے وہ کہنے لگے حزن آپ نے فرمایا نہیں تو سہل ہے[2]۔ انہوں نے کہا میں تو اپنا وہ نام نہیں بدلتا جو میرے باپ نے رکھا ہے سعید بن مسیب کہتے ہیں[3] اس کا اثر یہ ہوا کہ ہمارے خاندان میں جب سے لے کر اب تک سختی اور مصیبت ہی رہی۔

[1] جو عربی میں دشوار گزار اور سخت زمین کو کہتے ہیں ۱۲ منہ۔
[2] سہل حزن کی ضد ہے یعنی نرم اور ہموار زمین ۱۲ منہ۔
[3] میرے دادا نے جو آپ کا فرمانا نہ سنا اپنا نام سہل نہیں رکھا ۱۲ منہ۔

۲۱۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَمَحْمُودٌ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ بِهٰذَا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی اور محمود بن غیلان نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے پھر یہی حدیث نقل کی۔

## بَابُ تَحْوِيلِ الْاِسْمِ إِلَى اسْمٍ أَحْسَنَ مِنْهُ۔

## باب برا نام بدل کر اچھا نام رکھ دینا۔

۲۱۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ: أُتِيَ بِالْمُنْذِرِ بْنِ أَبِي أُسَيْدٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ وُلِدَ فَوَضَعَهُ عَلَى فَخِذِهِ وَأَبُو أُسَيْدٍ جَالِسٌ فَلَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمَرَ أَبُو أُسَيْدٍ بِابْنِهِ فَاحْتُمِلَ مِنْ فَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَاسْتَفَاقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَيْنَ الصَّبِيُّ؟ فَقَالَ أَبُو أُسَيْدٍ قَلَبْنَاهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: مَا اسْمُهُ؟ قَالَ: فُلَانٌ، قَالَ: لَا، وَلَكِنِ اسْمُهُ الْمُنْذِرُ فَسَمَّاهُ يَوْمَئِذٍ الْمُنْذِرَ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابوغسان نے کہا مجھ سے ابوحازم نے انہوں نے سہل سے انہوں نے کہا جب منذر بن ابی اسید پیدا ہوئے تو ان کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائے آپ نے اپنی ران پر بٹھلا لیا اس وقت ابواسید (ان کے والد) بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام میں مشغول ہو گئے ابواسید نے اشارہ کیا لوگ منذر کو آپ کی ران پر سے اٹھالے گئے جب آپ کو فراغت ہوئی تو پوچھا وہ بچہ کہاں گیا ابواسید نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نے اس کو گھر بھیج دیا۔ آپ نے پوچھا اس کا نام کیا رکھا ابواسید نے نام بیان کیا آپ نے فرمایا نہیں اس کا نام منذر ہے پھر اسی دن یہی نام رکھا گیا۔

---

۲۱۵۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ زَيْنَبَ كَانَ اسْمُهَا بَرَّةَ، فَقِيلَ: تُزَكِّي نَفْسَهَا فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عطاء بن ابی میمونہ سے انہوں نے ابورافع سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ زینب بنت ابی سلمہ کا نام پہلے برہ رکھا گیا تھا (یعنی نیک اور صالح) لوگوں نے کہا واہ (اپنے منہ میاں مٹھو) اپنی آپ تعریف کر رہی ہے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام زینب رکھ دیا۔[1]

[1] بعضے لوگوں نے کہا کہ یہ زینب بنت جحش ام المومنین کا نام رکھا گیا تھا۔ امام بخاری نے ادب مفرد میں نکالا کہ جویریہؓ کا بھی پہلے نام برہ رکھا گیا تھا آپ نے بدل کر جویریہ رکھ دیا ۱۲ منہ۔

---

۲۱۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے خبر دی ان سے ابن جریج نے بیان کیا کہا مجھ کو عبدالحمید بن جبیر بن شیبہ نے خبر دی انہوں نے کہا میں سعید بن مسیب کے

شَيْبَةَ قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَحَدَّثَنِي أَنَّ جَدَّهُ حَزْنًا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَا اسْمُكَ؟ قَالَ: اسْمِي حَزْنٌ، قَالَ: بَلْ أَنْتَ سَهْلٌ، قَالَ: مَا أَنَا بِمُغَيِّرٍ اسْمًا سَمَّانِيهِ أَبِي، قَالَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ: فَمَا زَالَتْ فِينَا الْحُزُونَةُ بَعْدُ۔

پاس بیٹھا تھا انہوں نے یہ حدیث بیان کی کہ ان کے دادا حزن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے پوچھا تیرا نام کیا ہے انہوں نے کہا حزن آپ نے فرمایا نہیں تو سہل ہے وہ کہنے لگے میں تو اپنے باپ کا نام رکھا ہوا بدلنے والا نہیں سعید نے کہا اس کے بعد سے اب تک ہمارے خاندان میں سختی اور مصیبت ہی رہی۔[1]

[1] یہ سزا ہے اس کی جو ان کے دادا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رکھا ہوا نام قبول نہیں کیا معلوم نہیں حزن کا کیا خیال تھا اگر ہمارے ستّو باپ دادا نے ایک نام رکھا ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوئی دُوسرا نام رکھیں تو ہم باپ دادا کے نام کا نام تک نہ لیں سب باپ دادا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تصدق ہیں باپ دادا نے کیا ہی کیا یہی نا کہ ہم کو جنا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہماری دین اور دنیا دونوں درست کئے ہم کو عذاب دائمی سے بچایا اس لئے آپ کا احسان باپ دادوں سے کہیں زیادہ ہے ۱۲ منہ۔

## بَابُ مَنْ سَمَّى بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَ

## باب جو شخص پیغمبروں کے نام رکھے

قَالَ أَنَسٌ: قَبَّلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِبْرَاهِيمَ يَعْنِي ابْنَهُ۔

انس رضؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم[1] نے اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کو بوسہ دیا۔[2]

۲۱۷۔ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى: رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ بْنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: مَاتَ صَغِيرًا وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ وَلٰكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ۔

ہم سے محمد بن عبداللہ بن نمیر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن بشر نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد بجلی نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے کہا تم نے ابراہیمؑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کو دیکھا تھا انہوں نے کہا ہاں وہ بچپن میں گزر گئے (دودھ پیتے میں) اور اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ کا یہ حکم ہوتا کہ کوئی اور پیغمبر ہو تو آپ کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن آپ کے بعد تو دوسرا کوئی پیغمبر ہونے والا ہی نہیں۔[3]

[1] تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صاحبزادے کا نام ابراہیم رکھا جو پیغمبر کا نام تھا ۱۲ منہ

[2] یہ حدیث کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

[3] اس لئے آپ کے صاحبزادے نہیں جیئے۔

۲۱۸۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْبَرَاءَ قَالَ: لَمَّا مَاتَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت سے کہا میں نے براء بن عازبؓ سے سنا وہ کہتے تھے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے گزر گئے تو آپ نے فرمایا ان کو بہشت میں ایک انا دودھ پلا رہی ہے۔

---

۲۱۹۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَرَوَاهُ أَنَسٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو مگر میری کنیت نہ رکھو کیونکہ قاسم میں ہوں (میری زندگی میں دوسرا نہیں ہو سکتا) میں (اللہ کا مال) تم کو تقسیم کرتا ہوں اس حدیث کو انسؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔[1]

[1] یہ روایت کتاب البیوع میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

---

۲۲۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَمُّوا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي، وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے ابو حصین نے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت مت رکھو اور جو شخص مجھ کو خواب میں دیکھے اس نے (صحیح) مجھ ہی کو دیکھا (یعنی جب میرے حلیہ پر دیکھے) اس لئے کہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا اور جو شخص قصداً مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے

---

۲۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے

أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ، وُلِدَ لِي غُلَامٌ فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ فَحَنَّكَهُ بِتَمْرَةٍ وَ دَعَا لَهُ بِالْبَرَكَةِ وَ دَفَعَهُ إِلَيَّ وَ كَانَ أَكْبَرَ وَلَدِ أَبِي مُوسَى -

انہوں نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا میرا ایک لڑکا پیدا ہوا میں اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گیا آپ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور چبا کر اس کے منہ میں دی اور اس کے لئے برکت کی دعا کی پھر مجھ کو دے دیا وہی لڑکا ابو موسیٰ کی بڑی اولاد تھی۔

---

۲۲۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ قَالَ: انْكَسَفَتِ الشَّمْسُ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے زائدہ نے کہا ہم سے زیاد بن علاقہ نے کہا میں نے مغیرہ بن شعبہؓ سے سنا وہ کہتے تھے جس دن حضرت ابراہیم (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے) کا انتقال ہوا اسی دن اتفاق سے) سورج گرہن بھی ہوا اس کو ابو بکرہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے۔[1]

[1] یہ روایت باب الکسوف میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ تَسْمِيَةِ الْوَلِيدِ - باب بچہ کا نام ولید رکھنا۔

۲۲۳- أَخْبَرَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، لَمَّا رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ بِمَكَّةَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ -

ہم سے ابو نعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب رکوع سے سر اٹھایا تو یوں دعا کی یا اللہ ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور دوسرے ناتوان مسلمانوں کو جو مکہ میں ہیں کافروں کی قید سے چھڑا دے یا اللہ مضر کے کافروں کو سخت پکڑ یا اللہ ان پر ایسے قحط بھیج جیسے حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں قحط ہوئے تھے۔

بَابُ مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ فَنَقَصَ مِنِ اسْمِهِ حَرْفًا وَقَالَ أَبُو حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هِرٍّ۔

باب اگر کسی کے نام میں سے کچھ حرف کم کرکے اس کو پکارے۔

ابو حازم نے ابوہریرہؓ سے روایت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ابوہر کہہ کر پکارا (حالانکہ ان کا نام ابوہریرہؓ تھا۔[1]

[1] اس کو خود امام بخاری نے کتاب الاطعمہ میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

۲۲۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا عَائِشُ، هٰذَا جِبْرِيلُ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ، قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللهِ، قَالَتْ: وَهُوَ يَرَى مَا لَا نَرَى۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا عائش[1] یہ جبریل علیہ السلام تجھ کو سلام کرتے ہیں۔ میں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان چیزوں کو دیکھتے تھے جن کو ہم نہیں دیکھتے تھے۔

[1] تو عائشہ کو آپ نے عائش کر دیا اخیر میں سے تائے تانیث نکال ڈالی ۱۲ منہ۔

۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فِي الثَّقَلِ وَأَنْجَشَةُ غُلَامُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسُوقُ بِهِنَّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَا أَنْجَشُ رُوَيْدَكَ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے ایوب نے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا ام سلیم بھی عورتوں میں تھیں (جو اونٹوں پر سوار جا رہی تھیں) اور انجشہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ان اونٹوں کو ہانک رہا تھا آپ نے فرمایا انجش (انجشہ کا انجش کر دیا) ذرا اس طرح آہستگی سے (لے چل جیسے شیشوں کو لے جاتا ہے۔

بَابُ الْكُنْيَةِ لِلصَّبِيِّ قَبْلَ أَنْ يُولَدَ لِلرَّجُلِ۔

باب بچہ کی کنیت رکھنا قبل اس کے کہ اس کی کوئی اولاد ہو۔

٢٢٦ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ خُلُقًا وَكَانَ لِي أَخٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو عُمَيْرٍ قَالَ: أَحْسِبُهُ فَطِيمٌ وَكَانَ إِذَا جَاءَ قَالَ: يَا أَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ؟ نُغَرٌ كَانَ يَلْعَبُ بِهِ فَرُبَّمَا حَضَرَ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي بَيْتِنَا فَيَأْمُرُ بِالْبِسَاطِ الَّذِي تَحْتَهُ فَيُكْنَسُ وَيُنْضَحُ ثُمَّ يَقُومُ وَنَقُومُ خَلْفَهُ فَيُصَلِّي بِنَا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے انہوں نے ابوالتیاح سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کریمانہ سب لوگوں سے بہتر تھے میرا ایک بھائی تھا کم سن) ابوعمیر (یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے) میں سمجھتا ہوں اس کا دودھ چھٹ چکا تھا جب وہ آتا تو آپ پوچھتے کہو ابوعمیر تمہاری نغیر تو بخیر ہے نغیر ایک چڑیا تھی جس سے ابوعمیر کھیلا کرتا کبھی ایسا ہوتا نماز کا وقت آجاتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر میں ہوتے تو جس بورئیے پر بیٹھے ہوتے اسی کو جھڑوا کر ذرا پانی چھڑکوا کر اس پر نماز پڑھ لیتے آپ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ہم بھی آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے آپ ہم کو نماز پڑھاتے۔

## بَابُ التَّكَنِّي بِأَبِي تُرَابٍ وَإِنْ كَانَتْ لَهُ كُنْيَةٌ أُخْرَى۔

## باب ابوتراب کنیت رکھنا دوسری کنیت ہوتے ساتے۔

٢٢٧ - حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: إِنْ كَانَتْ أَحَبَّ أَسْمَاءِ عَلِيٍّ إِلَيْهِ لَأَبُو تُرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ أَنْ يُدْعَى بِهَا وَمَا سَمَّاهُ أَبُو تُرَابٍ إِلَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، غَاضَبَ يَوْمًا فَاطِمَةَ فَخَرَجَ فَاضْطَجَعَ إِلَى الْجِدَارِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْتَغِيهِ فَقَالَ هُوَ ذَا مُضْطَجِعٌ فِي الْجِدَارِ فَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَامْتَلَأَ ظَهْرُهُ تُرَابًا فَجَعَلَ النَّبِيُّ

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان نے کہا مجھ سے ابوحازم نے انہوں نے سہل بن سعد سے انہوں نے کہا حضرت علی کو اپنے سب ناموں میں ابوتراب بہت پسند تھا جو کوئی ان کو اس نام سے پکارتا تو خوش ہوتے ان کا یہ نام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی نے رکھا تھا ہوا یہ تھا کہ ایک روز حضرت علی حضرت فاطمہؓ پر غصے ہو کر مسجد کی دیوار پاس جاکر لیٹ رہے اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ ان کو ڈھونڈ رہے تھے (کسی نے کہا وہ یہاں مسجد میں دیوار پاس لیٹے ہوئے ہیں) ان کی پیٹھ میں سب مٹی بھر گئی تھی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ التُّرَابَ عَنْ ظَهْرِهِ وَيَقُولُ اجْلِسْ يَا أَبَا تُرَابٍ۔

آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کی پیٹھ سے مٹی پونچھنے لگے اور فرمانے لگے ابوتراب اُٹھ۔

## بَابُ أَبْغَضِ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

## باب اللہ کو جو نام بہت ناپسند ہیں

۲۲۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَخْنَى الْأَسْمَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكَ الْأَمْلَاكِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن ذلیل سے ذلیل نام اس شخص کا ہوگا جس کو شہنشاہ کہا جائے[1]

[1] کیونکہ شہنشاہ پروردگار ہے بندے شہنشاہ نہیں ہوسکتے افسوس ہے ہمارے زمانے میں انگریز اور روس اور جرمن اور چین اور جاپان کے بادشاہ شہنشاہ کہلاتے ہیں ان کو حق تعالیٰ سے شرمانا چاہیئے اور یہ لقب موقوف کردینا چاہیئے ۱۲منہ

۲۲۹- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ: أَخْنَعُ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَقَالَ سُفْيَانُ غَيْرَ مَرَّةٍ: أَخْنَعُ الْأَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمَّى بِمَلِكِ الْأَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ، يَقُولُ غَيْرُهُ، تَفْسِيرُهُ شَاهَانْ شَاهْ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں سب سے بدتر نام کبھی سفیان نے یوں کہا سب ناموں میں بدتر اللہ کے نزدیک اس شخص کا نام ہے جس کو شہنشاہ کہیں حدیث میں ملک الاملاک ہے سفیان نے اس کے معنی شاہان شاہ کیے ہیں۔

## بَابُ كُنْيَةِ الْمُشْرِكِ وَقَالَ الْمِسْوَرُ

## باب مشرک کی کنیت کا بیان

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ۔

اور مسور بن مخرمہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے[1] ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ ابوطالب کا بیٹا[2]

[1] جب حضرت علیؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا تھا ۱۲منہ۔

[2] میری بیٹی کو طلاق دے دے یہ حدیث موصولاً اوپر گزر چکی ہے۔ امام بخاری نے اس حدیث سے یہ ثابت کیا کہ

مشرک کو کنیت سے یاد کرسکتے ہیں کیوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کا بیٹا کہا ابوطالب کنیت تھی اور وہ مشرک رہ کر مرے تھے ۱۲ منہ

---

۲۳۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأُسَامَةُ وَرَاءَهُ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي حَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ فَسَارَا حَتَّى مَرَّا بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ ابْنُ سَلُولَ وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ فَإِذَا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ فِي الْمُسْلِمِينَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ ابْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ وَقَالَ لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ أُبَيٍّ ابْنِ سَلُولَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِمَّا تَقُولُ إِنْ كَانَ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا فَمَنْ جَاءَكَ فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ بَلَى يَا رَسُولَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند اور ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے ان کو اسامہ بن زید نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے اس پر ایک فدک کی چادر پڑی تھی اور میں آپ کے پیچھے اسی گدھے پر بیٹھا آپ سعد بن عبادہ کی عیادت کرنے بنی حارث میں خزرج کے محلہ کی طرف چلے یہ واقعہ بدر سے پہلے کا ہے خیر دونوں اس گدھے پر سوار چلے جاتے تھے میں ایک مجلس دیکھی اس میں عبداللہ بن ابی بن سلول بھی تھا اس وقت تک وہ ظاہر ابھی مسلمان نہیں ہوا تھا اس مجلس میں سب قسم کے لوگ جمع تھے مسلمان مشرک بت پرست یہودی مسلمانوں میں عبداللہ بن رواحہ تھے جب گدھے کے پاؤں کا غبار مجلس تک پہنچا تو عبداللہ بن ابی نے چادر سے اپنی ناک ڈھانک لی اور کہنے لگا ابھی ہم پر گرد نہ اڑاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس والوں کو سلام کیا اور وہاں ٹھہر کر گدھے سے اترے ان کو اللہ کی طرف بلایا (دین اسلام کی دعوت دی) ان کو قرآن پڑھ کر سنایا عبداللہ بن ابی کہنے لگا بھلے آدمی جو کلام تم نے پڑھا اس سے بہتر کلام نہیں ہو سکتا اگر یہ حق ہے جب بھی ہماری مجلسوں میں آن کر ہم کو نہ ستایا کرو اپنے ٹھکانے پہ جاؤ وہاں جو کوئی تمہارے پاس آئے اس کو یہ قصے سناؤ عبداللہ بن رواحہ کہنے لگے۔ نہیں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہماری مجلسوں میں تشریف لا کر ضرور ہم کو سنایا کیجئے۔ کیوں کہ ہم یہ کلام پسند کرتے ہیں اس پر مسلمانوں اور مشرکوں اور یہودیوں میں گالی گلوچ ہونے لگی قریب تھا کہ ایک

اللّٰهِ فَاغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذٰلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتّٰى كَادُوا يَتَثَاوَرُونَ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ حَتّٰى سَكَتُوا ثُمَّ رَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَابَّتَهُ فَسَارَ حَتّٰى دَخَلَ عَلٰى سَعْدِ ابْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ، قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ اعْفُ وَاصْفَحْ فَوَالَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ بِالْحَقِّ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هٰذِهِ الْبَحْرَةِ عَلٰى أَنْ يُتَوِّجُوهُ وَيُعَصِّبُوهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللّٰهُ ذٰلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذٰلِكَ فَذٰلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللّٰهُ وَيَصْبِرُونَ عَلَى الْأَذٰى، قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى - وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ - الْآيَةَ، وَقَالَ وَدَّ كَثِيرٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَأَوَّلُ فِي الْعَفْوِ عَنْهُمْ مَا أَمَرَهُ اللّٰهُ بِهِ حَتّٰى أُذِنَ لَهُ فِيهِمْ فَلَمَّا غَزَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدْرًا فَقَتَلَ اللّٰهُ بِهَا مَنْ قُتِلَ مِنْ صَنَادِيدِ

دوسرے پر حملہ کر بیٹھیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو برابر دھیما کرتے رہے یہاں تک کہ وہ خاموش ہوئے اُس وقت آپ اپنے جانور پر سوار ہوئے اور وہاں سے چلے سعد بن عبادہ پاس پہنچے آپ نے سعد سے فرمایا آج تم نے سنا ابو الحباب نے کیا گفتگو کی[1] یعنی عبداللہ بن ابی نے اُس نے ایسی ایسی باتیں کیں سعد بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا باپ آپ پر صدقے اس کا قصور معاف کر دیجئے درگذر فرمایئے قسم اُس پروردگار کی جس نے آپ پر کتاب اتاری اللہ تعالیٰ نے آپ کو سچا کلام دیکر یہاں بھیجا جو آپ پر اتارا اور (آپ کے تشریف لانے سے پہلے) اس بستی کے لوگوں نے یہ ٹھہرا لیا تھا کہ عبداللہ بن ابی کے سر پہ تاج رکھیں اور اُس کے سر پر سرداری کا پھٹیا لپیٹیں (اُس کو اپنا رئیس بنائیں) لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو سچا کلام دیکر یہاں بھیج دیا اور یہ تجویز موقوف رہی اس سبب سے اُس کو جلن پیدا ہوئی ہے اور جلن کی وجہ سے اُس نے یہ گفتگو کی (جو آپ نے ملاحظہ فرمائی) خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کا قصور معاف کر دیا اور (جہاد کا حکم اترنے سے پہلے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مشرک اور اہل کتاب لوگوں کے قصور معاف کر دیا کرتے اور اُن کی ایذاء دہی پر صبر کیا کرتے کیوں کہ اللہ کا اُس وقت یہی حکم تھا اللہ تعالیٰ نے (سورۂ آل عمران میں) فرمایا تم اگلی کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت تکلیف کی باتیں سنو گے اور (سورۂ بقر میں) فرمایا بہت اہل کتاب یہ چاہتے ہیں تم کو ایمان لانے کے بعد پھر کافر بنا دیں[2] آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انہی آیتوں کے موافق کافروں اور مشرکوں کے قصور معاف کر دیتے جیسے اللہ نے حکم دیا تھا یہاں تک کہ آپ کو لڑائی کی اجازت ہوئی پھر جب آپ نے بدر کی جنگ

الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ فَقَفَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَنْصُورِينَ غَانِمِينَ مَعَهُمْ أُسَارَى مِنْ صَنَادِيدِ الْكُفَّارِ وَسَادَةِ قُرَيْشٍ، قَالَ ابْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ هٰذَا أَمْرٌ قَدْ تَوَجَّهَ فَبَايِعُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَسْلَمُوا۔

کی اور اس جنگ میں قریش کے کئی عمائد اور سردار مارے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ بفتح و فیروزی لوٹ کا مال لے کر لوٹے اور قریش کے کئی عمائد اور سرداروں کو بھی قید کر کے لائے تو اُس وقت عبداللہ بن ابی اور اُس کے ساتھی جو مشرک تھے یہ کہنے لگے اب اُن کا کام جم گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرو (تو اس وقت انہوں نے اسلام پر بیعت کی) اور (بظاہر) مسلمان ہوگئے (مگر دل میں نفاق رہا)۔

لہ ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی کنیت بیان کی ابو الحباب عبداللہ بن ابی کی کنیت تھی ۱۲ منہ۔

ٰلہ اُس کے آخیر میں یہ ہے کہ معاف کرو اور درگذر کرو جب تک اللہ تعالیٰ اپنا حکم نہ دے ۱۲ منہ۔

---

۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَحُوطُكَ وَيَغْضَبُ لَكَ قَالَ نَعَمْ هُوَ فِي ضَحْضَاحٍ مِنْ نَارٍ لَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّرْكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے کہا ہم سے عبدالملک نے انہوں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل سے انہوں نے عباس بن عبدالمطلب سے انہوں نے کہا یا رسول اللہ ابوطالب کو بھی آپ سے کچھ فائدہ ہوا یا نہیں کیونکہ وہ آپ کی حفاظت کیا کرتے تھے آپ کے لئے مکہ کے مشرکوں پر غصے ہوتے تھے آپ نے فرمایا ہاں (فائدہ کیوں نہیں ہوا) وہ دوزخ میں اس جگہ پر ہیں جہاں ٹخنوں تک آگ ہے اگر میں نہ ہوتا تو وہ دوزخ کے نیچے کے طبقے میں رہتے (جہاں اور مشرک رہیں گے)۔

---

بَابُ الْمَعَارِيضِ مَنْدُوحَةٌ عَنِ الْكَذِبِ، وَقَالَ إِسْحَاقُ سَمِعْتُ أَنَسًا مَاتَ ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ، فَقَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ؟ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ هَدَأَ نَفَسُهُ وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَظَنَّ أَنَّهَا صَادِقَةٌ

باب تعریض کے طور پر بات کہتے ہیں جھوٹ سے بچاؤ ہے لہ اور اسحاق نے کہا ٰلہ میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے ابوطلحہ کا ایک بیٹا (ابوعمیر) گزر گیا (ابوطلحہ جب گھر آئے تو) انہوں نے ام سلیم سے پوچھا بچہ کیسا ہے ام سلیم نے کہا اب اس کو سکون ہے اور میں سمجھتی ہوں وہ چین سے ہے ابو طلحہ اس کلام کا مطلب

یہ سمجھے کہ ام سلیمؓ سچی ہے ۔[۳]

[۱] تعریض کہتے ہیں گول گول بات کہنے کو جس کے دو معنے ہو سکیں کہنے والا کچھ اور مطلب رکھے اور سننے والا کچھ اور سمجھے جیسے حضرت ابو بکر صدیقؓ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پیچھے بٹھائے ہوئے مدینہ کو جا رہے تھے رستے میں مشرک لوگ ملے پوچھا ابو بکرؓ یہ تمہارے پیچھے کون ہے انہوں نے کہا رجل یہدینی السبیل اس کا مطلب کافر یہ سمجھے کہ کوئی رستہ بتانے والا ہے اور حضرت ابو بکر صدیق نے یہ معنے مراد رکھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو دین کا سچا رستہ بتاتے ہیں تو جھوٹ بھی نہ ہوا اور مطلب کا مطلب نکل آیا ۱۲ منہ۔

[۲] یعنی اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے یہ روایت موصولاً جنائز میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

[۳] یعنی یہ کہ بچہ اچھا ہے اور ام سلیم نے یہ معنے رکھے کہ بچہ مر گیا اس کو بیماری کی تکلیف سے نجات ملی۔ یہ حدیث موصولاً اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

---

۲۳۲- حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَسِيرٍ لَهُ فَحَدَا الْحَادِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ارْفُقْ يَا أَنْجَشَةُ وَيْحَكَ بِالْقَوَارِيرِ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں جا رہے تھے اور حدا پڑھنے والے نے حدا پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انجشہ شیشوں کو آہستہ لے چل تجھ پر افسوس[۱]

[۱] تو شیشوں سے عورتوں کی تعریض کی ۱۲ منہ۔

---

۲۳۳- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ وَأَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي سَفَرٍ وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ يَحْدُو بِهِنَّ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ سَوْقَكَ بِالْقَوَارِيرِ، قَالَ أَبُو قِلَابَةَ يَعْنِي النِّسَاءَ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس اور ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے آپ کا ایک غلام انجشہ نامی اونٹوں کو حدا پڑھ کر (جلدی جلدی) ہانک رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے انجشہ شیشوں کو آہستہ لے چل ابو قلابہ نے کہا — آپ نے شیشوں سے عورتوں کو مراد رکھا۔

۲۳۴- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَادٍ يُقَالُ لَهُ أَنْجَشَةُ وَكَانَ حَسَنَ الصَّوْتِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُوَيْدَكَ يَا أَنْجَشَةُ لَا تَكْسِرِ الْقَوَارِيرَ، قَالَ قَتَادَةُ يَعْنِي ضَعَفَةَ النِّسَاءِ

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو حبان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن مالک نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حدا پڑھنے والا غلام تھا اس کو انجشہ کہتے تھے وہ خوش آواز تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا انجشہ آہستہ لے چل کہیں شیشوں کو توڑ نہ ڈالیو قتادہ نے کہا شیشوں سے ناتواں عورتیں مراد ہیں۔

---

۲۳۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ بِالْمَدِينَةِ فَزَعٌ فَرَكِبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ فَقَالَ: مَا رَأَيْنَا مِنْ شَيْءٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے شعبہ سے کہا مجھ سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا مدینہ میں دشمن کے حملہ کرنے کا خوف ہوا (کچھ آواز سنی گئی) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہؓ کے ایک گھوڑے پر سوار ہوئے[1] فرمانے لگے ہم نے تو کوئی (ڈر کی) بات نہیں دیکھی اور یہ گھوڑا کیا ہی دریا ہے[2]

[1] اور مدینہ کے باہر اکیلے جا کر سب دیکھ کر آئے ۱۲ منہ۔

[2] دریا سے آپ نے اشارہ کیا اس کے بے تکان اور تیز چلنے کی طرف ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لِلشَّيْءِ لَيْسَ بِشَيْءٍ وَهُوَ يَنْوِي أَنَّهُ لَيْسَ بِحَقٍّ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْقَبْرَيْنِ يُعَذَّبَانِ بِلَا كَبِيرٍ وَإِنَّهُ لَكَبِيرٌ

## باب کوئی کہے یہ کوئی چیز نہیں اور اس کا مطلب یہ رکھے یعنی سچ نہیں۔

اور ابن عباسؓ نے کہا[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قبر والوں کے حق میں فرمایا کسی بڑے گناہ میں عذاب نہیں دیئے جاتے اور وہ بڑا گناہ ہے[2]

[1] اس کو امام بخاری نے کتاب الطہارۃ میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

[2] امام بخاری نے اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکالا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑے کو فرمایا بڑا نہیں تو سلب شے عن نفسہٖ نکلا اور یہی مقصود باب ہے کہ شے کو لیس شی کہنا ۱۲ منہ۔

۲۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي يَحْيَى بْنُ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ: قَالَتْ عَائِشَةُ سَأَلَ أُنَاسٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَيْسُوا بِشَيْءٍ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَإِنَّهُمْ يُحَدِّثُونَ أَحْيَانًا بِالشَّيْءِ يَكُونُ حَقًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تِلْكَ الْكَلِمَةُ مِنَ الْحَقِّ يَخْطَفُهَا الْجِنِّيُّ فَيَقُرُّهَا فِي أُذُنِ وَلِيِّهِ قَرَّ الدَّجَاجَةِ فَيَخْلِطُونَ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ كَذْبَةٍ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ کو یحییٰ بن عروہ نے خبر دی انہوں نے عروہ سے سنا وہ کہتے تھے حضرت عائشہ نے کہا چند لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کاہنوں (نجومیوں) کو پوچھا آپ نے فرمایا وہ کوئی چیز نہیں ہیں (یعنی ان کی باتیں حق نہیں ہیں جھوٹی ہیں) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ہم تو کبھی کبھی دیکھتے ہیں ان کی کوئی بات سچ ہو جاتی ہے آپ نے فرمایا یہ وہ سچی بات ہوتی ہے جو شیطان (جن) فرشتوں سے سن کر اڑا لیتا ہے پھر اپنے دوست (کاہن) کے کان میں مرغی کی طرح کٹکٹوں کر کے ڈال دیتا ہے یہ کاہن اس ایک سچ میں سو باتیں جھوٹ ملاتے ہیں۔[1]

[1] اور لوگوں سے بیان کرتے ہیں۔ ۱۲ منہ۔

---

بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ، وَ قَوْلِهِ تَعَالَى- أَفَلَا يَنْظُرُونَ إِلَى الْإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ وَ إِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ وَ قَالَ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ۔

## باب آسمان کی طرف نگاہ اٹھانا۔

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ غاشیہ میں) فرمایا کیا اونٹ کی طرف نہیں دیکھتے اس کی خلقت کیسی ہے اور آسمان کی طرف نہیں دیکھتے وہ کیونکر بلند کیا گیا ہے اور ایوب سختیانی نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی[2]

[1] اس کو امام احمد نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

[2] جبریلؑ کو آسمان زمین کے بیچ میں معلق ایک تخت پر دیکھا ۱۲ منہ۔

---

۲۳۷- حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد

عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: ثُمَّ فَتَرَ عَنِّي الْوَحْيُ فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي سَمِعْتُ صَوْتًا إِلَى السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءٍ قَاعِدٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ۔

نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا میں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو جابر بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے (سورہ اقرأ کی آیتیں اتر کر) پھر وحی (مدت تک) بند رہی اس کے بعد میں ایک بار (رستے میں) جا رہا تھا میں نے آسمان سے آواز سنی کیا دیکھتا ہوں وہی فرشتہ جو غار حراء میں میرے پاس آیا تھا آسمان زمین کے بیچ میں (معلق) ایک کرسی پر بیٹھا ہے۔

---

۲۳۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ أَخْبَرَنِي شَرِيْكٌ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ مَيْمُوْنَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهَا، فَلَمَّا كَانَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ أَوْ بَعْضُهُ قَعَدَ فَنَظَرَ إِلَى السَّمَاءِ فَقَرَأَ: إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ کو شریک بن عبداللہ بن ابی نمر نے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا ایک رات میں (اپنی خالہ) ام المومنین میمونہؓ کے گھر رہ گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تھے جب رات کا آخری ثلث حصہ رہ گیا یا اس کا کچھ حصہ رہ گیا تو آپ (بچھونے پر) اٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف دیکھا اور یہ آیتیں (سورہ آل عمران کے آخیر کی) ان فی خلق السموات والارض پڑھنا شروع کیں (اخیر الالباب تک پڑھیں۔

---

## بَابُ نَكْتِ الْعُوْدِ فِي الْمَاءِ وَالطِّيْنِ

## باب کیچڑ پانی میں لکڑی مارنا۔

۲۳۹۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنَا أَبُوْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوْسَى أَنَّهُ كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَائِطٍ مِنْ حِيْطَانِ الْمَدِيْنَةِ وَفِي يَدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُوْدٌ يَضْرِبُ بِهِ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ فَجَاءَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عثمان بن غیاث سے کہا ہم سے ابوعثمان نہدی نے انہوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے وہ مدینہ کے ایک باغ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے اس وقت آپ کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی آپ اس کو پانی اور کیچڑ میں مار رہے تھے (باغ کا دروازہ بند کر دیا گیا تھا) اتنے میں ایک

رَجُلٌ يَسْتَفْتِحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَذَهَبْتُ فَإِذَا أَبُو بَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ افْتَحْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ فَإِذَا عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ افْتَحْ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُهُ أَوْ تَكُونُ فَذَهَبْتُ فَإِذَا عُثْمَانُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَبَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي قَالَ قَالَ اللهُ الْمُسْتَعَانُ۔

شخص آیا کہنے لگا دروازہ کھولو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا دروازہ اس کے لئے کھول دے اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے میں گیا تو کیا دیکھتا ہوں ابوبکر صدیق ہیں میں نے دروازہ کھولا اور ان کو بہشت کی خوشخبری دی اس کے بعد ایک اور شخص آیا کہنے لگا دروازہ کھولو آپ نے فرمایا ابوموسیٰ جا دروازہ کھول اور اس کو بہشت کی خوشخبری دے میں گیا کیا دیکھتا ہوں حضرت عمر ہیں میں نے دروازہ کھولا ان کو بھی بہشت کی خوشخبری دی اس کے بعد ایک اور شخص آیا کہنے لگا دروازہ کھولو اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے بیٹھے تھے لیکن سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا ابوموسیٰ جا دروازہ کھول اور اس کو بہشت کی خوشخبری دی اس مصیبت پر (جو دنیا میں) اس کو پیش آئے گی[1] یا ہوگی[2] میں گیا دیکھا تو حضرت عثمانؓ ہیں میں نے دروازہ کھولا اور ان کو بہشت کی خوشخبری دی اور جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا انہوں نے کہا خیر اللہ مددگار ہے۔

[1] اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا معجزہ ہے آپ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا حضرت عثمانؓ کو اخیر خلافت میں بڑی مصیبت پیش آئی لیکن انہوں نے صبر کیا اور شہید ہوئے رضی اللہ عنہ ۱۲ منہ۔

[2] کہ ایک مصیبت ان کو پیش آئے گی وہ بھی بیان کیا ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ الرَّجُلِ يَنْكُتُ الشَّيْءَ بِيَدِهِ فِي الْأَرْضِ۔

## باب زمین پر کسی چیز کو مارنا۔

۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنَازَةٍ فَجَعَلَ يَنْكُتُ الْأَرْضَ بِعُودٍ فَقَالَ لَيْسَ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سلیمان اور منصور سے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمن سُلمی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا ہم ایک جنازے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اس کو زمین پر مار رہے تھے پھر آپ نے فرمایا دیکھو تم میں ہر ایک کا ٹھکانا

مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَقَدْ فُرِغَ مِنْ مَقْعَدِهِ مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَقَالُوا: أَفَلَا نَتَّكِلُ؟ قَالَ: اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى - الْآيَةَ -

تجویز ہو چکا ہے یا بہشت میں یا دوزخ میں[1] اس پر صحابہ نے عرض کیا پھر ہم (اپنی تقدیر کے لکھے پر) بھروسہ کیوں نہ کریں (عمل سے کیا فائدہ) آپ نے فرمایا نہیں عمل کرو جو شخص جس ٹھکانے کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس کو ویسی ہی توفیق دی جائے گی۔ جیسے قرآن میں ہے (سورہ واللیل میں) فاما من اعطی واتقی اخیر آیت تک[2]۔

[1] پہلے ہی سے اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے ۱۲ منہ۔

[2] یعنی نیک اعمال کرتے رہو اگر تم سے نیک اعمال سرزد ہوتے رہیں گے تو یہ سمجھنے کا موقع ہوگا کہ شاید اللہ تعالیٰ نے ہماری قسمت میں بہشت لکھی ہے اگر ہم برے اعمال میں مصروف رہیں گے تب یہ سمجھنا چاہیئے کہ شائد ہمارا ٹھکانہ دوزخ میں لکھا گیا ہے۔ اللھم احفظنا من النار۔ ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ التَّعَجُّبِ -

## باب تعجب کے وقت اللہ اکبر اور سبحان اللہ کہنا۔

۲۴۱ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَتْنِي هِنْدُ بِنْتُ الْحَارِثِ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجَرِ يُرِيدُ بِهِ أَزْوَاجَهُ حَتَّى يُصَلِّينَ رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ وَقَالَ ابْنُ أَبِي ثَوْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ قَالَ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقْتَ نِسَاءَكَ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: اللَّهُ أَكْبَرُ -

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے ہند بنت حارث نے بیان کیا کہ ام المؤمنین ام سلمہؓ کہتی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (رات کو تہجد کے لئے) بیدار ہوئے فرمایا سبحان اللہ[1]، اللہ کی رحمت کے خزانے کتنے (آج رات کو) اترے اور کتنے فساد اور فتنے دیکھو اُن حجرے والیوں (بیبیوں) کو کون جگاتا ہے تاکہ نماز پڑھیں بہت عورتیں دنیا میں پہنے اوڑھے ہیں پر آخرت میں ننگی ہوں گی[2] ابن ابی ثور نے ابن عباس سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے نقل کیا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کیا آپ نے اپنی بیبیوں کو طلاق دیدیا آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اللہ اکبر[3]

[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ۔

[2] نیک اعمال سے خالی ہوں گی ۱۲ منہ۔

[3] اُس انصاری کی خبر پر تعجب کیا جس نے یہ کہا تھا کہ آنحضرت نے اپنی بیبیوں کو طلاق دیا یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے۔ ۱۲ منہ۔

۲۴۲- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عَتِيقٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ أَنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزُورُهُ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْغَوَابِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ مَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ الَّذِي عِنْدَ مَسْكَنِ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِمَا رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَفَذَا فَقَالَ لَهُمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، قَالَا: سُبْحَانَ اللهِ يَا رَسُولَ اللهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا، قَالَ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنَ ابْنِ آدَمَ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے دوسری سند اور ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے میرے بھائی (عبدالحمید) نے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے محمد بن ابی عتیق سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین سے ان سے ام المؤمنین صفیہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے اخیر دہے میں مسجد میں اعتکاف میں تھے میں آپ سے ملنے گئی اور ایک گھڑی عشاء کے وقت باتیں کرکے لوٹی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی مجھ کو گھر تک پہنچا دینے کے لئے اٹھے جب میں مسجد کے دروازے پر پہنچی جہاں بی بی اُم سلمہؓ کا گھر تھا تو دو انصاری آدمی[1] ملے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا اور آگے بڑھ گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکارا فرمایا ذرا ٹھہرو سن لو یہ عورت صفیہ بنت حُیی (میری بی بی) ہے وہ کہنے لگے سبحان اللہ[2] یہ کیا بات ہے ان پر آپ کا یہ فرمانا شاق گزرا[3] اس وقت آپ نے فرمایا نہیں بات یہ ہے کہ شیطان آدمی کے بدن میں خون کی طرح پھرتا رہتا ہے میں ڈرا کہیں تمہارے دل میں کوئی وسوسہ نہ ڈالے[ع]

[1] ان کے نام معلوم نہیں ہوئے۔ ۱۲ منہ۔ [2] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے ۱۲ منہ۔ [3] اس وجہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایسا بدگمان خیال فرمایا ۱۲ منہ۔

[ع] اور تم پیغمبر سے بدگمانی کرکے تباہ نہ ہو جاؤ ۱۲ منہ۔

## بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخَذْفِ

## باب چھوٹے چھوٹے کنکر یا پتھر انگلیوں سے پھینکنے کی ممانعت[1]

[1] اس کو عربی زبان میں خذف کہتے ہیں ۱۲ منہ

۲۴۳- حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ بْنَ صُهْبَانَ الأَزْدِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَذْفِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَقْتُلُ الصَّيْدَ وَلَا يَنْكَأُ الْعَدُوَّ وَإِنَّهُ يَفْقَأُ الْعَيْنَ وَيَكْسِرُ السِّنَّ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے عقبہ ابن صہبان ازدی سے سنا وہ عبداللہ بن مغفل مزنی سے روایت کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خذف سے منع فرمایا اور فرمایا خذف سے نہ تو شکار مارا جاتا ہے اور نہ دشمن کو کوئی صدمہ پہنچتا ہے الٹا یہ ہوتا ہے کہ کسی بیچارے کی آنکھ پھوٹ جاتی ہے یا دانت ٹوٹ جاتا ہے۔

## بَابُ الْحَمْدِ لِلْعَاطِسِ۔

## باب چھینکنے والا الحمد للہ کہے۔

۲۴۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقِيلَ لَهُ فَقَالَ: هٰذَا حَمِدَ اللّٰهَ وَهٰذَا لَمْ يَحْمَدِ اللّٰهَ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم سے سلیمان اعمش نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا دو شخصوں نے[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینکا آپ نے ایک کو جواب دیا (اس کو یرحمک اللہ کہا) دوسرے کو جواب نہیں دیا اس پر سے عرض کیا گیا آپ نے فرمایا اس نے الحمد للہ کہا (تو میں نے یرحمک اللہ کہا) اور اس نے الحمد للہ نہیں کہا تو میں نے یرحمک اللہ بھی نہیں کہا)۔

[1] یہ عامر بن طفیل اور اُن کے بھتیجے تھے جیسے طبرانی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے ۱۲ منہ

## بَابُ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللّٰهَ۔

## باب جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس کو جواب دینا

۲۴۵- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اشعث بن سلیم سے کہا میں نے معاویہ بن سوید ابن مقرن سے سنا انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں

قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ، أَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَإِجَابَةِ الدَّاعِي وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ وَإِبْرَارِ الْقَسَمِ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ، عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ أَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالسُّنْدُسِ وَالْمَيَاثِرِ۔

کا حکم دیا سات باتوں سے منع فرمایا ہم کو حکم دیا ۱ بیمار پرسی کرنے کا ۲ جنازوں کے ساتھ جانے کا۔ ۳ چھینک کا جواب دینے کا۔ ۴ دعوت قبول کرنے کا۔ ۵ سلام کا جواب دینے کا۔ ۶ مظلوم کی مدد کرنے کا۔ ۷ قسم سچا کرنے کا اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ ۱ سونے کی انگوٹھی یا چھلا پہننے سے ۲ ریشمی کپڑا پہننے سے ۳ دیبا پہننے سے ۴ سندس پہننے سے (یہ دونوں ریشمی کپڑوں کی قسم ہیں) اور ۵ ریشمی لال زین پوشوں سے[۲]

[۱] اکثر علماء کے نزدیک یہ سب باتیں واجب ہیں بعضوں نے کہا چھینک اور سلام کا جواب دینا واجب ہے اسی طرح جنازے کے ساتھ جانا باقی باتیں سنت ہیں۔ ۱۲ منہ۔ [۲] اس روایت میں کل پانچ باتیں مذکور ہیں دو چھوڑ دی ہیں وہ دوسری روایت میں مذکور ہیں قسی پہننے سے اور چاندی کے برتنوں سے ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعُطَاسِ وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّثَاؤُبِ۔

## باب چھینک اچھی ہے اور جمائی بری ہے[۱]۔

[۱] چھینک چستی اور ہوشیاری اور صفائی دماغ اور صحت کی دلیل ہے برخلاف اس کے جمائی سستی اور کاہلی اور ثقل اور امتلائے معدہ کی دلیل ہے۔ ۱۲ منہ۔

---

۲۴۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَإِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَحَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يُشَمِّتَهُ وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِذَا قَالَ هَا ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے اپنے والد ابو سعید سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے جب کوئی مسلمان چھینکے اور الحمد للہ کہے تو ہر مسلمان پر جو سنے اس کا جواب دینا واجب ہے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے جہاں تک ہو سکے اس کو روکے (منہ بند کرے) جب جمائی لینے والا (منہ کھول کر) ہا کرتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔

## بَابٌ إِذَا عَطَسَ كَيْفَ يُشَمَّتُ۔

۲۴۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ دِينَارٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْيَقُلْ لَهُ أَخُوهُ أَوْ صَاحِبُهُ يَرْحَمُكَ اللهُ، فَإِذَا قَالَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللهُ فَلْيَقُلْ يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ۔

## باب چھینک کا جواب کیونکر دے۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی سلمہ نے کہا ہم کو عبداللہ بن دینار نے خبر دی انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھی اسکو یرحمک اللہ کہے پھر جب وہ یرحمک اللہ کہے تو چھینکنے والا یوں کہے یہدیکم اللہ و یصلح بالکم[1]

[1] یعنی اللہ تم کو سچا راستہ دین کا بتلائے اور تمہارا کام سنوار دے۔ ۱۲ منہ

---

## بَابٌ لَا يُشَمَّتُ الْعَاطِسُ إِذَا لَمْ يَحْمَدِ اللهَ۔

۲۴۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَمَّتَ أَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْآخَرَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللهِ شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِي قَالَ إِنَّ هٰذَا حَمِدَ اللهَ وَلَمْ تَحْمَدِ اللهَ۔

## باب اگر چھینکنے والا الحمد للہ نہ کہے تو جواب دینا ضرور نہیں

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سلیمان تیمی نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے دو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چھینکے آپ نے ایک کو جواب دیا (یرحمک اللہ فرمایا) دوسرے کو جواب نہ دیا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ آپ نے اس کو جواب دیا مجھ کو نہیں دیا آپ نے فرمایا اس نے الحمد للہ کہا تھا اور تو نے الحمد للہ نہیں کہا اسی لئے میں نے بھی جواب نہیں دیا۔

---

## بَابٌ۔ إِذَا تَثَاوَبَ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى فِيهِ۔

۲۴۹۔ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا

## باب جمائی کے وقت منہ پر ہاتھ رکھنا۔

ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی

ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللهَ كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللهُ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِذَا تَثَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَاءَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ۔

ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد (ابو سعید کیسان) سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا، اللہ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے۔ جب کوئی تم میں چھینکے اور الحمد للہ کہے تو جو مسلمان سنے اس پر یرحمک اللہ کہنا واجب ہے لیکن جمائی وہ تو شیطان کی طرف سے ہے تو جب تم میں سے کسی کو جمائی آنے لگے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے (یعنی منہ پر ہاتھ رکھ کر) اس لئے کہ جب تم میں کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے[1]

[1] وہ تو بنی آدم کا دشمن ہے تو آدمی کی سستی اور کاہلی دیکھ کر خوش ہوتا ہے ۱۲ منہ۔

---

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بخشنے والا مہربان ہے۔

# كِتَابُ الِاسْتِئْذَانِ

# کتاب اذن مانگنے (اجازت لینے) کے بیان میں

## بَابُ بَدْءِ السَّلَامِ۔

## باب سلام کے شروع ہونے کا بیان[1]

[1] امام بخاری نے استئذان کے متصل سلام کا باب باندھا اس میں اشارہ ہے کہ جو سلام نہ کرے اسے اندر آنے کی اجازت نہ دی جاوے چنانچہ اگلے باب میں اس کا بیان آئے گا۔ ۱۲۰ منہ

---

۲۵۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَلَقَ اللهُ آدَمَ عَلَى صُورَتِهِ طُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ: اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أُولَئِكَ النَّفَرِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوسٍ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّونَكَ فَإِنَّهَا تَحِيَّتُكَ

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق نے انہوں نے معمر سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت[1] پر بنایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا جب اللہ تعالیٰ ان کو بنا چکا تو فرمایا جا وہ جو فرشتوں کا گروہ ہے ان کو سلام کر اور سن وہ تجھ کو کیا جواب دیتے ہیں وہی جواب تیرا اور تیری

وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ، فَقَالَ: اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوا: اَلسَّلاَمُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ فَزَادُوهُ وَرَحْمَةُ اللهِ فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْآنَ۔

اولاد کا رہے گا آدم گئے اور فرشتوں سے) کہا السلام علیکم انہوں نے جواب دیا السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو رحمۃ اللہ کا لفظ بڑھایا اب آدم کی اولاد میں جتنے آدمی بہشت میں جائیں گے۔ وہ آدم ہی کی صورت (قد و قامت) پر ہوں گے (ساٹھ ساٹھ ہاتھ لمبے) آدم کے بعد سے پھر خلقت کا قد و قامت کم ہوتا گیا اب تک ایسا ہی ہوتا رہا ہے[۲]

[۱] یا آدم کی اس صورت پر جو اللہ کے علم میں تھی بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ آدم پیدائش سے اسی صورت پر تھے جس صورت پر ہمیشہ رہے یعنی یہ نہیں ہوا کہ پیدا ہوتے وقت چھوٹے بچے سے ہوں پھر بڑے ہوئے ہوں جیسے ان کی اولاد میں ہوا کرتا ہے۔ ۱۲ منہ۔ [۲] ممکن ہے کہ آئندہ اور کم ہو جائے یہ زیادتی اور کمی ہزاروں برس میں ہوتی ہے انسان اس کو کیا دیکھ سکتا ہے جو لوگ اس قسم کی حدیثوں میں شبہ کرتے ہیں ان کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ آدمؑ کی صحیح تاریخ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے تو معلوم نہیں آدمؑ کو کتنے لاکھ برس گزر چکے ہیں نہ یہ معلوم ہے کہ آئندہ دنیا کتنے لاکھ برس اور رہے گی اس لئے قد و قامت کا کم ہو جانا قابل انکار نہیں کیونکہ تم کو جو اگلے لوگوں کی قبریں یا نعشیں ملیں وہ بہت کم مدت کی تھیں اور یہ انقلاب معلوم نہیں کتنے سالہائے دراز میں ہوتا ہے اس وقت تک کی کوئی قبر مل سکتی ہے نہ نعش ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لاَ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَدًا فَلاَ تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمُ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَى لَكُمْ وَاللهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ۔ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتًا غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ وَاللهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ۔ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ لِلْحَسَنِ إِنَّ نِسَاءَ الْعَجَمِ يَكْشِفْنَ صُدُورَهُنَّ وَرُءُوسَهُنَّ قَالَ اصْرِفْ بَصَرَكَ وَقَوْلُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔ قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نور میں) یہ فرمانا مسلمانو! تم اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھر میں گھر والوں سے پوچھے اور ان سے سلام علیک کئے بدون نہ جایا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (یہ حکم تم کو اس غرض سے دیا گیا ہے) کہ (جب ایسا موقع ہو تو تم (اس کا) خیال رکھو پھر اگر تم کو معلوم ہو کہ گھر میں کوئی آدمی موجود نہیں تو جب تک تمہیں (خاص) اجازت نہ ہو اس میں نہ جاؤ اور اگر گھر میں کوئی ہو اور) تم سے کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو (بے تامل) لوٹ آؤ یہ لوٹ آنا تمہارے لئے زیادہ صفائی کی بات ہے اور جو کچھ بھی تم کرتے ہو اللہ اس کو جانتا ہے۔ غیر آباد مکان جن میں تمہارا اسباب ہو ان میں (بے اجازت) چلے جانے میں کچھ گناہ نہیں اور جو کچھ تم علانیہ کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپا کر کرتے ہو اللہ (سب) جانتا ہے اور سعید بن ابی حسن

مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ۔ وَقَالَ قَتَادَةُ: عَمَّا لَا يَحِلُّ لَهُمْ۔ وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ۔ خَائِنَةَ الْأَعْيُنِ مِنَ النَّظَرِ إِلَى مَا نُهِيَ عَنْهُ وَقَالَ الزُّهْرِيُّ فِي النَّظَرِ إِلَى الَّتِي لَمْ تَحِضْ مِنَ النِّسَاءِ لَا يَصْلُحُ النَّظَرُ إِلَى شَيْءٍ مِنْهُنَّ مِمَّنْ يُشْتَهَى النَّظَرُ إِلَيْهِ وَإِنْ كَانَتْ صَغِيرَةً وَكَرِهَ عَطَاءٌ النَّظَرَ إِلَى الْجَوَارِي يُبَعْنَ بِمَكَّةَ إِلَّا أَنْ يُرِيدَ أَنْ يَشْتَرِيَ۔

نے امام حسن بصری سے کہا عجم کی عورتیں (یعنی عرب کے سوا دوسرے ملکوں کی) اپنے سینے اور سر کھولے رہتی ہیں[۱]۔ انہوں نے کہا تو اپنی نگاہ پھیر لے[۲] اور اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں) فرمایا مسلمانوں سے کہہ دے اپنی نگاہیں نیچے رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کو (حرام سے) بچائے رہیں قتادہ نے کہا یعنی ان عورتوں پر نظر نہ ڈالیں جو ان پر حرام ہیں (اجنبی اور غیر محرم عورتوں پر) اور (اسی سورت میں) فرمایا مسلمان عورتوں سے کہہ دے اپنی نگاہیں نیچے رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کو (حرام سے) بچائے رہیں دوسری آیت میں جو خائنۃ الاعین کا لفظ ہے اس کا معنی یہی ہے کہ جس عورت پر نظر ڈالنا منع ہے اس پر نظر ڈالنا اور زہری نے کہا جن عورتوں کو ابھی حیض نہیں آیا وہ کم سن ہیں تو اگر ان پر نظر ڈالنا اچھا لگتا ہے تب ان پر نظر ڈالنا درست نہ ہوگا گو وہ کم سن ہوں اور عطاء بن ابی رباح نے ان لونڈیوں پر نظر ڈالنا جو مکہ میں بکا کرتی ہیں مکروہ رکھا ہے۔ مگر جب خریدنے کا ارادہ ہو[۳]

[۱] اور کم بخت اسی طرح باہر پھرتی ہیں ہماری نظر ان پر پڑتی ہے ۱۲ منہ۔ [۲] دوبارہ ان کے سینے اور سر پر نظر نہ ڈال پہلی نظر جو دفعۃً پڑ جائے وہ معاف ہے اس اثر کو لا کر امام بخاری نے یہ اشارہ کیا کہ اصل میں اذن لینے کا حکم اسی لئے ہوا کہ نظر نہ پڑے ۱۲ منہ۔ [۳] تو خریدنے والے کو اس کا ہر ایک عضو دیکھنا درست ہے اب تک مکہ میں سوق الجواری قائم ہے جہاں لونڈیاں بکتی رہتی ہیں۔ ۱۲ منہ۔

---

۲۵۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: أَرْدَفَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَوْمَ النَّحْرِ خَلْفَهُ عَلَى عَجُزِ رَاحِلَتِهِ وَكَانَ الْفَضْلُ رَجُلًا وَضِيئًا فَوَقَفَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سلیمان بن یسار نے کہا مجھ کو عبداللہ بن عباس نے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں ذی الحجہ کو فضل بن عباس کو اپنے پیچھے اونٹنی کے پیچھے پر بٹھا لیا وہ خوبصورت گورے آدمی تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو اونٹنی پر سوار لوگوں کو مسئلے بتا رہے تھے

النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ يُفْتِيهِمْ وَأَقْبَلَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ وَضِيئَةٌ تَسْتَفْتِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَفِقَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَأَعْجَبَهُ حُسْنُهَا فَالْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا فَأَخْلَفَ يَدَهُ فَأَخَذَ بِذَقَنِ الْفَضْلِ فَعَدَلَ وَجْهَهُ عَنِ النَّظَرِ إِلَيْهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ؟ قَالَ: نَعَمْ

اتنے میں خثعم قبیلے کی ایک خوبصورت عورت آئی وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مسئلہ پوچھتی تھی فضل اس کو دیکھنے لگے اس کا حسن وجمال ان کو بھلا معلوم ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ پیچھے لا کر فضل کی ٹھوڑی پکڑ کر ان کا منہ دوسری طرف کر دیا وہ عورت کہنے لگی " یارسول اللہ اللہ کا فرض حج اس وقت فرض ہوا جب میرا باپ ضعیف بوڑھا ہے اونٹ پر بیٹھ بھی نہیں سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں تو کافی ہوگا آپ نے فرمایا ہاں۔

---

۲۵۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ زَيْدِ ابْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لَنَا مِنْ مَجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِيهَا فَقَالَ: إِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا الْمَجْلِسَ فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهُ قَالُوا وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ؟ قَالَ: غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْأَذَى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عامر عقدی نے کہا ہم سے زہیر بن محمد نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو رستوں پر مت بیٹھا کرو (کیونکہ آتے جاتے غیر عورتوں پر نظر پڑتی ہے) صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم لوگوں کو اپنی مجلسوں (قہوہ خانوں وغیرہ) میں تو بیٹھنا ضرور پڑتا ہے۔ وہیں ہم لوگ باتیں کرتے ہیں[1] آپ نے فرمایا اچھا جب تم نہیں مانتے مجلسوں میں بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو ایسا کرو رستے کا حق ادا کرو انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ رستے کا حق کیا ہے آپ نے فرمایا نگاہ نیچی رکھنا اور راہ گیروں کو نہ ستانا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم دینا بری بات سے منع کرنا۔

[1] دل بہلاتے ہیں اور یہ مجلسیں اکثر رستوں پر ہوتی ہیں ۱۲ منہ۔

## بَابٌ السَّلَامُ اسْمٌ مِنْ أَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى- وَإِذَا حُيِّيتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوا بِأَحْسَنَ مِنْهَا أَوْ رُدُّوهَا-

باب سلام اللہ کا ایک نام ہے اور اللہ تعالے نے (سورہ نساء میں) فرمایا جب تم کو کوئی سلام کرے[1] تو تم اس سے بڑھ کر اچھا جواب دو یا اتنا ہی۔

۲۵۳- حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ قَبْلَ عِبَادِهِ السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ السَّلَامُ عَلَى مِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّهُ إِذَا قَالَ ذٰلِكَ أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ثُمَّ يَتَخَيَّرُ بَعْدُ مِنَ الْكَلَامِ مَا شَاءَ-

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق نے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا ہم (پہلے) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تو (قعدے میں) یوں کہتے اللہ پر سلام اس کے بندوں کی طرف سے جبریل پر سلام میکائیل پر سلام فلاں پر سلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا اللہ تو خود سلام ہے (اس لئے یوں نہ کہو اللہ پر سلام) جب کوئی تم میں نماز میں بیٹھے تو یوں کہے التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین جب تم نے یہ کہا تو اللہ کے ہر نیک بندے کو زمین میں ہو یا آسمان میں تمہارا سلام پہنچ جائے گا اشہدان لا الہ الا اللہ واشہدان محمداً عبدہ ورسولہ پھر اسکے بعد نمازی جو چاہے وہ دعا مانگے (دین کی ہو یا دنیا کی)۔

[1] تو السلام علیکم کے معنی یہ ہوئے کہ حق تعالیٰ تم کو محفوظ رکھے ہر بلا سے بچائے رکھے ۱۲ منہ۔

## بَابُ تَسْلِيمِ الْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ

باب تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو پہلے سلام کرے۔

۲۵۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ

ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے ہمام بن منبہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

سے آپ نے فرمایا کم عمر والا بڑی عمر والے کو پہلے سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور چھوٹی جماعت بڑی جماعت کو۔

---

## بَابُ تَسْلِيمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِي۔

## باب سوار پہلے پیدل کو سلام کرے۔

۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّهُ سَمِعَ ثَابِتًا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا مجھ کو زیاد بن سعد نے انہوں نے ثابت سے سنا جو عبدالرحمٰن بن زید کے غلام تھے انہوں نے ابوہریرہؓ سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار پیدل کو (پہلے) سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو۔

---

## بَابُ تَسْلِيمِ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ۔

## باب چلنے والا پہلے بیٹھے ہوئے شخص کو سلام کرے

۲۵۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي زِيَادٌ أَنَّ ثَابِتًا أَخْبَرَهُ وَهُوَ مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے ابن جریج نے بیان کیا کہا مجھ کو زیاد نے خبر دی ان کو ثابت نے جو عبدالرحمٰن بن زید کے غلام تھے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سوار (پہلے) پیدل کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو۔

---

## بَابُ تَسْلِيمِ الصَّغِيرِ عَلَى الْكَبِيرِ وَ

## باب کم عمر والا (پہلے) بڑی عمر والے کو سلام کرے

قَالَ إِبْرَاهِيمُ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ۔

اور ابراہیم (بن طہمان)[1] نے موسیٰ بن عقبہ سے روایت کی انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے چھوٹا بڑے کو سلام کرے اسی طرح چلنے والا بیٹھے ہوئے شخص کو اور تھوڑی جماعت بڑی جماعت کو۔

[1] اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں اور ابو نعیم نے اور بیہقی نے وصل کیا اور کرمانی نے غلطی کی جو کہا کہ امام بخاری نے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سے بہ طریق مذاکرہ سنی ہو گی اس لئے وقال ابراہیم کہا کیوں کہ امام بخاری نے ابراہیم بن طہمان کا زمانہ نہیں پایا وہ امام بخاری کی ولادت سے ۲۶ سال پیشتر گزر چکے تھے اور ہم اوپر کئی بار لکھ آئے ہیں کہ علم حدیث میں عقلی قیاسات سے کچھ نہیں چلتا اخیر میں آدمی کا مضحکہ ہوتا ہے۔ خدا جزائے خیر دے حافظ ابن حجر علیہ الرحمۃ کو ان کی سی وسعت ہونا چاہیے جب آدمی علم حدیث میں کچھ لکھے ۱۲ منہ۔

## بَابُ إِفْشَاءِ السَّلَامِ۔

باب سلام کا فاش کرنا (یعنی ہر ایک مسلمان کو سلام کرنا اس سے پہچانت ہو یا نہ ہو۔)

۲۵۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَنَصْرِ الضَّعِيفِ وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَنَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ وَنَهَانَا عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے شیبانی سے انہوں نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انہوں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو سات باتوں کا حکم دیا بیمار پرسی کرنے کا جنازے کے ساتھ جانے کا چھینک کا جواب دینے کا ناتواں کی مدد کرنے کا مظلوم کی کمک کرنے کا سلام فاش کرنے کا قسم کھانے والی کی قسم کو سچا کرنے کا اور آپ نے منع فرمایا چاندی کے برتن میں (کھانے) پینے سے سونے کی انگوٹھی پہننے سے ریشمی لال زین پوشوں پر سوار ہونے سے حریر اور دیبا اور قسی اور استبرق (یہ سب ریشمی کپڑے ہیں ان کے پہننے سے

## بَابُ السَّلَامِ لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ۔

## باب پہچان ہو یا نہ ہو ہر مسلمان کو سلام کرنا۔

۲۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید نے انہوں نے ابوالخیر امرثد بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے کہ ایک شخص[1] نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام میں کونسا کام بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا (محتاجوں کو) کھانا کھلانا اور ہر ایک کو سلام کرنا اس سے پہچان ہو یا نہ ہو۔

[1] اس کا نام معلوم نہیں ہوا۔ بعضوں نے کہا ابوذر غفاریؓ ۱۲ منہ۔

۲۵۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا، خَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ وَذَكَرَ سُفْيَانُ أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عطا بن یزید لیثی سے انہوں نے ابوایوب انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی مسلمان کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کو تین (راتوں) سے زیادہ چھوڑ دے (ترک ملاقات کرے غصہ سے) دونوں ملیں بھی تو یہ ادھر منہ پھیر لے وہ ادھر منہ پھیر لے۔ ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو پہلے سلام کرے (مل جائے) سفیان کہتے تھے میں نے زہری سے یہ حدیث تین بار سنی ہے۔

## بَابُ آيَةِ الْحِجَابِ۔

## باب پردے کی آیت کا بیان

۲۶۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ مَقْدَمَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی وہ کہتے تھے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے تھے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ فَخَدَمْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرًا حَيَاتَهُ وَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ وَقَدْ كَانَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ يَسْأَلُنِي عَنْهُ وَكَانَ أَوَّلَ مَا نَزَلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ ابْنَةِ جَحْشٍ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ مِنْهُمْ رَهْطٌ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَطَالُوا الْمُكْثَ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ وَخَرَجْتُ مَعَهُ لِكَيْ يَخْرُجُوا فَمَشَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ ثُمَّ ظَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَتَفَرَّقُوا فَرَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ حَتَّى بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ فَظَنَّ أَنْ قَدْ خَرَجُوا فَرَجَعَ فَرَجَعْتُ مَعَهُ فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا فَأُنْزِلَ آيَةُ الْحِجَابِ فَضَرَبَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ سِتْرًا۔

اس وقت میری عمر دس برس کی تھی میں نے دس برس جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے آپ کی خدمت کی اور میں سب لوگوں سے زیادہ پردے کے حال سے واقف ہوں جب پردے کا حکم اترا ابی بن کعب صحابیؓ بھی مجھ سے پردے کا حال پوچھا کرتے ہوا یہ کہ پردے کا حکم پہلے پہل اس وقت اترا جب آپ نے ام المومنین زینب بنت جحش سے صحبت کی صبح کو آپ نوشاہ تھے آپ نے لوگوں کو ولیمہ کی دعوت دی وہ آئے اور کھانا کھا کر چلے گئے لیکن چند[1] آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پاس بڑی دیر تک بیٹھے رہے آخر (مجبور ہو کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اٹھ کر باہر تشریف لے چلے میں بھی آپ کے ساتھ نکلا (آپ کی غرض یہ تھی کہ وہ لوگ اٹھ جائیں۔ آپ چلے میں بھی آپ کے ساتھ چلا۔ حضرت عائشہؓ کے حجرے کے زہ پر پہنچے اس وقت آپ نے خیال کیا شاید اب وہ لوگ چل دیئے ہوں گے یہ خیال کرکے آپ لوٹے میں بھی لوٹا حضرت زینب کے حجرے میں گئے دیکھا تو وہ ابھی تک بیٹھے ہیں نہیں گئے آخر پھر آپ لوٹے میں بھی لوٹا آپ حضرت عائشہؓ کے حجرے کی زہ تک پہنچے اس وقت خیال کیا شاید اب وہ لوگ اٹھ گئے ہونگے اور لوٹ آئے میں بھی آپ کے ساتھ لوٹ آیا اب کے لوگ چل دیئے تھے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے پردے کی آیت اتاری۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ میں اور حضرت زینب کے بیچ میں پردے کی آڑ کرلی۔

[1] یہ تین آدمی تھے ان کے نام معلوم نہیں ہوئے۔ ۱۲ منہ۔

---

۲۶۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو مِجْلَزٍ عَنْ

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے انہوں نے کہا والد نے کہا ہم سے ابومجلز (لاحق بن حمید) نے

أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ دَخَلَ الْقَوْمُ فَطَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مِنَ الْقَوْمِ وَقَعَدَ بَقِيَّةُ الْقَوْمِ وَأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَلْقَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ وَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ الْآيَةَ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ فِيهِ مِنَ الْفِقْهِ أَنَّهُ لَمْ يَسْتَأْذِنْهُمْ حِينَ قَامَ وَخَرَجَ وَفِيهِ أَنَّهُ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَقُومُوا۔

بیان کیا انہوں نے انس سے روایت کی انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زینبؓ سے نکاح کیا لوگ دعوت کھانے کو آئے اور کھانا کھا کے بیٹھ کر باتیں کرنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا جیسے اٹھنا چاہتے ہیں[1]۔ لیکن وہ نہیں اٹھے آپ نے جب یہ حال دیکھا تو کھڑے ہو گئے آپ کے کھڑے ہونے پر بعضے لوگ بھی کھڑے ہو گئے اور چل دیئے۔ لیکن بعضے اب بھی بیٹھے رہے[2]۔ آپ اندر جانے کے لئے تشریف لائے دیکھا تو ابھی تک وہ لوگ بیٹھے ہیں اس کے بعد کہیں وہ اٹھے اور گئے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ اب وہ لوگ چلے گئے آپ تشریف لائے اندر گئے میں بھی اندر جانے کو تھا کہ آپ نے مجھ میں اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری (سورۂ احزاب کی) یا ایہا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی اخیر تک۔ امام بخاری نے کہا اس حدیث سے یہ مسئلہ نکلا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اٹھ کھڑے ہوئے اور چلے ان سے اجازت نہیں لی اور یہ بھی نکلا کہ آپ نے ان کے سامنے اٹھنے کی تیاری کی۔ آپ کا مطلب یہ تھا کہ وہ اٹھ جائیں[3]۔

[1] آپ کا مطلب یہ تھا کہ وہ سمجھ کر اٹھ جائیں ۱۲ منہ [2] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر باہر تشریف لے گئے ۱۲ منہ [3] تو معلوم ہوا جب لوگ بیکار بیٹھے رہیں اور صاحب خانہ تنگ ہو جائے تو ان کی بغیر اجازت اٹھ کر چلے جانا یا ان کو اٹھانے کے لئے اٹھنے کی تیاری کرنا درست ہے ۱۲ منہ۔

---

۲۶۲۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو یعقوب نے خبر دی کہا مجھ سے والد (ابراہیم بن سعد) نے بیان کیا انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کرتے تھے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: احْجُبْ نِسَاءَكَ قَالَتْ: فَلَمْ يَفْعَلْ وَكَانَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْرُجْنَ لَيْلًا إِلَى لَيْلٍ قِبَلَ الْمَنَاصِعِ خَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَرَآهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ فِي الْمَجْلِسِ فَقَالَ: عَرَفْتُكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يُنْزَلَ الْحِجَابُ قَالَتْ: فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ الْحِجَابِ۔

آپ اپنی عورتوں کو پردے میں رکھیئے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کرتے تھے۔ (پردے کا حکم نہیں دیتے تھے) آپ کی بیبیاں رات برات کو نکلا کرتیں۔ مناصع کی طرف جاتیں (پاخانہ پھرنے کو) ایک رات سودہ بنت زمعہ جو لمبی تڑنگی عورت تھیں نکلیں حضرت عمرؓ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے کہنے لگے سودہ ہم نے تم کو پہچان لیا ان کا مطلب یہ تھا کسی طرح پردے کا حکم جلدی اترے۔ پھر اللہ تعالے نے، (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں کے لئے) پردے کا حکم اتارا[1]

[1] اس حدیث سے یہ نکلا کہ ازواج مطہرات کے لئے جس پردے کا حکم دیا گیا وہ یہ تھا کہ گھر کے باہر ہی نہ نکلیں نکلیں تو محافہ یا محمل وغیرہ میں کہ ان کا جثہ بھی معلوم نہ ہو سکے۔ مگر وہ پردہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں سے خاص تھا دوسری مسلمان عورتوں کو ایسا حکم نہ تھا سادہ لباس پہن کر برابر نکلا کرتیں۔ جیسے اوپر متعدد حدیثوں میں گزرا ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ الْاِسْتِيذَانِ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ۔

## باب اذن لینے کا اسی لئے حکم دیا گیا ہے کہ نظر نہ پڑے

۲۶۳۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَفِظْتُهُ كَمَا أَنَّكَ هٰهُنَا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اطَّلَعَ رَجُلٌ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَقَالَ: لَوْ أَعْلَمُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الْاِسْتِيذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ۔

ہم سے علی بن عبد اللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے زہری نے کہا مجھے اس حدیث کا ایسا یقین ہے (ایسی یاد ہے) جیسے تیرے یہاں ہونے کا یقین ہے۔ انہوں نے سہل بن سعد سے روایت کی انہوں نے کہا ایک شخص[1] نے سوراخ میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں جھانکا اس وقت آپ کے ہاتھ میں پشت خار تھا جس سے سر کھجلا رہے تھے۔ آپ نے فرمایا[2] اگر مجھ کو معلوم ہوتا کہ تو جھانک رہا ہے تو میں تیری آنکھ پر مارتا (آنکھ پھوڑ دیتا) ارے بھلے آدمی پھر اجازت لینے کا حکم کیوں ہوا ہے۔ اسی لئے تاکہ نظر نہ پڑے[3]۔

[1] بعضوں نے کہا یہ حکم بن ابی العاص بن امیہ تھا یعنی مروان کا باپ ۱۲ منہ۔ [2] یعنی آپ کو جب یہ خبر پہنچی تو اس شخص سے ۱۲ منہ۔ [3] جب جھانک کر سب دیکھ لیا تو اب اجازت لینے سے کیا فائدہ ۱۲ منہ۔

٢٦٤- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ أَوْ بِمَشَاقِصَ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَخْتِلُ الرَّجُلَ لِيَطْعَنَهُ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی حجرے میں جھانکا، آپ تیر لیکر کھڑے ہوئے گویا میں آپ کو دیکھ رہا ہوں آپ چاہتے تھے کسی تدبیر سے اس کی آنکھ پر ماریں۔[1]

[1] اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ اگر کوئی شخص بلا اجازت کسی کے گھر میں جھانکے تو صاحب خانہ اس پر حملہ کر سکتا ہے اگر اس کی آنکھ پھوڑ ڈالے تو صاحب خانہ کو اس کی دیت نہ دینا ہوگی ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ زِنَا الْجَوَارِحِ دُونَ الْفَرْجِ۔

## باب اور اعضاء کا بھی سوا شرمگاہ کے زنا کرنا۔

٢٦٥- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ أَرَ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِنْ قَوْلِ أَبِي هُرَيْرَةَ ح وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ كُلَّهُ وَيُكَذِّبُهُ۔

ہم سے عبد اللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے عبد اللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا قرآن شریف میں جو لمم کا لفظ آیا ہے (سورہ والنجم میں) تو میں لمم ابو ہریرہؓ کے قول سے زیادہ اور کسی چیز سے — مشابہ نہیں پاتا ہوں دوسری سند اور مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے عبد اللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا میں لمم کو اس سے زیادہ کسی چیز سے مشابہ نہیں پاتا جو ابو ہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی کا حصہ زنا میں سے لکھ دیا ہے (یعنی جتنے زنا وہ کرنے والا ہے اس کی تقدیر میں لکھدیئے ہیں جس کو وہ ضرور کرے گا تو آنکھ کی زنا (شہوت سے کسی غیر عورت کو) دیکھنا ہے اور زبان کی زنا (فحش باتیں) کرنا ہے اور آدمی کا نفس (زنا کی) خواہش کرتا ہے پھر شرمگاہ اس خواہش کو سچا

کرتی ہے یا جھٹلا دیتی ہے[1]

[1] مطلب یہ ہے کہ نفس میں زنا کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ اب اگر شرم گاہ سے زنا کی تب تو زنا کا گناہ لکھا گیا اور اگر خدا کے خوف سے زنا سے باز رہا تو خواہش غلط اور جھوٹ ہوگئی یعنی معاف ہو جائے گی۔ ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ التَّسْلِيمِ وَالِاسْتِئْذَانِ ثَلاَثًا

## باب تین بار سلام کرنا تین بار اذن چاہنا

۲۶۶- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَإِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالصمد نے خبر دی کہا ہم سے عبداللہ بن مثنیٰ نے کہا ہم سے ثمامہ بن عبداللہ نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (باہر سے اذن لیتے وقت) تین بار سلام کرتے[1] اور جب کوئی بات فرماتے تو اس کو تین بار فرماتے[2]۔

[1] اگر تیسری بار میں جواب مل گیا اور اذن دیا گیا تو اندر جاتے ورنہ لوٹ جاتے ۱۲ منہ [2] یعنی وعظ و نصیحت میں تاکہ لوگ اس کو خوب سمجھ لیں ۱۲ منہ۔

---

۲۶۷- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنْتُ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ إِذْ جَاءَ أَبُو مُوسَى كَأَنَّهُ مَذْعُورٌ فَقَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ فَقَالَ: مَا مَنَعَكَ؟ قُلْتُ: اسْتَأْذَنْتُ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي فَرَجَعْتُ وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اسْتَأْذَنَ أَحَدُكُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ يُؤْذَنْ لَهُ فَلْيَرْجِعْ فَقَالَ: وَاللهِ لَتُقِيمَنَّ عَلَيْهِ بَيِّنَةً أَمِنْكُمْ أَحَدٌ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے یزید بن خصیفہ نے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انہوں نے کہا میں انصار کی مجلس میں بیٹھا تھا اتنے میں ابو موسیٰ اشعری آئے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے ڈرے ہوئے گھبرائے ہوئے ہیں وہ کہنے لگے میں حضرت عمرؓ پاس گیا تھا میں نے (حدیث کے موافق) تین بار اذن مانگا لیکن مجھ کو اذن نہیں ملا آخر میں لوٹ گیا حضرت عمرؓ نے مجھ سے پوچھا تو کھڑا کیوں نہیں رہا ——— اور انتظار کیوں نہیں کیا میں نے کہا میں نے تین بار اذن مانگا لیکن مجھ کو اذن نہ ملا اس لئے میں لوٹ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کوئی تم میں سے تین بار اذن مانگے لیکن اس کو اذن نہ ملے تو لوٹ جائے حضرت عمرؓ نے یہ حدیث

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ: وَاللهِ لَا يَقُومُ مَعَكَ إِلَّا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَقُمْتُ مَعَهُ فَأَخْبَرْتُ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ: أَخْبَرَنِي ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ بُسْرٍ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ بِهَذَا قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: أَرَادَ عُمَرُ التَّثَبُّتَ لَا أَنْ لَا يُجِيزَ خَبَرَ الْوَاحِدِ۔

سن کر کہا خدا کی قسم کوئی گواہ اس حدیث کی صحت پر تجھ کو لانا چاہیئے تو کیا تم لوگوں میں سے بھی کسی نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اس وقت ابی بن کعب کہنے لگے خدا کی قسم ابوموسیٰؓ کے ساتھ ہم میں سے وہ جائے جو سب لوگوں سے چھوٹا (کم عمر) ہو ابوسعیدؓ کہتے ہیں میں ہی سب لوگوں سے چھوٹا تھا میں ان کے ساتھ گیا اور حضرت عمرؓ کو خبر کردی کہ واقع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے۔ ابن مبارک نے کہا[1] مجھ کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا مجھ سے یزید بن خصیفہ نے بیان کیا۔ انہوں نے بسر بن سعید سے کہا میں نے ابوسعید سے سنا پھر یہی حدیث نقل کی[2] امام بخاری نے کہا حضرت عمرؓ نے جو ابوموسیٰ سے گواہ لانے کو کہا تو ان کا مطلب یہ تھا کہ حدیث کی اور زیادہ تقویت ہو جائے یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ خبر واحد کو نہیں مانتے تھے[3]

[1] اس کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا ۱۲۔ منہ

[2] تو بسر کا سماع ابوسعید سے ثابت ہوا ۱۲۔ منہ۔

[3] بلکہ خبر واحد یعنی ایک راوی کی روائت بھی جب وہ ثقہ ہو حجت ہے قیاس کو اس کے مقابل ترک کردیں گے اہل حدیث کا یہی قول ہے اور حنفیہ بھی یہی کہتے ہیں پر اس پر عمل نہیں کرتے خبر واحد کو کیا مشہور کو بھی قیاس سے رد کرتے ہیں یہ عجب انصاف ہے کہ اصول قانون تو ایسے باندھتے ہیں جس سے آدمی یہ سمجھے کہ حنفیہ حدیث پر بہت چلنے والے ہیں مگر فروع میں ان اصول کا کچھ خیال نہیں رکھتے اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ حضرت عمر کے سے فاضل اور عالم شخص کو بعضے وہ حدیثیں بھی معلوم نہیں تھیں جو ادنےٰ ادنےٰ کم عمر صحابہ کو معلوم تھیں۔ پھر یہ سمجھنا کہ امام ابوحنیفہ یا امام شافعی کو کل حدیثیں معلوم تھیں نرا جہل ہوگا ۱۲ منہ۔

---

## بَابٌ إِذَا دُعِيَ الرَّجُلُ فَجَاءَ هَلْ يَسْتَأْذِنُ؟

قَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ إِذْنُهُ۔

باب اگر کوئی شخص بلایا جائے تو وہ بھی اذن لے یا نہیں اور سعید بن ابی عروبہ نے کہا[1] انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابورافع سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں نقل کیا ہے کہ بلانا ہی اس کا اذن ہے[2]۔

[1] اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں اور ابوداؤد نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

[2] اب پھر اذن لینے کی ضرورت نہیں باب کی حدیث میں باوجود دعوت کے اذن لینے کا ذکر ہے۔ دونوں میں تطبیق

یوں کی ہے کہ اگر بلاتے ہی کوئی چلا آئے تب تو نئے اذن کی ضرورت نہیں ورنہ اذن لینا چاہیئے ۱۲ منہ۔

---

۲۶۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ ذَرٍّ ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ ذَرٍّ: أَخْبَرَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ: أَبَا هِرٍّ الْحَقْ أَهْلَ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأُذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن ذر نے بیان کیا دوسری سند اور ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عمر بن ذر نے کہا ہم کو مجاہد نے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے گھر میں گیا آپ نے ایک دودھ کا پیالہ وہاں دیکھا تو فرمایا ابوہریرہ جا اور سائبان والے مہاجرین کو (جو محض محتاج اور متوکل تھے) بلا لا ابوہریرہ کہتے ہیں میں ان کے پاس گیا ان کو بلایا وہ آئے اور اجازت لے کر اندر گئے۔

---

## بَابُ التَّسْلِيمِ عَلَى الصِّبْيَانِ۔

## باب بچوں کو سلام کرنا۔

۲۶۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سیار بن وردان سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انسؓ سے وہ بچوں پر سے گزرے تو ان کو سلام کیا اور کہنے لگے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے[1]

[1] بچوں کو بھی سلام کرتے سبحان اللہ آپ کے اخلاق کریمانہ ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ تَسْلِيمِ الرِّجَالِ عَلَى النِّسَاءِ وَالنِّسَاءِ عَلَى الرِّجَالِ۔

## باب مرد عورتوں کو عورتیں مردوں کو سلام کریں[1]

[1] حدیث کی رو سے تو یہ جائز نکلتا ہے۔ مگر فقہا یہ کہتے ہیں کہ جوان عورتوں کو مردوں کا یا جوان مردوں کو عورتوں کا سلام کرنا بہتر نہیں۔ ایسا نہ ہو کوئی فتنہ پیدا ہو۔ میں کہتا ہوں فتنہ کے خیال سے شرعی حکم بدل نہیں سکتا جب کلام جائز ہے تو سلام کا منع ہونا عجیب ہے حدیث میں تقرأ السلام علی من عرفت وعلی من لم تعرف ہے جو

عورت مرد سب کے شامل ہیں ۱۲ منہ۔

۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ: كُنَّا نَفْرَحُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، قُلْتُ: وَلِمَ؟ قَالَ: كَانَتْ لَنَا عَجُوزٌ تُرْسِلُ إِلَى بُضَاعَةَ، قَالَ ابْنُ مَسْلَمَةَ: نَخْلٌ بِالْمَدِينَةِ، فَتَأْخُذُ مِنْ أُصُولِ السِّلْقِ فَتَطْرَحُهُ فِي قِدْرٍ وَتُكَرْكِرُ حَبَّاتٍ مِنْ شَعِيرٍ فَإِذَا صَلَّيْنَا الْجُمُعَةَ انْصَرَفْنَا وَنُسَلِّمُ عَلَيْهَا فَتُقَدِّمُهُ إِلَيْنَا فَنَفْرَحُ مِنْ أَجْلِهِ وَمَا كُنَّا نَقِيلُ وَلَا نَتَغَدَّى إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل سے انہوں نے کہا ہم (آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں) جمعہ کا دن آنے سے خوش ہوتے میں نے پوچھا کیوں کہنے لگے ہماری قوم میں ایک بڑھیا[۱] تھی جو بضاعہ کیطرف کسی کو بھجواتی ابن مسلمہ راوی نے کہا۔ بضاعہ ایک کھجور کا باغ تھا مدینہ میں (یا کنواں تھا وہاں درخت بھی ہوں گے) اور چقندر کی جڑیں منگواتی ان کو ایک ہانڈی میں پکاتی اور جو کے تھوڑے دلنے لیتی ان کو پیستی (یہ آٹا ان جڑوں میں چھڑک دیتی) ہم لوگ جب جمعہ کی نماز پڑھ چکتے تو لوٹ کر اس بڑھیا پاس جاتے، اس کو سلام کرتے (یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے) وہ یہ چقندر کی جڑیں (آٹا ملی ہوئیں) ہمارے سامنے رکھتی (ہم ان کو کھاتے بس جمعہ کی خوشی اسی لیے ہوتی اور ہم آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں، دوپہر کا آرام اور کھانا سب جمعہ کی نماز کے بعد کرتے۔

[۱] حافظ نے کہا اس کا نام مجھ کو معلوم نہیں ہوا ۱۲ منہ۔

۲۷۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ مُقَاتِلٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ، قَالَتْ: قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، تَرَى مَا لَا نَرَى تُرِيدُ رَسُولَ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ یہ جبریل[۱] (کھڑے) ہیں تم کو سلام کرتے ہیں حضرت عائشہ نے جواب دیا وعلیہ السلام ورحمتہ اللہ آپ ان چیزوں کو دیکھتے ہیں جن کو ہم نہیں دیکھتے[۱] معمر کیساتھ اس حدیث کو شعیب[۲] اور یونس

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، تَابَعَہٗ شُعَیْبٌ وَقَالَ یُوْنُسُ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّھْرِیِّ وَ بَرَکَاتُہٗ۔

اور نعمان نے بھی زہری سے روائیت کیا یونس اور نعمان کی روایتوں میں وبرکاتہ زیادہ ہے۔

۱؎ اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے۔ کیونکہ فرشتے نہ مرد ہیں نہ عورت اور جواب اس کا یہ ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دحیہ کلبی کی صورت میں آیا کرتے تھے اور دحیہ مرد تھے تو ان کا حکم بھی مرد کا ہوا۔ اور حدیث سے مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو سلام کرنا ثابت ہو گیا اور یہی ترجمہ باب ہے۔

۲؎ شعیب اور یونس کی روایتوں کو خود امام بخاری نے رقاق اور مناقب اور نعمان کی روایت کو طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

---

## بَابٌ إِذَا قَالَ مَنْ ذَا؟ فَقَالَ: أَنَا۔

## باب اگر گھر والا پوچھے کون ہے اس کے جواب میں کوئی کہے "میں ہوں" (اور نام نہ لے)

۲۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُولُ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَدَقَقْتُ الْبَابَ فَقَالَ: مَنْ ذَا؟ فَقُلْتُ: أَنَا، فَقَالَ: أَنَا أَنَا، كَأَنَّهُ كَرِهَهَا

ہم سے ابوولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے کہا میں نے جابرؓ سے سنا وہ کہتے تھے۔ میں آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس قرضے کے مقدمہ میں جو میرے والد پر تھا کچھ عرض کرنے کے لئے آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا آپ نے (اندر سے) پوچھا کون ہے میں نے کہا میں ہوں۔ آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہوں (یعنی نام کیوں نہیں لیتا) آپ نے میں ہوں کہنا برا جانا۔۱؎

۱؎ کیوں کہ بعضے وقت صرف آواز سے صاحب خانہ پہچان نہیں سکتا کون ہے اس لئے جواب میں اپنا نام بیان کرنا چاہیئے۔ ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ مَنْ رَدَّ فَقَالَ: عَلَيْكَ السَّلَامُ

## باب جواب میں صرف وعلیکم السلام بھی درست ہے

وَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ الْمَلَائِكَةُ عَلَى آدَمَ السَّلَامُ

(گو ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نہ کہے) مگر حضرت عائشہؓ نے جبریلؑ کے جواب میں یوں کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ، اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ

عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ۔

فرشتوں نے حضرت آدمؑ کے جواب میں یوں کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ یہ دونوں حدیثیں اوپر موصولاً گزر چکی ہیں۔

لہ ان حدیثوں کو لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ بڑھانا بہتر ہے گو صرف وعلیکم السلام بھی درست ہے ۱۲ منہ۔

---

۲۷۳۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الَّتِي بَعْدَهَا عَلِّمْنِي يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ فِي الْأَخِيرِ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا۔

ہم سے اسحٰق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن نمیر نے خبر دی، کہا ہم سے عبیداللہ عمری نے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا ایک شخص مسجد میں آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے کونے میں بیٹھے ہوئے تھے اس نے نماز پڑھی اور پھر آکر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک السلام (یہیں سے باب کا مطلب نکلا) جا پھر سے نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی وہ پھر گیا، دوبارہ نماز پڑھی پھر آن کر آپؐ کو سلام کیا آپ نے فرمایا وعلیک السلام، جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی، وہ پھر گیا اور سہ بارہ نماز پڑھی پھر آن کر آپؐ کو سلام کیا آپؐ نے فرمایا وعلیک السلام جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی، آخر دوسری یا تیسری مرتبہ میں اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو نماز پڑھنا سکھلائیں۔ آپؐ نے فرمایا جب تو نماز کے لئے کھڑا ہو تو پہلے اچھا پورا وضو کر۔ پھر قبلے کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہہ پھر جو قرآن آسانی سے پڑھ سکے۔ وہ پڑھ۔ پھر اطمینان کے ساتھ رکوع کر پھر سر اٹھا، سیدھا کھڑا ہو، پھر اطمینان سے سجدہ کر، پھر سر اٹھا، اطمینان سے بیٹھ، پھر دوسرا سجدہ اطمینان سے کر پھر سر اٹھا، اطمینان سے بیٹھ۔ اسی طرح ساری نماز (آہستگی اور درستگی کے ساتھ) ادا کر۔ ابو اسامہ راوی نے دوسرے[لہ] سجدے کے بعد یوں کہا، پھر سر اٹھا، یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جا (تو اس میں جلسہ استراحت کا ذکر نہیں ہے)

لہ اس کا نام خلاد بن رافع تھا۔ ۱۲ منہ۔

۵لہ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الایمان والنذر میں وصل کیا۔ ۱۲ منہ۔

۲۷۴۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنِي سَعِيدٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے کہا مجھ سے سعید مقبری نے بیان کیا انہوں نے اپنے والد (ابو سعید) سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے یہی حدیث نقل کی، اس میں یوں ہے پھر سجدے سے سر اٹھا اور اطمینان سے بیٹھ جا۔

## بَابٌ إِذَا قَالَ فُلَانٌ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ

## باب اگر کوئی شخص کسی سے کہے فلاں شخص نے تم کو سلام کہا ہے تو وہ کیا کہے؟

۲۷۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ قَالَ سَمِعْتُ عَامِرًا يَقُولُ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا: إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا نے کہا میں نے عامر سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے بیان کیا ان سے حضرت عائشہؓ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا، جبرئیلؑ تم کو سلام کہتے ہیں انہوں نے کہا وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ۔

## بَابُ التَّسْلِيمِ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ۔

## باب اگر کسی مجلس میں مسلمان مشرک سب طرح کے لوگ ہوں جب بھی مجلس والوں کو سلام کر سکتے ہیں۔

لہ اور سلام کرنے والا مسلمانوں کی نیت کرے بعضوں نے کہا، یوں کہے، السلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ ۱۲ منہ۔

۲۷۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا، کہا ہم کو ہشام نے خبر دی انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے۔ کہا مجھ کو اسامہ بن زید نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گدھے پر سوار ہوئے جس پر پالان تھی

رَكِبَ حِمَارًا عَلَيْهِ إِكَافٌ تَحْتَهُ قَطِيفَةٌ فَدَكِيَّةٌ وَأَرْدَفَ وَرَاءَهُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَهُوَ يَعُودُ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ ابْنِ الْخَزْرَجِ وَذَلِكَ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ حَتَّى مَرَّ فِي مَجْلِسٍ فِيهِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ وَالْيَهُودِ وَفِيهِمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ بْنِ سَلُولَ وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ خَمَّرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَبِّرُوا عَلَيْنَا فَسَلَّمَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أُبَيٍّ بْنُ سَلُولَ: أَيُّهَا الْمَرْءُ لَا أَحْسَنَ مِنْ هَذَا إِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَلَا تُؤْذِنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا وَارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ فَمَنْ جَاءَكَ مِنَّا فَاقْصُصْ عَلَيْهِ قَالَ ابْنُ رَوَاحَةَ اغْشَنَا فِي مَجَالِسِنَا فَإِنَّا نُحِبُّ ذَلِكَ فَاسْتَبَّ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْيَهُودُ حَتَّى هَمُّوا أَنْ يَتَوَاثَبُوا فَلَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَفِّضُهُمْ ثُمَّ رَكِبَ دَابَّتَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ: أَيْ سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالَ أَبُو حُبَابٍ يُرِيدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أُبَيٍّ قَالَ كَذَا وَكَذَا قَالَ: اعْفُ عَنْهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاصْفَحْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ أَعْطَاكَ اللَّهُ الَّذِي أَعْطَاكَ وَلَقَدِ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ الْبُحَيْرَةِ

اس پر ایک چادر فدک کی پڑی ہوئی تھی آپ نے اسامہؓ کو اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ آپؐ سعد بن عبادہ کو پوچھنے بنی حارث بن خزرج کے محلہ میں جا رہے تھے (وہ بیمار تھے) یہ اس وقت کا ذکر ہے جب تک جنگ بدر نہیں ہوئی تھی۔ آپ (رستے میں) ایک مجلس پر سے گزرے جس میں مسلمان مشرک بت پرست یہودی سب ملے جلے ہوئے تھے۔ ان میں عبداللہ بن ابی بن سلول (مشہور منافق بھی تھا۔ اور عبداللہ بن رواحہ (مشہور صحابی شاعر) بھی تھے جب گدھے کی گرد مجلس والوں تک پہنچنے لگی تو عبداللہ بن ابی نے اپنی ناک چادر سے ڈھانک لی پھر کہنے لگا اجی ہم پر گرد مت اڑاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجلس والوں کو سلام کیا۔ (یہیں سے باب کا مطلب نکلا) پھر آپ ٹھہر گئے۔ گدھے سے اتر کر ان کو اللہ کی طرف بلایا۔ (اسلام کی دعوت دی) قرآن پڑھ کر ان کو سنایا، تب عبداللہ بن ابی کہنے لگا۔ بھلے آدمی اس سے بہتر تو دوسرا کلام نہیں ہو سکتا۔ (قرآن کی فصاحت کا وہ بھی قائل ہوا) مگر اگر تم سچے ہو تو ہم کو ہماری مجلسوں میں کیوں پریشان کرتے ہو۔ اپنے گھر جاؤ وہاں جو کوئی تمہارے پاس آئے اس کو یہ قصے سناؤ، اس پر عبداللہ بن رواحہ بولے نہیں یا رسول اللہ ہماری مجلسوں میں آپ ضرور تشریف لایا کیجئے اور ہم کو یہ کلام سنایا کیجئے۔ ہم اس کو بہت پسند کرتے ہیں اس گفتگو پر مسلمان اور مشرک اور یہودی گالی گلوچ کرنے لگے۔ قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کر بیٹھیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دھیما کرتے رہے (سمجھاتے رہے، لڑو نہیں، لڑنے کی کیا بات ہے۔) اسکے بعد آپ جانور پر سوار ہوئے اور سعد بن عبادہؓ کے پاس گئے۔ ان سے فرمایا تم نے آج ابو حباب یعنی عبداللہ بن ابی ـــــ کی تقریر نہیں سنی۔ اس نے ایسی ایسی (بے ادبی

عَلَى أَنْ يُتَوِّجُوهُ فَيُعَصِّبُونَهُ بِالْعِصَابَةِ فَلَمَّا رَدَّ اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي أَعْطَاكَ شَرِقَ بِذَلِكَ فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا رَأَيْتَ فَعَفَا عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کی) باتیں کیں۔ سعد نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ معاف کر دیجئے اور درگزر فرمایئے اللہ کی قسم اللہ نے جو (مرتبہ آپ کو دیا ہے وہ دیا ہے (پیغمبری کا مرتبہ جو بادشاہت سے کہیں زیادہ ہے) ہوا یہ تھا۔ (کہ آپ کے تشریف لانے سے پیشتر) اس ملک والوں نے یہ تجویز کی تھی کہ عبداللہ کے سر پر (بادشاہی کا تاج) رکھیں، سرداری کا عمامہ باندھیں جب اس تجویز کو اللہ تعالیٰ نے آپ کو پیغمبری دے کر چلنے نہ دیا تو اس کو حسد پیدا ہو گیا، اسی حسد کی وجہ سے اُس نے ایسی ایسی گفتگو کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کا گناہ معاف کر دیا۔

---

بَابُ مَنْ لَمْ يُسَلِّمْ عَلَى مَنِ اقْتَرَفَ ذَنْبًا وَلَمْ يَرُدَّ سَلَامَهُ حَتَّى تَتَبَيَّنَ تَوْبَتُهُ وَإِلَى مَتَى تَتَبَيَّنُ تَوْبَةُ الْعَاصِي وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو وَلَا تُسَلِّمُوا عَلَى شَرَبَةِ الْخَمْرِ

باب گناہ کرنے والے کو سلام نہ کرنا نہ اس کا جواب دینا۔ جب تک اُس کی توبہ معلوم نہ ہو جائے اس باب میں یہ بھی بیان ہے کہ توبہ کب تک معلوم ہو سکتی ہے[1]۔ اور عبداللہ بن عمروؓ نے کہا شراب خواروں کو سلام نہ کرو[2]

[1] اس کی کوئی حد معیّن نہیں ہو سکتی بہرحال جب تک توبہ منکشف نہ ہو جائے اس سے ترک سلام و کلام کر سکتے ہیں ۱۲ منہ

[2] اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں وصل کیا ۱۲ منہ -

---

۲۷۷- حَدَّثَنَا ابْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ تَبُوكَ وَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَلَامِنَا وَآتِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُسَلِّمُ عَلَيْهِ فَأَقُولُ فِي نَفْسِي

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے، کہ عبداللہ بن کعب نے کہا میں نے (اپنے والد) کعب بن مالک سے سنا، وہ اس وقت کا قصہ بیان کرتے تھے جب غزوہ تبوک سے پیچھے رہ گئے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تینوں آدمیوں سے بات کرنا منع کر دیا تھا۔ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا، آپ

هَلْ حَرَّكَ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ أَمْ لَا حَتَّى كَمُلَتْ خَمْسُونَ لَيْلَةً وَآذَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَوْبَةِ اللّٰهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى الْفَجْرَ۔

کو سلام کرتا (آپ پکار کر جواب نہ دیتے) میں دل میں کہتا، آپ نے سلام کے جواب میں ہونٹ بھی ہلائے یا نہیں[1] اسی طرح مجھ پر پچاس راتیں گزریں اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا گناہ اللہ جلالہ کے پاس سے معاف ہونے کی خبر صبح کی نماز پڑھ کر دی ہے[2]

[1] گو سلام کا جواب دینا فرض ہے مگر یہ ترک جواب بھی بحکم الٰہی تھا۔ ۱۲ منہ [2] یہاں سے باب کا دوسرا مطلب نکلا گویا پچاس راتوں کے بعد توبہ معلوم ہوئی۔ ۱۲ منہ۔

---

## بَابٌ كَيْفَ يُرَدُّ عَلَى أَهْلِ الذِّمَّةِ السَّلَامُ۔

## باب اگر ذمی کافر سلام کریں تو اُن کو کیونکر جواب دیں۔

---

۲۷۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ رَهْطٌ مِنَ الْيَهُودِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَفَهِمْتُهَا فَقُلْتُ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ فَإِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَدْ قُلْتُ، وَعَلَيْكُمْ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی حضرت عائشہ نے کہا چند یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے السام علیک (تم مرو) میں سمجھ گئی میں نے کہا علیکم السام واللعنۃ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ صبر کر اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی اور خوش اخلاقی کو پسند کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ان کا کہنا (شاید نہیں سنا) آپ نے فرمایا (نہیں میں سن چکا۔) میں نے بھی تو جواب دیا وعلیکم (تم مرو)

---

۲۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا، کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی۔ انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب یہودی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمُ الْيَهُودُ فَإِنَّمَا يَقُولُ أَحَدُهُمُ السَّامُ عَلَيْكَ فَقُلْ وَعَلَيْكَ۔

تم کو سلام کرتے ہیں تو (سلام کے بدل) سام کہتے ہیں (یعنی موت) تم بھی جواب میں وعلیک کہو۔

۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَهْلُ الْكِتَابِ فَقُولُوا: وَعَلَيْكُمْ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا، ہم کو عبید اللہ بن ابی بکر نے خبر دی، کہا ہم سے (ہمارے دادا) انس بن مالک نے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) تم کو سلام کریں تو ان کے جواب میں اتنا ہی کہہ دیا کرو وعلیکم۔

## بَابُ مَنْ نَظَرَ فِي كِتَابِ مَنْ يُحْذَرُ عَلَى الْمُسْلِمِينَ لِيَسْتَبِينَ أَمْرُهُ۔

باب جس خط سے مسلمانوں کو اندیشہ ہو اس کو منگوا کر دیکھنا تاکہ اس کی اصل حقیقت معلوم ہو۔

۲۸۱ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ بُهْلُولٍ حَدَّثَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنِي حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّبَيْرَ ابْنَ الْعَوَّامِ وَأَبَا مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكُلُّنَا فَارِسٌ فَقَالَ: انْطَلِقُوا حَتَّى تَأْتُوا رَوْضَةَ خَاخٍ فَإِنَّ بِهَا امْرَأَةً مِنَ الْمُشْرِكِينَ مَعَهَا صَحِيفَةٌ مِنْ حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ إِلَى الْمُشْرِكِينَ قَالَ، فَأَدْرَكْنَاهَا تَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ لَهَا حَيْثُ قَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُلْنَا: أَيْنَ الْكِتَابُ الَّذِي مَعَكِ؟ قَالَتْ: مَا مَعِي كِتَابٌ

ہم سے یوسف بن بہلول نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن ادریس نے کہا مجھ سے حصین بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سعد بن عبیدہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سلمی سے انہوں نے حضرت علیؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور زبیر اور ابومرثد غنوی ان تینوں کو بھیجا۔ تینوں گھوڑے کے اچھے سوار تھے۔ فرمایا روضہ خاخ پر جاؤ (جو ایک مقام ہے مدینہ سے کچھ فاصلہ پر مکہ کی طرف) وہاں ایک مشرک عورت ملے گی اس کے پاس حاطب بن ابی بلتعہ کا ایک خط ہے جو اس نے مکہ کے مشرکوں کے نام لکھا ہے (وہ اس سے چھین لاؤ) ہم تینوں آدمی چلے اس عورت کو دیکھا، ایک اونٹ پر سوار جا رہی ہے اسی جگہ یہ عورت ملی جہاں آں حضرت

فَأَنَخْنَا بِهَا فَابْتَغَيْنَا فِي رَحْلِهَا فَمَا وَجَدْنَا شَيْئًا قَالَ صَاحِبَايَ: مَا نَرَى كِتَابًا، قَالَ: قُلْتُ: لَقَدْ عَلِمْتُ مَا كَذَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي يُحْلَفُ بِهِ لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ أَوْ لَأُجَرِّدَنَّكِ قَالَ، فَلَمَّا رَأَتِ الْجِدَّ مِنِّي أَهْوَتْ بِيَدِهَا إِلَى حُجْزَتِهَا وَهِيَ مُحْتَجِزَةٌ بِكِسَاءٍ فَأَخْرَجَتِ الْكِتَابَ قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ، مَا حَمَلَكَ يَا حَاطِبُ عَلَى مَا صَنَعْتَ؟ قَالَ، مَا بِي أَلَّا أَكُونَ مُؤْمِنًا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَمَا غَيَّرْتُ وَلَا بَدَّلْتُ أَرَدْتُ أَنْ تَكُونَ لِي عِنْدَ الْقَوْمِ يَدٌ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهَا عَنْ أَهْلِي وَمَالِي وَلَيْسَ مِنْ أَصْحَابِكَ هُنَاكَ إِلَّا وَلَهُ مَنْ يَدْفَعُ اللَّهُ بِهِ عَنْ أَهْلِهِ وَمَالِهِ قَالَ: صَدَقَ، فَلَا تَقُولُوا لَهُ إِلَّا خَيْرًا قَالَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: إِنَّهُ قَدْ خَانَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ فَدَعْنِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ، قَالَ: فَقَالَ يَا عُمَرُ وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّ اللَّهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ وَجَبَتْ لَكُمُ الْجَنَّةُ، قَالَ: فَدَمَعَتْ عَيْنَا عُمَرَ وَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ خیر ہم نے اس سے پوچھا تیرے پاس جو خط ہے، وہ کہاں ہے۔ وہ کہنے لگی، میرے پاس کہاں کا خط؟ کچھ نہیں۔ ہم نے اُس کا اونٹ بٹھلا کر اُس کا اسباب سب ٹٹولا، کوئی خط نہیں ملا میرے دونوں ساتھی کہنے لگے اس کے پاس خط نہیں ہے، (اب لوٹ چلو اس عورت کو جانے دو) میں نے کہا واہ! تم جانتے ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا کیا جھوٹ ہو سکتا ہے، آخر میں نے اُس سے کہا، اب تو خط دیتی ہے یا تجھ کو میں ننگا کروں؟ اُس نے جب میرا یہ ارادہ دیکھا تو اپنے نیفے کی طرف ہاتھ بڑھایا، وہ ایک کمبل باندھے ہوئے تھی اور خط نکال کر دیا ہم تینوں اس خط کو لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ نے حاطب کو بلا بھیجا) فرمایا، حاطب یہ تو نے کیا حرکت کی، وہ کہنے لگا بھلا مجھ کو کیا ہوا ہے جو میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ رکھوں (یعنی میں منافق یا کافر نہیں ہوں)۔ نہ میں نے اپنا مذہب، یا دین کچھ بدلا ہے میرا مطلب یہ خط کے لکھنے سے اتنا ہی تھا کہ قریش کے لوگوں پر میرا ایک احسان ہو جائے جس کی وجہ سے اللہ ان کو میرے گھر بار مال لوٹنے سے روک دے۔ بات یہ ہے کہ آپ کے اور جتنے مہاجرین اصحابؓ ہیں ان کے عزیز و اقرباء وہاں موجود ہیں جو ان کے گھر بار مال اسباب کی حفاظت کر لیتے ہیں[2] آپ نے فرمایا حاطب سچ کہتا ہے اس کے حق میں تم کوئی بُری بات نہ کہو حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اُس نے اللہ اور رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی[3] آپ اجازت دیجئے میں اُس کی گردن اُڑا دوں آپ نے فرمایا، عمرؓ تجھ کو معلوم نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو (عرش پر سے) جھانکا اور فرمایا اب تم جیسے چاہو عمل کرو، بشرطیکہ شرک اور کفر

نہ کرو) میں نے تو بہشت تمہارے لئے واجب کردی یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں ؎ اور کہنے لگے (میری تقصیر معاف ہو) اللہ اور رسول ہر کام کی مصلحت خوب جانتے ہیں۔

؎ اس کا نام سارہ تھا ۱۲ منہ۔ ؎ میرا کوئی ایسا شخص وہاں نہ تھا اس لئے میں نے یہ خط ہی لکھ کر اپنا بچاؤ نا کیا ۱۲ منہ۔ ؎ ان کو ضرر پہنچانے کا قصد کیا، کافروں کو خبر کردی۔ ۱۲ منہ ؎ اللہ کی عنایت اور کرم کو دیکھ کر خوشی سے رو دیئے۔ ۱۲ منہ۔

---

بَابٌ كَيْفَ يُكْتَبُ الْكِتَابُ إِلَى أَهْلِ الْكِتَابِ۔

باب اہل کتاب یہود اور نصاریٰ کو کیونکر خط لکھا جائے

۲۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَ كَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ فَأَتَوْهُ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قَالَ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُرِئَ فَإِذَا فِيهِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللهِ وَ رَسُولِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيمِ الرُّومِ السَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ۔

ہم سے ابوالحسن محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی، کہا ہم کو یونس نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عتبہ نے ان کو عبداللہ بن عباس نے ان کو ابوسفیان بن حرب نے کہ ہرقل بادشاہ روم نے اُن کو دوسرے قریش کے چند آدمیوں سمیت بلوا بھیجا جو تجارت کے لئے شام کے ملک میں گئے تھے (اس وقت شام کا ملک ہرقل بادشاہ ہی کے پاس تھا) یہ لوگ اس کے پاس پہنچے۔ اخیر حدیث تک ؎ خیر ہرقل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا وہ پڑھا گیا اس میں یہ مضمون تھا محمد خدا کے بندے اور رسول کی طرف سے ہرقل کو معلوم ہو جو روم کا سردار ہے، سلام اس شخص پر جو ہدایت کی راہ پر چلے اما بعد (اخیر تک)

؎ جو اوپر شروع کتاب میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

---

بَابٌ بِمَنْ يُبْدَأُ فِي الْكِتَابِ، وَقَالَ

باب خط میں پہلے کس کا نام لکھا جائے (کاتب

اللَّيْثُ حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ وَصَحِيفَةً مِنْهُ إِلَى صَاحِبِهِ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَجَرَ خَشَبَةً فَجَعَلَ الْمَالَ فِي جَوْفِهَا وَكَتَبَ إِلَيْهِ صَحِيفَةً مِنْ فُلَانٍ إِلَى فُلَانٍ۔

کا یا مکتوب الیہ کا (لیث بن سعد نے کہا[1] مجھ کو جعفر بن ربیعہ نے بیان کیا، انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے، انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے بنی اسرائیل کے ایک شخص کا حال بیان کیا۔ (یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے۔) اس نے ایک لکڑی لے کر اس کو کریدا اس میں ہزار اشرفیاں بھریں اور ایک خط بھی اپنے دوست کے نام[2] اس میں رکھ دیا۔ عمر بن ابی سلمہ[3] نے اپنے باپ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے یوں روایت کی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اس نے ایک لکڑی خالی کی، اس کے جوف میں اشرفیاں رکھ دیں اور خط بھی رکھا، فلاں کی طرف سے فلاں کو معلوم ہو (پہلے کاتب کا نام لکھا۔)

[1] اس کو امام بخاری نے ادب مفرد میں وصل کیا۔ ۱۲ منہ [2] جس سے اشرفیاں قرض لی تھیں ۱۲ منہ
[3] اس کو بھی امام بخاری نے ادب مفرد میں وصل کیا حافظ نے کہا ابو طاہر مخلص کی جزو ثالث میں بھی یہ طریق مروی ہے بغوی سے انہوں نے احمد بن منصور سے انہوں نے موسیٰ سے ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ۔

باب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہؓ سے یہ فرمانا اپنے سردار کے لینے کو اٹھو (یعنی سعد بن معاذ کے)

۲۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ ابْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ أَهْلَ قُرَيْظَةَ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِ سَعْدٍ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ فَجَاءَ فَقَالَ: قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ أَوْ قَالَ خَيْرِكُمْ فَقَعَدَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هٰؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ قَالَ:

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے ابوسعید خدری سے کہ بنی قریظہ کے یہودی سعد بن معاذ کے فیصلے پر راضی ہو کر (قلعہ سے اتر آئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد کو بلا بھیجا، وہ آئے، آپ نے صحابہ سے فرمایا اپنے سردار کے لینے کو اٹھو جو تم میں بہتر ہے پھر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے آپ نے فرمایا یہ لوگ تمہارے فیصلے پر راضی ہو کر اتر آئے ہیں اب

فَإِنِّي أَحْكُمُ أَنْ تُقْتَلَ مُقَاتِلَتُهُمْ وَتُسْبَى ذَرَارِيُّهُمْ فَقَالَ لَقَدْ حَكَمْتَ بِمَا حَكَمَ بِهِ الْمَلِكُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ أَفْهَمَنِي بَعْضُ أَصْحَابِي عَنْ أَبِي الْوَلِيدِ مِنْ قَوْلِ أَبِي سَعِيدٍ إِلَى حُكْمِكَ۔

تم کیا فیصلہ کرتے ہو، انہوں نے کہا میں یہ فیصلہ کرتا ہوں کہ جوان میں لڑائی کے قابل ہیں وہ تو مار ڈالے جائیں اور ان کی عورتیں بچے قیدی بنائے جائیں۔ آپ نے فرمایا تو نے وہ فیصلہ کیا جو اللہ کا حکم تھا، امام بخاری نے کہا، بعضے میرے ساتھیوں نے ابوالولید سے یوں نقل کیا الی حکمک (یعنی بجائے علی احکمک کے) ابوسعید خدریؓ نے یوں ہی کہا۔ (بجائے علی کے الی)[1]

[1] تیسیر القاری میں ہے کہ اس حدیث سے بعض علماء نے کسی بزرگ کے آنے کے وقت کھڑے ہو جانا مستحب سمجھا ہے اور حق یہ ہے کہ سعد بن معاذ زخمی تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا۔ کہ اٹھ کر ان کو سواری سے اتارو اور تعظیم کے لئے کھڑے ہونا منع ہے میں کہتا ہوں بعضے لوگوں نے مجلس میلاد میں قیام تعظیمی کو جب آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر آئے اسی حدیث سے جائز رکھا ہے اور یہ استدلال فاسد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت حیات میں تو صحابہ کو قیام سے منع کیا جب آپ خود تشریف لایا کرتے تو آپ کی ولادت کے ذکر پر آپ قیام کیوں کر پسند کریں گے اور اس باب میں بڑے بڑے مستقل رسالے مرتب ہوئے ہیں ۱۲ منہ۔

---

بَابُ الْمُصَافَحَةِ، قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: عَلَّمَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ وَقَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا بِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيَّ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ يُهَرْوِلُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَّأَنِي۔

باب مصافحہ کا بیان عبداللہ بن مسعود نے کہا[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو تشہد سکھلایا اس طرح کہ میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں کے درمیان تھا اور کعب بن مالک نے کہا[2] میں مسجد میں گیا، دیکھا تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں موجود ہیں۔ اس وقت طلحہ بن عبیداللہ دوڑتے ہوئے (سب لوگوں سے پہلے) اُٹھے اور مجھ سے مصافحہ کیا۔ مجھ کو (توبہ قبول ہونے کی) مبارکباد دی۔

[1] یہ حدیث آگے چل کر خود امام بخاری علیہ الرحمۃ نے وصل کی ۱۲ منہ [2] یہ حدیث باب غزوۂ تبوک میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

---

۲۸٤۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَنَسٍ: أَ

ہم سے عمرو بن عاصم نے بیان کیا، کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے انسؓ سے کہا آں حضرت

كَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: نَعَمْ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مصافحہ کیا کرتے تھے انہوں نے کہا، ہاں۔

---

۲۸۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے (عبداللہ) ابن وہب نے کہا مجھ کو حیوہ بن شریح نے خبر دی، کہا مجھ سے ابوعقیل زہرہ بن معبد نے بیان کیا انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے سنا انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے، آپ حضرت عمرؓ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے، (ان سے مصافحہ کئے ہوئے۔)

---

## بَابُ الْأَخْذِ بِالْيَدَيْنِ وَصَافَحَ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ ابْنَ الْمُبَارَكِ بِيَدَيْهِ۔

## باب مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا

حماد بن زید نے عبداللہ بن مبارک سے دونوں ہاتھ سے مصافحہ کیا

۲۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سَيْفُ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يَقُولُ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ سَخْبَرَةَ أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ: عَلَّمَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَفِّي بَيْنَ كَفَّيْهِ التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنِي السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَيْنَا فَلَمَّا قُبِضَ قُلْنَا السَّلَامُ يَعْنِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا، کہا ہم سے سیف بن سلیمان نے کہا میں نے مجاہد سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے ابو معمر عبداللہ بن سخبرہ نے بیان کیا وہ کہتے تھے میں نے ابن مسعود سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو تشہد اس طرح سکھلایا کہ میرا ہاتھ آپ کے دونوں ہاتھوں میں تھا۔ جیسے قرآن کی کوئی سورت سکھلاتے۔ التحیات للہ والصلوٰت والطیبٰت السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصالحین، اشہد ان لا الٰہ الا اللہ واشہد ان محمدا عبدہٗ ورسولہٗ۔ یہ تشہد ہم اس وقت پڑھا کرتے تھے جب آپ ہم لوگوں میں تشریف رکھتے تھے آپ کی وفات کے بعد ہم السلام علیک ایہا النبی کے بدل السلام علی النبی کہنے لگے

عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ۔ ؎۲

؎۱ مصافحہ دونوں ہاتھ سے اور ایک ہاتھ سے دونوں طرح سنت ہے لیکن ہاتھ چومنا اکثر علماء نے مکروہ رکھا ہے اور بعضوں نے صرف اہل فضل جیسے عالم باعمل یا درویش متشرع کا ہاتھ چومنا جائز رکھا ہے لیکن دنیا داروں کا سب نے شدید مکروہ رکھا ہے ۱۲ منہ۔ ؎۲ اس کو امام بخاری نے تاریخ میں وصل کیا۔ ۱۲ منہ۔

؎۳ اس سے ان لوگوں کو نصیحت لینا چاہیئے جو کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غیبت میں یعنی دوسرے ملکوں میں رہ کر یوں کہنا درست ہے السلام علیک یا رسول اللہ کیونکہ اگر یہ کہنا درست ہوتا تو عبداللہ بن مسعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تشہد میں یوں کیوں بدلتے السلام علی النبی باوجودیکہ تشہد ایک ماثور ذکر تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کی سورت کی طرح ان کو سکھایا تھا اور اسی لئے ہمارے علماء نے تشہد میں اب بھی یوں پڑھنا جائز رکھا ہے السلام علیک ایہا النبی کیونکہ یہ ایسا ہی جیسے قرآن میں ہے یاایہا النبی یاایہا الرسول اور حق یہ ہے کہ اگر کوئی قبر شریف پاس یوں کہے السلام علیک یا رسول اللہ تب تو جائز ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں اور زائر کا سلام سنتے ہیں مگر دوسرے مقاموں میں اس طرح کہنا مفید نہیں۔ اس لئے کہ آپ کا سننا دوسرے مقاموں میں کہیں ثابت نہیں ہوا۔ ۱۲ منہ ؒ۔

---

پارہ ۲۶

## بَابُ الۡمُعَانَقَةِ وَقَوۡلِ الرَّجُلِ كَيۡفَ أَصۡبَحۡتَ۔

باب معانقہ (گلے ملنے) کے بیان میں ؎۱ اور ایک آدمی کا دوسرے سے پوچھنا کیوں آج صبح کیسا مزاج رہا؟

؎۱ باب کی حدیث میں معانقہ کا ذکر نہیں ہے اور شاید امام بخاری اُس حدیث کو جو کتاب البیوع میں گزر چکی ہے یہاں لکھنا چاہتے ہوں گے جس میں یہ بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسنؓ کو گلے لگایا مگر دوسری سند سے کیونکہ ایک ہی سند سے حدیث کو مکرر لانا امام بخاری کی عادت کے خلاف ہے پر اس کا موقع نہیں ملا اور باب خالی رہ گیا بعضے نسخوں میں المعانقہ کے بعد واؤ نہیں ہے اس صورت میں قول الرجل کیف اصبحت علیحدہ باب ہوگا اور یہ باب حدیث سے خالی ہوگا اب معانقہ کا حکم یہ ہے کہ وہ جائز نہیں ہے مگر جب کوئی سفر سے آئے تو اس سے معانقہ درست ہے کیوں کہ جعفر جب حبش سے آئے تھے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے معانقہ کیا لیکن ذہبی نے میزان میں کہا کہ یہ حدیث باطل ہے اور اس کی سند واہی ہے البتہ آدمی اپنے بچہ کو پیار کے طور پر گلے لگا سکتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امام حسنؓ کو لگایا یہ صحیح حدیث سے ثابت ہے اور امام احمد نے ابوذر سے نقل کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار اُن کو اپنے گلے لگا لیا اس کی سند میں ایک شخص مبہم ہے طبرانی نے معجم اوسط میں انسؓ سے روایت کی کہ صحابہ ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے سفر سے آتے تو معانقہ کرتے اور ترمذی نے نکالا کہ زید بن حارثہ جب مدینے میں آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کو گلے لگایا پیار کیا، ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے بہرحال سفر سے جو لوٹ کر آئے اس سے معانقہ کرنا درست ہے لیکن عیدین

وغیرہ میں معانقہ کا مصافحہ کا جو لوگوں میں معمول ہے اسی طرح صبح یا عصر یا نماز جمعہ کے بعد اس کی شریعت سے کوئی اصل نہیں اور اکثر علماء نے اس کو بدعت اور مکروہ قرار دیا ہے۔ ۱۲ منہ۔

---

۲۸۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا بِشْرُ ابْنُ شُعَيْبٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيًّا يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا عَنْبَسَةُ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَقَالَ النَّاسُ يَا أَبَا الْحَسَنِ كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا فَأَخَذَ بِيَدِهِ الْعَبَّاسُ فَقَالَ أَلَا تَرَاهُ أَنْتَ وَاللّٰهِ بَعْدَ الثَّلَاثِ عَبْدُ الْعَصَا وَاللّٰهِ إِنِّي لَأُرَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَيُتَوَفَّى فِي وَجَعِهِ وَإِنِّي لَأَعْرِفُ فِي وُجُوهِ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ الْمَوْتَ فَاذْهَبْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْأَلَهُ فِيمَنْ يَكُونُ الْأَمْرُ فَإِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا آمَرْنَاهُ فَأَوْصَى بِنَا، قَالَ عَلِيٌّ وَاللّٰهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو بشر بن شعیب نے خبر دی کہا مجھ کو میرے والد نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبداللہ بن کعب نے اُن کو عبداللہ بن عباسؓ نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے (مرض موت میں آپ کے) پاس سے حضرت علیؓ نکلے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عنبسہ (بن خالد) نے کہا ہم سے یونس (بن یزید) نے انہوں نے ابن شہاب زہری سے کہا مجھ کو عبداللہ ابن کعب بن مالک نے خبر دی اُن کو عبداللہ بن عباسؓ نے کہ جس بیماری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اسی بیماری میں حضرت علیؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے باہر نکلے لوگوں نے پوچھا ابو الحسن (یہ حضرت علی کی کنیت تھی) آج صبح کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مزاج کیسا رہا انہوں نے کہا اللہ کے فضل سے آج صبح کو تو مزاج اچھا رہا (اب صحت کی امید ہے) یہ سنتے ہی حضرت عباسؓ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ تھاما اور کہنے لگے خدا کی قسم تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں دیکھتے تین دن کے بعد تم دوسرے کے تابعدار بنو گے میں تو اللہ کی قسم یہ سمجھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس بیماری سے گزر جائیں گے عبدالمطلب کی اولاد کا جب وہ مرنے والے ہوتے ہیں میں منہ دیکھ کر پہچان لیتا ہوں (کہ اب نہیں بچیں گے) بہتر یہ ہے کہ ہم تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں اور آپ سے پوچھ لیں کہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا۔ اگر آپ ہم لوگوں (بنی ہاشم) کو خلافت دیتے ہیں تو ہم کو معلوم ہو جائے گا اگر کسی اور کو دیتے ہیں تو ہم آپ سے کہیں کہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَمْنَعُنَاهَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ أَبَدًا وَإِنِّي لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا۔

جس کو دیتے ہیں اس کو ہمارا خیال رکھنے کی وصیت فرما دیں (تاکہ وہ ہم کو ستائے نہیں) حضرت علی نے کہا خدا کی قسم بات یہ ہے کہ اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات پوچھیں اور آپ ہم لوگوں کو خلافت نہ دیں تب تو (اور خرابی ہے) پھر تو لوگ کبھی ہم کو خلافت دینے والے نہیں[۳] اور میں تو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی یہ بات نہیں پوچھنے کا (کہ آپ کے بعد کون خلیفہ ہوگا۔)[۴]

[۱] غور نہیں کرتے آپ کی صحت کی امید نہیں ہے۔ ۱۲ منہ [۲] کوئی اور خلیفہ ہو جائے گا تم کو اس کی اطاعت کرنا ہوگی۔ حدیث میں عبد العصا ہے جس کا لفظی ترجمہ لاٹھی کا غلام ہے مگر مطلب یہی ہے کہ دوسرا تم پر حکومت کرے گا تم اس کے تابعدار ہو گے ۱۲ منہ۔ [۳] یعنی اول سے ان کے دل ہماری طرف مائل نہیں ہیں اگر کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا کہ تم کو خلافت نہیں مل سکتی تو پھر قیامت تک لوگ ہم کو خلیفہ نہیں کرنے کے اس لئے بہتر یہی ہے کہ اس بات کو گول ہی رہنے دو۔ اس میں یہ امید ہے کہ اگر اب کے دفعہ میں ہم کو خلافت نہ ملی تو آئندہ مل جائے گی۔ حضرت علیؓ کے اس کلام سے یہ نکلتا ہے کہ صحابہ کے دل ان کی طرف ایسے مائل نہ تھے جتنے اوروں کی طرف تھے کیوں کہ مہاجرین تو ابو بکر صدیق کو خلیفہ کرنا چاہتے تھے اور انصار اپنی قوم میں سے کسی کو چاہتے تھے وہ خلیفہ ہو۔ ۱۲ منہ۔

[۴] ایسا پوچھنے میں ایک طرح کی بدفالی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج دینا بھی تھا اس لئے حضرت علیؓ نے اس کو گوارا نہیں کیا اور اسی میں خدا کی حکمت اور مصلحت تھی کہ یہ مقدمہ گول گول رہے اور مسلمان اپنے صلاح اور مشورے اور رضامندی سے جس کو چاہیں حاکم بنالیں یہ طرز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ قائم کیا جس کو اب سارے اہل سیاست بڑے تجربوں کے بعد عین دانائی اور عقلمندی سمجھتے ہیں اور بڑی مہذب سلطنتیں بادشاہتیں اور حکومت اسی طرح یعنے رعایا کی مرضی اور مشورے سے قائم ہوتی ہیں یہ نہیں کہ بادشاہ سلامت کے بعد ان کا بیٹا بادشاہ ہو جائے خواہ لائق ہو یا نالائق اور افسوس ہے کہ مسلمانوں نے عمدہ اصول کو جو سب سے پہلے اُن کے پیغمبر نے قائم کیا تھا چھوڑ دیا آخر اُس کا خمیازہ اٹھایا اُن کے بادشاہ ایسے ایسے نالائق لوگ بن گئے، جنھوں نے مسلمانوں کی صدہا برس کی کمائی ہوئی دولتیں خاک میں ملا دیں۔ آپ بھی تباہ ہوئے رعایا کو بھی تباہ کیا۔ اب بھیک مانگ رہے ہیں اور دشمنوں کی خدمتگاری کر رہے ہیں۔ ذالک جزاہم بما کانوا یعلمون ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ مَنْ أَجَابَ بِلَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ

باب کوئی بلائے تو جواب میں لبیک (حاضر) اور سعدیک (آپ کی خدمت کے لئے مستعد) کہنا۔

۲۸۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ: أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ ثُمَّ قَالَ مِثْلَهُ ثَلَاثًا، هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ؟ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ؟ إِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے معاذ بن جبلؓ سے انہوں نے کہا میں (سفر میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اونٹ پر سوار تھا آپ نے پکارا معاذ میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک پھر پکارا پھر میں نے یہی عرض کیا اسی طرح تین بار ہوا بعد اس کے آپ نے فرمایا معاذ تو جانتا ہے اللہ کا حق بندوں پر کیا ہے یہ حق ہے کہ اللہ کو پوجیں اس کے سوا کسی کو نہ پوجیں پھر تھوڑی دیر چلتے رہے اس کے بعد پکارا معاذ میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک فرمایا تو جانتا ہے بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے جب وہ شرک نہ کرتے ہوں (موحد ہوں) یہ حق ہے کہ ان کو دیکھی عذاب نہ ہو۔[1]

[1] جو کافروں اور مشرکوں کو ہوگا اللہ پر حق ہونے سے یہ مراد ہے کہ اُس نے اپنے فضل وکرم سے ایسا وعدہ فرمایا ہے باقی اللہ پر واجب تو کوئی چیز نہیں ہے۔ وہ جو چاہے کرے اُس کی مرضی میں کوئی دم نہیں مار سکتا۔ اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ دعا میں یوں کہنا درست ہے بحق محمد و آلِ محمد یا بحق اولیائے کرام و انبیاء علیہم السلام اور حق سے مراد یہی ہوگی۔ ۱۲۔ منہ

---

۲۸۹۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ مُعَاذٍ بِهَذَا

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ بن دعامہ نے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے معاذ سے یہی حدیث نقل کی۔

۲۹۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ، حَدَّثَنَا وَاللهِ أَبُو ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ، قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ عِشَاءً اسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ مَا أُحِبُّ أَنَّ أُحُدًا لِي ذَهَبًا يَأْتِي عَلَيَّ لَيْلَةٌ أَوْ ثَلَاثٌ عِنْدِي

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے والد نے انہوں نے کہا ہم سے اعمش نے کہا ہم سے زید بن وہب نے کہا ہم سے قسم خدا کی ابوذر غفاریؓ نے بیان کیا جب وہ ربذہ میں تھے (جو ایک مقام ہے مدینہ سے تین منزل پر) انہوں نے کہا میں عشا کے وقت مدینہ کی پتھریلی زمین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اتنے میں احد کا پہاڑ سامنے آیا آپ نے فرمایا

مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللهِ هٰكَذَا وَهٰكَذَا، وَ أَرَانَا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ قُلْتُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: الْأَكْثَرُونَ هُمُ الْأَقَلُّونَ إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا ثُمَّ قَالَ لِي: مَكَانَكَ لَا تَبْرَحْ يَا أَبَا ذَرٍّ حَتَّى أَرْجِعَ فَانْطَلَقَ حَتَّى غَابَ عَنِّي فَسَمِعْتُ صَوْتًا فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ أَذْهَبَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبْرَحْ فَمَكَثْتُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ سَمِعْتُ صَوْتًا خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ عُرِضَ لَكَ ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَكَ فَقُمْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ؟ قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قُلْتُ لِزَيْدٍ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ أَشْهَدُ لَحَدَّثَنِيهِ أَبُو ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ، قَالَ الْأَعْمَشُ وَحَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ نَحْوَهُ وَقَالَ أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ يَمْكُثُ عِنْدِي فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

ابوذر اگر اس پہاڑ بھر سونا میرے پاس آئے اور میں ایک رات یا تین راتوں تک اس میں سے ایک اشرفی بھی اپنے پاس رکھ چھوڑوں تو یہ مجھ کو پسند نہیں ہے۔ البتہ اگر کسی کا قرض مجھ پر آتا ہو اُس کے ادا کرنے کے لئے رکھ چھوڑوں تو یہ دوسری بات ہے۔ میں چاہتا ہوں وہ سب سونا اللہ کے بندوں کو ادھر اُدھر (داہنے بائیں سامنے) جو کوئی نظر آئے اس کو بانٹ دوں زید راوی نے کہا ابوذرؓ نے ہم کو ہاتھ سے اشارہ کرکے بتلایا (تینوں طرف) پھر آپ نے پکارا ابوذر میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا دیکھ دنیا میں جو مالدار ہیں آخرت میں وہی نادار ہوں گے (ان کو بہت کم اجر ملے گا) مگر وہ مال دار بندے جو اپنے مال کو ادھر اُدھر (غریبوں کو) بانٹ دیں پھر فرمایا ابوذرؓ جب تک میں لوٹ کر نہ آؤں تو یہیں ٹھہرا رہیو اور آپ آگے بڑھ کر نظر سے غائب ہوگئے میں نے ایک آواز سنی مجھ کو ڈر ہوا کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی صدمہ نہ پہنچا ہو اور میں نے قصد کیا آگے بڑھ کر دیکھوں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کا خیال آیا آپ نے فرمایا تھا یہیں ٹھہرا رہیو اس لئے وہیں ٹھہرا رہا (جب آپ لوٹ کر آئے تو) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے کچھ آواز سنی تھی میں ڈرا کہیں آپ کو کوئی صدمہ نہ پہنچا ہو (میں نے آگے بڑھ کر دیکھنا چاہا) لیکن آپ کا ارشاد یاد آیا میں اپنی جگہ کھڑا رہا آپ نے فرمایا یہ جبریلؑ کی آواز تھی وہ میرے پاس آئے کہنے لگے تمہاری امت کا جو شخص مر جائے وہ شرک نہ کرتا ہو تو بہشت میں جائے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ گو وہ (دنیا میں) زنا اور چوری کرتا رہا ہو (ایک حق اللہ اور ایک حق العباد) آپ نے فرمایا گو زنا اور چوری کرتا رہا[1] اعمش نے کہا میں نے زید بن وہب سے کہا

مجھ کو تو یہ معلوم ہوا ہے کہ اس حدیث کے راوی ابودرداء (صحابی) ہیں زید نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ ابوذر نے یہ حدیث ربذہ میں مجھ سے بیان کی اعمش نے کہا (اسی سند سے) اور مجھ سے ابوصالح روغن فروش نے ایسی ہی حدیث ابوالدرداء صحابی سے نقل کی اور ابوشہاب (عبد ربہ) نے بھی اس حدیث کو اعمش سے روایت کیا اس میں یوں ہے تین دن سے زیادہ میرے پاس رہے[2]

[1] جب بھی ہمیشہ دوزخ میں نہیں رہ سکتا ایک نہ ایک دن ضرور بہشت میں جائے گا۔ ۱۲ منہ۔ [2] یعنی اس روایت میں بجائے اس فقرے کے جو اگلی روایت میں تھا میں ایک رات یا تین رات تک اس میں سے ایک اشرفی بھی اپنے پاس رکھ چھوڑوں، یوں ہے میں تین دن سے زیادہ اس میں سے ایک اشرفی بھی اپنے پاس رکھ چھوڑوں یہ روایت موصولاً کتاب الاستقراض میں گذر چکی ہے ۱۲ منہ۔

---

## بَابٌ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ۔

باب کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو اس کی جگہ سے نہ اٹھائے (جہاں وہ بیٹھ گیا ہو۔)

۲۹۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کوئی شخص دوسرے شخص کو اپنی جگہ سے اٹھا کر وہاں خود نہ بیٹھے۔

---

## بَابٌ إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللهُ لَكُمْ وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا۔ الْآيَةَ۔

باب اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مجادلہ میں) فرمانا مسلمانو! جب تم سے کہا جائے مجلس میں کھل کر بیٹھو (دوسرے مسلمانوں کو جگہ دو) تو کھل کر بیٹھو اللہ تعالیٰ تم کو کشائش عطا فرمائے گا (دنیا اور آخرت میں) اور جب تم سے کہا جائے (دوسروں کو جگہ دینے کے لئے) ذرا اٹھو تو اٹھ کھڑے ہو[1]

[1] بعضوں نے کہا ہے یہ حکم خاص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس سے لیکن یہ صحیح یہ ہے کہ عام ہے ہر مجلس

کو شامل ہے۔ اس باب کو امام بخاری اس لئے لائے کہ اگلے آپ میں جو دوسرے کی جگہ بیٹھنے کی ممانعت تھی وہ اس حالت میں ہے جب خالی جگہ ہوتے ہوئے کوئی ایسا کرے لیکن اگر جگہ کی تنگی ہو اور لوگ اپنی جگہ پر کھلکر بیٹھیں اس شخص کو جگہ دیں تو اس جگہ بیٹھنا منع نہیں ہے ۱۲ منہ۔

---

۲۹۲ - حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ آخَرُ وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ أَنْ يَقُومَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ مَكَانَهُ۔

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبید اللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھایا جائے اور دوسرا شخص وہاں بیٹھے البتہ آپ نے یہ فرمایا کہ (جب جائے کی تنگی ہو تو) کھلکر بیٹھو دوسروں کو جگہ دو اور اسی سند سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ اس بات کو مکروہ سمجھتے تھے کہ کوئی آدمی اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور دوسرا وہاں بیٹھے۔[1]

[1] بلکہ جب کوئی ان کے لئے اپنی جگہ سے اٹھتا تو وہاں بیٹھتے ہی نہیں دوسری جگہ جاکر بیٹھ جاتے۔ ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِهِ أَوْ بَيْتِهِ وَلَمْ يَسْتَأْذِنْ أَصْحَابَهُ أَوْ تَهَيَّأَ لِلْقِيَامِ لِيَقُومَ النَّاسُ۔

باب اگر کوئی شخص اپنے ساتھیوں سے بے اجازت اپنی مجلس یا گھر سے اٹھ کھڑا ہو یا اٹھنے کی تیاری کرے اس کی غرض یہ ہو کہ وہ لوگ مجلس برخاست کریں تو یہ جائز ہے[1]

[1] بلکہ جب کوئی شخص دوسرے شخص کی ملاقات کو جائے تو تہذیب یہ ہے کہ اپنی غرض بیان کرکے اٹھ کھڑا ہو البتہ اگر صاحب خانہ اور بیٹھنے کے لئے کہے تو بیٹھے اس میں مذائقہ نہیں لیکن خواہ مخواہ بیٹھے رہنا اور دوسرے شخص کے کاموں میں ہرج ڈالنا تہذیب کے خلاف ہے۔ اگر لوگ ایسا کریں تو صاحب خانہ کو بے ان کی اجازت کے اٹھ جانا یا اٹھنے کی تیاری کرنا درست ہے افسوس ہے کہ ہماری قوم والے مسلمان اس تہذیب کے قاعدے کا بہت کم برتاؤ کرتے ہیں وجہ یہ ہے کہ خود اپنا وقت لہو ولعب اور بیکاری میں صرف کرتے ہیں۔ ان کو دوسرے کے وقت کی ہی قدر نہیں میں تو جس وقت حیدرآباد میں ایک خدمت پر مامور تھا میں نے ان غیر مہذب اشخاص سے تنگ آکر اپنے حجرے کے دروازے پر جلی قلم سے ایک پرچہ لکھ کر جا دیا تھا کہ جو صاحب تشریف لائیں وہ مہربانی فرماکر پانچ منٹ سے زیادہ نہ بیٹھیں ۱۲ منہ۔

---

۲۹۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُمَرَ

ہم سے حسن بن عمر نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان

حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي يَذْكُرُ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَزَوَّجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ ابْنَةَ جَحْشٍ دَعَا النَّاسَ طَعِمُوا ثُمَّ جَلَسُوا يَتَحَدَّثُونَ قَالَ فَأَخَذَ كَأَنَّهُ يَتَهَيَّأُ لِلْقِيَامِ فَلَمْ يَقُومُوا فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَامَ فَلَمَّا قَامَ قَامَ مَنْ قَامَ مَعَهُ مِنَ النَّاسِ وَبَقِيَ ثَلَاثَةٌ وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ لِيَدْخُلَ فَإِذَا الْقَوْمُ جُلُوسٌ ثُمَّ إِنَّهُمْ قَامُوا فَانْطَلَقُوا قَالَ فَجِئْتُ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَدِ انْطَلَقُوا فَجَاءَ حَتَّى دَخَلَ فَذَهَبْتُ أَدْخُلُ فَأَرْخَى الْحِجَابَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ إِلَّا أَنْ يُؤْذَنَ لَكُمْ - إِلَى قَوْلِهِ - إِنَّ ذَلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيمًا۔

نے کہا میں نے والد سے سنا وہ ابو مجلز (لاحق بن حمید) سے روایت کرتے تھے وہ انس بن مالک سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین زینبؓ سے نکاح کیا تو لوگوں کو دعوت دی انہوں نے کھانا کھایا پھر بیٹھ کر باتیں کرنے لگے (اب کسی طرح اٹھتے ہی نہیں) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (مجبور ہو کر) ایسا کیا جیسے کوئی اٹھتا ہے جب بھی وہ نہ اٹھے اسوقت آپ یہ حال دیکھکر خود اٹھ کھڑے ہوئے اور کچھ لوگ بھی آپ کے ساتھ اٹھ کر وہاں سے چل دیئے لیکن تین آدمی اب بھی نہیں اٹھے۔ جب آپ باہر جا کر پھر لوٹ کر آئے دیکھا تو اب بھی وہ بیٹھے ہیں۔ خیر اس کے بعد وہ کہیں اٹھے اور روانہ ہوئے میں نے جا کر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی (آپ اُن کو بیٹھا دیکھ کر پھر چلے گئے تھے) اس وقت آپ تشریف لائے اور (حضرت زینبؓ کے) حجرے میں گئے میں بھی اندر جانے لگا لیکن آپ نے میرے اور اپنے بیچ میں پردہ ڈال لیا اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ احزاب کی) یہ آیت اُتاری مسلمانو! تم پیغمبر کے گھروں میں اس وقت تک نہ گھسا کرو جب تک اجازت نہ لو آخر آیت ان ذالکم کان عند اللہ عظیما تک۔

---

## بَابُ الِاحْتِبَاءِ بِالْيَدِ وَهُوَ الْقُرْفُصَاءُ

باب سُرین زمین سے لگا کر ہاتھوں کو پنڈلیوں پر جوڑ کر بیٹھنا جائز ہے جس کو قرفصا کہتے ہیں۔[1]

[1] عربی زبان میں اس کو احتباء کہتے ہیں یعنی دونوں زانو کھڑا کر کے سُرین پر بیٹھے اور ہاتھوں کو پنڈلیوں پر حلقہ کر کے رانوں کو پیٹ سے ملا دے۔ ۱۲ منہ۔

---

۲۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي غَالِبٍ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ الْحِزَامِيُّ:

ہم سے محمد بن ابی غالب نے بیان کیا کہا ہم کو ابراہیم بن منذر حزامی نے خبر دی کہا ہم سے محمد بن فلیح نے بیان

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِنَاءِ الْكَعْبَةِ مُحْتَبِيًا بِيَدِهِ هٰكَذَا۔

کیا انہوں نے اپنے والد (فلیح بن سلیمان) سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کعبے کے صحن میں اسی طرح بیٹھے دیکھا یعنی ہاتھ سے احتباء کئے ہوئے۔[1]

[1] بزار کی روایت میں یوں ہے۔ دونوں ہاتھوں سے حلقہ کئے ہوئے۔ ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ مَنِ اتَّكَأَ بَيْنَ يَدَيْ أَصْحَابِهِ

قَالَ خَبَّابٌ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً قُلْتُ: أَلَا تَدْعُو اللهَ؟ فَقَعَدَ۔

باب اپنے ساتھیوں کے سامنے تکیہ لگا کر (ٹیکا دے کر) بیٹھنا خباب بن ارتؓ نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا آپ (کعبے کے پاس) ایک چادر پر تکیہ لگائے ہوئے تھے میں نے عرض کیا آپ اللہ سے دعا نہیں فرماتے[1] یہ سنتے ہی آپ سیدھے ہو بیٹھے۔[2]

[1] کہ ہم لوگوں کو کافروں سے نجات ملے ۱۲۔ [2] یہ حدیث علامات نبوت میں موصولاً گزر چکی ہے ۱۲ منہ

---

۲۹۵ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ: حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے کہا ہم سے سعید بن ایاس جریری نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انہوں نے اپنے والد (نفیعؓ) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم کو وہ گناہ بتلاؤں جو بڑے سے بڑے گناہ ہیں ہم نے عرض کیا بتلائیے آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ کو ستانا۔

---

۲۹۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ مِثْلَهُ، وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ: أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ، فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا حَتَّى قُلْنَا لَيْتَهُ سَكَتَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے بشر بن مفضل نے پھر ایسی ہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے پھر آپ سیدھے ہو بیٹھے اور فرمایا سن لو اور جھوٹ بولنا بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے چاہا کاش آپ چپ ہو جائیں۔[1]

لہ یہ حدیث کتاب الادب میں گزر چکی ہے اور دوسری حدیث میں بھی آپ کا تکیہ لگا کر بیٹھنا منقول ہے جیسے ضمام بن ثعلبہ اور سمرہ کی حدیثوں میں مہلّب نے کہا عالم اور امام کو لوگوں کے سامنے تکیہ لگا کر بیٹھنا درست ہے خواہ استراحت کے لئے ہو یا کسی عذر کی وجہ سے ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ مَنْ أَسْرَعَ فِي مَشْيِهِ لِحَاجَةٍ أَوْ قَصْدٍ۔

## باب جو شخص کسی ضرورت یا غرض سے جلدی جلدی چلے۔

۲۹۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ عُمَرَ ابْنِ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ عُقْبَةَ ابْنَ الْحَارِثِ حَدَّثَهُ قَالَ: صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ فَأَسْرَعَ، ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ۔

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے عمر بن سعید سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے ان سے عقبہ بن حارث نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کی نماز پڑھائی پھر (نماز سے فارغ ہوکر) جلدی جلدی گھر میں تشریف لے گئے لہ

لہ یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے لوگوں کو آپ کے خلاف معمول جلد جلد چلنے پر تعجب ہوا۔ فرمایا میں اپنے گھر میں سونے کا ایک ڈلا بھول آیا تھا میں نے اس کا گھر میں رہنا پسند نہیں کیا اس کے بانٹ دینے کا حکم دیدیا ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ السَّرِيرِ۔

## باب چارپائی یا تخت کا بیان

۲۹۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحَى عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي وَسْطَ السَّرِيرِ وَأَنَا مُضْطَجِعَةٌ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ تَكُونُ لِي الْحَاجَةُ فَأَكْرَهُ أَنْ أَقُومَ فَأَسْتَقْبِلَهُ فَأَنْسَلُّ انْسِلَالًا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو الضحیٰ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تخت پر بیچ میں نماز پڑھا کرتے تھے اور میں قبلہ کی طرف آپ کے سامنے لیٹی ہوتی مجھ کو کھڑے ہوکر آپ کے سامنے آنا برا معلوم ہوتا میں ایک طرف سے کھسک جاتی۔

## بَابُ مَنْ أُلْقِيَ لَهُ وِسَادَةٌ.

۲۹۹۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ ح وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ خَالِدٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الْمَلِيحِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ أَبِيكَ زَيْدٍ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو فَحَدَّثَنَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً مِنْ أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ، وَ صَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فَقَالَ لِي: أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: خَمْسًا، قُلْتُ، يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: سَبْعًا، قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: تِسْعًا، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِحْدَى عَشْرَةَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرَ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ۔

## باب گاؤ تکیہ یا گدہ بچھانا

ہم سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد طحان نے دوسری سند اور مجھ سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن عون نے کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے انہوں نے خالد حذاء سے انہوں نے ابو قلابہ سے کہا مجھ کو ابوالملیح (عامر یا زید بن اسامہ) نے خبر دی انہوں نے کہا (ابو قلابہ) میں تمہارے والد زید کے ساتھ عبداللہ بن عمرو بن عاص کے پاس گیا انہوں نے ہم سے یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے میرے روزے رکھنے کا حال بیان کر دیا (میں ہمیشہ روزہ رکھا کرتا ہوں) آپ یہ سن کر میرے پاس تشریف لائے میں نے ایک چمڑے کا گدہ یا تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری تھی آپ کے واسطے بچھایا آپ (خالی) زمین پر بیٹھے اور وہ گدہ میرے اور آپ کے بیچ میں رہا آپ نے پوچھا کیا تجھ کو ہر مہینے میں تین روزے کافی نہیں ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ (نہیں مجھ کو بہت قوت ہے) آپ نے فرمایا اچھا ہر مہینے میں پانچ روزے میں نے کہا یا رسول اللہ (نہیں مجھ میں بہت طاقت ہے) فرمایا اچھا ہر مہینے میں سات روزے میں نے کہا یا رسول اللہ[۱] آپ نے فرمایا اچھا ہر مہینے میں نو روزے میں نے کہا یا رسول اللہ[۲] فرمایا اچھا گیارہ روزے میں نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فرمایا داؤد پیغمبر کے روزے سے کوئی روزہ افضل نہیں لو پوری آدھی عمر کے روزے یعنی ایک دن روزہ ایک دن افطار

[۱] نہیں مجھ میں اس سے بھی زیادہ زور ہے ۱۲ منہ [۲] نہیں مجھ میں اس سے بھی زیادہ بل بوتہ ہے ۱۲ منہ۔

---

۳۰۰۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا

ہم سے یحییٰ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن

يَزِيدُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّهُ قَدِمَ الشَّامَ ح وحَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ ذَهَبَ عَلْقَمَةُ إِلَى الشَّامِ، فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي جَلِيسًا فَقَعَدَ إِلَى أَبِي الدَّرْدَاءِ فَقَالَ: مِمَّنْ أَنْتَ؟ قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ، قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي كَانَ لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ يَعْنِي حُذَيْفَةَ أَلَيْسَ فِيكُمْ أَوْ كَانَ فِيكُمُ الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الشَّيْطَانِ؟ يَعْنِي عَمَّارًا، أَوَلَيْسَ فِيكُمْ صَاحِبُ السِّوَاكِ وَالْوِسَادَةِ؟ يَعْنِي ابْنَ مَسْعُودٍ، كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى، قَالَ: وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى فَقَالَ: مَا زَالَ هَؤُلَاءِ حَتَّى كَادُوا يُشَكِّكُونِي وَقَدْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہارون نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے مغیرہ بن مقسم سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ بن قیس سے وہ شام کے ملک میں پہنچے دوسری سند اور ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے مغیرہ بن مقسم سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے کہا علقمہ بن قیس شام کے ملک میں گئے مسجد میں جا کر دو رکعتیں پڑھیں اور یہ دعا کی یا اللہ کوئی (اچھا) رفیق مجھ کو عنایت فرما پھر ابوالدرداؓ صحابی پاس گئے انہوں نے پوچھا تم کن لوگوں میں سے ہو انہوں نے کہا کوفہ والوں میں سے ابوالدرداؓء نے کہا تمہارے ملک میں کیا وہ صاحب نہیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محرم راز تھے یہ راز ان کے سوا کسی کو معلوم نہ تھے یعنی حذیفہ بن یمان کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں[1] جن کے واسطے اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کی زبان پر یہ فرمایا کہ وہ شیطان کے شر سے محفوظ ہیں یعنی عمار بن یاسرؓ[2] کیا تم میں وہ صاحب نہیں ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسواک اور تکیہ لیے رہتے[3] یعنی عبداللہ بن مسعود بھلا یہ تو کہو عبداللہ بن مسعود اس سورت کو کیونکر پڑھتے واللیل اذا یغشی علقمہ نے کہا یوں پڑھتے والذکر والانثی[4] ابوالدرداء کہنے لگے ان شام والوں نے تو مجھ کو دھوکا ہی دیا تھا قریب تھا کہ مجھ کو شبہ آجائے میں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں ہی سنا تھا (والذکر والانثی)۔

[1] یا نہیں تھے یہ شعبہ راوی کی شک ہے ۱۲ منہ۔ [2] جو حضرت علی کے ساتھ ہو کر جنگ صفین میں شہید ہوئے۔
[3] ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے ۱۲ منہ [4] مشہور قراءت یوں ہے وما خلق الذکر والانثی مگر عبداللہ بن مسعود نے یوں ہی پڑھا ہے والذکر والانثی ۱۲ منہ۔

## بَابُ الْقَائِلَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

## باب جمعہ کی نماز کے بعد قیلولہ کرنا[1]

[1] قیلولہ کہتے ہیں دن کے وقت دوپہر کے قریب یا اس کے بعد یا عین دوپہر کے وقت آرام کرنے کو ۱۲ منہ۔

۳۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ: كُنَّا نَقِيلُ وَنَتَغَدَّى بَعْدَ الْجُمُعَةِ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا ہم جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد آرام کیا کرتے اور دن کا کھانا کھایا کرتے۔

## بَابُ الْقَائِلَةِ فِي الْمَسْجِدِ۔

## باب مسجد میں قیلولہ کرنا

۳۰۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي تُرَابٍ وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ بِهِ إِذَا دُعِيَ بِهَا، جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ: أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟ فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ فَأَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَهُوَ يَقُولُ قُمْ أَبَا تُرَابٍ قُمْ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا حضرت علیؓ کو اپنا نام ابو تراب سے زیادہ پسند نہ تھا جب کوئی ان کو اس نام سے پکارتا تو خوش ہوتے۔ ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کے گھر تشریف لائے تو حضرت علیؓ کو نہ پایا حضرت فاطمہ سے پوچھا تمہارے چچا کے بیٹے کہاں ہیں[1] انہوں نے کہا مجھ میں اور ان میں کچھ تکرار ہوئی وہ غصے ہو کر چلے گئے انہوں نے دوپہر کا قیلولہ بھی میرے پاس نہیں کیا یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے فرمایا ذرا جاؤ دیکھو تو علیؓ کہاں ہیں وہ گیا اور آن کر کہنے لگا یا رسول اللہ علیؓ یہاں مسجد میں سو رہے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے دیکھا تو وہ لیٹے ہوئے ہیں ان کی چادر ایک طرف کھسک کر بدن میں سب مٹی لگ گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مبارک ہاتھ سے مٹی پونچھنے اور فرمانے لگے ابو تراب اٹھ ابو تراب

أَبَا تُرَابٍ۔ مَرَّتَيْنِ۔

اٹھ۔ دو دفعہ آپ نے یہی فرمایا

لہ حالانکہ حضرت علیؓ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے مگر عرب لوگ باپ کے چچا کو بھی چچا کہہ دیتے ہیں ۱۲ منہ۔

## بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَقَالَ عِنْدَهُمْ

## باب اگر کوئی شخص کہیں ملاقات کو جائے اور دوپہر کو وہیں آرام کرے

۳۰۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ثُمَامَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ كَانَتْ تَبْسُطُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِطَعًا فَيَقِيلُ عِنْدَهَا عَلَى ذٰلِكَ النِّطَعِ قَالَ فَإِذَا نَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَتْ مِنْ عَرَقِهِ وَشَعَرِهِ فَجَمَعَتْهُ فِي قَارُورَةٍ ثُمَّ جَمَعَتْهُ فِي سُكٍّ قَالَ: فَلَمَّا حَضَرَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ الْوَفَاةُ أَوْصَى أَنْ يُجْعَلَ فِي حَنُوطِهِ مِنْ ذٰلِكَ السُّكِّ قَالَ: فَجُعِلَ فِي حَنُوطِهِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا مجھ سے میرے والد نے انہوں نے ثمامہ سے انہوں نے انسؓ سے کہ ام سلیم (ان کی والدہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک چمڑا بچھا تیں آپ اسی چمڑے پر ان کے پاس دن کو سو رہتے جب آپ سو جاتے تو ام سلیمؓ کیا کرتیں آپ کے بدن کا پسینہ اور بال لے کر ایک شیشی میں ڈالتیں اور خوشبو میں ملا لیتیں (برکت کے لئے) آپ سوتے رہتے ثمامہ کہتے ہیں جب انسؓ مرنے لگے تو انہوں نے وصیت کی کہ ان کے کفن پر وہی خوشبو لگائی جائے آخر وہی خوشبو ان کے کفن پر لگائی گئی۔ لہ

لہ حافظ نے کہا یہ بال ام سلیم نے ابو طلحہ سے لئے تھے ابو طلحہ نے وہ بال اس وقت لئے تھے جب آپ نے منیٰ میں سر منڈایا تھا ایک روایت میں ہے کہ ام سلیم آپ کے بدن کا پسینہ جمع کر رہی تھیں اتنے میں آنحضرتؐ جاگے فرمایا ام سلیم یہ کیا کرتی ہے انہوں نے کہا ہم آپ کا پسینہ خوشبو میں ڈالنے کے لئے جمع کرتے ہیں وہ خود بھی نہایت خوشبودار ہے دوسری روایت میں ہے کہ ہم برکت کے لئے آپ کا پسینہ اپنے بچوں کے واسطے جمع کرتی ہیں ۱۲ منہ لہ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال اور پسینہ ملا ہوا تھا ۱۲ منہ۔

۳۰۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے بیان کیا انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قبا میں تشریف لے جاتے

إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ، قَالَتْ فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ قَالَ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحَاقُ، قُلْتُ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَضْحَكُ، فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ، فَقُلْتُ: ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ، فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ زَمَانَ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔

(جو ایک مقام ہے مدینہ سے دو میل پر) تو ام حرام بنت ملحان (انسؓ کی خالہ) پاس جاتے وہ آپ کو کھانا کھلاتیں ام حرام عبادہ بن صامت کے نکاح میں تھیں ایک بار جو آپ ان کے پاس گئے انہوں نے آپ کو کھانا کھلایا آپ (کھانا کھا کر) وہیں سو رہے (دوپہر کا وقت تھا) پھر جاگے تو ہنس رہے تھے ام حرام نے پوچھا یا رسول اللہ آپ ہنسے کیوں آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے اس سمندر کے بیچا بیچ اس شان سے سوار ہو رہے ہیں جیسے بادشاہ لوگ تختوں پر سوار ہوتے ہیں ام حرام نے کہا یا رسول اللہ، اللہ سے دعا فرمایئے مجھ کو بھی ان لوگوں میں شامل کر دے آپ نے دعا فرمائی پھر آپ (تکیہ پر) سر رکھ کر سو گئے پھر جاگے تو ہنس رہے تھے میں نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنسے آپؐ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے لائے گئے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے اس سمندر کے بیچا بیچ اس شان سے سوار ہو رہے تھے جیسے بادشاہ تخت رواں پر سوار ہوتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اللہ سے دعا فرمایئے مجھ کو بھی ان لوگوں میں شریک کر دے آپ نے فرمایا تو تو پہلے لوگوں میں شریک ہو چکی پھر ایسا[1] ہوا ام حرام (مجاہدین کے ساتھ) سمندر پر سوار ہوئیں جب سمندر پار ہوئیں تو اپنی سواری کے جانور سے گر کر مر گئیں[2]

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بہت دنوں بعد معاویہ کی حکومت میں ۱۲ منہ [2] اں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا قبول ہو گئی ام حرام مجاہدین میں شریک ہیں اور شہید ہوئیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ومن یخرج من بیتہ مہاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ اور جہاد کا حکم بھی ہجرت کی طرح ہے اس حدیث سے سمندر میں سفر کرنے کا جواز بھی نکلا اور حضرت عمرؓ سے اس کی کراہت منقول ہے جب حج یا جہاد کے لئے یہ سفر نہ ہو اور امام مالک نے عورتوں کا سمندر میں سوار ہونا مکروہ رکھا ہے اس خیال سے کہ سمندر میں ان کی نظر مردوں کے ستر پر نہ پڑے۔

## بَابُ الْجُلُوسِ كَيْفَ مَا تَيَسَّرَ۔

باب آسانی کے ساتھ آدمی جس طرح بیٹھ سکے بیٹھ سکتا ہے۔

۳۰۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ، اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِ الْإِنْسَانِ مِنْهُ شَيْءٌ، وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔ تَابَعَهُ مَعْمَرٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ وَعَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ بُدَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عطا بن یزید لیثی سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لباسوں سے منع فرمایا ایک تو اشتمال صماء سے (اس کی تفسیر اوپر گزر چکی ہے) دوسرے ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے جب اس کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو اور دو بیعوں سے منع فرمایا ایک بیع ملامسہ سے دوسرے بیع منابذہ سے (ان دونوں کی تفسیر بھی اوپر گزر چکی[1]) سفیان بن عیینہ کے ساتھ اس حدیث کو معمر اور محمد بن ابی حفصہ اور عبداللہ بن بدیل نے بھی زہری سے روایت کیا۔[2]

[1] اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گوٹ مار کر اس طرح بیٹھنے سے منع فرمایا کہ آدمی ایک ہی کپڑا پہنے ہو اور اس کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو تو معلوم ہوا کہ گوٹ مار کر بیٹھنا کچھ منع نہیں ہے بلکہ اسی حالت میں منع ہے جب بے ستری کا ڈر ہو اس سے یہ نکلا کہ جس نشست میں یہ ڈر نہ ہو وہ جائز ہے کیوں کہ اصل اشیاء میں اباحت ہے۔ بعضوں نے کہا صرف چار زانوں بیٹھنا مکروہ ہے۔ ابن بطال نے ابن طاؤس سے نقل کیا کہ یہ نشست ہلاک کرنے والی ہے اور صحیح یہ ہے کہ مکروہ نہیں ہے کیوں کہ اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ فجر کی نماز پڑھ کر طلوع آفتاب تک چار زانوں بیٹھے رہتے اس کو امام مسلم نے جابر بن سمرہ سے نکالا ۱۲ منہ۔ [2] معمر کی روایت کو امام بخاری نے کتاب البیوع میں اور محمد بن ابی حفص کی روایت کو ابن عدی نے اور عبداللہ بن بدیل کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ مَنْ نَاجَى بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ وَمَنْ لَمْ يُخْبِرْ بِسِرِّ صَاحِبِهِ فَإِذَا مَاتَ أَخْبَرَ بِهِ۔

باب لوگوں کے سامنے کانا پھوسی کرنا اور کسی شخص کا راز اس کی موت کے بعد معلوم کرنا۔

۳۰۶۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا فِرَاسٌ عَنْ عَامِرٍ عَنْ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے ابو عوانہ وضاح لیشکری سے کہا ہم سے فراس بن یحییٰ نے

مَسْرُوقٍ حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ
قَالَتْ: إِنَّا كُنَّا أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَهُ جَمِيعًا لَمْ تُغَادَرْ مِنَّا
وَاحِدَةٌ فَأَقْبَلَتْ فَاطِمَةُ تَمْشِي لَا وَاللَّهِ
مَا تَخْفَى مِشْيَتُهَا مِنْ مِشْيَةِ رَسُولِ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهَا رَحَّبَ
قَالَ: مَرْحَبًا بِابْنَتِي، ثُمَّ أَجْلَسَهَا عَنْ
يَمِينِهِ أَوْ عَنْ شِمَالِهِ، ثُمَّ سَارَّهَا فَبَكَتْ
بُكَاءً شَدِيدًا، فَلَمَّا رَأَى حُزْنَهَا سَارَّهَا
الثَّانِيَةَ إِذَا هِيَ تَضْحَكُ، فَقُلْتُ لَهَا أَنَا
مِنْ بَيْنِ نِسَائِهِ خَصَّكِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالسِّرِّ مِنْ بَيْنِنَا ثُمَّ أَنْتِ
تَبْكِينَ فَلَمَّا قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلْتُهَا عَمَّا سَارَّكِ: قَالَتْ
مَا كُنْتُ لِأُفْشِيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرَّهُ، فَلَمَّا تُوُفِّيَ قُلْتُ لَهَا
عَزَمْتُ عَلَيْكِ بِمَا لِي عَلَيْكِ مِنَ الْحَقِّ
لَمَّا أَخْبَرْتِنِي، قَالَتْ: أَمَّا الْآنَ، فَنَعَمْ،
فَأَخْبَرَتْنِي، قَالَتْ: أَمَّا حِينَ سَارَّنِي فِي
الْأَمْرِ الْأَوَّلِ فَإِنَّهُ أَخْبَرَنِي أَنَّ جِبْرِيلَ
كَانَ يُعَارِضُهُ بِالْقُرْآنِ كُلَّ سَنَةٍ مَرَّةً وَ
إِنَّهُ قَدْ عَارَضَنِي بِهِ الْعَامَ مَرَّتَيْنِ وَلَا
أُرَى الْأَجَلَ إِلَّا قَدِ اقْتَرَبَ فَاتَّقِي اللَّهَ
وَاصْبِرِي فَإِنِّي نِعْمَ السَّلَفُ أَنَا لَكِ، قَالَتْ
فَبَكَيْتُ بُكَائِي الَّذِي رَأَيْتِ، فَلَمَّا رَأَى
جَزَعِي سَارَّنِي الثَّانِيَةَ، قَالَ يَا فَاطِمَةُ أَلَا
تَرْضَيْنَ أَنْ تَكُونِي سَيِّدَةَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ

بیان کیا انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے مسروق سے کہا مجھ سے ام المومنین عائشہ صدیقہؓ نے بیان کیا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (بیماری میں) ہم سب بی بیاں اکٹھا تھیں کوئی ایسی نہ تھی جو وہاں موجود نہ ہو اتنے میں حضرت فاطمہؓ پاؤں سے چلتی ہوئی تشریف لائیں خدا کی قسم ان کی چال بالکل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چال سے ملتی تھی جب آپ نے ان کو دیکھا تو فرمایا مرحبا میری بیٹی پھر ان کو اپنے داہنے یا بائیں طرف بٹھالیا اس کے بعد اُن کے کان میں کچھ بات کہی وہ زور سے رونے لگیں جب آپ نے ان کو رنجیدہ دیکھا تو دوبارہ ان کے کان میں ایک بات کہی اس وقت وہ ہنس دیں اب آپ کی بیبیوں میں صرف میں نے ان سے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو تم (پر اتنی عنایت فرمائی کہ اپنی راز کی بات تم سے کہہ دی) اور تم اس پر بھی رو رہی ہو خیر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے تو میں نے ان سے پوچھا بتلاؤ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے چپکے سے کیا فرمایا انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا راز ظاہر کرنے کی نہیں پھر جب آپ کی وفات ہوگئی اسوقت میں نے ان سے کہا اب میں تم کو اپنے حق کی قسم دیتی ہوں جو میرا تم پر ہے (آخر میں تمہاری ماں ہوں) مجھ کو بتلاؤ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے اس روز کیا فرمایا تھا انہوں نے کہا اب اس کے بیان کرنے میں کوئی تامل نہیں پھر انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی بار مجھ سے کان میں بات کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ حضرت جبرئیلؑ ہر سال قرآن کا دور مجھ سے ایک بار کیا کرتے اس سال انہوں نے دو بار دور کیا میں سمجھتا ہوں میری موت قریب ہے تو اللہ سے ڈرتی رہ اور صبر کر میں تیرے لئے آخرت میں اچھا پیش خیمہ ہوں گا اس وقت میں ایسا (زور سے) رو دی جیسا تم

وَسَيِّدَةَ نِسَاءِ هَذِهِ الأُمَّةِ۔

نے دیکھا تھا جب آپ نے میری بیقراری دیکھی تو دوبارہ مجھ سے سرگوشی کی اور فرمایا اے فاطمہؓ کیا تو اس سے خوش نہیں ہے کہ تو سب مسلمانوں کی عورتوں کی یا یوں فرمایا اس امت کی عورتوں کی (بہشت میں) سردار بنے گی۔

۱؎ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہو گئی۔ ۲؎ اس حدیث کی شرح اوپر گذر چکی ہے باب کی مطابقت ظاہر ہے ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ الإِسْتِلْقَاءِ

۳۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبَّادُ بْنُ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى۔

## باب چت لیٹنے کا بیان

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے کہا ہم کو عباد بن تمیم نے خبر دی انہوں نے اپنے چچا (عبداللہ بن زید انصاری) سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا پاؤں پر پاؤں رکھے ہوئے۔۱؎

۱؎ ایک حدیث میں اس کی ممانعت وارد ہے خطابی نے کہا۔ وہ محمول ہے اس پر کہ جب ستر کھلنے کا ڈر ہو ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ لَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ۔

وَقَوْلِهِ تَعَالَى۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنَاجَيْتُمْ فَلَا تَتَنَاجَوْا بِالإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَمَعْصِيَةِ الرَّسُولِ وَتَنَاجَوْا بِالْبِرِّ وَالتَّقْوَى إِلَى قَوْلِهِ وَعَلَى اللهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ۔ وَقَوْلِهِ۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَةً ذَلِكَ خَيْرٌ لَكُمْ وَأَطْهَرُ

باب کہیں صرف تین آدمی ہوں تو ایک کو اکیلا چھوڑ کر دو سرگوشی نہ کریں اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مجادلہ میں) فرمایا مسلمانو! جب تم کانا پھوسی کرو تو گناہ اور ظلم اور پیغمبر کی نافرمانی پر کانا پھوسی نہ کرو بلکہ نیکی اور پرہیز گاری پر اخیر آیت وعلی اللہ فلیتوکل المومنون تک اور اللہ تعالیٰ نے (اسی سورت میں فرمایا) مسلمانو جب تم پیغمبر سے کانا پھوسی کرو تو کانا پھوسی کرنے سے پہلے کچھ خیرات نکالو یہ تمہارے حق میں بہتر اور پاکیزہ ہے اگر تم کو خیرات کرنے

فَإِنْ لَّمْ تَجِدُوا فَإِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔ إِلَى قَوْلِهِ۔ وَاللّٰهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ۔

کو کچھ نہ ملے تو خیر اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ اخیر آیت واللہ خبیر بما تعملون تک [1]

[1] یہ آیت بعد کی آیت سے منسوخ ہو گئی کہتے ہیں اس پر کسی نے عمل نہیں کیا سوا حضرت علیؓ کے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کانا پھوسی کرنے سے پہلے کچھ خیرات نکالی۔ ان دونوں آیتوں کے لانے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ جو کانا پھوسی درست ہے وہ بھی اسی شرط سے کہ گناہ اور ظلم کی بات کیلئے نہ ہو ۱۲ منہ۔

---

۳۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا كَانُوا ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى اثْنَانِ دُونَ الثَّالِثِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تینسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالکؒ نے خبر دی دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالکؒ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کہیں صرف تین آدمی ہوں تو ایک کو علیحدہ چھوڑ کر دو کانا پھوسی نہ کریں (کیونکہ اس میں تیسرے شخص کو رنج ہو گا)

---

## بَابُ حِفْظِ السِّرِّ۔

## باب اگر کوئی شخص راز کی بات کہے تو اس کا چھپانا واجب ہے [1]

[1] دوسری روایت میں یوں ہے جب کوئی کسی کی صحبت میں بیٹھے تو وہ امانت دار ہے یعنی اسکی باتیں دل میں رکھے دوسروں سے کہتا نہ پھرے مراد وہی باتیں ہیں جن کے افشا میں اس شخص کو ضرر پہنچنے کا احتمال ہو۔ ۱۲ منہ۔

---

۳۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ صَبَّاحٍ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِرًّا فَمَا أَخْبَرْتُ بِهِ أَحَدًا بَعْدَهُ وَلَقَدْ سَأَلَتْنِي أُمُّ سُلَيْمٍ فَمَا أَخْبَرْتُهَا بِهِ

ہم سے عبداللہ بن صبّاح نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا کہا میں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک راز کی بات بتائی میں نے وہ کسی سے آپ کی وفات کے بعد بھی نہیں کہی یہاں تک کہ ام سلیم (میری والدہ) نے مجھ سے پوچھی میں نے ان سے بھی نہیں کہی [1]

لہ دوسری روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک کام کے لئے بھیجا میں نے اپنی والدہ پاس جانے میں دیر لگائی انہوں نے وجہ پوچھی میں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک کام کے لئے بھیجا تھا انہوں نے پوچھا کیا میں نے کہا وہ ایک راز کی بات ہے جب انہوں نے کہا کہ آنحضرت کا راز کسی سے نہ کہیو بعضوں نے کہا اگر راز اس قسم کا ہو جس سے کسی مسلمان کی کرامت یا مدح نکلتی ہو تو اس کا بیان کرنا درست ہے گو جس کا راز ہے وہ اس کا افشا برا جانے البتہ اس راز کا کھولنا جس سے ایک مسلمان کو نقصان پہنچے حرام ہے ۱۲ منہ

---

بَابٌ إِذَا كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ فَلَا بَأْسَ بِالْمُسَارَّةِ وَالْمُنَاجَاتِ۔

باب اگر کہیں تین سے زائد آدمی ہوں تب دو کانا پھوسی کر سکتے ہیں۔

۳۱۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ أَجْلِ أَنْ يُحْزِنَهُ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کہیں کل تین آدمی ہو تب تو دو مل کر تیسرے کو الگ رکھ کر کانا پھوسی نہ کرو اس لئے کہ اس کو رنج ہوگا البتہ اگر دوسرے آدمی بھی ہوں تو مضائقہ نہیں ہے لہ

لہ کم سے کم یہ ہے کہ ایک ہی آدمی اور ہو یعنی کل چار آدمی ہوں مگر جب چار یا زیادہ آدمی ہوں اس وقت بھی یہ درست نہیں ہے کہ ایک ہی شخص کو اکیلا چھوڑ کر باقی سب کانا پھوسی کریں کیوں کہ اس میں بھی وہی علت موجود ہے یعنی اس کو رنج ہوگا۔ ۱۲ منہ

---

۳۱۱- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قِسْمَةً، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ قُلْتُ: أَمَا وَاللهِ لَآتِيَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ بن میمون سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنگ (یعنی حنین) میں لوٹ کا مال بانٹا تو انصار میں سے ایک شخص (معتب) بول اٹھا اس تقسیم سے تو اللہ کی رضامندی کی غرض نہ تھی میں نے کہا خدا کی قسم میں تو آنحضرت صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ وَهُوَ فِي مَلَإٍ فَسَارَرْتُهُ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ: رَحْمَةُ اللهِ عَلَى مُوسَى، أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ۔

علیہ وسلم پاس جاؤں گا[۲] پھر میں گیا دیکھا تو آپ بہت سے لوگوں میں بیٹھے ہیں میں نے چپکے سے آپ کے کان میں یہ بات نقل کی[۳] آپ غصے ہوئے یہاں تک کہ آپ کا چہرہ سُرخ ہو گیا پھر فرمایا موسیٰ پر خدا کی رحمت ان کو اس سے بھی زیادہ رنج دیا گیا لیکن انہوں نے صبر کیا۔

[۱] بعضوں کو سو سو اونٹ دیئے۔ [۲] آپ کو اس کی خبر کروں گا جو تو نے کہا ۱۲ منہ [۳] یہیں سے باب کا مطلب نکلتا ہے کس لئے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت سرگوشی کی جب دوسرے کئی لوگ موجود تھے یہ شخص جس نے ایسی بے ادبی کی بات کہی تھی منافق تھا جیسے اوپر گزر چکا ہے ۱۲ منہ۔

بَابُ طُولِ النَّجْوَى۔ وَقَوْلِهِ تَعَالَى۔ وَإِذْ هُمْ نَجْوَى۔ مَصْدَرٌ مِنْ نَاجَيْتُ فَوَصَفَهُمْ بِهَا وَالْمَعْنَى يَتَنَاجَوْنَ۔

باب بڑی دیر تک سرگوشی کرنا

اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ بنی اسرائیل میں) جو فرمایا واذ هم نجوىٰ تو نجویٰ مصدر ہے ناجیت سے اور یہاں ان لوگوں کی صفت پڑا ہے یعنی وہ سرگوشی کر رہے ہیں۔

۳۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَرَجُلٌ يُنَاجِي رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زَالَ يُنَاجِيهِ حَتَّى نَامَ أَصْحَابُهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى۔

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا ایک بار ایسا ہوا (عشاء کی) نماز کی تکبیر ہوئی اور ایک شخص (نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سرگوشی کرتا رہا برابر سرگوشی کئے گیا یہاں تک کہ آپ کے اصحاب[۱] سو گئے اس کے بعد آپ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی

[۱] دوسری روایت میں یوں ہے اونگھنے لگے۔

بَابُ لَا تُتْرَكُ النَّارُ فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ۔

باب سوتے وقت آگ (مثلاً چراغ وغیرہ) گھر میں نہ چھوڑنا[۱]

[۱] کیوں کہ اس سے اکثر نقصان پہنچتا ہے کبھی چوہا چراغ کی بتی گھسیٹ کرلے جاتا ہے اور گھر میں آگ لگا دیتا ہے یہ مضمون اوپر گذر چکا ہے ۱۲ منہ۔

۳۱۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِي بُيُوتِكُمْ حِينَ تَنَامُونَ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن عمرؓ) سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا جب سونے لگو تو گھروں میں آگ نہ چھوڑو (بلکہ بجھا دو)۔

---

۳۱٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: احْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ النَّارَ إِنَّمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ فَإِذَا نِمْتُمْ فَأَطْفِئُوهَا عَنْكُمْ۔

ہم سے محمد بن العلاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا مدینہ میں رات کو ایک گھر میں آگ لگ گئی وہ جل گیا (ان گھر والوں کا نام معلوم نہیں ہوا۔) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا گیا آپؐ نے فرمایا یہ آگ تو تمہاری دشمن ہے جب تم سونے لگو اس کو بجھا دیا کرو۔

---

۳۱۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ كَثِيرٍ هُوَ ابْنُ شِنْظِيرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خَمِّرُوا الْآنِيَةَ وَأَجِيفُوا الْأَبْوَابَ وَأَطْفِئُوا الْمَصَابِيحَ فَإِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے کثیر بن شنظیر سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (سوتے وقت) برتنوں کو ڈھانپ دیا کرو، دروازے بند کر دیا کرو اور چراغ بجھا دیا کرو کیوں کہ چوہیا کمبخت کیا کرتی ہے کبھی بتی (منہ میں) گھسیٹ کر سارے گھر والوں کو جلا دیتی ہے۔

---

## بَابُ إِغْلَاقِ الْأَبْوَابِ بِاللَّيْلِ۔

## باب رات کو (سوتے وقت) دروازہ بند کر دینا

۳۱٦۔ حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ أَبِي عَبَّادٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَطْفِئُوا

ہم سے حسان بن ابی عباد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت

الْمَصَابِيحَ بِاللَّيْلِ إِذَا رَقَدْتُمْ وَغَلِّقُوا الْأَبْوَابَ وَأَوْكُوا الْأَسْقِيَةَ وَخَمِّرُوا الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ، قَالَ هَمَّامٌ: وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَلَوْ بِعُودٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم رات کو سونے لگو تو چراغ کو بجھا دو دروازے بند کر دو مشکوں کے منہ باندھ دو کھانا پانی ڈھانپ دو ہمام نے کہا میں یہ سمجھتا ہوں عطاء نے اس حدیث میں یہ بھی کہا اگر کھانا پانی ڈھانکنے کو برتن نہ ملے تو ایک (آڑی) لکڑی ہی اس پر رکھ دو۔

## بَابُ الْخِتَانِ بَعْدَ الْكِبَرِ وَنَتْفِ الْإِبْطِ

## باب[1] بوڑھا ہونے پر ختنہ کرنا اور بغل کے بال نوچنا

[1] اس باب کی مناسبت کتاب الاستئذان سے مشکل ہے کرمانی نے کہا مناسبت یہ ہے کہ ختنے کی تقریب میں لوگ جمع ہوتے ہیں تو استئذان کی ضرورت پڑتی ہے ۱۲ منہ۔

۳۱۷- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْفِطْرَةُ خَمْسٌ: الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ۔

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا پیدائشی سنتیں پانچ ہیں ختنہ[1] کرنا اور زیرناف کے بال مونڈنا اور بغل کے بال نوچنا اور مونچھ کترانا اور ناخون ترشوانا[2]۔

[1] اہلحدیث اور شافعیہ کے نزدیک ختنہ کرنا واجب ہے اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ نے اس کو سنت کہا ہے اور امام بخاری کے ترجمہ باب سے بھی اس کا وجوب نکلتا ہے کیوں کہ بڑے ہونے کے بعد بھی ختنہ کرنا انہوں نے لازم رکھا ہے علماء نے کہا ہے جب لڑکا اس عمر کو پہنچ جائے کہ اس کو نماز پڑھنے کا حکم دیا جاتا ہے یعنی سات سے دس سال تک تو ختنہ میں جلدی کرنا چاہیئے ۱۲ منہ۔ [2] اس حدیث سے باب کا مطلب یوں نکلا کہ آپ نے ختنہ کو پیدائشی سنت فرمایا اور عمر کی کوئی قید نہ کی تو معلوم ہوا کہ بڑھاپے میں بھی ختنہ ہو سکتا ہے اور آگے کی حدیث میں یہ مطلب صاف ہو جاتا ہے ۱۲ منہ۔

۳۱۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ ابْنُ أَبِي حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اخْتَتَنَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ

إِبْرَاهِيمُ بَعْدَ ثَمَانِينَ سَنَةً وَاخْتَتَنَ بِالْقَدُومِ مُخَفَّفَةً، حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ وَقَالَ بِالْقَدُّومِ۔

علیہ وسلم نے فرمایا حضرت ابراہیمؑ نے اسی برس کی عمر ہونے کے بعد تبر سے ختنہ کیا (یعنی کلہاڑے سے) جس کو قدوم بہ تخفیف دال کہتے ہیں۔ ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے مغیرہ بن عبداللہ نے انہوں نے ابوالزناد سے یہی حدیث اس میں قدّوم ہے بہ تشدید دال۔

---

۳۱۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ أَخْبَرَنَا عَبَّادُ بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِثْلُ مَنْ أَنْتَ حِينَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ أَنَا يَوْمَئِذٍ مَخْتُونٌ، قَالَ وَكَانُوا لَا يَخْتِنُونَ الرَّجُلَ حَتَّى يُدْرِكَ، وَقَالَ ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا خَتِينٌ۔

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم کو عباد بن موسیٰ نے خبر دی کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے (اپنے دادا) ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوںؒ نے کہا ابن عباسؓ سے کسی نے پوچھا تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت کس کی عمر کے تھے انہوں نے کہا آپ کی وفات کے وقت میرا ختنہ ہو چکا تھا اور عرب لوگوں کی عادت تھی جب تک لڑکا جوانی کے قریب نہ ہوتا اس کا ختنہ نہ کرتے اور عبداللہ بن ادریس بن یزید[1] نے اپنے والد سے روائت کی انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اس وقت میرا ختنہ ہو چکا تھا۔

[1] اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا ۱۲ منہ۔

---

بَابٌ كُلُّ لَهْوٍ بَاطِلٌ إِذَا شَغَلَهُ عَنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ، وَقَوْلِهِ تَعَالَى۔ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ۔

باب آدمی جس کام میں[1] مصروف ہو کر اللہ کی عبادت سے غافل ہو جائے وہ لہو میں داخل اور باطل ہے[2] اور جو شخص دوسرے سے کہے آ میں تجھ سے جوا کھیلوں اس کا کیا حکم ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ لقمان میں) فرمایا بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کی راہ سے بہکا دینے کے لئے کھیل کود کی باتیں مول لیتے ہیں[3]

[1] اس باب کی مناسبت بھی کتاب الاستئذان سے مشکل ہے اسی طرح حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے بعضوں نے پہلے

امر کی یہ توجیہ کی ہے کہ جوا کھیلنے کے لیے جو بلائے اس کو گھر میں آنے کی اجازت نہ دینا چاہیے اور دوسرے کی یہ توجیہ کی ہے کہ لات اور عزیٰ کی قسم کھانا بھی لہو الحدیث میں داخل ہے جو حرام ہے یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔ ۵۲ گو وہ کام مباح ہو یا ثواب کا کام ہو مثلاً کوئی شخص قرآن کی تلاوت یا تفسیر یا مراقبہ کرتا رہے اور فرض کا وقت نکل جائے اب ان درویشوں کا کیا حال ہوتا ہے جو سماع اور مزامیر میں مشغول رہ کر نماز قضا کر دیتے ہیں معاذ اللہ ایسا سماع سب کے نزدیک حرام اور شیطانی کام ہے ۱۲ منہ ۵۳ ابن مسعودؓ نے کہا قسم اس پروردگار کی جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے اس سے گانا مراد ہے ابن عباسؓ اور جابرؓ اور عکرمہ اور سعید بن جبیر سے بھی ایسا ہی منقول ہے امام حسن بصری نے کہا یہ آیت غنا اور مزامیر کے باب میں اتری ہے ۱۲ منہ۔

---

٣٢٠۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ کو حمید بن عبدالرحمٰن نے خبر دی کہ ابوہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص تم میں سے لات اور عزیٰ (بتوں) کی قسم کھائے وہ پھر سے (تجدید ایمان کرے) کہے لا الٰہ الا اللہ اور جو شخص اپنے دوست سے کہے آؤ ہم تم جوا کھیلیں (تو وہ کفارے کے طور پر کچھ خیرات نکالے۔

---

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ إِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْبَهْمِ فِي الْبُنْيَانِ۔

باب عمارت بنانا کیسا ہے ابوہریرہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا آپ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ کالے اونٹوں کے چرانے والے لمبی لمبی عمارتیں ٹھونکیں گے۔ (یہ حدیث کتاب الایمان میں موصولاً گزر چکی ہے [1]

[1] اس حدیث کو لا کر امام بخاری نے یہ اشارہ کیا کہ بہت لمبی لمبی اونچی عمارتیں بنوانا مکروہ ہے اور اس باب میں ایک صریح روایت بھی وارد ہے جس کو ابن ابی الدنیا نے نکالا کہ جب آدمی سات ہاتھ سے زیادہ اپنی عمارت اونچی کرتا ہے تو اس کو یوں پکارتے ہیں او فاسق تو کہاں جاتا ہے مگر اس کی سند ضعیف ہے دوسری موقوف خباب کی حدیث میں جس کو ترمذی وغیرہ نے نکالا یوں ہے کہ آدمی کو ہر ایک خرچ کا ثواب ملتا ہے مگر عمارت کے خرچ کا ثواب

نہیں ملتا طبرانی نے معجم اوسط میں نکالا جب اللہ کسی بندے کے ساتھ برائی کرنا چاہتا ہے تو اس کا پیسہ عمارت میں خرچ کراتا ہے مترجم کہتا ہے مراد وہی عمارت ہے جو فخر و تکبر کے لئے بے ضرورت بنائی جائے جیسے اکثر دنیا داراامیروں کی عادت ہے لیکن وہ عمارت جو دین کے کاموں کے لئے یا عام مسلمانوں کے فائدہ کے لئے بنائی جائے جیسے مساجد مدارس۔ سرائیں، یتیم خانے ان میں تو بے حد ثواب ملے گا ۱۲ منہ

---

۳۲۱ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ ابْنُ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنَيْتُ بِيَدَيَّ بَيْتًا يُكِنُّنِي مِنَ الْمَطَرِ وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ مَا أَعَانَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللهِ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید نے انہوں نے اپنے والد سعید بن عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا میں نے خود اپنا حال دیکھا ہے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں (رہنے کے لئے) ایک جھونپڑا اپنے ہاتھ سے آپ بنا لیا تھا جو بارش اور دھوپ سے میرا آسرا کرتا اس کے بنانے میں اللہ کے کسی مخلوق نے میری مدد نہیں کی تھی۔

---

۳۲۲ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَاللهِ مَا وَضَعْتُ لَبِنَةً عَلَى لَبِنَةٍ وَلَا غَرَسْتُ نَخْلَةً مُنْذُ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سُفْيَانُ: فَذَكَرْتُهُ لِبَعْضِ أَهْلِهِ قَالَ: وَاللهِ لَقَدْ بَنَى قَالَ سُفْيَانُ: قُلْتُ فَلَعَلَّهُ قَالَ قَبْلَ أَنْ يَبْنِيَ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ عمرو بن دینار نے کہا عبداللہ بن عمرؓ کہتے تھے خدا کی قسم جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی میں نے کوئی اینٹ دوسری اینٹ پر نہیں رکھی[1] اور نہ کوئی کھجور کا درخت بٹھلایا سفیان نے کہا میں نے یہ حدیث عبداللہ بن عمرؓ کے گھر والوں میں کسی سے بیان کی (اس کا نام معلوم نہیں ہوا۔) وہ کہنے لگا خدا کی قسم عبداللہ بن عمرؓ نے تو گھر بنوایا تھا سفیان نے کہا میں نے اس کو یہ جواب دیا شاید یہ ابن عمرؓ نے اس وقت کہا ہو گا جب تک انہوں نے یہ گھر نہ بنوایا ہو گا۔

[1] یعنی کوئی عمارت نہیں بنائی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

# كتاب الدعوات

# کتاب دعاؤں کے بیان میں

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى - ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ دَاخِرِينَ - وَلِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ.

باب اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مومن میں) فرمایا ہم سے دعا مانگو ہم قبول کریں گے جو لوگ ہماری عبادت سے کنیائیں (غرور سے سرتابی کریں) وہ ذلت کے ساتھ دوزخ میں داخل ہوں گے[1] اور اس حدیث کا بیان کہ ہر پیغمبر کی ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

[1] اس آیت کو لا کر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ دعا بھی عبادت ہے اور اس باب میں ایک صریح حدیث وارد ہے جس کو امام احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے نکالا کہ دعا ہی عبادت ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ادعونی استجب لکم میں کہتا ہوں دوسری روایت میں یوں ہے دعا عبادت کا مغز ہے پس اب جو کوئی اللہ کے سوا دوسرے کسی سے دعا کرے اس سے اپنا مقصد مانگے یا مشکل کا رفع کرنا چاہے تو وہ صراحتہ مشرک ہو گا کیوں کہ اس نے غیر اللہ کی عبادت کی اور اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے لا تعبدوا الا ایاہ ۱۲ منہ

---

۳۲۳ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ يَدْعُو بِهَا وَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِئَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي فِي الْآخِرَةِ، قَالَ مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ نَبِيٍّ سَأَلَ سُؤْلًا أَوْ قَالَ لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ قَدْ دَعَا بِهَا فَاسْتُجِيبَ فَجَعَلْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر پیغمبر کے لئے ایک دعا ہوتی ہے جو وہ مانگتا ہے (اور اللہ تعالیٰ اس کو ضرور قبول کرتا ہے) میں چاہتا ہوں اپنی دعا کو چھوڑوں اور قیامت کے دن اپنی امت کی سفارش کے لئے کروں اور معتمر بن سلیمان نے کہا (اس کو امام مسلم نے وصل کیا) میں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے انسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ نے فرمایا ہر پیغمبر نے (حق تعالیٰ سے) ایک ایک سوال کیا ہے یا ہر پیغمبر نے ایک ایک دعا کی ہے جس کو حق تعالیٰ نے قبول فرمایا، اور میں نے اپنی یہ دعا (جس کا قبول ہونا یقینی ہے)

قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے اٹھا رکھی ہے۔

بَابُ أَفْضَلِ الْإِسْتِغْفَارِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى - اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُمْ مِدْرَارًا وَيُمْدِدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَلْ لَكُمْ جَنَّاتٍ وَيَجْعَلْ لَكُمْ أَنْهَارًا - وَقَوْلِهِ - وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَى مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ -

باب استغفار کے لئے افضل دعا کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورہ نوح میں) فرمایا اپنے مالک سے بخشش مانگو وہ بڑا بخشنے والا ہے۔ تم ایسا کرو گے[1] تو آسمان کے دہانے تم پر کھول دے گا[2] اور مال بیٹے تم کو سرفراز کرے گا اور باغ عطا فرما دے گا، نہریں عنایت کرے گا۔ (اور سورہ آل عمران میں) فرمایا بہشت اُن لوگوں کے لئے تیار کی گئی ہے جن سے کوئی بے حیائی کا کام ہو جاتا ہے یا کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو اللہ کو یاد کر کے اپنے گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں (گناہ پر شرمندہ ہوتے ہیں) اور اللہ کے سوا ہے کون جو گناہوں کو بخشے اور اپنے (برے) کام پر جان بوجھ کر ہٹ نہیں کرتے۔

[1] اپنی خطاؤں کی بخشش چاہو گے ۱۲ منہ [2] موسلا دھار مینہ برسائے گا۔ ۱۲ منہ۔

۳۲۴ - حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ الْعَدَوِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي شَدَّادُ بْنُ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ يَقُولَ الْعَبْدُ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي اغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، قَالَ

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے حسین بن ذکوان معلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے انہوں نے بشیر بن کعب عدوی سے کہا مجھ سے شداد بن اوس انصاریؓ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سید الاستغفار یہ دعا ہے یا اللہ تو میرا مالک ہے تیرے سوا کوئی سچا خدا نہیں تو ہی نے مجھ کو پیدا کیا ہے میں تیرا بندہ ہوں۔ اور تیرے عہد اور وعدے پر جہاں تک مجھ سے ہو سکتا ہے قائم ہوں میں نے جو (برے) کام کئے ہیں اُن سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیرے احسان اور اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں میری خطائیں بخش دے

وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مُوقِنًا بِهَا فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمْسِيَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَمَنْ قَالَهَا مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

تیرے سوا کوئی گناہ بخشنے والا نہیں۔ آپ نے فرمایا جو کوئی یہ دعا اس پر یقین رکھ کر دن کو پڑھے اور اُس دن شام ہونے سے پہلے مر جائے تو وہ بہشت والوں میں ہوگا اور جو کوئی یہ دعا رات کو اس پر یقین رکھ کر پڑھے اور اُسی رات کو صبح ہونے سے پہلے مر جائے وہ بھی بہشت والوں میں ہوگا۔

---

## بَابُ اسْتِغْفَارِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ۔

## باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رات اور دن میں استغفار کرنا۔

۳۲۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: وَاللهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہ ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔ خدا کی قسم میں تو ہر روز ستر بار سے بھی زیادہ اللہ تعالیٰ سے استغفار اور اس کی درگاہ میں توبہ کرتا ہوں[1]

[1] یہ استغفار اور توبہ آپ کا اظہار عبودیت کے لئے تھا یا امت کی تعلیم کے لئے یا بر طریق تواضع یا اس لئے کہ آپ کی ترقی درجات ہر وقت ہوتی رہتی تو ہر مرتبہ اعلیٰ پر پہنچ کر مرتبہ ادنیٰ سے استغفار کرتے ستر بار سے مراد خاص عدد ہے یا بہت ہونا عرب کی عادت ہے جب کوئی چیز بہت بار کی جاتی ہے تو اس کو ستر بار کہتے ہیں امام مسلم کی روایت میں سو بار مذکور ہے ۱۲ منہ

---

## بَابُ التَّوْبَةِ، قَالَ قَتَادَةُ: تُوبُوا إِلَى اللهِ تَوْبَةً نَصُوحًا: الصَّادِقَةَ النَّاصِحَةَ

باب توبہ کا بیان۔ قتادہ نے کہا یہ جو اللہ نے (سورۂ تحریم میں) فرمایا مسلمانو! اللہ کی درگاہ میں توبہ نصوح کرو نصوح سے مراد سچی اخلاص کے ساتھ ہے[1]

[1] یا جس کے بعد پھر گناہ نہ ہو ۱۲ منہ۔

---

۳۲۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوشہاب

أَبُو شِهَابٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ حَدِيثَيْنِ، أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أَنْفِهِ فَقَالَ بِهِ هٰكَذَا قَالَ أَبُو شِهَابٍ بِيَدِهِ فَوْقَ أَنْفِهِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلًا وَبِهِ مَهْلَكَةٌ وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ حَتَّى اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَ أَرْجِعُ إِلَى مَكَانِي فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ، تَابَعَهُ أَبُو عَوَانَةَ وَجَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ وَقَالَ أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ سَمِعْتُ الْحَارِثَ وَقَالَ شُعْبَةُ وَأَبُو مُسْلِمٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ، وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عُمَارَةَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ۔

نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے حارث بن سوید سے کہا ہم سے عبداللہ بن مسعودؓ نے دو حدیثیں بیان کیں ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور ایک اپنی طرف سے یہ کہا مسلمان کو اپنے گناہ کا اتنا ڈر ہوتا ہے جیسے کوئی پہاڑ کے تلے بیٹھا ہو اور وہ پہاڑ اس پر گرنے والا ہو اور بدکار شخص اپنے گناہ کو اتنا ہلکا سمجھتا ہے جیسے ناک پر سے مکھی چلی گئی اس نے ہاتھ سے اس طرح کیا ابو شہاب راوی نے اشارہ ہاتھ کو ناک سے لگا کر بتلایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث یہ بیان کی اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا وہ شخص خوش ہوتا ہے جو (سفر میں) ایک مقام پر اترے (جہاں کھانا پینا کچھ نہ ملتا ہو) ہلاکت کا مقام ہو اس کے ساتھ اس کی اونٹنی بھی ہو جس پر اس کا کھانا پانی لدا ہو پھر وہ تکیہ پر سر رکھ کر سو جائے اٹھے تو اونٹنی غائب (یا اللہ اب میں کیا کروں اس کے ڈھونڈنے کے لئے چاروں طرف پھرے) پیاس اور گرمی کی شدت ہو یا جو اللہ چاہے (یہ راوی کی شک ہے) آخر (تھک کر مجبور زندگی سے مایوس ہو کر) اسی جگہ چلا آئے جہاں پر وہ لیٹا تھا اور موت کا یقین کر کے پھر سو جائے تھوڑی دیر میں آنکھ جو کھلے تو کیا دیکھتا ہے اس کی اونٹنی (کھانا پانی لئے ہوئے) سامنے کھڑی ہے ابو شہاب کے ساتھ اس حدیث کو ابو عوانہ اور جریر نے بھی اعمش سے روایت کیا اور ابو اسامہ (حماد بن اسامہ) نے کہا (اس کو امام مسلم نے وصل کیا) ہم سے اعمش نے بیان کیا کہا ہم سے عمارہ بن عمیر نے کہا میں نے حارث بن سوید سے سنا اور شعبہ اور ابو مسلم (عبیداللہ بن سعید) نے اس کو اعمش سے روایت کیا انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے

اور ابو معاویہ نے یوں کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے عمارہ سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے[۵] اور ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے حارث بن سوید سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے۔

[۱] خیال کرو اس کو کیسی خوشی ہو گی بے انتہا خوشی ۱۲ منہ [۲] ابو عوانہ کی روایت کو اسمٰعیلی نے اور جریر کی روایت کو بزار نے وصل کیا ۱۲ منہ۔ [۳] انہوں نے ابن مسعود سے یہ حدیث ۱۲ منہ [۴] تو شعبہ اور ابو مسلم نے ابو شہاب کا خلاف کیا یعنی اعمش کا شیخ بجائے عمارہ بن عمیر کے ابراہیم تیمی کو بیان کیا ۱۲ منہ۔ [۵] تو ابو معاویہ نے عمارہ اور عبداللہ بن مسعود میں ایک اور شخص یعنی اسود بن یزید کا واسطہ شریک کیا۔ حافظ نے یہ نہیں بیان کیا کہ شعبہ اور ابو مسلم کی روایتوں کو کس نے وصل کیا اور ابو معاویہ کی روایت کی نسبت یہ بیان کیا کہ اس طریق پر مجھ کو کسی کتاب میں موصولاً نہیں ملی ۱۲ منہ۔

---

۳۲۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَدَّثَنَا هُدْبَةُ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ عَبْدِهِ مِنْ أَحَدِكُمْ سَقَطَ عَلَى بَعِيرِهِ وَقَدْ أَضَلَّهُ فِي أَرْضِ فَلَاةٍ۔

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو حبان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ بن دعامہ نے کہا ہم سے انسؓ بن مالک نے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انسؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اپنے بندے کے توبہ کرنے پر اس شخص سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جس کا اونٹ ایک بے آب و دانہ جنگل میں گم ہو جائے[۱] پھر ایک ہی ایکا وہ مل جائے۔

[۱] اور اسی پر کھانا پانی ضروریات ہوں ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ الضَّجْعِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ۔

## باب داہنے کروٹ پر لیٹنا۔[۱]

[۱] اس باب اور اس حدیث کی مناسبت جو اس باب میں مذکور ہے کتاب الدعوات سے معلوم نہیں ہوتی بعض نے کہا فجر کی سنتیں پڑھ کر داہنی کروٹ پر لیٹ جانا بھی شل ایک ذکر یا دعا کے ہے جس میں ثواب ملتا ہے یہاں تک کہ امام ابن حزم نے اس کو واجب کہا ہے حافظ نے کہا اس باب کو لا کر امام بخاری نے ان دعاؤں کی تمہید کی جو سوتے وقت پڑھی جاتی ہیں اور جن کو آگے چل کر بیان کیا ۱۲ منہ۔

۳۲۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ اضْطَجَعَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَجِيءَ الْمُؤَذِّنُ فَيُؤْذِنُهُ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گیارہ رکعتیں (تہجد اور وتر کی) پڑھا کرتے جب صبح صادق نکل آتی تو آپ ہلکی پھلکی دو رکعتیں (فجر کی سنت) پڑھتے پھر جب تک مؤذن آپ کو بلانے کے لئے نہ آتا داہنے کروٹ پر لیٹ رہتے۔

---

## بَابٌ إِذَا بَاتَ طَاهِرًا۔

## باب وضو کر کے سونے کی فضیلت

۳۲۹- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ: سَمِعْتُ مَنْصُورًا عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ وَقُلْ: اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَهْبَةً وَرَغْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ فَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَقُولُ، فَقُلْتُ أَسْتَذْكِرُهُنَّ وَبِرَسُولِكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، قَالَ لَا وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے منصور سے سنا انہوں نے سعد بن عبیدہ سے کہا مجھ سے براء بن عازب نے بیان کیا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنی خواب گاہ پر (سونے کے لئے) آئے تو نماز کا سا وضو کر کے پھر داہنے کروٹ پر لیٹ اور یہ دعا پڑھ اللھم اسلمت نفسی اخیر تک یعنی یا اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی اور اپنا سارا کام بھی تجھ کو سونپ دیا اور تجھ ہی کو میں نے اپنا پشت پناہ بنا لیا اور تجھ ہی پر میں نے تیرے عذاب سے ڈر کر اور تیرے ثواب کی امید کر کے بھروسہ کیا تجھ سے بھاگ کر کہیں پناہ یا چھٹکارے کی جگہ تیرے سوا نہیں ہے میں اس کتاب پر جو تو نے اتاری ایمان لایا اور ان پیغمبر (حضرت محمدؐ) پر جن کو تو نے بھیجا۔ آپ نے فرمایا اس دعا کو پڑھ کر تو سو جائے اور پھر مر جائے تو اسلام پر مرے گا (ایمان سلامت رہے گا) اور ایسا کر کہ یہ دعا سب باتوں کے اخیر (جو تو اس رات میں کرے) اخیر میں پڑھ براء نے

کہا یا رسول اللہ میں اس کو یاد کروں (انہوں نے پڑھا تو یوں کہا) وبرسولک الذی ارسلت آپ نے فرمایا نہیں یوں پڑھ وبنبیک الذی ارسلت[۲]

[۱] تورات انجیل زبور قرآن اور سارے صحیفے اگلے پیغمبروں کے ان سب پر ۱۲ منہ۔ [۲] یہ حدیث کتاب الوضو میں گزر چکی ہے ۱۲ منہ۔

---

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ۔

## باب سوتے وقت کیا دعا پڑھے

۳۳۰۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ قَالَ: بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا، وَإِذَا قَامَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر جاتے تو فرماتے - یا اللہ میں تیرا ہی مبارک نام لیکر جیتا ہوں اور تیرا ہی نام لے کر مرتا (سوتا) ہوں اور جب (سوکر) بیدار ہوتے تو فرماتے شکر اس خدا کا جس نے مارنے (سلانے) کے بعد پھر ہم کو جلایا (جگایا) اور قیامت کے دن بھی) اسی کے پاس (قبروں سے) اٹھ کر جانا ہے۔

---

۳۳۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعَ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا ح وَحَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى

ہم سے سعید بن ربیع اور محمد بن عرعرہ نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سبیعی سے انہوں نے براء بن عازب سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک انصاری) شخص کو حکم دیا (خود براء بن عازب کو) دوسری سند اور ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابواسحاق ہمدانی نے انہوں نے براء بن عازبؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَجُلًا فَقَالَ: إِذَا أَرَدْتَ مَضْجَعَكَ فَقُلْ: اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَ فَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَ وَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَ أَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَامَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ۔

ایک شخص کو یوں وصیت کی فرمایا جب تو (سونے کے لئے) اپنی خوابگاہ پر آئے تو یہ کہا کر یا اللہ میں اپنی جان تیرے سپرد کرتا ہوں اور اپنا سارا کاروبار بھی تجھ کو سونپتا ہوں اور اپنا منہ بھی تیرے ہی طرف کرتا ہوں اور تجھے ہی کو اپنا پشت پناہ بناتا ہوں اور تجھی پر بھروسہ کرتا ہوں تیرے ثواب کی خواہش اور تیرے عذاب کا ڈر رکھ کر تجھ سے بھاگ جانے کا ٹھکانہ اور پناہ بجز تیرے اور کہیں نہیں ہے میں اس کتاب پر جو تو نے اتاری اور اس پیغمبر پر جس کو تو نے بھیجا ایمان لایا اگر یہ دعا پڑھ کر تو سوئے پھر مر جائے تو ایمان پر تیرا خاتمہ ہوگا۔

## بَابُ وَضْعِ الْيَدِ الْيُمْنَى تَحْتَ الْخَدِّ الْأَيْمَنِ۔

## باب سونے میں داہنا ہاتھ داہنے رخسارے کے تلے رکھنا [1]

[1] باب کی حدیث میں داہنے کی صراحت نہیں ہے مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد نے نکالا اس میں داہنے کی صراحت ہے۔ ۱۲ منہ۔

۳۳۲۔ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ ثُمَّ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَ أَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

مجھ سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی سے انہوں نے حذیفہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو آرام فرماتے تو اپنا ہاتھ گال کے تلے رکھ لیتے پھر یوں کہتے یا اللہ میرا مرنا اور جینا دونوں تیرے مبارک نام سے ہیں اور جب سو کر جاگتے تو فرماتے شکر اس خدا کا جس نے ہم کو مار کر پھر جلایا [1] (سلا کر پھر جگایا) اور اسی کی طرف ہم کو (قیامت کے دن بھی) اٹھ کر جانا ہے۔

[1] کہتے ہیں النوم اخو الموت اور قرآن میں بھی توفی کا لفظ سونے کے لئے آیا ہے۔ فرمایا وہو الذی یتوفاکم باللیل ویعلم ماجرحتم بالنہار ۱۲ منہ۔

## بَابُ النَّوْمِ عَلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ۔

۳۳۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْبَرَاءِ ابْنِ عَازِبٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ، وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ قَالَهُنَّ ثُمَّ مَاتَ تَحْتَ لَيْلَتِهِ مَاتَ عَلَى الْفِطْرَةِ. اسْتَرْهَبُوهُمْ مِنَ الرَّهْبَةِ، مَلَكُوتٌ مُلْكٌ، مِثْلُ رَهَبُوتٌ، خَيْرٌ مِنْ رَحَمُوتٍ تَقُولُ: تَرْهَبُ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَرْحَمَ۔

## باب داہنے کروٹ پر سونا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے علاء بن مسیب نے کہا مجھ سے والد (مسیب بن رافع کاہلی) نے انہوں نے براء بن عازبؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنی خوابگاہ پر جاتے تو داہنے کروٹ پر لیٹتے[1] پھر یہ دعا کرتے یا اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کر دی اپنا منہ پوری طرح تیری طرف کیا اپنا کام سب تجھ کو سونپ دیا تیرا ہی بھروسہ ہے۔ تیری عنایت اور کرم کی خواہش اور تیرے عذاب کے ڈر سے تجھ سے بھاگ کر جانے کا ٹھکانا یا چھٹکارے کا مقام بجز تیرے اور کہیں نہیں ہے میں تیری اس کتاب پر جو تونے اتاری اور تیرے اس پیغمبر پر جس کو تو نے بھیجا ایمان لایا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اس دعا کو (سوتے وقت) پڑھے پھر اسی رات کو مر جائے تو اسلام پر اس کا خاتمہ ہوگا قرآن[2] میں جو استرہبوہم کا لفظ آیا ہے یہ بھی رہبت سے نکلا ہے (رہبت کے معنے ڈر) ملکوت کا معنے ملک یعنی سلطنت جیسے کہتے ہیں رہبوت رحموت سے بہتر ہے یعنی ڈرانا رحم کرنے سے بہتر ہے۔

[1] مطلب یہ ہے کہ سونا داہنی کروٹ سے شروع کرتے اگر بائیں کروٹ اس کے بعد لے لے تو کچھ قباحت نہیں ۱۲ منہ

[2] چونکہ حدیث میں رہبۃ کا لفظ آیا ہے تو امام بخاری نے اس کی مناسبت سے استرہبوہم کی بھی تفسیر کر دی یعنے ان کو ڈرا دیا یہ لفظ سورۂ اعراف میں ہے ۱۲ منہ۔

## بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ بِاللَّيْلِ۔

۳۳۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

## باب اگر رات کو آدمی کی آنکھ کھل جائے تو کیا کہے۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں

سَلَمَةَ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بِتُّ عِنْدَ مَيْمُونَةَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَى حَاجَتَهُ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ فَأَتَى الْقِرْبَةَ فَأَطْلَقَ شِنَاقَهَا ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا بَيْنَ وُضُوءَيْنِ لَمْ يُكْثِرْ وَقَدْ أَبْلَغَ فَصَلَّى فَقُمْتُ فَتَمَطَّيْتُ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَرَى أَنِّي كُنْتُ أَتَّقِيهِ فَتَوَضَّأْتُ فَقَامَ يُصَلِّي فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَأَخَذَ بِأُذُنِي فَأَدَارَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَتَتَامَّتْ صَلَاتُهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً ثُمَّ اضْطَجَعَ فَنَامَ حَتَّى نَفَخَ وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ فَآذَنَهُ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَكَانَ يَقُولُ فِي دُعَائِهِ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا وَفِي بَصَرِي نُورًا وَفِي سَمْعِي نُورًا وَعَنْ يَمِينِي نُورًا وَعَنْ يَسَارِي نُورًا وَفَوْقِي نُورًا وَتَحْتِي نُورًا وَأَمَامِي نُورًا وَخَلْفِي نُورًا وَاجْعَلْ لِي نُورًا، قَالَ كُرَيْبٌ: وَسَبْعٌ فِي التَّابُوتِ، فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ وُلْدِ الْعَبَّاسِ فَحَدَّثَنِي بِهِنَّ فَذَكَرَ عَصَبِي وَلَحْمِي وَدَمِي وَشَعَرِي وَبَشَرِي وَذَكَرَ خَصْلَتَيْنِ۔

نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے کریب سے انہوں نے عبداللہ بن عباسؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا میں (ایک رات) ام المومنین میمونہؓ کے پاس رہ گیا (جو میری خالہ تھیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اٹھے حاجت کو گئے پھر منہ اور ہاتھ دھو کر سو رہے پھر اٹھے تو مشک پاس آئے اس کا سر بندھن کھول دیا پھر ایک بیچ کا وضو کیا نہ بہت پانی بہایا (نہ بالکل کم) بلکہ پورا وضو کیا اس کے بعد (تہجد کی) نماز پڑھنے لگے میں بھی اٹھا اور انگڑائی لینے لگا میں اس کو برا سمجھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ خیال کریں میں آپ کو تک رہا تھا[1] خیر میں نے بھی وضو کیا آپ کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے میں آپ کے بائیں طرف جا کر کھڑا ہو گیا آپؐ نے میرا کان پکڑ کر (مجھ کو پیچھے سے) گھما کر داہنے طرف کر لیا تیرہ رکعتیں پڑھ کر آپ نے نماز ختم کی اس کے بعد لیٹ رہے اور سو گئے خراٹے لینے لگے اور آپ کی عادت تھی سونے میں خراٹے لیتے پھر بلالؓ نے آن کر آپ کو خبر دی کہ نماز تیار ہے آپ نے (صبح کی) نماز پڑھائی (نیا) وضو نہیں کیا آپ (رات کو) جو دعا کرتے تھے اس میں یوں فرماتے یا اللہ میرے دل میں روشنی دے میری آنکھ میں روشنی دے میرے کان میں روشنی میرے داہنے طرف روشنی میرے بائیں طرف روشنی میرے اوپر روشنی میرے نیچے روشنی (غرض) مجھے سراپا نور بنا دے۔ (یعنی بڑی روشنی) کریب راوی نے کہا آپ نے جسم کی سات چیزوں میں بھی روشنی مانگی پھر میں حضرت عباسؓ کی اولاد میں سے ایک شخص (علی بن عبداللہ بن عباسؓ) سے ملا تو اس نے ان چیزوں کو بیان کیا[2] میرے پٹھے میرے گوشت میرے خون میرے بال میرے پنڈے میں اور دو چیزوں کا اور ذکر کیا[3]

[1] گویا ابن عباس نے یہ دکھلایا کہ میں ابھی تک غافل سو رہا تھا اب جاگا ہوں ۱۲ منہ [2] جن میں آں حضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے روشنی کی دعا مانگی ۱۲ منہ ۔ ۳؎ دوسری روایت میں دو چیزیں یہ ہیں، میری ہڈی میرے مغز (گودے) میں بعضوں میں یوں ہے میری چربی میری ہڈی میں ۱۲ منہ۔

---

۳۳۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ أَبِي مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ، اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے سلیمان بن ابی مسلم سے سنا انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کے لئے رات کو کھڑے ہوتے تو نماز شروع کرنے سے پہلے یوں دعا کرتے ' یا اللہ ساری تعریف تجھ ہی کو سجتی ہے تو آسمان اور زمین اور جو ان کے بیچ میں ہیں سب کا روشن کرنے والا ہے ۱؎ تجھ ہی کو تعریف اور ستائش زیب دیتی ہے ۲؎ تو ہی آسمانوں اور زمین کا اور جو ان کے بیچ میں ہیں سب کا قائم (سنبھالنے) کرنے والا ہے تجھ ہی کو تعریف سجتی ہے تو سچا، تیرا وعدہ سچا تجھ سے ملنا سچ، بہشت سچ، دوزخ سچ، قیامت سچ، پیغمبر سب سچے، محمد سچے۔ یا اللہ میں نے تیرے حکم پر گردن رکھ دی تجھ پر بھروسہ کیا تجھ پر ایمان لایا، تیری ہی طرف رجوع ہوا، تیری ہی مدد پر دشمنوں سے مقابلہ کیا، تیرے ہی سامنے اپنا تصفیہ پیش کرتا ہوں، میرے اگلے پچھلے چھپے کھلے سب گناہ بخش دے تو جس کو چاہے آگے کر دے جس کو چاہے پیچھے کر دے ۳؎ (یا تو ہی نے دنیا میں مجھ کو اور پیغمبروں کے پیچھے بھیجا۔ آخرت میں سب کے آگے اٹھائے گا، تیرے سوا کوئی سچا خدا نہیں۔

۱؎ اگر تو نہ ہوتا تو نہ آسمان نہ زمین کچھ نہ ہوتا یا تو روشنی نہ دیتا تو سب اندھیرا ہی اندھیرا ہوتا۔ ۱۲ منہ۔ ۲؎ اور کسی کے لیے تعریف نہیں سجتی چونکہ اور سب فانی اور کچھ نہ کچھ عیب ضرور رکھتے ہیں، بے عیب خدا کی ذات ہے۔ ۱۲ منہ
۳؎ یا تو نے دنیا میں مجھ کو اور پیغمبروں کے پیچھے بھیجا، آخرت میں سب کے آگے اٹھائے گا ۱۲ منہ۔

## بَابُ التَّكْبِيرِ وَالتَّسْبِيحِ عِنْدَ الْمَنَامِ۔

۳۳۶ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ فَاطِمَةَ شَكَتْ مَا تَلْقَى فِي يَدِهَا مِنَ الرَّحَى فَأَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَلَمْ تَجِدْهُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِعَائِشَةَ فَلَمَّا جَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَ فَجَاءَنَا وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا فَذَهَبْتُ أَقُومُ فَقَالَ مَكَانَكَ فَجَلَسَ بَيْنَنَا حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلٰى صَدْرِي فَقَالَ: أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ إِذَا أَوَيْتُمَا إِلٰى فِرَاشِكُمَا أَوْ أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا فَكَبِّرَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَاحْمَدَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ فَهٰذَا خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ خَادِمٍ وَعَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ: التَّسْبِيحُ أَرْبَعٌ وَثَلَاثُونَ -

## باب سوتے وقت اللہ اکبر سبحان اللہ اور الحمد للہ کہنا۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے حضرت علیؓ سے کہ حضرت فاطمۃ الزہراء (شہزادی عالم وعالیان) نے یہ شکوہ کیا کہ چکی پیسنے سے ان کے مبارک ہاتھ کو صدمہ پہنچتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لونڈی مانگنے آئیں۔ اتفاق سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ملے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے اپنا مطلب کہدیا (اور چلی گئیں) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہؓ نے آپ سے ذکر کیا، حضرت علیؓ کہتے ہیں آنحضرتؐ ہمارے پاس اس وقت تشریف لائے جب ہم اپنے بستروں پر سونے کے لئے جا چکے تھے، میں نے آپ کو دیکھ کر اٹھنا چاہا لیکن آپ نے فرمایا (اٹھو نہیں) اپنی جگہ رہو[1]۔ آپ تشریف لا کر ہم دونوں (میاں بی بی) کے بیچ میں بیٹھ گئے، میں نے آپ کے پاؤں کی ٹھنڈک جو بالکل میرے سینے سے لگ گئی تھی، اپنے سینے میں پائی۔ آپ[2] نے فرمایا میں تم دونوں کو ایسی ترکیب نہ بتلاؤں جو تمہارے لئے ایک خدمت گار سے بڑھ کر ہو جب تم دونوں اپنے بچھونوں پر جانے لگو یا اپنی خوابگاہ پر تو ۳۳ بار اللہ اکبر کہو ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ، یہ عمل ایک خدمت گار سے تمہارے لئے بہتر ہوگا[3] اور اسی سند سے شعبہ نے خالد حذاء سے انہوں نے ابن سیرین سے یہ حدیث روایت کی اس میں سبحان اللہ ۳۴ بار مذکور ہے۔

[1] اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیام تعظیمی سے منع فرمایا، ۱۲ منہ [2] مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت شہزادی صاحبہ سے پوچھا میں نے سنا ہے تو مجھ سے ملنے

کو آئی تھیں لیکن میں نہیں تھا، کہو کیا کام ہے انہوں نے عرض کیا باواجان میں نے سنا ہے آپ کے پاس غلام اور لونڈی آئے ہیں ایک غلام یا لونڈی ہم کو بھی دیجیے جو آٹا روٹی تیار کرے، مجھ پر سخت مشقت ہو رہی ہے۔ ۱۲ منہ،

سے سبحان اللہ، اس حدیث سے بڑھ کر دوسری دلیل آپ کے سچے پیغمبر ہونے کی کیا ہوگی، باوجودیکہ ہزار ہا غلام لونڈی آپ کے پاس آئے اور آپ نے ادنے ادنے صحابیوں کو غلام لونڈیاں دیں۔ اگر آپ چاہتے تو ایک نہیں سو خدمتگار حضرت فاطمہؓ کو جو آپ کی اکلوتی پیاری بیٹی تھیں دے سکتے تھے مگر آپ نے خاص اپنے یا اپنی اکلوتی بیٹی کے لئے دنیا کی اتنی راحت بھی گوارا نہیں فرمائی اور آخرت کو اختیار کیا، دوسری روایت میں یوں ہے آپؐ نے فرمایا، صفہ کے لوگ بھوکے ہیں میں ان بردوں کو بیچ کر ان کو کھلاؤں گا۔ تم کو نہیں دے سکتا۔ ۱۲ منہ رح۔

---

## بَابُ التَّعَوُّذِ وَالْقِرَاءَةِ عِنْدَ الْمَنَامِ۔

## باب سوتے وقت شیطان سے پناہ مانگنا، اور قرآن پڑھنا،

۳۳۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ نَفَثَ فِي يَدَيْهِ وَقَرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَمَسَحَ بِهِمَا جَسَدَهُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا، کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا، مجھ کو عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب خوابگاہ پر تشریف لے جاتے تو معوذات (سورہ اخلاص اور فلق اور ناس) پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر پھونکتے اور ان کو (سارے) بدن پر پھیرتے۔

---

## بَابٌ۔

## باب

۳۳۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، کہا ہم سے زہیر نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عمر نے کہا، مجھ سے سعید بن ابی سعید مقبری نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کوئی (سونے کے لئے) اپنے بستر پر جائے تو اپنے ازار کے اندر کی طرف کے کپڑے سے (جو لٹکتا رہتا ہے)

فِرَاشَهُ بِدَاخِلَةِ إِزَارِهِ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ: بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ. تَابَعَهُ أَبُو ضَمْرَةَ وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّاءَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ وَقَالَ يَحْيَى وَبِشْرٌ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَرَوَاهُ مَالِكٌ وَابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بچھونا جھاڑ لے، معلوم نہیں اس کے پیچھے بچھونے پر کوئی کیڑا وغیرہ (جیسے سانپ یا بچھو) آگیا ہو، پھر یوں کہے میرے پروردگار! تیرا مبارک نام لے کر میں اپنا پہلو بستر پر رکھتا ہوں اور تیرا ہی مبارک نام لے کر (آئندہ) اس کو اٹھاؤں گا، اگر تو میری جان (اس عالم میں) روک رکھے، (میں مرجاؤں) تو اس پر رحم فرما اور اگر اس کو چھوڑ دے[1] تو اس کو (گناہوں سے) اس طرح بچائے رکھ جیسے اپنے نیک بندوں کو بچائے رکھتا ہے۔ زہیر بن معاویہ کے ساتھ اس حدیث کو ابوضمرہ (انس بن عیاض) اور اسماعیل بن زکریا نے بھی عبیداللہ سے روایت کیا ہے[2] اور یحییٰ بن سعید قطان اور بشر بن مفضل نے اس حدیث کو عبیداللہ سے، انہوں نے سعید سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے[3] اور امام مالک اور محمد بن عجلان نے بھی (اسی طرح) سعید سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا (ابو سعید کا ذکر نہیں کیا)[4]

ف[1] پھر وہ بدن میں آئے میں زندہ اٹھوں۔ ف[2] ابوضمرہ کی روایت کو امام بخاری نے ادب مفرد میں اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں اور اسماعیل کی روایت کو حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں وصل کیا۔ ف[3] ان دونوں کی روایت میں ابوسعید کا واسطہ نہیں ہے یحییٰ بن سعید قطان کی روایت کو امام نسائی نے اور بشر کی روایت کو مسدد نے اپنی مسند میں وصل کیا ہے۔ ف[4] امام مالک کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب التوحید میں اور ابن عجلان کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا ہے۔

---

## بَابُ الدُّعَاءِ نِصْفَ اللَّيْلِ۔

باب آدھی رات کے بعد (صبح صادق نکلنے تک) دعا کرنے کی فضیلت۔

ف یہ وقت بڑی فضیلت کا ہے اور بندہ مومن کی دعا جو خالص نیت سے اس وقت کی جائے وہ ضرور قبول ہوتی ہے اور تمام صلحاء اور اولیاء اللہ نے اس وقت کو دعا اور مناجات کے لیے اختیار کیا ہے ہر ایک ولی نے کچھ نہ کچھ قیام شب کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ساری عمر اس پر مواظبت کی ہے اہل حدیث کو لازم ہے کہ قیام شب

ہرگز ترک نہ کریں اور تھوڑی یا بہت جو کچھ ہو سکے۔ اس وقت عبادت اور دعا کرنا لازم سمجھیں کم از کم اگر آدمی اس وقت اٹھ کر وضو اور نماز نہ کر سکے تو لیٹے ہی لیٹے کچھ استغفار اور دعا کر لے۔

۳۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْأَغَرِّ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَتَنَزَّلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا، کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سلمان ابو عبداللہ اغر اور ابو سلمہ بن عبدالرحمان بن عوف سے، ان دونوں نے ابو ہریرہ رضی سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہمارا پروردگار تبارک وتعالیٰ ہر رات کو جب اخیر تہائی حصہ رات کا رہ جاتا ہے پہلے آسمان پر اترتا ہے ف (جو ہم سے قریب ہے) اور فرماتا ہے کون مجھ سے دعا کرتا ہے میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون مجھ سے کچھ مانگتا ہے۔ میں اس کو دوں۔ کون مجھ سے گناہوں کی معافی چاہتا ہے میں اسکے گناہ بخش دوں

ف یعنی خود پروردگار جل شانہ اپنی ذات سے اترتا ہے۔ جیسے دوسری روایت میں ذات کی صراحت ہے، اب یہ تاویل کی کہ اس کی رحمت اترتی ہے یا فرشتے اترتے ہیں محض فاسد ہے اور تعجب ہے حافظ ابن حجر اور قسطلانی وغیرہ سے کہ انہوں نے اس قسم کی تاویلات کو نقل کیا۔ اور سکوت فرمایا ہے ہمارے شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے خاص اس حدیث کی شرح میں ایک مستقل رسالہ لکھا ہے جس کا نام کتاب النزول ہے اور اس میں مخالفین کے تمام شبہات اور اعتراضات کا جواب دیا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ نزول بھی پروردگار کی ایک صفت ہے جس کو ہم اور صفات کی طرح اپنے ظاہری معنی میں محمول رکھتے ہیں لیکن اس کی کیفیت ہم نہیں جانتے اور یہ نزول اس کا مخلوقات کے نزول کی طرح نہیں ہے۔ اب اہل حدیث نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ جس وقت یہ نزول ہوتا ہے اس وقت عرش خالی ہو جاتا ہے یا نہیں۔ اکثر اہل حدیث کا یہ مذہب ہے کہ عرش خالی نہیں ہوتا اور پروردگار عالم کے حق میں یہ محال نہیں ہے کہ وہ عرش پر بھی ہو اور آسمان دنیا پر بھی۔ اور حافظ ابن مندہ نے یہ اختیار کیا ہے کہ نزول کے وقت عرش خالی ہو جاتا ہے۔ ترجمۂ باب میں نصف لیل کا ذکر ہے اور حدیث میں آخری ثلث مذکور ہے۔ اس کا جواب حافظ صاحب نے یوں دیا ہے کہ امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہے جس کو دارقطنی نے نکالا اس میں شطر اللیل مذکور ہے۔ ابن بطال نے کہا امام بخاری نے قرآن کی آیت کو لیا جس میں نصفہ کا لفظ ہے قم اللیل الا قلیلا نصفہ اور اسی کی متابعت سے باب میں نصف کا ذکر کیا۔

## بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

باب۔ پاخانہ جاتے وقت کیا کہے۔

۳۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ:

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا، کہا ہم سے شعبہ

حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔

نے، انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے، انہوں نے انس بن مالکؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب پاخانے جانے لگتے تو یوں فرماتے۔ یا اللہ میں دیو بھوت اور بھوتنیوں کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ ف

ف یہ حدیث اوپر کتاب الطہارت میں گذر چکی ہے، مطلب یہ ہے کہ پاخانہ کے اندر گھسنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لے اس لیے کہ پاخانہ میں ذکر الٰہی جائز نہیں ہے اور حنفیوں کے فتاویٰ قنیہ میں یہ لکھا ہے کہ پاخانہ میں قرآن کی تلاوت جائز ہے خدا کی پناہ ان پچھلے فقیہوں سے انہوں نے امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کا نام بدنام کر دیا ہے اور معلوم نہیں کیا کیا لکھ مارا ہے

---

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَصْبَحَ۔

## باب صبح کے وقت کیا دعا پڑھے۔

۳۴۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ اللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ إِذَا قَالَ حِينَ يُمْسِي فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ، أَوْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِذَا قَالَ حِينَ يُصْبِحُ فَمَاتَ مِنْ يَوْمِهِ مِثْلَهُ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا، کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے حسین معلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن بریدہ نے انہوں نے بشیر بن کعب سے انہوں نے شداد بن اوس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سید الاستغفار یہ دعا ہے[1]: اللھم انت ربی لا الٰہ الا انت خلقتنی وانا عبدک وانا علی عہدک ووعدک ما استطعت ابوء لک بنعمتک علیّ وابوء لک بذنبی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اعوذ بک من شر ما صنعت۔ اگر کوئی شام کو یہ دعا پڑھ لے پھر اسی رات کو مر جائے تو بہشت میں جائے گا یا یوں فرمایا وہ بہشت والوں میں ہوگا۔ اور اگر کوئی صبح کو اس دعا کو پڑھ لے پھر اسی دن مر جائے گا تو بہشت والوں میں ہوگا۔

[1] اے اللہ تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو نے ہی مجھ کو پیدا کیا ہے اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں تیرے وعدہ اور عہد پر قائم ہوں جتنا مجھ سے ہو سکا میرے اوپر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اعتراف کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں پس تو میرے گناہوں کو بخش دے اس لئے کہ تیرے سوا اور کوئی بھی گناہوں کو نہیں بخش سکتا میں ان تمام کاموں کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جو میں نے کئے ہیں

۳۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ قَالَ: بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا وَإِذَا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب سونے لگتے تو فرماتے یا اللہ! میں تیرا ہی نام لے کر مرتا ہوں اور تیرا ہی نام لے کر زندہ ہوں گا۔ اور جب سو کر بیدار ہوتے تو فرماتے۔ شکر اس خدا کا جس نے مرنے کے بعد پھر ہم کو زندہ کیا اور اسی کی طرف ہم کو (قبر سے) اٹھ کر جانا ہے۔

---

۳۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ قَالَ: اللَّهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا فَإِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ: الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا۔ انہوں نے ابو حمزہ (محمد بن میمون) سے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے خرشہ ابن حر سے انہوں نے ابو ذر غفاریؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو اپنی خواب گاہ میں تشریف لے جاتے تو فرماتے یا اللہ! تیرے ہی نام پر میں مرتا ہوں اور تیرے ہی نام پر جیوں گا پھر جب جاگتے تو فرماتے شکر اس خدا کا جس نے مرنے کے بعد ہم کو جلایا اور اسی کے پاس ہم کو اٹھ کر جانا ہے۔

---

## بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ۔

## باب نماز میں کون سی دعا پڑھے

۳۴۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ: قُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا، کہا ہم کو لیث بن سعد نے خبر دی کہا مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے انہوں نے ابو الخیر (مرثد بن عبد اللہ) سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے انہوں نے ابو بکر صدیقؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ مجھ کو ایسی کوئی دعا بتلایئے جس کو میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا یوں کہا کر یا اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور گناہوں کا بخشنے

إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ، وَقَالَ عَمْرٌو وَعَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ أَبُو بَكْرٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

والا تیرے سوا کوئی نہیں ہے تو اپنی (خاص) مغفرت سے میرے گناہ بخش دے اور مجھ پر رحم کر بیشک تو بڑا بخشنے والا مہربان ہے اور عمرو بن حارث نے بھی اس حدیث کو یزید سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کیا ہے انہوں نے کہا ابوبکر صدیق رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اخیر تک۔ ف

ف عمرو بن حارث کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب التوحید میں وصل کیا۔

---

۳۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ، حَدَّثَنَا مَالِكُ ابْنُ سُعَيْرٍ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا، أُنْزِلَتْ فِي الدُّعَاءِ۔

ہم سے علی بن سلمہ لبقی نے بیان کیا کہا ہم سے مالک بن سُعَیر نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا (سورۂ بنی اسرائیل کی) یہ آیت وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا دعا کے باب میں اتری ف

ف یعنی دُعا بیچ کی آواز سے کیا کر و نہ بہت پکار کے نہ بہت آہستہ۔ ابن عباس اور مجاہد اور سعید بن جبیر اور مکحول اور عروہ سے بھی ایسا ہی منقول ہے لیکن دوسرے لوگوں نے کہا نماز کی قرأت مراد ہے۔

---

۳۴۶۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَقُولُ فِي الصَّلَاةِ: السَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا قَعَدَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَقُلْ: التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ إِلَى قَوْلِهِ الصَّالِحِينَ فَإِذَا قَالَهَا أَصَابَ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ صَالِحٍ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا ہم پہلے نماز میں (تشہد کے بعد) یوں کہا کرتے اللہ کو سلام فلانے کو سلام ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا نام تو خود سلام ہے (تو یوں نہ کہو اللہ کو سلام، جب کوئی تم میں سے نماز میں بیٹھے تو یوں کہے التحیات للہ اخیر عباد اللہ الصالحین تک جہاں کسی نے یہ کہا تو اللہ کے جتنے نیک بندے آسمان یا زمین میں ہیں سب کو سلام پہنچ جائے گا اس کے بعد یہ کہے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الثَّنَاءِ مَا شَاءَ۔ پھر اس کے بعد جو چاہے، اللہ تعالیٰ کی تعریف اس طرح کرے۔ ف

ف ابوداؤد اور ترمذی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اس کے بعد جو چاہے وہ دعا کرے۔ حافظ نے کہا نماز میں چھ جگہ دعا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے پہلے تکبیر تحریمہ کے بعد دوسرے رکوع سے سر اٹھانے کے بعد تیسرے خود رکوع میں چوتھے خود سجدے میں ان میں آپ یوں فرماتے۔ اللھم اغفرلی۔ پانچویں دونوں سجدوں کے بیچ میں چھٹے التحیات کے بعد اسی طرح قنوت میں بھی دعا کرتے تھے اور قرأت کی حالت میں بھی جب رحمت کی آیت پڑھتے تو اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے اور جب عذاب کی آیت پڑھتے تو اس کے عذاب سے پناہ مانگتے۔ اب حنفیوں نے اپنی نماز ایک نئی طرح کی نماز کرلی ہے وہ سوا التحیات کے بعد کے، اور کہیں دعا نہیں مانگتے اس میں بھی یہ قید لگاتے ہیں کہ دعائے ماثورہ ہو حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چاہے وہ دعا مانگے اور اس کا بیان کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکا ہے۔

---

## بَابُ الدُّعَاءِ بَعْدَ الصَّلَاةِ۔ باب نماز کے بعد دعا کرنے کا بیان ف

ف حافظ نے کہا یہ باب لا کر امام بخاری نے اس کا رد کیا ہے جو کہتا ہے نماز کے بعد دعا کرنا مشروع نہیں ہے اور دلیل لیتا ہے مسلم کی حدیث سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے بعد اس جگہ نہ ٹھہرتے مگر اتنا کہ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ کہنے کے موافق یعنی یہ کہہ کر اٹھ جاتے اس حدیث کا یہ مطلب رکھا کہ رو بہ قبلہ ہو کر نماز کی سی حالت پر آپ اتنی ہی دیر ٹھہرتے لیکن صحابہ کی طرف منہ کرکے دعا کرنے کی نفی اس سے نہیں ہوتی۔ ہمارے شیخ امام ابن قیم نے کہا نماز سے سلام پھیرنے کے بعد قبلہ ہی کی طرف منہ کیے ہوئے دعا کرنا۔ کسی صحیح حدیث سے یا حسن حدیث سے ثابت نہیں ہے اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ منقول ہے نہ خلفاء راشدین سے۔ حافظ نے کہا ابن قیم کا یہ قول صحیح نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذؓ سے فرمایا تو ہر نماز کے بعد یہ کہتے رہو۔ اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ اور احمد اور ترمذی نے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے پیچھے یہ دعا کیا کرتے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اور سعد اور زید بن ارقم اور صہیب سے بھی اس باب میں روائتیں ہیں اور ترمذی نے ابوامامہ سے روایت کیا ہے کہ وہ دعا زیادہ مقبول ہے جو رات کو اور فرض نماز کے بعد ہو اور طبری نے امام جعفر صادق سے نکالا کہ فرض نماز کے بعد دعا افضل ہے اس دعا سے جو نفل نماز کے بعد ہو۔ میں کہتا ہوں امام ابن قیم کا کلام صحیح ہے اور حافظ صاحب کا اعتراض ساقط ہے اس وجہ سے کہ ان احادیث سے فرض نماز کے بعد دعا کرنے کا جواز نکلتا ہے اور وہ ممکن ہے کہ تشہد کے بعد ہو یا قبلہ کی طرف سے منہ پھیر کر دوسری طرف منہ کرکے اور امام ابن قیم نے جس کی نفی کی ہے وہ یہ ہے کہ قبلے ہی کی طرف منہ کیے رہے اور دعا کرتا رہے جیسے ہمارے زمانہ میں لوگوں نے عموماً یہ عادت کرلی ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد نماز ہی کی طرح بیٹھے بیٹھے رو بقبلہ کیے لمبی لمبی دعائیں کرتے رہتے ہیں اس کی اصل حدیث شریف سے بالکل نہیں ہے اور تعجب تو ان جاہلوں پر ہوتا ہے جو ایسا کرنا لازم اور ضرور جانتے ہیں اور نہ جاننے

والے کو مطعون کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین۔

---

۳۴۷۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ أَخْبَرَنَا وَرْقَاءُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ بِالدَّرَجَاتِ وَ النَّعِيمِ الْمُقِيمِ، قَالَ: كَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ صَلَّوْا كَمَا صَلَّيْنَا وَجَاهَدُوا كَمَا جَاهَدْنَا وَأَنْفَقُوا مِنْ فُضُولِ أَمْوَالِهِمْ وَلَيْسَتْ لَنَا أَمْوَالٌ، قَالَ: أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَمْرٍ تُدْرِكُونَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ وَ تَسْبِقُونَ مَنْ جَاءَ بَعْدَكُمْ وَلَا يَأْتِي أَحَدٌ بِمِثْلِ مَا جِئْتُمْ إِلَّا مَنْ جَاءَ بِمِثْلِهِ تُسَبِّحُونَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ عَشْرًا وَ تَحْمَدُونَ عَشْرًا وَتُكَبِّرُونَ عَشْرًا تَابَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سُمَيٍّ وَرَوَاهُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ سُمَيٍّ وَرَجَاءِ ابْنِ حَيْوَةَ، وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مجھ سے اسحاق بن منصور (یا اسحاق بن راہویہ) نے بیان کیا کہا ہم کو یزید بن ہارون نے خبر دی، کہا ہم کو ورقاء نے انھوں نے سمی سے انہوں نے ابو صالح ذکوان سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا (محتاج مہاجرین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ دولت والے بڑے بڑے درجے اور ہمیشہ کا آرام لوٹ لے گئے آپؐ نے فرمایا کیوں اس کیا مطلب، انہوں نے کہا وہ نماز ہماری طرح پڑھتے ہیں۔ جہاد وہ ہماری طرح کرتے ہیں ف اب وہ مال جوان کی ضرورت سے زیادہ ہے اس کو اللہ کی راہ میں، خرچ کرتے ہیں ہمارے پاس مال کہاں ہے ف۲ آپ نے فرمایا میں تم کو ایسی بات بتلاؤں جس کی وجہ سے تم اس امت کے اگلے لوگوں کے برابر ہوجاؤ اور پچھلوں سے آگے بڑھ جاؤ اور (قیامت کے دن) تمہارے جوڑ کا عمل کوئی شخص نہ لا سکے البتہ وہی لائے گا۔ جو یہ عمل کرتا ہو تم ایسا کرو ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ اور دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر کہہ لیا کرو۔ ورقاء کے ساتھ اس حدیث کو عبید اللہ عمری نے بھی سمی سے روایت کیا (اس کو امام مسلم نے نکالا) اور ابن عجلان نے اس کو سمی سے اور رجاء بن حیوہ دونوں سے روایت کیا (اس کو طبرانی نے نکالا) اور جریر بن عبد الحمید نے بھی اس کو عبد العزیز بن رفیع سے روایت کیا انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابوالدرداء سے (اس کو ابو یعلی نے اپنی مسند میں نکالا) اور سہیل بن ابی صالح نے بھی اس کو اپنے باپ سے روایت کیا انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کو امام مسلم نے نکالا)

ف نسائی نے ان میں سے ابوالدرداءؓ کا نام ذکر کیا اور طبرانی نے اوسط میں ابوذر غفاری رضؓ کا ف۲ تو ان نیکیوں میں تو ہمارے

برابر ہو گئے ف۳ تو ہم کو ان کا درجہ کسی طرح نہیں مل سکتا۔

۳۴۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْمُسَيَّبِ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ الْمُغِيرَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ إِذَا سَلَّمَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ قَالَ سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے مسیب بن رافع سے انہوں نے وراد سے جو مغیرہ بن شعبہ کے منشی اور غلام تھے انہوں نے کہا مغیرہ رض نے معاویہ رض کو ایک خط لکھا ف۱ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز (فرض) نماز کے بعد جب سلام پھیرتے تو یوں فرماتے لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر اللھم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجد منک الجد (اس کا ترجمہ کتاب الصلوٰۃ میں گذر چکا ہے) اور (اسی سند سے) شعبہ نے منصور سے روایت کی کہا میں نے مسیب سے سنا۔ ف۲

ف۱ معاویہ رض کے خط کے جواب میں انہوں نے مغیرہ رض سے کوئی حدیث دریافت کی تھی ف۲ اس کو امام احمد نے وصل کیا اس سند کے لانے سے یہ غرض ہے کہ منصور کا سماع مسیب سے معلوم ہو جائے۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى۔ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ۔ وَمَنْ خَصَّ أَخَاهُ بِالدُّعَاءِ دُونَ نَفْسِهِ وَقَالَ أَبُو مُوسَى: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ۔

باب۔ اللہ تعالیٰ کا (سورہ برات میں) یہ فرمانا اور ان کے لیے دعا کر کیونکہ تیری دعا سے ان کو تسلی ہوتی ہے اور یہ بیان ہے کہ آدمی اپنے تئیں چھوڑ کر دوسرے بھائی مسلمان کے لیے دعا کر سکتا ہے اور ابوموسیٰ اشعری رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبید ابوعامر رض کے لئے دعا کی فرمایا یا اللہ عبید ابوعامر کی مغفرت فرما۔ اے اللہ عبداللہ بن قیس کے گناہ بخش دے ف۲۔

ف۱ یہ ابوموسیٰ رض کے چچا تھے اس پر ابوموسیٰ نے کہا میرے لیے بھی دعا فرمائیے۔

ف۲ یہ ایک حدیث کا ٹکڑا ہے جو غزوۂ اوطاس میں موصولاً مذکور ہو چکی ہے۔ امام بخاری نے یہ باب لا کر اس شخص کا رد کیا جس نے اس کو مکروہ جانا ہے یعنی آدمی دوسرے کے لیے دعا کرے اپنے تئیں چھوڑ دے عبداللہ بن عمر رض اور ابراہیم

نخعی سے ایسا ہی منقول ہے

٣٤٩- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى سَلَمَةَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَيَا عَامِرُ لَوْ أَسْمَعْتَنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ فَنَزَلَ يَحْدُو بِهِمْ يُذَكِّرُ تَاللهِ لَوْ لَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا وَذَكَرَ شِعْرًا غَيْرَ هَذَا وَلَكِنِّي لَمْ أَحْفَظْهُ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ هَذَا السَّائِقُ؟ قَالُوا: عَامِرُ بْنُ الْأَكْوَعِ قَالَ يَرْحَمُهُ اللهُ وَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُولَ اللهِ لَوْ لَا مَتَّعْتَنَا بِهِ؟ فَلَمَّا صَافَّ الْقَوْمَ قَاتَلُوهُمْ فَأُصِيبَ عَامِرٌ بِقَائِمَةِ سَيْفِ نَفْسِهِ فَمَاتَ فَلَمَّا أَمْسَوْا أَوْقَدُوا نَارًا كَثِيرَةً فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هَذِهِ النَّارُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ تُوقِدُونَ؟ قَالُوا عَلَى حُمُرٍ إِنْسِيَّةٍ، فَقَالَ: أَهْرِيقُوا مَا فِيهَا وَكَسِّرُوهَا، قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللهِ أَلَا نُهَرِيقُ مَا فِيهَا وَنَغْسِلُهَا؟ قَالَ: أَوْ ذَاكَ-

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے یزید بن ابی عبید سے جو سلمہ بن اکوع رض کے غلام تھے کہا ہم سے سلمہ بن اکوع رض نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے (رستہ میں چل رہے تھے) اتنے میں ایک شخص (میرے چچا) عامر سے کہنے لگا عامر تم اپنا کلام کچھ اس وقت سناتے تو کیا اچھا ہوتا (رستہ کٹ جاتا) یہ سن کر عامر اونٹ پر سے اتر پڑے اور حدی گا نے لوگوں کو نصیحت کرنے لگے انہوں نے یہ مصرع پڑھا ؎

اے خدا اگر تو نہ ہوتا تو نہ ملتی ہم کو راہ

یحییٰ بن قطان نے کہا یزید بن ابی عبید نے اور بھی شعر اس میں پڑھیں مگر وہ مجھ کو یاد نہیں رہیں ف خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر کا گانا سن کر فرمایا یہ کون ہانکنے والا ہے (جو گا کر اونٹوں کو چلا رہا ہے) لوگوں نے کہا عامر بن اکوع رض آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے ایک شخص (حضرت عمر رض) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اللہ اس پر رحم کرے سن کر کہا یا رسول اللہ آپ نے اور چند روز تک ہم کو عامر سے فائدہ نہیں اٹھانے دیا ف۲ پھر جب لڑائی کی صفیں باندھی گئیں اور لڑائی شروع ہوئی تو عامر خود اپنی تلوار کی انی (نوک) سے زخمی ہوئے ف۳ اور مر گئے شام کو لوگوں نے بہت سے چولہے سلگائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ آگ کیسی روشن ہے کیا پکا رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا بستی کے گدھوں کا گوشت پکا رہے ہیں آپ نے فرمایا ہانڈیوں میں جتنا یہ گوشت وغیرہ ہے وہ سب بہا دو اور ہانڈیاں بھی توڑ کر پھینک دو ایک شخص (حضرت عمر رض یا اور کسی) نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم گوشت وغیرہ

بہا دیں اور ہانڈیاں دھوڈالیں تو کیسا آپ نے فرمایا اچھا ایسا ہی کرو ف۴

ف۱ یہ شعر ہیں اوپر کتاب المغازی میں گزر چکی ہیں ۔ ف۲ وہ جانتے تھے کہ آپ جس کے لیے برحمہ اللہ کہتے ہیں وہ شہید ہوتا ہے ف۳ ایک یہودی کو مارتے تھے لیکن الٹ کر خود ان کے لگی ف۴ اس حدیث سے امام بخاری نے باب کا مطلب یوں نکالا کہ آپ نے صرف عامرؓ کے لیے دعا کی اپنا ذکر نہیں کیا۔

---

۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ رَجُلٌ بِصَدَقَةٍ قَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي فَقَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو سے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی اپنے مال کی زکوٰۃ لے کر آتا تو آپ اس کے لیے دعا کرتے فرماتے یا اللہ اس کی آل پر رحم فرما۔ میرا باپ ابواوفی بھی آپ کے پاس زکوٰۃ لے کر آیا آپ نے فرمایا یا اللہ ابواوفی کی آل پر رحم کر ف۱

ف۱ قسطلانی نے کہا اللھم صل علی فلاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی کو کہنا بہتر نہیں البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایسا فرمانا درست تھا یہ آپ کے خصائص میں سے تھا۔ مگر پیغمبروں کے ضمن میں دوسرے پر بھی درود بھیج سکتے ہیں مثلاً کہیں اللھم صل علی محمد وعلی امام الحسن بن علیؓ۔

---

۳۵۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جَرِيرًا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي الْخَلَصَةِ وَهُوَ نُصُبٌ كَانُوا يَعْبُدُونَهُ يُسَمَّى الْكَعْبَةُ الْيَمَانِيَةُ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي رَجُلٌ لَا أَثْبُتُ عَلَى الْخَيْلِ فَصَكَّ فِي صَدْرِي فَقَالَ اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا، قَالَ: فَخَرَجْتُ فِي خَمْسِينَ مِنْ أَحْمَسَ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں نے جریر ابن عبداللہ بجلیؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا یہ ذوالخلصہ کا جھگڑا تمام کر کے مجھ کو بے فکر نہیں کرتا ذی الخلصہ (یمن میں) ایک بت خانہ تھا اس کو لوگ یمن کا کعبہ کہا کرتے تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ ف گھوڑے پر میری ران پر پٹری خوب نہیں جمتی۔ آپ نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور یوں دعا کی یا اللہ اس کو گھوڑے پر جما دے اور اس کو ہدایت کرنے والا

مِنْ قَوْمِي، رُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ فَانْطَلَقْتُ فِي عُصْبَةٍ مِنْ قَوْمِي فَأَتَيْتُهَا فَأَحْرَقْتُهَا ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَارَسُولَ اللهِ وَاللهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الْأَجْرَبِ فَدَعَا لِأَحْمَسَ وَخَيْلِهَا۔

ہدایت یافتہ کر دے۔ جریر کہتے ہیں پھر میں اپنی قوم احمس کے پچاس سوار لے کر (ذوالخلصہ کی طرف) روانہ ہوا کبھی سفیان بن عیینہ نے یوں کہا، میں اپنی قوم کے چند آدمی لے کر نکلا ذوالخلصہ پہنچا اس کو جلا دیا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس (لوٹ کر) آیا اور میں نے کہا، یا رسول اللہ میں آپ کے پاس اس وقت آیا جب ذوالخلصہ کو خارشتی اونٹ کی طرح بنا کر چھوڑ آیا ہوں ۲؎ آپ نے احمس قبیلے اور سواروں کے لیے (پانچ بار) دعا کی ۳؎

ف۱ میں جانے کو حاضر ہوں لیکن مشکل یہ ہے کہ ف۲ جلنے کے کالے کالے داغ اس پر نمودار تھے ف۳ باب کا مطلب یہیں سے نکلا

---

۳۵۲۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ، قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسٌ خَادِمُكَ قَالَ: اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ۔

ہم سے سعید بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے انسؓ سے سنا وہ کہتے تھے ام سلیمؓ (میری والدہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ انسؓ آپ کا خادم ہے (اس کے لیے دعا فرمایئے)، آپ نے یوں دعا دی یا اللہ اس کو بہت مال اور دولت اور اولاد دے اور جو تو اس کو عنایت فرمائے اس میں برکت دے ف۱

ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا یہ اثر ہوا کہ انسؓ بڑے مالدار اور صاحب جائیداد ہو گئے ایک سو بیس بیٹے اور بیٹیاں ان کے پیدا ہوئیں اور ننانوے یا ایک سو تیس یا ایک سو بیس یا ایک سو سات برس کی عمر پائی آپ کی دعا کا کیا پوچھنا آپ کے غلاموں کی دعاؤں میں اللہ نے بڑے بڑے اثر دیے ہیں۔ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیا قدس سرہ نے بنیے سے ایک پیسہ قرض لے کر اپنے مرشد حضرت بابا فرید شکر گنج قدس سرہ کو کھانا کھلایا اس وقت حضرت نظام الدین کے پاس بجز ایک کہنہ ازار اور ایک بوسیدہ عمامہ کے کرتا تک نہ تھا حضرت بابا فرید نے کھانا کھا کر فرمایا نظام الدین کیا خوش ذائقہ کھانا تو نے کھلایا حالانکہ اس میں سوا ترکاری کے جڑ ول اور نمک کے کچھ نہ تھا بھلا ایک پیسہ میں کیا کھانا ہوتا پھر فرمایا جا نظام الدین تیرے دستر خوان پر دو وقتہ چار ہزار آدمی کھائیں گے ایسا ہی ہوا ان کو فتوحات بے شمار شہر دہلی میں حاصل ہوئیں اور ہر روز دو وقتہ چار ہزار فقراء اور مساکین کو عمدہ عمدہ کھانے کھلایا کرتے۔

۳۵۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: رَحِمَهُ اللهُ لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن پڑھتے سنا (عبداللہ بن زید انصاری کو) آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے اس شخص نے مجھ کو فلاں فلاں آیت یاد دلا دی جو میں فلاں فلاں سورت میں بھول گیا تھا ف۔

ف حافظ نے کہا مجھ کو معلوم نہیں ہوا وہ کون کون سی آیتیں تھیں۔

---

۳۵۴- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسْمًا فَقَالَ رَجُلٌ: إِنَّ هَذِهِ لَقِسْمَةٌ مَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللهِ فَأَخْبَرْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَضِبَ حَتَّى رَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ وَقَالَ: يَرْحَمُ اللهُ مُوسَى لَقَدْ أُوذِيَ بِأَكْثَرَ مِنْ هَذَا فَصَبَرَ۔

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا مجھ کو سلیمان بن مہران نے خبر دی انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لوٹ کا مال تقسیم کیا اس پر ایک شخص (معتب بن قشیر منافق) کہنے لگا اس تقسیم سے تو اللہ کی رضامندی مقصود نہ تھی۔ میں نے جا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیا کہ معتب نے ایسا کہا ہے آپ سن کر بہت غصے ہوئے یہاں تک کہ غصے کا نشان میں نے آپ کے مبارک چہرے پر دیکھا اور فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ پیغمبر پر رحم کرے ان کو ان سے زیادہ تکلیف دی گئی پر انہوں نے صبر کیا ف

ف یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ آپ نے موسیٰ پیغمبر کو دعا دی فرمایا اللہ ان پر رحم کرے کہتے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بہت بہت تکلیفیں دی گئیں قارون نے ایک فاحشہ عورت کو بھڑکا کر زنا کی تہمت آپ پر لگائی بنی اسرائیل نے کہا آپ کے بدن میں عیب ہے کسی نے کہا آپ نے اپنے بھائی ہارون کو مار ڈالا

---

## بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ السَّجْعِ فِي الدُّعَاءِ

## باب دعا میں سجع قافیے لگانا مکروہ ہے

۳۵۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ السَّكَنِ: حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ أَبُو

ہم سے یحییٰ بن محمد بن سکن نے بیان کیا کہا ہم سے ابو حبیب حبان ابن ہلال نے کہا ہم سے ہارون مقری نے

حَبِيبٍ، حَدَّثَنَا هَارُونُ الْمُقْرِئُ، حَدَّثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ الْخِرِّيتِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ، حَدِّثِ النَّاسَ كُلَّ جُمُعَةٍ مَرَّةً فَإِنْ أَبَيْتَ فَمَرَّتَيْنِ فَإِنْ أَكْثَرْتَ فَثَلاَثَ مِرَارٍ وَلاَ تُمِلَّ النَّاسَ هَذَا الْقُرْآنَ وَلاَ أُلْفِيَنَّكَ تَأْتِي الْقَوْمَ وَهُمْ فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِهِمْ فَتَقُصُّ عَلَيْهِمْ فَتَقْطَعُ عَلَيْهِمْ حَدِيثَهُمْ فَتُمِلُّهُمْ وَلَكِنْ أَنْصِتْ فَإِذَا أَمَرُوكَ فَحَدِّثْهُمْ وَهُمْ يَشْتَهُونَهُ فَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنِّي عَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابَهُ لاَ يَفْعَلُونَ إِلاَّ ذَلِكَ يَعْنِي لاَ يَفْعَلُونَ إِلاَّ ذَلِكَ الاِجْتِنَابَ۔

کہا ہم سے زبیر بن خریت نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے یہ حکم دیا کہ ہر جمعہ میں ایک بار لوگوں کو وعظ سنایا کر اگر اس سے زیادہ چاہے تو خیر دو بار اس سے زیادہ چاہے تو تین بار (بس اس سے زیادہ نہ کر) اور لوگوں کو اس قرآن سے اکتا نہیں (نفرت مت دلا) اور ایسا بھی مت کر کہ لوگ اپنے (کام کاج کی) باتوں میں مشغول ہوں اور تو جا کر ان کو وعظ سنانے لگے ان کی باتیں بند ہو کر ان کو نفرت پیدا ہو ف بلکہ تجھ کو خاموش رہنا چاہیے جب وہ خود کہیں (کہ کچھ فرمائیے) اس وقت ان کی خواہش کے موافق وعظ سنا اور دیکھ دعا میں سجع اور قافیہ بندی سے پرہیز رکھ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو دیکھا ہے وہ سجع اور قافیہ بندی سے ہمیشہ پرہیز کرتے تھے ف۲

ف وہ تیری وعظ سے اکتا جائیں ف۲ سیدھی سادھی دعا کیا کرتے بلا تکلیف اور مختصر دوسری حدیث میں ہے کہ میرے بعد کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو دعا اور طہارت میں مبالغہ کریں گے حد سے بڑھ جائیں گے مومن کو چاہیے کہ سنت کی پیروی کرے اور مقفی اور مسجع دعاؤں سے جو پچھلے لوگوں نے نکالی ہیں پرہیز رکھے جو دعائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسند صحیح منقول ہیں وہ دنیا اور آخرت تمام مقاصد کے لیے کافی ہیں اب جو بعضے ماثور دعائیں بھی مسجع ہیں اللھم منزل الکتاب مجری السحاب ھازم الاحزاب۔ یا صدق اللہ وعدہ واعز جندہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ۔ یا اعوذ بک من عین لا تدمع ومن نفس لا تشبع ومن قلب لا یخشع وہ مستثنیٰ ہوں گی کیونکہ یہ بلا قصد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلی ہیں۔ اگر بلا قصد سجع ہو جائے تو قباحت نہیں۔

---

## بَابٌ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لاَ مُكْرِهَ لَهُ۔

باب۔ اللہ تعالیٰ سے اپنا مقصد قطعی طور سے مانگے اس لیے کہ اللہ پر کوئی جبر کرنے والا نہیں۔ (پھر یوں مانگنا خلاف ادب ہے اگر تو چاہے)

۳۵۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن

إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ وَلَا يَقُولَنَّ اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ۔

علیہ نے کہا ہم کو عبدالعزیز ابن صہیب نے خبر دی انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ سے قطعی طور پر مانگے (کہ یہ چیز مجھ کو عنایت فرما) یوں نہ کہے اگر تو چاہے تو عنایت فرما اس لیے کہ اللہ پر کوئی زبردستی تھوڑے کر سکتا ہے۔

ف وہ جو کام کرتا ہے مرضی اور اختیار سے کرتا ہے ایک رتی برابر بھی کسی کا دباؤ اس پر نہیں ہے دوسری حدیث میں ہے جب تم اللہ سے دعا کرو تو قبول ہونے کا یقین رکھ کر اور یہ سمجھ رکھو کہ اللہ تعالیٰ غافل دل والے کی دعا قبول نہیں کرتا

---

۳۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے یوں دعا نہ کرے یا اللہ اگر تو چاہے تو مجھ کو بخش دے یا اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم کر ف۱ بلکہ قطعی طور سے سوال کرے ف۲ کیونکہ اللہ پر کسی کا زور تھوڑے ہے۔

ف۱ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے یا اگر تو چاہے تو مجھ کو روزی دے کیونکہ ایسا کہنے سے ایک بے پرواہی نکلتی ہے اور پروردگار کو یہ پسند نہیں ہے بندے کو لازم ہے کہ اپنے مالک کے پیچھے پڑ جائے اس کا دامن نہ چھوڑے نہایت عاجزی اور گریہ وزاری سے دعا کرے ایک حدیث میں ہے کہ بندہ اپنے مالک کے قدموں پر سجدہ کرتا ہے تو سجدہ کر کے اپنے مالک سے یوں عرض کرے میں تیرے قدموں کو چھوڑنے والا نہیں جب تک تو میرا مقصد پورا نہ کرے۔ غرض جتنی گریہ وزاری اور الحاح اور بے قراری کرے اس قدر مالک کو زیادہ پسند ہے اور اسی میں بہت جلد مطلب برآری کی امید ہے۔ ف۲ میرا مقصد بر لا کہیں تیری درگاہ سے میں محروم جا سکتا ہوں تو بادشاہوں کا بادشاہ اور سب سے زیادہ جواد اور کریم ہے۔

---

## بَابٌ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ۔

## باب بندے کی دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب وہ جلدی نہ کرے۔

۳۵۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں

أَبِي عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ أَزْهَرَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُولُ: دَعَوْتُ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي۔

نے ابوعبید عبدالرحمٰن بن ازہر کے غلام سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں ہر ایک کی دعا جب تک قبول ہوتی ہے جب تک وہ جلدی نہ کرے یوں نہ کہے میں نے دعا کی لیکن قبول نہیں ہوئی۔ ف۱

ف۱ یعنی یاس کا کلمہ منہ سے نہ نکالے اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو۔ مسلم اور ترمذی کی روایت میں ہے جب تک گناہ یا ناطا توڑنے کی دعا نہ کرے دعا خود ایک عبادت ہے اس لیے آدمی کو لازم ہے کہ دعا سے کبھی اکتا نے نہیں اگر بالفرض جو مطلب چاہتا ہے وہ پورا نہ ہوا تو یہ کیا کم ہے کہ دعا کا ثواب ملا۔ دوسری حدیث میں ہے کہ مومن کی دعا ضائع نہیں جاتی یا تو دنیا ہی میں قبول ہوتی ہے یا آخرت میں اس کا ثواب ملے گا اور دعا کے قبول ہونے میں دیر ہو تو جلدی نہ کرے ناامید نہ ہو جائے پیغمبر کی دعا چالیس چالیس برس بعد قبول ہوئی ہے ہر بات کا ایک وقت اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے وہ آنا چاہیئے۔ کل امر مرھون باوقاتھا مثل مشہور ہے اصل یہ ہے کہ دعا کی قبولیت کے لیے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ کھانا پینا پہننا رہنا سہنا سب حلال سے ہو۔ حرام اور مشتبہ کمائی سے بچا رہے اس کے ساتھ باطہارت ہو کر روبقبلہ خلوص دل سے دعا کرے اور اول اور آخر اللہ کی تعریف اور ثنا بیان کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے

---

## بَابُ رَفْعِ الْأَيْدِي فِي الدُّعَاءِ

وَقَالَ أَبُو مُوسَى الْأَشْعَرِيُّ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ وَقَالَ الْأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ وَشَرِيكٍ سَمِعَا أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ۔

باب۔ دعا میں ہاتھ اٹھانا (ہتھیلیاں اوپر رکھنا۔ ابوداؤد) ف۱ اور ابوموسیٰ اشعری رضؓ نے کہا ف۲ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تو دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سپیدی دیکھی اور عبداللہ بن عمر رضؓ نے کہا ف۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے۔ اور فرمایا یا اللہ میں خالد بن ولید رضؓ کے کام سے بیزار ہوں۔ (جب انہوں نے بنی خذیمہ کے لوگوں کو مار ڈالا تھا وہ صبانا صبانا کہہ رہے تھے) امام بخاری نے کہا عبدالعزیز عبداللہ اویسی نے کہا مجھ سے محمد ابن جعفر نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید اور شریک بن ابی نمر سے ان دونوں نے انس رضؓ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں اپنے دونوں ہاتھ اتنے اٹھائے کہ میں نے آپ کی

بغلوں کی سپیدی دیکھی۔

ف پھر دعا کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیرنا یہ بھی ابوداؤد نے روایت کیا ف۲ یہ حدیث غزوۂ حنین میں موصولاً گذر چکی ہے۔
ف۳ یہ بھی کتاب المغازی میں موصولاً گزر چکی ہے۔

## بَابُ الدُّعَاءِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ

باب۔ قبلہ کے سوا اور کسی طرف رخ کر کے دعا کرنا۔

۳۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَسْقِيَنَا فَتَغَيَّمَتِ السَّمَاءُ وَمُطِرْنَا حَتَّى كَادَ الرَّجُلُ يَصِلُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَلَمْ تَزَلْ تُمْطَرُ إِلَى الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ فَقَامَ ذَلِكَ الرَّجُلُ أَوْ غَيْرُهُ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَصْرِفَهُ عَنَّا فَقَدْ غَرِقْنَا فَقَالَ: اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا فَجَعَلَ السَّحَابُ يَتَقَطَّعُ حَوْلَ الْمَدِينَةِ وَلَا يُمْطِرُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ۔

ہم سے محمد بن محبوب نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کے دن خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک گنوار (نام نامعلوم) کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ دعا فرمائیے اللہ ہم پر پانی برسائے۔ (آپ نے دعا کی) آسمان پر ابر آیا پانی برسنے لگا لوگوں کو گھر تک پہنچنا مشکل ہوگیا اور دوسرے جمعہ تک برابر بارش ہوتی رہی پھر دوسرے جمعہ میں وہی شخص یا کوئی اور دوسرا کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ۔ اللہ سے دعا فرمایئے یہ بارش موقوف کرے ہم لوگ ڈوب گئے اس وقت آپ نے یوں دعا کی یا اللہ ہمارے اردگرد برسا ہم پر نہ برسا۔ اسی وقت ابر پھٹ کر مدینہ کے گرداگرد ہوگیا اور مدینہ والوں پر بارش موقوف ہوگئی ف

ف باب کا مطلب اس طرح نکلا کہ آپ نے خطبے کی حالت میں دعا کی اور خطبہ میں قبلہ کی طرف پشت رہتی ہے۔

## بَابُ الدُّعَاءِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

باب۔ قبلہ کی طرف رُخ کر کے دعا کرنا۔

۳۶۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هَذَا الْمُصَلَّى يَسْتَسْقِي فَدَعَا وَاسْتَسْقَى ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَقَلَبَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انہوں نے عباد بن تمیم سے انہوں نے عبداللہ بن زید انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس عیدگاہ میں استسقاء (پانی مانگنے) کے لیے تشریف لائے آپ نے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ سے پانی مانگا پھر قبلے کی طرف منہ کیا اور چادر

رِدَاءَهُ۔ الٹی۔ ف

ف بظاہر یہ حدیث اس باب کے خلاف اور اگلے باب کے مطابق ہے کیونکہ اس میں غیر قبلے کی طرف دعا کرنے کا بیان ہے اور بعض نسخوں میں یہ حدیث اگلے ہی باب میں مذکور ہے اور ممکن ہے کہ امام بخاری نے یہ حدیث لا کر اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا ہو اس میں یوں ہے کہ جب آپ نے دعا کا ارادہ کیا تو قبلہ کی طرف منہ کیا اور چادر الٹی جیسے کتاب الاستسقاء میں گزر چکا ہے۔

---

## بَابُ دَعْوَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَادِمِهِ بِطُولِ الْعُمُرِ وَبِكَثْرَةِ مَالِهِ۔

باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے خادم کے لیے درازی عمر اور دولت کی دعا کرنا۔

۳۶۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ: حَدَّثَنَا حَرَمِيٌّ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَتْ أُمِّي: يَا رَسُولَ اللهِ خَادِمُكَ أَنَسٌ ادْعُ اللهَ لَهُ، قَالَ: اللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ۔

ہم سے عبداللہ بن ابی الاسود نے بیان کیا کہا ہم سے حرمی بن عمارہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انسؓ سے انہوں نے کہا میری والدہ ام سلیمؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ کا خادم انسؓ ہے۔ اس کے لیے دعا فرمایئے۔ آپؐ نے دعا کی۔ یا اللہ! اس کو مال دولت اولاد بہت دے اور جو اس کو دے اس میں برکت عنایت فرما

---

## بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْكَرْبِ۔

باب۔ سختی اور مصیبت کے وقت کیا دعا کرے

۳۶۲۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو عِنْدَ الْكَرْبِ، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمُ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے ابو العالیہ سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سختی اور مصیبت کے وقت یوں دعا کرتے۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمُ ف

ف یعنی اللہ کے سوا جو بڑی عظمت اور بڑے علم والا ہے کوئی سچا معبود نہیں اللہ کے سوا جو آسمان اور زمین اور بڑے تخت کا مالک ہے کوئی سچا خدا نہیں۔

۳۶۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ، وَقَالَ وَهْبٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ مِثْلَهُ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے ہشام بن ابی عبداللہ سے، انہوں نے قتادہ رضؓ سے انہوں نے ابو العالیہ سے انہوں نے ابن عباس رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سختی اور مصیبت کے وقت یوں دعا فرماتے لا الہ الا اللہ العظیم الحلیم لا الہ الا اللہ رب العرش العظیم لا الہ الا اللہ رب السمٰوت ورب الارض ورب العرش الکریم۔ اور وہب بن جریر بن حازم نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے پھر ایسی ہی حدیث بیان کی ف

ف اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی غرض اس شخص کا رد ہے جو کہتا ہے قتادہ نے ابوالعالیہ سے صرف چار حدیثیں سنی ہیں اور یہ حدیث ان چار میں سے نہیں ہے کیونکہ قتادہ نے یہ حدیث ابوالعالیہ سے سنی ہوتی تو شعبہ ان سے یہ حدیث روایت نہ کرتے شعبہ تدلیس کرنے والے سے روایت نہیں کرتے جب تک ان کا سماع اپنے شیخ سے ان کو معلوم نہ ہو جاتا اور مسلم کی روایت میں سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے اس حدیث میں سماع کی صراحت ہے کہ ابوالعالیہ نے ان سے بیان کیا۔

---

## بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ۔

باب۔ بلا کی تکلیف سے پناہ مانگنا (جیسے افلاس کے ساتھ عیالداری)۔

۳۶۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي سُمَيٌّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ، قَالَ سُفْيَانُ: الْحَدِيثُ ثَلَاثٌ، زِدْتُ أَنَا وَاحِدَةً لَا أَدْرِي أَيَّتُهُنَّ هِيَ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا مجھ سے سمی نے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلا کی شدت اور بدبختی کی آفت اور تقدیر کی زحمت اور دشمنوں کی فرحت سے پناہ مانگتے ف سفیان نے (اسی سند سے) کہا حدیث میں صرف تین باتوں کا ذکر تھا اور ایک چوتھی بات میں نے (اپنی طرف سے) بڑھا دی تھی (پہلے مجھ کو یاد تھی) اب مجھ کو یاد نہیں رہا وہ چوتھی بات جو میں نے بڑھائی تھی کونسی تھی ف۲

ف دشمنوں کی فرحت یہ شماتت اعداء کا ترجمہ ہے یعنی آدمی پر مصیبت آنے کی وجہ سے اس کے دشمن خوشی کرتے ہیں ف۲ اسماعیلی کی روایت میں اس کی صراحت ہے کہ وہ چوتھی بات شماتت اعداء تھی

---

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى۔

۳۶۵ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ لَنْ يُقْبَضَ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نُزِلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي، غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى، قُلْتُ: إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ، قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى۔

باب ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یوں دعا کرنا یا اللہ میں بلند رفیقوں (ملائکہ اور انبیاء) کے ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عقیل نے انھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے اور عروہ بن زبیر اور کئی عالموں نے خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حالت صحت میں یوں فرماتے تھے کوئی پیغمبر اس وقت تک نہیں مرتا جب تک بہشت میں اپنا ٹھکانا نہیں دیکھ لیتا اور اس کو اختیار دیا جاتا ہے (اگر چاہے تو اور دنیا میں رہے) پھر جب آپ بیمار ہوئے اور موت آن پہنچی اس وقت آپ کا سر مبارک، میری ران پر تھا آپ ایک گھڑی تک بیہوش رہے اس کے بعد ہوشیار ہوئے تو اپنی نگاہ چھت کی طرف لگائی اور فرمایا یا اللہ میں بلند رفیقوں میں رہنا چاہتا ہوں تب میں نے (اپنے دل میں) کہا آپ دنیا میں ہمارے پاس رہنا اب پسند نہیں فرمائیں گے اور مجھ کو معلوم ہوا کہ جو بات آپ نے (حالت صحت میں) فرمائی تھی وہ صحیح تھی ف۱ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں یہ اللھم الرفیق الاعلیٰ آخری کلمہ تھا جو آپ کی زبان سے نکلا۔ ف۲

ف کہ پیغمبروں کو مرتے وقت اختیار دیا جاتا ہے ف۲ اس کے بعد وفات تک کوئی بات نہیں فرمائی۔

---

بَابُ الدُّعَاءِ بِالْمَوْتِ وَالْحَيَاةِ۔

باب ۔ موت یا زندگی کی دعا کرنا اچھا نہیں ف

ف بلکہ اللہ کی مرضی پر چھوڑ دینا چاہیے یہ اس صورت میں ہے جب دعا کرنے والے کو معلوم ہو کہ وہ زندگی میں اور گناہوں کا بوجھ اپنے اوپر لادنا چاہتا ہے اور اس پر بھی زندگی کے لیے دعا کرے لیکن جس شخص کا یہ حال ہو کہ وہ نیک کاموں میں مصروف ہو وہ عمر کی دعا کر سکتا ہے اور بہتر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چھوڑ دے اور جیسی دعا آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے وہ دعا کرے یعنی۔ اللھم احینی ما کانت الحیاۃ خیرًا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرًا لی۔ اے اللہ جب تک زندہ رہنا میرے لئے بہتر ہے تو مجھے زندہ رکھ اور جب مرنا میرے لئے بہتر ہو تو مجھے موت دے دیں۔

---

۳۶۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنْ قَيْسٍ قَالَ أَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا قَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے کہا میں خباب رضی اللہ عنہ بن ارت (مشہور صحابی) کے پاس آیا (بیماری کی وجہ سے) انہوں نے اپنے پیٹ میں سات داغ لگائے تھے (آگ سے جلایا تھا) میں نے ان سے سنا وہ کہہ رہے تھے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دعا کرتا۔

---

۳۶۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ، أَتَيْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعًا فِي بَطْنِهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: لَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ

ہم سے محمد بن مثنٰی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے انہوں نے کہا میں خباب بن ارت رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انہوں نے اپنے پیٹ میں سات داغ لگائے تھے وہ کہتے تھے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو موت کی دعا کرنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کی دعا کرتا۔

---

۳۶۸۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدٌ مِنْكُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِهِ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّيًا لِلْمَوْتِ فَلْيَقُلِ: اللَّهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن علیہ نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم میں سے کسی پر کوئی مصیبت آئے تو وہ موت کی آرزو نہ کرے اگر ایسا ہی لاچار ہو (مرنا ہی چاہتا ہو) تو یوں کہے یا اللہ جب تک دنیا کی زندگی میرے حق میں بہتر ہو مجھ کو زندہ رکھ اور جب موت میرے حق میں

لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي۔

بہتر ہو تو مجھ کو دنیا سے اٹھا لے ۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلصِّبْيَانِ بِالْبَرَكَةِ وَمَسْحِ رُءُوسِهِمْ، وَقَالَ أَبُو مُوسَى: وُلِدَ لِي غُلَامٌ وَدَعَا لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَرَكَةِ۔

باب۔ بچوں کے لیئے برکت کی دعا کرنا ان کے سر پر ہاتھ پھیرنا ۔ ابوموسیٰ اشعری رضؓ نے کہا (یہ حدیث کتاب العقیقہ میں موصولاً گذر چکی ہے) میرا لڑکا پیدا ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو برکت کی دعا دی ۔

۳۶۹۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنِ الْجَعْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَمِعْتُ السَّائِبَ بْنَ يَزِيدَ يَقُولُ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حاتم بن اسمٰعیل نے انہوں نے جعد بن عبدالرحمٰن رضؓ سے کہا میں نے سائبؓ بن یزید سے سنا وہ کہتے تھے میری خالہ (نام نامعلوم) مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئی ۔ آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ یہ میری بہن (علیہ بنت شریح) کا بیٹا ہے اور بیمار ہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور مجھ کو برکت کی دعا دی بعد اس کے آپ نے وضو کیا میں آپ کے وضو کا (مستعمل یا بچا ہوا) پانی پی گیا پھر میں آپ کی پیٹھ کے پیچھے کھڑا ہو گیا اور میں نے مہر نبوت دیکھی جو آپ کے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں تھی جیسے چھپر کھٹ کی گھنڈی ہوتی ہے (یا حجلہ۲ کا انڈا)

ف۱ بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے قال ابوعبداللہ ویقال جعد وجعید یعنی امام بخاری نے کہا اس راوی کا نام کسی نے جعد کہا ہے کسی نے جعید ف۲ حجلہ ایک پرندہ ہوتا ہے ۔

۳۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُقَيْلٍ أَنَّهُ كَانَ يَخْرُجُ بِهِ جَدُّهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ هِشَامٍ مِنَ السُّوقِ أَوْ إِلَى السُّوقِ فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ فَيَلْقَاهُ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ فَيَقُولَانِ أَشْرِكْنَا فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا ہم سے سعید بن ابی ایوب نے انہوں نے ابوعقیل (زہرہ بن معبد) سے ان کے دادا عبداللہ بن ہشام ان کو بازار میں لے جاتے وہاں غلہ خریدتے پھر عبداللہ بن زبیر رضؓ اور عبداللہ بن عمر رضؓ ان سے مل کر کہتے تم ہم کو بھی (اپنی خرید میں) شریک کر لو اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو برکت کی دعا دی ہے (تو ہر معاملہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ دَعَا لَكَ بِالْبَرَكَةِ فَيُشْرِكُهُمْ، فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى الْمَنْزِلِ ۔

میں تم نفع کماتے ہو) عبداللہ بن ہشام ان کو شریک کر لیتے کبھی ایسا ہوتا نفع میں ایک پورے اونٹ (کا غلہ) ان کو ملتا اور اس کو بجنسہٖ اسی طرح گھر میں بھیج دیتے

---

۳۷۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَهُوَ الَّذِي مَجَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ وَهُوَ غُلَامٌ مِنْ بِئْرِهِمْ ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو محمود بن ربیع نے خبر دی یہ محمود وہی شخص تھے جن کے منہ پر انہی کے کنویں سے پانی لے کر بچپنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کر دی تھی ۔ ف

ف یہ کلی آپ نے شفقت کی راہ سے محمود پر کر دی تھی جب وہ بچے تھے باب کی مناسبت اس طرح ہے کہ بچوں پر آپ کا شفقت کرنا اس سے نکلتا ہے یہ کلی کرنا بھی گویا سر پر ہاتھ پھیرنے کی طرح ہے ۔

---

۳۷۲ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالصِّبْيَانِ فَيَدْعُو لَهُمْ فَأُتِيَ بِصَبِيٍّ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَتْبَعَهُ إِيَّاهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچے لائے جاتے آپ ان کے لیے دعا کرتے ایک بچہ نے جس کو لے کر آئے تھے ف آپ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا آپ نے پانی منگوا کر اس مقام پر بہا دیا اس کو دھویا نہیں ۔

ف یہ امام حسنؓ یا امام حسینؓ یا ام قیس رضہ کے فرزند تھے ۔

---

۳۷۳ - حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ ثَعْلَبَةَ بْنِ صُعَيْرٍ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَسَحَ

ہم کو ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر نے خبر دی ان کی (آنکھ یا منہ) پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پھیرا تھا انہوں نے سعد بن ابی وقاصؓ

عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ يُوتِرُ بِرَكْعَةٍ۔ کو وتر کی ایک رکعت پڑھتے دیکھا۔

## بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا بیان ف1

ف1 صحیح حدیثوں میں جو درود کے صیغے آئے ہیں وہ معدودے چند ہیں جو حصن حصین میں جمع ہیں لیکن بعد کے لوگوں نے ہزاروں صیغے بڑے بڑے مبالغہ اور تک بندی کے ساتھ بنائے ہیں میں نہیں کہہ سکتا کہ ان کے پڑھنے سے زیادہ ثواب ہوگا بلکہ ڈر ہے کہ مواخذہ نہ ہو کہ آپ نے دعا میں مبالغہ کرنے اور سجع وقافیہ لگانے کو منع فرمایا اور تعجب ہے ان لوگوں سے جنہوں نے ماثورہ درودوں پر قناعت نہ کر کے ہزارہا نئی درودیں ایجاد کی ہیں منجملہ ان درودوں کی کتابوں کے ایک کتاب دلائل الخیرات بھی ہے جو بہت مروج ہے یہاں تک کہ اس کے مؤلف تک سمیں نے بھی مدینہ منورہ میں سند لی تھی اس کے شروع ہی میں جو حدیثیں فضیلت درود میں مذکور ہیں وہ اکثر موضوع ہیں باقی درود کے صدہا صیغے جو اس کتاب میں بڑے مبالغہ اور تحسین الفاظ کے ساتھ لکھے گئے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول بالکل نہیں ہیں بعد والوں کی ایجاد ہیں اس میں شک نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا بڑا ثواب اور اجر رکھتا ہے اور صحیح حدیثیں اس کی فضیلت میں وارد ہیں مگر یہی ہے کہ وہی صیغے درود کے پڑھے جائیں جو حدیث سے ثابت ہیں اور جو مزہ اتباع سنت میں مومن کو آتا ہے وہ کسی چیز میں نہیں آتا۔

٣٧٤- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ ابْنَ أَبِي لَيْلَى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَكَ هَدِيَّةً؟ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَقُولُوا، اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا ہم سے حکم بن عتیبہ نے کہا میں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلی سے سنا انہوں نے یوں کہا کعب بن عجرہ (صحابی رض) مجھ سے ملے کہنے لگے میں تجھ کو ایک تحفہ دوں (ایک عمدہ حدیث سناؤں) ایک بار ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں پر برآمد ہوئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ کو سلام کرنا تو ہم کو معلوم ہو گیا ف1 لیکن ہم درود آپ پر کیونکر بھیجیں ف2 آپ نے فرمایا یوں کہو اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی آل ابراھیم انک حمید مجید- اللھم بارک علی محمد وعلی آل

بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

محمد کما بارکت علی آل ابراھیم انك حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔

ف السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ف۲ جس کا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم دیا فرمایا صَلُّوا عَلَيْهِ۔

---

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ الزُّبَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ۔

مجھ سے ابراہیم بن حمزہ زبیری نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم اور عبدالعزیز دراوردی نے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد سے انہوں نے عبداللہ بن خباب سے انہوں نے ابوسعید خدری رض سے۔ انہوں نے کہا ہم لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر سلام بھیجنا تو ہم کو معلوم ہوگیا۔ لیکن آپ پر درود کیونکر بھیجیں آپ نے فرمایا یوں کہو اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَآلِ إِبْرَاهِيمَ۔ ف

ف درود شریف میں ابراہیم کی تخصیص کی وجہ میں علماء نے کلام کیا ہے کہ کما صلیت علی ابراہیم فرمایا کما صلیت علی موسیٰ نہ فرمایا اس کا جواب یہ ہے کہ موسیٰ کی تجلی جلالی تھی اور ابراہیم ع کی تجلی جمالی اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کی طرح درود پڑھنے کا حکم دیا کہ آپ کے لیے تجلی جمالی کا سوال ہو۔

---

## بَابٌ هَلْ يُصَلَّى عَلَى غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ـ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ

باب کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کسی پر بھی درود بھیج سکتے ہیں ف؟ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۃ توبہ میں اپنے پیغمبر سے) فرمایا ان پر درود بھیج (یعنی ان کے لیے دعا کر) کیونکہ تیری درود (دعا) سے ان کو تسلی ہوتی ہے ف۲

ف یوں کہہ سکتے ہیں اللھم صل علی فلان۔ ف۲ بعضوں نے غیر انبیاء کے لیے بھی استقلالاً یوں کہنا درست رکھا ہے اللھم صل علیہ اور امام بخاری کا بھی میلان اسی طرف معلوم ہوتا ہے کیوں کہ معنی رحمت کے ہیں تو اللھم صل کا معنی یہ ہوا کہ اس پر اپنی رحمت اتار اور ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللھم اجعل

صلوٰۃ تک درحمتک علی آل سعد بن عبادۃ بعضوں نے کہا مطلقاً درست نہیں نہ استقلالاً نہ تبعاً بعضوں نے کہا استقلالاً درست نہیں لیکن تبعاً اور ضمناً درست ہے یعنی انبیاء کے بعد اور کسی کا نام لیا جائے مثلاً یوں کہے اللھم صل علی محمد وعلی امامنا الحسن بن علی اور یہی مختار ہے۔

۳۷۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: كَانَ إِذَا أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَتِهِ قَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن ابی اوفی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کوئی اپنی زکوٰۃ لے کر آتا تو آپ یوں فرماتے اللھم صل علیہ۔ میرا باپ (ابو اوفی) بھی اپنی زکوٰۃ لے کر آیا تو آپ نے یوں فرمایا۔ اللھم صل علیٰ آل ابی اوفی۔

۳۷۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرَقِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو حُمَيْدٍ السَّاعِدِيُّ أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ؟ قَالَ: قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن سلیم زرقی سے کہا مجھ کو ابو حمید ساعدیؓ نے خبر دی۔ صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم آپ پر درود کیوں کر بھیجیں آپ نے فرمایا یوں کہو۔ اللھم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما صلیت علی آل ابراھیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت علی ابراھیم انک حمید مجید۔ف

ف امام بخاری نے اس باب میں دو حدیثیں بیان کیں ایک سے بالاستقلال غیر انبیاء پر صلوٰۃ بھیجنے کا جواز نکالا۔ دوسری سے تبعاً اس کا جواز نکالا امام مالک سے یہ منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور پر درود بھیجنا مکروہ ہے مگر صحیح یہ ہے کہ انہوں نے انبیاء کے سوا اوروں پر درود بھیجنا مکروہ رکھا ہے

## بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا پاک پروردگار

سَلَّمَ، مَنْ آذَيْتُهُ فَاجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً۔

جس (مسلمان) کو میں کچھ ایذا دوں ابرا کہوں یا لعنت کروں یا ماروں، تو اس کے گناہ معاف کر دے اس پر رحمت بھیج ف

ف مطلب یہ ہے کہ غصے میں میری زبان سے کچھ نکل جائے اور وہ درحقیقت لعنت اور برائی کا مستحق نہ ہو جیسے دوسری روایت میں اس کی صراحت موجود ہے۔

---

۳۷۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُهُ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ میں جس مسلمان کو بُرا کہوں تو اس کے لیے قیامت کے دن میرا بُرا کہنا اپنی نزدیکی کا سبب کر دے۔ ف

ف دوسری روایت میں یوں ہے میں آدمی ہوں آدمیوں کی طرح غصے بھی ہوتا ہوں خوش بھی ہوتا ہوں جس مسلمان پر میں لعنت کروں یا اس کو گالی دوں یا بُرا کہوں تو اس کے لیے گناہوں کی معافی اور رحمت کر یا گناہوں کا کفارہ اور اجر سبحان اللہ۔

---

## بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْفِتَنِ۔ باب فتنے اور فساد سے پناہ مانگنا ف

ف فتنہ سے مراد آزمائش الٰہی ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندوں کو بعضے گمراہی کے اسباب کھڑے کر کے آزماتا ہے کون ان میں سے ایمان پر قائم رہتا ہے اور کون کفر اختیار کرتا ہے مثلاً دجال کا آنا یہ ایک بڑا فتنہ ہو گا۔ جس میں بہت سے لوگ گمراہ ہو جائیں گے اسی طرح دجال کے پیش خیمہ ہر وقت پیدا ہوتے رہتے ہیں ہمارے زمانے میں ایک شخص سید احمد نامی پیدا ہوا جس نے ایمان کے تمام اصول اور ارکان میں باطنیہ کی طرح تاویلیں کر کے ہزاروں مسلمانوں کو خراب کر دیا ہے مگر جن کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ رکھا وہ بچ گئے۔ ایک شخص قادیان میں اب بھی موجود ہے جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے اور کہتا ہے میں مثیل مسیح ہوں اب مسیح علیہ السلام دنیا میں نہیں آئینگے ایک شخص حیرت نامی ہے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت لکھ کر آپ کے تمام معجزات کو اڑا دیا ہے گویا آپ سے کوئی خرق عادت صادر نہیں ہوا اور اس پر قرآن و حدیث کے ترجمے لکھتا ہے۔ کیا خوب۔ ایک شخص ثناء اللہ نامی ہے جس نے قرآن کی تفسیر عربی زبان میں لکھی ہے اور دعویٰ کرتا ہے کہ میں اہلحدیث میں سے ہوں حالانکہ اس کی ساری تفسیر کفر اور الحاد سے بھری ہوئی ہے ایک شخص عبداللہ چکڑالوی نکلا ہے جس نے نئے طور سے نماز ایجا

کی ہے اور حدیث شریف کو قابل اعتماد نہیں جانتا یہ سب لوگ دجال کے پیش خیمہ ہیں مسلمانوں کمان سے ہوشیار رہنا چاہیئے اور قرآن اور صحیح بخاری کیخلاف جو کوئی کہے اس کو دروغ گو اور کذاب اور مفتری سمجھنا چاہیے یہی دونوں کتابیں ہمارے دین میں اصل الاصول ہیں ہر کتاب کو ان دونوں کتابوں سے جانچنا چاہیئے اگر موافق ہوں تو خیر ورنہ کالائے بد بریش خاوند۔ ایسی کتاب کو اس کے مؤلف کے منہ پر پھینک دینا چاہیئے۔

---

٣٧٩ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ سَأَلُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحْفَوْهُ الْمَسْأَلَةَ فَغَضِبَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ: لَا تَسْأَلُونِي الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا بَيَّنْتُهُ لَكُمْ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمَالًا فَإِذَا كُلُّ رَجُلٍ لَافٌّ رَأْسَهُ فِي ثَوْبِهِ يَبْكِي فَإِذَا رَجُلٌ كَانَ إِذَا لَاحَى الرِّجَالَ يُدْعَى لِغَيْرِ أَبِيهِ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَبِي؟ قَالَ: حُذَافَةُ، ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقَالَ، رَضِينَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُولًا، نَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ كَالْيَوْمِ قَطُّ إِنَّهُ صُوِّرَتْ لِي الْجَنَّةُ وَالنَّارُ حَتَّى رَأَيْتُهُمَا وَرَاءَ الْحَائِطِ، وَكَانَ قَتَادَةُ يَذْكُرُ عِنْدَ هَذَا الْحَدِيثِ هَذِهِ الْآيَةَ - يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوالات کرنا شروع کر دیے آپ کو تنگ کر دیا (آننا پوچھا) آخر آپ غصے ہو گئے اور منبر پر چڑھ کر فرمایا آج جو تم مجھ سے پوچھو گے میں بیان کر دوں گا۔ انس رض کہتے ہیں میں داہنے اور بائیں طرف دیکھنے لگا کیا دیکھتا ہوں ہر ایک شخص اپنا سر کپڑے میں لپیٹے رو رہا ہے ف۱ ایک شخص (عبداللہ نامی) جس کو لوگ جھگڑے اور تکرار کے وقت اس کے باپ کے سوا اور کسی کا بیٹا بتلاتے (نطفہ حرام کہتے) عرض کرنے لگا یارسول اللہ بتلایئے واقعی میرا باپ کون ہے (میں کس کے نطفے سے ہوں) آپ نے فرمایا تیرا باپ حذافہ ہے ف۲ اس وقت حضرت عمر رض (آپ کے غصے کا حال دیکھ کر) اٹھے اور عرض کرنے لگے یارسول اللہ ہم اللہ تعالی کے مالک ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغمبر ہونے پر راضی اور خوش ہیں۔ ف۳ اور ہم فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے آج کے دن کی طرح برائی اور بھلائی دونوں میں کوئی دن کبھی نہیں دیکھا ہوا یہ کہ بہشت اور دوزخ دونوں کی تصویر مجھ کو اس (محراب کی) دیوار کے پرے دکھائی گئی ف۴ قتادہ جب یہ حدیث روایت کرتے تو (سورہ مائدہ کی) یہ آیت پڑھتے مسلمانو! ایسی باتیں (پیغمبر سے) مت پوچھو

کہ اگر وہ بتلائی جائیں تو تم کو بری لگیں۔

ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غصے کی وجہ سے سب ڈر گئے اور رونے لگے ف۲ لوگ غلط کہتے ہیں جو تجھ کو دوسرے کا بیٹا بتلاتے ہیں ف۳ ہم کو دوسرے بے فائدہ سوالات کی اور امتحان لینے کی ضرورت نہیں ف۴ گویا محراب کی دیوار بطریق خرق عادت مثل آیئنہ کے جلا دار بن گئی۔

---

## بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

۳۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ أَبِي عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْطَبٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي طَلْحَةَ الْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِي فَخَرَجَ بِي أَبُو طَلْحَةَ يُرْدِفُنِي وَرَاءَهُ فَكُنْتُ أَخْدُمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ أَسْمَعُهُ يُكْثِرُ أَنْ يَقُولَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ فَلَمْ أَزَلْ أَخْدُمُهُ حَتَّى أَقْبَلْنَا مِنْ خَيْبَرَ وَأَقْبَلَ بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ قَدْ حَازَهَا فَكُنْتُ أَرَاهُ يُحَوِّي وَرَاءَهُ بِعَبَاءَةٍ أَوْ بِكِسَاءٍ ثُمَّ يُرْدِفُهَا وَرَاءَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالصَّهْبَاءِ صَنَعَ حَيْسًا فِي نِطَعٍ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَدَعَوْتُ رِجَالًا فَأَكَلُوا وَكَانَ ذٰلِكَ بِنَاءَهُ بِهَا ثُمَّ أَقْبَلَ حَتَّى بَدَا لَهُ أُحُدٌ قَالَ: هٰذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا

## باب دشمنوں کے غلبے سے پناہ مانگنا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے جو مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کے غلام تھے انہوں نے انس بن مالکؓ سے سنا کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جب جنگ کے لیے جانے لگے) ابو طلحہ رضؓ سے فرمایا اپنے لڑکوں میں سے کوئی لڑکا ایسا ڈھونڈھو جو رستے میں میرا کام کاج کرتا رہے یہ سن کر ابو طلحہ مجھ کو اپنے پیچھے (گھوڑے پر) بٹھا کر (خیبر کی طرف) نکلے میں (رستے بھر) جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرتے آپ کی خدمت کرتا میں سنا کرتا تھا۔ آپ اکثر یوں دعا فرماتے یا اللہ میں رنج اور غم و عاجزی اور سستی اور بخیلی اور نامردی اور کمر توڑ قرضداری اور دشمنوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں خیر میں برابر آپ کی خدمت کرتا رہا یہاں تک کہ ہم لوگ خیبر سے (لوٹ کر مدینہ) کی طرف چلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ رضؓ کو اپنے لیے چن لیا تھا۔ ان کو ساتھ لائے رستے میں میں دیکھتا تھا آپ ان کے لیے (سواری پر بیٹھنے کے لیے) چادر یا کمبل سے ایک گول گردہ بنا دیتے اس پر اپنے پیچھے ان کو سوار کر لیتے جب ہم لوگ صہبا میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے) تو آپ نے حیس (یعنی ملیدہ کھجور گھی پنیر ملا کر) ایک چمڑے کے دستر خوان پر تیار کیا اور مجھ کو دعوت دینے کے لیے بھیجا میں نے کئی آدمیوں کو بلایا انہوں نے کھایا یہی

وَيُحِبُّهُ فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ: اللَّهُمَّ إِنِّي أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهِ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ، اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ۔

صفیہؓ کے ساتھ صحبت کرنے کی دعوت تھی پھر آپ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔ اتنے میں قریب پہنچے کہ احد پہاڑ دکھائی دینے لگا آپ نے فرمایا یہ وہ پہاڑی ہے جو ہم سے محبت کرتی ہے ہم اس سے محبت کرتے ہیں جب بالکل مدینہ سامنے آگیا تو فرمایا یا اللہ میں اس شہر کو دونوں پہاڑیوں کے درمیان اس طرح حرمت والا کرتا ہوں جیسے ابراہیم پیغمبر نے مکہ کو حرمت والا کیا تھا یا اللہ مدینہ والوں کے صاع اور مد میں برکت دے۔

---

## بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

۳۸۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أُمَّ خَالِدٍ بِنْتَ خَالِدٍ قَالَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهَا، قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

## باب قبر کے عذاب سے پناہ مانگنا

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے، کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا میں نے ام خالد بنت خالد بن سعید سے سنا موسیٰ بن عقبہ نے کہا میں نے ام خالد کے سوا اور کسی صحابی سے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو۔ کچھ نہیں سنا۔ ام خالد کہتی تھیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے تھے

---

## بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْبُخْلِ۔

۳۸۲۔ حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يَأْمُرُ بِخَمْسٍ وَيَذْكُرُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهِنَّ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا يَعْنِي فِتْنَةَ

## باب بخیلی سے پناہ مانگنا

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا سعد بن ابی وقاصؓ پانچ باتوں کی دعا کا حکم دیا کرتے اور کہتے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی دعا کا حکم دیا ہے یا اللہ میں بخیلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میں نامردی سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میں نکمی عمر تک زندہ رہنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یا اللہ میں دنیا کے فتنے یعنی دجال کے شر سے

الدَّجَّالِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

ف انکی عمر اسّی یا سو سال کے بعد جب آدمی کے ہوش و حواس میں فرق آجاتا ہے عقل میں فتور پیدا ہوتا ہے۔

۳۸۳- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَتْ عَلَيَّ عَجُوزَانِ مِنْ عُجُزِ يَهُودِ الْمَدِينَةِ فَقَالَتَا لِي: إِنَّ أَهْلَ الْقُبُورِ يُعَذَّبُونَ فِي قُبُورِهِمْ فَكَذَّبْتُهُمَا وَلَمْ أُنْعِمْ أَنْ أُصَدِّقَهُمَا فَخَرَجَتَا وَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ عَجُوزَيْنِ وَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ: صَدَقَتَا إِنَّهُمْ يُعَذَّبُونَ عَذَابًا تَسْمَعُهُ الْبَهَائِمُ كُلُّهَا، فَمَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ فِي صَلَاةٍ إِلَّا تَعَوَّذَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا مدینہ کے یہودی بڈھیوں میں سے دو بڈھیاں (نام نامعلوم) میرے پاس آئیں اور کہنے لگیں قبر میں مردوں کو عذاب ہوتا ہے میں نے کہا تم جھوٹی ہو مجھ کو ان کی بات ماننا اچھا نہیں لگا خیر وہ چلی گئیں اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے میں نے آپ سے عرض کیا کہ اس طرح دو (یہودی) بڑھیاں آئی تھیں وہ یہ کہتی تھیں۔ آپ نے فرمایا وہ سچ کہتی تھیں بیشک قبر میں مردوں کو عذاب ہوتا ہے ان کا عذاب سب جانور سنتے ہیں حضرت عائشہ کہتی ہیں میں نے اس کے بعد ہر نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے سنا۔

---

## بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔ باب زندگی اور موت دونوں کے فتنوں سے پناہ مانگنا ف

ف موت کا فتنہ قبر کا سوال اور وہاں کا عذاب ہے بعضوں نے کہا مرتے وقت شیطان کا بہکانا۔ یا اللہ ہم کو اپنی پناہ میں رکھ اور شیطان کے اغوار سے بچا اور موت ہم پر آسان کر دے۔

۳۷۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: كَانَ نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے کہا میں نے اپنے والد (سلیمان بن طرخان) سے سنا وہ کہتے تھے میں نے انس بن مالکؓ سے سنا وہ کہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا فرماتے یا اللہ میں عاجزی اور سستی اور نامردی اور بے انتہا بڑھاپے سے تیری پناہ

الْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

چاہتا ہوں اور قبر کے عذاب سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنوں سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔

---

## بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

## باب گناہ اور ڈنڈ (چٹی تاوان) سے پناہ مانگنا۔

۳۷۵۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، اللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے یا اللہ میں سستی اور بے انتہا بڑھاپے اور گناہ اور ڈنڈ اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب اور دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب اور مالداری کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اسی طرح محتاجی کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولوں سے دھوڈال وف اور میرا دل گناہوں سے صاف پاک کر دے جیسے سفید کپڑے کو تو میل کچیل سے صاف کر دیتا ہے اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں اتنا فاصلہ کر دے جتنا پورب اور پچھم میں فاصلہ ہے

وف برف اور اولوں کا پانی بہت صاف اور ستھرا ہوتا ہے۔

---

## بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجُبْنِ وَالْكَسَلِ۔

## باب۔ نامردی اور سستی سے پناہ مانگنا وف

وف بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زیادہ ہے کُسالیٰ وکَسالیٰ واحد یعنی قرآن میں جو آیا ہے واذا قاموا الی الصلوٰۃ قاموا کسالیٰ۔ تو یہ بہ ضمہ کاف اور بفتحہ کاف دونوں طرح مروی ہے دونوں قرآتیں ہیں۔

۳۷۶ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ أَبِي عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

ہم سے خالد بن مخلد نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا مجھ سے عمرو بن ابی عمرو نے کہا میں نے انس سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں رنج اور غم اور عاجزی اور سستی اور نامردی اور بخیلی اور کمر توڑ قرض اور دشمنوں کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

❖

## بَابُ التَّعَوُّذِ مِنَ الْبُخْلِ۔ الْبُخْلُ وَالْبَخَلُ وَاحِدٌ مِثْلُ الْحُزْنِ وَالْحَزَنِ

باب: بخیلی سے پناہ مانگنا۔ بُخْل اور بَخَل دونوں کے معنی ایک ہیں یعنی بخیلی جیسے حُزن اور حَزَن (دونوں کے معنی رنج)۔

۳۷۷ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ كَانَ يَأْمُرُ بِهٰؤُلَاءِ الْخَمْسِ وَيُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا مجھ سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالملک ابن عمیر سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص رض سے وہ ان پانچ چیزوں کی دعا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان کی دعا فرماتے تھے یا اللہ میں بخیلی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور نامردی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور نکمی عمر تک پہنچنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں

❖

## بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ أَرَاذِلُنَا: أَسْقَاطُنَا۔

باب نکمی عمر سے پناہ مانگنا (سورہ ہود میں جو اَرَاذِلُنَا ہے) ہیں ہمارے میں کے کمینے پاجی لوگ۔

۳۷۸ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن

عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ صُهَيْبٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ۔

سعید نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس بن مالک رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں پناہ مانگتے آپ فرماتے یا اللہ میں سستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور نامردی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور بے انتہا بڑھاپے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور بخیلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

ف آیا ہے وہ ارذل کی جمع ہے جو باب کی حدیث میں ہے۔

## بَابُ الدُّعَاءِ بِرَفْعِ الْوَبَاءِ وَالْوَجَعِ۔

## باب۔ وبا اور بیماری کے دفعیہ کے لیے دعا کرنا۔

۳۷۹ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَمَا حَبَّبْتَ إِلَيْنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي مُدِّنَا وَصَاعِنَا۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یا اللہ مدینہ سے ہم کو ایسی محبت دے جیسی تو نے مکہ سے دی ہے یا اس سے بھی زیادہ اور مدینہ کا بخار جحفہ میں بھیج دے (جو ایک مقام کا نام ہے مصر والوں کا میقات) یا اللہ ہمارے مد میں اور ہمارے صاع میں برکت دے۔

۳۸۰ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَاهُ قَالَ: عَادَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ شَكْوَى أَشْفَيْتُ مِنْهَا عَلَى الْمَوْتِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ بَلَغَ بِي مَا تَرَى

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے عامر بن سعد سے ان کے والد سعد بن ابی وقاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے زمانے میں ایک بیماری کی وجہ سے جس میں میں مرنے کے قریب ہو گیا تھا میری عیادت کی۔ میں نے کہا یا رسول اللہ میری بیماری کا جو حال ہے وہ آپ ملاحظہ فرماتے ہیں اور میں مالدار ہوں

مِنَ الْوَجَعِ وَأَنَا ذُو مَالٍ وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ لِي وَاحِدَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَبِشَطْرِهِ؟ قَالَ لَا، الثُّلُثُ كَثِيرٌ، إِنَّكَ إِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللهِ إِلَّا أُجِرْتَ حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ، قُلْتُ: أَأُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي؟ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ إِلَّا ازْدَدْتَ دَرَجَةً وَرِفْعَةً وَلَعَلَّكَ تُخَلَّفُ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ، قَالَ سَعْدٌ: رَثَى لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَنْ تُوُفِّيَ بِمَكَّةَ۔

میرا وارث ایک بیٹی (ام حکم کبریٰ) کے سوا کوئی نہیں، کیا میں اپنا دو تہائی مال تصدق کر ڈالوں آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا اچھا آدھا مال آپ نے فرمایا نہیں۔ بس تہائی مال بہت ہے (تہائی خیرات کر سکتا ہے) بات یہ ہے کہ اگر تو وارثوں کو مال دار چھوڑ جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ ان کو محتاج اور مفلس چھوڑ جائے وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائے (بھیک مانگے)، پھر سن اور تو اللہ کی رضامندی کے لیے (تھوڑا یا بہت) جو خرچ کرے گا اس کا ثواب پائے گا یہاں تک کہ اپنی جورو کے منہ میں جو لقمہ ڈالے گا (اس پر بھی ثواب پائے گا) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں اپنے ساتھیوں سے (دوسرے مہاجرین سے) پیچھے ہو کر مکہ میں رہ جاؤں گا آپ نے فرمایا کیا ہو گا اگر پیچھے بھی رہ جائے گا اور کوئی نیک عمل اللہ کی رضامندی کے لیے کرے گا تو اس کی وجہ سے تیرا درجہ بڑھے گا بلند ہو گا اور شاید (ایسا معلوم ہوتا ہے) تو ابھی زندہ رہے گا ف۱ تجھ سے کچھ لوگ (مسلمان) فائدہ اٹھائیں گے کچھ لوگ (کافر) نقصان اٹھائیں گے یا اللہ میرے اصحاب کی ہجرت پوری کر دے اور ان کی ایڑیوں کے بل الٹا مت پھیر ف۲ ہاں افسوس ہے تو سعد بن خولہ کا ہے سعد بن ابی وقاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن خولہ پر ف۳ افسوس کیا اس وجہ سے کہ وہ مکہ میں ہی مر گئے تھے۔ ف۴

ف۱ اس بیماری سے چنگا ہو جائے گا ف۲ کہ جس مقام سے ہجرت کر چکے ہیں وہیں رہ جائیں ف۳ حجۃ الوداع کے زمانے میں ف۴ تو گویا ان کی ہجرت بگڑ گئی یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا سعد بن ابی وقاص اس بیماری سے چنگے ہو کر مدینہ میں آ گئے اور ایک مدت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد زندہ رہے انہوں نے عراق فتح کیا اور مسلمانوں کو بڑا فائدہ پہنچایا۔ رضی اللہ عنہ۔

---

## بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَفِتْنَةِ

## باب نکمی عمر سے پناہ مانگنا اور دنیا اور دوزخ کے فتنے سے۔

النَّارِ۔

۳۸۱- حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ مُصْعَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: تَعَوَّذُوا بِكَلِمَاتٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

ہم سے اسحاق بن ابراہیم (مشہور مجتہد) نے بیان کیا کہا ہم کو حسین بن علی جعفی نے خبر دی انہوں نے زائدہ بن قدامہ سے انہوں نے عبدالملک (ابن عمیر) سے انہوں نے مصعب (ابن سعد) سے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص سے، انہوں نے کہا پانچ چیزوں سے پناہ مانگا کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی ان سے پناہ مانگتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ! میں نامردی سے پناہ مانگتا ہوں اور بخیلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور نکمی عمر تک زندہ رہنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور دنیا کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے عذاب سے۔

۳۸۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُوسَى، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ۔

ہم سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے یا اللہ میں سستی اور بے انتہا بڑھاپے اور ڈنڈ اور گناہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میں دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب اور قبر کے فتنے اور قبر کے عذاب سے اور مالداری کے فتنے اور محتاجی کے فتنے اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میرے گناہ برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال اور میرا دل گناہوں سے ایسا پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے پاک ہو جاتا ہے اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں اتنا فاصلہ کر دے جتنا پورب اور پچھم میں فاصلہ ہے ف

ف اس کا مطلب یہ ہے کہ گناہوں سے بالکل پھیر دے کہ مجھ کو ان کا خیال تک نہ آئے جیسے پورب والوں کو پچھم والوں کا خیال تک نہیں آتا۔

## بَابُ الْإِسْتِعَاذَةِ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنَى۔

۳۸۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ أَبِي مُطِيعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالَتِهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْغِنَى وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ۔

## باب مالداری کے فتنے سے پناہ مانگنا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے سلام بن ابی مطیع نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی خالہ سے (حضرت عائشہ صدیقہؓ) سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے یا اللہ! میں دوزخ کے فتنے اور دوزخ کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ! میں قبر کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ یا اللہ میں مالداری کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور محتاجی کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں ف اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

ف مالداری کا فتنہ یہ ہے کہ آدمی اپنے مال اور دولت پر مغرور ہو جائے دوسرے بندگان خدا کو حقیر سمجھے عیش و عشرت میں پڑ کر خدا کو بھول جائے حرام مال کمائے زکوٰۃ نہ دے غریبوں کی مدد نہ کرے محتاجی کا فتنہ یہ ہے کہ فکر معاش میں مبتلا ہو کر حرام ذریعوں سے مال کمائے۔ روپیہ کی طمع میں مشرک اور بدعتیوں سے ملا رہے ان کے برے کاموں پر سکوت کرے یا ان کی سی کہنے لگے معاذ اللہ۔

## بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ

۳۸۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ

## باب۔ محتاجی کے فتنے سے پناہ مانگنا۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو ابو معاویہ نے خبر دی کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کرتے تھے یا اللہ میں دوزخ کے فتنے سے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور مالداری کے فتنے اور محتاجی کے فتنے کی برائی

الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ برائی فتنے مسیح دجال کے سے تیری پناہ چاہتا ہوں یا اللہ میرا دل برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال اور میرا دل گناہوں سے ایسا صاف اور پاک کر دے جیسے سپید کپڑا میل کچیل سے تو صاف پاک کرتا ہے اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں اتنا فاصلہ کر دے جتنا پورب اور پچھم میں فاصلہ ہوتا ہے یا اللہ میں سستی اور گناہ اور ڈنڈ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

## بَابُ الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ الْمَالِ مَعَ الْبَرَكَةِ۔

## باب۔ برکت کے ساتھ بہت مال ملنے کی دعا کرنا ف

ف بعضے نسخوں میں بکثرۃ المال کے بعد والولد کا لفظ ہے یعنی بہت مال اور بہت اولاد ملنے کی دعا کرنا۔

۳۸۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّ سُلَيْمٍ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَسٌ خَادِمُكَ أُدْعُ اللهَ لَهُ قَالَ: اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ، وَعَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ مِثْلَهُ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے قتادہ سے سنا انہوں نے انسؓ سے انہوں نے ام سلیم سے انہوں نے (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کیا یا رسول اللہ! انسؓ آپ کا خادم ہے اس کے لئے دعا فرمائیے۔ آپ نے دعا کی یا اللہ اس کو بہت مال اور اولاد عنایت فرما اور جو اسکو عنایت فرمائے اس میں برکت دے اور اسی سند سے ہشام بن زید سے مروی ہے انہوں نے کہا میں نے انس بن مالکؓ سے سنا پھر یہی حدیث نقل کی۔

## بَابُ الدُّعَاءِ بِكَثْرَةِ الْوَلَدِ مَعَ الْبَرَكَةِ۔

## باب۔ برکت کے ساتھ بہت اولاد ہونے کی دعا کرنا۔

۳۸۶۔ حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ سَعِيدُ بْنُ

ہم سے ابو زید سعید بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے

| | |
|---|---|
| الرَّبِيعِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ أَنَسٌ خَادِمُكَ، قَالَ: اللَّهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ | شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے ام سلیم (میری والدہ) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کیا انسؓ آپ کا خادم ہے اس کے لیے دعا فرما دیجئے، آپ نے یوں دعا دی۔ یا اللہ اس کو بہت مال اور بہت اولاد دے اور جو اس کو دے اس میں برکت دے ف۱ |

ف۱ یہ دعا قبول ہوئی تمام صحابہ سے زیادہ انس رضؓ کو اولاد ہوئی ابن قتیبہ نے معارف میں کہا بصرے میں تین آدمی ایسے گزرے ہیں کہ انہوں نے اپنی زندگی میں سو سو اولادیں (مرد بچے) دیکھیں ابوبکر رضؓ اور انس رضؓ اور خلیفہ بن بدر رضؓ۔

---

| | |
|---|---|
| **بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الِاسْتِخَارَةِ** | **باب ۔ استخارے کی دعا کا بیان ف۱** |
| ۳۸۷ـ حَدَّثَنَا مُطَرِّفُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَبُو مُصْعَبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ أَبِي الْمَوَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَالسُّورَةِ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا هَمَّ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ | ہم سے ابو مصعب مطرف بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن ابی الموال نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب کو (مباح) کاموں میں استخارہ کرنا اس طرح سکھاتے تھے جیسے قرآن شریف کی سورت سکھلاتے آپ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص کسی (مباح) کام کا قصد کرے (ابھی پکا عزم نہ ہوا ہو) تو دو رکعتیں (نفل) پڑھے۔ اس کے بعد یوں دعا کرے یا اللہ میں تجھ سے (انجام کی) بھلائی چاہتا ہوں تیرے علم کے وسیلے سے اور قدرت (یا توفیق) چاہتا ہوں تیری قدرت کے وسیلے سے اور تیرا بڑا فضل و کرم مانگتا ہوں۔ کیوں کہ (ساری) قدرت تجھ کو ہے مجھ کو قدرت نہیں ہے اور انجام کا علم بھی تجھ ہی کو ہے مجھ کو نہیں تو ہی غیب کی باتیں جانتا ہے (کہ آئندہ کیا ہوگا) یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام (جس کا میں نے قصد کیا ہے) میرے دین دنیا اور انجام میں (یا یوں فرمایا حال اور مال میں) میرے لئے بہتر ہے تب تو وہ میرے حصے میں کر دے (اس کی توفیق دے) اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین دنیا اور انجام میں (یا یوں فرمایا حال اور مال میں) میرے |

أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ۔

لیے بُرا ہے تو اس کو مجھ سے ہٹا دے ۳ اور مجھ کو اس سے ہٹا دے اور پھر جہاں جس کام میں میرے لیے بھلائی ہو وہ میرے حصے میں کر دے اور مجھ کو اس پر راضی بنائے (راضی برضا رکھ) دعا کے وقت اس کام کو بیان کرے ۴۔

ف جب کسی شخص کو ایک کام کے کرنے یا نہ کرنے میں تردد ہو یا دو باتوں یا دو چیزوں میں سے ایک کے اختیار کرنے میں تو باب کی حدیث کے موافق استخارہ کرے اللہ تعالیٰ اس پر خواب میں یا اور کسی طرح جو اس کے حق میں بہتر ہو گا اس پر کھول دے گا اسی کی توفیق دے گا۔ بعض علما نے کہا ہے دوگانہ استخارہ کی پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور یہ آیت پڑھے۔ وربك يخلق ما يشاء ويختار اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص اور یہ آیت پڑھے وما كان لمومن ولا مومنة اذا قضى الله ورسوله امرًا ان يكون لهم الخيرة من امرهم اخیر تک اور دوگانہ کے بعد دعائے استخارہ پڑھے بس جو استخارہ بہ سند صحیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے وہ یہی ہے باقی استخارے جو امامیہ شیعہ کیا کرتے ہیں مثلاً تسبیح پر یا استخارہ ذات الرقاع ان کی اصل حدیث کی کتابوں میں نہیں ملتی ف۲ یہ قید اس واسطے لگائی کہ جو کام ثواب کا ہے مثلاً واجب مستحب اس میں استخارہ دیکھنے کی ضرورت نہیں۔ درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست۔ اسی طرح شریعت میں جو کام ناجائز اور منع ہیں ان میں بھی استخارہ بے موقع ہے۔ ان کو کسی حال میں نہ کرنا چاہیئے۔ ف۳ میرا دل اس کام سے پھیر دے یا وہ کام نہ ہونے دے۔ ف۴ زبان سے یا دل میں اس کا خیال کرے یعنی یہ کام کا لفظ جو اس دعا میں ہے اس کی جگہ پر اس کام کا نام لے مثلاً فلانی عورت سے نکاح کرنا یا فلانی نوکری یا سوداگری کرنا یا فلانے ملک کا سفر کرنا۔ ابن سنی کی روایت میں ہے کہ سات بار یہ دعا پڑھے پھر اس کے بعد جو خیال دل میں جم جائے وہ کرے اس کے حق میں بہتر ہو گا مگر اس کی سند ضعیف ہے۔

---

## بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ الْوُضُوءِ۔

## باب وضو کے بعد دعا کرنا۔

۳۸۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ، وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انہوں نے بُرید بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے دادا ابو بردہ عامر بن ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوایا اور وضو کیا پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر یوں دعا کی یا اللہ ابو عامر عبید کو بخش دے ابو موسیٰ کہتے ہیں آپ نے اتنے ہاتھ اٹھائے کہ میں نے آپ کے

اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ۔

بغلوں کی سپیدی دیکھی آپ نے فرمایا یا اللہ عبید ابو عامر کو قیامت کے دن اپنی بہت خلقت سے بڑھ چڑھ کر رکھ۔

بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا عَلَا عَقَبَةً

باب ۔ ٹیلے پر (بلندی پر) چڑھتے وقت دعا کرنا۔

قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ: خَيْرٌ عُقْبًا عَاقِبَةً وَعُقْبًا وَعَاقِبَةً وَاحِدٌ وَهُوَ الْآخِرَةُ

امام بخاری نے کہا قرآن میں جو آیا ہے خیر عُقباً تو عاقبت اور عُقبیٰ کے ایک ہی معنی ہیں مراد آخرت ہے۔

۳۸۹ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَكُنَّا إِذَا عَلَوْنَا كَبَّرْنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا وَلَكِنْ تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا، ثُمَّ أَتَى عَلَيَّ وَأَنَا أَقُولُ فِي نَفْسِي لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ قَيْسٍ قُلْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَإِنَّهَا كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ أَوْ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ هِيَ كَنْزٌ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے ابو موسیٰ اشعری سے انہوں نے کہا ہم ایک سفر میں تھے ف جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے (زور زور سے پکار کے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگو! اپنے اوپر آسانی کرو (اتنا چلانا کیا ضرور ہے) تم ایسے خدا کو پکارتے ہو جو بہرا یا غائب نہیں ہے (رتی رتی) سنتا اور دیکھتا ہے اس کے بعد آپ میرے پاس تشریف لائے میں دل ہی دل میں آہستہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا کر یہ بہشت کا ایک خزانہ ہے یا یوں فرمایا میں تجھ کو بہشت کا ایک خزانہ بتلاؤں وہ یہی کلمہ ہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

ف حافظ نے کہا معلوم نہیں کونسا سفر تھا۔

بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا، فِيهِ حَدِيثُ جَابِرٍ۔

باب ۔ جب نشیب میں اترے اس وقت دعا کرنا۔
اس باب میں جابر کی حدیث ہے (جو کتاب الجہاد میں گزر چکی ہے ف)

ف اس میں یوں ہے ہم جب بلندی پر چڑھتے تو تکبیر کہتے اور جب نشیب میں اترتے تو تسبیح کہتے۔

بَابُ الدُّعَاءِ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا أَوْ رَجَعَ، فِيهِ يَحْيَى ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَنَسٍ

باب۔ سفر میں جاتے وقت یا سفر سے لوٹتے وقت دعا کرنا اس باب میں یحییٰ بن ابی اسحاق نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے ف۱

ف۱ جو کتاب الجہاد میں موصولاً گزر چکی اس میں یوں ہے جب مدینہ ہم کو دکھائی دینے لگا تو آپ نے یوں فرمایا آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون۔

۳۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الأَرْضِ ثَلاَثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ: لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد یا حج یا عمرہ کر کے لوٹتے تو ہر بلندی (چڑھائی) پر چڑھتے وقت تین بار اللہ اکبر کہتے پھر یوں فرماتے اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف زیب دیتی ہے اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے ہم اللہ تعالیٰ کی طرف لوٹنے والے ہیں اسی کی درگاہ میں توبہ کرنے والے ہیں اپنے پروردگار کے شکر گزار۔ اللہ نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بندے (محمدؐ) کی مدد کی اور کافروں کی ساری فوجوں کو اس نے اکیلے بھگا دیا ف۱

ف۱ امام بخاری نے سفر میں نکلتے وقت کی دعا اس باب میں بیان نہیں کی شاید ان کو کوئی حدیث اپنی شرط پر نہ ملی ہوگی۔ امام مسلم نے ابن عمر رضی اللہ عنہ سے نکالا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اونٹنی پر سوار ہو جاتے سفر کو جاتے وقت تو تین بار تکبیر کہتے پھر یہ پڑھتے۔ اللهم انا نسالك فى سفرنا هذا البر والتقوى ومن العمل ماترضى۔ اللهم هون علينا سفرنا هذا واطوعنا بعده اللهم انت الصاحب فى السفر والخليفة فى الاهل والولد اللهم انى اعوذبك من وعثاء السفر وكآبة المنظر وسوء المنقلب فى المال والاهل والولد۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُتَزَوِّجِ۔

باب دولہا کو دعا دینا

۳۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ: مَهْيَمْ أَوْ مَهْ؟ قَالَ: تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ: بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف پر (ان کے بدن یا کپڑے پر) زرد دھبہ دیکھا پوچھا کہو تو کیا حال ہے؟ (یہ زردی کیسی) انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ میں نے گٹھلی برابر سونا مہر مقرر کر کے ایک عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا۔ بارک اللہ لک۔ ولیمہ تو کر ایک بکری کا سہی۔

---

۳۹۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ: هَلَكَ أَبِي وَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟ قُلْتُ: ثَيِّبًا، قَالَ: هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ أَوْ تُضَاحِكُهَا وَتُضَاحِكُكَ؟ قُلْتُ: هَلَكَ أَبِي فَتَرَكَ سَبْعَ أَوْ تِسْعَ بَنَاتٍ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجِيئَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ امْرَأَةً تَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: فَبَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ، لَمْ يَقُلْ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَمُحَمَّدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ جَابِرٍ، بَارَكَ اللّٰهُ عَلَيْكَ۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے وہ کہتے تھے میرے والد (جنگ احد میں) شہید ہوئے اور سات یا نو بیٹیاں چھوڑ گئے (ان کے نام معلوم نہیں ہوئے۔) پھر میں نے ایک عورت سے نکاح کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا جابر تو نے نکاح کیا میں نے عرض کیا جی ہاں فرمایا باکرہ (کنواری) یا ثیبہ (شوہر دیدہ) سے میں نے عرض کیا ثیبہ سے آپ نے فرمایا ارے کنواری چھوکری کیوں نہیں کی وہ تجھ سے کھیلتی تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے ہنستی بولتی تو اس سے ہنستا بولتا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہوا یہ کہ میرے باپ شہید ہوئے اور سات یا نو بیٹیاں (میری بہنیں) چھوڑ گئے میں نے یہ پسند نہ کیا کہ انہی کی سی ایک اور (کم عمر) چھوکری بیاہ لاؤں ف۱ اس لیے میں نے ایک جہاندیدہ عورت سے نکاح کیا جو ان کی نگرانی رکھے ف۲ تب آپ نے فرمایا۔ بارک اللہ علیک۔ سفیان بن عیینہ اور محمد بن مسلم نے اس حدیث کو عمرو بن دینار سے روایت کیا ان کی روایتوں میں یہ فقرہ نہیں ہے بارک اللہ علیک ف۳

ف وہ بھی کھیل کود میں ان کی شریک ہو جائے ف۲ خبر گیری کرے ان کو گھرداری کی تمیز سکھلائے ف۳ یہ دونوں روایتیں کتاب المغازی میں گزر چکی ہیں۔

---

## بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ.

۲۹۳ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْتِيَ أَهْلَهُ قَالَ بِاسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا فَإِنَّهُ إِنْ يُقَدَّرْ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ فِي ذٰلِكَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْطَانٌ أَبَدًا۔

## باب جب اپنی جورو سے صحبت کرنے لگے تو کیا کہے

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور سے انہوں نے سالم بن ابی الجعد سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی تم میں اپنی جورو سے صحبت کرتے وقت (یعنی جب صحبت کا ارادہ کرے) یوں کہہ لے بسم اللہ۔ یا اللہ ہم کو شیطان کے شر سے بچائے رکھ اور جو بچہ ہم کو عنایت فرمائے شیطان کو اس سے الگ رکھ پھر اگر ان کے حصے میں بچہ لکھا ہے اور بچہ پیدا ہو تو شیطان اس کو نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

---

## بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً.

۲۹۴ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

## باب۔ ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ یہ دعا کرنا

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے انہوں نے عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں دعا فرماتے اللھم ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ف

ف یہ بڑی جامع دعا ہے دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی کا اس میں سوال ہے اب باقی کیا رہا اس قسم کی جامع دعائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت منقول ہیں جیسے۔ اللھم إنی اسالك خیر الدنیا والاخرۃ یا۔ اللھم انی اسالك من الخیر کلہ واعوذ بك من الشر کلہ۔ یا۔ اللھم انی اسالك العفو والعافیۃ۔

## بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا۔

## باب ۔ دنیا کے فتنے سے پناہ مانگنا۔

۳۹۵۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا تُعَلَّمُ الْكِتَابَةُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے عبیدہ بن حمید نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے مصعب بن سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے اپنے والد سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو یہ پانچ دعائیں اس طرح سکھلاتے تھے جیسے کوئی کسی کو لکھنا سکھاتا ہے (بڑی محنت اور احتیاط کے ساتھ) یا اللہ بخیلی سے تیری پناہ۔ یا اللہ نامردی سے تیری پناہ یا اللہ نکمی عمر تک زندہ رہنے سے تیری پناہ یا اللہ دنیا کے فتنے سے تیری پناہ، یا اللہ قبر کے عذاب سے تیری پناہ۔

---

## بَابُ تَكْرِيرِ الدُّعَاءِ

## باب ۔ دعا میں ایک ہی فقرہ بار بار عرض کرنا[1]

[1] اس باب میں امام بخاری جو حدیث جادو کی لائے ہیں اس سے باب کا مطلب نہیں نکلتا مگر انہوں نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو انہوں نے طب اور بدء الخلق میں نکالا اور امام مسلم کی روایت میں یوں ہے آپ نے دعا کی پھر دعا کی اس باب میں صاف وہ روایت ہے جس کو ابوداؤد اور نسائی نے عبداللہ بن مسعود سے نکالا اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تین بار دعا کرنا اور تین بار استغفار کرنا پسند تھا۔

۳۹۶۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُنْذِرٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طُبَّ حَتَّى أَنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ قَدْ صَنَعَ الشَّيْءَ وَمَا صَنَعَهُ وَإِنَّهُ دَعَا رَبَّهُ ثُمَّ قَالَ: أَشَعَرْتِ أَنَّ اللهَ قَدْ أَفْتَانِي فِيمَا اسْتَفْتَيْتُهُ فِيهِ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَمَا ذَاكَ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: جَاءَنِي

ہم سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا آپ کو ایسا خیال پیدا ہوتا جیسے ایک کام کر چکے ہیں حالانکہ وہ کام آپ نے نہ کیا ہوتا آخر آپ نے لاچار مجبور ہو کر پروردگار سے دعا کی (مجھ سے) کہنے لگے عائشہ رضی اللہ عنہا تجھ کو معلوم ہوا میں نے جو بات اللہ تعالیٰ سے پوچھی تھی وہ اس نے بتلا دی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کیوں کیسے بتلایئے آپ نے

رَجُلَانِ فَجَلَسَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلَيَّ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: مَا وَجَعُ الرَّجُلِ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ، قَالَ: مَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ، قَالَ: فِيمَا ذَا؟ قَالَ: فِي مُشْطٍ وَمُشَاطَةٍ وَجُفِّ طَلْعَةٍ، قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ فِي ذَرْوَانَ، وَذَرْوَانُ بِئْرٌ فِي بَنِي زُرَيْقٍ، قَالَتْ: فَأَتَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعَ إِلَى عَائِشَةَ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَكَأَنَّ مَاءَهَا نُقَاعَةُ الْحِنَّاءِ وَلَكَأَنَّ نَخْلَهَا رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ، قَالَتْ: فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهَا عَنِ الْبِئْرِ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلَّا أَخْرَجْتَهُ؟ قَالَ: أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِيَ اللَّهُ وَكَرِهْتُ أَنْ أُثِيرَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا، زَادَ عِيسَى ابْنُ يُونُسَ وَاللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سُحِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَا وَدَعَا وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

فرمایا ایسا ہوا میرے پاس دو مرد (دو فرشتے) آئے ایک تو میرے سرہانے بیٹھ گیا ایک پائنتین، ایک نے دوسرے سے پوچھا اجی یہ تو کہو ان صاحب کو کیا ہو گیا ہے اس نے کہا ہو کیا گیا ہے ان پر جادو کیا گیا ہے پوچھا جادو کس نے کیا ہے دوسرا بولا لبید بن اعصم نے۔ پوچھا جادو کا سامان کیا ہے؟ دوسرے نے کہا کنگھی اور بال (جو کنگھی کرنے میں جھڑتے ہیں) اور نر کھجور کے خوشے کا غلاف (انہی چیزوں میں جادو کیا) پوچھا اچھا یہ سارا سامان کہاں ہے دوسرے نے کہا ذروان میں ف۲ حضرت عائشہ کہتی ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کنویں پر تشریف لے گئے لوٹ کر آئے تو مجھ سے فرمانے لگے عائشہ رض خدا کی قسم اس کنویں کے پانی کا رنگ ایسا تھا جیسے مہندی کا پانی، اور وہاں پر جو کھجور کے درخت تھے وہ ایسے بھیانک، جیسے سانپوں کے پھن یا بھتنوں کے سر، غرض آپ نے وہاں کا سب حال حضرت عائشہ رض کو سنایا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے اس سامان کو کھلوایا کیوں نہیں۔ (یا کنویں سے نکلوایا کیوں نہیں یا جادو کا توڑ کیوں نہیں کیا) آپ نے فرمایا بات یہ ہے کہ اللہ نے (اپنے فضل و کرم سے) مجھ کو تندرست کر دیا اب میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ خواہ مخواہ لوگوں میں ایک شور پھیلاؤں۔ عیسیٰ بن یونس اور لیث بن سعد کی روایت میں جو انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے کی ہے یوں ہے آپ نے دعا کی پھر دعا کی ف۳

ف۱ کہ مجھ کو یہ کیا عارضہ ہو گیا ہے ف۲ ذروان ایک کنواں تھا بنی زریق کے محلہ میں ہے ف۳ اسی روایت سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا کیونکہ اس میں مکرر دعا کرنا مذکور ہے امام مسلم کی روایت میں فَدَعَا ثُمَّ دَعَا تین بار مذکور ہے عیسیٰ بن یونس کی روایت کو کتاب الطب میں اور لیث بن سعد کی روایت کو بدء الخلق میں خود امام بخاری نے روایت کیا ہے۔

## بَابُ الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ وَقَالَ: اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ، وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ۔

## باب مشرکوں پر بددعا کرنے کا بیان

اور عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ مکہ کے مشرکوں پر حضرت یوسف کے زمانے کی طرح سات برس کا قحط بھیج کر میری مدد کر ف۱ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا یا اللہ ابوجہل کی تباہی اپنے اوپر لازم کر لے اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں یوں دعا کی یا اللہ فلانے پر لعنت کر اور فلانے پر لعنت کر اس وقت اللہ تعالیٰ نے (سورہ آل عمران کی) یہ آیت اتاری تجھ کو کچھ اختیار نہیں۔ ف۲

ف۱ یہ روایت کتاب الاستسقاء میں موصولاً گزر چکی ہے ف۲ یہ حدیث بھی کتاب الطہارت میں موصولاً گزر چکی ہے

---

٣٩٧ - حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ ابْنِ أَبِي خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ أَهْزِمِ الْأَحْزَابَ أَهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خندق میں کافروں کے لشکروں پر بددعا کی فرمایا یا اللہ کتاب کے اتارنے والے حساب جلد لینے والے ان کافروں کی فوجوں کو بھگا دے ان کے پاؤں اکھیڑ دے۔ ف۱

ف۱ یہ حدیث بھی کتاب المغازی میں اور تفسیر میں گزر چکی ہے۔

---

٣٩٨ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ فَضَالَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الْعِشَاءِ قَنَتَ:

ہم سے معاذ بن فضالہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عشاء کی اخیر رکعت میں جب رکوع سے سر اٹھا کر سمع اللہ لمن حمدہ کہہ چکتے اس وقت دعائے قنوت پڑھتے آپ یوں فرماتے یا اللہ

اللَّهُمَّ أَنْجِ عَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ، اللَّهُمَّ أَنْجِ سَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، اللَّهُمَّ أَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ، اللَّهُمَّ اجْعَلْهَا سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ۔

عیاش بن ابی ربیعہ کو (کافروں کے پنجے سے) چھڑا دے یا اللہ ولید بن ولید کو چھڑا دے، یا اللہ سلمہ بن ہشام کو چھڑا دے ف یا اللہ کمزور مسلمانوں (عورتوں اور بچوں) کو چھڑا دے یا اللہ ان مضر کے کافروں (قریش) کو سخت عذاب کی مار، روند ڈال، یا اللہ ان پر ایسے قحط بھیج جیسے حضرت یوسف ؑ کے زمانے میں قحط آئے تھے۔

ف یہ تینوں شخص مکہ میں کافروں کی قید میں تھے اور سخت تکلیفیں ان کے ہاتھ سے اٹھا رہے تھے

۳۹۹۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَنَسٍ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ فَأُصِيبُوا فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدَ عَلَى شَيْءٍ مَا وَجَدَ عَلَيْهِمْ فَقَنَتَ شَهْرًا فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَيَقُولُ: إِنَّ عُصَيَّةَ عَصَوُا اللّٰهَ وَرَسُولَهُ۔

ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص (سلام بن سلیم نے) انہوں نے عاصم بن سلیمان احول سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوج کی ایک ٹکڑی روانہ کی جس کو قاریوں کی ٹکڑی کہتے تھے (کیونکہ ان میں اکثر لوگ قرآن کے قاری تھے) یہ ساری ٹکڑی شہید کی گئی میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان لوگوں کا اتنا رنج ہوا کہ اتنا رنج کبھی نہیں ہوا تھا اور ایک مہینہ تک فجر کی نماز میں آپ قنوت پڑھتے رہے اور فرماتے تھے کہ عصیہ قبیلے نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی ف

ف ناحق ان بے چارے قاریوں کو فریب سے مار ڈالا۔

۴۰۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ الْيَهُودُ يُسَلِّمُونَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُونَ: اَلسَّامُ عَلَيْكَ، فَفَطِنَتْ عَائِشَةُ إِلَى قَوْلِهِمْ فَقَالَتْ: عَلَيْكُمُ السَّامُ وَ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے کہا یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کرتے تو (کمبخت سلام کے بدل) سام کہتے حضرت عائشہؓ ان کا کہنا سمجھ گئیں انہوں نے یوں جواب دیا تم ہی پر سام (موت) اور لعنت پڑے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اللَّعْنَةُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللهِ أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا يَقُولُونَ؟ قَالَ: أَوَلَمْ تَسْمَعِي أَرُدُّ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَأَقُولُ وَعَلَيْكُمْ۔

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ ہر کام میں نرمی (خوش اخلاقی) کو پسند کرتا ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ نے ان کا کہنا نہیں سنا (اسلام کے بدل انہوں نے سام کہا) آپ نے فرمایا تو نے میرا جواب نہیں سنا میں نے جواب دیا وعلیکم ف

ف یعنی جو تم نے کہا وہ تم ہی کو مبارک ہو۔

---

۴۰۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: حَدَّثَنَا عَبِيدَةُ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَقَالَ: مَلَأَ اللهُ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ وَهِيَ صَلَاةُ الْعَصْرِ۔

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے کہا ہم سے ہشام بن حسان نے کہا ہم سے محمد بن سیرین نے کہا ہم سے عبیدہ سلمانی نے کہا ہم سے علی بن ابی طالبؓ نے انہوں نے کہا ہم خندق کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا یا اللہ ان کافروں کی قبروں اور گھروں کو انگار سے بھر دے جیسے ان کمبختوں نے ہم کو بیچ والی نماز (عصر کی نماز) نہ پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔

---

## بَابُ الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ۔

## باب مشرکوں کے لئے بھلائی کی دعا کرنا ف

ف اس باب کا مضمون اگلے باب کے مخالف نہ ہوگا کیونکہ اگلے باب میں جو بددعا کا بیان ہے وہ اس پر محمول ہے کہ جب مشرکوں کے ایمان لانے کی امید نہ رہی ہو اور یہ اس حالت میں ہے جب ان کے ایمان لانے کی امید ہو یا ان کا دل ملانا مقصود ہو، بعضوں نے کہا مشرکوں کے لیے دعا کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص تھا اوروں کے درست نہیں لیکن ہدایت کے لیے دعا تو اکثر نے جائز رکھی ہے۔

۴۰۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى رَسُولِ اللهِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا طفیل بن عمرو (دوس قبیلے کا سردار) آنحضرت صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَ أَبَتْ فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا، فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُوا عَلَيْهِمْ فَقَالَ: اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَ أْتِ بِهِمْ۔

وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یارسول اللہ دوس کے لوگوں نے اللہ کی نافرمانی کی اور مسلمان ہونے سے انکار کیا آپ ان کے لیے بددعا فرمایئے لوگ سمجھے کہ آپ اب ان پر بددعا کریں گے لیکن آپ نے دعا کی اور فرمایا یااللہ دوس والوں کو ہدایت کر ان کو میرے پاس لے آ۔ ف

ف پھر ایسا ہی ہوا دوس والوں نے اسلام قبول کیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔

---

## بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَ مَا أَخَّرْتُ۔

## باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یوں دعا کرنا یااللہ میرے اگلے اور پچھلے سب گناہ بخش دے۔

۴۰۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ صَبَّاحٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُوا بِهَذَا الدُّعَاءِ: رَبِّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَ جَهْلِي وَ إِسْرَافِي فِي أَمْرِي كُلِّهِ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطَايَايَ وَعَمْدِي وَجَهْلِي وَهَزْلِي وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَ مَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ أَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَ أَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَقَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ وَحَدَّثَنَا أَبِي حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ عَنِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالملک بن صباح نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے انہوں نے ابوموسیٰ اشعری رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ یوں دعا فرماتے پاک پروردگار میری خطا معاف کر دے اور میری جہالت اور زیادتی جو میں نے سارے کاموں میں کی اور جس کو تو خوب جانتا ہے یااللہ میری بھول چوکوں کو اور جو کام میں نے قصداً کیا اور میری نادانی اور لغویت کو معاف کر دے یہ سب باتیں مجھ میں موجود ہیں یااللہ میرے اگلے پچھلے چھپے اور کھلے سب گناہوں کو بخش دے تو جس کو چاہے آگے کر دے جس کو چاہے پیچھے کر دے تو سب کچھ کر سکتا ہے ف اور عبیداللہ بن معاذ نے کہا (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) مجھ سے میرے والد نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے ابوبردہ بن ابی موسیٰ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

علیہ وسلم سے ف۴

ف۱ یہ دعا بہ طریق اظہار عبودیت تھی یا تعلیم امت کے لیے ف۲ یہ آپ نے بطور تواضع فرمایا جیسے بندہ اپنے مالک کے سامنے کہتا ہے گو اس نے کوئی قصور نہ کیا ہو بندہ تو بال بال گنہگار ہے سبحان اللہ ان دعاؤں سے تو صاف یہ ثبوت ہوتا ہے کہ آپ سچے پیغمبر تھے مگر دشمنوں کا منہ کالا وہ ہنر کو عیب سمجھتے ہیں اگر جھوٹے ہوتے تو جھوٹوں کی طرح لوگوں میں اپنی تعلی کرتے کہ میں ایسا ہوں، میں ویسا ہوں۔ ف۳ یہی استغنار الٰہی تو وہ چیز ہے جس سے بڑے بڑے پیغمبر اور مقرب بندے بھی تھرتھراتے اور رات دن بڑی عاجزی کے ساتھ اپنے قصور کا اعتراف اور اقرار کرتے رہتے ہیں اگر ذرا بھی انانیت کسی کے دل میں آگئی تو پھر کہیں ٹھکانا نہ رہا حضرت شیخ شرف الدین یحیی منیری رحمہ اللہ اپنی مکاتیب میں فرماتے ہیں وہ پاک پروردگار ایسا مستغنی اور بے پرواہ ہے اگر چاہے تو ہر روز حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح لاکھوں آدمیوں کو پیدا کر دے اور اگر چاہے تو دم بھر میں جتنے مقرب بندے ہیں ان سب کو راندۂ درگاہ بنا دے جل جلالہ ف۴ پھر ایسی ہی حدیث روایت کی۔

---

٤٠٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي مُوسَى وَأَبِي بُرْدَةَ أَحْسِبُهُ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَزْلِي وَجِدِّي وَخَطَئِي وَعَمْدِي وَكُلُّ ذَلِكَ عِنْدِي۔

ہم سے محمد بن مثنٰی نے بیان کیا کہا ہم سے عبید اللہ بن عبد المجید نے کہا ہم سے اسرائیل نے کہا ہم سے ابو اسحاق نے انہوں نے ابو بکر اور ابو بردہ سے (جو دونوں ابو موسیٰ اشعری رض کے بیٹے تھے) میں سمجھتا ہوں انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ یوں دعا کرتے یا اللہ میری خطا نادانی حد سے بڑھ جانا ہر ایک کام میں اور جو جو قصور تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے وہ سب معاف کر دے یا اللہ جو قصور میں نے ٹھٹھے کی راہ سے کیا یا سوچ سمجھ کر یا بھول چوک سے کیا یا جان بوجھ کر سب کو بخش دے میں نے سب طرح کے قصور کیے ہیں

---

## بَابُ الدُّعَاءِ فِي السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

## باب۔ جمعہ کے دن جو (قبولیت کی) ساعت ہے اس وقت دعا کرنا۔

٤٠٥ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا ہم کو ایوب سختیانی نے خبر دی انہوں نے

عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فِي الْجُمُعَةِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ خَيْرًا إِلَّا أَعْطَاهُ، وَقَالَ بِيَدِهِ، قُلْنَا يُقَلِّلُهَا يُزَهِّدُهَا۔

محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے کہ حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ میں ایک ساعت ایسی ہے جو کوئی مسلمان بندہ اس وقت کھڑا نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ سے کوئی بھلائی کی بات مانگے تو اس کو اللہ عنایت فرمائے گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث بیان کرتے وقت ہاتھ سے اشارہ فرمایا ہم اس کا مطلب یہ سمجھے کہ ساعت تھوڑی دیر تک رہتی ہے

---

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُسْتَجَابُ لَنَا فِي الْيَهُودِ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِينَا۔

باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ ہم لوگ جو یہودیوں کے لیے دعا مانگیں گے وہ قبول ہوگی اور ان کی دعا ہمارے حق میں قبول نہیں ہونے کی۔

٤٠٦۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ الْيَهُودَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ، قَالَ وَ عَلَيْكُمْ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: السَّامُ عَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللهُ وَغَضِبَ عَلَيْكُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَهْلًا يَا عَائِشَةُ، عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ وَإِيَّاكِ وَ الْعُنْفَ أَوِ الْفُحْشَ، قَالَتْ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: أَوَلَمْ تَسْمَعِي مَا قُلْتُ، رَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَيُسْتَجَابُ لِي فِيهِمْ وَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ فِيَّ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا یہودی لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے السام علیک (تم مرو) آپ نے یوں جواب دیا وعلیکم (تم ہی مرو یا تم ہی مرو گے) حضرت عائشہ نے یوں جواب دیا تم مرو اللہ کی پھٹکار تم پر اللہ کا غضب تم پر۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عائشہ رضہ ذرا دم لے نرمی سے کام کر اور سختی اور فحش گوئی سے بچی رہ۔ انہوں نے عرض کیا کیا آپ نے ان کم بختوں کی بات نہیں سنی (انہوں نے آپ کو کوسا) آپ نے فرمایا تو نے کیا میرا جواب نہیں سنا میں نے بھی تو ان کا کہنا انہی پر ڈال دیا اور میری بددعا ان کے حق میں (بارگاہ الٰہی سے) قبول ہوگی ان کی بددعا میرے حق میں قبول ہونے والی نہیں ف ۲

ف حضرت عائشہ رضؓ کو غصہ آگیا یہ غصہ واجبی تھا کیونکہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوسا ف پھر ان کے کوسنے سے کیا ہوتا ہے جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا یہودی بڑے ذلت کے ساتھ مارے گئے جلاوطن کیے گئے ان کی اولاد مسلمانوں کی لونڈی غلام بنی۔

## بَابُ التَّأْمِيْنِ۔ باب آمین کہنے کا بیان ف

ف ہر دعا کے بعد دعا کرنے والے اور دعا سننے والوں سب کو آمین کہنا مستحب ہے ابن ماجہ کی روایت میں یوں ہے یہودی جتنا سلام اور آمین پر تم سے جلتے ہیں اتنا کسی اور بات پر نہیں جلتے۔ دوسری روایت میں ہے تم آمین بہت کہا کرو۔ افسوس ہے کہ ہمارے زمانے میں بعضے مسلمان بھی آمین سے جلنے لگے ہیں اور جب اہلحدیث پکار کر نماز میں آمین کہتے ہیں تو وہ برا مانتے ہیں اور لڑنے پر مستعد ہوتے ہیں گویا یہودیوں کی پیروی کرتے ہیں۔

۴۰۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ حَدَّثَنَاهُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَمَّنَ الْقَارِئُ فَأَمِّنُوْا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُؤَمِّنُ، فَمَنْ وَافَقَ تَأْمِيْنُهُ تَأْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا زہری نے ہم نے سعید بن مسیب سے نقل کیا انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے روایت کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب پڑھنے والا (نماز میں یا غیر نماز میں) آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لیے کہ فرشتے بھی آمین کہتے ہیں۔ پھر جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے لڑ جائے گی اس کے اگلے گناہ سب بخش دیے جائیں گے۔

## بَابُ فَضْلِ التَّهْلِيْلِ۔ باب لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کی فضیلت ف

ف ایک حدیث میں یوں ہے افضل الذکر لا الٰہ الا اللہ اور حضرات صوفیہ نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ ذکر قلبی میں بہت اللہ اللہ دل سے کہنا افضل ہے یا لا الٰہ الا اللہ بعضوں نے کہا ابتداء میں لا الٰہ الا اللہ اور انتہا میں اللہ کیونکہ جب نفی ماسوا دل میں جم گئی اب اثبات ہی اثبات کافی ہے حکیم سنائی فرماتے ہیں ؎ تا بجاروب لا نروبی راہ کرسی درسرائے الا اللہ کا ذکر تجھ کو اس وقت فائدہ دے گا جب لا کہہ کر ماسوائے اللہ کے نفی کرے اور غیر حق کا خیال تک چھوڑ دے۔

۴۰۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سُمَیّ سے انہوں نے ابوصالح

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمْسِيَ وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ۔

انہوں نے ابو ہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیٔ قدیر۔ ایک دن میں سو بار کہے تو اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا دس بردوں کو آزاد کرنے میں ملتا ہے اور اس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور سو برائیاں اس کی میٹ دی جائیں گی اور سارے دن میں وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اور کوئی شخص اس دن اس سے بڑھ کر کوئی عمل نہ لا سکے گا البتہ وہ شخص لا سکے گا جس نے اسی کلمہ کو سو بار سے زیادہ پڑھا ہو گا۔ف

ف سبحان اللہ کیا فضیلت والا کلمہ ہے، بعض روایتوں میں ولہ الحمد کے بعد یحیی ویمیت بعضے میں بیدہ الخیر زیادہ ہے ایک روایت میں فجر کی نماز کے بعد کی قید ہے لیکن اس میں دس بار پڑھنے کا ذکر ہے یہ کلمہ گنہگاروں کے لیے اکسیر ہے خصوصاً ہم جیسے گنہگاروں کے لیے جو ہر دن سیکڑوں گناہ کیا کرتے ہیں اگر سو بار اس کلمے کو پڑھ لیا کریں تو سارے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا۔

---

۴۰۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ: مَنْ قَالَ عَشْرًا كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وُلْدِ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ عُمَرُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ رَبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ مِثْلَهُ، فَقُلْتُ لِلرَّبِيعِ مِمَّنْ سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ: مِنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ فَأَتَيْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ فَقُلْتُ مِمَّنْ

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالملک بن عمرو نے کہا ہم سے عمر بن ابی زائدہ نے انہوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے عمرو بن میمون سے انہوں نے کہا جو شخص یہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیٔ قدیر دس بار کہے اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے حضرت اسمٰعیل کی اولاد میں سے دس بردے آزاد کیے (اسی سند سے عمر بن ابی زائدہ نے کہا اور ہم سے عبداللہ بن ابی السفر نے بھی شعبی سے روایت کی انہوں نے ربیع بن خثیم سے یہی مضمون ہیں ربیع بن خثیم سے ملا اور ہیں نے پوچھا تم نے یہ حدیث کس سے سنی انہوں نے کہا عمرو بن میمون اودی سے، یہ سن کر میں عمرو

سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ مِنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى
فَأَتَيْتُ ابْنَ أَبِي لَيْلَى فَقُلْتُ: مِمَّنْ
سَمِعْتَهُ؟ فَقَالَ: مِنْ أَبِي أَيُّوبَ
الْأَنْصَارِيِّ يُحَدِّثُهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ
يُوسُفَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ
حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ عَنْ
عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي
أَيُّوبَ قَوْلَهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ مُوسَى حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ
عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ
ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ
إِسْمَاعِيلُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الرَّبِيعِ
قَوْلَهُ، وَقَالَ آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ
حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ،
سَمِعْتُ هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ عَنِ الرَّبِيعِ
ابْنِ خُثَيْمٍ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ
ابْنِ مَسْعُودٍ قَوْلَهُ، وَقَالَ الْأَعْمَشُ
وَحُصَيْنٌ عَنْ هِلَالٍ عَنِ الرَّبِيعِ
عَنْ عَبْدِ اللهِ قَوْلَهُ، وَرَوَاهُ أَبُو مُحَمَّدٍ
الْحَضْرَمِيُّ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ عَنِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بن میمون کے پاس گیا ان سے پوچھا تم نے یہ حدیث کس سے سنی انہوں نے کہا ابن ابی لیلیٰ سے۔ یہ سن کر میں ابن ابی لیلیٰ کے پاس گیا میں نے کہا تم نے یہ حدیث کس سے سنی انہوں نے کہا ابوایوب انصاری سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے ف اور ابراہیم بن یوسف نے اپنے والد (یوسف بن اسحاق) سے روایت کی انہوں نے دادا ابواسحاق سبیعی سے، انہوں نے کہا مجھ سے عمرو بن میمون اودی نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ابوایوب انصاری رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور موسیٰ بن اسمٰعیل (امام بخاری کے شیخ) نے کہا ہم سے وہیب بن خالد نے بیان کیا انہوں نے داؤد بن ابی ہند سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ابو ایوب انصاری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسمٰعیل بن ابی خالد نے اس کو شعبی سے انہوں نے ربیع سے موقوفاً ان کا قول نقل کیا اور آدم بن ابی ایاس (امام بخاری کے شیخ) نے کہا (اس کو دارقطنی نے وصل کیا) ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالملک بن میسرہ نے کہا میں نے ہلال بن یساف سے سنا انہوں نے ربیع ابن خثیم اور عمرو بن میمون دونوں سے انہوں نے ابن مسعود سے ان کا قول نقل کیا اور اعمش نے کہا (اس کو نسائی نے وصل کیا) اور حصین بن عبدالرحمٰن نے ان دونوں نے ہلال بن یساف سے روایت کی انہوں نے ربیع بن خثیم سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے موقوفاً ان کا قول نقل کیا اور ابومحمد حضرمی نے اس حدیث کو ابوایوب انصاری رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کیا ف

ف توعمر بن ابی زائدہ نے اس حدیث کو دو شخصوں سے سنا ایک ابو اسحاق سے دوسرے عبداللہ بن ابی السفر سے پہلا طریق موقوف ہے دوسرا مرفوع ف۲ اس کو ابوبکر بن خیثمہ نے تاریخ میں وصل کیا ف۳ اس کو حسین مروزی نے زیادات زہد میں وصل کیا مگر زیادات میں پہلے یہ روایت موقوفاً ربیع سے نقل کی۔ اس کے اخیر میں یہ ہے شعبی نے کہا میں نے ربیع سے پوچھا تم نے یہ کس سے سنا انہوں نے کہا عمرو بن میمون سے میں ان سے ملا اور پوچھا انہوں نے کہا میں نے عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے سنا، میں ان سے ملا اور پوچھا تم یہ حدیث کس سے روایت کرتے ہو انہوں نے کہا ابو ایوب انصاری رضؓ سے، انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ف۴ اس کو محمد بن فضل نے کتاب الدعاء میں وصل کیا۔ ف۵ اس کو امام احمد اور طبرانی نے وصل کیا بعضے نسخوں میں یہاں اتنی عبارت زائد ہے، قال ابو عبداللہ والصحیح قول عمرو یعنی امام بخاری نے کہا عمرو کی روایت صحیح ہے حالانکہ اوپر عمرو کی کوئی روایت نہیں گزری بلکہ عمر بن ابی زائدہ کی۔ حافظ ابوذر نے کہا عمر صحیح ہے اور واؤ لکھنا غلط ہے۔ میں کہتا ہوں بعضے نسخوں میں یوں بھی ہے قال ابو عبداللہ الصحیح قول عبدالملک بن عمرو۔

---

## بَابُ فَضْلِ التَّسْبِيحِ

## باب سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

٤١٠۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے سُمَیّ سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک دن میں سو بار سبحان اللہ وبحمدہٖ کہے اس کے گناہ اگر سمندر کی جھاگ (پھین) برابر ہوں جب بھی میٹ دیے جائیں گے ف

ف معاف ہو جائیں گے بعضوں نے اس سے یہ نکالا کہ تسبیح تہلیل سے افضل ہے حالانکہ تہلیل سب اذکار سے افضل ہے اور اس میں صریح حدیث وارد ہے۔ میں کہتا ہوں تسبیح تہلیل تکبیر تحمید سب میں فضیلت ہی فضیلت ہے اور اللہ کی یاد کسی طرح ہو دنیا ومافیہا سے افضل ہے اور موجب قرب اور کفارۂ معاصی ہے۔

---

٤١١۔ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَلِمَتَانِ خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ ثَقِيلَتَانِ فِي

ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابو زرعہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر ہلکے ہیں (ان کا کہنا آسان ہے) اور قیامت کے

الْمِيزَانِ حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمَنِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ۔

دن اعمال کے ترازو میں بہت بھاری (وزن دار) ہوں گے پروردگار کو بہت پسند ہیں۔ سبحان اللہ العظیم اور سبحان اللہ وبحمدہ۔

ف کیونکہ قیامت کے دن نیک اعمال اسی طرح برے اعمال جسم پکڑلیں گے جیسے دوسری حدیثوں سے ثابت ہے۔

---

## بَابُ فَضْلِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

## باب - اللہ تعالیٰ کی یاد کی فضیلت

۴۱۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ۔

ہم سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے دادا ابوبردہ سے انہوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعری سے۔ انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی یاد کرتا ہے اس کی مثال زندے کی سی ہے اور جو یاد نہیں کرتا اس کی مثال مردے کی سی ہے۔ ف

ف اللہ کی یاد گویا نور زندگی ہے اور اللہ کو بھول جانا گویا ظلمت موت ہے۔ بعضوں نے کہا اللہ کی یاد کرنے والے سے دوستوں کو فائدہ اور دشمنوں کو نقصان پہنچتا ہے اور اللہ کی یاد نہ کرنے والے سے کچھ نقصان نہیں پہنچتا تو وہ مردے کی طرح ہوا یہاں یہ اعتراض درست نہ ہوگا کہ اللہ کے نیک بندوں کے ان کے مرنے کے بعد بھی فیوض اور برکات پہنچتے ہیں جیسے اس کا تجربہ بہت سے صالحین اور اولیاء اللہ نے کیا ہے کیونکہ یہ فیوض اور برکات ان کی ارواح مقدسہ سے پہنچتے ہیں وہ مردہ نہیں ہیں مردہ ان کا جسم ہے جو گل سڑ کر خاک ہو جاتا ہے اور پیغمبروں کے اجسام بھی مردہ نہیں وہ جسم سمیت اپنی قبروں میں زندہ رہتے ہیں جیسے دوسری حدیث سے ثابت ہے لیکن اہل حدیث کے ایک طائفہ علماء جیسے ابن قیم وغیرہ نے مردوں کے فیوض اور برکات زندوں کو پہنچنے کا انکار کیا ہے اور یہ کہا ہے کہ صحیح حدیث کی رو سے جہاں آدمی مر گیا اس کا عمل منقطع ہو گیا اور مردہ تو خود زندہ کا محتاج رہتا ہے اس کی دعا اور ایصال ثواب وغیرہ کا امیدوار رہتا ہے ہم کہتے ہیں عموماً یہ خیال بالکل صحیح ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کا اور حال ہے وہ مرنے کے بعد بھی جب حکم الٰہی ہوتا ہے تو اپنے زائر پر توجہ فرماتے ہیں اور ان کی روح سے زائر کو بہت سے فیوض و برکات پہنچتے ہیں اور یہ امر بدون تجربہ کے ہر عامی ظاہر پرست شخص پر نہیں کھل سکتا اور اگر مردوں میں عموماً احساس اور سمع نہ ہوتا تو اہل قبور پر سلام کیوں مشروع ہوتا۔ کیا لکڑی پتھر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کرنے کا حکم دیا۔ اس کا وہی قائل نہ ہوگا جو نادان ہے۔

---

۴۱۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے

أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ مَا يَقُولُ عِبَادِي؟ قَالَ: يَقُولُونَ: يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ وَيَحْمَدُونَكَ وَيُمَجِّدُونَكَ، قَالَ: فَيَقُولُ: هَلْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: فَيَقُولُونَ لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْكَ، قَالَ: فَيَقُولُ: وَكَيْفَ لَوْ رَأَوْنِي؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْكَ كَانُوا أَشَدَّ لَكَ عِبَادَةً، وَأَشَدَّ لَكَ تَمْجِيدًا وَأَكْثَرَ لَكَ تَسْبِيحًا، قَالَ: يَقُولُ: فَمَا يَسْأَلُونِي؟ قَالُوا: يَسْأَلُونَكَ الْجَنَّةَ، قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَبِّ مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَوْ أَنَّهُمْ رَأَوْهَا، كَانُوا أَشَدَّ عَلَيْهَا حِرْصًا وَأَشَدَّ لَهَا طَلَبًا وَأَعْظَمَ فِيهَا رَغْبَةً، قَالَ: فَمِمَّ يَتَعَوَّذُونَ؟ قَالَ: يَقُولُونَ: مِنَ النَّارِ، قَالَ: يَقُولُ: وَهَلْ رَأَوْهَا؟ قَالَ: يَقُولُونَ: لَا وَاللَّهِ مَا رَأَوْهَا، قَالَ: يَقُولُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَوْهَا؟ قَالَ:

انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو رستے میں پڑے پھرتے ہیں اور اللہ کی یاد کرنے والوں کو ڈھونڈتے رہتے ہیں جہاں انہوں نے ایسے لوگ دیکھے جو اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ بس ایک دوسرے کو آوازیں دینے لگتے ہیں ادھر آؤ تمہارا مطلب حاصل ہو گیا (اللہ کی یاد کرنے والے مل گئے) بس یہ فرشتے جمع ہو کر پہلے آسمان تک اپنے پنکھوں (پروں) سے ان یاد کرنے والوں کے گرد امنڈتے رہتے ہیں (جب پروردگار کے پاس جاتے ہیں) تو پروردگار ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے زیادہ ہر ایک بات کو جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہہ رہے تھے وہ عرض کرتے ہیں تیری تسبیح اور تکبیر اور تحمید اور تمجید کر رہے تھے، وہ ان سے فرماتا ہے کیا ان بندوں نے مجھ کو دیکھا ہے؟ وہ کہتے ہیں قسم تیری ذات پاک کی انہوں نے تجھ کو نہیں دیکھا اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر کہیں وہ مجھ کو دیکھ لیتے تو کیا ہوتا فرشتے کہتے ہیں پھر تو اس سے بھی زیادہ تیری عبادت کرتے تیری بڑائی بیان کرتے تیری تسبیح کرتے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اچھا یہ تو کہو وہ مجھ سے کیا مانگتے ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں بہشت کا سوال کرتے ہیں اور کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انہوں نے بہشت کو دیکھا ہے فرشتے عرض کرتے ہیں؟ قسم تیری پاک ذات کی، انہوں نے بہشت نہیں دیکھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر کہیں بہشت دیکھی ہوتی تو کیا ہوتا وہ کہتے ہیں اگر بہشت دیکھی ہوتی تب تو اسے حاصل کرنے کے لیے اس سے بھی زیادہ اس کی حرص کرتے اور اس پر جان دیتے اس کی لو لگی رہتی۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اچھا کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں فرشتے کہتے ہیں دوزخ سے پناہ مانگتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

يَقُولُونَ: لَوْ رَأَوْهَا كَانُوا أَشَدَّ مِنْهَا فِرَارًا وَأَشَدَّ لَهَا مَخَافَةً، قَالَ: فَيَقُولُ: فَأُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ غَفَرْتُ لَهُمْ، قَالَ: يَقُولُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فِيهِمْ فُلَانٌ لَيْسَ مِنْهُمْ، إِنَّمَا جَاءَ لِحَاجَةٍ، قَالَ: هُمُ الْجُلَسَاءُ لَا يَشْقَى بِهِمْ جَلِيسُهُمْ، رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ، وَرَوَاهُ سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے فرشتے کہتے ہیں قسم ہے تیری ذات پاک کی دوزخ انہوں نے کہاں دیکھی ارشاد ہوتا ہے اگر کہیں دوزخ دیکھ لیتے تب کیا کیفیت ہوتی۔ فرشتے کہتے ہیں اگر دوزخ دیکھ لیتے تب تو اور زیادہ اس سے بھاگتے رہتے اور بے انتہا ڈرتے رہتے اس وقت اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میں تم کو گواہ کرتا ہوں میں نے ان بندوں کو بخش دیا ایک فرشتہ عرض کرتا ہے پاک پروردگار ان یاد کرنے والے بندوں میں ایک شخص کسی کام کے لیے آکر وہاں بیٹھ گیا تھا وہ ان لوگوں میں شریک نہ تھا۔ پروردگار ارشاد فرماتا ہے یہ ایسے بندے ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا بھی بدنصیب نہیں ہو سکتا ف۳ اس حدیث کو شعبہ نے بھی اعمش سے روایت کیا (اسی سند سے جو اوپر گذر چکی ہے) لیکن اس کو مرفوع نہیں کیا ف۴ اور سہیل نے بھی اس کو اپنے والد (ابوصالح) سے روایت کیا، انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ف۵

ف اس کا سمع اور بصر ہر جائے کام کر رہا ہے رتی رتی دیکھ رہا ہے ف۲ سبحان اللہ، اللہ اکبر، الحمد للہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہہ رہے تھے۔ دوسری روایت میں اور لاالہ الا اللہ کہہ رہے تھے آنا زیادہ ہے غرض یہ کلمہ ان سب باتوں کا جامع ہے۔ سبحان اللہ والحمد للہ ولاالہ الا اللہ واللہ اکبر ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ف۳ گو ان میں شریک نہ ہو کسی کام یا مطلب سے ان کے پاس بیٹھ گیا ہو۔ تو ان کی برکت اور طفیل سے وہ بھی بخش دیا گیا اسی حدیث سے اہل اللہ اور ذاکرین خدا کی بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی گو کسی ضرورت اور مطلب سے گیا ہو ان کے فیض اور برکت سے محروم نہیں رہتا اب افسوس ہے ان لوگوں پر جو پیغمبر صاحب کے ساتھ بیٹھنے والوں اور سفر اور حضر میں آپ کے ساتھ رہنے والوں کو بہشت سے محروم اور بدنصیب جانتے ہیں یہ کم بخت خود ہی محروم ہوں گے۔ ایک بار امیر خسرو دہلوی ملول اور محزون بیٹھے تھے حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہٗ نے پوچھا کہو کیا فکر ہے انہوں نے عرض کیا فکر یہ ہے کہ آپ کو تو آخرت میں مراتب عالیہ ملیں گے بہشت میں سدھاریں گے۔ میں معلوم نہیں کہاں رہ جاتا ہوں اور کس کس بلا میں مبتلا ہوتا۔ حضرت نظام الدین اولیاء نے فرمایا ارے خسرو تو اطمینان رکھ اگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے مجھ کو سرفراز فرمایا، مجھ پر نوازش کی تو میں قسم کھاتا ہوں جب تک تجھ کو ساتھ نہ لے لوں گا ہرگز بہشت میں نہیں جاؤں گا اس وقت امیر خسرو خوش ہو گئے ان کی ساری فکر جاتی رہی۔ ف۴ بلکہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا قول بیان کیا اس کو امام احمد نے وصل کیا ف۵ مرفوعاً اس کو امام مسلم نے اور امام احمد

نے وصل کیا۔

## بَابُ قَوْلِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔

٤١٤۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي عَقَبَةٍ أَوْ قَالَ فِي ثَنِيَّةٍ، قَالَ: فَلَمَّا عَلَا عَلَيْهَا رَجُلٌ نَادَى، فَرَفَعَ صَوْتَهُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، قَالَ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ قَالَ: فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ثُمَّ قَالَ: يَا أَبَا مُوسَى أَوْ يَا عَبْدَ اللهِ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ مِنْ كَنْزِ الْجَنَّةِ، قُلْتُ بَلَى، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ۔

## باب لاحول ولاقوة الا باللہ کہنے کی فضیلت

ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو سلیمان بن طرخان نے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے ابوموسی اشعری سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھاٹی میں گھسے یا ایک درے میں (جو دو پہاڑوں کے بیچ میں ہوتا ہے) جب اس کی بلندی پر پہنچے تو ایک مرد نے بلند آواز سے کہا۔ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی خچر پر سوار تھے۔ آپ نے فرمایا (اتنا چلانا کیا ضرور ہے) تم کسی بہرے یا غائب کو تھوڑے پکارتے ہو پھر فرمایا ابوموسیٰ یا یوں فرمایا عبداللہ بن قیس (یہ ابوموسیٰ کا نام ہے) میں تجھ کو بہشت کے خزانے کا ایک کلمہ تبلاؤں میں نے عرض کیا ضرور بتلایئے آپ نے فرمایا لاحول ولاقوة الا باللہ۔

## بَابُ لِلّٰهِ مِائَةُ اسْمٍ غَيْرَ وَاحِدٍ۔

٤١٥۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَفِظْنَاهُ مِنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً قَالَ: لِلّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ اسْمًا مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدًا لَا يَحْفَظُهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ۔

## باب۔ اللہ تعالیٰ کے ایک کم سو نام ہیں۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے کہا ہم نے یہ حدیث ابوالزناد سے یاد رکھی انہوں نے عبدالرحمٰن بن ہرمز سے روایت کی انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی (آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ننانوے (ایک کم سو) نام ہیں جو کوئی ان کو یاد کرلے وہ (ایک نہ ایک دن) بہشت میں جا پہنچا اور اللہ طاق ہے (ایک ہے) وہ طاق عدد کو پسند کرتا ہے

ف یہ ننانوے نام ترمذی کی روایت میں مذکور ہیں پر اس کی اسناد ضعیف ہے اور طبرانی کی روایت میں قائم اور دائم نام بھی آئے ہیں اور شدید اور اعلیٰ اور محیط اور مالک یوم الدین ۔ ابن حبان کی روایت میں رافع ابن خزیمہ کی روایت میں حاکم اور قریب اور ولی اور احد اور بیہقی کی روایت میں مغیث اور رب اور فرد اور کافی اور طاہر اور مبین اور صادق اور جمیل اور بادی اور قدیم اور بار اور وفی اور برھان اور شدید اور واقی اور قدیر اور حافظ اور عادل اور علی اور عالم اور احد اور ابد اور وتر اور ذوالقوۃ ۔ علی بن حزم نے کہا اسی نام قرآن اور صحیح حدیثوں میں پائے جاتے ہیں ابن حزم نے کہا قرآن میں ۶۸ نام ہیں نے پائے ہیں ۔ حاصل یہ ہے کہ اللہ کے اسماء توقیفی ہیں یعنی جو قرآن اور حدیث میں آئے ہیں انہی ناموں کا اطلاق جائز ہے اپنی طرف سے نام تراشنا درست نہیں ہے اب اختلاف ہے کہ اسم اعظم کون سا نام ہے بعضوں نے اس کا انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ہر ایک نام اسم اعظم ہے بعضوں نے کہا ہے ہو کا لفظ ہے بعضوں نے کہا اللہ بعضوں نے کہا اللہ الرحمٰن الرحیم بعضوں نے کہا الرحمٰن الرحیم الحی القیوم بعضوں نے کہا الحی القیوم بعضوں نے کہا الحنان المنان بدیع السمٰوٰت والارض ذوالجلال والاکرام بعضوں نے کہا ذوالجلال والاکرام بعضوں نے کہا اللہ لا الٰہ الا ہو الاحد الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوًا احد بعضوں نے کہا رب ۔ بعضوں نے کہا ۔ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ۔ بعضوں نے کہا اللہ الذی لا الٰہ الا ہو رب العرش العظیم ۔ بعضوں نے کہا لا الٰہ الا اللہ ۔ ف۲ یہی وجہ ہے کہ اس نے طاق چیزیں بہت رکھی ہیں جیسے آسمان سات ، سات زمینیں ، سات دن ، سات دوزخ کے فرشتے فرض نمازوں کی رکعتیں سترہ ، پانچ نمازیں وغیرہ وغیرہ ۔

---

## بَابُ الْمَوْعِظَةِ سَاعَةً بَعْدَ سَاعَةٍ

## باب ۔ ٹھیر ٹھیر کر فاصلے سے وعظ نصیحت کرنا تاکہ لوگ اکتا نہ جائیں ۔

۴۱۶ ۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي شَقِيقٌ قَالَ: كُنَّا نَنْتَظِرُ عَبْدَ اللَّهِ إِذْ جَاءَ يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، فَقُلْنَا: أَلاَ تَجْلِسُ؟ قَالَ: لاَ وَلَكِنْ أَدْخُلُ فَأُخْرِجُ إِلَيْكُمْ صَاحِبَكُمْ وَإِلاَّ جِئْتُ أَنَا فَجَلَسْتُ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِهِ فَقَامَ عَلَيْنَا فَقَالَ: أَمَا إِنِّي أُخْبَرُ بِمَكَانِكُمْ وَلَكِنَّهُ يَمْنَعُنِي مِنَ الْخُرُوجِ إِلَيْكُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَوَّلُنَا

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا مجھ سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق نے انہوں نے کہا ہم عبداللہ بن مسعودؓ کا انتظار کر رہے تھے اتنے میں یزید بن معاویہ کوفی (جو ایک تابعی تھے) آئے ہم نے ان سے کہا بیٹھو تم ہی کچھ بیان کرو ، انہوں نے کہا میں اندر جاتا ہوں اگر ہو سکا تو عبداللہ بن مسعودؓ کو لاتا ہوں ورنہ میں بیٹھ جاؤں گا (یہ کہہ کر وہ اندر گئے) عبداللہ بن مسعودؓ ان کا ہاتھ پکڑے ہوئے باہر آئے اور کھڑے کھڑے کہنے لگے ۔ مجھ کو معلوم ہو گیا تھا کہ تم یہاں موجود ہو پر میں نہ نکلا تو اس وجہ سے کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ مقررہ دنوں میں ہم کو وعظ نصیحت کیا کرتے (فاصلہ دے کر) آپ کا

بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهِيَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا۔

مطلب یہ تھا کہ ہم اکتا نہ جائیں ف۲

ف۲ کہ کب برآمد ہو کر وعظ شروع کرتے ہیں ف۲ تو میں نے بھی آپ کا یہی طریقہ اختیار کیا اور روز روز تم کو وعظ نصیحت کرنا پسند نہ کیا۔

---

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا

# كتاب الرقاق

# کتاب نرم دلی (رقت قلبی) کے بیان میں

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّقَاقِ وَأَنْ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةِ۔

باب۔ صحت اور فراغت کے بیان میں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا زندگی درحقیقت آخرت ہی کی زندگی ہے ف

ف باقی دنیا کی زندگی موت سے بدتر ہے، ہر وقت مرنے کا کھٹکا اور عذاب کا ڈر۔ وان الدار الآخرة لھی الحیوان، مرا در منزل جاناں چہ امن وعیش چوں ہر دم جرس فریاد میدارد کہ بر بندید محملہا۔

۴۱۷۔ حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيدٍ هُوَ ابْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ الصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ، قَالَ عَبَّاسٌ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن سعید بن ابی ہند نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی دو نعمتیں ایسی ہیں جن کی اکثر لوگ قدر نہیں کرتے ف اور ان کو برباد کرتے ہیں ایک تو تندرستی دوسرے فرصت (فراغت بے فکری) عباس بن عبدالعظیم عنبری نے کہا (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) ہم سے صفوان بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن سعید بن ابی ہند سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ایسی حدیث نقل کی۔

ف یعنی جب اللہ تعالیٰ تندرستی اور فراغت دے تو جلدی جلدی بہت سے نیک کام کرے اور آخرت کا توشہ بنا لے غفلت

اور بطالت میں اپنی اوقات خراب نہ کرے وقت سے زیادہ عزیز دنیا میں کوئی چیز نہیں ہے کوشش کرنا چاہیئے کہ کوئی گھڑی ان تین باتوں سے خالی نہ گزرے یا تو دنیا کے کمالات اور ہنر اور معاش کی تحصیل کر رہا ہو یا آخرت کے لیے خدا کی عبادت اور ثواب کے کاموں میں مصروف ہو یا یہ کہ سو رہا ہو یا آرام کر رہا ہو۔

وؔ سبحان اللہ کیا عمدہ نصیحت ہے مثل مشہور ہے تندرستی ہزار نعمت ہے اسی طرح فرصت اور دل کی فراغت بس یہ سارے جہان کی نعمتوں سے بڑھ کر ہیں اگر آدمی تندرست نہ ہو اور ساری دنیا کا مال و دولت مل جائے تو اس پر لعنت وہ کس کام کا۔ اسی طرح اگر سب کچھ ہو لیکن دل کا اطمینان نہ ہو تو کیا فائدہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں نعمتیں عطا فرمائی ہوں دنیا کی زندگی سے اسی نے حظ اٹھایا افسوس جاہل اور ظاہر بین لوگ مالداروں اور امیروں کو دیکھ کر یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بڑی عیش میں ہیں حالانکہ عیش ویش خاک کچھ نہیں۔ ان کا دل ہی جانتا ہے جس عذاب میں گرفتار ہیں عیش وہی لوگ کرتے ہیں۔ جن کی صحت اچھی ہے اور بہ قدر ضرورت اللہ تعالیٰ نے ان کو دولت بھی دی ہے نہ کسی کے قرض دار ہیں نہ کسی کے محتاج دل میں غنا اور تونگری سمائی ہوئی ہے بڑے سے بڑے دنیا کے بادشاہ و رئیس کی بھی خوشامد کی ان کو ضرورت نہیں ہے جو اپنے سے جھکا اس سے جھک جاتے ہیں جو اپنے سے رکا اس سے رک جاتے ہیں کچھ محنت مشقت، تجارت، زراعت، ہنر و شکاری سے اپنی روٹی پیدا کر لیتے ہیں دنیا کے نوابوں کے سامنے دست بستہ کھڑے ہونے اور جھک کر رکوع سلام کرنے کو بہت برا جانتے ہیں اس سے پرہیز رکھتے ہیں اللہ کی محبت میں غرق ہیں جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے وہ اس خالق کریم کے ارادے اور مشیت سے ہو رہا ہے وہی ان کو پسند ہے راضی بہ رضا ان کے سارے کام پروردگار کے حوالے ہیں اس کی مرضی وہ مردہ بدست زندہ کی طرح اپنے مالک کی کاروائی سے ہر طرح راضی اور خوش ہیں رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ۔

---

۴۱۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَةْ فَأَصْلِحِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةْ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا زندگی جو کچھ کہ ہے آخرت کی زندگی نیک کر انصار اور پردیسیوں کو اے خدا (یہ حدیث اوپر جنگ خندق کے باب میں گزر چکی ہے

---

۴۱۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ: حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيُّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ

ہم سے احمد بن مقدام نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے کہا ہم سے سہل بن سعد ساعدی نے انہوں نے کہا ہم جنگ خندق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ بنفس نفیس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَنْدَقِ وَهُوَ يَحْفِرُ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ وَبَصُرَ بِنَا فَقَالَ:

اللّٰهُمَّ لَا عَيْشَ إِلَّا عَيْشُ الْآخِرَهْ
فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَهْ

مٹی کھود رہے تھے اور ہم مٹی ڈھو رہے تھے آپ نے ہماری محنت کا حال دیکھ کر یہ شعر فرمائی۔

زندگی جو کچھ کہ ہے وہ آخرت کی زندگی
بخش دے انصار اور پردیسوں کو اے خدا

---

بَابُ مَثَلِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى: إِنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُونُ حُطَامًا وَفِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ

باب۔ آخرت کے سامنے دنیا کی کیا حقیقت ہے اس کا بیان اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ حدید میں) دنیا کی زندگی ہے کیا بس کھیل تماشا ہے اور کچھ نہیں اور بناؤ سنگار۔ اترانا مال اولاد کی کثرت پر فخر کرنا اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک مینہ برسے اور کھیتی ہری بھری ہو کر لہلانے لگے کبھی (کاشتکار) اس کو دیکھ کر خوش ہوں پھر ایک ہی ایکا آفت آئے زرد ہو جائے سوکھ کر چورہ چورہ ہو جائے (یہ دنیا کی آفت تو سہل ہے) آخرت میں دو باتیں ہیں یا تو سخت عذاب ہونا ہے یا خدا کی طرف سے گناہوں کی معافی اور اس کی رضا مندی غرض دنیا کی زندگی ایک دھوکے کی ٹٹی ہے اور کچھ نہیں۔

---

۴۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بہشت میں اتنی جگہ جتنی میں کوڑا رکھا جائے دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔

فِيهَا۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ۔

باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ دنیا میں اس طرح بسر کرے جیسے کوئی پردیسی ہو یا راہ چلتا مسافر۔

۴۲۱۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَبُو الْمُنْذِرِ الطُّفَاوِيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَنِي مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْكِبَيَّ فَقَالَ: كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن ابومنذر طفاوی نے انہوں نے سلیمان اعمش سے کہا مجھ سے مجاہد بن جبر نے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں مونڈھے تھام کر فرمایا دنیا میں پردیسی یا راہ چلتے مسافر کی طرح گزارہ کر۔ ابن عمرؓ کہا کرتے تھے جب شام ہو تو صبح کے انتظار میں مت رہ (جو نیک کام کرنا ہے وہ کر ڈال) اور جب صبح ہو تو شام کے انتظار میں مت رہ اور ایسا کر کہ تندرستی میں اپنی بیماری کا توشہ طیار کر لے اور زندگی میں موت کا سامان کر لے ف۲۔

ف۱ شاید بیماری میں عبادت نہ ہو سکے تو تندرستی میں خوب عبادت کر لے ف۲ کیونکہ موت کے بعد تو پھر کوئی عمل نہ ہو سکے گا

بَابٌ فِي الْأَمَلِ وَطُولِهِ، وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ، ذَرْهُمْ يَأْكُلُوا وَيَتَمَتَّعُوا وَيُلْهِهِمُ الْأَمَلُ فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ۔ وَقَالَ عَلِيٌّ: ارْتَحَلَتِ الدُّنْيَا مُدْبِرَةً وَارْتَحَلَتِ الْآخِرَةُ مُقْبِلَةً وَلِكُلِّ

باب۔ آرزو کی رسی لمبی ہونا اللہ تعالیٰ کا (سورۂ آل عمران میں) یہ فرمانا جو شخص دوزخ سے ہٹایا گیا اور بہشت میں بھیجا گیا وہی مراد کو پہنچا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کی ٹٹی ہے ف۱۔ سورۂ حجر میں فرمایا (ان کو کھانا پینا مزے اڑانا آرزو میں غافل چھوڑ دے عنقریب (اس کا نتیجہ) ان کو معلوم ہو جائے گا اور حضرت علیؓ نے کہا دنیا تو پیٹھ دیے ہوئے بھاگے چلی جاتی ہے اور آخرت سامنے منہ کیے چلی آتی ہے اور دنیا اور آخرت کے ہر ایک

وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا بَنُونَ فَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الْآخِرَةِ وَلَا تَكُونُوا مِنْ أَبْنَاءِ الدُّنْيَا، فَإِنَّ الْيَوْمَ عَمَلٌ وَلَا حِسَابَ وَغَدًا حِسَابٌ وَلَا عَمَلَ، بِمُزَحْزِحِهِ بِمُبَاعِدِهِ۔

کے الگ الگ بچے ہیں تو تم آخرت کے بچے بنو دنیا کے پٹھو مت بنو کیونکہ آج (دنیا میں) عمل کا دن ہے (محنت کا بیج بونے کا) حساب کتاب کچھ نہیں کل آخرت کے دن حساب و کتاب ہے عمل نہیں (سورۂ بقرہ میں جو ہے) بِمُزَحْزِحِهِ۔ اس کے معنی ہٹانے والا ۲۔

ف اس آیت سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ لمبی لمبی آرزوئیں کرنا نادانی ہے کیونکہ یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ تم ابھی زندہ رہو گے شاید موت آ لگی ہو ایک دن کا بھی آدمی کو بھروسہ نہیں بلکہ ایک منٹ کا بھی ۔ ف۲ یہ تفسیر امام بخاری نے اگلی آیت کی مناسبت سے ذکر کردی ہے اس میں زُحْزِحَ کا لفظ ہے بِمُزَحْزِحِهِ بھی اسی سے ہے اکثر نسخوں میں یہ عبارت نہیں ہے ۔

---

۴۲۲۔ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُنْذِرٍ عَنْ رَبِيعِ ابْنِ خُثَيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ خَطًّا فِي الْوَسَطِ خَارِجًا مِنْهُ وَخَطَّ خُطَطًا صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسَطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسَطِ وَقَالَ هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجٌ أَمَلُهُ وَهَذِهِ الْخُطَطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ فَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا وَإِنْ أَخْطَأَهُ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا۔

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو یحییٰ بن سعید قطان نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے کہا مجھ سے والد (سعید بن مسروق) نے انہوں نے منذر بن یعلی سے انہوں نے ربیع بن خثیم سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (زمین پر) ایک مربع بنایا اس کے بیچ میں ایک لکیر کی جو مربع سے باہر نکل گئی اور اس لکیر کے بازو جہاں سے لکیر شروع ہوئی چھوٹی چھوٹی لکیریں کیں (اس کی شکل یہ ہے) پھر فرمایا یہ (یعنی مربع کے اندر) آدمی ہے اور مربع اس کی موت ہے جو چاروں طرف سے اس کو گھیرے ہوئے ہے اور لمبی لکیر جو مربع سے باہر نکل گئی ہے آدمی کی آرزو (امید) ہے اور چھوٹی چھوٹی لکیریں عارضی آفات ہیں اگر ایک آفت سے بچ گیا تو دوسری نے آدبایا اگر اس سے بھی بچ گیا تو تیسری نے دبوچ لیا دیہ آفتیں تو صدہا ہیں بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی) ف۱

ف۱ آخر ایک نہ ایک دن آفت میں تشریف لے جائے گا اور آرزو کی رسی لٹکتی رہ جائے گی آرزو کی لکیر آپ نے اجل کے خطوط سے یعنی مربع کی چاروں لکیروں سے باہر کردی اس میں یہ اشارہ ہے کہ انسان وہ آرزوئیں لگاتا ہے جن کو اس کی عمر بھی کافی نہیں ہو سکتی اور انہی آرزوؤں میں گربہ موت ایک ہی ایکا اگر اپنے پنجہ سے دبوچ لیتی ہے ساری آرزوئیں دل ہی دل میں رہ جاتی

ہیں چلو چھٹی ہوئی اللہ کا شکر ہے کہ فقیر کی دو آرزوئیں تھیں ایک تو قرآن شریف کا ترجمہ عام فہم اور صحیح موافق تفاسیر صحابہ اور تابعین کے مرتب ہو جانا دوسری صحیح بخاری کا بھی ترجمہ اسی طرح اختصار کے ساتھ تیار ہو جانا یہ دونوں آرزوئیں حق تعالیٰ نے انجام کے قریب پہنچائی ہیں تفسیر مع ترجمہ تو پوری طرح طبع بھی ہوگئی ہے اور ترجمہ صحیح بخاری یہاں تک مرتب ہو گیا۔ اور گیارہ پارے چھپ بھی گئے ہیں اللہ سے امید ہے کہ میری زندگی ہی میں پوری چھپ جائے گی اب ان آرزؤں کے بعد مجھ کو کوئی آرزو ایسی اہم نہیں ہے یوں تو مقتضائے بشریت خیال آہی جاتا ہے مگر موت کے لیے طیار بیٹھا ہوں اگر موت آجائے تو میرے دل میں کوئی حسرت نہیں۔

---

٤٢٣۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: خَطَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطُوطًا فَقَالَ: هَذَا الأَمَلُ وَهَذَا أَجَلُهُ فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْخَطُّ الأَقْرَبُ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم فراہیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لکیریں زمین پر کھینچیں اور فرمایا یہ آدمی کی آرزو ہے یہ اس کی عمر ہے اور وہ اپنی لمبی آرزو کے پھیر میں رہتا ہے اتنے میں نزدیک کی لکیر یعنی موت آن پہنچتی ہے۔

---

بَابُ مَنْ بَلَغَ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ أَعْذَرَ اللهُ إِلَيْهِ فِي الْعُمُرِ لِقَوْلِهِ۔ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَا يَتَذَكَّرُ فِيهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ۔

باب۔ جس کی عمر ساٹھ برس کی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے عذر کا کوئی موقع باقی نہیں رکھا ف۱ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فاطر میں) فرمایا کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی کہ سمجھنے والا اس میں غور (حق بات کو) سمجھ سکتا تھا ف۲ اور (لطف یہ ہے کہ) ڈرانے والا پیغمبر بھی تمہارے پاس آچکا ف۳

ف۱ اب بھی اگر گناہ نہ چھوڑے تو سخت تأسف کے قابل ہے ف۲ اس عمر کی مقدار میں مفسرین کا اختلاف ہے کسی نے چالیس برس کسی نے چھیالیس کسی نے ساٹھ کسی نے ستر ابو نعیم کی روایت میں مرفوعاً یوں ہے جس عمر میں آدمی کو عذر کی جگہ نہیں رہتی وہ ۶۰ سال ہے ف۳ جب بھی تم نے کفر اور شرک نہ چھوڑا۔

---

٤٢٤۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ مُطَهَّرٍ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ

مجھ سے عبدالسلام بن مطہر نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن علی بن عطا نے انہوں نے معن بن محمد سے انہوں نے

مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَى امْرِئٍ أَخَّرَ أَجَلَهُ حَتَّى بَلَّغَهُ سِتِّينَ سَنَةً، تَابَعَهُ ابْنُ عَجْلَانَ وَأَبُو حَازِمٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ.

سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ نے اس آدمی کے لیے عذر کا کوئی موقع نہیں رکھا جس کو ساٹھ برس تک دنیا میں مہلت دی - معن بن محمد کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن عجلان اور ابوحازم سلمہ بن دینار نے بھی مقبری سے روایت کیا ف

ف محمد بن عجلان کی روایت کو طبرانی نے معجم اوسط میں اور ابوحازم کی روایت کو امام نسائی نے وصل کیا۔

---

٤٢٥- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا أَبُو صَفْوَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَابًّا فِي اثْنَتَيْنِ فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ، قَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ وَابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَأَبُو سَلَمَةَ.

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوصفوان عبداللہ بن سعید نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی، انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہ نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے مگر دو چیزوں کی محبت میں اس کا دل جوان رہتا ہے ایک تو دنیا کی محبت میں دوسرے طول عمر کی خواہش میں اور لیث بن سعد نے کہا (اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا) مجھ سے یونس بن سعید نے بیان کیا اور عبداللہ بن وہب نے بھی (اس کو امام مسلم نے وصل کیا) یونس سے روایت کی انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے خبر دی ف

ف پھر یہی حدیث نقل کی اس میں دنیا کے بدل مال کا لفظ ہے۔

---

٤٢٦- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْبَرُ ابْنُ آدَمَ

ہم سے مسلم بن ابراہیم فراہیدی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور دو باتیں اس میں

وَيَكْبَرُ مَعَهُ اثْنَانِ، حُبُّ الْمَالِ وَطُولُ الْعُمُرِ، رَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ

زیادہ ہوتی جاتی ہیں ایک تو مال کی محبت دوسرے طول عمر کی خواہش اس حدیث کو شعبہ نے بھی قتادہ سے روایت کیا ہے

ف یا جوان ہوتی جاتی ہیں (ابوعوانہ)

ف اس کو امام مسلم نے وصل کیا اس سند کے ذکر کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ قتادہ کی تدلیس کا شبہ رفع ہو کیونکہ شعبہ تدلیس کرنے والوں سے اس وقت روایت کرتے ہیں جب ان کے سماع کا یقین ہو جاتا ہے۔

---

## بَابُ الْعَمَلِ الَّذِي يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللهِ، فِيهِ سَعْدٌ۔

باب۔ جو عمل خالص خدا کی رضا مندی کے لیے کیا جائے اس باب میں سعد بن ابی وقاص کی حدیث ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ف

ف جو جنان وغیرہ میں اوپر کئی بار گزر چکی ہے اس میں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا تو اگر پیچھے بھی رہ جائے پھر کوئی عمل خالص خدا کی رضا مندی کے لیے کرے تو تیرا درجہ بلند ہوگا۔

۴۲۷۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي مَحْمُودُ بْنُ الرَّبِيعِ وَزَعَمَ مَحْمُودٌ أَنَّهُ عَقَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَقَلَ مَجَّةً مَجَّهَا مِنْ دَلْوٍ كَانَتْ فِي دَارِهِمْ قَالَ سَمِعْتُ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيَّ ثُمَّ أَحَدَ بَنِي سَالِمٍ قَالَ غَدَا عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللهِ إِلَّا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ۔

ہم سے معاذ بن اسد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو محمود بن ربیع انصاری نے خبر دی وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو یاد ہیں اور آپ کی وہ کلی بھی یاد ہے جو آپ نے ہمارے گھر کے ڈول سے لے کر مجھ پر کر دی تھی۔ یہ محمود عتبان بن مالک سے نقل کرتے ہیں جو بنی سالم قبیلے کے تھے۔ میں نے ان سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے قیامت کے دن جو کوئی بندہ ایسا آئے گا جس نے (دنیا میں) خالص اللہ کی رضامندی کے لیے لا الٰہ الا اللہ کہا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس پر دوزخ حرام کر دے گا۔

---

۴۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرٍو

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں

عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةُ۔

نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ، میرے اس مسلمان بندے کا بدلہ جس کے دنیا کے پیارے کو میں اٹھالوں (جیسے بیٹے بھائی وغیرہ کو) اور وہ صبر کرے (راضی برضا رہے کوئی ناشکری کا کلمہ زبان سے نہ نکالے) یہی ہے کہ اس کو بہشت دوں ف

ف اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ صبر کرنا اور راضی برضا رہنا بھی ایک عمل ہے جو خالص خدا کے لیے کیا جاتا ہے اور اس کا بدلہ اللہ تعالیٰ نے بہشت رکھا ہے ۔

---

## بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَالتَّنَافُسِ فِيهَا۔

## باب۔ دنیا کی بہار اور رونق سے اور اس کی ریجھ کرنے سے ڈرانا ۔

۴۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ كَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ ابْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْأَنْصَارُ

ہم سے اسمٰعیل بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے اسمٰعیل بن ابراہیم بن عقبہ نے انہوں نے (اپنے چچا) موسیٰ بن عقبہ سے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ سے عروہ بن زبیر نے بیان کیا ان سے مسور بن مخرمہ نے ان کو عمرو بن عوف نے خبر دی جو بنی عامر بن لوئی کے حلیف تھے اور جنگ بدر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن جراح کو بحرین کا جزیہ لانے کے لیے بھیجا، ہوا یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور وہاں کا حاکم علاء بن حضرمی کو مقرر کیا تھا خیر ابوعبیدہ بحرین سے یہ روپیہ لے کر آئے (ایک لاکھ اسی ہزار درہم) انصار نے جو سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اتنا روپیہ آیا ہے تو صبح کی نماز میں (سب دور دور سے آکر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے اور سلام پھیرتے ہی آپ کے سامنے آئے (حسن طلب کے طور پر) آپ ان کو دیکھ کر مسکرا دیے اور فرمانے لگے شاید تم ابوعبیدہ کے آنے کی اور روپیہ لانے

بِقُدُومِهِ فَوَافَتْهُ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْصَرَفَ تَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآهُمْ فَقَالَ: أَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ وَأَنَّهُ جَاءَ بِشَيْءٍ قَالُوا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَأَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللَّهِ مَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا وَتُلْهِيَكُمْ كَمَا أَلْهَتْهُمْ

کی خبر سن کر آئے ہو انہوں نے عرض کیا جی ہاں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا خوش ہو جاؤ اور خوشی کی امید رکھو تم کو اس روپیہ میں سے ضرور ملے گا، خدا کی قسم مجھ کو تمہاری محتاجی کا کچھ ڈر نہیں ہے بلکہ مجھ کو تو یہ ڈر ہے کہیں تم کو دنیا کی فراغت اگلی امتوں کی طرح نہ ہو جائے۔ پھر تم بھی اس کی محبت میں دیوانے ہو کر آخرت کو بھول جاؤ جیسے وہ بھول گئے تھے ف

ف اس حدیث میں آپ کا صریح معجزہ مذکور ہے آپ نے جیسے خبر دی تھی ویسا ہی ہوا مسلمانوں کو بڑی دولت اور حکومت ملی اور آخر انہوں نے دنیا میں غرق ہو کر اللہ کو بھلا دیا اور لگے آپس میں لڑنے اور جھگڑنے رشک اور حسد کرنے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پھر دشمن ان پر غالب ہو گئے اور ان کی دولت اور حکومت چھین لی اب کہیں خال خال جو مسلمانوں کی حکومت رہ گئی وہ بھی تباہ حالی میں ہے ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو گرانے اور اپنے جانے کی فکر میں ہے دولت کے استحکام اور تقویت کی فکر اسکو فرصت ہی نہیں ملتی ادھر مسلمان رئیسوں اور بادشاہوں کا عجیب حال ہے دیکھتے جاتے ہیں کہ نصاریٰ اپنے ملک میں ایک چھوٹا سا عہدہ بھی مسلمان کو نہیں دیتے لیکن یہ ہیں کہ لائق اور ذی علم مسلمان موجود ہوتے ہوئے نصاریٰ کو بلا بلا کر اپنے ملک کے عہدے اور خدمات دے رہے ہیں باوجودیکہ ان کو مسلمان رئیس سے ذرا بھی ہمدردی اور محبت نہیں ہوتی وہ تو اپنی حکومت کی خیر خواہی اور تقویت کی فکر میں رہتے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

---

۴۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے ابو الخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (مدینہ سے) نکل کر احد کے شہیدوں کے پاس گئے اور جیسے جنازے کی نماز میں دعا کرتے ہیں اس طرح ان شہیدوں کے لیے دعا کی پھر لوٹ کر (مدینہ میں)

إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: إِنِّي فَرَطُكُمْ وَأَنَا
شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى
حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ
خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ
وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ
تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنِّي أَخَافُ
عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا۔

منبر پر آئے اور فرمایا لوگو میں تمہارا پیش خیمہ ہوں اور قیامت کے دن تمہارے اعمال کی گواہی دوں گا اور خدا کی قسم میں تو جیسے اس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں (یعنی حوض کوثر کو) اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو زمین کے خزانوں کی، یا زمین کی کنجیاں عنایت فرمائی ہیں اور میں خدا کی قسم اس سے نہیں ڈرتا کہ تم میرے بعد پھر مشرک بن جاؤ گے ف۳ مگر مجھ کو ڈر بڑا، ڈر اس بات کا ہے کہ تم کہیں دنیا کی ریجھ نہ کرنے لگو۔

ف۱ یہ واقعہ جنگ احد سے آٹھ برس بعد کا ہے ف۲ یعنی ان ملکوں کی جن کو آپ کی امت نے فتح کیا ف۳ کیونکہ ایمان تمہارے دلوں میں جم گیا ہے اب شرک اختیار کرنا ناممکن ہے۔

۴۳۱۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي
مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ
بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
أَكْثَرَ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مَا يُخْرِجُ
اللَّهُ لَكُمْ مِنْ بَرَكَاتِ الْأَرْضِ، قِيلَ
وَمَا بَرَكَاتُ الْأَرْضِ؟ قَالَ زَهْرَةُ
الدُّنْيَا فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ هَلْ يَأْتِي
الْخَيْرُ بِالشَّرِّ؟ فَصَمَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يُنْزَلُ
عَلَيْهِ ثُمَّ جَعَلَ يَمْسَحُ عَنْ جَبِينِهِ
فَقَالَ: أَيْنَ السَّائِلُ؟ قَالَ: أَنَا، قَالَ
أَبُو سَعِيدٍ: لَقَدْ حَمِدْنَاهُ حِينَ طَلَعَ
ذَلِكَ، قَالَ: لَا يَأْتِي الْخَيْرُ إِلَّا بِالْخَيْرِ
إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَإِنَّ
كُلَّ مَا أَنْبَتَ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ حَبَطًا أَوْ
يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرَةِ أَكَلَتْ حَتَّى
إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتِ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطار بن یسار سے انہوں نے ابو سعید خدری رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں جو تم پر بڑا ڈر رکھتا ہوں وہ ان برکتوں کا جو اللہ تمہارے لیے زمین سے نکالے گا لوگوں نے کہا یا رسول اللہ زمین کی برکتوں سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا دنیا کا ساز و سامان ف۱ اس وقت ایک شخص کہنے لگا (نام نامعلوم) کیا اچھی چیز سے بھی برائی پیدا ہوتی ہے ف۲ یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو رہے ہم سمجھے آپ پر وحی اتر رہی ہے پھر آپ پیشانی سے پسینہ پونچھنے لگے اور فرمایا وہ پوچھنے والا شخص کہاں گیا، اس نے عرض کیا حاضر ہوں۔ ابو سعید خدری رضؓ کہتے ہیں ف۳ ہم اس کی تعریف کرنے لگے جب ف۴ ہم کو یہ حال معلوم ہوا، خیر آپ نے فرمایا دیکھو اچھی چیز سے تو اچھائی (بھلائی) ہی پیدا ہوتی ہے ف۵ یہ دنیا کا ساز و سامان (ظاہر میں) تر و تازہ اور شیریں ہے ف۶ جیسے ربیع کی فصل جو گھاس اور چارہ اگاتی ہے ف کسی جانور کا پیٹ پھلا کر (بدہضمی کرا کر) مار ڈالتی ہے کسی کو مرنے کے قریب کر دیتی ہے البتہ جو جانور (اعتدال کے ساتھ)

الشَّمْسَ فَاجْتَرَّتْ وَثَلَطَتْ وَبَالَتْ ثُمَّ عَادَتْ فَأَكَلَتْ وَإِنَّ هٰذَا الْمَالَ حُلْوَةٌ مَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ وَوَضَعَهُ فِي حَقِّهِ فَنِعْمَ الْمَعُونَةُ هُوَ وَمَنْ أَخَذَهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ۔

ہری ہری دوب چرے اور کو کہیں تنتے ہی دھوپ میں جاکر کھڑا ہو جگالی کرے پتلا ہگے، پیشاب کرے (جب یہ غذا ہضم ہو جائے اس وقت) پھر آکر چرے تو ایسا جانور ہلاک نہ ہوگا اسی طرح دنیا کے مال کو سمجھو ظاہر میں تو بہت شیریں اور (خوشنما) ہے مگر جو ایمانداری سے اس کو کمائے اور اچھے کاموں میں صرف کرے اس کے لیے تو یہ مال ثواب کمانے کا عمدہ ذریعہ ہوگا لیکن جو کوئی بے ایمانی سے ناحق (لوگوں کا) مال مارے اس کی مثال اس شخص جیسی ہوگی جو کھاتا ہے پر اس کا پیٹ نہیں بھرتا اس کو جوع البقر کا عارضہ ہو ف۹۔

ف۱ زراعت جانور سونا چاندی۔

ف۲ یعنی مال دولت اللہ کی نعمت سے برائی کیسے پیدا ہوگی ف۳ پہلے تو ہم نے اس کے پوچھنے کو برا سمجھا تھا اس خیال سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے شاید غصہ دلایا پھر ف۴ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پوچھنے سے ناراض نہیں ہوئے تعریف کی وجہ یہ تھی کہ اس کے سبب سے دین کی ایک بات معلوم ہوئی صحابہ کو اس سے بڑی خوشی ہوتی کہ باہر والا کوئی شخص آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دین کی باتیں پوچھے جیسے دوسری روایت میں ہے ف۵ مگر دوسرے کسی عارضہ کی وجہ سے برائی آن پڑتی ہے ف۶ گر اس کا انجام کبھی خراب ہوتا ہے ف۷ وہ پیداوار کیسی عمدہ ہوتی ہے مگر ف۸ یا اس کا حق ادا کرے زکوٰۃ وغیرہ نکالے ف۹ آخر کار ہو ہو کر وہ مر جاتا ہے ایسے جس شخص کے دل میں دنیا کی طمع ہو جائے حلال اور حرام کی قید نہ رکھے وہ ایک نہ ایک دن اسی طمع کی بدولت اپنی عزت یا جان کھو دیتا ہے اور مال سب کا سب پڑا رہ جاتا ہے ہزاروں آدمیوں کو اس پیر مال دنیا نے اسی مکر و فریب سے ہلاک کیا ہے۔

---

۴۳۲۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جَمْرَةَ قَالَ حَدَّثَنِي زَهْدَمُ ابْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، قَالَ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا میں نے ابوجمرہ سے سنا کہا مجھ سے زہدم بن مضرب نے بیان کیا کہا میں نے عمران بن حصین سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم میں بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں (صحابہ) پھر جو ان کے بعد والے ہیں (تابعین) پھر جو ان کے بعد والے ہیں (تبع تابعین) عمران

عِمْرَانُ فَمَا أَدْرِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ قَوْلِهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ يَكُونُ بَعْدَهُمْ قَوْمٌ يَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ۔

کہتے ہیں مجھ کو یاد نہیں رہا آپ نے دو بار فرمایا (ثم الذین یلونہم) یا تین بار پھر ان کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو بن بلائے گواہی دینے کو آن موجود ہوں گے اور امانت میں خیانت کریں گے ان کا کوئی بھروسہ نہیں کرنے کا، اور نذر اور منت مانیں گے لیکن اس کو پورا نہیں کرنے کے اور (خوب کھاپی کر) موٹے نہیں گے (ہٹے کٹے)

ف اگر تین بار فرمایا ہو تو اتباع تبع تابعین بھی آگئے جیسے امام بخاری وغیرہ ف ۲ یا جس بات کو انہوں نے نہیں دیکھا اس کی جھوٹی گواہی دیں گے کہ ہم نے دیکھا ہے

---

۴۳۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَجِيءُ مِنْ بَعْدِهِمْ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَتُهُمْ أَيْمَانَهُمْ وَأَيْمَانُهُمْ شَهَادَتَهُمْ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا انہوں نے ابوحمزہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم لوگوں میں بہتر میرے زمانے کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد والے ہیں پھر ان کے بعد والے ہیں پھر ان کے بعد ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے کبھی گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے ف

ف مطلب یہ ہے کہ نہ ان کو گواہی دینے میں کچھ باک ہوگا نہ قسم کھانے میں کوئی تامل ہوگا کبھی گواہی دے کر قسمیں کھائیں گے کبھی قسمیں کھا کر اس کے بعد گواہی دیں گے۔

---

۴۳۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا وَكِيعٌ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ خَبَّابًا وَقَدِ اكْتَوَى يَوْمَئِذٍ سَبْعًا فِي بَطْنِهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِالْمَوْتِ إِنَّ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

مجھ سے یحییٰ بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے وکیع نے کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابی خالد کوفی نے انہوں نے قیس بن ابی حازم بجلی سے انہوں نے کہا میں نے خباب بن ارت (صحابی مشہور) سے سنا انہوں نے (بیماری کی وجہ سے) اس دن اپنے پیٹ پر سات داغ لگوائے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو موت کی دعا کرنے سے منع فرمایا اگر آپ نے منع نہ کیا

سَلَّمَ مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ وَإِنَّا أَصَبْنَا مِنَ الدُّنْيَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ۔

ہوتا تو میں موت کی دعا کرتا (تاکہ اس تکلیف سے چھوٹ جاؤں) دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب دنیا سے گزر گئے اور دنیا ان کا کچھ بگاڑ نہ کر سکی (بلکہ انہوں نے دنیا کو آخرت کا توشہ بنایا) اور ہم کو دنیا کی دولت اتنی ملی کہ ہم نے اس کو مٹی کے سوا اور کسی کام میں خرچ کرنے کا موقع نہیں پایا ف

ف یعنی بے ضرورت عمارتیں بنوائیں جب آدمی کے پاس ضرورت سے زیادہ روپیہ ہوتا ہے تو اس کو یہی سوجھتی ہے کہ کوٹھیاں بنگلے عمارات بنواؤ۔

---

٤٣٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنِي قَيْسٌ قَالَ: أَتَيْتُ خَبَّابًا وَهُوَ يَبْنِي حَائِطًا لَهُ فَقَالَ إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ مَضَوْا لَمْ تَنْقُصْهُمُ الدُّنْيَا شَيْئًا وَإِنَّا أَصَبْنَا مِنْ بَعْدِهِمْ شَيْئًا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ۔

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے انہوں نے کہا مجھ سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ میں خباب بن ارت کے پاس گیا وہ اپنے مکان کی دیوار بنوا رہے تھے کہنے لگے ہمارے ساتھی (دوسرے صحابہ) تو دنیا سے گزر گئے اور دنیا ان کا کچھ بگاڑ نہ کر سکی ان کے بعد ہم کو اتنا پیسہ ملا کہ اس مٹی کے سوا (پانی یعنی عمارت) خرچ کرنے کا اور کوئی موقعہ ہم کو نہ ملا۔

---

٤٣٦۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ خَبَّابٍ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے خباب بن ارت سے انہوں نے کہا ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی تھی اور اس کا قصہ بیان کیا ف

ف جو اوپر کتاب الہجرۃ میں گزر چکا ہے اور آئندہ بھی باب فضل الفقر میں انشاء اللہ مذکور ہو گا۔

---

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى۔ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ وَعْدَ اللهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ

باب۔ اللہ تعالیٰ کا (سورۂ فاطر میں) فرمانا لوگو اللہ کا وعدہ (قیامت) برحق ہے ایسا نہ ہو دنیا کی زندگی تم کو دھوکے

الحیاۃُ الدُّنیا و لا یغرّنّکم باللّٰہِ الغرورُ إنّ الشّیطان لکم عدوٌّ فاتّخِذوہُ عدوًّا إنّما یدعوا حزبہٗ لیکونوا من أصحابِ السّعیرِ جمعُہٗ سُعُرٌ قال مجاھدٌ: الغرورُ الشّیطان

میں پھانس دے اور ایسا نہ ہو کہ شیطان تم کو پھسلا دے دیکھو شیطان تمہارا (پکا) دشمن ہے اس کو دشمن سمجھے رہنا وہ تو اپنے گروہ کو صرف اس مطلب سے (بُرے کاموں کی طرف) بلاتا ہے کہ وہ دوزخی بن جائیں آیت میں سعیر کا لفظ ہے اس کی جمع سُعُر آئی ہے مجاہد نے کہا (اس کو فریابی نے وصل کیا) غرور سے شیطان مراد ہے۔

ف بعضوں نے کہا ایک بہکا دینے والی چیز جو خدا سے غافل کر دے

---

۴۳۷۔ حدّثنا سعدُ بنُ حفصٍ، حدّثنا شیبانُ عن یحییٰ عن محمّدِ ابنِ إبراھیمَ القرشیِّ قال أخبرنی معاذُ بنُ عبدِ الرّحمنِ أنّ ابنَ أبانَ أخبرہٗ قال، أتیتُ عثمانَ بطھورٍ وھو جالسٌ علی المقاعدِ فتوضّأ فأحسنَ الوضوءَ ثمّ قال: رأیتُ النّبیَّ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ توضّأ وھو فی ھذا المجلسِ فأحسنَ الوضوءَ ثمّ قال، من توضّأ مثلَ ھذا الوضوءِ ثمّ أتی المسجدَ فرکعَ رکعتینِ ثمّ جلسَ غُفِرَ لہٗ ما تقدّمَ من ذنبِہٖ، قال وقال النّبیُّ صلّی اللّٰہُ علیہِ وسلّمَ: لا تغترّوا۔

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمن نے انھوں نے یحییٰ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم قرشی سے کہا مجھ کو معاذ بن عبدالرحمن نے خبر دی ان کو حمران بن ابان نے انہوں نے کہا میں حضرت عثمان رض کے پاس وضو کا پانی لے کر آیا وہ مقاعد میں بیٹھے تھے (جو مدینہ میں ایک جگہ ہے) انہوں نے اچھی طرح وضو کیا پھر کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی طرح وضو کرتے دیکھا وضو کے بعد آپ نے یہ فرمایا جو شخص اس طرح (وضو پورا کرے) پھر مسجد میں آ کر (تحیۃ المسجد کی) دو رکعتیں پڑھے ف پھر بیٹھے (دوسری نماز کا انتظار کرتا رہے) تو اس کے اگلے گناہ بخش دیے جائیں گے حضرت عثمان رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا اس پر مغرور نہ ہو جاؤ ف۲

ف مسلم کی روایت میں یوں ہے فرض نماز آ کر لوگوں کے ساتھ پڑھے ف۲ کہ سب گناہ بخش دیے گئے اب کیا فکر ہے کیونکہ تم کو کیا معلوم ہے کہ نماز مقبول ہوئی یا نہیں گناہ اسی نماز سے بخشے جائیں گے جو قبول ہوتی دوسرے یہ بھی معلوم نہیں کہ کون سے گناہ بخشے گئے صغیرہ اور کبیرہ دونوں یا صرف صغیرہ۔

---

## بابُ ذھابِ الصّالحین۔

## باب۔ نیک لوگوں کا قیامت کے قریب دنیا

سے اٹھ جانا۔

۴۳۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ بَيَانٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مِرْدَاسٍ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَتَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ أَوِ التَّمْرِ لَا يُبَالِيهِمُ اللهُ بَالَةً قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ يُقَالُ حُفَالَةٌ وَحُثَالَةٌ۔

ہم سے یحییٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انہوں نے بیان بن بشر سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے مرداس اسلمی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (قیامت کے قریب) نیک لوگ دنیا سے اٹھ جائیں گے ایک کے بعد ایک اور جو کے بھوسے یا کھجور کے کچرے کی طرح کچھ لوگ دنیا میں رہ جائیں گے جن کی اللہ تعالیٰ کو کچھ ذرا بھی پرواہ نہ ہوگی۔ امام بخاری نے کہا حفالہ اور حثالہ دونوں کے معنی ایک ہیں ف

ف یعنی بھوسہ کوڑا کچرا بعضے روایتوں میں حفالہ کا لفظ ہے بعضوں میں حثالہ کا اس لیے امام بخاری نے ان کی تفسیر کر دی کہ دونوں کا معنے ایک ہے بعضے نسخوں میں یہ عبارت "قال ابوعبداللہ یقال حفالہ و حثالہ" نہیں ہے۔

---

بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى۔ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ۔

باب۔ مال کے فتنے سے ڈرتے رہنا اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ تغابن میں) فرمانا تمہارے مال اور اولاد تمہارے لیے فتنہ ہیں (خدا کی آزمائش ہیں)

۴۳۹۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ وَالدِّرْهَمِ وَالْقَطِيفَةِ وَالْخَمِيصَةِ إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ وَإِنْ لَمْ يُعْطَ لَمْ يَرْضَ۔

مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبکر بن عیاش نے انہوں نے ابوحصین (عثمان بن عاصم) سے انہوں نے ابوصالح ذکوان سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشرفی کا بندہ اور روپیہ کا بندہ اور چادر کا بندہ اور سیاہ کملی کا بندہ یہ سب تباہ ہوئے (انہوں نے اپنی آخرت برباد کی) اگر ان کو ملا تو خوش نہ ملا تو ناخوش ف

ف یعنی ان میں حب فی اللہ کا نام نہیں جو ایمان کی نشانی ہے بلکہ دنیاوی غرض کے بندے ہیں جس سے کچھ دنیا کا فائدہ ہوا اس کے دوست بن گئے نہیں تو دشمن برا کہنے کو موجود، خدا ایسے لوگوں سے پناہ میں رکھے اگرچہ حب فی اللہ اکثر ملکوں میں کم ہوگیا ہے خالص اللہ کے لیے کسی عالم یا درویش سے محبت رکھنے والے بہت شاذ و نادر ہی پائے جاتے ہیں مگر حیدر آباد میں تو اس کا قحط ہے جیسے یہاں عالم اور علمائے دین کی ناقدری ہے ویسی میں نے کسی ملک میں نہیں

دیکھی رئیس اور نواب اور بادشاہ تو خیر یہاں کے عام مسلمانوں کو بھی عالم کی طرف ذرا بھی التفات نہیں ہوتا جو کوئی ان کو دنیا کا کچھ فائدہ پہنچائے گو وہ کتنا ہی ملحد اور بے دین ہو اس کے غلام بنے رہتے ہیں اس کی تعریفوں کے پل باندھ دیتے ہیں اللہ پناہ میں رکھے۔

---

٤٤٠۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَابْتَغَى ثَالِثًا وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ۔

ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا، انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے کہا میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آدمی (کی تو حرص) کا یہ حال ہے اگر اس کے پاس دو جنگل بھر مال (یا سونا) ہو تو (اس پر بھی قناعت نہ کرے گا) تیسرا جنگل ڈھونڈے گا اور آدمی کا پیٹ (جب مرے گا جب ہی) مٹی سے بھرے گا اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف (دل سے) رجوع ہو (دنیا کی حرص چھوڑ دے)

---

٤٤١۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا مَخْلَدٌ أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادٍ مَالًا لَأَحَبَّ أَنَّ لَهُ إِلَيْهِ مِثْلَهُ وَلَا يَمْلَأُ عَيْنَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللهُ عَلَى مَنْ تَابَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَلَا أَدْرِي مِنَ الْقُرْآنِ هُوَ أَمْ لَا، قَالَ وَسَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ يَقُولُ ذَلِكَ عَلَى الْمِنْبَرِ۔

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مخلد بن یزید نے خبر دی کہا ہم کو ابن جریج نے کہا میں نے عطاء بن ابی رباح سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباس رض سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر آدمی کے پاس ایک جنگل بھر مال اسباب ہو جب بھی دوسرے جنگل کی آرزو کرے گا اور آدمی کی آنکھ اسی وقت بھرے گی جب مٹی میں گرے گا اور اللہ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع ہوا ابن عباس نے کہا میں نہیں جانتا یہ قرآن کی آیت ہے جس کی تلاوت منسوخ ہو گئی) یا قرآن کی آیت نہیں (بلکہ حدیث ہے) عطا نے کہا میں نے عبداللہ بن زبیر کو یہ حدیث منبر پر بیان کرتے سنی (یعنی مکہ میں)

۴۴۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْغَسِيلِ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الزُّبَيْرِ عَلَى الْمِنْبَرِ بِمَكَّةَ فِي خُطْبَتِهِ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَوْ أَنَّ ابْنَ آدَمَ أُعْطِيَ وَادِيًا مَلْأً مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَانِيًا وَلَوْ أُعْطِيَ ثَانِيًا أَحَبَّ إِلَيْهِ ثَالِثًا وَلَا يَسُدُّ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن سلیمان بن غسیل نے انہوں نے عباس بن سہل بن سعد سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن زبیر رضؓ کو مکہ میں جب وہ خطبہ پڑھ رہے تھے یہ کہتے سنا لوگو! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر آدمی کو ایک جنگل بھر سونا مل جائے (جب بھی قناعت نہیں کرنے کا) دوسرا جنگل چاہے گا۔ اگر دوسرا بھی مل جائے تو تیسرا چاہے گا بات یہ ہے کہ آدمی کا پیٹ مٹی ہی بھرتی ہے (یعنی موت) اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع کرے۔

---

۴۴۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَوْ أَنَّ لِابْنِ آدَمَ وَادِيًا مِنْ ذَهَبٍ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ لَهُ وَادِيَانِ وَلَنْ يَمْلَأَ فَاهُ إِلَّا التُّرَابُ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ تَابَ وَقَالَ لَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنْ أُبَيٍّ قَالَ كُنَّا نَرَى هَذَا مِنَ الْقُرْآنِ حَتَّى نَزَلَتْ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو انس بن مالک نے خبر دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی کے پاس سونے کا ایک جنگل ہو تو پھر یہ چاہے گا کہ ویسے دو جنگل ہوں اس کے (حرص کو) منہ کو مٹی (موت) کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ تعالیٰ اسی کی توبہ قبول کرتا ہے جو اس کی طرف رجوع ہو امام بخاری نے کہا ہم سے ابوالولید (ہشام بن عبدالملک) نے (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) ف کہا ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے ابی بن کعبؓ سے انہوں نے کہا ہم تو یہ قرآن کی عبارت سمجھتے تھے یہاں تک کہ سورۃ الہاکم التکاثر۔ اتری۔ ف۲

ف تو یہ تعلیق نہیں ہے ف۲ اس وقت سے اس آیت کی تلاوت جاتی رہی اور سورۃ التکاثر کی تلاوت شروع ہوئی سورۂ تکاثر میں بھی یہی مضمون ہے کہ انسان کی حرص اور طمع کا بیان ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هٰذَا الْمَالُ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَقَالَ اللهُ تَعَالَى زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا قَالَ عُمَرُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّا لَا نَسْتَطِيْعُ إِلَّا أَنْ نَفْرَحَ بِمَا زَيَّنْتَهُ لَنَا، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ أُنْفِقَهُ فِي حَقِّهِ۔

باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا یہ دنیا کا مال (ظاہر میں) بہت شیریں ہرا بھرا ہے اور اللہ تعالیٰ کا (سورۂ آل عمران میں) فرمانا۔ لوگوں کو عموماً خواہشوں کی محبت ولے اچھی معلوم ہوتی ہے جیسے عورتیں، بیٹے، سونے چاندی کے ڈھیر کے ڈھیر، عمدہ نشان کیے ہوئے گھوڑے، بیل گورو، کھیت یہ سب چیزیں دنیا کے سازو سامان ہیں۔ اور حضرت عمرؓ نے کہا (اس کو دارقطنی نے غرائب مالک میں وصل کیا) یا اللہ ہم سے تو بن نہیں پڑتا ان چیزوں کے ملنے سے خوش ہوتے ہیں جن کی محبت تو نے ہمارے دل میں ڈال دی ہے ف یا اللہ میں یہ چاہتا ہوں ان چیزوں کو انہی کاموں میں خرچ کروں جن میں خرچ کرنا چاہیئے۔ ف۲

ف یعنی دنیا کے مال واسباب اولاد وغیرہ کی ف۲ یعنی نیک اور ثواب کے کاموں میں۔

---

٤٤٤۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُوْلُ: أَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ وَسَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ هٰذَا الْمَالُ وَرُبَّمَا قَالَ سُفْيَانُ قَالَ لِيْ يَا حَكِيْمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيْبِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهُ فِيْهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا میں نے زہری سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب نے خبر دی انہوں نے حکیم بن حزامؓ سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا (کچھ روپیہ مانگا) آپ نے عنایت فرمایا پھر سوال کیا پھر دیا پھر سوال کیا تو پھر دیا پھر فرمانے لگے یہ مال کبھی سفیان بن عیینہ نے یوں کہا پھر فرمانے لگے۔ حکیمؓ یہ دنیا کا مال (ظاہر میں) تو ہرا بھرا شیریں (اور خوشنما) ہے لیکن جو کوئی اس کو سیر چشمی سے لے گا زیادہ حرص نہ کرے گا اس کو تو برکت ہوگی اور جو کوئی اس میں نیت لگا کر (حرص اور طمع سے) لے گا اس کو برکت نہ ہوگی اس کی مثال اس شخص کی سی ہوگی جو کھاتا ہے پر سیر نہیں ہوتا اور یہ بھی سمجھ رکھ کہ اوپر والا ہاتھ (دینے والا) نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے بہتر ہے۔

## بَابُ مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ فَهُوَ لَهُ

باب۔ آدمی جو مال اللہ کی راہ میں دے وہی اس کا مال ہے۔

۴۴۵۔ حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ التَّيْمِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ؟ قَالُوا، يَا رَسُولَ اللهِ مَا مِنَّا أَحَدٌ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ، قَالَ فَإِنَّ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالُ وَارِثِهِ مَا أَخَّرَ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے ابراہیم تیمی نے انہوں نے حارث بن سوید سے کہ عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کون ایسا ہے جس کو اپنے وارث کا مال خود اس کے مال سے زیادہ پیارا ہو لوگوں نے عرض کیا ایسا تو کوئی نہیں ہے ہر ایک کو اپنا ہی مال زیادہ پیارا ہے ف۱ آپ نے فرمایا پھر تو (یہ سمجھ لو کہ) آدمی کا مال وہی ہے جو اس نے آگے بھیجا ف۲ اور جتنا مال چھوڑ گیا ف۳ وہ اس کے وارثوں کا ہے ف۴

ف۱ یعنی ہر ایک یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مال سے آپ نفع اٹھائے یہ نہیں کہ مال تو اس کا خرچ ہو اور مزے دوسرے لوگ اڑائیں ف۲ اللہ کی راہ میں دیا آخرت کے لیے ذخیرہ ہوا ف۳ وہ اس کا مال درحقیقت نہیں ہے بلکہ ف۴ ایک صاحب اپنا مال فقیروں میں تقسیم کر رہے تھے بڑا ہجوم تھا ان سے کسی نے پوچھا اجی یہ تم نے کیا ہڑ بونگ مچا رکھا ہے انہوں نے کہا بھائی میں انتہا کا بخیل ہوں مال کی محبت میں غرق ہوں میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنا سارا مال اپنے ساتھ لے جاؤں اسی کا بندوبست کر رہا ہوں میں ان لوگوں کی سی سخاوت کہاں سے لاؤں جو عمر بھر لگ کر محنت مشقت اٹھا کر پھر اپنا سارا مال دوسروں کو دے جاتے ہیں۔

---

## بَابُ الْمُكْثِرُونَ هُمُ الْمُقِلُّونَ

وَقَوْلُهُ تَعَالَى۔ مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ، أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔

باب۔ جو لوگ دنیا میں زیادہ مالدار ہیں وہی آخرت میں نادار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ ہود میں) فرمایا جو شخص (نیکیاں کر کے) دنیا کا ساز و سامان اور اس کی زندگی کا طلبگار ہوگا ہم لوگوں کے اعمال کا بدلہ دنیا ہی میں ان کو پورا دے دیں گے اور وہ دنیا میں گھاٹا نہیں اٹھانے کے پر ان لوگوں کے لیے آخرت میں دوزخ کے سوا اور کچھ نہیں ہے دنیا میں جتنے نیک کام کیے وہ آخرت میں کچھ کام نہیں آنے کے سبب (حرف غلط کی طرح) مٹ جائیں گے ف۱

ف۱ کیونکہ انہوں نے اللہ کی رضامندی اور بہبودی آخرت کے لیے تو کوئی نیک کام کیا ہی نہ تھا بلکہ اس لیے کہ دنیا کی زندگی چین

کے ساتھ گزرے لوگ تعریف و توصیف کریں پھر نیکی کا آخرت میں کیوں ثواب ملنے لگا

۴۴۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ خَرَجْتُ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَحْدَهُ وَلَيْسَ مَعَهُ إِنْسَانٌ قَالَ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَكْرَهُ أَنْ يَمْشِيَ مَعَهُ أَحَدٌ قَالَ فَجَعَلْتُ أَمْشِي فِي ظِلِّ الْقَمَرِ فَالْتَفَتَ فَرَآنِي فَقَالَ مَنْ هَذَا؟ قُلْتُ: أَبُو ذَرٍّ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ قَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَالَهْ، قَالَ فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ إِنَّ الْمُكْثِرِينَ هُمُ الْمُقِلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ خَيْرًا فَنَفَحَ فِيهِ يَمِينَهُ وَشِمَالَهُ وَبَيْنَ يَدَيْهِ وَوَرَاءَهُ وَعَمِلَ فِيهِ خَيْرًا قَالَ: فَمَشَيْتُ مَعَهُ سَاعَةً فَقَالَ لِي، اجْلِسْ هَهُنَا، قَالَ فَأَجْلَسَنِي فِي قَاعٍ حَوْلَهُ حِجَارَةٌ فَقَالَ لِي: اجْلِسْ هَهُنَا حَتَّى أَرْجِعَ إِلَيْكَ قَالَ فَانْطَلَقَ فِي الْحَرَّةِ حَتَّى لَا أَرَاهُ فَلَبِثَ عَنِّي فَأَطَالَ اللُّبْثَ ثُمَّ إِنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُقْبِلٌ وَهُوَ يَقُولُ: وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنَى، قَالَ: فَلَمَّا جَاءَ لَمْ أَصْبِرْ حَتَّى قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاءَكَ مَنْ تُكَلِّمُ فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ مَا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے ابوذر سے انہوں نے کہا میں ایک رات (اپنے گھر سے) باہر نکلا کیا دیکھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکیلے جا رہے ہیں ایک آدمی بھی آپ کے ساتھ نہیں ہے میں یہ سمجھ کر کہ شاید آپ نے کسی کو اپنے ساتھ لے چلنا پسند نہیں کیا ہے (آپ کے پاس نہیں گیا) دور ہی دور چاندنی سے الگ سایہ میں چلنے لگا ایک بار گی آپ نے نگاہ جو پھیری تو مجھ کو دیکھ لیا پوچھا کون؟ میں نے کہا میں ہوں ابوذر اللہ مجھ کو آپ پر سے قربان کرے فرمایا ابوذر ادھر آ، اس وقت میں ایک گھڑی تک آپ کے ساتھ ساتھ چلتا رہا پھر آپ نے فرمایا جو لوگ دنیا میں بہت مال و دولت رکھتے ہیں آخرت میں وہی لوگ نادار ہوں گے۔ البتہ وہ شخص جس کو اللہ نے دولت دی ہو پھر وہ داہنے اور بائیں اور سامنے اور پیچھے (چاروں طرف) اس کو لٹائے (محتاجوں کو دے) اور دولت کو نیک کام میں خرچ کرے وہ آخرت میں نادار نہ ہوگا۔ ابوذرؓ کہتے ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ایک صاف ہموار میدان میں بٹھلا دیا جس کے گرد گرد پتھر تھے اور فرمایا کہ جب تک میں لوٹ کر آؤں تو یہیں بیٹھا رہیو ابوذر کہتے ہیں یہ فرما کر آپ پتھریلی زمین میں تشریف لے گئے اتنے دور چلے گئے کہ میری نظر سے غائب ہو گئے اور بہت دیر لگائی اس کے بعد میں نے دیکھا آپ تشریف لا رہے ہیں اور یہ فرما رہے ہیں گو وہ زنا اور چوری کرے جب آپ آن پہنچے تو مجھ سے رہا نہ گیا میں نے کہا یا رسول اللہ اللہ مجھ کو آپ پر سے صدقے کرے آپ اس پتھریلی زمین کے

سَمِعْتُ أَحَدًا يَرْجِعُ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ: ذٰلِكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِي فِي جَانِبِ الْحَرَّةِ، قَالَ: بَشِّرْ أُمَّتَكَ أَنَّهُ مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ يَا جِبْرِيلُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ وَإِنْ سَرَقَ وَإِنْ زَنٰى؟ قَالَ: نَعَمْ وَإِنْ شَرِبَ الْخَمْرَ، قَالَ النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ وَحَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ رُفَيْعٍ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ بِهٰذَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ: حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ مُرْسَلٌ لَا يَصِحُّ إِنَّمَا أَوْرَدْنَاهُ لِلْمَعْرِفَةِ، وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ، قِيلَ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ حَدِيثُ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ مُرْسَلٌ أَيْضًا لَا يَصِحُّ، وَالصَّحِيحُ حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ وَقَالَ اضْرِبُوا عَلٰى حَدِيثِ أَبِي الدَّرْدَاءِ، هٰذَا إِذَا مَاتَ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عِنْدَ الْمَوْتِ۔

کنارے پر کس سے باتیں کر رہے تھے میں نے تو کسی شخص کی آواز نہیں سنی جو آپ کو کچھ جواب دیتا ہو۔ فرمایا وہ جبریل علیہ السلام تھے اس کالی پتھریلی زمین کے کنارے مجھ سے ملے کہنے لگے تم اپنی امت کو یہ خوشخبری سنا دو جو کوئی تمہاری امت میں سے ایسی حالت میں مر جائے کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو (گو دوسرے گناہوں میں گرفتار ہو) وہ (ایک نہ ایک دن ضرور) بہشت میں جائے گا۔ اس وقت میں نے کہا جبریل! اگر وہ زنا اور چوری کرے؟ انہوں نے کہا ہاں اگر وہ زنا اور چوری کرے! پھر میں نے کہا گو وہ زنا اور چوری کرے

انہوں نے کہا ہاں اور گو وہ شراب بھی پیئے۔ نضر بن شمیل نے کہا ہم کو شعبہ نے خبر دی انہوں نے کہا ہم سے حبیب بن ابی ثابت اور اعمش اور عبدالعزیز بن رفیع نے بیان کیا ان تینوں نے کہا ہم سے زید بن وہب نے (پھر یہی حدیث نقل کی) ف امام بخاری نے کہا ابو صالح نے جو اس باب میں ابو الدرداء سے روایت کی وہ منقطع ہے (ابو صالح نے ابو الدرداء سے نہیں سنا) اور صحیح نہیں ہے ہم نے یہ بیان کر دیا ہے تاکہ اس حدیث کا حال معلوم ہو جائے اور صحیح ابوذر کی حدیث ہے (جو اوپر گذر چکی ہے) کسی شخص نے امام بخاری سے کہا عطاء بن یسار نے بھی تو یہ حدیث ابو درداء سے روایت کی ہے انہوں نے کہا وہ بھی مرسل ہے صحیح نہیں ہے وہ آخر صحیح وہی ابوذر کی حدیث نکلی۔ امام بخاری نے کہا ابو الدرداء کی حدیث چھوڑ دو وہ سند لینے کے لائق نہیں اور ابوذر کی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب مرتے وقت لا الٰہ الا اللہ کہے (توحید پر خاتمہ ہو) ول۔

ف۱ اس سے یہ غرض تھی کہ آپ مجھ کو نہ دیکھیں ف۲ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے گو وہ شراب پئے اس حدیث کی شرح اوپر کئی بار گزر چکی ہے۔ اہل سنت کا مذہب گناہ گار مومن کے باب میں جو بن توبہ کیے مرجائے یہی ہے کہ اس کا امر اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے خواہ گناہ معاف کر کے اس کو بلا عذاب بہشت میں لے جائے یا چند روز عذاب کر کے اس کے بعد بہشت عطا فرمائے۔ لیکن مرجیہ اور معتزلہ نے اس کے خلاف کہا ہے مرجیہ تو کہتے ہیں جب آدمی مومن ہو تو کوئی گناہ اس کو ضرر نہ دے گا وہ بلا عذاب بہشت میں جائے گا اور معتزلہ کہتے ہیں اگر بن توبہ کئے مر جائے تو ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔ ف۳ اس سند کے بیان سے امام بخاری نے عبدالعزیز کا سماع زید بن وہب سے کھول دیا ہے اور اگلی روایت میں جو شبہ تدلیس کا ہوتا تھا اس کو رفع کر دیا ف۴ اس میں بھی یہی مضمون ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اپنے پروردگار کے سامنے جانے کا ڈر رکھتا ہے اس کو بہشت ملے گی ابوالدرداء نے کہا اگر وہ زنا اور چوری کرتا ہو۔ ابوالدرداء نے پھر یہی کہا آپ نے پھر وہی جواب دیا تیسری بار میں یوں فرمایا گو ابوالدرداء کی ناک کو مٹی لگے ف۵ کیونکہ عطاء بن یسار نے بھی ابوالدرداء سے نہیں سنا مگر حافظ نے کہا کہ ابن ابی حاتم اور طبرانی اور بیہقی کی روایتوں میں اس کی صراحت ہے کہ عطاء نے ابوالدرداء سے سنا ف۶ وہ ایک نہ ایک دن ضرور بہشت میں جائے گا گو کتنا گناہ گار ہو بعضے نسخوں میں یوں ہے قال ابوعبداللہ ہذا اذا تاب وقال لا الہ الا اللہ عند الموت یعنی ابوذر کی حدیث اس شخص کے باب میں ہے جو گناہ سے توبہ کرے اور مرتے وقت لا الہ الا اللہ کہے۔

---

## بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا۔

**باب۔** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر احد پہاڑ برابر سونا میرے پاس ہو تو بھی مجھ کو یہ پسند نہیں اخیر حدیث تک۔

۴۴۷۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيعِ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَرَّةِ الْمَدِينَةِ فَاسْتَقْبَلَنَا أُحُدٌ فَقَالَ: يَا أَبَا ذَرٍّ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: مَا يَسُرُّنِي أَنَّ عِنْدِي مِثْلَ أُحُدٍ هَذَا ذَهَبًا تَمْضِي عَلَيَّ ثَالِثَةٌ وَعِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ إِلَّا أَنْ أَقُولَ بِهِ فِي عِبَادِ اللهِ

ہم سے حسن بن ربیع نے بیان کیا کہا ہم سے ابوالاحوص (سلام بن سلیم) نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے زید بن وہب سے انہوں نے کہا ابوذر غفاری کہتے تھے میں مدینہ کی کالی پتھریلی زمین پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا اتنے میں سامنے سے احد کا پہاڑ دکھلائی دیا۔ آپ نے فرمایا ابوذر میں نے عرض کیا حاضر ہوں میں، یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اگر اس پہاڑ برابر سونا میرے پاس ہو اور میں تین دن سے زیادہ اس میں ایک اشرفی برابر سونا اپنے پاس رہنے دوں تو یہ مجھ کو اچھا نہیں لگتا بلکہ تین دن کے اندر سب بانٹ دوں البتہ اگر کسی کا قرض مجھ پر آتا ہو

هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ ثُمَّ مَشَى فَقَالَ إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمُ الْأَقَلُّونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا مَنْ قَالَ هَكَذَا وَهَكَذَا وَهَكَذَا عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَقَلِيلٌ مَا هُمْ، ثُمَّ قَالَ لِي مَكَانَكَ، لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ ثُمَّ انْطَلَقَ فِي سَوَادِ اللَّيْلِ حَتَّى تَوَارَى فَسَمِعْتُ صَوْتًا قَدِ ارْتَفَعَ فَتَخَوَّفْتُ أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ قَدْ عَرَضَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَدْتُ أَنْ آتِيَهُ فَذَكَرْتُ قَوْلَهُ لِي "لَا تَبْرَحْ حَتَّى آتِيَكَ" فَلَمْ أَبْرَحْ حَتَّى أَتَانِي، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتًا تَخَوَّفْتُ فَذَكَرْتُ لَهُ فَقَالَ وَهَلْ سَمِعْتَهُ؟ قُلْتُ نَعَمْ، قَالَ: ذَاكَ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَقَالَ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قَالَ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ۔

اس کے ادا کرنے کے لیے کچھ رکھ چھوڑوں تو یہ اور بات ہے میں سارا سونا اللہ کے بندوں کو بانٹ دوں داہنے بائیں پیچھے (تینوں طرف والوں کو) یہ فرما کر آپ چلنے لگے پھر فرمایا جو لوگ دنیا میں بہت مال و دولت رکھتے ہیں، آخرت میں وہی ٹٹ پونجیے ہوں گے البتہ جو شخص اپنے مال دولت کو داہنے بائیں پیچھے تینوں طرف والوں کو تقسیم کرتا رہے (جوڑ کر نہ رکھے) وہ ٹٹ پونجیا نہ ہوگا اس قسم کے (سخی) لوگ کم ہیں ابوذر کہتے ہیں اس کے بعد آپ نے فرمایا جب تک میں لوٹ کر نہ آؤں تو یہیں ٹھہرا رہیو یہاں سے سرکنا نہیں یہ فرما کر آپ اندھیری رات میں اتنے دور چلے گئے کہ نظر سے غائب ہو گئے پھر میرے کان میں کچھ آواز آئی اور آواز بھی پکارنے کی میں ڈرا کہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی واقعہ نہ پیش آگیا ہو (کسی دشمن نے حملہ کیا ہو) اور میں نے یہ قصد کیا کہ آگے بڑھ کر دیکھوں تو لیکن مجھ کو آپ کا یہ ارشاد یاد آگیا کہ آپ نے فرمایا تھا جب تک میں لوٹ کر نہ آؤں تو یہاں سے نہ سرکیو آخر میں اسی جگہ ٹھہرا رہا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے ایک آواز سنی تھی تو ڈر گیا تھا کہیں آپ کو نقصان نہ پہنچا ہو اور میرے دل میں جو آیا تھا وہ آپ سے بیان کر دیا۔ ف آپ نے پوچھا ابوذر رضؓ تو نے یہ آواز سنی تھی میں نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا وہ جبریل کی آواز تھی جبریل میرے پاس آئے کہنے لگے تمہاری امت میں سے جو کوئی اس حال میں مرجائے کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو تو بہشت میں جائے گا میں نے کہا گو وہ زنا اور چوری کرے انہوں نے کہا گو وہ زنا اور چوری کرے۔

ف کہ میں آگے بڑھ کر دیکھنے ہی کو تھا لیکن آپ کا ارشاد یاد آگیا اور بس اسی جگہ ٹھہرا رہا۔

٤٤٨۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبٍ، حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ، وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ لِي مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِي أَنْ لَا تَمُرَّ عَلَيَّ ثَلَاثُ لَيَالٍ وَعِنْدِي مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا شَيْئًا أَرْصُدُهُ لِدَيْنٍ۔

ہم سے احمد بن شبیب نے بیان کیا کہا ہم سے میرے والد (شبیب بن سعید) نے انہوں نے یونس سے اور لیث بن سعد نے کہا ف مجھ سے یونس نے بیان کیا انہوں نے ابن شہاب زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ (بن مسعود رض) سے انہوں نے کہا ابوہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میرے پاس احد پہاڑ برابر سونا ہو تو بھی اس پر خوش ہوں گا کہ تین دن گزرنے سے پہلے اس میں سے کچھ میرے پاس باقی نہ رہے (سب تقسیم کردوں) البتہ اگر کسی کا قرض ادا کرنے کے لیے کچھ رکھ چھوڑوں تو یہ اور بات ہے۔

ف اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا۔

## بَابُ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى - أَيَحْسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهِ مِنْ مَالٍ وَبَنِينَ - إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى - مِنْ دُونِ ذَلِكَ هُمْ لَهَا عَامِلُونَ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: لَمْ يَعْمَلُوهَا لَا بُدَّ مِنْ أَنْ يَعْمَلُوهَا۔

**باب۔** مالدار وہ ہے جس کا دل غنی ہے۔ ف اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مومنون میں) فرمایا کیا یہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جو مال اور اولاد دے کر ان کی مدد کیے چلے جاتے ہیں اخیر آیت ولہم اعمال من دون ذالک ہم لہا عاملون تک ف سفیان بن عیینہ نے (اپنی تفسیر میں) کہا ہم لہا عاملون سے یہ مراد ہے کہ ابھی وہ اعمال انہوں نے نہیں کیے لیکن ضرور ان کو کرنے والے ہیں ف۳

ف یعنی دل میں طمع اور حرص نہ ہو گو ان کے پاس روپیہ تھوڑا ہو اگر روپیہ بہت ہو لیکن دل میں بخیلی اور طمع اور لالچ ہو تو وہ درحقیقت غنی نہیں ہے بلکہ محتاج ہے، آنانکہ غنی ترانند محتاج ترانند ف۲ اس آیت کے لاکر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ مطلق مالداری آدمی کے لیے کوئی اچھی چیز نہیں ہے بلکہ وہی مالداری بہتر ہے جو اللہ کی اطاعت اور پرہیزگاری کے ساتھ ہو ورنہ استدراج اور مکر الٰہی ہے جیسے اس آیت سے نکلتا ہے ف۳ کیونکہ ان کی قسمت میں دوزخ لکھی گئی ہے وہ خواہ مخواہ برے اعمال کریں گے۔

٤٤٩۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، حَدَّثَنَا أَبُو حَصِينٍ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبکر بن عیاش نے کہا ہم سے ابوحصین نے انہوں نے ابوصالح ذکوان

عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْغِنَى عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغِنَى غِنَى النَّفْسِ۔

سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا امیری اور تونگری بہت مال اور اسباب ہونے سے نہیں ہوتی بلکہ دل کے غنی ہونے سے۔

## بَابُ فَضْلِ الْفَقْرِ۔

## باب۔ فقیری کی فضیلت ف

ف فقیری سے مراد مال و دولت کی کمی ہے لیکن دل کے غنا کے ساتھ یہ فقیری محمود اور سنت ہے انبیاء اور اولیاء کی لیکن دل میں اگر محتاجی اور طمع اور حرص ہو تو اس فقیری سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے شاہ غلام علی فرماتے ہیں فقیری وہی ہے جس میں فاقہ کشی اور قناعت اور یقین اور ریاضت ہو ایسے فقیر کی پہچان بہت سہل ہے اور ذرا سے صحبت میں عقلمند آدمی سچے فقیر کو پہچان لیتا ہے اگر یہ دیکھو کہ اس کو دنیا داروں کی طرف اور مالداروں کی طرف ذرہ بھر توجہ نہیں کسی امیر یا دنیادار کی طرف بہ نسبت فقرا کے زیادہ التفات نہیں کرتا نہ اپنی ذاتی حوائج کے لیے دنیا داروں کے پاس جاتا ہے نہ بادشاہ نہ وزیر سے ملنے کی یا ان کے اپنے پاس آنے کی آرزو رکھتا ہے بلکہ ایسے لوگوں کی ملاقات سے ان کو کراہت ہوتی ہے تب تو وہ سچا فقیر ہے ورنہ مکار جو فروش گندم نما ہے اس سے وہ لوگ بمراتب بہتر ہیں جو اپنے تئیں دنیادار کہتے ہیں اور فقیری کا دم نہیں بھرتے۔

۴۵۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ جَالِسٍ مَا رَأْيُكَ فِي هَذَا فَقَالَ رَجُلٌ: مِنْ أَشْرَافِ النَّاسِ: هَذَا وَاللهِ حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ، قَالَ: فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَرَّ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأْيُكَ فِي هَذَا؟ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا رَجُلٌ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا ایک شخص نام نامعلوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے گزرا اس وقت آپ کے پاس ایک شخص (ابوذر غفاری) بیٹھے تھے آپ نے ان سے فرمایا تم اس شخص کے بارے میں کیا کہتے ہو انہوں نے کہا یہ شریف اور مالدار لوگوں میں سے ہے خدا کی قسم یہ شخص ایسا ہے اگر کسی عورت کو نکاح کا پیغام بھیجے تو اس کا پیغام منظور ہو گا اگر کسی کی سفارش کرے تو لوگ اس کی سفارش کو سنیں گے یہ سن کر آپ خاموش ہو رہے پھر اور ایک شخص (جعیل بن سراقہ یا اور کوئی) آپ کے سامنے سے گزرا آپ نے انھی شخص (ابوذر رض) سے

مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ هَذَا حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ وَإِنْ شَفَعَ أَنْ لَا يُشَفَّعَ وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْمَعَ لِقَوْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ مِثْلِ هَذَا

پوچھا اس شخص کو تم کیسا سمجھتے ہو انہوں نے کہا یہ تو ایک مسلمان غریب آدمی ہے۔ یہ بے چارہ اگر کہیں نکاح کا پیغام بھیجے تو کون منظور کرتا ہے۔ اگر کسی کی سفارش کرے تو اس کی سفارش کون سنتا ہے آپ نے فرمایا (اللہ تعالےٰ کے نزدیک) یہ پچھلا (محتاج) شخص اگلے مالدار شخص سے گو ویسے آدمی زمین بھر کر ہوں بہتر ہے۔ ف

ف یعنی اگلے شخص کی طرح مالداروں سے اگر ساری دنیا پُر ہو تو اکیلا یہ محتاج شخص ان سب سے بہتر ہے۔

---

۴۵۱۔ حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قَالَ: عُدْنَا خَبَّابًا فَقَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُرِيدُ وَجْهَ اللَّهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ فَمِنَّا مَنْ مَضَى لَمْ يَأْخُذْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ نَمِرَةً فَإِذَا غَطَّيْنَا رَأْسَهُ بَدَتْ رِجْلَاهُ وَإِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ بَدَا رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَنَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ وَمِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا۔

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابووائل سے سنا وہ کہتے تھے ہم خباب بن ارت کی بیمار پرسی کو گئے تو کہنے لگے ہم لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی (اپنا وطن چھوڑا) خالص اللہ کی رضامندی کے لیے اب ہم میں کوئی کوئی تو دنیا سے گزر گئے انہوں نے دنیا کا کوئی فائدہ ہی نہیں اٹھایا جیسے مصعب بن عمیر رض جو احد کی لڑائی میں شہید ہوئے ان کے پاس ایک چادر کے سوا کچھ نہ تھا اور وہی ان کا کفن ہوئی، جب اس سے ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں کھل جاتے پاؤں ڈھانپتے تو سر کھل جاتا۔ آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کرو ان کا سر ڈھانپ دو (چادر سے) اور پاؤں پر اذخر گھاس ڈال دو (ہم نے ایسا ہی کیا) اور کوئی ہم میں سے ایسے ہوئے جن کے پھل خوب پکے وہ (مزے سے) چن چن کر کھا رہے ہیں ف

ف یعنی ان کو دنیا کی فتوحات ہوئی خوب مال و دولت ملا وہ مزے اڑا رہے ہیں۔

---

۴۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ: حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے سلم بن زریر نے کہا ہم سے ابورجاء (عمران بن تمیم) نے انہوں نے عمران بن حصین رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ تَابَعَهُ أَيُّوبُ وَعَوْفٌ وَقَالَ صَخْرٌ وَحَمَّادُ بْنُ نَجِيحٍ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

سے آپ نے فرمایا میں نے بہشت میں جھانکا، کیا دیکھتا ہوں وہاں وہ لوگ زیادہ ہیں جو دنیا میں فقیر اور محتاج تھے اور دوزخ میں بھی جھانکا وہاں عورتیں بہت تھیں، ابورجاء کے ساتھ اس حدیث کو ایوب سختیانی اور عوف اعرابی نے بھی روایت کیا ف اور صخر بن جویریہ اور حماد بن نجیح دونوں نے اس حدیث کو ابورجاء سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا۔ ف۲

ف ایوب کی روایت کو نسائی نے عوف کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب النکاح میں وصل کیا ف۲ ان دونوں روایتوں کو امام نسائی نے وصل کیا

---

۴۵۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمْ يَأْكُلِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خِوَانٍ حَتَّى مَاتَ وَمَا أَكَلَ خُبْزًا مُرَقَّقًا حَتَّى مَاتَ۔

ہم سے ابومعمرف نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رض سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتے دم تک کبھی میز پر کھانا نہیں کھایا نہ باریک چپاتی کبھی تناول فرمائی۔

ف عبداللہ بن محمد بن عمرو بن حجاج۔

---

۴۵۴۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا فِي رَفِّي مِنْ شَيْءٍ يَأْكُلُهُ ذُو كَبِدٍ إِلَّا شَطْرُ شَعِيرٍ فِي رَفٍّ لِي فَأَكَلْتُ مِنْهُ حَتَّى طَالَ عَلَيَّ فَكِلْتُهُ فَفَنِيَ۔

ہم سے ابوبکر عبداللہ بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور میرے توشہ خانے میں کوئی غلہ نہ تھا جس کو جاندار کھاتا البتہ کچھ جو پڑے ہوئے تھے میں وہی ایک مدت تک کھاتی رہی آخر اکتا کر جب بہت دن گزرے وہ جو ختم نہیں ہوتے تھے تو میں نے ان کو ماپا جب وہ ختم ہو گئے ف

ف یہ جو دوسری حدیث میں ہے کہ اپنا اناج ماپو اس میں برکت ہوگی اس سے مراد یہ ہے کہ بیع اور شرا کے وقت ماپ لینا بہتر

ہے لیکن گھر میں خرچ کرتے وقت ماپ تول ضروری نہیں ہے اللہ کا نام لے کر چیز لیتا جائے اور خرچ کرے۔ اللہ برکت دے گا

---

بَابُ كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ وَتَخَلِّيهِمْ مِنَ الدُّنْيَا۔

٤٥٥ - حَدَّثَنِي أَبُو نُعَيْمٍ بِنَحْوٍ مِنْ نِصْفِ هٰذَا الْحَدِيثِ حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ ذَرٍّ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ: اللّٰهُ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ إِنْ كُنْتُ لَأَعْتَمِدُ بِكَبِدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ وَلَقَدْ قَعَدْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمُ الَّذِي يَخْرُجُونَ مِنْهُ فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَآنِي وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِي ثُمَّ قَالَ: أَبَا هِرٍّ، قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: الْحَقْ وَمَضَى فَتَبِعْتُهُ، فَدَخَلَ فَاسْتَأْذَنَ فَأَذِنَ لِي فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَحٍ فَقَالَ مِنْ أَيْنَ هٰذَا اللَّبَنُ؟ قَالُوا: أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةُ، قَالَ: أَبَا هِرٍّ، قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: الْحَقْ إِلَى

باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کی گزران کا بیان اور دنیا کے مزوں سے ان کا علیحدہ رہنا۔

مجھ سے ابونعیم نے یہ حدیث آدھی کے قریب بیان کی اور آدھی دوسرے شخص نے، کہا ہم سے عمر بن ذر نے کہا ہم سے مجاہد نے کہ ابوہریرہ رض کہا کرتے تھے قسم اس پروردگار کی جس کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے میں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں) مارے بھوک کے اپنا پیٹ زمین سے لگا دیتا ف۱ کبھی ایسا ہوتا بھوک کی شدت میں ایک پتھر پیٹ پر باندھ لیتا ایک دن میں سرراہ جہاں پر سے لوگ گزرا کرتے تھے بیٹھا اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رض گزرے میں نے ان سے قرآن کی ایک آیت پوچھی میرا مطلب یہ تھا کہ وہ مجھ کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیں یا اپنے ساتھ کھلانے کے لیے لے جائیں ف۲ لیکن وہ چل دیے کھانے ولانے کی تواضع نہیں کی پھر حضرت عمر رض ادھر سے گزرے میں نے ان سے بھی قرآن کی ایک آیت پوچھی میری غرض یہی تھی کہ مجھ کو پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیں۔ (یا اپنے ساتھ لے جائیں) پر انہوں نے کچھ نہیں کیا چلتے نظر آئے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ادھر سے گزرے آپ مجھ کو دیکھتے ہی مسکرا دیے میرے دل کی کیفیت پہچان گئے میرے چہرے کی حالت سے سمجھ گئے (کہ میں بہت بھوکا ہوں ف۳) آپ نے پکارا ابا ہر! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا آؤ میرے ساتھ آؤ یہ فرما کر آپ چلے میں بھی آپ کے پیچھے ہوا گھر پر پہنچے اور اجازت لے کر اندر گئے پھر مجھ کو بھی اجازت دی میں بھی اندر گیا وہاں ایک پیالہ دودھ بھرا رکھا تھا آپ نے (گھر والوں سے) پوچھا

أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي، قَالَ: وَ
أَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ الْإِسْلَامِ، لَا
يَأْوُونَ إِلَى أَهْلٍ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى
أَحَدٍ إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا
إِلَيْهِمْ وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا وَإِذَا
أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ وَأَصَابَ
مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا فَسَاءَنِي فِي
ذَلِكَ فَقُلْتُ وَمَا هَذَا اللَّبَنُ فِي أَهْلِ
الصُّفَّةِ كُنْتُ أَحَقَّ أَنَا أَنْ أُصِيبَ مِنْ
هَذَا اللَّبَنِ شَرْبَةً أَتَقَوَّى بِهَا فَإِذَا
جَاءَ أَمَرَنِي فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ وَمَا
عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا اللَّبَنِ وَلَمْ
يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُدٌّ فَأَتَيْتُهُمْ
فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا
فَأَذِنَ لَهُمْ وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ
الْبَيْتِ، قَالَ: يَا أَبَا هِرٍّ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ
يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: خُذْ فَأَعْطِهِمْ
فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ
الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى ثُمَّ
يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ
حَتَّى يَرْوَى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ الْقَدَحَ
فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيَّ
الْقَدَحَ حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ رَوِيَ الْقَوْمُ
كُلُّهُمْ فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى
يَدِهِ فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ: أَبَا هِرٍّ

یہ دودھ کہاں سے آیا انہوں نے کہا فلاں مرد یا عورت نے آپ کو تحفہ بھیجا ہے آپ نے فرمایا اباہر! میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ فرمایا جا سائبان کے فقیروں کو بلا لا۔ ابوہریرہ کہتے ہیں کہ یہ سائبان کے فقیر مسلمانوں کے مہمان تھے نہ ان کا گھر تھا نہ مال واسباب نہ کوئی (دوست آشنا جس کے گھر جا کر رہتے) آپ کے پاس جب صدقہ کی کوئی چیز آتی تو ان لوگوں کو بھیج دیتے خود اس میں سے تناول نہ کرتے (کیونکہ صدقہ آپ پر حرام تھا) اگر تحفہ کے طور پر کوئی چیز آتی تو ان کو بلا بھیجتے خود بھی کھاتے ان کو بھی کھلاتے۔ ابوہریرہ کہتے ہیں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا جا سائبان کے فقیروں کو بلا لا تو مجھ کو برا لگا میں نے اپنے دل میں کہا بھلا یہ اتنا سا دودھ سائبان کے فقیروں میں کیا بسر آئے گا اس دودھ کا حقدار میں تھا میں اس میں سے کچھ پیتا تو ذرا مجھ میں طاقت آتی اور اگر یہ سائبان کے فقیر آئیں گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو حکم دیں گے کہ ان کو دودھ پلا جب وہ پینا شروع کر دیں گے تو اس کی امید نہیں کہ اخیر میں کچھ دودھ مجھ کو بھی ملے مگر کرتا کیا۔ اللہ اور اس کے رسول کا حکم ماننا ضرور تھا چاروناچار میں ان کے پاس گیا ان کو بلایا وہ آن پہنچے اندر آنے کی اجازت چاہی آپ نے اجازت دی وہ سب اپنی جگہ آن کر گھر میں بیٹھ گئے اس وقت آپ نے فرمایا اباہر! میں نے کہا حاضر ہوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا لے پیالہ لے ان لوگوں کو دے میں نے پیالہ اٹھا کر ایک ایک شخص کو دینا شروع کیا جب وہ سیر ہو کر پی چکتا تو پیالہ مجھ کو پھیر دیتا میں دوسرے شخص کو دیتا وہ بھی سیر ہو کر پی چکتا! تو پیالہ پھر مجھ کو پھیر دیتا (پھر تیسرے شخص کو دیتا) وہ بھی سیر ہو کر پیتا اس کے بعد پیالا مجھ کو پھیر دیتا اسی طرح سب کے بعد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا اس وقت سائبان

قُلْتُ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: بَقِيتُ أَنَا وَأَنْتَ، قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: اقْعُدْ فَاشْرَبْ فَقَعَدْتُ فَشَرِبْتُ فَقَالَ: اشْرَبْ فَشَرِبْتُ فَمَا زَالَ يَقُولُ: اشْرَبْ حَتَّى قُلْتُ: لَا، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أَجِدُ لَهُ مَسْلَكًا، قَالَ: فَأَرِنِي فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَمِدَ اللهَ وَسَمَّى وَشَرِبَ الْفَضْلَةَ۔

والے خوب چھک کر پی چکے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیالہ لیکر اپنے ہاتھ پر رکھا اور میری طرف دیکھ کر مسکرائے فرمانے لگے ابا ہر میں نے کہا حاضر ہوں یارسول اللہ آپ نے فرمایا اب میں اور تو دو آدمی باقی ہیں۔ میں نے کہا بیشک یارسول اللہ آپ سچ فرماتے ہیں فرمایا اب تو بیٹھ جا اور دودھ پی، میں بیٹھ گیا اور دودھ پینا شروع کیا آپ نے فرمایا اور پی میں نے اور پیا پھر فرمایا اور پی آپ یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے عرض کیا اب تو اس پروردگار کی قسم جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میرے پیٹ میں جگہ ہی نہیں رہی کہاں آتارسوں فرمایا اچھا اب مجھ کو دیدے میں نے وہ پیالہ آپ کو دے دیا پھر آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر کیا اور بسم اللہ کہہ کر وہ بچا ہوا دودھ پی لیا ف۔

ف ذرا زمین کی سردی سے بھوک کی حرارت کم ہو یا مراد یہ ہے کہ میں بیہوش ہو کر بھوک کے مارے زمین پر گر پڑتا ف۲ یعنی آیت کا پوچھنا بہانہ تھا اصل میں مطلب سعدی دیگر ست یہ خواہش تھی کہ وہ میری صورت دیکھ کر کھانے کی تواضع کریں ف۳ سبحان اللہ صدقے آپ کی دانائی اور فراست اور کرم اور رحم اور اخلاق کے ف۴ یہ سجد نبوی کے سائبان میں پڑے رہتے تھے نہ ان کا گھر تھا نہ بار۔ ف۵ انہی کے لیے بس نہ ہو گا غرض میں محروم رہ جاؤں گا ف۶ سبحان اللہ اس حدیث میں آپ کا کھلا ہوا معجزہ ہے، آپ نے جو دوسری بار ابوہریرہ رضہ کو دیکھ کر تبسم فرمایا وہ اس وجہ سے تھا کہ ابوہریرہ رضہ نے جو بے صبری کا خیال کیا تھا کہ دیکھئے دودھ میرے لیے بچتا ہے یا نہیں اس پر آپ مسکرائے۔

---

٤٥٦ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ: سَمِعْتُ سَعْدًا يَقُولُ: إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَرَأَيْتُنَا نَغْزُو وَمَا لَنَا طَعَامٌ إِلَّا وَرَقُ الْحُبْلَةِ وَهَذَا السَّمُرُ، وَإِنَّ أَحَدَنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ مَا لَهُ خِلْطٌ، ثُمَّ أَصْبَحَتْ بَنُو أَسَدٍ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے کہا ہم سے قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہا میں نے سعد بن ابی وقاص رضہ سے سنا وہ کہتے تھے میں پہلا عرب ہوں جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا اور ہم نے اپنے تئیں اس وقت جہاد کرتے پایا جب ہم کو سوا حبلہ اور سمر (دو کانٹے دار درخت) کے پتوں کے اور کوئی خوراک نہ ملتی ہم لوگوں کو اس وقت بکری کی طرح سوکھی مینگنیاں آیا کرتی تھیں ان میں تری کا نام نہ

تُعَزِّرُنِي عَلَى الإِسْلَامِ خِبْتُ إِذًا وَضَلَّ سَعْيِي۔

ہوتا ف اب بنو اسد کے لوگ مجھ کو اسلام کے احکام سکھلا کر درست کرنا چاہتے ہیں ف اگر میں اتنی مدت گزرنے پر بھی اسلام کے مسائل سے واقف نہ ہوا تو پھر میری کوشش سب برباد گئی میں بڑا بدنصیب ٹھہرا۔

ف باوجود اتنے قدیم الاسلام ہونے کے۔ ف حالانکہ یہ بنو اسد کمبخت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد اسلام سے پھر گئے تھے اور طلیحہ بن خویلد کے جس نے پیغمبری کا دعویٰ کیا تھا پیرو بن گئے تھے لیکن خالد بن ولید رض نے ان کو مار کر پھر مسلمان بنایا تھا ان لوگوں نے سعد بن ابی وقاص رض کی حضرت عمر رض سے شکایت کی تھی سعد کوفہ کے حاکم تھے یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے پس خوش کل تو مسلمان ہوئے ہیں اور میری تعلیم کرتے ہیں۔

---

٤٥٧۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِينَةَ مِنْ طَعَامِ بُرٍّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تِبَاعًا حَتَّى قُبِضَ۔

مجھ سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سے مدینہ میں تشریف لائے وفات تک کبھی تین رات برابر گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی ف

ف ایک روایت میں یوں ہے جو کی روٹی سے بھی دو دن پے در پے سیر نہیں ہوئے یعنی ایک دن روٹی نہ ملی تو دوسرے دن ملی یا پیٹ بھر کر نہ ملی ایک روایت میں ہے کہ ایک ایک ماہ تک آپ کے گھر میں چولہا نہ سلگتا کھجور اور پانی پر اکتفا کرتے۔

---

٤٥٨۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ هُوَ الأَزْرَقُ عَنْ مِسْعَرِ بْنِ كِدَامٍ عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا أَكَلَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُكْلَتَيْنِ فِي يَوْمٍ إِلَّا إِحْدَاهُمَا تَمْرٌ۔

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم بن عبدالرحمٰن بغوی نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن یوسف ازرق نے انہوں نے مسعر بن کدام سے انہوں نے ہلال ابن حمید سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے ایک دن میں جب دو بار کھانا کھایا تو ایک کھانا کھجور تھا ف

ف یعنی یہ نہیں ہوا کہ دونوں وقت کا کھانا آگ سے پکا ہو اور تازہ ہو بلکہ ایک وقت اگر کھانا ایسا ملا تو دوسرے وقت کھجور پر ہی اکتفا کی مجھ کو یاد ہے جب میں اور والد مغفور ۱۳۰۸ھ ہجری میں مدینہ منورہ گئے تھے تو والد صبح کو تو کھانا پکواتے اور شام کو

آپ بھی کھجور کھاتے مجھ کو بھی کھجور کھلاتے مگر مدینہ منورہ کی کھجوریں سبحان اللہ ایسی عمدہ اور خوش ذائقہ تھیں کہ تمام کھانوں سے بہتر تھیں اگر پیچش کا ڈر نہ ہوتا تو شاید دونوں وقت ہم کھجور ہی کھایا کرتے۔

---

٤٥٩۔ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ رَجَاءٍ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ عَنْ هِشَامٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ فِرَاشُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَدَمٍ وَحَشْوُهُ مِنْ لِيفٍ۔

مجھ سے احمد بن رجار نے بیان کیا کہا ہم سے نضر بن شمیل نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تو شک چمڑے کی تھی اس میں کھجور کی چھال (بجائے روئی کے) بھری ہوئی تھی۔

---

٤٦٠۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ: كُنَّا نَأْتِي أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ وَخَبَّازُهُ قَائِمٌ وَقَالَ: كُلُوا، فَمَا أَعْلَمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَغِيفًا مُرَقَّقًا حَتَّى لَحِقَ بِاللَّهِ وَلَا رَأَى شَاةً سَمِيطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ۔

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے کہا ہم انس بن مالک کے پاس جایا کرتے ان کا نان بائی (نام نامعلوم) کھڑا رہتا (جو روٹیاں پکا پکا کر دیتا جاتا) انس رض لوگوں سے کہتے، کھاؤ میں نے تو وفات تک بھی کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو باریک چپاتی کھاتے نہیں دیکھا نہ آپ نے کبھی سموچی (بھنی ہوئی) بکری اپنی آنکھ سے دیکھی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

---

٤٦١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ يَأْتِي عَلَيْنَا الشَّهْرُ مَا نُوقِدُ فِيهِ نَارًا إِنَّمَا هُوَ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنْ نُؤْتَى بِاللُّحَيْمِ۔

ہم سے محمد بن مثنے نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے کہا مجھ سے والد نے بیان کیا انہوں نے حضرت عائشہ رض سے وہ کہتی تھیں ایک ایک مہینہ ہم پر سے گزر جاتا اور ہم گھر میں آگ نہ سلگاتے (کھانا نہ پکاتے) ہمارا کھانا بس یہی کھجور اور پانی ہوتا البتہ کہیں سے کچھ تھوڑا سا گوشت آ جاتا (تو اس کو بھی کھا لیتے)

٤٦٢ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأُوَيْسِيُّ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ لِعُرْوَةَ ابْنَ أُخْتِي إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثَلَاثَةَ أَهِلَّةٍ فِي شَهْرَيْنِ وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَارٌ. فَقُلْتُ: مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ: الْأَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَالْمَاءُ إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِيرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ لَهُمْ مَنَائِحُ وَكَانُوا يَمْنَحُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَبْيَاتِهِمْ فَيَسْقِينَاهُ۔

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن رومان سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے عروہ سے کہا میرے بھانجے ہم دو مہینے میں تین نئے چاند دیکھتے تھے۔ اور اس مدت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھروں میں آگ نہ سلگائی جاتی (کھانا نہ پکایا جاتا) عروہ کہتے ہیں میں نے پوچھا پھر تمہاری گزر کس پر ہوتی تھی (کیا کھا کر رہتے تھے) انہوں نے کہا یہی دو کالی چیزیں پانی اور کھجور ف سنو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی انصاری لوگ پڑوسی تھے (ان کے نام معلوم نہیں ہوئے) ان کے پاس دودھیل اونٹنیاں تھیں وہ اپنے گھروں سے آپ کے لیے دودھ بھیجتے تھے آپ ہم کو بھی دودھ پلاتے تھے۔

ف حالانکہ پانی کالا نہیں ہوتا مگر عرب لوگوں کا محاورہ ہے کہ ایک کا نام یا وصف دوسری چیز پر بھی رکھ دیتے ہیں جیسے شمسین اور قمرین چاند اور سورج دونوں کو۔

---

٤٦٣ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے انہوں نے اپنے والد (فضیل بن غزوان) سے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے ابوزرعہ (ہرم بن عمرو) سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں دعا کیا کرتے تھے یا اللہ محمد کی آل کو اتنی ہی روزی دے جتنی ضرور ہے ف

ف جتنے پر زندگی قائم رہ سکتی ہے باقی غنا اور تونگری اور کثرت مال کی ضرورت نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دعا قبول ہوئی آپ کی وفات کے بعد آپ کی آل پر ہمیشہ دنیا کی تکلیفیں گزرتی رہیں حضرت فاطمہ رض آپ کی اکلوتی صاحبزادی نے تو تونگری اور دولت کا زمانہ ہی نہیں دیکھا اور وہ اس سے پہلے ہی رہگرائے عالم جاودانی ہوئی اور ساری عمر تنگی اور تکلیف ہی میں گزاری اس کے بعد امام حسن رض اور امام حسین رض کو گو دنیا کی تنگی نہ تھی مگر ان دونوں شہزادوں نے ہمیشہ فقیرانہ بسر کی اور کئی بار اپنا سارا مال

واسباب اللہ کی راہ میں لٹا دیا پھر امام حسن رضؓ کو زہر دیا گیا اور امام حسین رضؓ کس سختی کے ساتھ مع اپنے عزیز و اقارب کے شہید کئے گئے ان کے بعد جتنے امام ان دونوں اماموں کی اولاد میں گزرے وہ بنی امیہ اور عباسیہ حاکموں کے ہاتھوں ساری عمر تکلیف ہی میں رہے کوئی قید کیے گئے کوئی قتل کیے گئے کوئی چھپے رہے غرض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو اب تک دنیا کی حکومت اور دولت نہ ملی اور نہ راحت میسر آئی دوسرے انتہے خوب چین کرتے رہے اخیر زمانہ میں مولانا اسمٰعیل صاحب دہلوی نے چاہا تھا کہ بنی فاطمہ رضؓ کو امیر المومنین بنائیں اور سید احمد صاحب بریلوی سے بیعت بھی کی تھی مگر اللہ تعالیٰ کو منظور نہ تھا سید صاحب مع اپنے رفقاء کے کفار سکھ کے ہاتھوں شہید ہوئے اب جو کچھ امید ہے وہ امام مہدی کے ظہور پر ہے واللہ المستعان ۔

---

## بَابُ الْقَصْدِ وَالْمُدَاوَمَةِ عَلَى الْعَمَلِ ۔

## باب ۔ عبادت میں میانہ روی اور اس پر ہمیشگی کرنے کا بیان ۔

٤٦٤ ۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ سَمِعْتُ مَسْرُوقًا قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتِ: الدَّائِمُ، قَالَ: قُلْتُ، فَأَيَّ حِينٍ كَانَ يَقُومُ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے والد (عثمان بن جبلہ) نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے اشعث سے کہا میں نے والد (ابو الشعثاء سلیم بن اسود) سے سنا کہا میں نے مسروق سے کہا میں نے حضرت عائشہ رضؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سی عبادت پسند تھی انہوں نے کہا، جو ہمیشہ کی جائے ف میں نے پوچھا آپ رات کو تہجد کے لیے کب اٹھتے انہوں نے کہا جب مرغ کی آواز سنتے ۔ (مرغ آدھی رات کے بعد دو تین بجے بانگ دیتا ہے)

ف یہ نہیں کہ چار دن کی پھر چھوڑ دی ۔

---

٤٦٥ ۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي يَدُومُ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ نیک کام بہت پسند تھا جس کو آدمی ہمیشہ کرتا رہے ۔

---

٤٦٦ ۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا ابْنُ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے ابن

أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ، قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللَّهُ بِرَحْمَةٍ، سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاغْدُوا وَرُوحُوا وَشَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوا۔

ابی ذئب نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی آدمی کو اپنے عملوں کی وجہ سے نجات نہ ہوگی (بلکہ پروردگار کے فضل وکرم سے) لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ آپکو؟ فرمایا مجھ کو بھی نہ ہوگی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے مجھ کو ڈھانپ لے ف تم کو چاہیے کہ درستی کے ساتھ عمل کرو ف۲ اور میانہ روی اختیار کرو ف۳ صبح اور شام اسی طرح رات کو ذرا چل لیا کرو اور اعتدال کے ساتھ چلا کرو تم منزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے۔ ف۴

ف قرآن شریف میں جو ہے وتلک الجنۃ التی اورثتموھا بما کنتم تعملون اس کے معارض نہیں ہے کیونکہ عمل صالح بھی منجملہ اسباب دخول جنت ایک سبب ہے لیکن اصلی سبب رحمت الٰہی اور عنایت الٰہی ہے بعضوں نے کہا آیت میں ترقی درجات مراد ہے نہ محض دخول جنت اور ترقی درجات اعمال صالحہ کے لحاظ سے ہوگی اس حدیث سے معتزلہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں اعمال صالحہ کرنے والے کو بہشت میں لے جانا واجب ہے اللہ پر، معاذ اللہ ف۲ یعنی سنت کے مطابق خلوص نیت سے ف۳ بہت محنت نہ اٹھاؤ کہ طبیعت اکتا جائے اور نیک عمل چھوڑ دے ف۴ سبحان اللہ کیا عمدہ اور حکیمانہ تعلیم ہے مطلب یہ ہے کہ دوڑ کر چلنے والا ہمیشہ ٹھوکر کھا کر گرتا ہے پھر ایک قدم بھی چلنے کے قابل نہیں رہتا اور منزل مقصود پر نہیں پہنچتا لیکن آہستہ ہر روز چلنے والا جو تھوڑا صبح شام تھوڑا رات کو بطور تفریح چلا کرے ہزاروں کوس کو طے کر لیتا ہے اور منزل مقصود پر پہنچ جاتا ہے صبح اور شام اور رات کو تھوڑا چلنے سے مقصود یہ ہے کہ آدمی صبح اور شام کو اسی طرح رات کو تھوڑی سی عبادت کر لیا کرے اور ہمیشہ کرتا رہے بس اتنی عبادت اس کی نجات اور فائز المرام ہونے کے لیے کافی ہے یہ تین وقت نہایت متبرک وقت ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا بہت فائدہ دیتا ہے حضرت جنید رح کو کسی نے خواب میں دیکھا پوچھا کہو کیا حال ہوا انہوں نے کہا وہ سب لطائف ظرائف عشقیہ باتیں ہوا ہو گئیں کچھ کام نہ آئیں سحر کے قریب جو ہم تہجد کی کچھ رکعتیں پڑھا کرتے تھے وہ کام آئیں انہی کی بدولت نجات پائی اوپر گزر چکا ہے کہ تمام صالحین اور اولیاء اللہ نے قیام شب نہیں چھوڑا رات کو تھوڑی بہت عبادت سب نے کی ہے اور جو درویش شب بیداری نہیں کرتا اور ساری رات پڑا سوتا رہتا ہے وہ درویش نہیں ہے اہل حدیث کو لازم ہے کہ رات کے آخری حصے میں بیدار ہو کر جس قدر ہو سکے نماز اور تلاوت قرآن میں مصروف رہا کریں۔

---

۴۶۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ مُوسَى

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے

ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاعْلَمُوا أَنْ لَنْ يُدْخِلَ أَحَدَكُمْ عَمَلُهُ الْجَنَّةَ وَأَنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ أَدْوَمُهَا إِلَى اللّٰهِ وَإِنْ قَلَّ۔

انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درستی کے ساتھ عمل کرو اور میانہ روی اختیار کرو اور سمجھ لو کہ اپنے اعمال کی وجہ سے کوئی بہشت میں نہیں جانے کا (بلکہ پروردگار کے فضل وکرم سے) اور اللہ کو سب عملوں سے وہ عمل بہت پسند ہے جو ہمیشہ کیا جائے گو تھوڑا ہو۔

---

٤٦٨۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَرْعَرَةَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ وَقَالَ: اكْلَفُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ۔

ہم سے محمد بن عرعرہ نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اللہ تعالیٰ کو کون سا نیک عمل پسند ہے آپ نے فرمایا جو ہمیشہ کیا جائے گو تھوڑا ہو اور آپ نے یہ بھی فرمایا کہ نیک کام کرنے میں اتنی تکلیف اٹھاؤ جتنی طاقت ہے (جو ہمیشہ نبھ سکے)

---

٤٦٩۔ حَدَّثَنِي عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قُلْتُ يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ كَيْفَ كَانَ عَمَلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الْأَيَّامِ قَالَتْ لَا كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يَسْتَطِيعُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَطِيعُ۔

ہم سے عثمان ابن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے کہا میں نے ام المومنین حضرت عائشہ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیونکر عبادت کیا کرتے تھے کیا کوئی خاص دن عبادت کیا کرتے تھے انہوں نے کہا نہیں آپ کی عبادت مُدامی تھی اور کون تم میں سے ایسی عبادت کرسکتا ہے جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کرسکتے تھے[ف]

ف یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی دل وجگر تھا کہ نو بی بیاں ان کے سوا حرم میں بال بچے خانگی فکریں سب رکھ کر پھر تعلیم

امت اور تکمیل عموم خلق اور دعوت عام کے کل کام اس پر فوجی اور ملکی کام اس پر انتظامی اور سیاسی امور اس پر عبادت الٰہی یہ سب چیزیں نہایت اعتدال اور انتظام اور ہمیشگی کے ساتھ بجالاتے تھے اور پھر خوش مزاج اور ہنس مکھ ہر ایک سے بڑی خوش اخلاقی اور مہربانی کیساتھ ملاقات کرتے تھے کیا کسی فقیر اور درویش کی مجال ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سی فکریں ایک عالم کی اپنے سر لے کر ایک دن بھی اس خوبی کے ساتھ گزار سکے ان سارے فقیروں اور درویشوں کی عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک گھنٹے کی عبادت کے برابر نہ تھی یہ بہت سہل ہے کہ ایک سونٹا لے کر لنگوٹ باندھ کر سب سے الگ ایک پہاڑ پر جا بیٹھے اور درویش بن گئے۔

---

٤٧٠۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ عُقْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا فَإِنَّهُ لَا يُدْخِلُ أَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهُ قَالُوا وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِمَغْفِرَةٍ وَ رَحْمَةٍ قَالَ أَظُنُّهُ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ وَقَالَ عَفَّانُ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُوسَى ابْنِ عُقْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَدِّدُوا وَأَبْشِرُوا وَقَالَ مُجَاهِدٌ سَدَادًا وَسَدِيدًا صِدْقًا۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن زبرقان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دیکھو جو نیک کام کرو وہ ٹھیک طور سے کرو فل اور حد سے نہ بڑھو بلکہ اس کے قریب رہو میانہ روی اختیار کرو نہ افراط نہ تفریط، اور خوش رہو اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی امید رکھو اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو) اس لیے کہ عمدہ اعمال کسی کو بہشت میں نہیں لے جا سکتے (بلکہ کارلعنایت ست باقی ہمہ حکایت) لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! آپ کو بھی عمدہ اعمال بہشت میں نہیں لے جائیں گے فرمایا مجھ کو بھی یہ اعمال بہشت میں نہیں لے جانے بلکہ اپنی بخشش اور کرم سے اللہ تعالیٰ لے جائے تو اور بات ہے ف علی بن عبداللہ مدینی نے کہا میں سمجھتا ہوں موسیٰ بن عقبہ نے یہ حدیث ابوسلمہ سے (ابوالنضر سالم بن ابی امیہ) کے واسطے سے سنی ہے ابوسلمہ نے حضرت عائشہ سے اور عفان بن مسلم نے کہا ف ہم سے وہیب نے بیان کیا انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے کہا میں نے ابوسلمہ سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا درستی کے ساتھ عمل کرو اور خوش رہو مجاہد نے کہا (اس کو

فریابی اور طبرانی نے وصل کیا (قرآن میں (سورۂ احزاب میں) جو آیا ہے قولاً سدیدًا تو سدید اور سداد کے معنی سچی (ٹھیک) بات ہے ف۴

ف۱ سنت کے موافق خلوص کے ساتھ تاکہ قبول ہو ف۲ مسلمانو! رونے کا مقام ہے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے اعمال کا بھروسہ نہ تھا تو تمہاری عبادت اور پرہیزگاری کیا چیز ہے جس پر ناز کرتے ہو اور اللہ کے دوسرے بندوں کو حقیر سمجھو ہم کیا ہمارے اعمال کیا ف۳ جو امام بخاری کے شیخ ہیں اس کو امام احمد نے وصل کیا اس سند کو لاکر امام بخاری نے علی بن مدینی کا یہ گمان رفع کیا کہ اگلی روایت منقطع ہے کیونکہ اس میں موسیٰ کے سماع کی ابوسلمہ سے صراحت ہے ف۴ حدیث میں سَدِّدُوْا کا لفظ آیا تھا سَدِیْدًا اور سَدَادًا کا بھی وہی مادہ ہے اس مناسبت سے امام بخاری نے اس کی تفسیر یہاں بیان کر دی۔

---

٤٧١- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ هِلَالِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى لَنَا يَوْمًا الصَّلَاةَ ثُمَّ رَقِيَ الْمِنْبَرَ فَأَشَارَ بِيَدِهِ قِبَلَ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قَدْ أُرِيتُ الْآنَ مُنْذُ صَلَّيْتُ لَكُمُ الصَّلَاةَ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِي قُبُلِ هَذَا الْجِدَارِ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ فَلَمْ أَرَ كَالْيَوْمِ فِي الْخَيْرِ وَالشَّرِّ۔

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فُلیح نے، کہا ہم سے والد (فلیح بن سلیمان) نے۔ انہوں نے ہلال بن علی سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے کہا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ظہر کی نماز پڑھائی اس کے بعد آپ منبر پر چڑھ گئے اور مسجد میں ہاتھ سے قبلے کی طرف اشارہ کیا۔ فرمایا ابھی جب میں تم کو نماز پڑھا چکا، اس دیوار کی طرف مجھ کو بہشت اور دوزخ کی تصویر دکھائی گئی، میں نے (ساری عمر میں) آج کی طرح نہ کوئی بہشت کی سی خوب صورت چیز دیکھی نہ دوزخ کی سی ڈراؤنی ف۱

ف۱ اس حدیث کی مطابقت ترجمۂ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا مقصود یہ ہے کہ آدمی بہشت اور دوزخ کا ہمیشہ دھیان رکھے اور اس دھیان کی وجہ سے نیک عمل ہمیشہ کرتا رہے تو باب کی مطابقت ہو گئی۔

---

## بَابُ الرَّجَاءِ مَعَ الْخَوْفِ

وَقَالَ سُفْيَانُ مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ أَشَدُّ عَلَيَّ مِنْ لَسْتُمْ عَلَى شَيْءٍ حَتَّى تُقِيمُوا

باب۔ اللہ تعالیٰ سے امید اور ڈر دونوں رکھنا ف۱

سفیان بن عیینہ نے کہا ف۲ قرآن کی کوئی آیت مجھ پر اتنی سخت نہیں گزری جتنی (سورۂ مائدہ کی) یہ آیت ہے اے پیغمبر کہہ

التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ۔

دے تمہارا طریق (مذہب) کوئی چیز نہیں ہے جب تک تم توراۃ اور انجیل اوران کتابوں پر جو تم پر اتریں پورا عمل نہ کرو ف۳

ف۱ یہی ایمان ہے اگر امید جاتی رہی اور بالکل ناامیدی ہوگئی تب بھی خرابی انہ لاییاس من روح اللہ الا القوم الکافرون اگر اپنے نیک اعمال کے بھروسے پر امید ہی امید رہ گئی ڈر جاتا رہا جب بھی خرابی ہے فلا تخشوہم واخشونی ف۲ یہ اثر کتاب التفسیر میں گزر چکا ہے ف۳ اس آیت کی سختی کی وجہ ظاہر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس میں یہ فرمایا کہ جب تک کتاب الٰہی پر پورا پورا عمل نہ ہو اس وقت تک دین وایمان کوئی چیز نہیں ہے۔

---

٤٧٢ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ الرَّحْمَةَ يَوْمَ خَلَقَهَا مِائَةَ رَحْمَةٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعًا وَتِسْعِينَ رَحْمَةً وَأَرْسَلَ فِي خَلْقِهِ كُلِّهِمْ رَحْمَةً وَاحِدَةً فَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْأَسْ مِنَ الْجَنَّةِ وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے یعقوب بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے سعید بن ابی سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نے جس دن رحمت کو بنایا اس کے سو حصے کیے اور ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لیے۔ ایک حصہ اپنی تمام مخلوقات کو عنایت فرمایا ف۱ اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کا پورا رحم معلوم ہو جائے تو (باوجود کفر کے) بہشت سے ناامید نہ ہو اور اگر مومن کو اللہ تعالیٰ کا پورا عذاب معلوم ہو جائے تو کبھی دوزخ سے نڈر نہ ہو ف۲

ف۱ یہ اسی حصہ کا اثر ہے کہ آدمی ایک دوسرے پر رحم کرتا ہے ف۲ مومن کتنے بھی نیک اعمال کرتا ہو لیکن ہر وقت اس کو ڈر رہتا ہے کہ شاید میری نیکیاں بارگاہ الٰہی میں قبول نہ ہوئی ہوں اور شاید میرا خاتمہ برا ہو جائے ابو عثمان نے کہا گناہ کرتے جانا اور پھر نجات کی امید رکھنا بدبختی کی نشانی ہے علماء نے کہا ہے کہ حالت صحت میں اپنے دل پر خوف غالب رکھے اور مرتے وقت اس کے کرم ورحم کی زیادہ امید رکھے۔

---

بَابُ الصَّبْرِ عَنْ مَحَارِمِ اللَّهِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى- إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ

باب۔ حرام کاموں سے بچے رہنا ان سے صبر کیے رہنا اللہ تعالیٰ نے (سورۂ زمر میں) فرمایا صبر کرنے والوں کو ان کا

أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَقَالَ عُمَرُ وَجَدْنَا خَيْرَ عَيْشِنَا بِالصَّبْرِ

پورا ثواب بے حساب ملے گا ف اور حضرت عمرؓ نے کہا ف۲ ہم نے تو عمدہ عیش صبر ہی میں پایا۔

ف صبر کہتے ہیں بری بات سے نفس کو روکنا اور زبان سے کوئی کلمہ شکوہ اور شکایت کا نہ نکالنا اللہ کے کرم و رحم کا منتظر رہنا ذوالنون نے کہا صبر کیا ہے بری باتوں سے دور رہنا بلا کے وقت اطمینان رکھنا کتنی ہی محتاجی آئے مگر بے پرواہ رہنا ابن عطار نے کہا صبر کیا ہے بلائے الٰہی پر ادب کے ساتھ سکوت کرنا ف۲ اس کو امام احمد نے وصل کیا۔

---

٤٧٣۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أُنَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَسْأَلْهُ أَحَدٌ مِنْهُمْ إِلَّا أَعْطَاهُ حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ، فَقَالَ لَهُمْ حِينَ نَفِدَ كُلُّ شَيْءٍ أَنْفَقَ بِيَدِهِ مَا يَكُنْ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ لَا أَدَّخِرْهُ عَنْكُمْ وَإِنَّهُ مَنْ يَسْتَعِفَّ يُعِفَّهُ اللَّهُ وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ وَلَنْ تُعْطَوْا عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عطاء بن یزید لیثی نے خبر دی ان کو ابوسعید خدری نے کہ انصار کے کئی لوگوں نے (جن کے نام معلوم نہیں ہوئے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا (روپیہ پیسہ مانگا) جس نے مانگا آپ نے اس کو دیا یہاں تک کہ آپ کے پاس جو کچھ تھا وہ ختم ہو گیا جب آپ نے دونوں ہاتھوں سے جو کچھ تھا خرچ کر ڈالا اس وقت آپ نے فرمایا دیکھو میرے پاس جو کچھ آئے گا میں اس کو تم سے اٹھا کر رکھنے والا نہیں بات یہ ہے کہ جو کوئی (حتی المقدور) سوال سے بچنا چاہے گا اللہ بھی اس کو غیب سے دے گا سوال سے بچائے گا اور جو شخص دل پر زور ڈال کر صبر کرنا چاہے گا اللہ اس کو صبر دے گا اور جو شخص بے پرواہ رہنا پسند کرے گا اللہ اس کو بے پرواہ کر دے گا ف اور اللہ تعالیٰ کی نعمت صبر سے بڑھ کر تم کو نہیں ملی ف۲

ف لوگوں کا محتاج نہیں ہونے دے گا ف۲ صبر تلخ است ولیکن بر شیریں دارد۔ صبر عجیب نعمت ہے صابر آدمی کی طرف اخیر میں سب کے دل مائل ہو جاتے ہیں سب اس کی ہمدردی کرنے لگتے ہیں۔

---

٤٧٤۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے کہا ہم سے زیاد بن علاقہ نے کہا میں نے مغیرہ بن شعبہؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (رات کو) اتنی نماز پڑھتے کہ آپ کے پاؤں سوج یا پھول جاتے لوگ

وَسَلَّمَ يُصَلِّي حَتَّى تَرِمَ أَوْ تَنْتَفِخَ قَدَمَاهُ فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُولُ: أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا۔

آپ سے کہتے ف تو آپ فرماتے کیا میں حق تعالیٰ ف۲ کا شکریہ نہ ادا کروں ف۳

ف آپ کیوں اتنی عبادت کرتے ہیں اللہ نے آپ کے اگلے اور پچھلے سب قصور معاف کر دیئے ف۲ کی اس عنایت و نوازش ف۳ اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے یہ ہے کہ آپ نے عبادت الٰہی کے لیے محنت اور تکلیف اٹھانے پر صبر کیا اور نفس کو اپنی خواہش یعنی آرام و راحت سے باز رکھا۔

---

بَابٌ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ فَهُوَ حَسْبُهُ، قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ مِنْ كُلِّ مَا ضَاقَ عَلَى النَّاسِ۔

باب۔ اللہ پر جو بھروسا کرے تو اللہ اس کو بس کرتا ہے اور ربیع بن خثیم (تابعی) نے کہا ف یہ جو اللہ فرماتا ہے جو اللہ سے ڈرے اللہ اس کے لیے ایک نہ ایک نکلنے کی صورت بنا دے گا یعنی ہر ایک تنگی اور تکلیف سے نکلنے کی۔

ف اسکو طبرانی اور ابن ابی حاتم نے وصل کیا۔

---

۴۷۵۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حُصَيْنَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ، هُمُ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ۔

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو روح بن عبادہ نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا کہا میں نے حصین بن عبدالرحمٰن سے سنا وہ کہتے تھے میں سعید بن جبیر کے پاس بیٹھا تھا انہوں نے ابن عباس سے یہ روایت کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار آدمی بے حساب بہشت میں جائیں گے یہ وہ لوگ ہوں گے جو منتر نہیں کرتے ہیں نہ برا شگون لیتے ہیں اپنے پروردگار پر (ہر کام میں) بھروسا کرتے ہیں ف

ف بھروسے کے معنی یہ نہیں ہیں کہ اسباب کا حاصل کرنا چھوڑ دے نہیں بلکہ اسباب حاصل کرے لیکن مقصود کا حاصل ہونا پروردگار کی مرضی اور امداد پر منحصر سمجھے اور اگر مقصود حاصل ہو جائے تو یہ خیال نہ کرے کہ اسباب کی وجہ سے حاصل ہوا بلکہ پروردگار کی عنایت اور نوازش سمجھے۔

## بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ قِيلَ وَقَالَ

٤٧٦ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُغِيرَةُ وَفُلَانٌ وَرَجُلٌ ثَالِثٌ أَيْضًا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَكَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ وَإِضَاعَةِ الْمَالِ وَمَنْعٍ وَهَاتِ وَعُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ وَوَأْدِ الْبَنَاتِ وَعَنْ هُشَيْمٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ وَرَّادًا يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## باب۔ بے فائدہ بکبک لگانا منع ہے۔

ہم سے علی بن مسلم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا مجھ سے کئی آدمیوں نے جیسے مغیرہ بن مقسم اور فلانے (مجالد بن سعید ان کی روایت کو ابن خزیمہ نے نکالا) اور ایک اور تیسرے شخص (داؤد بن ابی ہند) نے ف۱ انہوں نے شعبی سے انہوں نے وراد سے جو مغیرہ بن شعبہ کے منشی تھے کہ معاویہ بن ابی سفیانؓ نے مغیرہ بن شعبہ کو لکھا مجھ کو ایک حدیث لکھ بھیجو جو تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو مغیرہ نے جواب میں لکھوایا میں نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب فرض نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی كل شی قدير کہتے ہیں مغیرہ نے یہ بھی لکھوایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (بے فائدہ) بک بک سے منع فرماتے ف۲ اسی طرح بہت سوال کرنے سے (بے ضرورت مسئلے پوچھنے سے) اسی طرح پیسہ برباد کرنے سے اسی طرح جو دینا چاہیئے اس کو نہ دینے اور جو نہ لینا چاہیئے اس کو مانگنے سے ف۳ اسی طرح ماؤں کی نافرنی ایذادہی سے اسی طرح لڑکیوں کو زندہ گاڑنے سے ف۴ اور (اسی سند سے) ہشیم سے روایت ہے کہ ہم کو عبدالملک بن عمیر نے خبر دی کہا میں نے وراد سے سنا (جو مغیرہ بن شعبہ کے منشی تھے) وہ یہی حدیث مغیرہ سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سے روایت کرتے تھے۔

ف۱ ان کی روایت کو ابن حبان نے نکالا یا زکریا یا اسمٰعیل نے جن کی روایتوں کو طبرانی نے نکالا ف۲ یعنی ان باتوں سے جن میں نہ دین کا فائدہ ہو نہ دنیا کا۔ ہمارے زمانے میں بہت لوگوں نے اس حدیث کا خیال چھوڑ دیا ہے اور بے فائدہ غپ شپ لگانا اچھا سمجھتے ہیں کہتے ہیں اس میں دل بہلتا ہے۔ ارے کم بختو دل بہلانے کے لیے دوسرے مفید کام کیا کم ہیں۔ کوئی علم و ہنر سپاہ گری کے فنون سیکھو، صنعت و زراعت اور کیمیا کے تجربے کرو کیمیا سے وہ مراد نہیں ہے کہ تانبا یا رانگ یا پیتل سے سونا چاندی بنانا یہ تو ایک حرکت لغو اور اضاعت مال اور اضاعت وقت ہے بلکہ کیمیا کا علم مراد ہے

یعنی ہر چیز کی تحلیل و ترکیب کا علم اسی طرح عمدہ عمدہ آلات اور مشینیں تیار کرو اور انواع و اقسام کے ظروف اور اشیاء اور روشنی کے سامان ان میں ہم دنیاوی فائدہ ہے ہم دین کی قوت ہے۔ ف۳ پیسہ برباد کرنا یعنی اسراف کرنا جس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے جو دینا چاہیئے مثلاً جو سامان عاریت مانگا کرتے ہیں جیسے توا، تغاری، پانی، آگ، برتن، باسن وغیرہ اس کو روکنا نہ دینا جو نہ لینا چاہیئے مثلاً مال حرام، سود وغیرہ۔ ف۴ جیسے عرب کے مشرک کیا کرتے تھے۔

---

بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ، وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَقَوْلِهِ تَعَالَى۔ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ۔

باب۔ زبان کو روکے رہنا ف۱ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جو شخص اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات منہ سے نکالے ورنہ خاموش رہے ف۲ اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ قاف میں فرمایا جہاں اس نے کوئی بات منہ سے نکالی ایک چوکیدار فرشتہ اس کے لکھنے کو تیار ہے۔

ف۱ غیبت اور جھوٹ اور ان باتوں سے جو منع ہیں۔ ف۲ یہ حدیث اوپر بھی موصولاً گذر چکی ہے آگے بھی آتی ہے۔

---

۴۷۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ سَمِعَ أَبَا حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ۔

مجھ سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن علی نے انہوں نے ابو حازم (سلمہ بن دینار) سے سنا، انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص ضمانت دے اس چیز کی جو اس کے دونوں جبڑوں کے بیچ میں ہے (یعنی زبان کی) اور جو اس کے دونوں پاؤں کے بیچ میں ہے (یعنی شرمگاہ کی) تو میں اسکے لیے بہشت کی ضمانت دیتا ہوں ف۱

ف۱ زبان کی ضمانت یہ ہے کہ کفر اور شرک کا کلمہ زبان سے نہ نکالے غیبت اور جھوٹ سے پرہیز رکھے شرمگاہ کی ضمانت یہ ہے کہ زنا اور لواطت حرامکاری نہ کرے

---

۴۷۸۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يُؤْذِ جَارَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ۔

منہ سے نکالے یا خاموش رہے اور جو شخص اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو نہ ستائے (بلکہ اس سے اچھا سلوک کرے۔ مسلم) اور جو شخص اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی خاطر کرے ف۔

ف یعنی دو وقت صبح و شام کا کھانا کھلانا اس دن کھانے میں تکلف کرنا چاہیے اور معمول سے اچھا کھانا چاہیے۔ باقی دنوں میں جو ماحضر ہو وہ سامنے رکھ سکتا ہے۔

---

۴۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ الْمَقْبُرِيُّ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ الْخُزَاعِيِّ قَالَ: سَمِعَ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ جَائِزَتُهُ، قِيلَ: مَا جَائِزَتُهُ؟ قَالَ: يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَسْكُتْ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے، کہا ہم سے سعید مقبری نے انہوں نے ابوشریح خزاعی سے انہوں نے کہا میرے کانوں نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے ضیافت (مہمانداری) تین دن تک ہے مگر جو لازمی ہے وہ تو پوری کرو۔ صحابہ نے عرض کیا لازمی کتنی ہے آپ نے فرمایا ایک دن رات اور جو شخص اللہ اور پچھلے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی خاطر کرے اور جو شخص اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات منہ سے نکالے ورنہ خاموش رہے ف

ف منہ سے گالی گلوچ غیبت، جھوٹ کفر و شرک کی باتیں نکالنے سے خاموش رہنا بہتر ہے ؎ نیاموزد بہائم از تو گفتار + تو خاموشی بیاموز از بہائم

---

۴۸۰۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ

مجھ سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی حازم نے انہوں نے یزید بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ تیمی سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے آدمی ایک بات منہ سے نکال

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَا يَتَبَيَّنُ فِيهَا يَزِلُّ بِهَا فِي النَّارِ أَبْعَدَ مِمَّا بَيْنَ الْمَشْرِقِ۔

بیٹھتا ہے اس کو سوچتا نہیں ف اس کی وجہ سے دوزخ میں اتنی دور گر پڑتا ہے (اتنا گڑھے میں چلا جاتا ہے) جتنی دور پورب ہے پچھم سے)

ف کہ وہ کیسی کفر اور بے ادبی کی بات ہے۔

---

۴۸۱۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ سَمِعَ أَبَا النَّضْرِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللَّهِ لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا يَهْوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ۔

مجھ سے عبداللہ بن منیر نے بیان کیا، انہوں نے ابوالنضر سے کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن دینار) سے انہوں نے ابو صالح روغن فروش سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بندہ کبھی ایسی بات منہ سے نکالتا ہے جس میں اللہ کی رضامندی ہوتی ہے وہ اس پر کچھ خیال نہیں کرتا (اس کو کوئی بڑی نیکی نہیں سمجھتا) حالانکہ اس کی وجہ سے اللہ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے اور کبھی بندہ اللہ کی ناراضگی کی کوئی بات منہ سے نکال بیٹھتا ہے وہ اس کو کوئی بڑا گناہ نہیں سمجھتا لیکن اس کی وجہ سے دوزخ میں گر جاتا ہے۔ ف

ف قسطلانی نے کہا اللہ کی رضامندی کی بات یہ ہے کہ کسی مسلمان کی بھلائی کی بات کہے جس سے اس کو فائدہ پہنچے اور ناراضی کی بات یہ ہے کہ مثلاً ظالم بادشاہ یا حاکم سے مسلمان بھائی کی برائی کرے اس نیت سے کہ اس کو ضرر پہنچے۔ ابن عبدالبر سے ایسا ہی منقول ہے۔ (ابن عبدالسلام نے کہا ناراضی کی بات سے وہ بات مراد ہے جس کا حسن اور قبح معلوم نہ ہو ایسی بات منہ سے نکالنا حرام ہے تمام حکمت اور اخلاق کا خلاصہ اور اصل الاصول یہ ہے کہ آدمی سوچ کر بات کہے بن سوچے جو منہ پر آئے وہ کہہ دینا نادانوں کا کام ہے بہت لوگ ایسے ہیں کہ یہ بات جان کر بھی اس پر عمل نہیں کرتے اور ٹر ٹر بے فائدہ باتیں کیے جاتے ہیں، ایسا علم بغیر عمل کے کیا فائدہ دے گا۔

---

## بَابُ الْبُكَاءِ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ۔

## باب۔ اللہ کے ڈر سے رونے کی فضیلت

۴۸۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي خُبَيْبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ سے خبیب بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں

عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ رَجُلٌ ذَكَرَ اللهَ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ۔

نے ابو ہریرہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ حشر کے دن (اپنے) سایہ میں رکھے گا ف جو تنہائی میں اللہ کی یاد کرے اس کی آنکھیں بہ نکلیں۔

ف پھر ان میں سے ایک وہ شخص بیان کیا۔

---

## بَابُ الْخَوْفِ مِنَ اللهِ۔

## باب۔ اللہ سے ڈرنے کی فضیلت

٤٨٣۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ يُسِيءُ الظَّنَّ بِعَمَلِهِ فَقَالَ لِأَهْلِهِ: إِذَا أَنَا مُتُّ فَخُذُونِي فَذَرُّونِي فِي الْبَحْرِ فِي يَوْمٍ صَائِفٍ فَفَعَلُوا بِهِ فَجَمَعَهُ اللهُ ثُمَّ قَالَ: مَا حَمَلَكَ عَلَى الَّذِي صَنَعْتَ قَالَ مَا حَمَلَنِي إِلَّا مَخَافَتُكَ فَغَفَرَ لَهُ۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے حذیفہ بن یمان سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اگلی امتوں (بنی اسرائیل میں) ایک شخص کو اپنے برے اعمال کا ڈر تھا وہ (مرتے وقت) اپنے لوگوں سے کہنے لگا جب میں مر جاؤں تو میری لاش نے کر اس کو ریزہ ریزہ کر کے سخت گرمی کے دن میں (جب زور کی ہوا چلتی ہے) سمندر میں بکھیر دینا اس کے وارثوں نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے اس کے (بدن کے) سب اجزاء جمع کیے اور پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا پروردگار تیرے ڈر سے اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا ف

ف اس کا ڈرنا اللہ جل شانہ کو پسند آگیا وہ عجیب نکتہ نواز ہے دوسری روایت میں یوں ہے میری لاش جلا کر پیس کر آدھی راکھ جنگل میں اور آدھی سمندر میں بکھیر دینا۔

---

٤٨٤۔ حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ سَمِعْتُ أَبِي: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَجُلًا فِيمَنْ كَانَ سَلَفَ أَوْ قَبْلَكُمْ آتَاهُ اللهُ مَالًا وَوَلَدًا يَعْنِي

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے معتمر نے کہا میں نے والد (سلیمان تیمی) سے سنا کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا انہوں نے عقبہ بن عبدالغافر سے انہوں نے ابو سعید (سعد بن مالک خدری) رضی اللہ عنہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ایک اگلے زمانے کے یا تم سے پہلے کے ایک شخص کا ذکر کیا اللہ

أَعْطَاهُ، فَلَمَّا حُضِرَ قَالَ لِبَنِيهِ أَيَّ أَبٍ كُنْتُ؟ قَالُوا خَيْرَ أَبٍ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَبْتَئِرْ عِنْدَ اللهِ خَيْرًا فَسَّرَهَا قَتَادَةُ لَمْ يَدَّخِرْ وَإِنْ يَقْدَمْ عَلَى اللهِ يُعَذِّبْهُ فَانْظُرُوا فَإِذَا مُتُّ فَأَحْرِقُونِي حَتَّى إِذَا صِرْتُ فَحْمًا فَاسْحَقُونِي أَوْ قَالَ فَاسْهَكُونِي ثُمَّ إِذَا كَانَ رِيحٌ عَاصِفٌ فَأَذْرُونِي فِيهَا فَأَخَذَ مَوَاثِيقَهُمْ عَلَى ذَلِكَ وَرَبِّي فَفَعَلُوا ذَلِكَ، فَقَالَ اللهُ كُنْ فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ أَيْ عَبْدِي مَا حَمَلَكَ عَلَى مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ: مَخَافَتُكَ أَوْ فَرَقٌ مِنْكَ فَمَا تَلَافَاهُ أَنْ رَحِمَهُ اللهُ فَحَدَّثْتُ أَبَا عُثْمَانَ فَقَالَ سَمِعْتُ سَلْمَانَ غَيْرَ أَنَّهُ زَادَ فَأَذْرُونِي فِي الْبَحْرِ أَوْ كَمَا حَدَّثَ وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ سَمِعْتُ عُقْبَةَ سَمِعْتُ أَبَا سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تعالیٰ نے اس کو مال اور اولاد دی تھی جب وہ مرنے لگا تو اپنے بیٹوں سے کہنے لگا میں تمہارا کیسا باپ تھا انہوں نے کہا، بہت اچھا (شفیق) باپ، تب اس نے کہا دیکھو میں نے اللہ کی درگاہ میں کوئی نیکی ذخیرہ نہیں کی۔ قتادہ نے اس کی تفسیر یوں کی یعنی کوئی نیکی اللہ کے پاس جمع نہیں رکھی اور اگر میں کہیں خدا کے سامنے پہنچ گیا تو ضرور مجھ کو عذاب ہوگا تم ایسا کرنا، جب میں مر جاؤں تو میری لاشہ جلا ڈالنا جب جل کر کوئلہ ہو جاؤں تو خوب پیسنا (ریزہ ریزہ کرنا) اور جس دن تیز آندھی ہو یہ راکھ ہوا میں بکھیر دینا (اڑا دینا) اس نے اپنی اولاد سے قسم دے کر یہ عہد و پیمان لیا (پھر دنیا سے رخصت ہوگیا) اس کی اولاد نے ایسا ہی کیا اللہ تعالیٰ نے ایک کلمہ فرمایا کن، وہ شخص (سامنے) کھڑا ہوگیا ف پروردگار نے پوچھا میرے بندے تو نے یہ حرکت کیوں کی۔ اس نے عرض کیا پروردگار فقط تیرے ڈر یا خوف سے اللہ تعالیٰ نے اس کا بدلہ یہ کیا اس پر رحم کیا (سارے گناہ بخش دیئے)۔ سلیمان تیمی یا قتادہ نے کہا میں نے یہ حدیث ابو عثمان نہدی سے بیان کی انہوں نے کہا میں نے سلمان فارسی سے سنا وہ بھی ایسی ہی حدیث روایت کرتے تھے اس میں اتنا زیادہ ہے کہ میری راکھ سمندر میں بکھیر دینا یا کچھ ایسا ہی دوسرا کلمہ کہا اور معاذ بن معاذ تیمی نے کہا ف۲ ہم سے شعبہ نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے کہا میں نے عقبہ بن عبدالغافر سے سنا کہا میں نے ابو سعید سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث نقل کی۔

ف وہاں کیا دیر ہے کن فرماتے ہی سب اجزا جمع ہوگئے تھے ف۲ اس کو امام مسلم نے وصل کیا۔

---

## بَابُ الْإِنْتِهَاءِ عَنِ الْمَعَاصِي۔

## باب۔ گناہوں سے باز رہنے کا بیان

۴۸۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ

مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ

حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ وَإِنِّي أَنَا النَّذِيرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ فَأَطَاعَتْهُ طَائِفَةٌ فَأَدْلَجُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَاحَهُمْ

نے انہوں نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھ کو جو تمہاری طرف بھیجا ہے اور جو کلام دے کر بھیجا اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنی قوم والوں کے پاس آئے اور کہے میں دشمنوں کی فوج اپنی آنکھ سے دیکھ کر آیا ہوں میں ننگا ڈرانے والا ہوں ف۱ بھاگو بھاگو اپنی جان بچاؤ اب کچھ لوگ تو اس کی بات مان لیں اور رات ہی رات اطمینان سے نکل جائیں انہوں نے تو اپنی جان بچالی اور کچھ لوگ اس کی بات نہ مانیں ف۲ پھر صبح ہی صبح دشمن کی فوج آن کر ان کو تباہ کر ڈالے۔ ف۳

ف۱ یہ عرب میں ایک مثل ہوگئی ہے ہوا یہ تھا کہ کسی زمانہ میں دشمن کی فوجیں ایک ملک پر چڑھ کر گئیں تھیں ان ملک والوں ہی سے ایک شخص ان فوجوں کو ملا انہوں نے اس شخص کو پکڑا اور اس کے کپڑے اتار لیے وہ اسی حال میں ننگ دھڑنگ بھاگ نکلا اور اپنے ملک والوں کو جاکر خبر کر دی کہ جلدی اپنا بندوبست کر لو دشمن آن پہنچا اس کے ملک والوں نے اس کی تصدیق کی چونکہ وہ برہنہ اور ننگا بھاگتا آرہا تھا اور اس کی عادت ننگے پھرنے کی نہ تھی۔ ف۲ اس کو جھوٹا سمجھیں اپنے مکانوں میں پڑے رہیں ف۳ باب کی مطابقت اس طرح ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گناہوں سے اور اللہ کی نافرمانی سے ڈرایا اور خبر دی کہ اللہ کا عذاب گناہ گاروں کے لیے تیار ہے تو گناہوں سے توبہ کر کے اپنا بچاؤ کر لو پھر جس نے آپ کی بات مان لی اسلام قبول کیا شرک اور کفر اور گناہ سے توبہ کی تو وہ بچ گیا اور جس نے نہ مانی وہ صبح ہوتے ہی تباہ ہو گیا یعنی مرتے ہی عذاب ابدی میں گرفتار ہوا۔

---

۴۸۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ جَعَلَ الْفَرَاشُ وَهَذِهِ الدَّوَابُّ الَّتِي تَقَعُ فِي النَّارِ يَقَعْنَ فِيهَا فَجَعَلَ يَنْزِعُهُنَّ وَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے، انہوں نے ابوہریرہ رض سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میری اور لوگوں کی مثال ایسی ہے جیسے اس شخص کی جس نے (اندھیری رات میں) آگ سلگائی جب گرداگرد روشنی پھیل گئی تو کیڑے اور پتنگے اس میں گرنے لگے وہ ان کو ہٹاتا ہے (کہتا ہے ارے کم بختو کیوں اپنی جان کھوتے ہو) لیکن وہ مانتے ہی نہیں اس میں گرے پڑتے ہیں۔ میں بھی اسی طرح تمہاری کمریں تھامے ہوئے کہہ رہا ہوں۔

يَغْلِبْنَهُ فَيَقْتَحِمْنَ فِيهَا فَأَنَا آخُذُ بِحُجَزِكُمْ عَنِ النَّارِ وَهُمْ يَقْتَحِمُونَ فِيهَا۔

ارے دوزخ سے بچو (دکتا ہوں سے باز رہو) مگر تم ہو کہ سنتے ہی نہیں اس میں گرے پڑتے ہو۔

٤٨٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّاءُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَ الْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللهُ عَنْهُ

ہم سے ابو نعیم فضیل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے زکریا بن ابی زائدہ نے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرو سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان بچے رہیں اور مہاجر وہ ہے جو ان باتوں کو چھوڑ دے جن کو اللہ نے منع کیا ہے ؎

؎ جب مکہ فتح ہوگیا تو ہجرت کا حکم جاتا رہا اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مسلمانوں کو جو مکہ میں اسلام لائے خوش کرنے کے لیے فرمایا جو کوئی گناہوں اور بری باتوں کو چھوڑ دے وہ بھی مہاجر ہے اس قسم کے مہاجرین قیامت تک باقی رہیں گے

## بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا۔

باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں ؎ تو تم بہت (کم ہنستے اکثر روتے رہتے۔

؎ اللہ کے جلال اور غضب اور دوزخ کے عذاب کو۔

٤٨٨۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ ابو ہریرہ رض کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اگر تم لوگ وہ باتیں جانتے ہوتے جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

٤٨٩۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُوسَى بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے موسیٰ بن انس سے انہوں نے (اپنے والد) انس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

وَسَلَّمَ: لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا۔

فرمایا اگر تم وہ باتیں جانتے ہوتے جن کو میں جانتا ہوں تو ہنستے کم روتے بہت۔

## بَابٌ حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ۔

باب دوزخ نفسانی خواہشوں سے ڈھکی ہوئی ہے ف

ف جو شخص نفسانی خواہشوں میں پڑ گیا اس نے گویا دوزخ کا حجاب اٹھا دیا اب دوزخ میں پڑ جائے گا قرآن شریف میں بھی یہی مضمون ہے فاما من طغٰی واٰثر الحیٰوۃ الدنیا فان الجحیم ھی الماوٰی واما من خاف مقام ربہ ونھی النفس عن الھوٰی فان الجنۃ ھی الماوٰی۔

۴۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: حُجِبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ وَحُجِبَتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ کا حجاب نفسانی خواہشیں ہیں ف اور بہشت کا حجاب وہ باتیں ہیں جو نفس کو بری معلوم ہوتی ہیں ف۲

ف جیسے زنا چوری شراب خوری وغیرہ ف۲ جیسے عبادت تقوٰی پرہیزگاری وغیرہ۔

## بَابٌ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

باب۔ دوزخ اور بہشت جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ نزدیک ہیں ف

ف مطلب یہ ہے کہ آدمی ثواب کی بات گو وہ ادنی درجہ کی ہو حقیر نہ سمجھے شاید وہی اللہ جل جلالہٗ کو پسند آ جائے اور اس کو نجات مل جائے اسی طرح بری اور گناہ کی بات کو چھوٹی اور حقیر نہ سمجھے شاید اللہ تعالیٰ کو ناپسند آئے اور دوزخ میں اس کا ٹھکانا بنائے۔

۴۹۱۔ حَدَّثَنِي مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلٰى أَحَدِكُمْ مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

مجھ سے موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان نے انہوں نے منصور بن معتمر اور اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (جب کوئی تم میں تقوٰی اور پرہیزگاری کرتا ہے تو یہ سمجھ لے کہ) بہشت جوتی کے تسمے سے زیادہ نزدیک ہے اسی طرح (جب گناہ اور نافرمانی کرے تو) دوزخ بھی۔

٤٩٢۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَصْدَقُ بَيْتٍ قَالَهُ الشَّاعِرُ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلُ۔

مجھ سے محمد بن مثنےٰ نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہت سچا کلام جو ایک شاعر (لبید بن ربیعہ) نے کہا ہے یہ مصرع ہے۔ ع
فانی ہے جو کچھ کہ ہے غیر خدا ف

ف اس کا دوسرا مصرع یہ ہے کوئی مزہ رہتا نہیں ہرگز سدا۔

---

## بَابٌ لِيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ وَلَا يَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَهُ۔

باب۔ آدمی کو دنیا میں ان لوگوں کو دیکھنا چاہیے ف جو اپنے سے کم ہیں ف اور ان کو نہیں دیکھنا چاہیے جو اپنے سے بڑھ کر ہیں۔

ف مال و دولت دنیاوی شوکت ف تاکہ اللہ کا شکر دل میں پیدا ہو۔

٤٩٣۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب آدمی کی نگاہ اس شخص پر پڑے جو مال اور جمال (حسن صورت) میں اپنے سے بڑھ کر ہو تو ان لوگوں کو دیکھے جو ان باتوں میں اس سے کم ہوں۔

---

## بَابُ مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ

باب بھلائی یا برائی کا قصد کرنا۔

٤٩٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا جَعْدٌ أَبُو عُثْمَانَ حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ الْعُطَارِدِيُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَرْوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے ابوعثمان جعد بن دینار نے کہا ہم سے ابورجاء عطاردی نے انہوں نے عبداللہ بن عباس رضہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اپنے پروردگار سے روایت کی پروردگار

قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ ثُمَّ بَيَّنَ ذٰلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللّٰهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً۔

نے بھلائیاں اور برائیاں سب لکھ لیں پھر اس کی تفصیل یوں بیان کی جو شخص کسی بھلائی کا قصد کرے، لیکن اس کو بجا نہ لائے، جب بھی اس کے لیے ایک پوری نیکی لکھ لی جائے گی، اگر قصد کر کے اس کو بجا بھی لائے تو ایک نیکی کے بدل دس نیکیاں سات سو گنے تک لکھی جائیں گی ف بہت گنے زیادہ تک اور جو شخص برائی کا قصد کرے لیکن (اللہ سے ڈر کر) باز رہے تو اس کے لیے ایک پوری نیکی لکھی جائے گی ف۲ اگر قصد کے بعد اس کو کر ڈالے تو ایک ہی برائی لکھی جائے گی۔

ف جتنا اخلاص زیادہ ہوگا اتنی ہی نیکیوں کی تضعیف زیادہ ہوگی ایک کے بدل دس ادنیٰ درجہ ہے اس سے زیادہ سات سو تک لکھی جا سکتی ہیں ف۲ اگر برا کام کر ڈالے تو ایک ہی برائی لکھی جائے گی، یہ پروردگار کا فضل و کرم ہے اپنے بندوں پر۔

---

## بَابُ مَا يُتَّقَى مِنْ مُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ

**باب۔ چھوٹے اور حقیر گناہوں سے بھی بچے رہنا ف**

ف ان کو حقیر نہ سمجھنا، گناہ ہر حال میں برا ہے چھوٹا ہو یا بڑا اور بندے کو کیا معلوم ہے، شاید اللہ تعالیٰ اسی پر مواخذہ کر بیٹھے۔

۴۹۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا مَهْدِيٌّ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتَعْمَلُونَ أَعْمَالًا هِيَ أَدَقُّ فِي أَعْيُنِكُمْ مِنَ الشَّعَرِ إِنْ كُنَّا نَعُدُّ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُوبِقَاتِ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ يَعْنِي بِذٰلِكَ الْمُهْلِكَاتِ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے مہدی بن میمون نے انہوں نے غیلان بن جریر سے، انہوں نے انس سے انہوں نے کہا تم ایسے ایسے کام کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے بڑھ کر باریک ہیں (تم ان کو حقیر جانتے ہو بڑا گناہ نہیں سمجھتے) اور ہم لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان کاموں کو ہلاک کر دینے والا سمجھتے تھے امام بخاری نے کہا حدیث میں جو موبقات کا لفظ ہے۔ اس کا معنے ہلاک کرنے والے۔

---

## بَابُ الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ وَمَا

**باب۔ عملوں میں خاتمہ کا اعتبار ہے اور خاتمہ سے**

يُخَافُ مِنْهَا۔

ڈرتے رہنا (ایسا نہ ہو اخیر وقت برا عمل سرزد ہو)

۴۹۶۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ نَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنْهُمْ فَقَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هٰذَا فَتَبِعَهُ رَجُلٌ فَلَمْ يَزَلْ عَلَى ذٰلِكَ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَالَ بِذُبَابَةِ سَيْفِهِ فَوَضَعَهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ فَتَحَامَلَ عَلَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ لَمِنْ أَهْلِ النَّارِ وَيَعْمَلُ فِيمَا يَرَى النَّاسُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا۔

ہم سے علی بن عیّاش نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان (محمد بن مطرف) نے کہا مجھ سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (جنگ خیبر میں) ایک شخص (قزمان) کو دیکھا وہ مشرکوں سے خوب لڑ رہا تھا اور مسلمانوں کے بڑا کام آ رہا تھا۔ فرمایا جس شخص کو کوئی دوزخی آدمی دیکھنا منظور ہو وہ اس کو دیکھ لے یہ سن کر ایک شخص (اکثم بن ابی الجون) اس کے پیچھے ہوا، برابر اس کے ساتھ رہا یہاں تک کہ وہ شخص (یعنی قزمان) زخمی ہوا اور زخموں کی تکلیف پر صبر نہ کر کے، یہ چاہا کہ جلدی سے مر جاؤں، اس نے کیا کیا۔ تلوار کی نوک اپنی چھاتی پر رکھی اس پر اتنا بوجھ ڈالا کہ تلوار دونوں مونڈھوں کے درمیان پار نکل آئی ف اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو بعضا آدمی لوگوں کے خیال میں تو بہشتیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے مگر ہوتا ہے دوزخی اور بعضا آدمی لوگوں کی نظر میں تو دوزخیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے لیکن ہوتا ہے بہشتی بات یہ ہے کہ عملوں میں خاتمہ کا اعتبار ہے۔ ف

ف اس طرح اپنے تئیں حرام موت مار اف لیعنی اخیر مرتے وقت جس نے جیسا کام کیا اس کا اعتبار ہوگا اگر ساری عمر عبادت اور تقویٰ میں گزاری لیکن مرتے وقت گناہ میں گرفتار ہوا تو پچھلے نیک اعمال کچھ فائدہ نہ دیں گے اللہ تعالیٰ سوءِ خاتمہ سے بچائے رکھے اس حدیث سے یہ نکلا کہ کسی مسلمان کو وہ فاسق اور فاجر ہو یا صالح اور پرہیزگار ہو ہم قطعی طور سے دوزخی یا بہشتی نہیں کہہ سکتے معلوم نہیں اس کا خاتمہ کیسا ہوتا ہے اور اللہ کے نزدیک اس کا نام کن لوگوں میں لکھا گیا ہے حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسلمان کو اپنے اعمال صالحہ پر مغرور اور فریفتہ نہ ہونا چاہیئے اور ہمیشہ سوءِ خاتمہ سے ڈرتے اور لرزتے رہنا چاہیئے اللھم اجعل عواقب امورنا بالخیر۔ تجربہ سے یہ معلوم ہوا ہے کہ اہل حدیث اور ان لوگوں کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت سے عشق اور محبت رکھتے ہیں اکثر عمدہ خاتمہ ہوتا ہے۔

## بَابُ الْعُزْلَةُ رَاحَةٌ مِنْ خُلَاطِ السُّوءِ

## باب۔ بُری صحبت سے تنہائی بہتر ہے

٤٩٧۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ حَدَّثَهُ قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ح وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ قَالَ: رَجُلٌ جَاهَدَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ وَرَجُلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ، تَابَعَهُ الزُّبَيْدِيُّ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَالنُّعْمَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءٍ أَوْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ يُونُسُ وَابْنُ مُسَافِرٍ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عطاء بن یزید نے خبر دی، ان سے ابوسعید خدری رضی نے بیان کیا دوسری سند اور محمد بن یوسف فریابی نے کہا (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) ہم سے امام اوزاعی نے بیان کیا کہا ہم سے زہری نے انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا ایک گنوار (نام معلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا پوچھنے لگا یا رسول اللہ لوگوں میں کونسا شخص بہتر (افضل) ہے آپ نے فرمایا وہ شخص جو اپنی جان و مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور وہ شخص جو کسی پہاڑ کی کھوہ میں ف۱ بیٹھ کر پروردگار کی عبادت کرے لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھے ف۲ شعیب کے ساتھ محمد بن ولید زبیدی اور سلیمان بن کثیر اور نعمان بن راشد نے بھی زہری سے روایت کیا ف۳ اور معمر بن راشد نے اس کو زہری سے انہوں نے عطاء سے یا عبیداللہ سے (شک کے ساتھ) انہوں نے ابوسعید خدری رضی سے روایت کیا (اس کو امام احمد نے وصل کیا) اور یونس اور عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر اور یحییٰ بن سعید انصاری نے بھی اس کو ابن شہاب سے روایت کیا، انہوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے (صحابی کا نام نہ لیا) ف۴

ف۱ جنگل میں ایک گوشہ تنہائی میں ف۲ نہ کسی کی غیبت کرے نہ کسی کو ستائے امام مسلم کی روایت میں اتنا زیادہ ہے نماز درستی سے ادا کرے زکوٰۃ دیتا رہے یہاں تک کہ موت آن پہنچے ف۳ زبیدی کی روایت کو امام مسلم نے اور سلیمان کی روایت کو ابوداؤد نے اور نعمان کی روایت کو امام احمد نے وصل کیا ف۴ ان تینوں روایتوں کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا۔

---

٤٩٨۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا

ہم سے ابونعیم فضل بن دکین نے بیان کیا کہا ہم سے

الماجشون عن عبد الرحمن بن أبي صعصعة عن أبيه عن أبي سعيد أنه سمعه يقول سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول يأتي على الناس زمان خير مال الرجل المسلم الغنم يتبع بها شعف الجبال ومواقع القطر يفر بدينه من الفتن

عبدالعزیز ماجشون نے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی صعصعہ سے انہوں نے اپنے والد (عبداللہ بن ابی صعصعہ) سے انہوں نے ابوسعید خدری سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے ایک زمانہ (آئندہ) ایسا آئے گا مسلمان کا اچھا مال (جس میں اس کا دین آفتوں سے بچا رہے) یہ ہو گا چند بکریاں جن کو وہ پہاڑ کی چوٹیوں اور نالوں اور کھڈوں میں چراتا رہے اپنے دین و ایمان کو لے کر فسادوں سے ڈر کر (وہاں) بھاگ جائے ف

ف اس حدیث سے ان لوگوں نے دلیل لی ہے جو عزلت کو افضل جانتے ہیں اور حق یہ ہے کہ جیسا موقع ہو ویسا حکم دینا چاہئے کبھی عزلت افضل ہوتی ہے کبھی لوگوں سے مل کر رہنا افضل ہوتا ہے اور باختلاف اشخاص بھی یہ حکم مختلف ہوتا ہے بعضوں کے لیے عزلت افضل ہوتی ہے بعضوں کے لیے اختلاط اور یہ بھی ضرور ہے کہ عزلت کرنے والا شخص شہرت اور ریا کی نیت سے عزلت نہ کرے بلکہ گناہوں سے بچنے کی نیت ہو اور جمعہ اور جماعت اور حقوق اسلام ترک نہ کرے اور تفصیل اس کی امام غزالی نے احیاء العلوم میں کی ہے

---

## باب رفع الأمانة

باب۔ (اخیر زمانہ میں) دنیا سے ایمانداری اٹھ جانا

۴۹۹۔ حدثنا محمد بن سنان حدثنا فليح بن سليمان، حدثنا هلال بن علي عن عطاء بن يسار عن أبي هريرة قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا ضيعت الأمانة فانتظر الساعة، قال: كيف إضاعتها يا رسول الله؟ قال إذا أسند الأمر إلى غير أهله فانتظر الساعة۔

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے ہلال بن علی نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ایمانداری (دنیا سے) جاتی رہے تو قیامت کا منتظر رہ ایک گنوار (نام نامعلوم) یہ سن کر کہنے لگا یا رسول اللہ ایمانداری کیونکر اٹھ جائے گی (یہ کیونکر ہو گا کہ سب بے ایمان ہو جائیں) آپ نے فرمایا (ایمانداری اٹھ جانے سے مراد یہ ہے) کہ حکومت (اور خدمت) ان لوگوں کو دی جائے گی جو اس کے لائق نہ ہوں ایسے وقت میں قیامت کا انتظار کرتا رہ ف

ف ابن بطال نے کہا اللہ تعالیٰ نے بادشاہوں اور حاکموں کو اپنی امانت سپرد کی ہے اپنے بندوں پر ان کو اس لیے حاکم بنایا ہے کہ وہ ہر ایک ایماندار لائق شخص کو حکومت دیں جب یہ لوگ بے ایمانوں اور نالائقوں کو حکومت دینے لگیں گے

تو خدا کی امانت کو انھوں نے ضائع کر دیا اس میں خیانت کی ، مترجم کہتا ہے جو بادشاہ یا حاکم نالائقوں کو اپنے ملک کی خدمت دیتا ہے یا ذی علم اور لائق لوگوں کی قدر دانی نہیں کرتا تو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ اس کی حکومت آج کل ہی میں جانے والی ہے اور عجب نہیں کہ قیامت سے آپ کی مراد بھی ہو تغیر حکومت ، جس میں قیامت کی طرح بڑے بڑے انقلاب ہوتے ہیں افسوس اول تو مسلمان بادشاہتیں اس زمانہ میں بہت کم رہ گئی ہیں اور جو کہیں خال خال باقی ہیں ان میں بھی شکایت سنی جاتی ہے کہ لائق اور ذی علم اور شریف اور خاندانی لوگ خدمت سے علیحدہ کیے جاتے ہیں اور جاہل مجہول النسب، کم ذات لوگ بڑی بڑی خدمات پر مامور کیے جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ تحصیل علوم اور کمالات میں سستی کرتے ہیں اور سارے ملک میں جہالت پھیل جاتی ہے اور بے تمیزی کا دور دورہ ہوتا ہے اخیر میں دفعتہً منجانب اللہ تغیر حکومت کا حکم ہوتا ہے اور بادشاہ سلامت معزول ہو کر قید خانہ کی ہوا کھاتے ہیں اب آنکھ کھلی تو کیا فائدہ ۔

---

۵۰۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا حُذَيْفَةُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثَيْنِ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ فَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ: إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ

ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم سے اعمش نے انھوں نے زید بن وہب سے کہا ہم سے حذیفہ بن یمان نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں بیان فرمائیں ایک (کا ظہور) تو میں دیکھ چکا ہوں اور دوسری کا منتظر ہوں آپ نے فرمایا تھا کہ ایمانداری اللہ کی طرف سے لوگوں کے دلوں کی تہ پر اترتی ہے پھر قرآن شریف سے پھر حدیث شریف سے اس کی مضبوطی ہوتی جاتی ہے اور آپ نے اس ایمانداری کے اٹھ جانے کا بھی حال بیان کیا۔ فرمایا آدمی ایک نیند لے گا اور (سوتے میں) ایمانداری اس کے دل پر سے اٹھا لی جائے گی۔ اور بے ایمانی کا مدہم داغ (ہلکا نشان) پڑ جائے گا ، پھر ایک اور نیند لے گا تو یہ بے ایمانی کا داغ مضبوط ہو جائے گا اب اس کا نشان چھالے کی طرح ہو جائے گا ، جیسے تو پاؤں پر چنگاری لڑھکائے تو ایک چھالا پھول آتا ہے ظاہر میں اس کو پھولا دیکھتا ہے پر اندر کچھ نہیں ہوتا وہ صبح کو ایسا ہوگا لوگ بیچ کھوچ (معاملہ) کرتے ہوں گے مگر ان میں ایک شخص بھی ایماندار نہ ہوگا جو امانت ادا کرے اخیر میں یہ نوبت پہنچے گی (ایماندار) ایسے کم ہو جائیں گے (

مَا أَعْقَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيُّكُمْ بَايَعْتُ لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامُ وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا۔

لوگ کہیں گے فلاں قوم کے لوگوں میں فلانا شخص ایماندار ہے اور لوگ کسی شخص کی نسبت یوں کہیں گے کیا عقل مند خوش مزاج جیوٹ آدمی ہے (اس کی تعریفیں کریں گے) حالانکہ (وہ محض بے ایمان ہوگا) اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ حذیفہ کہتے ہیں ایک زمانہ مجھ پر ایسا گذر چکا ہے جب مجھ کو کچھ پروا نہ تھی کوئی شخص ہو کسی سے بھی معاملہ کروں کیونکہ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اسلام کا دین اس کو حق کی طرف پھیر لاتا ف۲ اگر (کافر) نصرانی ہوتا تو اس کے حاکم لوگ (اس کو مجبور کرکے) میرا حق اس سے دلا دیتے اب آج کے زمانے میں تو یہ حال ہے کہ میں کسی سے معاملہ ہی نہیں کرنا چاہتا ف۳ ہاں فلاں فلاں شخص ف۴

ف۱ مطلب یہ ہے کہ پہلی نیند میں تو ایمانداری کا نور اٹھ کر بے ایمانی کی ظلمت اور تاریکی ایک مدہم ہلکے داغ کی طرح نمودار ہوگی پھر دوسری نیند پر یہ ظلمت زیادہ ہوکر چھالے کے داغ کی طرح ہو جائے گی جو مدت تک قائم رہتا ہے مٹتا نہیں۔ ف۲ وہ خدا سے ڈر کر میرا حق ادا کرتا ف۳ کوئی اعتبار کے قابل ہی نہیں ہے جدھر دیکھو بے ایمانوں کا قبضہ ہے ف۴ چند ہی آدمی ایسے ہیں کہ ان سے معاملہ کروں۔ متن قسطلانی میں یہاں اتنی عبارت اور زیادہ ہے قال الفربری قال ابوجعفر حدثت اباعبد الله فقال سمعت ابا احمد بن عاصم یقول سمعت ابا عبید یقول قال الاصمعی وابو عمر وغیرهما جذر قلوب الرجال الجذر الاصل من کل شیء والوکت اثر الشیء الیسیر منه المجل اثر العمل فی الکف اذا غلظ۔ یعنی محمد بن یوسف فربری نے کہا ابوجعفر محمد بن خاتم جو امام بخاری کے منشی تھے ان کی کتابیں لکھا کرتے تھے، میں نے امام بخاری کو حدیث سنائی تو وہ کہنے لگے میں نے ابو احمد بن عاصم بلخی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابو عبید سے سنا وہ کہتے تھے عبد الملک بن قریب اصمعی اور ابو عمرو بن علاء قاری وغیرہ لوگوں نے (سفیان ثوری نے) کہا جذر کا لفظ جو حدیث میں ہے اس کے معنی جڑ اور وکت کہتے ہیں ہلکے خفیف داغ کو اور مجل وہ موٹا چھالا جو کام کرنے سے ہتھیلی پر پڑ جاتا ہے۔

---

۵۰۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہم سے ابوالیمان (حکم بن نافع) نے بیان کیا، کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو سالم بن عبد اللہ بن عمرؓ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ

وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا النَّاسُ كَالإِبِلِ الْمِائَةِ لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً۔

فرماتے تھے آدمیوں کا حال اونٹوں کی طرح ہے سو اونٹ میں ایک اونٹ بھی تیز سواری کے قابل نہیں ملتا ف

ف سب لدو ہی لدو بوجھ لادنے کے قابل یعنی ایماندار اور لائق اور ہوشیار سو آدمیوں میں ایک بھی نہیں نکلتا تو باب کی مناسبت حاصل ہوگئی۔

---

## بَابُ الرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ۔

۵۰۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ ابْنُ كُهَيْلٍ ح وَحَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ أَسْمَعْ أَحَدًا يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرَهُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللَّهُ بِهِ وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ۔

## باب۔ ریا اور شہرت چاہنے کی برائی۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انھوں نے سفیان ثوری سے کہا مجھ سے سلمہ بن کہیل نے بیان کیا دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انھوں نے سلمہ بن کہیل سے کہا میں نے جندب بن عبداللہ بجلی سے سنا اور جندب سے یہ حدیث سننے کے بعد، پھر میں نے کسی صحابی سے یہ کہتے نہیں سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ف خیر میں جندب کے نزدیک گیا میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص (خلقت کو) سنانے کے لیے نیک کام کرے اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) اس کی بدنیتی سب کو سنا دے گا اسی طرح جو کوئی (لوگوں کو) دکھانے کے لیے نیک کام کرے اللہ تعالیٰ بھی (قیامت کے دن) اس کو سب لوگوں کو دکھا دے گا ف

ف کرمانی نے کہا سلمہ بن کہیل کے کلام کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت جندب کے سوا اور کوئی صحابی وہاں باقی نہیں رہا تھا۔ حافظ نے کہا کرمانی کا کلام غلط ہے اس وقت کوفہ میں کئی صحابہ موجود تھے جیسے ابوجحیفہ سوائی اور عبداللہ بن ابی وغیرہ وغیرہ ف۲ کہ یہ ریا کار تھا اس لیے نیک عمل چھپا کر کرنا بہتر ہے مگر جہاں اظہار کیے بغیر چارہ نہ ہو جیسے فرض نماز جماعت سے ادا کرنا یا دین کی کتابیں تالیف کرنا اور شائع کرنا اکثر علماء نے کہا ہے کہ جو شخص پیشوا ہو اس کو اپنا نیک عمل ظاہر کرنا چاہیئے تاکہ لوگ اس کی پیروی کریں بہرحال اصل یہ ہے انما الاعمال بالنیات اگر نیک عمل سے نیت اللہ کی رضامندی کی ہے تب اگر اظہار بھی ہو تو کوئی قباحت نہیں اور جو شہرت اور ریا کاری کی نیت ہے تو وہ عمل نامقبول بلکہ اور باعث وبال ہوگا رہا گناہ کا چھپانا تو وہ ریا نہیں ہے بلکہ مستحب ہے حضرات صوفیہ نے فرمایا ہے ریا کی جڑ اس وقت کٹتی ہے

جب آدمی کو فنا فی اللہ کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اس وقت اس کی نگاہ میں اللہ کے سوا اور کوئی نظر ہی نہیں آتا۔ پھر ریا کس کے لیے کرے گا دوسری حدیث میں ہے کہ میں تم پر سب چیزوں سے زیادہ شرک خفی سے ڈرتا ہوں صحابہ نے پوچھا شرک خفی کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ریا قرآن میں ہے فمن کان یرجوا لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحًا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدًا تو عمل صالح سے وہی عمل مراد ہے جو اللہ کی رضامندی کے لیے خالصتاً کیا جائے اس میں ریا یا شہرت کی نیت نہ ہو اور شرک سے بھی وہاں یہی مراد رکھی ہے کہ ریا کی نیت ہو۔

---

## بَابُ مَنْ جَاهَدَ نَفْسَهُ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ۔

**باب۔ جو اللہ کی اطاعت کرنے کے لیے اپنے نفس کو دبائے اس کی فضیلت** ف

ف نفس دو باتیں چاہتا ہے ایک تو شہوت اور غضب یعنی کھانے پینے، جماع، غصہ چلانے کی خواہش، دوسرے عبادت نہ کرنا آرام طلبی، مجاہدہ نفس یہی ہے کہ اس کے شہوت اور غضب کو توڑے۔ عبادت کی محنت اٹھائے بغیر مجاہدہ کے قرب الٰہی مشکل ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔

۵۰۳۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا آخِرَةُ الرَّحْلِ فَقَالَ: يَا مُعَاذُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ، قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: حَقُّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے انہوں نے معاذ بن جبلؓ سے انہوں نے کہا ایک بار میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گدھے پر اسوار تھا میرے اور آپ کے بیچ میں زین کی پچھلی لکڑی کے سوا اور کوئی چیز نہ تھی، آپ نے فرمایا معاذ۔ میں نے کہا حاضر ہوں یارسول اللہ تعمیل ارشاد کے لیے مستعد ہوں پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد آپ نے فرمایا معاذ! میں نے کہا حاضر ہوں یارسول اللہ اور تعمیل ارشاد کے لیے مستعد ہوں پھر تھوڑی دیر چلنے کے بعد فرمایا معاذ! میں نے کہا حاضر ہوں یارسول اللہ اور تعمیل ارشاد کے لیے مستعد ہوں فرمایا تو جانتا ہے اللہ کا حق اس کے بندوں پر کیا ہے میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا اللہ کا حق اس کے بندوں پر یہ ہے کہ اللہ ہی کی عبادت کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔ پھر تھوڑی دیر چل کر فرمایا معاذ! میں نے عرض کیا حاضر ہوں یارسول اللہ اور تعمیل ارشاد کے لیے مستعد ہوں

اللهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ العِبَادِ عَلَى اللهِ إِذَا فَعَلُوهُ؟ قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: حَقُّ العِبَادِ عَلَى اللهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ۔

فرمایا تو جانتا ہے بندوں کا حق اللہ پر کیا ہے؟ جب بندے یہ بات بجالائیں ف۱ میں نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ ان کو عذاب نہ کرے ف۲

ف۱ اللہ ہی کی پوجا کریں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں ف۲ عمرو بن میمون کی روایت میں اتنا زیادہ ہے ان کو بخش دے ابو عثمان کی روایت میں یوں ہے ان کو بہشت میں لے جائے قسطلانی نے کہا جب کبیرہ گناہوں سے باز رہیں اور فرائض بجالائیں۔

---

## بَابُ التَّوَاضُعِ۔

## باب تواضع (یعنی عاجزی کرنے) کے بیان میں ف

ف یہ اصل الاصول ہے تمام اخلاق حسنہ کا۔ اگر تواضع نہ ہو تو کوئی عبادت کام نہیں آنے کی۔ دوسری حدیث میں ہے جو کوئی اللہ کی رضامندی کے لیے تواضع کرتا ہے اللہ اس کا مرتبہ بلند کر دیتا ہے ایک حدیث میں ہے اللہ تعالیٰ نے مجھ کو یہ وحی بھیجی کہ تواضع کرو اور کوئی دوسرے پر فخر نہ کرے۔

۵۰۴۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ قَالَ وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا الْفَزَارِيُّ وَأَبُو خَالِدٍ الْأَحْمَرُ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَتْ نَاقَةٌ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ وَكَانَتْ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ لَهُ فَسَبَقَهَا فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَقَالُوا: سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ حَقًّا عَلَى اللهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْئًا مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے حمید طویل نے انہوں نے انس بن مالک رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اونٹنی تھی۔ دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو مروان بن معاویہ فزاری اور ابو خالد احمر نے خبر دی، ان دونوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اونٹنی تھی اس کو عضباء کہا کرتے تھے وہ ایسی تیز تھی کسی اونٹ سے پیچھے نہیں رہتی تھی پھر ایسا ہوا ایک گنوار (نام نامعلوم) ایک جوان اونٹ پر سوار آیا اور عضباء سے آگے نکل گیا مسلمانوں کو یہ امر ناگوار گزرا۔ کہنے لگے ہائے افسوس عضباء پیچھے رہ گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بات یہ ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر لازم کر لیا ہے، دنیا میں جس کو بڑھاتا ہے اس کو (کبھی نہ کبھی) گھٹاتا بھی ہے ف

ف ترقی کے ساتھ تنزل اور اقبال کے ساتھ ادبار لگا ہوا ہے آدمی کو کبھی اپنے اقبال پر مغرور نہ ہونا چاہئے۔

وتلک الایام نداولھا بین الناس جو لوگ حدیث اور قرآن شریف کا مطالعہ غور کے ساتھ کرتے رہتے ہیں ان کے دل میں تغیرات اور انقلابات کا اثر بہت کم ہوتا ہے وہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا قانون قدرت دنیا میں یوں ہی جاری ہے کہ کوئی شے ہمیشہ ایک حال میں کبھی نہ رہے اور جن لوگوں کو حدیث اور قرآن سے کوئی تعلق نہیں ہوتا صرف اپنی تدبیرات پر نازاں رہتے ہیں ان کی تو حالت یہ ہو جاتی ہے کہ ذرا سے تغیر اور انقلاب میں قریب بہ ہلاکت ہو جاتے ہیں بعضے خودکشی کر لیتے ہیں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا حیدرآباد میں تین وزیر پے در پے جب ان کی وزارت گئی مارے رنج اور غم کے چند ہی روز میں گذر گئے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

---

۵۰۵۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنِي شَرِيكُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي نَمِرٍ، عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا وَإِنْ سَأَلَنِي لَأُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيذَنَّهُ وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدُّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَاءَتَهُ۔

مجھ سے محمد بن عثمان بن کرامہ نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن مخلد نے کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے کہا ہم سے شریک بن عبداللہ نے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہٗ ارشاد فرماتا ہے جو شخص میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اس کو خبر کیے دیتا ہوں کہ میں اس سے لڑوں گا اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) ف۱ اور میرا بندہ (فرض ادا کرنے کے بعد) نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں پھر تو یہ حال ہوتا ہے کہ میں ہی اس کا کان ہوتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہوتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اس کا پاؤں ہوتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے ف۲ وہ اگر مجھ سے کچھ مانگتا ہے تو میں اس کو دیتا ہوں وہ اگر کسی (دشمن یا شیطان) سے میری پناہ چاہتا ہے تو اس کو محفوظ رکھتا ہوں ف۳ اور مجھ کو کسی کام میں جس کو میں کرنا چاہتا ہوں اتنا تردد (پس و پیش) نہیں ہوتا جتنا اپنے مسلمان بندے کی جان نکالنے میں ہوتا ہے وہ تو موت کو

(بوجہ تکلیف جسمانی کے) برا سمجھتا ہے اور مجھ کو بھی اس کو تکلیف دینا برا لگتا ہے ف۵۔

ف۱ اس کو تباہ کروں گا قسطلانی نے کہا ولی گناہوں سے محفوظ ہوتا ہے جیسے پیغمبر معصوم ہوتا ہے اگر کوئی شخص شریعت کے خلاف کام کرتا ہے تو وہ ولی نہیں ہے بلکہ مغرور مکار ہے۔ قیشری نے کہا ولی کو اللہ تعالیٰ اس سے بچاتا ہے کہ گناہ اور فسق و فجور میں پڑا رہے اگر کبھی اس سے گناہ ہو جاتا ہے تو توبہ کرتا ہے، بہرحال گناہ صادر ہونے سے ولایت میں خلل نہیں آتا، ولایت دو قسم کی ہوتی ہے ایک ولایت عامہ اس میں تو تمام مومنین صحیح الاعتقاد کتاب و سنت پر عمل کرنے والے داخل ہیں۔ دوسری ولایت خاصہ محمدیہ یا ابراہیمیہ یا موسویہ یا عیسویہ یا آدمیہ یہ وہ لوگ ہیں جو کسی پیغمبر کے نمونہ ہوتے ہیں اور کرامات اور مراتب قرب اور ولایت میں اس پیغمبر کے قدم بقدم چلتے ہیں ف۲ ہمارے مرشد شیخ احمد مجدد سرہندی فرماتے ہیں فرائض کے ادا کرنے میں جو قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے نوافل میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں ہوتا اس لیے پہلے فرائض کو بہت ادب اور احتیاط سے بجالانا چاہیے ان سے فراغت ہو تو پھر نوافل کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے۔ ف۳ دوسری روایت میں امام احمد اور بیہقی کے اتنا زیادہ ہے اور اس کا دل ہوتا ہوں جس سے وہ سمجھتا ہے اور اس کی زبان ہوتا ہوں جس سے وہ بات کرتا ہے اس حدیث کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بندہ عین خدا ہو جاتا ہے جیسے معاذ اللہ حلولیہ اور اتحادیہ کا دعویٰ ہے کہاں خدا اور کہاں بندہ بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب بندہ میری عبادت میں غرق ہو جاتا ہے اور مرتبہ محبوبیت پر پہنچتا ہے تو اس کے حواس ظاہری اور باطنی سب شریعت کے تابع ہو جاتے ہیں وہ ہاتھ پاؤں کان آنکھ سے وہی کام لیتا ہے جس میں میری مرضی ہے خلاف شریعت کوئی کام اس سے سرزد نہیں ہوتا ف۴ اس فقرے سے حلولیہ اور اتحادیہ کا رد ہو گیا اگر بندہ عین خدا ہو جاتا تو پھر دعا قبول کرنے اور پناہ دینے کے معنی نہیں بنتے ف۵ مگر اس تکلیف کا انجام اس کے لیے نہایت عمدہ ہے اس لیے کہ اس کو راحت ابدی دینے کے لیے اس کی اس تھوڑی سی تکلیف کا لحاظ نہیں کرتا اس کو مار ڈالتا ہوں یہ بعینہ ایسا ہے جیسے باپ اپنے محبوب بیٹے کو کڑوی تلخ دوا پلاتا ہے اور گو بیٹے کے رونے پیٹنے پر اس کو بھی ایک گونہ ملال ہوتا ہے مگر اس کے آئندہ کے فوائد پر خیال کر کے اس ملال کا خیال نہیں کرتا اور جبراً مار پیٹ کر وہ دوا پلا دیتا ہے اس حدیث کی مطابقت ترجمۂ باب سے مشکل ہے بعضوں نے کہا اس میں اولیاء اللہ سے محبت رکھنے کا اور ان کی تعظیم کرنے کا حکم ہے اور یہ مستلزم ہے تواضع کو کیونکہ اکثر اولیاء اللہ غریب اور پریشان حال ہوتے ہیں اس حدیث میں محدثین نے کلام کیا ہے اس کے راویوں میں سے خالد بن مخلد کو منکر الحدیث کہا ہے اور کہا ہے کہ شریک اس حدیث سے منفرد ہوا وہ حافظ نہیں ہے ابن عدی نے کہا یہ حدیث اگر جامع صحیح میں نہ ہوتی تو منکر گنی جاتی۔ میں کہتا ہوں حافظ نے اس کے دوسرے طرق بھی بیان کیے ہیں اور گو وہ اکثر ضعیف ہیں پر سب طرق مل کر حدیث حسن ہو جاتی ہے اور خالد بن مخلد کو ابو داؤد نے صدوق کہا ہے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ وَمَا أَمْرُ السَّاعَةِ إِلَّا كَلَمْحِ الْبَصَرِ أَوْ هُوَ أَقْرَبُ إِنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا۔ میں اور قیامت دونوں ایسے نزدیک ہیں جیسے یہ دونوں انگلیاں (کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی) اور قیامت کا واقع ہونا تو بس ایسا ہے جیسے آنکھ کا جھپکنا بلکہ وہ (اس سے بھی جلد تر ہے بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

۵۰۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا وَيُشِيرُ بِإِصْبَعَيْهِ فَيَمُدُّ بِهِمَا۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان (محمد بن مطرف) نے کہا مجھ سے ابو حازم نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اور قیامت دونوں اس طرح بھیجے گئے ہیں آپ نے اپنی دو انگلیوں (کلمے اور بیچ کی انگلی) کو لمبا کر کے بتلایا ف

ف حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو تیرہ سو برس سے زیادہ گذر چکے مگر اب تک قیامت نہیں آئی تو مطلب یہ ہے کہ مجھ میں اور قیامت میں اب کوئی نئے پیغمبر صاحب شریعت کا فاصلہ نہیں ہے اور میری امت آخری امت ہے اسی پر قیامت آئے گی۔

---

۵۰۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ هُوَ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَأَبِي التَّيَّاحِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ اور ابو التیاح (یزید) سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا۔ میں اور قیامت دونوں اس طرح بھیجے گئے ہیں ف

ف شعبہ اس حدیث کے راوی نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو ملا کر بتلایا۔ مطلب یہ ہے کہ میرا بھیجا جانا یہ بھی ایک قیامت کی نشانی ہے تو میں گویا قیامت سے ملا ہوا ہوں۔

---

۵۰۸۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ

مجھ سے یحییٰ بن یوسف نے بیان کیا کہا ہم کو ابو بکر بن عیاش نے خبر دی انہوں نے ابو حصین (عثمان بن عاصم) سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ يَعْنِي إِصْبَعَيْنِ تَابَعَهُ إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي حَصِينٍ۔

انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں اور قیامت دونوں (اتنے نزدیک) بھیجے گئے جیسے یہ دونوں انگلیاں ف۱ ابوبکر بن عیاش کے ساتھ اس حدیث کو اسرائیل نے بھی ابوحصین سے روایت کیا (اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا) ف۲

ف۱ آپ نے کلمے کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا۔ بعضوں نے کہا امت اسلامیہ کی مدت ہزار برس سے زائد ہوگی لیکن ہزار پر پانچسو برس سے زیادہ نہ گذریں گے کیونکہ دنیا کی مدت سات ہزار برس ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چھٹے ہزار کے آخر میں بھیجے گئے ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ سب قیاسی باتیں ہیں اس باب میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی اب تو تیرہ سو سے زائد سال ہجرت پر گذر چکے ہیں اور ابھی تک نہ دجال نکلا نہ امام مہدی نکلے نہ حضرت عیسٰی اترے اور دوسری حدیثوں سے یہ ثابت ہے کہ دجال آخری صدی میں اترے گا تو چودھویں صدی کا اب شروع ہے یعنی ۱۳۰۲ھ ہے اس کے آخر میں اگر دجال اترا اور چالیس برس تک حضرت عیسٰی زمین میں رہے اس کے بعد آفتاب پچھم کی طرف سے نکلا تو پھر دنیا ایک سو بیس سال اور رہے گی جیسے دوسری حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے پھر پہلے اور دوسرے نفخہ صور میں چالیس برس کا فاصلہ ہونا چاہیے یہ سب حساب کرو تو ایک ہزار پانسو برس سے زائد ہو گئے اور یہ کلام غلط نکلا اسی طرح یہ بھی جو مشہور تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں ایک ہزار برس سے زائد نہیں رہیں گے اس کی بھی غلطی کھل گئی۔ بالجملہ یہ سب باتیں ایسی ہیں جن کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے اور علامات کبریٰ کے ظہور کا ٹھیک وقت بجز خدا تعالیٰ کے اور کسی کو معلوم نہیں ہے۔ ؎ دریں ورطہ فروشد ہزار + کہ پیدا نہ شد تختۂ بر کنار۔ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ابھی امت اسلامیہ اور کتنے ہزار برس باقی رہے گی شاید ابھی دجال اور امام مہدی کے ظہور میں ہزاروں برس باقی ہوں۔ ان باتوں کو اللہ ہی خوب جانتا ہے اسی طرح یہ کشف بھی بعضے اولیاء کا غلط نکلا جو کہتے تھے چودھویں صدی شروع ہونے سے پہلے قیامت کے علامات کبریٰ ظاہر ہو جائیں گی اور چودھویں یا پندرہویں صدی میں قیامت ضرور قائم ہو جائے گی۔ میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث کہ دنیا کی مدت سات ہزار برس ہے گو مرفوعاً ابن عباس اور بعض سلف سے منقول ہے مگر اس کی سند واہی اور ضعیف ہے اور اعتماد کے لائق نہیں ہے اہل چین کی اور اہل ہند کی تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا لاکھوں برس سے قائم ہے اور اسی طرح قرن کے قرن گذرے جانتے ہیں اور کسی کو بجز خداوند کریم کے اس کی ٹھیک میعاد معلوم نہیں ہے۔ عکرمہ سے منقول ہے کہ دنیا کی مدت پچاس ہزار برس ہے۔ واللہ اعلم۔

---

## بَاب۔

باب۔ ف۱

ف۱ اس میں کوئی ترجمہ منقول نہیں ہے گویا اگلے باب کی فصل ہے۔

۵۰۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ أَخْبَرَنَا

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے شعیب نے

شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَإِذَا طَلَعَتْ فَرَآهَا النَّاسُ آمَنُوا أَجْمَعُونَ فَذٰلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْرًا وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يَلِيطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلٰى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا۔

خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک سورج پچھم کی طرف سے نہ نکلے گا۔ جب سورج پچھم کی طرف سے نکلے گا اور لوگ (اللہ کی قدرت کی) یہ نشانی دیکھ لیں گے توسب کے سب ایمان لے آئیں گے۔ مگر یہ وہ وقت ہو گا جب کسی کو اس کا ایمان فائدہ نہ دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہ لایا ہو گا یا اس نے ایمان کے ساتھ ثواب کے کام نہ کر لیے ہوں گے ف اور قیامت کے قریب ایسا ہو گا کہ دو آدمی اپنا کپڑا بچھائے بیٹھے ہوں گے وہ اس کی بیچ کھوچ اور لپیٹنے سے ابھی فارغ نہ ہوں گے کہ قیامت آجائے گی اور آدمی اپنی اونٹنی کا دودھ لے کر چلے گا ابھی اس کو پیے گا نہیں کہ قیامت آجائے گی اور کوئی آدمی اپنا حوض لیپ پوت رہا ہوگا (تاکہ اس میں پانی بھرے) پھر ابھی اس کا پانی پیا نہیں جائے گا کہ قیامت آجائے گی اور کوئی آدمی نوالہ (کھانے کے لیے) اپنے منہ کی طرف اٹھائے گا ابھی کھایا نہ ہو گا کہ قیامت آجائے گی ف۲

ف بعضوں نے کہا یہی سورج کا پچھم سے نکلنا پہلی نشانی ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ دجال کا نکلنا پہلی نشانی ہے۔ ف۲ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قیامت ایک ہی ایکا ایکی آئے گی لوگوں کو خبر نہ ہوگی وہ اپنے دھندوں میں مصروف ہوں گے یعنی عوام لوگوں کو، کیونکہ خاص خاص ذی علم لوگ تو علامات کبریٰ یعنی دجال مہدی عیسیٰ علیہ السلام کے نکلنے سے اور سورج کے مغرب کی طرف سے طلوع ہونے سے قیامت کا قرب پہچان لیں گے مگر یہ ممکن ہے کہ قیامت کے قریب یہ سب لوگ گذر جائیں گے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ قیامت اس وقت قائم ہوگی جب زمین میں اللہ اللہ کہنے والا کوئی نہ رہے گا۔

---

بَابُ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ أَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهُ۔

باب۔ جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے۔

۵۱۰۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام

حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ عَنْ عُبَادَةَ
ابْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللهِ أَحَبَّ
اللهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ كَرِهَ
اللهُ لِقَاءَهُ، قَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ
أَزْوَاجِهِ إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ، قَالَ لَيْسَ
ذَاكِ وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ
بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللهِ وَكَرَامَتِهِ فَلَيْسَ
شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ فَأَحَبَّ
لِقَاءَ اللهِ وَأَحَبَّ اللهُ لِقَاءَهُ وَإِنَّ الْكَافِرَ
إِذَا حُضِرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللهِ وَعُقُوبَتِهِ
فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِمَّا أَمَامَهُ
كَرِهَ لِقَاءَ اللهِ وَكَرِهَ اللهُ لِقَاءَهُ
اخْتَصَرَهُ أَبُو دَاوُدَ وَعَمْرٌو عَنْ شُعْبَةَ
وَقَالَ سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ
ابْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس رض سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنا بُرا جانتا ہے اللہ تعالیٰ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے یہ حدیث سُن کر حضرت عائشہؓ یا اور کوئی بی بی بولیں یارسول اللہ! موت کو تو ہم بھی برا جانتی ہیں آپ نے فرمایا (اللہ سے ملنے سے) موت مراد نہیں ہے (بلکہ) بات یہ ہے کہ ایماندار آدمی کو جب موت آ لگتی ہے (مرنے کے قریب ہوتا ہے) تو اس کو اللہ کی رضامندی اور اسکی سرفرازی کی خوشخبری دیجاتی ہے وہ اسوقت ان باتوں سے زیادہ جو آگے اس کو ملنے والی ہیں کوئی بات پسند نہیں کرتا اور اللہ سے ملنے کی (جلد) آرزو کرتا ہے اور کافر کے ایمان پر جب موت آپڑتی ہے اس کو یہ خبر دی جاتی ہے کہ اب اللہ کا عذاب اور اس کی سزا چکھنے کا وقت آن پہنچا تو وہ اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے (کمبخت دنیا میں رہنا چاہتا ہے) اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے۔ ف ابوداؤد طیالسی اور عمرو بن مرزوق نے اس حدیث کو شعبہ سے مختصر روایت کیا ہے ف اور سعید بن ابی عروہ نے اس کو قتادہ سے روایت کیا انہوں نے زرارہ بن اوفیٰ سے انہوں نے سعد بن ہشام سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ف۳

ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کا مطلب بیان فرما دیا اب یہ اعتراض کا موقعہ نہ رہا کہ صحت اور تندرستی میں تو ہر کوئی مرنا ناپسند کرتا ہے اور دوسری حدیث میں موت کی آرزو کرنا منع آیا ہے وہ بھی اس حدیث کے خلاف نہ رہے۔ بعضے لوگ ایسے بھی ہیں جو صحت کی حالت میں بھی موت کو ناپسند نہیں کرتے بلکہ موت ان کو نہایت شیریں اور خوشگوار معلوم ہوتی ہے وہ کہتے ہیں۔ الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب اور کہتے ہیں کہ اگر دنیا میں موت نہ ہوتی تو پھر دنیا کے برابر تلخ اور ناگوار کوئی چیز نہ ہوتی موت ہی تو وہ شے ہے جو بندے کو عالم قدس کی سیر کرائے گی اللہ کے مقرب بندوں

اولیاء اللہ اور پیغمبروں سے ملائے گی مگر ہم یہ نہیں سمجھتے کہ ان کی یہ باتیں صمیم قلب سے ہیں یا صرف منہ سے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے دلوں سے خوب واقف ہے۔ ف۲ ابوداؤد کی روایت کو ترمذی اور عمرو کی روایت کو طبرانی نے معجم کبیر میں وصل کیا۔ ف۳ اس کو امام مسلم نے وصل کیا۔

---

۵۱۱ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَاءَهُ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَاءَهُ۔

مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے انہوں نے برید بن عبداللہ سے انہوں نے ابوبردہ سے انہوں نے ابوموسیٰ رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرے گا اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرے گا اور جو شخص اللہ سے ملنا ناپسند کرے گا اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرے گا

---

۵۱۲ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ وَعُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ فِي رِجَالٍ مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَهُوَ صَحِيحٌ إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُخَيَّرُ فَلَمَّا نَزَلَ بِهِ وَرَأْسُهُ عَلَى فَخِذِي غُشِيَ عَلَيْهِ سَاعَةً ثُمَّ أَفَاقَ فَأَشْخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّقْفِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى قُلْتُ إِذًا لَا يَخْتَارُنَا وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَدِيثُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا بِهِ قَالَتْ فَكَانَتْ تِلْكَ آخِرَ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلُهُ اللَّهُمَّ الرَّفِيقَ

مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل بن خالد سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب اور عروہ بن زبیر اور کئی عالموں نے خبر دی کہ حضرت عائشہ ام المومنین کہتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اچھے خاصے تندرست تھے تو فرماتے تھے کوئی پیغمبر اس وقت تک نہیں مرا جب تک بہشت میں اس کا ٹھکانا اس کو نہیں دکھلایا گیا اور اس کو اختیار نہیں دیا گیا ف۱ جب آپ کی وفات قریب پہنچی تو آپ کا سر میری ران پر تھا ایک گھڑی تک آپ بیہوش رہے اس کے بعد ہوش آیا تو چھت کی طرف ٹکٹکی لگا دی۔ (نظر جما دی) دعا کرنے لگے یا اللہ بلند رفیقوں کے ساتھ رکھیو۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا۔ اب آپ ہم لوگوں کے ساتھ رہنا پسند نہیں کریں گے اور مجھ کو اس حدیث کی تصدیق ہوئی جو آپ نے تندرستی کی حالت میں) فرمائی تھی ف۲ بس یہی آخری کلام تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنی اللّٰھم الرفیق الاعلیٰ۔

الأَعْلَى۔

چاہے دنیا میں اور زندہ رہے چاہے آخرت کا سفر اختیار کرے

---

## بَابُ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ۔

## باب۔ موت کی بیہوشیوں (سختیوں) کا بیان

۵۱۳ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ ابْنِ مَيْمُونٍ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَنَّ أَبَا عَمْرٍو ذَكْوَانَ مَوْلَى عَائِشَةَ كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ رَكْوَةٌ أَوْ عُلْبَةٌ فِيهَا مَاءٌ يَشُكُّ عُمَرُ فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٍ ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى حَتَّى قُبِضَ وَمَالَتْ يَدُهُ۔

مجھ سے محمد بن عبید بن میمون نے بیان کیا کہا ہم سے عیسےٰ بن یونس نے انہوں نے عمر بن سعید سے کہا مجھ کو ابن ابی ملیکہ نے خبر دی۔ ان سے ابو عمرو ذکوان نے بیان کیا جو حضرت عائشہ رضؓ کے غلام تھے کہ حضرت عائشہ کہتی تھیں۔ (وفات کے وقت) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پانی کا ایک پیالہ یا لکڑی کا کونڈا رکھا تھا (یہ عمرو بن سعید راوی کو شک ہوئی) آپ اپنے دونوں ہاتھ پانی میں ڈالتے اور منہ پر پھیرتے فرماتے لاالہ الااللہ، موت میں بڑی سختیاں ہوتی ہیں اخیر میں آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے دعا کی، یا اللہ بلند رفیقوں میں رکھیو اس حالت میں آپ کی وفات ہوگئی۔ اور ہاتھ جھک گیا ف

ف معلوم ہوا کہ موت کی سختی کوئی بری نشانی نہیں ہے بلکہ اچھے بندوں پر اس لیے ہوتی ہے کہ ان کے درجات میں ترقی ہو اور ان کے قصوروں کا کفارہ ہو جائے۔

---

۵۱۴۔ حَدَّثَنِي صَدَقَةُ: أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رِجَالٌ مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاةً يَأْتُونَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَسْأَلُونَهُ مَتَى السَّاعَةُ فَكَانَ يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ: إِنْ يَعِشْ هَذَا لَا يُدْرِكْهُ الْهَرَمُ حَتَّى

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ بن سلیمان نے خبر دی انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ عرب کے کچھ گنوار لٹھ لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتے اور پوچھتے کہ قیامت کب ہوگی آپ دیکھتے ان لوگوں میں جو بہت کم عمر ہوتا فرماتے اگر یہ بچہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھے ہونے سے پہلے تمہاری قیامت آجائے گی (تم مرجاؤ گے

تَقُوْمُ عَلَيْكُمْ سَاعَتُكُمْ قَالَ هِشَامٌ يَعْنِي مَوْتَهُمْ۔

مرنا بھی قیامت ہے) ہشام نے کہا حدیث میں جو ساعتکم کا لفظ ہے اس کے معنی موت ہیں ف

ف آپ کا مطلب یہ تھا کہ قیامت کبریٰ کا تو وقت اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں ہے نہ اس کے دریافت کرنے سے کوئی غرض متعلق ہے اپنی اپنی فکر کرو ہر آدمی کی موت یہی اس کی قیامت ہے اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے میں کہتا ہوں اس طرح سے مناسبت ہو سکتی ہے کہ موت کو آپ نے قیامت قرار دیا اور قیامت میں سب لوگ بے ہوش ہو جائیں گے جیسے فرمایا فصعق من فی السمٰوٰت و من فی الارض پس معلوم ہوا کہ موت میں بھی بے ہوشی ہونی ہے اور یہی ترجمہ باب ہے۔

---

۵۱۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ حَلْحَلَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ فَقَالَ: مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ، قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْمُسْتَرِيحُ وَالْمُسْتَرَاحُ مِنْهُ؟ قَالَ: الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ مِنْ نَصَبِ الدُّنْيَا وَأَذَاهَا إِلَى رَحْمَةِ اللّٰهِ، وَالْعَبْدُ الْفَاجِرُ يَسْتَرِيحُ مِنْهُ الْعِبَادُ وَالْبِلَادُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَابُّ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے محمد بن عمرو بن حلحلہ سے انہوں نے معبد بن کعب بن مالک سے انہوں نے ابو قتادہ انصاری سے وہ بیان کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک جنازہ گزرا۔ آپ نے فرمایا، آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا (یعنی نیک بخت ہے یا بدبخت) صحابہ نے پوچھا آرام پانے والا ہے یا آرام دینے والا اس کے کیا معنی ہیں۔ فرمایا ایماندار بندہ تو مر کر دنیا کی تکالیف اور مصیبتوں سے نجات پا کر اللہ کی رحمت میں آرام پاتا ہے اور بے ایمان بدکار کے مرنے سے دوسرے بندے اور ملک اور درخت اور چوپائے جانور سب آرام پاتے ہیں ف

ف بندے اس طرح آرام پاتے ہیں کہ اس کے ظلم اور ستم سے چھوٹ جاتے ہیں یا وہ جو برے کام کیا کرتا تھا اگر اس کو منع کرتے تو ڈرتے ہیں کہ کہیں ستائے نہیں اگر منع نہ کریں تو گناہ گار ہوتے ہیں اس آفت سے نجات پاتے ہیں ملک اس طرح آرام پاتے ہیں کہ اس کے گناہوں اور ظلم و تعدی کی نحوست سے ملک میں بیماری پھیلتی تھی قحط ہوتا تھا اب خس کم جہاں پاک ہوا اور درخت اس طرح سے کہ ظالم درختوں کو کاٹتا تھا لوگوں کے باغات ویران کیا کرتا تھا رات دن جانور مارنے کے لیے درختوں پر پتھروں گولیوں اور چھروں کی بوچھاڑ کیا کرتا تھا چوپائے جانور اس طرح سے کہ بے زبان جانوروں سے ان کی طاقت سے زیادہ محنت و مشقت لیا کرتا تھا۔

---

۵۱۶- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَلْحَلَةَ حَدَّثَنِي ابْنُ كَعْبٍ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مُسْتَرِيحٌ وَمُسْتَرَاحٌ مِنْهُ، الْمُؤْمِنُ يَسْتَرِيحُ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبد ربہ بن سعید انصاری سے انہوں نے محمد بن عمرو بن حلحلہ سے کہا مجھ سے معبد بن کعب نے بیان کیا انہوں نے ابو قتادہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ (جب ایک جنازہ سامنے سے گزرا) یا تو یہ آرام پانے والا ہے یا (دوسرے بندوں کو) آرام دینے والا ہے۔ ایماندار بندہ تو (مرکر) آرام پاتا ہے۔ ف

ف ان دونوں حدیثوں کی مناسبت بھی ترجمہ باب سے مشکل ہے قسطلانی نے کہا میت ان دو قسموں سے خالی نہیں اور ہر ایک پر موت کی سختی ہو سکتی ہے گویا موت کی سختی اس سے خاص نہیں ہے جو فاسق اور فاجر ہو بلکہ نیک بندے پر بھی ہوتی ہے اور اسی لیے اس کو آرام پانے والا فرمایا۔

---

۵۱۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يَتْبَعُ الْمَيِّتَ ثَلَاثَةٌ فَيَرْجِعُ اثْنَانِ وَيَبْقَى مَعَهُ وَاحِدٌ، يَتْبَعُهُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَعَمَلُهُ فَيَرْجِعُ أَهْلُهُ وَمَالُهُ وَيَبْقَى عَمَلُهُ۔

ہم سے حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے انہوں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میت کے ساتھ (قبر تک) تین چیزیں جاتی ہیں۔ اس کے گھر والے اس کی لونڈی غلام جانور وغیرہ مال واسباب، اس کے اعمال پھر دو تو لوٹ آتے ہیں گھر والے اور مال اسباب اور اعمال اس کے ساتھ رہ جاتے ہیں ف

ف پس آدمی کو نیک اعمال ہی کی فکر رکھنا چاہیے۔ یہی قبر میں ساتھ آئیں گے باقی جورو بچے لونڈی غلام نوکر، خدمت گار دوست آشنا سب زندگی کے ساتھی ہیں مرتے ہی قبر میں اکیلا ڈال کر چل دیں گے۔ دوسری حدیث میں ہے اس کا نیک عمل، اچھے اور خوب صورت شخص کی صورت میں بن کر اس کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے خوش ہو جا۔ میت پوچھتا ہے تو کون ہے؟ وہ کہتا ہے میں تیرا نیک عمل ہوں باب کی مناسبت اس طرح سے ہے کہ میت کے ساتھ لوگ اس لیے جاتے ہیں کہ موت کی سختی اس پر حال ہی میں گذری ہوتی ہے تو اس کی تسکین اور تسلی کے لیے ہمراہ رہتے ہیں۔

۵۱۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا مَاتَ أَحَدُكُمْ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ غُدْوَةً وَعَشِيًّا إِمَّا النَّارُ وَإِمَّا الْجَنَّةُ، فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى تُبْعَثَ۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سختیانی سے، انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی مر جاتا ہے تو صبح و شام (جب تک وہ برزخ میں رہتا ہے) اس کا ٹھکانا اس کو بتلایا جاتا ہے۔ یا تو بہشت میں یا دوزخ میں اور اس سے (فرشتے) کہتے ہیں یہ تیرا ٹھکانا ہے یعنی حشر کے بعد ف

ف اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے۔ بعضوں نے کہا موت کی سختیوں میں ایک سختی یہ بھی ہے کہ صبح و شام اس کا ٹھکانا بتلا کر اس کو رنج دیا جاتا ہے پہلے ہی سے ڈرانے رہتے ہیں البتہ نیک بندوں کے لیے خوشی ہے۔ کہ ان کا بہشت میں ٹھکانا بتلایا جاتا ہے۔

---

۵۱۹۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ، قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا۔

ہم سے علی بن جعد نے بیان کیا کہا ہم کو شعبہ بن حجاج نے خبر دی۔ انہوں نے اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے، انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ مر گئے ان کو برا نہ کہو، انہوں نے جیسے عمل کیے تھے (برے یا بھلے) ویسا بدلہ پا لیا (اب برا کہنے سے کیا فائدہ ف)

ف اس حدیث کی بھی مناسبت ترجمہ باب سے مشکل ہے۔ بعضوں نے کہا لوگ انہی مردوں کو برا کہا کرتے تھے جو موت کے وقت بہت سختی اٹھاتے تھے یا حدیث میں جو ہے اپنے کیے کو پہنچ گئے اس سے یہی مراد ہے کہ موت کی تکلیف اور سختی اٹھا چکے اپنے کیفر کردار کو پہنچ چکے۔ واللہ اعلم۔

---

# ستائیسواں پارہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا ہے مہربان

## بَابُ نَفْخِ الصُّوْرِ، قَالَ مُجَاهِدٌ الصُّوْرُ كَهَيْئَةِ الْبُوقِ، زَجْرَةٌ: صَيْحَةٌ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: النَّاقُوْرُ: الصُّوْرُ الرَّاجِفَةُ: النَّفْخَةُ الْأُوْلَى وَالرَّادِفَةُ: النَّفْخَةُ الثَّانِيَةُ۔

باب ۔ صُور پھونکنے کا بیان ف۱ مجاہد نے کہا، (اس کو فریابی نے وصل کیا) صور ایک سینگ کی طرح ہے اور سورہ یٰسین میں جو ہے "فانما ھی زجرۃ واحدۃ" تو زجرہ کے معنی چیخ ف۲ اور ابن عباس نے کہا "ناقور" ف۳ صور کو کہتے ہیں ف۴ الراجفہ (جو سورۃ والنازعات میں ہے) پہلی بار کا صور کا پھونکنا الرادفہ (جو اسی سورت میں ہے) دوسری بار کا پھونکنا۔

ف۱ صور ایک جسم ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کر کے حضرت اسرافیل کے حوالہ کیا ہے اس میں اتنے سوراخ ہیں جتنی روحیں اس صور کے پھونکتے ہی وہ روحیں نکل کر اپنے اپنے بدنوں میں داخل ہو جائیں گی یہ دوسرا پھونکنا ہے اور پہلی بار کے پھونکنے میں بدنوں سے نکل کر صور میں آ جائیں گی واللہ اعلم ف۲ دوسری بار پھونکنا اور صیحۃ پہلی بار پھونکنا ف۳ جو سورہ مدثر میں ہے ف۴ اس کو طبرانی اور ابن ابی حاتم نے وصل کیا۔

---

٥٢٠۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَعْرَجِ أَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: اسْتَبَّ رَجُلَانِ، رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى

مجھ سے عبدالعزیز ابن عبداللہ اویسی نے بیان کیا۔ کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضہ اور عبدالرحمن بن ہرمز اعرج سے ان دونوں نے بیان کیا کہ ابوہریرہؓ کہتے تھے ایک مسلمان اور ایک یہودی نے آپس میں گالی گلوچ کی۔ مسلمان کہنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے جہان پر برگزیدہ کیا۔ یہودی کہنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے حضرت موسیٰؑ کو سارے جہان پر برگزیدہ کیا۔ یہ سنتے ہی مسلمان کو غصہ

عَلَى الْعَالَمِينَ، قَالَ: فَغَضِبَ الْمُسْلِمُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمْرِ الْمُسْلِمِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى فَإِنَّ النَّاسَ يُصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ فِي أَوَّلِ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ مُوسَى فِيمَنْ صَعِقَ فَأَفَاقَ قَبْلِي أَوْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللَّهُ۔

آگیا اس نے یہودی کو ایک طمانچہ رسید کیا، یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور سارا قصہ مسلمان نے جو کیا تھا آپ سے عرض کیا۔ اس وقت آپ نے فرمایا۔ دیکھو مجھ کو موسیٰ پر فضیلت مت دو ف قیامت کے دن ایسا ہوگا (صور پھونکتے ہی) لوگ بے ہوش ہو جائیں گے۔ مجھ کو سب سے پہلے ہوش آئے گا میں کیا دیکھوں گا موسیٰ علیہ السلام عرش کا کونہ تھامے ہوئے ہیں اب میں یہ نہیں جانتا کہ موسیٰ ؑ بے ہوش ہو کر مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے یا وہ ان لوگوں میں ہوں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ کیا ہے ف

ف اس وقت شاید آپ کو یہ نہ بتلایا گیا ہو کہ آپ تمام انبیاء سے افضل ہیں یا آپ نے بطور تواضع فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ اس طرح سے فضیلت مت دو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تحقیر یا توہین نکلے یا ایسی فضیلت مت دو کہ جس سے لڑائی جھگڑا پیدا ہو اب یہاں سے عقلمند لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ باوجودیکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام پیغمبروں سے افضل تھے مگر آپ نے دوسرے پیغمبروں پر اپنے تئیں فضیلت دینے سے منع فرمایا تو جن لوگوں کی فضیلت ایک دوسرے پر نص قطعی سے ثابت نہیں ہے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا وہ بھی اس طرح سے کہ دوسرے کی تحقیر نکلے کیونکر جائز ہوگی افسوس ہمارے زمانے میں نام کے سنی جادۂ اعتدال سے باہر ہو گئے ہیں وہ حضرت شیخین کو حضرت علی رضؓ پر اس طرح سے فضیلت دیتے ہیں کہ حضرت علی رضؓ کی توہین نکلتی ہے چنانچہ مولوی لطف اللہ نامی ایک شخص نے جو شیعوں کا رد کیا کرتے تھے شیخین کے فضائل ذکر کر کے پھر یوں لکھا ہے" بر خلاف جناب رابع کہ دریں وقت پشیزی درراہ خدا صرف نہ گردیدہ۔ معاذ اللہ اس نام کے سنی نے حضرت علی رضؓ کو بخیل قرار دیا حالانکہ آپ کی سخاوت اس درجہ تھی کہ خود نہ کھاتے فاقہ پر فاقہ کرتے اور مسکینوں کو کھلا دیتے۔ میں کہتا ہوں مسئلہ تفضیل شیخین کا اوپر گذر چکا ہے اور گو اہل سنت کے ایک جم غفیر اس طرف گئے ہیں کہ شیخین حضرت علی رضؓ سے افضل ہیں مگر اگر سچ پوچھیے تو اس تفضیل پر کوئی نص قطعی نہیں ہے جب احادیث میں غور کیجیے تو ہر ایک کے فضائل بے شمار نکلتے ہیں بلکہ حضرت علی کے فضائل اوروں سے زیادہ نکلتے ہیں اس لیے خواہ مخواہ اس بات پر اڑے رہنا کہ شیخین ہر بات میں حضرت علی رضؓ سے افضل ہیں محض مکابرہ اور تعصب معلوم ہوتا ہے۔ جمہور اہل سنت نے اگر اسی کو اختیار کیا ہے تو اختیار کیا کریں ہم دلیل کے تابع ہیں نہ آرائی وجائی کے اور دلیل اس کو مقتضی ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ان چاروں کو صاحب فضیلت قرار دیں اور ہر ایک میں بعض فضائل کے قائل ہوں

جو دوسرے میں نہ تھے لیکن فضیلت کلی من جمیع الوجوہ ایک گھڑی ہوئی بات ہے گو شاہ ولی اللہ صاحب نے ازالۃ الخفا میں اس کو بہت زور سے ثابت کیا ہے مگر سب اشارات اور استنباطات ہیں اور اس قسم کے صدہا اشارات ایسے بھی موجود ہیں جن سے حضرت علی رض کی فضیلت شیخین پر مفہوم ہوتی ہے والحق احق بالاتباع ف۲ فرمایا الا من شاء اللہ جبرائیل اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل علیہم السلام اور حاملانِ عرش اور ملائکہ بے ہوش نہ ہوں گے بعضوں نے کہا بہشت کے حور و غلمان بھی بے ہوش نہ ہوں گے۔

---

۵۲۱- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْعَقُ النَّاسُ حِينَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ قَامَ فَإِذَا مُوسَى آخِذٌ بِالْعَرْشِ فَمَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعِقَ، رَوَاهُ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انھوں نے اعرج سے انھوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس وقت بے ہوش ہونے کا وقت آئے گا لوگ بے ہوش ہو جائیں گے میں سب سے پہلے ہوش میں آکر کھڑا ہوں گا کیا دیکھوں گا موسیٰ علیہ السلام عرش کا کونا تھامے (کھڑے) ہوئے ہیں اب میں نہیں جانتا وہ بیہوش بھی ہوں گے یا نہیں ف۱ اس حدیث کو ابوسعید خدری نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے (یہ حدیث اوپر کتاب الاشخاص میں موصولاً گزر چکی ہے)

ف۱ قسطلانی نے کہا اس خاص بات میں افضلیت کی وجہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فضیلت مطلقہ ہمارے پیغمبر پر ثابت نہیں ہوتی۔ مترجم کہتا ہے یہی انصاف کی بات ہے پھر اسی قاعدے کو تفضیل شیخین اور صحابہ میں بھی کیوں نہیں برتتے۔ حالانکہ ہمارے پیغمبر کے تفضیل کے لیے نص موجود ہے انا سید ولد آدم ولا فخر اور وہاں کوئی نص قطعی بھی ایسا نہیں ہے رہا حضرت علی رض کا یہ قول کہ جو کوئی مجھ کو شیخین پر فضیلت دے گا میں اس کو مفتری کی طرح کوڑے ماروں گا اول تو اس کی صحت سند ثابت کرنا چاہیے۔ دوسرے ممکن ہے کہ یہ قول بر سبیل تواضع ہو جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا تفضلونی علی موسیٰ۔ تیسرے ممکن ہے کہ مراد حضرت علی کی یہ ہو کہ اس طرح سے جو فضیلت دے کہ شیخین کی اہانت یا تحقیر نکلے۔ چوتھے یہ کہ مطلب یہ ہے کہ جو کوئی مجھ کو فضیلت مطلقہ دے یعنی من جمیع الوجوہ۔ پانچویں یہ کہ یہ قول تو ہماری دلیل ہے نہ خصم کی ہم یہ کب کہتے ہیں کہ حضرت علی شیخین سے افضل ہیں ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ان چاروں میں باہمی کسی کو دوسرے سے افضل نہ کہو کیونکہ ہر ایک میں ایسے فضائل موجود ہیں جو دوسرے میں نہیں ہیں پس اس کا علم اللہ اور اس کے رسول پر چھوڑ دے۔

## بَابٌ يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ، رَوَاهُ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

## باب۔ اللہ تعالیٰ زمین کو مٹھی میں لے لے گا

اس امر کو نافع نے ابن عمرؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے (جو کتاب التوحید میں موصولاً آئے گا)

۵۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقْبِضُ اللّٰهُ الْأَرْضَ وَيَطْوِي السَّمَاءَ بِيَمِينِهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ مُلُوكُ الْأَرْضِ۔

ہم سے محمد بن مقاتل مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید ایلی نے انھوں نے زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) زمین اپنی مٹھی میں لے لے گا اور آسمان کو (مٹھی کی طرح) داہنے ہاتھ پر لپیٹ لے گا پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں اب زمین کے بادشاہ کہاں گئے ف

ف جو دنیا میں اپنی بادشاہت پر نازاں تھے۔

---

۵۲۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ خُبْزَةً وَاحِدَةً يَتَكَفَّؤُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهِ كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْزَتَهُ فِي السَّفَرِ نُزُلًا لِأَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَارَكَ الرَّحْمٰنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِنُزُلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْزَةً وَاحِدَةً كَمَا قَالَ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انھوں نے خالد بن زید سے انھوں نے سعید بن ابی ہلال سے انھوں نے یزید بن اسلم سے انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں نے ابوسعید خدری سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ساری زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے ہاتھ سے بہشتیوں کی مہمانی کرنے کے لیے اس کو الٹے پلٹے گا، جیسا کوئی تم میں سے سفر میں اپنی روٹی الٹ پلٹ کرتا ہے اس کے بعد ایک یہودی شخص آیا (نام نامعلوم) وہ کہنے لگا ابوالقاسم! اللہ تعالیٰ تم کو برکت دیوے میں بیان کروں قیامت کے دن بہشتیوں کی جو مہمانی ہو گی آپ نے فرمایا اچھا بیان کر۔ وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح یہی کہنے لگا، زمین ایک روٹی کی طرح

النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ ثُمَّ قَالَ: أَلاَ أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ؟ قَالَ: إِدَامُهُمْ بَالاَمٌ وَنُونٌ، قَالُوا: وَمَا هَذَا؟ قَالَ ثَوْرٌ وَنُونٌ يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةِ كَبِدِهِمَا سَبْعُونَ أَلْفًا۔

ہو جائے گی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (یہودی سے) یہ سن کر ہماری طرف دیکھا اور اتنا ہنسے کہ آپ کے کچھلے دانت کھل گئے (داڑھیں یا کچلیاں) پھر وہ یہودی کہنے لگا ابو القاسم! میں تم سے وہ بھی بیان کروں، بہشتیوں کا سالن کیا ہوگا ان کا سالن بالام اور نون ہوگا۔ صحابہ نے پوچھا بالام اور نون کیا؟ اس نے کہا بیل اور مچھلی ف یہ بیل اور مچھلی اتنے بڑے ہوں گے کہ ان کے کلیجے کا لٹکتا ہوا ٹکڑا (وہ) ستر ہزار آدمی کھائیں گے ف۲

ف بالام عبرانی زبان کا لفظ ہے۔ اس کے معنی بیل بھی صحیح ہے اور نون تو کہتے ہیں مچھلی کو، یہ عربی کا لفظ ہے
ف۲ جو بہشت میں بلا حساب وکتاب جائیں گے۔

---

۵۲۴۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ نَقِيٍّ قَالَ سَهْلٌ أَوْ غَيْرُهُ لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جعفر نے خبر دی کہا مجھ سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے بیان کیا، کہا میں نے سہل بن سعد ساعدی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن لوگوں کا حشر ایک سفید سرخی آمیز زمین پر ہوگا جیسے میدے کی روٹی (صاف سفید) ہوتی ہے سہل بن سعد ساعدی یا کسی اور نے کہا ف یہ زمین بے نشان ہوگی ف۲

ف یہ راوی کی شک ہے حافظ نے کہا مجھ کو اس دوسرے شخص کا نام معلوم نہیں ہوا ف۲ یعنی اس میں کوئی مکان یا ٹیلہ یا پہاڑ نہ ہوگا بلکہ صاف ہموار ہوگی۔

---

## بَابٌ كَيْفَ الْحَشْرُ۔

## باب۔ حشر کا بیان ف

ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حشر کی زمین دوسری ہوگی جیسے قرآن میں ہے یوم تبدل الارض غیر الارض عبد اللہ بن مسعود سے موقوفاً عبد الرزاق اور بیہقی وغیرہ نے باسناد صحیح ایسا ہی نکالا کہ یہ زمین چاندی کی طرح ہوگی اس پر نہ کوئی خون ہوا ہوگا نہ کوئی گناہ ہ ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے دن ساری زمین روٹی کی طرح ہوگی۔ نبی کریمؐ نے فرمایا تم لوگ ننگے پاؤں ننگے بدن بن ختنہ حشر کیے جاؤ گے حشر چار ہیں دو تو

دنیا میں ایک وہ جس کا ذکر سورۂ حشر میں ہے ھو الذی اخرج الذین کفروا من اھل الکتاب من دیارھم لاول الحشر. دوسرے جو قیامت کے قریب ہوگا جس کا ذکر حدیثوں میں ہے کہ عدن سے یا حضرموت سے ایک آگ نکلے گی جو شام کی طرف لوگوں کو ہانک کرلے جائے گی۔ ایک حدیث میں ہے قیامت کی پہلی نشانی ایک آگ ہے جو لوگوں کو پورب سے پچھم کی طرف ہانک کرلے جائے گی جہاں لوگ ٹھہر جائیں گے وہ بھی ٹھہر جائے گی۔ ہمارے اگلے علماء اس آگ کی تفسیر میں بہت متردد ہوئے ہیں اور کسی نے کچھ کہا ہے کسی نے کچھ۔ ہم کہتے ہیں اس آگ سے ریل مراد ہے اور آپ کا مطلب یہ ہے کہ قیامت سے پہلے ریل گاڑی تمام دنیا میں پھیل جائے گی مشرق سے لوگوں کو مغرب تک لے کر جائے گی۔ یہ جو فرمایا شام کے ملک تک یہ بھی صحیح ہے اب شام سے ایک ریل بجانب حجاز بن رہی ہے یہ جو فرمایا قعر عدن یا حضرموت سے یہ بھی صحیح ہے۔ عنقریب عدن کے حوالی اور حضرموت میں سے ایک ریل نکلے گی جو حجاز ریلوے سے مل جائے گی یہ بھی ممکن ہے کہ آگ سے کفر و ضلالت کا فتنہ مراد ہو یہ جو فرمایا پورب سے پچھم کی طرف ہانک کرلے جائے گی تو پورب میں ایشیا ہے اور پچھم میں یورپ۔ مطلب یہ ہوگا کہ ایشیا والے گمراہ ہوکر یورپ کا طریق اختیار کریں گے جیسے اس زمانے میں ہو رہا ہے اب رہے آخرت کے دو حشر تو ایک تو قبروں سے محشر کی طرف، دوسرا محشر سے بہشت اور دوزخ کی طرف۔

---

۵۲۵۔ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ وَثَلَاثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ وَيَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا، کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے عبداللہ بن طاوس سے انہوں نے اپنے والد طاوس سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا (قیامت سے پہلے) لوگوں کے تین فرقے ہوں گے جو رشام کی طرف) حشر کیے جائیں گے ایک فرقہ تو رغبت کے ساتھ انجام سے ڈرتا ہوگا ف۱ دوسرا فرقہ ف۲ تو ایک ایک اونٹ پر دو دو تین تین چار چار بلکہ دس دس آدمی بیٹھ کر نکلیں گے۔ اور تیسرے فرقے کو آگ لے کر چلے گی وہ آگ عجیب آگ ہو گی، جہاں پر یہ لوگ دوپہر کو آرام کرنے کے لیے ٹھہریں گے آگ بھی ٹھہر جائے گی اور جہاں رات کو ٹھہریں گے یہ آگ بھی ٹھہری رہے گی، صبح کو بھی ان کے ساتھ ٹھہرے گی ف۳

ف۱ یہ تو اس وقت چلے جائیں گے (مزے سے) جب سواریوں کی قلت ہوگی نہ زاد راہ کی ف۲ اس وقت نکلے گا جب سواریوں

کی قلت ہو جائے گی۔ ف۳ بعضوں نے کہا اس حدیث سے آخرت کا حشر مراد ہے جو قبروں سے ہوگا، حلیمی اور غزالی اور تورپشتی نے یہی کہا ہے۔ مگر میں کہتا ہوں اگر آخرت کا حشر ہو تو وہاں اونٹ کہاں سے آئیں گے دوسرے امام احمد اور نسائی اور بیہقی کی روایت میں یوں ہے کہ اس وقت سواریوں کی بڑی قلت ہوگی آدمی ایک عمدہ باغ ایک اونٹ کے بدلے دے ڈالے گا تو قیامت کے دن یہ باغ کہاں سے آئے اور خرید و فروخت کیونکر ہوئی مگر اسی روایت میں قیامت کا لفظ موجود ہے یعنی قیامت کے دن لوگوں کا حشر تین طرح کے گروہوں میں ہوگا۔ یہ ذرا مشکل پڑتا ہے۔ میں کہتا ہوں قیامت کے دن سے قیامت کا قرب مراد ہے یا اس دن کو بھی مجازاً قیامت کا دن فرمایا کیونکہ اس قسم کے بھاگڑ اور پریشانی کے دن کو قیامت کہا کرتے ہیں جیسے ہمارے زمانے میں ہندوستان میں ۱۸۵۷ء میں جو غدر (جنگ آزادی) ہوا تھا اس میں لوگ جان کے ڈر سے ایسا ہی بھاگے تھے اس کو لوگ قیامت ہی کا نمونہ کہتے ہیں۔

---

۵۲۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ يُحْشَرُ الْكَافِرُ عَلَى وَجْهِهِ قَالَ: أَلَيْسَ الَّذِي أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَادِرًا عَلَى أَنْ يُمْشِيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ قَتَادَةُ: بَلَى وَعِزَّةِ رَبِّنَا۔

ہم سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا، کہا ہم سے یونس بن محمد بغدادی نے کہا ہم سے شیبان نحوی نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے ایک شخص (نام نامعلوم) نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کافر اپنے منہ کے بل کیونکر حشر کیا جائے گا (آدمی منہ کے بل کیونکر چلے گا) آپ نے فرمایا جو خدا اس کو دو پاؤں پر چلاتا ہے کیا وہ قیامت کے دن اس کو منہ کے بل نہیں چلا سکتا۔ قتادہ نے یہ حدیث روایت کر کے کہا کیوں نہیں ہمارے مالک کی عزت کی قسم (بیشک وہ منہ کے بل چلا سکتا ہے) ف۱

ف۱ یہ سوال اس شخص نے اس وقت کیا ہوگا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہوگا کہ کافر اوندھے منہ حشر کیا جائے گا کہتے ہیں یہ سزا اس لیے کافر کو ملے گی کہ اس نے دنیا میں پروردگار کو سجدہ نہیں کیا آخرت میں منہ کے بل اس کو چلائیں گے

---

۵۲۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً مُشَاةً غُرْلًا، قَالَ

ہم سے علی بن مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا کہ عمرو بن دینار نے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے ابن عباس سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تم لوگ (قیامت کے دن) اللہ سے ننگے

سُفْيَانُ هٰذَا مِمَّا نَعُدُّ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سَمِعَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

پاؤں ننگے بدن پیدل چلتے ہوئے بن ختنہ ملو گے، سفیان بن عیینہ نے کہا یہ حدیث بھی ان (نو یا دس) حدیثوں میں سے ہے جن کو ابن عباس رضہ نے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ف

ف یعنی بلا واسطہ دوسرے صحابہ کے ابن عباس کی اکثر حدیثیں دوسرے صحابہ کے واسطہ سے سنی ہیں کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بہت کم سن تھے۔

---

۵۲۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ إِنَّكُمْ مُلَاقُوا اللّٰهِ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انھوں نے ابن عباس رضہ سے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منبر پر خطبہ سنا رہے تھے۔ فرماتے تھے تم اللہ سے ننگے پاؤں ننگے بدن بن ختنہ ملو گے۔ ف

ف یہ حدیث ابوسعید کی حدیث کے خلاف نہیں ہے جس کو ابوداؤد نے نکالا کہ انہوں نے مرتے وقت نئے کپڑے منگا کر پہنے اور کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا میت انہی کپڑوں میں اٹھے گا جن میں وہ مرے کیونکہ قبر سے اٹھتے وقت لوگ اپنے اپنے کپڑوں میں باہر آئیں گے پھر حشر میں وہ سب گل سڑ کر بدن سے جدا ہو جائیں گے اس لیے کہ حشر کا دن ایک ہزار برس کا ہوگا لوگ ننگے رہ جائیں گے اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ ابوہریرہ کی حدیث جو ابھی اوپر گذر چکی ہے جس میں حشر کے تین فرقوں کا ذکر ہے وہ دنیا کے حشر کے متعلق ہے کس لیے کہ آخرت کے حشر میں تو سب پا پیادہ ہوں گے۔

---

۵۲۹۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ فِينَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ: إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةً عُرَاةً كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ۔ الْآيَةَ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے مغیرہ بن نعمان سے انھوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس رضہ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کو خطبہ سنانے کھڑے ہوئے آپ نے فرمایا تم لوگ ننگے پاؤں ننگے بدن حشر کیے جاؤ گے جیسے (قرآن میں) فرمایا جس طرح ہم نے تم کو شروع میں پیدا

وَإِنَّ أَوَّلَ الْخَلَائِقِ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ وَإِنَّهُ سَيُجَاءُ بِرِجَالٍ مِنْ أُمَّتِي فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَأَقُولُ يَا رَبِّ أُصَيْحَابِي فَيَقُولُ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ إِلَى قَوْلِهِ الْحَكِيمُ فَيُقَالُ إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ۔

کیا اسی طرح دوبارہ بھی پیدا کریں گے اور سب سے پہلے تمام خلقت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو (بہشتی جوڑا) پہنایا جاوے گا ف اور ایسا ہوگا فرشتے میری امت کے کچھ لوگوں کو لا کر بائیں طرف والوں میں (دوزخ کی طرف) لے جائیں گے میں (پروردگار سے) عرض کروں گا یہ تو میرے لوگ ہیں (میری امت ہیں) ارشاد ہوگا تم کو نہیں معلوم انہوں نے جو جو نئی باتیں تمہارے بعد نکالیں ف۲ اس وقت میں وہی فقرہ کہوں گا جو اللہ کے نیک بندے (حضرت عیسٰی علیہ السلام) نے کہا ہے۔ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ اخیر آیت الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ تک ف۳ پھر فرشتے کہیں گے یہ لوگ ہمیشہ اپنی ایڑیوں کے بل پھرے ہی رہے ف۴

ف ان کے بعد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ جیسے ابن مبارک نے زہد میں نکالا ف۲ کفر یا دین میں طرح طرح کے بدعات معاذاللہ۔ بدعت ایسا گناہ ہے جس کا نتیجہ دوزخ میں جانا ہے ہر مسلمان آدمی کو لازم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو تلاش کرتا رہے اور جہاں تک ہو سکے سنت کی پیروی کرے اور بدعت سے پرہیز رکھے ف۳ یہ آیت سورۂ مائدہ کے اخیر میں ہے۔ ف۴ یعنی اسلام سے پھر گئے مرتد ہو گئے مراد وہ لوگ ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق رض کی خلافت میں اسلام سے پھر گئے تھے حضرت ابوبکر رض نے ان کو قتل کیا وہ کفر پر مرے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قیامت تک جتنے بدعتی اور گمراہ ہوتے جاتے ہیں وہ سب مراد ہوں مطلب یہ ہوگا کہ ان کو ہر چند سمجھاتے رہے کہ قرآن و حدیث پر عمل کرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر چلو مگر انھوں نے ایک نہ مانا اپنی ہی ہٹ پر قائم رہے اور بدعات کو نہ چھوڑا۔

---

۵۳۰۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ أَبِي صَغِيرَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے حاتم بن ابی صغیرہ نے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے کہا مجھ سے قاسم بن محمد بن ابی بکر نے بیان کیا انھوں نے حضرت عائشہ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ (قیامت کے دن) ننگے پاؤں ننگے بدن اور بن ختنہ حشر کئے جائیں گے

يُحْشَرُونَ حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا، قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَقَالَ: الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُهِمَّهُمْ ذَاكِ۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مرد اور عورت سب ایک دوسرے کے ستر کو دیکھیں گے آپ نے فرمایا وہ ایسا سخت وقت ہوگا کہ اس کا خیال بھی کوئی نہیں کرے گا ف

ف کہ دوسرے کا ستر دیکھے وہاں جان پر بنی ہوگی۔

---

۵۳۱۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ فَقَالَ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا: نَعَمْ، قَالَ: أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قُلْنَا نَعَمْ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَذَلِكَ أَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَمَا أَنْتُمْ فِي أَهْلِ الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انھوں نے عمرو بن میمون سے انھوں نے عبد اللہ بن مسعودؓ سے انھوں نے کہا ایسا ہوا ہم ایک (چمڑے کے) ڈیرے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ سارے بہشت والوں میں چوتھائی تم لوگ ہو؟ (یعنی مسلمان) ہم نے کہا ہم اس پر راضی اور خوش ہیں پھر فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ سارے بہشت والوں میں تہائی تم لوگ ہو ہم نے کہا ہم راضی ہیں۔ پھر فرمایا کیا تم اس سے راضی نہیں ہو کہ سارے بہشت والوں میں آدھے تم ہو؟ ہم نے کہا ہم راضی ہیں پھر فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے مجھ کو تو یہ امید ہے کہ سارے بہشت والوں میں آدھے تم لوگ ہوگے (آدھے میں دوسری سب امتیں) اس لیے کہ بہشت میں وہی جائے گا جو اللہ کو ایک مانتا ہو۔ شرک نہ کرتا ہو اور تمہارا (یعنی موحدوں کا) شمار مشرکوں کے مقابل ایسا ہے جیسے کالا بیل ہو، اس کا ایک بال سفید ہو یا لال بیل ہو اس کا ایک بال کالا ہو ف

ف دوسری روایت میں یوں ہے جیسے سفید بیل میں ایک بال کالا ہو مقصود یہ ہے کہ دنیا میں مشرکوں کی تعداد بہت بڑی ہے اور اللہ کے موحد بندے ان مشرکوں سے فی ہزار یا فی صدی ایک یا دو کی نسبت رکھتے ہیں تو اس میں کوئی تعجب

کی بات نہیں اگر تم سارے بہشت والوں کا نصف حصہ ہو کیونکہ اگلی امتیں گو بہت گذر چکی ہیں پر ان میں بھی مشرک بہت تھے اور موحد خال خال پس جتنے مسلمان موحد اب سے قیامت تک پیدا ہوں گے وہ ان امتوں کے موحدین کے برابر ہو سکتے ہیں۔

۵۳۲- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ آدَمُ فَتَرَاءَى ذُرِّيَّتُهُ فَيُقَالُ: هَذَا أَبُوكُمْ آدَمُ فَيَقُولُ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ، أَخْرِجْ بَعْثَ جَهَنَّمَ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ كَمْ أُخْرِجُ؟ فَيَقُولُ: أَخْرِجْ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا أُخِذَ مِنَّا مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ فَمَاذَا يَبْقَى مِنَّا؟ قَالَ إِنَّ أُمَّتِي فِي الْأُمَمِ كَالشَّعَرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ-

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا، کہا مجھ سے میرے بھائی عبدالحمید نے انھوں نے سلیمان بن بلال سے انھوں نے ثور بن زید دیلی سے انھوں نے ابوالغیث (سالم) سے انھوں نے ابوہریرہ رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، پہلے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں آدم علیہ السلام کی یاد ہوگی ان کی اولاد سامنے ہوگی۔ ان سے کہا جائے گا یہ تمہارے باوا آدم ہیں۔ خیر آدم علیہ السلام عرض کریں گے پروردگار حاضر ہوں جو ارشاد، حکم ہوگا، اپنی اولاد میں سے دوزخ کا گروہ نکال، وہ عرض کریں گے پروردگار کتنے آدمیوں کو نکالوں حکم ہوگا فیصدی ننانوے نکال (فیصدی ایک بہشتی ہوگا) یہ سن کر صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ پھر ہم میں رہا کیا جب ننانوے فی صدی ہم میں سے دوزخ میں گئے آپ نے فرمایا (تم میں سے کاہے کو) بات یہ ہے کہ میری امت کی تعداد دوسری (کافر اور مشرک) امتوں کے سامنے ایسی ہے جیسے کالے بیل میں ایک بال سفید ہو ف

ف اس لیے اگر ۹۹ فیصدی بھی دوزخ میں جائیں گے تو تم کو فکر نہ کرنا چاہیے ایک فی صدی آدم کی اولاد میں سارے مسلمان آجائیں گے بلکہ دوسری امتوں کے موحد شخص بھی۔ اس حدیث سے یہ نکلا کہ دوزخ کی آبادی یعنی مردم شماری بہ نسبت بہشت کے صدچند ہوگی۔ یا اللہ تو دوزخ سے اور اپنے عذاب سے بچا ئیو۔

## بَابُ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ - إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ - أَزِفَتِ الْآزِفَةُ - اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ -

باب۔ اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حج میں) فرمانا۔ قیامت کی ہل چل ایک بڑی مصیبت ہوگی اور (سورۂ نجم میں) ازفت الآزفۃ یعنی قیامت قریب آن پہنچی۔

۵۳۳۔ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُ يَا آدَمُ، فَيَقُولُ، لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَ الْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ، قَالَ يَقُولُ: أَخْرِجْ بَعْثَ النَّارِ، قَالَ: وَمَا بَعْثُ النَّارِ؟ قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ فَذَاكَ حِينَ يَشِيبُ الصَّغِيرُ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمْلٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَرَى وَمَا هُمْ بِسُكَرَى وَ لَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ، فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّنَا ذَلِكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ: أَبْشِرُوا فَإِنَّ مِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفٌ وَمِنْكُمْ رَجُلٌ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، قَالَ فَحَمِدْنَا اللَّهَ وَكَبَّرْنَا ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي فِي يَدِهِ إِنِّي لَأَطْمَعُ أَنْ تَكُونُوا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، إِنَّ مَثَلَكُمْ فِي الْأُمَمِ كَمَثَلِ الشَّعَرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوِ الرَّقْمَةِ فِي ذِرَاعِ الْحِمَارِ۔

مجھ سے یوسف بن موسیٰ قطان نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انھوں نے اعمش سے انھوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو سعید خدری سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا آدم! وہ عرض کریں گے حاضر ہوں جو ارشاد ساری بھلائی تیرے اختیار میں ہے ف حکم ہوگا دوزخ کا لشکر نکال آدم عرض کریں گے دوزخ کا لشکر کتنا نکالوں فرمائے گا ہر ہزار میں نوسو ننانوے ف۲ یہی وہ (پریشانی کا) وقت ہوگا جب (مارے ہول کے) بچہ بوڑھا ہو جائے گا۔ پیٹ والی کا پیٹ گر جائے گا اور لوگ دیکھنے میں ایسے معلوم ہوں گے جیسے بدمست (بے ہوش) ہیں حالانکہ وہ بدمست نہ ہونگے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہے ف۳ جب یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تو صحابہ بہت گھبرائے کہنے لگے یا رسول اللہ (اب کیا امید ہے) بھلا ہزار میں ایک شخص معلوم نہیں وہ کون ہوگا آپ نے فرمایا گھبراؤ نہیں خوش ہو جاؤ۔ یاجوج ماجوج کے کافروں کا شمار کرو تو تم میں سے ایک کے مقابل ان میں سے ہزار پڑتے ہیں پھر آپ نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھ کو تو یہ امید ہے کہ سارے بہشت والوں کی تہائی تم لوگ ہونگے ابو سعیدؓ کہتے ہیں یہ سن کر ہم نے اللہ کی تعریف کی اللہ اکبر کہا پھر آپ نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مجھ کو تو یہ امید ہے کہ سارے بہشت والوں میں آدھے تم لوگ ہو گے کیونکہ تمہاری نسبت دوسری امتوں کے ساتھ ایسی ہے جیسے کالے بیل کی کھال میں ایک بال سفید یا جیسے ٹیکہ (داغ) گدھے کے ہاتھ میں۔

ف حالاں کہ برائی بھی اسی کے اختیار میں ہے مگر ادب کی وجہ سے اس کو بیان نہیں کیا جیسے حدیث میں ہے

الخیر منک ولدیک والشر لیس الیک ف۲ یہ اگلی حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں فیصدی ۹۹ کا ذکر ہے کیونکہ عدد خاص کا ذکر مقصود نہیں ہے بلکہ دوزخیوں کا شمار زائد ہونا، بعضوں نے کہا وہ حدیث اس امت والوں سے متعلق تھی یہ حدیث اگلی امت والوں سے۔ واللہ اعلم ف۳ اس کے ڈر سے بے حواس معلوم ہوں گے۔

---

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى: أَلَا يَظُنُّ أُولٰٓئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ قَالَ: الْوُصُلَاتُ فِي الدُّنْيَا۔

باب ۔ اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مطففین میں) یہ فرمانا کیا یہ لوگ اتنا نہیں سمجھتے کہ ان کو ایک بڑے دن کے لیے پھر اٹھایا جائے گا جس دن سب لوگ سارے جہان کے مالک کے سامنے کھڑے ہوں گے اور ابن عباسؓ نے کہاف وتقطعت بھم الاسباب (جو سورۂ بقرہ میں ہے) اس کا معنی یہ ہے کہ دنیا کے رشتے سب قطع ہو جائیں گے۔

ف اس کو عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے وصل کیا۔

---

۵۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ، حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ، قَالَ: يَقُومُ أَحَدُهُمْ فِي رَشْحِهِ إِلٰى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ۔

ہم سے اسمٰعیل ابن ابان نے بیان کیا کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے کہا ہم سے عبداللہ بن عون نے انھوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اس آیت کی تفسیر میں یوم یقوم الناس لرب العلمین کہ لوگ اپنے پسینوں میں ڈوبے کھڑے ہوں گے جو آدھے کانوں تک پہنچے گا۔

---

۵۳۵۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَعْرَقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى

مجھ سے عبدالعزیز ابن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا مجھ سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے ثور بن زید سے انھوں نے ابوالغیث سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں کو اتنا پسینہ آئے گا کہ زمین پر پھیلے گا پھر

يَذْهَبُ عَرَقُهُمْ فِي الأَرْضِ سَبْعِينَ ذِرَاعًا وَيُلْجِمُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ آذَانَهُمْ۔

زمین میں ستر ہاتھ تک پہنچے گا (اتنی دور تک زمین اندر سے تر ہو جائے گی) اور لوگ منہ تک اس پسینے میں غرق ہوں گے بلکہ آدھے کانوں تک ف

ف دوسری روایت میں یوں ہے کسی کے ایڑی تک پسینہ پہنچے گا کسی کے آدھی پنڈلی تک کسی کے گھٹنے تک کسی کے کمر تک کسی کے منہ تک کوئی بالکل پسینے سے ڈھنپ جائے گا آپ نے اپنا ہاتھ سر پر مارا۔ تیسری روایت میں یوں ہے لوگوں نے پوچھا پھر مومن لوگ کہاں ہوں گے آپ نے فرمایا سونے کی کرسیوں پر اور ابر کا ان پر سایہ ہوگا۔

---

بَابُ القِصَاصِ يَوْمَ القِيَامَةِ وَهِيَ الحَاقَّةُ، لِأَنَّ فِيهَا الثَّوَابَ وَحَوَاقَّ الأُمُورِ الحَقَّةُ وَالحَاقَّةُ وَاحِدٌ وَالقَارِعَةُ وَالغَاشِيَةُ وَالصَّاخَّةُ وَالتَّغَابُنُ غَبْنُ أَهْلِ الجَنَّةِ أَهْلَ النَّارِ۔

باب ۔ قیامت کے دن بدلہ لیا جانا۔

قیامت کو الحاقہ بھی کہتے ہیں ف کیونکہ اس دن بدلہ ملے گا اور وہ کام ہوں گے جو ثابت اور حق ہیں، حقہ اور حاقہ کے ایک ہی معنی ہیں اور قارعہ اور غاشیہ اور صاخہ بھی قیامت کو کہتے ہیں ف۲ اسی طرح یوم التغابن بھی کیونکہ اس دن بہشتی لوگ کافروں کی جائیداد ف۳ دبالیں گے۔

ف جیسے قرآن میں ہے الحاقۃ ماالحاقۃ ف۲ یہ سب لفظ قرآن میں وارد ہیں قارعہ یعنی دلوں کو ہلا دینے والی ٹھونکنے والی غاشیہ اپنی سختیوں سے لوگوں کو ڈھانپ لینے والی صاخہ بہرا کر دینے والی ف۳ ان کے گھر جو بہشت میں بنے ہیں۔

---

۵۳۶۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ، حَدَّثَنِي شَقِيقٌ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالدِّمَاءِ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا مجھ سے شقیق بن سلمہ نے کہا میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے سنا انھوں نے کہا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن پہلے فیصلہ خون خرابے کا ہوگا ف

ف مقتول قاتل کو پکڑ کر پروردگار کے سامنے لائے گا اور اپنے خون کا دعویٰ کرے گا۔ دوسری حدیث میں جو ہے کہ پہلے نماز کی پرسش ہوگی وہ اس کے خلاف نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ حقوق العباد میں پہلے خون کی اور حقوق اللہ میں پہلے نماز کی پرسش ہوگی۔ روز محشر کہ جان گداز بود + اولین پرسش نماز بود۔

---

۵۳۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے

حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلِمَةٌ لِأَخِيهِ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهَا فَإِنَّهُ لَيْسَ ثَمَّ دِينَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يُؤْخَذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخِيهِ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ۔

امام مالک نے انھوں نے سعید مقبری سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس پر کسی بھائی مسلمان کا کچھ حق نکلتا ہے تو وہ (آج دنیا میں) اس کا فیصلہ کرالے ف۱ اس لیے کہ قیامت کے دن نہ روپیہ ہوگا نہ اشرفی بلکہ اس کی نیکیاں لے کر اس کے بھائی کو (جس کا حق نکلتا تھا) دی جائیں گی۔ اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس کے بھائی کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔

ف۱ یا تو ادا کرے یا معاف کرالے۔

---

۵۳۸۔ حَدَّثَنِي الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ۔ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ النَّاجِيِّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْلُصُ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ فَيُحْبَسُونَ عَلَى قَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَصُّ لِبَعْضِهِمْ مِنْ بَعْضٍ مَظَالِمُ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا حَتَّى إِذَا هُذِّبُوا وَنُقُّوا أُذِنَ لَهُمْ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَأَحَدُهُمْ أَهْدَى بِمَنْزِلِهِ فِي الْجَنَّةِ مِنْهُ بِمَنْزِلِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا۔

مجھ سے صلت بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے یہ آیت (سورۂ اعراف کی) پڑھی اور ہم بہشتی لوگوں کے دلوں میں سے بیر (حسد اور بغض) نکال لیں گے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے بیان کیا۔ انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالمتوکل (علی بن داؤد) ناجی سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انھوں نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان دار لوگ دوزخ سے پار ہو کر پھر ایک پل پر اٹکائے جائیں گے جو دوزخ اور بہشت کے بیچ میں ہوگا ف۱ اب ان میں آپس میں جو حقوق ایک دوسرے پر رہ گئے تھے ف۲ ان کا تصفیہ کیا جائے گا مظلوم کو ظالم سے بدلہ ملے گا جب پاک صاف ہو جائیں گے (کسی کا حق دوسرے پر نہیں رہے گا) اس وقت ان کو بہشت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی، قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے تم میں سے ہر ایک اپنا مکان بہشت میں اس سے زیادہ پہچان لے گا جتنا وہ دنیا میں اپنا مکان پہچانتا تھا ف۳

ف۱ شاید یہ پل صراط کے سوا دوسرا کوئی پل ہوگا بعضوں نے کہا اسی کا ایک کنارہ جو بہشت کے قریب ہوگا ف۲ دنیا میں ان کا فیصلہ نہیں ہوا تھا ف۳ اس کی وجہ یہ ہے کہ برزخ میں ہر ایک آدمی کو صبح اور شام اس کا ٹھکانا بتلایا جاتا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے اب یہ جو عبداللہ بن مبارک نے زہد میں نکالا کہ فرشتے ان کو دائیں بائیں بہشت کے رستے بتلائیں گے یہ اس کے خلاف نہیں ہے اس لیے کہ اپنا مکان پہچان لینے سے یہ ضرور نہیں ہے کہ شہر کے سب رستے معلوم ہوں اور بہشت تو بہت بڑا شہر ہوگا اللہ اکبر کہ اس کے سامنے ساری دنیا کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

---

## بَابُ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ

## باب۔ جس شخص سے حساب میں ٹنٹا ہوگا (یعنی خوب جانچ اور پڑتال) اس کو عذاب ہوگا۔

۵۳۹۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ قَالَتْ: قُلْتُ أَلَيْسَ يَقُولُ اللهُ تَعَالَى فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا قَالَ: ذٰلِكِ الْعَرْضُ۔

ہم سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے عثمان بن اسود سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جس سے حساب میں ٹنٹا کیا جاوے گا اس کو عذاب ہوگا حضرت عائشہ رض نے کہا یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ تو (سورہ انشقاق میں) فرماتا ہے پھر اس سے آسانی سے حساب لیا جاوے گا آپ نے فرمایا اس حساب سے اعمال کا پیش کر دینا (اعمال نامہ دکھا دینا) مراد ہے۔

---

۵۴۰۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْأَسْوَدِ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَتَابَعَهُ ابْنُ جُرَيْجٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمٍ وَأَيُّوبُ وَصَالِحُ ابْنُ رُسْتُمٍ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ قطان نے انہوں نے عثمان بن اسود سے کہا میں نے ابن ابی ملیکہ سے کہا میں نے حضرت عائشہ سے سنا وہ کہتی تھیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی سنا، عثمان بن اسود کے ساتھ اس حدیث کو ابن جریج اور محمد بن سلیم اور ایوب سختیانی اور صالح بن رستم نے بھی ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ ف۱

ف۱ ابن جریج اور محمد بن سلیم کی روایتوں کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں اور ایوب سختیانی کی روایت کو امام بخاری نے تفسیر

میں اور صالح کی روایت کو اسحاق بن راہویہ نے اپنی مسند میں وصل کیا ۔

۵۴۱ ـ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ أَبِي صَغِيرَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: حَدَّثَنِي الْقَاسِمُ ابْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا هَلَكَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى ـ فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذَٰلِكَ الْعَرْضُ وَ لَيْسَ أَحَدٌ يُنَاقَشُ الْحِسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا عُذِّبَ ـ

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے حاتم بن ابی صغیرہ نے کہا ہم سے عبداللہ ابن ابی ملیکہ نے کہا مجھ سے قاسم بن محمد نے کہا مجھ سے حضرت عائشہ نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جس سے (کھینچ تان کر) حساب لیا جائے گا وہ تباہ ہوگا۔ حضرت عائشہ رضی نے عرض کیا یارسول اللہ اللہ تو فرماتا ہے جس کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا اس کا حساب آسانی سے لیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا اس حساب سے عملوں کا پیش کرنا مراد ہے اور جس سے کھینچ تان کر حساب لیا جائے گا اس کو تو عذاب ہوگا۔

۵۴۲ ـ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ يُجَاءُ بِالْكَافِرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ لَهُ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ لَكَ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے کہا مجھ سے والد ہشام دستوائی نے، انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس رضی سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔ دوسری سند اور مجھ سے محمد بن معمر نے بیان کیا، کہا ہم سے روح بن عبادہ نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس بن مالک رضی نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے قیامت کے دن کافر کو لے کر آئیں گے اس سے کہیں گے بھلا بتا تو سہی اگر تیرے پاس اس وقت زمین بھر سونا ہو کیا تو اپنے چھٹکارے میں دے دے وہ کہے گا بیشک

أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ نَعَمْ فَيُقَالُ لَهُ قَدْ كُنْتَ سُئِلْتَ مَا هُوَ أَيْسَرُ مِنْ ذَلِكَ۔

دے دوں پھر فرشتے اس سے کہیں گے دنیا میں تو ایک بہت سہل بات تجھ سے کہی گئی تھی ف۱

ف۱ کہ تو اللہ کو اکیلا سمجھ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کر لیکن تو نے نہ مانا شرک پر اڑا رہا۔ اب زمین بھر کر سونا دینے کو تیار ہے۔

---

۵۴۳۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنِي خَيْثَمَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَسَيُكَلِّمُهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ بَيْنَ اللهِ وَبَيْنَهُ تَرْجُمَانٌ ثُمَّ يَنْظُرُ فَلَا يَرَى شَيْئًا قُدَّامَهُ ثُمَّ يَنْظُرُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَتَسْتَقْبِلُهُ النَّارُ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَّقِيَ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ قَالَ الْأَعْمَشُ: حَدَّثَنِي عَمْرٌو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثَلَاثًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا مجھ سے اعمش نے کہا مجھ سے خیثمہ نے انھوں نے عدی بن حاتم رضؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص ایسا نہیں ہے جس سے اللہ قیامت کے دن (اپنی ذات سے) بے ترجمان (درمیانی) کے بات نہ کرے ف۱ پھر وہ دیکھے گا تو اپنے سامنے (سوا اپنے اعمال کے) اور کچھ نہ پائے گا ف۲ پھر سامنے دیکھے گا تو دوزخ دکھلائی دے گی ف۳ اب تم میں جو کوئی دوزخ سے بچ سکے وہ بچے گو کھجور کا ایک ٹکڑا ہی (اللہ کی راہ میں) دے کر۔ اسی سند سے اعمش نے کہا مجھ سے عمرو بن مرہ نے بیان کیا انھوں نے خیثمہ بن عبدالرحمٰن سے انھوں نے عدی بن حاتم سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ سے بچو پھر آپ نے منہ پھیر لیا اور دوزخ سے ڈرایا گویا دوزخ کی آگ دیکھ رہے تھے پھر فرمایا۔ دوزخ سے بچو پھر منہ پھیر لیا اور دوزخ سے ڈرایا تین بار ایسا ہی کیا یہاں تک کہ ہم سمجھے آپ دوزخ کو دیکھ رہے ہیں اس کے بعد فرمایا دوزخ سے بچو۔ گو کھجور کا ایک ٹکڑا (اللہ کی راہ میں صدقہ) دے کر اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو اچھی بات کہہ کر ف۴

ف۱ دوسری روایت میں ہے بے حجاب کے اور بے ترجمان کے یعنی کھلم کھلا اللہ تعالیٰ کو دیکھے گا اور اللہ تعالیٰ خود اپنی ذات سے بات کرے گا یہ نہیں کہ اس کی طرف سے کوئی مترجم بات کرے اب یہ ظاہر ہے کہ دنیا میں صدہا زبانیں ہیں تو اللہ تعالیٰ ہر زبان میں کلام کرے گا اور یہ کلام حرف اور صوت کے ساتھ ہوگا ورنہ آدمی اس کی بات کیسے سمجھیں گے اور کیونکر سنیں گے اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں اللہ کے کلام میں آواز اور حروف نہیں بلکہ معتزلہ اور جہمیہ تو یہ کہتے ہیں کہ

وہ کلام ہی نہیں ہے کسی دوسری چیز میں کلام کرنے کی قوت پیدا ہوتی ہے خذلہم اللہ تعالٰی ولعنہم لعناً کبیرا۔ فـ۲ امام مسلم کی روایت میں یوں ہے داہنی طرف دیکھے گا تو اپنے اعمال نظر آئیں گے بائیں طرف دیکھے گا تو اپنے اعمال۔ سامنے نظر کرے گا تو منہ کے سامنے دوزخ نظر آئے گی فـ۳ کیونکہ دوزخ ہی پر سے رستہ ہوگا اسی پر سے جانا ہوگا پل صراط اسی پر بنا ہے۔ فـ۴ جس سے کسی کو ہدایت ہو مثلاً خدا اور رسول کی بات یا جس سے کوئی جھگڑا رفع ہو لوگوں میں ملاپ پیدا ہو جائے یا جس سے کسی کا غصہ دور ہو جائے معلوم ہوا ایسی عمدہ بات کہنے میں بھی صدقہ کا ثواب ملے گا۔

---

## بَابٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَبْعُونَ أَلْفًا بِغَيْرِ حِسَابٍ۔

## باب۔ بہشت میں ستر ہزار آدمی بے حساب جائیں گے۔

۵۴۴۔ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ ح وَحَدَّثَنِي أُسَيْدُ بْنُ زَيْدٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ يَمُرُّ وَحْدَهُ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ هٰؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ: لَا، وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَثِيرٌ، قَالَ: هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ: وَلِمَ قَالَ كَانُوا لَا يَكْتَوُونَ وَلَا يَسْتَرْقُونَ وَلَا يَتَطَيَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے حصین بن عبدالرحمن نے دوسری سند اور مجھ سے اسید بن زید نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم بن بشیر واسطی نے انہوں نے حصین بن عبدالرحمن سے انہوں نے کہا میں سعید ابن جبیر کے پاس بیٹھا تھا انھوں نے کہا مجھ سے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگلی امتیں (معراج کی رات کو) میرے سامنے لائی گئیں کسی پیغمبر کے ساتھ تو ایک امت تھی (بہت سے آدمی) اور کسی پیغمبر کے ساتھ تھوڑے سے آدمی۔ کسی پیغمبر کے ساتھ دس ہی آدمی کسی پیغمبر کے ساتھ پانچ ہی آدمی کوئی پیغمبر اکیلا بھی گزرا (اس کا ایک بھی امتی نہ تھا) اور میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت نظر آئی میں نے جبریل سے پوچھا یہ میری امت ہے انھوں نے کہا نہیں آسمان کے کنارے پر دیکھو میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت ہے جبریل نے کہا یہ تمہاری امت ہے ان کے آگے آگے جو ستر ہزار آدمی ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن سے حساب لیا جاوے گا نہ ان کو عذاب ہوگا (بے حساب وکتاب بہشت میں داخل ہوں گے) میں نے پوچھا اس کی وجہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا یہ

يَتَوَكَّلُونَ، فَقَامَ إِلَيْهِ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ، قَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔

دنیا میں نہ انگار سے داغ لگاتے تھے ف نہ کوئی منتر کرتے تھے (جھاڑ پھونک) نہ برا شگون لیتے تھے (ہر حال میں) اپنے پروردگار پر ان کو اعتماد تھا۔ یہ حدیث سن کر عکاشہ بن محصن (ایک صحابی) کھڑے ہوئے انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ دعا فرمایئے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کر دے آپ نے فرمایا یا اللہ عکاشہ کو ان لوگوں میں کر دے پھر ایک اور شخص (سعد بن عبادہؓ) کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ میرے لئے بھی دعا فرمایئے اللہ مجھ کو بھی ان لوگوں میں کر دے آپ نے فرمایا بس عکاشہ ان لوگوں میں سے ہو چکا ف۲۔

ف قرآن اور حدیث کے سوا ف۲ اب ہر روز عید نیست کہ حلوہ خورد کسے اگر ہر شخص کے لیے یہی دعا فرماتے جاتے تو پھر سارے دن تک بھی یہ سلسلہ ختم نہ ہوتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دور ہونے کی وجہ سے اپنی امت کو نہ پہچانا ہوگا یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ میں وضو کے نشان دیکھ کر اپنی امت کو پہچان لوں گا۔

---

۵۴۵۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَدْخُلُ مِنْ أُمَّتِي زُمْرَةٌ هُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا تُضِيءُ وُجُوهُهُمْ إِضَاءَةَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ الْأَسَدِيُّ يَرْفَعُ نَمِرَةً عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي

ہم سے معاذ بن اسد مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن ایلی نے انھوں نے زہری سے کہا مجھ سے سعید بن مسیب نے بیان کیا۔ ان سے ابو ہریرہ رض نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میری امت میں سے ستر ہزار کا ایک گروہ (بہشت میں) جائے گا جن کے منہ ایسے چمکتے (اور روشن) ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند۔ ابو ہریرہ رض کہتے ہیں یہ حدیث سن کر عکاشہ بن محصن اسدی اپنی دھاری دار کملی جو اوڑھے تھے اٹھائے کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ خدا سے دعا فرمایئے مجھ کو بھی ان لوگوں میں کر دے آپ نے دعا کی یا اللہ عکاشہ کو ان لوگوں میں سے کر دے اس کے بعد انصار میں کے ایک اور شخص (سعد بن عبادہ رض) کھڑے ہوئے کہنے لگے یا رسول اللہ! میرے لیے بھی دعا فرمایئے آپ نے فرمایا عکاشہ رض

مِنْهُمْ فَقَالَ: سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ۔

تجھ سے پہلے دعا کرا چکا اب دعا کا موقعہ نہیں رہا)

۵۴۶۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ شَكَّ فِي أَحَدِهِمَا مُتَمَاسِكِينَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْجَنَّةَ وَوُجُوهُهُمْ عَلَى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان نے کہا مجھ سے ابو حازم نے انھوں نے سہل بن سعد سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ ف اس طرح سے بہشت میں جائیں گے ایک کو ایک تھامے ہوئے (یعنی برابر برابر صفیں باندھ کر ہاتھ میں ہاتھ لئے یعنی آگے پیچھے نہ ہوں گے) یہاں تک کہ اگلے اور پچھلے سب بہشت میں پہنچ جائیں گے ان کے منہ ایسے روشن ہوں گے جیسے چودھویں رات کا چاند۔

ف راوی کو شک ہے۔

۵۴۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ: حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُومُ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ وَيَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ خُلُودٌ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا۔ کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے کہا ہم سے والد ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے کہا ہم سے نافع نے انھوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا جب بہشت والے بہشت میں اور دوزخ والے دوزخ میں جا چکیں گے اس وقت ایک منادی کرنے والا (فرشتہ) دوزخ اور بہشت کے بیچ میں کھڑا ہو کر یوں منادی کرے گا دوزخیو! اب تم کو موت نہیں ہے ف بہشتیو! اب تم کو موت نہیں ہے ف۲

ف ہمیشہ دوزخ میں پڑے جلتے رہو ف۲ ہمیشہ بہشت ہی میں مزے اڑاتے رہو۔

۵۴۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے اعرج

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ وَلِأَهْلِ النَّارِ يَا أَهْلَ النَّارِ خُلُودٌ لَا مَوْتَ۔

سے انھوں نے ابو ہریرہ رضہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہشتیوں سے کہا جائے گا تم کو ہمیشہ بہشت میں رہنا ہے اب موت نہیں آنے کی اور دوزخیوں سے کہا جائے گا تم کو ہمیشہ دوزخ میں رہنا ہے اب موت نہیں آنے کی ۔

---

## بَابُ صِفَةِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَ

قَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ زِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ، عَدْنٌ خُلْدٌ، عَدَنْتُ بِأَرْضٍ: أَقَمْتُ وَمِنْهُ الْمَعْدِنُ فِي مَعْدِنِ صِدْقٍ فِي مَنْبَتِ صِدْقٍ۔

## باب ۔ بہشت اور دوزخ کے حالات

اور ابو سعید خدری رضہ نے کہا (یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا کھانا جس کو بہشتی لوگ کھائیں گے مچھلی کے کلیجے کی بڑھی ہوئی لوگ ہوگی۔ عدن ف کے معنی ہمیشہ رہنا عرب لوگ کہتے ہیں عَدَنْتُ بارض یعنی میں نے اس سرزمین میں قیام کیا اسی سے ہے معدن ف۲ فی معدن صدق یا (فی مقعد صدق جو سورۂ قمر میں ہے) یعنی سچائی پیدا ہونے کی جگہ۔

ف چونکہ یہ باب بہشت کے بیان میں ہے اور قرآن مجید میں بہشت کا نام جنت عدن آیا ہے اس لیے امام بخاری نے عدن کے لفظ کی تفسیر کردی ف۲ یعنی کان جس میں چاندی سونا لوہا کوئلہ وغیرہ قرار پکڑتا ہے

---

۵۵۰۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ۔

ہم سے عثمان بن ہیثم نے بیان کیا کہا ہم سے عوف بن ابی جمیلہ نے انھوں نے ابو رجاء عمران عطاردی سے انھوں نے عمران بن حصین سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں نے (شب معراج میں یا خواب میں) بہشت کو جھانکا کیا دیکھتا ہوں وہاں کے اکثر لوگ وہ ہیں جو (دنیا میں) فقیر اور محتاج تھے اور میں نے دوزخ کو جھانکا کیا دیکھتا ہوں وہاں عورتیں بہت ہیں۔

---

۵۵۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے کہا ہم سے سلیمان تیمی نے انھوں نے ابو عثمان

عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَكَانَ عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينَ وَأَصْحَابُ الْجَدِّ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةُ مَنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ۔

نہدی سے انھوں نے اسامہ بن زید بن حارثہ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا میں بہشت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو کیا دیکھتا ہوں اس میں اکثر وہ لوگ گئے جو (دنیا میں) محتاج تھے اور مالدار لوگ (ایک طرف) روکے گئے ہیں (ان سے حساب لیے جانے کو) باقی جو لوگ دوزخی تھے وہ تو دوزخ میں بھیج دیے گئے ف اور میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا کیا دیکھتا ہوں اس میں عورتیں بہت گئیں۔

ف مطلب یہ ہے کہ یہ مالدار جو بہشت کے دروازے پر روکے گئے تھے وہ لوگ تھے جو ایماندار اور بہشت میں جانے کے قابل تھے لیکن دنیا کی دولت مندی کی وجہ سے وہ روکے گئے اور فقیر لوگ جھٹ بہشت میں پہنچ گئے باقی جو لوگ کافر تھے وہ تو دوزخ میں بھجوا دیے گئے یہ حدیث بظاہر مشکل ہے کیونکہ ابھی دوزخ اور بہشت میں جانے کا وقت کہاں سے آیا مگر بات یہ ہے کہ اللہ تعالی کے علم میں ماضی اور مستقبل اور حال سب واقعات ایک سان موجود ہیں تو اللہ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ واقعہ اس طرح دکھلا دیا جیسے اب ہو رہا ہے۔

---

۵۵۲۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ جِيءَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُذْبَحُ ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ۔

ہم سے معاذ بن اسد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عمر بن محمد بن زید نے انھوں نے اپنے والد محمد بن زید بن عبداللہ سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ (اپنے دادا) سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بہشتی لوگ بہشت میں اور دوزخی لوگ دوزخ میں پہنچ جائیں گے اس وقت موت کو لے کر آئیں گے اور دوزخ اور بہشت کے بیچ میں اس کو ذبح کر دیں گے ف پھر ایک پکارنے والا (فرشتہ) یوں پکارے گا، بہشتیو! اب تم کو موت نہیں ہے دوزخیو اب تم کو موت نہیں ہے اس وقت بہشتیوں کو خوشی پر خوشی ہوگی اور دوزخیوں کو رنج پر رنج ہوگا۔

ف یہ موت ایک مینڈھے کی شکل میں مجسم ہو کر آئے گی اس کا ذبح کیا جانا عقل کے خلاف نہیں ہے بعضوں نے

کہا ذبح سے معنی مجازی یعنی موت کا فنا ہو جانا مراد ہے اب اختلاف ہے کہ کون ذبح کرے گا بعضوں نے کہا حضرت یحییٰ علیہ السلام بعضوں نے کہا حضرت جبرئیل علیہ السلام واللہ اعلم۔

---

۵۵۳ - حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، يَقُولُونَ لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ فَيَقُولُ هَلْ رَضِيتُمْ فَيَقُولُونَ وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أَعْطَيْتَنَا مَا لَمْ تُعْطِ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ فَيَقُولُ: أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالُوا يَا رَبِّ وَأَيُّ شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ فَيَقُولُ: أُحِلُّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا۔

ہم سے معاذ بن اسد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو امام مالک نے انھوں نے زید بن اسلم سے انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں نے ابو سعید خدری رضؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ بہشتیوں کو پکارے گا فرمائے گا بہشتیو، وہ عرض کریں گے پروردگار حاضر جو ارشاد، فرمائے گا اب تم خوش ہوئے عرض کریں گے اب بھی خوش نہ ہوں گے تو نے ایسی ایسی نعمتیں ہم کو عطا فرمائیں جو اپنی ساری خلقت میں کسی اور کو نہیں دیں ارشاد ہوگا اب ان سب نعمتوں سے بڑھ کر ایک نعمت سے تم کو سرفراز کرتا ہوں۔ عرض کریں گے اب ان سے بڑھ کر کون سی نعمت ہوگی یا اللہ! ارشاد ہوگا میں اپنی رضامندی تم پر اتارتا ہوں اب میں کبھی تم پر غصے نہ ہوں گا۔

ف سبحان اللہ ورضوان من اللہ اکبر یہ سب نعمتوں سے بڑھ چڑھ کر ہے حور قصور موتی محل وغیرہ سب اس پر سے تصدق ہیں بندے کا کوئی شرف اس سے بڑھ کر نہیں کہ اس کا آقا اس سے راضی ہو جائے۔ یا اللہ ہم نے تو ساری عمر تیری نافرمانی اور گناہ میں خرچ کی ہم کس منہ سے تیری یہ سرفرازی مانگیں۔ مگر تیرے رحم و کرم کے سب امیدوار ہیں ہم گناہ گار بھی اسی کے امیدوار ہیں۔ اپنی مغفرت اور رحمت ہم پر اتار اور اپنی رضامندی عنایت فرما۔ آمین یا رب العلمین۔

---

۵۵٤ - حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ: أُصِيبَ حَارِثَةُ يَوْمَ

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے معاویہ بن عمرو نے کہا ہم سے ابو اسحاق فزاری نے انھوں نے حمید طویل سے کہا میں نے انس بن مالک سے سنا وہ کہتے تھے حارثہ بن سراقہ جو ایک کم سن بچہ تھا،

بَدْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ فَجَاءَتْ أُمُّهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ قَدْ عَرَفْتَ مَنْزِلَةَ حَارِثَةَ مِنِّي فَإِنْ يَكُ فِي الْجَنَّةِ أَصْبِرْ وَأَحْتَسِبْ وَإِنْ تَكُنِ الْأُخْرَى تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ: وَيْحَكِ أَوَهَبِلْتِ أَوَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ إِنَّهَا جِنَانٌ كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ لَفِي جَنَّةِ الْفِرْدَوْسِ۔

بدر کے دن شہید ہوا (اس کو ایک تیر آلگا) تب اس کی ماں ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں کہنے لگیں یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں حارثہ سے مجھ کو کیسی محبت تھی اگر وہ (دنیا سے اٹھ کر) بہشت میں گیا ہے تو خیر میں صبر کروں اور ثواب کی امید رکھوں ف۲ اور اگر دوسری کیفیت ہو (وہ بہشت میں نہ گیا ہو کسی تکلیف میں مبتلا ہو) تو آپ دیکھیں میں کیسا اس کے لیے روتی ہوں (تڑپتی ہوں) آپ نے فرمایا ارے دیوانی کیا وہاں ایک ہی بہشت ہے (بہت سی بہشتیں ہیں اور حارثہ (تیر الڑکا) تو سب سے بلند اور اونچی بہشت (فردوس) میں ہے۔

ف۱ ربیع بنت نضرؓ جو انس رضؓ کی پھوپھی تھیں ف۲ بلا سے مجھ سے چھٹ گیا آرام میں تو ہے

---

۵۵۵۔ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ أَسَدٍ: أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ مَنْكِبَيِ الْكَافِرِ مَسِيرَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ لِلرَّاكِبِ الْمُسْرِعِ وَقَالَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ سَلَمَةَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ أَبُو حَازِمٍ فَحَدَّثْتُ بِهِ النُّعْمَانَ ابْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

ہم سے معاذ بن اسد نے بیان کیا کہا ہم کو فضل بن موسیٰ نے خبر دی کہا ہم کو فضیل بن غزوان نے انھوں نے ابو حازم سے انھوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کافر (دوزخ میں اتنا بڑا ہو جائے گا کہ اس) کے دونوں مونڈھوں کے درمیان اچھے تیز سوار کی تین دن کی راہ ہوگی ف امام بخاری نے کہا اسحاق بن راھویہ نے کہا (جو امام بخاری کے شیخ ہیں) ہم کو مغیرہ بن سلمہ نے خبر دی کہا ہم سے وہیب بن خالد نے بیان کیا انھوں نے ابو حازم سے انھوں نے سہل بن سعد ساعدیؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے (سدرۃ المنتہی یا طوبیٰ) جس کے سایہ میں اگر سو برس تک سوار چلتا رہے تو سایہ ختم نہ ہو۔ ابو حازم نے (اسی سند سے) کہا میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان کی تو انھوں نے کہا مجھ سے ابو سعید خدری نے بیان کیا

سَلَّمَ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ مِائَةَ عَامٍ مَا يَقْطَعُهَا۔

انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشت میں ایک درخت ہے جس کے سایہ میں اگر اچھے چالاک گھوڑ دوڑ کے لیے تیار کیے ہو یا تیز گھوڑے کا سوار سو برس تک چلتا رہے جب بھی اس کو ختم نہ کر سکے۔

ف اس جثہ کے بڑھ جانے سے یہ غرض ہوگی کہ اور زیادہ عذاب کا احساس ہو حسن بن سفیان کی مسند میں پانچ دن کی راہ مذکور ہے اور امام احمد نے ابن عمر سے مرفوعاً نکالا کہ دوزخ میں دوزخی بڑے ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ کان کی لو سے ان کے مونڈھے تک سات سو برس کی راہ ہو گی ابن المبارک نے زہد میں نکالا کہ کافر کا دانت قیامت کے دن احد پہاڑ سے بڑا ہوگا۔

---

۵۵۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ لَا يَدْرِي أَبُو حَازِمٍ أَيُّهُمَا قَالَ، مُتَمَاسِكُونَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَا يَدْخُلُ أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ وُجُوهُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے اُنھوں نے سہل بن سعد ساعدی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ ابو حازم نے شک کی سہل نے کونسا لفظ کہا ایک دوسرے کو تھامے ہوئے بہشت میں داخل ہوں گے اگلا شخص اس وقت تک بہشت میں نہیں جانے کا جب تک پچھلا (سب سے اخیر والا شخص بھی داخل نہ ہو) ان کے منہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے ہوں گے۔

---

۵۵۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ لَيَتَرَاءَوْنَ الْغُرَفَ فِي الْجَنَّةِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ فِي السَّمَاءِ قَالَ أَبِي فَحَدَّثْتُ النُّعْمَانَ ابْنَ أَبِي عَيَّاشٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن ابی حازم نے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انھوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بہشتی لوگ بہشت میں اپنے سے اوپر والے محلوں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے تم آسمان میں ستاروں کو دیکھتے ہو عبدالعزیز نے کہا میرے والد نے کہا میں نے یہ حدیث نعمان بن ابی عیاش سے بیان

أَبَا سَعِيدٍ يُحَدِّثُ وَيَزِيدُ فِيهِ كَمَا تَرَاءَوْنَ الْكَوْكَبَ الْغَارِبَ فِي الْأُفُقِ الشَّرْقِيِّ وَالْغَرْبِيِّ۔

کی تو انھوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں میں نے ابو سعید خدری رضؓ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا وہ اتنا زیادہ بیان کرتے تھے جیسے تم ڈوبتے ستارے کو آسمان کے پوربی یا پچھمی کنارے میں دیکھتے ہو۔

ف بعضوں نے غارب کے بدل اس حدیث میں غابر پڑھا ہے، یعنی اس ستارے کو جو باقی رہ گیا ہو، مطلب یہ ہے کہ جیسے ستارہ بہت دور اور چمکتا نظر آتا ہے ویسے ہی بہشت میں بلند درجہ والوں کے مکانات بہت دور سے نظر آئیں گے۔

---

۵۵۸- حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لِأَهْوَنِ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ أَكُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيَقُولُ: أَرَدْتُ مِنْكَ أَهْوَنَ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صُلْبِ آدَمَ أَنْ لَا تُشْرِكَ بِي شَيْئًا فَأَبَيْتَ إِلَّا أَنْ تُشْرِكَ بِي۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے ابو عمران جونی سے کہا میں نے انس بن مالک رضؓ سے سنا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس دوزخی سے فرمائے گا جس کو سب دوزخیوں سے ہلکا عذاب ہو گا (یعنی ابو طالب کو) اگر تیرے پاس اس وقت ساری زمین کا مال و اسباب ہو، کیا تو اپنی چھڑائی میں دے دے گا وہ کہے گا بیشک دیدوں گا (جان ہے تو جہان ہے) اس وقت اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا ارے میں نے تو تجھ سے اس کے بہ نسبت بہت سہل بات چاہی تھی جب تو آدم کی پشت میں تھا۔ میں نے یہ کہا تھا (تو دنیا میں جاکر) شرک نہ کیجیو لیکن تو نے یہ نہ مانا آخر شرک کیا۔

---

۵۵۹- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ بِالشَّفَاعَةِ كَأَنَّهُمُ الثَّعَارِيرُ، قُلْتُ: مَا الثَّعَارِيرُ؟ قَالَ: الضَّغَابِيسُ وَكَانَ قَدْ سَقَطَ

ہم سے ابو النعمان (محمد بن فضل سدوسی) نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے عمرو بن دینار سے انھوں نے جابر بن عبداللہ انصاری رضؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ لوگ شفاعت کی وجہ سے دوزخ سے اس طرح نکلیں گے جیسے ثعاریر (ثائے مثلثہ سے) (حماد کہتے ہیں میں نے عمرو بن دینار سے

فَمِهِ، فَقُلْتُ: لِعَمْرِو بْنِ دِينَارٍ أَبَا مُحَمَّدٍ سَمِعْتَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: يُخْرَجُ بِالشَّفَاعَةِ مِنَ النَّارِ قَالَ: نَعَمْ۔

پوچھا ثعاریر کسے کہتے ہیں انھوں نے کہا چھوٹی ککڑیاں ف اور ہوا یہ تھا کہ (اخیر عمر میں) عمرو کے دانت گر پڑے تھے ف۲ حماد نے یہ بھی کہا میں نے عمرو بن دینار سے کہا ابو محمد (یہ عمرو بن دینار کی کنیت ہے) کیا تم نے جابر بن عبداللہ رضؓ سے یہ سنا ہے کہ وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کچھ لوگ شفاعت کی وجہ سے دوزخ سے نکالے جائیں گے انھوں نے کہا ہاں (بے شک میں نے سنا ہے)

ف بعضوں نے کہا ثعاریر ایک قسم کی دوسری ترکاری ہے جو سفید ہوتی ہے مطلب یہ ہے کہ یہ لوگ پہلے دوزخ میں جل جل کر کوئلہ کی طرح کالے پڑ جائیں گے پھر جب شفاعت کے سبب سے دوزخ سے نکلیں گے اور ماءالحیاۃ میں نہلائے جائیں گے تو ثعاریر کی طرح سپید ہو جائیں گے اس حدیث سے ان لوگوں کا رد ہوا جو کہتے ہیں مومن دوزخ میں نہیں جانے کا اسی طرح ان لوگوں کا جو کہتے ہیں شفاعت سے کوئی فائدہ نہ ہوگا جیسے معتزلہ اور خوارج کا قول ہے بیہقی نے حضرت عمر رضؓ سے نکالا انھوں نے خطبہ سنایا فرمایا عنقریب اس امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو رجم کا انکار کریں گے دجال کا انکار کریں گے قبر کے عذاب کا انکار کریں گے شفاعت کا انکار کریں گے دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری شفاعت ان لوگوں کے واسطے ہوگی جو میری امت میں سے کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہوں اللھم ا رزقنا شفاعۃ محمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وسلم ف۲ ان سے "ث" کا حرف نہیں نکلتا تھا تو وہ شعاریر کہتے۔

---

۷۶۰۔ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فَيُسَمِّيهِمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَهَنَّمِيِّينَ۔

ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انھوں نے قتادہ سے کہا ہم سے انس بن مالک نے بیان کیا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپ نے فرمایا کچھ لوگ دوزخ میں جل کر کالے ہونے کے بعد وہاں سے نکلیں گے ان کو بہشت والے جہنمی پکاریں گے ف

ف ابن حبان اور بیہقی کی روایت میں یوں ہے ان کی گردن پر لکھ دیا جائے گا یہ دوزخ سے اللہ تعالیٰ کے آزاد کیے ہوئے ہیں امام مسلم کی روایت میں ہے پھر وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان پر سے یہ نام محو کر دے گا۔

۵۶۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ يَقُولُ اللهُ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَأَخْرِجُوهُ فَيُخْرَجُونَ وَقَدِ امْتُحِشُوا وَعَادُوا حُمَمًا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ أَوْ قَالَ حَمِيَّةِ السَّيْلِ، وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ تَرَوْا أَنَّهَا تَنْبُتُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً.

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے انھوں نے اپنے والد (یحییٰ بن عمارہ) سے انھوں نے ابو سعید خدری سے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب بہشتی لوگ بہشت میں اور دوزخی لوگ دوزخ میں پہنچ جائیں گے ف۱ تو اللہ تعالیٰ یہ حکم دے گا جس شخص کے دل میں رتی برابر (رائی کے دانے برابر) ایمان ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال لو یہ لوگ نکالے جائیں گے لیکن جل کر کوئلہ ہو رہے ہوں گے پھر ان کو چشمہ حیات میں ڈالا جائے گا تو اس طرح سے ابھر آئیں گے جیسے بہیا کے کچرے کوڑے میں دانا ابھر آتا ہے (خوب زور سے جلدی اگتا ہے) بعضے راویوں نے حمیل السیل کے بدل حمیۃ السیل کہا ہے ف۲ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا۔ تم نہیں دیکھتے ایسا دانہ ف۳ زرد زرد جھکا ہوا کیسا (بارونق) اگتا ہے ف۴

ف۱ ایک مدت کے بعد جو اللہ کو منظور ہوگی۔ ف۲ یعنی جہاں پر بہیا کا زور شور ہو ف۳ جو بہیا کے کنارے کوڑے کچرے پر جم جاتا ہے ف۴ یہ حدیث کتاب الایمان میں گزر چکی ہے۔

---

۵۶۲ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوضَعُ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَةٌ يَغْلِي مِنْهَا دِمَاغُهُ.

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر نے کہا ہم سے شعبہ نے کہا میں نے ابو اسحاق سبیعی سے سنا۔ وہ کہتے تھے میں نے نعمان بن بشیر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے سب سے ہلکا عذاب قیامت میں اس شخص کو (ابو طالب کو) ہوگا جس کے تلووں پر انگارا رکھ دیا جائے گا اس کی گرمی سے بھیجہ (دماغ) ابلتا رہے گا۔ ف۱

ف۱ مسلم کی روایت میں یوں ہے آگ کی دو جوتیاں اس کو پہنادی جائیں گی۔

۵۶۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا إِسْرَاءِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَجُلٌ عَلَى أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ وَالْقُمْقُمُ.

ہم سے عبداللہ بن رجاء نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انھوں نے ابواسحاق سبیعی سے انھوں نے نعمان بن بشیر سے انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت کے دن سب سے ہلکا عذاب ایک شخص کو ہوگا (ابوطالب کو) اس کے تلوؤں پر دو انگارے رکھ دیے جائیں گے جن کی وجہ سے اس کا بھیجہ پتیلی یا کیتلی کی طرح ابلے گا ف

ف کیتلی سے چائے دان مراد ہے جس سے پانی کو جوش دیتے ہیں بعضے نسخوں میں بجائے والقمقم کے بالقمقم ہے۔ قاضی عیاض نے کہا صحیح والقمقم ہے یہ واؤ عطف اسماعیلی کی روایت میں اوالقمقم ہے۔

۵۶۴- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا ثُمَّ ذَكَرَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهِ فَتَعَوَّذَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ: اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے عمرو بن مرہ سے انھوں نے خیثمہ بن عبدالرحمٰن جعفی سے انھوں نے عدی بن حاتم طائی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کا ذکر کیا اور منہ پھیر کر اس سے پناہ مانگی پھر ذکر کیا اور منہ پھیر کر اس سے پناہ مانگی پھر فرمایا دیکھو دوزخ سے بچو (صدقہ دے کر) گو ایک کھجور کا ٹکڑا سہی اگر کسی سے یہ بھی نہ ہو سکے تو اچھی بات ہی کہہ کر۔

۵۶۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي حَازِمٍ وَالدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ يَزِيدَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ

ہم سے ابراہیم بن حمزہ نے بیان کیا۔ کہا ہم سے ابن ابی حازم اور دراوردی نے انھوں نے یزید بن عبداللہ بن ہاد سے انھوں نے عبداللہ بن خباب سے انھوں نے ابوسعید خدری رض سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے چچا جناب ابو طالب کا ذکر آیا۔ آپ نے فرمایا امید تو ہوتی ہے کہ میری سفارش سے قیامت کے دن ان کو کچھ فائدہ ہو ف

فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاحٍ مِنَ النَّارِ
يَبْلُغُ كَعْبَيْهِ تَغْلِي مِنْهُ ۱ أُمُّ دِمَاغِهِ

وہ دوزخ میں ایک اُتھلے (پایاب) مقام میں رہیں گے جہاں ٹخنوں تک آگ ہو مگر اس سے بھی ان کا اصلی بھیجا پکتا رہے گا۔

ف۱ حالانکہ قرآن میں ہے فما تنفعهم شفاعة الشافعين لیکن آیت میں نفع سے یہ مراد ہے کہ دوزخ سے نکال لیے جائیں یہ فائدہ کافروں اور مشرکوں کے لیے نہیں ہو سکتا اس صورت میں حدیث اور آیت میں اختلاف نہیں رہے گا مگر دوسری آیت میں یوں ہے فلا يخفف عنهم العذاب۔ اس کا جواب بھی یوں دیا جاسکتا ہے جو عذاب ان پر شروع ہو گا وہ ہلکا نہیں ہو گا یہ اس کے منافی نہیں ہے کہ بعضے کافروں پر شروع ہی سے ہلکا عذاب مقرر کیا جائے بعضوں کے لیے سخت تجویز ہو۔

---

٥٦٦ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُونَ لَوِ اسْتَشْفَعْنَا عَلَى رَبِّنَا حَتّٰى يُرِيحَنَا مِنْ مَكَانِنَا فَيَأْتُونَ آدَمَ فَيَقُولُونَ: أَنْتَ الَّذِي خَلَقَكَ اللّٰهُ بِيَدِهِ وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ فَاشْفَعْ لَنَا عِنْدَ رَبِّنَا فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ وَيَقُولُ: ائْتُوا نُوحًا أَوَّلَ رَسُولٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا إِبْرَاهِيمَ الَّذِي اتَّخَذَهُ اللّٰهُ خَلِيلًا فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ لَسْتُ هُنَاكُمْ وَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا مُوسَى الَّذِي كَلَّمَهُ اللّٰهُ فَيَأْتُونَهُ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم کو ابوعوانہ نے خبر دی انھوں نے قتادہ سے انھوں نے انس سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کو اکٹھا کرے گا ف۱ آخر حیران ہو کر صلاح کریں گے بھائی ایسا تو بھی کرو کسی کی سفارش پروردگار کے پاس کراؤ وہ اس آفت کی جگہ سے ہم کو نجات دلوائے یہ صلاح کر کے آدم پیغمبر کے پاس جائیں گے کہیں گے تم وہ شخص ہو جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے بنایا۔ اور تم میں اپنی بنائی ہوئی خاص روح پھونکی اور فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ تم کو سجدہ کریں انھوں نے سجدہ کیا اب آنا تو کرو پروردگار کے پاس ہماری سفارش کرو۔ وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی خطا یاد کریں گے ف۲ کہیں گے تم ایسا کرو نوح پیغمبر کے پاس جاؤ وہ پہلے (شریعت والے) پیغمبر ہیں ف۳ جن کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا یہ لوگ ان کے پاس جائیں گے (سفارش چاہیں گے) وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی خطا یاد کریں گے ف۴ کہیں گے تم لوگ ابراہیمؑ کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل (دوست) ہیں لوگ یہ سن کر ان کے پاس جائیں گے۔ وہ کہیں گے میں اس لائق

فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمْ فَيَذْكُرُ خَطِيئَتَهُ ائْتُوا عِيسَى فَيَأْتُونَهُ فَيَقُولُ: لَسْتُ هُنَاكُمُ ائْتُوا مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَأْتُونِي فَأَسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَإِذَا رَأَيْتُهُ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِي مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ يُقَالُ ارْفَعْ رَأْسَكَ سَلْ تُعْطَهُ وَقُلْ تُسْمَعْ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ فَأَرْفَعُ رَأْسِي فَأَحْمَدُ رَبِّي بِتَحْمِيدٍ يُعَلِّمُنِي ثُمَّ أَشْفَعُ فَيَحُدُّ لِي حَدًّا ثُمَّ أُخْرِجُهُمْ مِنَ النَّارِ وَأُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ ثُمَّ أَعُودُ فَأَقَعُ سَاجِدًا مِثْلَهُ فِي الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ حَتَّى مَا بَقِيَ فِي النَّارِ إِلَّا مَنْ حَبَسَهُ الْقُرْآنُ وَكَانَ قَتَادَةُ يَقُولُ عِنْدَ هَذَا أَيْ وَجَبَ عَلَيْهِ الْخُلُودُ۔

نہیں اور اپنی خطائیں یاد کریں گے ف۵ تم ایسا کرو موسیٰ پیغمبر کے پاس جاؤ جن سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا یہ لوگ ان کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں اور اپنی خطا یاد کریں گے (ایک قبطی کا خون) لیکن تم ایسا کرو عیسیٰؑ پیغمبر کے پاس جاؤ آخر لوگ ان کے پاس آئیں گے وہ کہیں گے میں اس لائق نہیں ف۶ تم ایسا کرو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ اللہ تعالیٰ نے ان کی اگلی پچھلی سب خطائیں معاف کر دی ہیں خیر ف۷ یہ لوگ میرے پاس آئیں گے میں (اٹھ کھڑا ہوں گا) اور پروردگار کے پاس جا کر (حضوری کی) اجازت چاہوں گا اجازت ملے گی جب میں پروردگار کو دیکھوں گا تو (اسی وقت) سجدے میں گر پڑوں گا پروردگار جب تک اس کو منظور ہو گا مجھ کو سجدہ میں پڑا رہنے دے گا پھر فرمائے گا محمدؐ اپنا سر اٹھا اور مانگ کیا مانگتا ہے ہم تجھ کو دیں گے کہہ کیا کہتا ہے ہم تیری بات سنیں گے سفارش کرتا ہے تو کر ہم قبول کریں گے میں (حسب الارشاد) سر اٹھاؤں گا اور پروردگار کی ثنا و صفت کروں گا جو اس وقت مجھ کو سکھلائے گا ف۸ اس کے بعد سفارش کروں گا تو میرے لیے ایک حد مقرر کر دی جائے گی ف۹ میں اس حد کے اندر جو لوگ ہوں گے ان کو دوزخ سے نکال کر بہشت میں لے جاؤں گا ف۱۰ پھر میں لوٹ کر اپنے پروردگار کے پاس آؤں گا اور اول بار کی طرح سجدے میں گر پڑوں گا ف۱۱ غرض اس طرح تیسری یا چوتھی بار (راوی کو شک ہے) میں عرض کروں گا پروردگار اب تو دوزخ میں وہی لوگ رہ گئے ہیں جو قرآن کے بموجب ہمیشہ وہاں رہنے کے قابل ہیں (یعنی کافر اور مشرک) ف۱۲ قتادہ (من حبسہ کی تفسیر میں) کہا کرتے تھے یعنی جن لوگوں پر ہمیشہ دوزخ میں رہنا واجب ہوا۔

ف۱ وہ سب ایک میدان میں کھڑے دھوپ اور گرمی سے تکلیف اٹھا رہے ہوں گے ف۲ یعنی اس درخت میں سے کھانا

جس سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا تھا ف۳ گو حضرت نوح علیہ السلام سے پہلے شیث علیہ السلام اور ادریس علیہ السلام آچکے تھے مگر شاید ان کی کوئی جدید شریعت نہ ہوگی بلکہ حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت پر عمل کرتے ہوں گے تو حضرت آدم کے بعد صاحب شریعت جتنے پیغمبر آئے ان میں حضرت نوح علیہ السلام سب سے اول ہوئے ف۴ یعنی اپنے کافر بیٹے کے لیے دعا کرنا ف۵ تین جھوٹ جو دنیا میں انھوں نے بولے تھے ف۶ حضرت عیسےٰ اپنی کوئی خطا بیان نہیں کریں گے لیکن امام مسلم کی روایت میں ابو سعیدؓ سے مروی ہے اللہ کے سوا لوگ مجھ کو پوچھتے رہے ف۷ سب جگہوں سے مایوس ہو کر ف۸ میرے دل میں ڈالے گا دوسری روایت میں یوں ہے ایسی ثنا و صفت کروں گا کہ ویسی کسی نے مجھ سے پیشتر نہیں کی اور نہ میرے بعد کوئی کرے گا ف۹ مثلاً ان لوگوں کی سفارش کرسکتا ہے جنھوں نے اکثر نماز پڑھی لیکن جماعت سے نہیں پڑھی پھر اس کے بعد یہ حد ہوگی کہ ان لوگوں کی سفارش کرسکتا ہے جنھوں نے اکثر نماز پڑھی کبھی ناغہ کیا پھر یہ حد گی کہ جنھوں نے ایمان کے ساتھ شراب خوری اور زنا نہیں کی۔ علیٰ ہذا القیاس ف۱۰ باقی گنا ہگار وہیں پڑے رہیں گے ف۱۱ پھر ایک حد مقرر ہوگی ف۱۲ ایک روایت میں یوں بھی ہے۔ اب مشرک لوگ موحدوں سے یوں کہیں گے تم کو تمہاری توحید سے کیا فائدہ ہوا ہم تم یکساں ہمیشہ کے لیے دوزخ میں رہے اس وقت غیرت خداوندی جوش میں آئے گی اور پروردگار عالم بلا شفاعت ان موحدوں کو بھی دوزخ سے نکال لے گا اور صرف مشرک اس میں رہ جائیں گے۔

---

٥٦٧۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ، حَدَّثَنَا أَبُو رَجَاءٍ، حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انھوں نے حسن بن ذکوان سے کہا ہم سے ابو رجاء نے بیان کیا کہا مجھ سے عمران بن حصین رضہ نے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کچھ (مسلمان) لوگ میری سفارش سے دوزخ میں سے نکالے جائیں گے وہ بہشت میں داخل ہوں گے لوگ ان کو جہنمی کے نام سے پکاریں گے۔

---

٥٦٨۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُمَّ حَارِثَةَ أَتَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ هَلَكَ حَارِثَةُ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ غَرْبُ سَهْمٍ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، قَدْ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انھوں نے حمید طویل سے انھوں نے انسؓ سے کہ حارثہ بن سراقہ بن حارث بن عدی کی ماں (ربیع بنت نضر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی۔ یہ حارثہ بدر کے دن ایک ناگہانی تیر سے مارے گئے تھے (یعنی جس کا مارنے والا معلوم نہیں ہوا) خیر انھوں نے عرض کیا یا رسول

عَلِمْتَ مَوْقِعَ حَارِثَةَ مِنْ قَلْبِي
فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ لَمْ أَبْكِ عَلَيْهِ
وَإِلَّا سَوْفَ تَرَى مَا أَصْنَعُ فَقَالَ لَهَا
هَبِلْتِ أَجَنَّةٌ وَاحِدَةٌ هِيَ إِنَّهَا جِنَانٌ
كَثِيرَةٌ وَإِنَّهُ فِي الْفِرْدَوْسِ الْأَعْلَى
وَقَالَ: غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ
خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَقَابُ
قَوْسِ أَحَدِكُمْ أَوْ مَوْضِعُ قَدَمٍ
مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا
فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ
الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ
مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا رِيحًا
وَلَنَصِيفُهَا يَعْنِي الْخِمَارَ خَيْرٌ مِنَ
الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

اللہ آپ جانتے ہیں حارثہ کی محبت میرے دل میں کیسی تھی ف اب اگر حارثہ (دنیا سے اٹھ کر) بہشت میں گیا ہے (چین سے ہے) تو میں نہیں روؤں گی (میرے دل کو تسلی رہے گی) اور نہ آپ دیکھیں گے میں کیا کرتی ہوں ف۲ آپ نے فرمایا ارے ناداں کیا وہاں (اللہ کے پاس) ایک بہشت تھوڑی ہے بہت سی بہشتیں ہیں اور تیرا بیٹا سب سے اونچی بہشت میں (فردوس) میں ہے آپ نے یہ بھی فرمایا اللہ کی راہ میں (یعنی جہاد میں) صبح کو ذرا سا چلنا یا شام کو ذرا سا چلنا دنیا ومافیہا سے بہتر ہے اور دیکھو بہشت میں ایک کمان برابر یا کوڑے (یا قدم) برابر جگہ دنیا ومافیہا سے بہتر ہے اور اگر بہشت کی کوئی عورت بہشت میں سے زمین پر جھانکے (اپنا مکھڑا زمین کی طرف کرے) تو آسمان سے لے کر زمین تک روشنی ہو جائے اور آسمان سے لے کر زمین تک سب خوشبو پھیل جائے اور اس کی اوڑھنی دنیا ومافیہا سے بہتر ہے ف۳

ف ان کا ایک ہی بیٹا تھا ماں کی محبت بیٹے سے بعید ہوتی ہے ف۲ رو رو کر اپنا حال کیسا خراب کرتی ہوں ف۳ دوسری روایت میں یوں ہے کہ سورج اور چاند کی روشنی ماند پڑ جائے گی ابن عباس کی روایت میں ہے اس کی اوڑھنی کے سامنے سورج کی روشنی ایسی ماند ہو جائے جیسے بتی کی روشنی سورج کے سامنے ماند پڑ جاتی ہے اگر اپنی ہتھیلی دکھلائے تو ساری خلقت اس کے حسن کی شیفتہ ہو جائے بعضے ملحدوں نے اس قسم کی حدیثوں پر یہ شبہ کیا کہ جب حور کی روشنی سورج سے بھی زیادہ ہے یا وہ اتنی معطر ہے کہ زمین سے لے کر آسمان تک اس کی خوشبو پہنچتی ہے تو بہشتی لوگ اس کے پاس کیونکر جا سکیں گے اور اتنی خوشبو اور روشنی کی تاب کیونکر لا سکیں گے ان کا جواب یہ ہے کہ بہشت میں ہم لوگوں کی زندگی اور طاقت اور قسم کی ہوگی جو ان سب باتوں کا تحمل کر سکیں گے جیسے دوسری آیتوں اور حدیثوں میں دوزخیوں کے ایسے ایسے عذاب بیان ہوئے ہیں کہ دنیا میں اس کا عشر عشیر بھی عذاب اگر کسی کو دیا جائے تو وہ فوراً مر جائے لیکن دوزخی ان عذابوں کا تحمل کر سکیں گے اور زندہ رہیں گے بہر حال آخرت کے حالات کو دنیا کے حالات پر قیاس کرنا اور ہر ایک بات میں استبعاد کرنا صریح نادانی ہے۔

---

۵۶۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا
شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انھوں نے اعرج

الأَعْرَجِ عَنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ أَحَدٌ الْجَنَّةَ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أُرِيَ مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةً۔

سے انھوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بہشت میں جائے گا۔ اس کو دوزخ میں بھی اس کا ٹھکانا بتلایا جائے گا۔ یعنی اگر وہ برے کام کرتا تو اس میں جاتا اس سے یہ غرض ہے کہ وہ اور زیادہ اللہ تعالیٰ کا شکر کرے ف اور جو شخص دوزخ میں داخل ہوگا اس کو بہشت میں اس کا ٹھکانا دکھلایا جائے گا۔ یعنی اگر وہ اچھے کام کرتا تو اس میں رہتا تاکہ اور زیادہ رنج اور افسوس کرے۔

ف یعنی خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی آفت اور بلا سے بچایا بعضوں نے کہا یہ دکھانا قبر میں ہوگا سوال کے بعد۔ بعضوں نے کہا ہر شخص کے لیے دو ٹھکانے تیار ہوئے ہیں ایک بہشت میں ایک دوزخ میں۔

---

۵۷۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ: لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لَا يَسْأَلُنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلُ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ خَالِصًا مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن جعفر نے انھوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انھوں نے سعید بن ابی سعید سے انھوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے انھوں نے کہا میں نے پوچھا یا رسول اللہ قیامت کے دن آپ کی شفاعت کا زیادہ حق دار کون ہوگا؟ آپ نے فرمایا ابو ہریرہ رضؓ میں سمجھ چکا تھا تجھ سے پہلے یہ بات مجھ سے کوئی نہیں پوچھنے کا کیونکہ تجھ کو میری حدیث سننے کا، سب سے زیادہ شوق ہے اب سن لے، سب سے زیادہ قیامت کے دن میری شفاعت کا حق دار وہ ہوگا اس کو یہ سعادت ملے گی جس نے اپنی خوشی سے خلوص کے ساتھ لا الٰہ الا اللہ کہا۔ ف

ف یہاں شفاعت سے وہ شفاعت مراد ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوزخ والوں کی خبر سن کر امتی امتی فرمائیں گے پھر ان سب لوگوں کو دوزخ سے نکالیں گے جن میں ذرا بھی ایمان ہوگا لیکن وہ شفاعت جو میدان حشر سے بہشت میں لے جانے کے لیے ہوگی وہ پہلے ان لوگوں کو نصیب ہوگی جو بلا حساب و کتاب بہشت میں جائیں گے پھر ان کے بعد ان لوگوں کو جو حساب کے بعد بہشت میں جائیں گے قاضی عیاض نے کہا شفاعتیں پانچ ہوں گی ایک تو حشر کی تکالیف سے

نجات دلانے کے لیے یہ ہمارے پیغمبر سے خاص ہے اسی کو شفاعت عظمیٰ کہتے ہیں اور مقام محمود بھی اسی مرتبہ کا نام ہے دوسرے بعضے لوگوں کو بے حساب بہشت میں لے جانے کے لیے تیسرے حساب کے بعد ان لوگوں کو جو عذاب کے لائق ٹھہریں گے بے عذاب بہشت میں لے جانے کو۔ چوتھے ان گناہ گاروں کے لیے جو دوزخ میں ڈال دیے جائیں گے ان کے نکالنے کے لیے۔ پانچویں بہشت والوں کو ترقی درجات کے لیے۔

---

۵۷۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبِيدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْلَمُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنْهَا وَآخِرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ دُخُولًا رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ كَبْوًا فَيَقُولُ اللَّهُ اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ، فَيَأْتِيهَا فَيُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهَا مَلْأَى فَيَرْجِعُ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ وَجَدْتُهَا مَلْأَى فَيَقُولُ: اذْهَبْ فَادْخُلِ الْجَنَّةَ فَإِنَّ لَكَ مِثْلَ الدُّنْيَا وَعَشَرَةَ أَمْثَالِهَا وَإِنَّ لَكَ مِثْلَ عَشَرَةِ أَمْثَالِ الدُّنْيَا، فَيَقُولُ: تَسْخَرُ مِنِّي أَوْ تَضْحَكُ مِنِّي وَأَنْتَ الْمَلِكُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ وَكَانَ يُقَالُ ذَلِكَ أَدْنَى أَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً۔

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انھوں نے منصور بن معتمر سے انھوں نے ابراہیم نخعی سے انھوں نے عبیدہ سلیمانی سے انھوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس شخص کو جانتا ہوں جو سب کے بعد دوزخ سے نکلے گا اور سب کے بعد بہشت میں جائے گا سب سے اخیر دوزخ میں سے ایک شخص نکلے گا گھٹنوں پر گھسٹتے ہوئے اس وقت اللہ تعالیٰ فرمائے گا اب جا بہشت میں جا وہ جا کر دیکھے گا ساری بہشت بھری ہوئی ہے کوئی مکان اس کو خالی نہیں ملے گا تب لوٹ کر پروردگار کے پاس آئے گا عرض کرے گا پروردگار بہشت تو ساری بھری ہوئی ہے کوئی مکان میں نے خالی نہیں پایا حکم ہوگا تو بہشت میں داخل ہو جا وہ جا کر دیکھے گا ساری بہشت بھری ہوئی ہے تب پھر لوٹ کر پروردگار کے پاس جا کر عرض کرے گا۔ پروردگار بہشت تو ساری بھری ہوئی ہے حکم ہوگا تو جا تو تجھ کو دنیا اور اس کے دس گنے اور برابر جائے ملے گی وہ عرض کرے گا پروردگار کیا تو مجھ سے بادشاہ ہو کر ٹھٹھا کرتا ہے یا ہنسی کرتا ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث بیان کر کے اتنا ہنسے کہ آپ کے دانت کھل گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں لوگ کہتے تھے یہ شخص سارے بہشتیوں میں کم درجہ کا ہوگا۔

ف کبھی چلے گا کبھی گر پڑے گا اسی طرح گرتا پڑتا دوزخ سے پار ہو جائے گا ف۲ تو بلند درجے والوں کا کیا کہنا ان کو کیسے کیسے وسیع مکان ملیں گے حافظ نے کہا یہ کلام بھی دوسری روایت سے نکلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اس کو امام مسلم نے ابوسعید سے نکالا۔

۵۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ عَنِ الْعَبَّاسِ أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَفَعْتَ أَبَا طَالِبٍ بِشَيْءٍ.

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے انھوں نے عبدالملک بن عمیر سے انھوں نے عبداللہ بن حارث بن نوفل سے انھوں نے عباس بن عبدالمطلب سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا ابوطالب کو آپ سے کچھ فائدہ پہنچا ف

ف یہ روایت مختصر ہے پوری کتاب الادب میں گزر چکی ہے حضرت عباس رضہ نے کہا ابوطالب آپ کے لیے لوگوں پر غصہ کرتے تھے آپ کو بچاتے تھے ان کو اس وجہ سے کوئی فائدہ ہوا یا نہیں آپ نے فرمایا ہاں فائدہ ہوا وہ ٹخنوں تک آگ میں ہیں اگر میں نہ ہوتا (یعنی ان کی سفارش نہ کرتا) تو دوزخ کے نیچے کے طبقے میں ہوتے۔

## بَابُ الصِّرَاطِ جِسْرُ جَهَنَّمَ ۔ باب ۔ صراط ایک پل ہے جو دوزخ پر بنایا گیا ہے ف۱

ف۱ اس کے نیچے جہنم ہے اس پل پر سے سب مسلمان گذر کر بہشت میں جائیں گے ہندوستان میں اس پل کا نام چینود پل بیان کیا گیا ہے صحیح مسلم میں ابوسعید سے مروی ہے انھوں نے کہا صراط تلوار سے زیادہ تیز بال سے زیادہ باریک ہے دوسری روایت میں ہے اس کے دونوں طرف آکوڑے (آنکڑے) ہیں جن سے دوزخی کھینچ کر دوزخ میں گرا دیے جائیں گے ایک ایک آکوڑے سے مضر اور ربیعہ قبیلوں سے زیادہ آدمی کھینچے جا سکتے ہیں۔

۵۷۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي سَعِيدٌ وَعَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ أَخْبَرَهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید اور عطاء بن یزید نے خبر دی ان کو ابوہریرہ رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی دوسری سند اور مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرزاق بن ہمام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انھوں نے زہری سے انھوں نے عطاء بن یزید لیثی سے انھوں نے ابوہریرہ رضہ سے انھوں نے کہا کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أُنَاسٌ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ: هَلْ تُضَارُّونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ هَلْ تُضَارُّونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟ قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَذَلِكَ يَجْمَعُ اللهُ النَّاسَ فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْهُ، فَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الشَّمْسَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الْقَمَرَ وَيَتْبَعُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ الطَّوَاغِيتَ وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فِي غَيْرِ الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ نَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا أَتَانَا رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللهُ فِي الصُّورَةِ الَّتِي يَعْرِفُونَ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَتْبَعُونَهُ وَيُضْرَبُ جِسْرُ جَهَنَّمَ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُجِيزُ، وَدُعَاءُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَبِهِ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ أَمَا رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟ قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: فَإِنَّهَا مِثْلُ

علیہ وسلم سے عرض کی یا رسول اللہ کیا ہم اپنے مالک کو قیامت کے دن دیکھیں گے آپ نے فرمایا جب سورج پر ابر وغیرہ کچھ نہ ہو تو تم کو اس کے دیکھنے میں کوئی تکلیف (اڑچن) ہوتی ہے انھوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا چودھویں رات کے چاند پر جب ابر وغیرہ کچھ نہ ہو تو تم کو اس کے دیکھنے میں کوئی تکلیف ہوتی ہے انھوں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا بس اسی طرح بن تکلیف تم اپنے پروردگار کو قیامت کے دن دیکھو گے ایسا ہوگا اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) لوگوں کو اکٹھا کرے گا فرمائے گا جو شخص (دنیا میں) جس کو پوجتا تھا اسی کے ساتھ ہو جائے اب جو لوگ سورج پرست تھے وہ سورج کے ساتھ اور جو لوگ چاند پرست تھے وہ چاند کے ساتھ اور جو لوگ بت شیطان وغیرہ کو پوجتے تھے وہ ان کے ساتھ ہو جائیں گے اور یہ امت (یعنی مسلمانوں کی امت) منافقوں سمیت رہ جائے گی ف۱ پھر اللہ تعالیٰ ایک ایسی صورت میں آئے گا جس کو وہ نہ پہچانتے ہوں گے ف۲ فرمائے گا میں تمہارا پروردگار ہوں وہ کہیں گے ہم تجھ سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ہم تو یہیں ٹھہرے رہیں گے جب تک ہمارا پروردگار نہیں آئے گا۔ جب ہمارا پروردگار تشریف لائے گا تو ہم اس کو پہچان لیں گے (کیونکہ حشر میں اس کو ایک بار دیکھ چکے ہوں گے) پھر حق تعالیٰ اسی صورت میں آئے گا جس کو وہ پہچانتے ہوں گے اور ان سے کہے گا (آؤ میرے ساتھ ہو لو) میں تمہارا پروردگار ہوں، یہ دیکھتے ہی سارے مسلمان اس کے ساتھ ہو لیں گے اور ایسا ہوگا کہ دوزخ کی پشت پر صراط کا پل رکھا جائے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں سب سے پہلے میں اس پل کے پار ہو جاؤں گا ف۳ اس دن پیغمبر بھی یہی دعا کریں گے یا اللہ بچائیو! یا اللہ بچائیو! اس پل پر آنکڑے ہوں گے اس صورت کے جیسے سعدان کے کانٹے ہوتے

شوك السعدان غير أنها لا يعلم قدر عظمها إلا الله فتخطف الناس بأعمالهم منهم الموبق بعمله ومنهم المخردل ثم ينجو حتى إذا فرغ الله من القضاء بين عباده وأراد أن يخرج من النار من أراد أن يخرج ممن كان يشهد أن لا إله إلا الله أمر الملائكة أن يخرجوهم فيعرفونهم بعلامة آثار السجود وحرم الله على النار أن تأكل من ابن آدم أثر السجود فيخرجونهم قد امتحشوا فيصب عليهم ماء يقال له ماء الحياة فينبتون نبات الحبة في حميل السيل ويبقى رجل مقبل بوجهه على النار فيقول يا رب قد قشبني ريحها وأحرقني ذكاؤها فاصرف وجهي عن النار فلا يزال يدعو الله فيقول لعلك إن أعطيتك أن تسألني غيره فيقول لا وعزتك لا أسألك غيره فيصرف وجهه عن النار ثم يقول بعد ذلك يا رب قربني إلى باب الجنة فيقول أليس قد زعمت أن لا تسألني غيره ويلك ابن آدم ما أغدرك فلا يزال يدعو فيقول لعلي إن أعطيتك ذلك تسألني غيره

ہیں. تم نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ صحابہ نے عرض کیا جی ہاں دیکھے ہیں. آپ نے فرمایا بس اسی صورت کے (ٹیڑھے منہ کے) دوزخ کے آنکڑے (آکوڑے) ہوں گے اتنی بات ہے کہ یہ آنکڑے کتنے بڑے بڑے ہوں گے یہ اللہ ہی کو معلوم ہے ف۴ خیر یہ آنکڑے لوگوں کو پکڑ پکڑ کر ان کے اعمال کے لحاظ سے دوزخ میں گھسیٹ لیں گے کوئی تو بالکل ہی ہلاک ہو جائے گا ف۵ کوئی چھل چھلا کر گرتے گرتے بچ جائے گا پھر جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے فیصلے سے فراغت کرے گا اور یہ چاہے گا کہ دوزخ میں سے اپنے بندوں میں سے جس کو نکالنا چاہے گا نکال لے، یہ ان لوگوں میں سے ہوں گے جو اس بات کی گواہی دیتے ہوں گے کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے تو فرشتوں کو ان کو نکالنے کا حکم دے گا وہ (دوزخ میں جا کر) ان لوگوں کو سجدے کی نشانی سے پہچان لیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر سجدے کے مقام کا جلانا حرام کر دیا ہے ف۶ اور دوزخ سے ان کو نکال لائیں گے وہ جل کر کوئلہ ہو رہے ہوں گے ان پر حیات کے چشمے کا پانی ڈالا جائے گا یہ پانی ڈالتے ہی ایسے جلد ابھر آئیں گے (پھر اعضا وغیرہ سب سالم نکل آئیں گے) جیسے دانہ بہیا کے کوڑے کچرے میں جلد اگ آتا ہے اور ایک شخص رہ جائے گا جس کا منہ دوزخ کی طرف ہو گا ف۷ وہ عرض کرے گا پروردگار دوزخ کی بدبو نے مجھ کو پریشان کر دیا ہے اس کی لپٹ نے مجھ کو جلا مارا ہے ف۸ ذرا میرا منہ دوزخ کی طرف سے پھیر دے برابر یہی دعا کرتا رہے گا آخر پروردگار فرمائے گا دیکھ اگر میں یہ تیرا مطلب پورا کر دوں تو پھر تو مجھ سے کچھ نہیں مانگنے کا۔ وہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم اب اور کوئی درخواست نہیں کرنے کا۔ پروردگار اس کا منہ (دوزخ کی طرف سے) پھیر دے گا ف۹ پھر یوں عرض کرے گا پروردگار مجھ کو بہشت کے

فيقول لا وعزتك لا أسألك غيره
فيعطي الله من عهود ومواثيق
أن لا يسأله غيره فيقربه إلى
باب الجنة فإذا رأى ما فيها سكت
ما شاء الله أن يسكت ثم يقول رب
أدخلني الجنة فيقول أوليس
قد زعمت أن لا تسألني غيره ويلك
يا ابن آدم ما أغدرك فيقول يا رب
لا تجعلني أشقى خلقك فلا يزال
يدعو حتى يضحك فإذا ضحك
منه أذن له بالدخول فيها فإذا
دخل فيها قيل تمن من كذا
فيتمنى ثم يقال له تمن من
كذا فيتمنى حتى تنقطع به
الأماني فيقول له هذا لك ومثله
معه قال أبو هريرة وذلك الرجل
آخر أهل الجنة دخولا قال و
أبو سعيد الخدري جالس مع أبي
هريرة لا يغير عليه شيئا من
حديثه حتى انتهى إلى قوله هذا
لك ومثله معه قال أبو سعيد
سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول هذا لك وعشرة أمثاله
قال أبو هريرة حفظت مثله معه

دروازے پر ڈال دے پروردگار فرمائے گا تو نے یہ اقرار نہیں
کیا کہ اب کوئی درخواست نہیں کرنے کا ارے آدمی تو کیسا
دغاباز ہے وہ برابر یہی دعا کرتا رہے گا، آخر ارشاد ہوگا اچھا
اگر یہ مطلب بھی تیرا پورا کر دیں تو پھر تو کچھ نہیں مانگنے کا اس
کا اقرار کر، وہ کہے گا نہیں تیری عزت کی قسم اب اور کچھ
درخواست نہیں کروں گا۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس بات پر بڑے
بڑے عہد اور اقرار کرے گا تب اللہ تعالیٰ اس کو بہشت کے
دروازے پر ڈال دے گا وہاں پر سے وہ بہشت کی نعمتیں دیکھ
کر ایک مدت تک جب تک اللہ کو منظور ہوگا خاموش
رہے گا اس کے بعد یوں دعا کرے گا پروردگار مجھ کو بہشت
میں جانے دے پروردگار فرمائے گا ارے کیا تو نے اقرار نہیں
کیا تھا کہ اب اور کچھ درخواست نہیں کرنے کا ارے آدم زاد
تو کیسا دغاباز ہے وہ کہے گا پروردگار اپنی ساری خلقت میں
مجھ کو بدنصیب مت کر سب تیری رحمت سے سرفراز ہیں
کیا ایک میں ہی محروم رہوں، اور برابر یہی دعا کرتا رہے گا۔
یہاں تک کہ پروردگار ہنس دے گا وہ ہنستے ہی اس کو
بہشت میں جانے کی پروانگی ملے گی جب بہشت میں جائیگا
تو اس سے کہا جائے گا اب آرزو کر فلانی چیز مانگ فلانی چیز
مانگ، وہ آرزو کرے گا ایسا محل ہوتا ایسا سامان ہوتا، پھر کہا
جائے گا اور آرزو کر یہ تو مانگ یہ تو مانگ، وہ برابر آرزوئیں کرتا
رہے گا یہ ہوتا وہ ہوتا یہاں تک کہ اس کی آرزوئیں ختم ہو
جائیں گی اس وقت ارشاد ہوگا یہ سب چیزیں اور اتنی ہی اور
ہم نے تجھ کو دیں۔ ابوہریرہ نے (اسی سند سے) کہا یہ شخص
وہ ہوگا جو سب کے بعد بہشت میں جائے گا عطاء بن یزید
کہتے ہیں جب ابوہریرہ نے یہ حدیث بیان کی تو ابوسعید
خدری (صحابی) وہاں بیٹھے تھے انھوں نے کسی بات پر
کوئی اعتراض نہیں کیا۔ اخیر میں جب ابوہریرہ رضؓ نے

یہ کہا یہ سب چیزیں اور اتنی ہی اور ہم نے تجھ کو دیں تو ابو سعید
خدری رضؓ کہنے لگے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
یوں سنا تھا۔ ہم نے یہ سب چیزیں تجھ کو دیں اور ان کی
دس گنی اور ابو ہریرہ رضؓ نے کہا نہیں میں نے یوں ہی سنا
ہے یہ سب چیزیں اور اتنی ہی اور۔

ف۱ کیونکہ منافق بھی بظاہر خدا ہی کو پوجتے تھے اس لیے وہ بھی مسلمانوں سے ملے جلے رہیں گے۔ ف۲ یعنی حشر میں جو صورت دیکھی ہوگی اس صورت کے سوا دوسری میں، اس حدیث میں پروردگار کی دو صفتوں کا اثبات ہے ایک آنے کا دوسرے صورت کا پچھلے متکلمین تاویل پر سرتے جاتے ہیں اور ایسی صفات کی دور از قیاس تاویلیں کرتے ہیں اہل حدیث یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسکتا ہے جا سکتا ہے اتر سکتا ہے، چڑھ سکتا ہے اسی طرح جس صورت میں چاہے تجلی فرما سکتا ہے اس کو سب کی قدرت ہے بس اتنی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کو ہم مخلوقات کی صفات سے مشابہت نہیں دے سکتے جیسے اس کی ذات کو مخلوق سے مشابہت نہیں دے سکتے ف۳ دوسری روایات میں یوں ہے میں اور میری امت سب سے پہلے اس پل پر سے پار ہوگی ف۴ یعنی سعدان کے کانٹوں سے صورت میں مشابہ ہوں گے نہ مقدار میں مقدار تو ان کا بہت بڑا ہوگا۔ سعدان ایک گھانس کا نام ہے جس میں ٹیڑھے منہ کے کانٹے ہوتے ہیں ف۵ دوزخ میں گر جائیگا جیسے منافق وغیرہ ف۶ سجدے کے مقام پیشانی دونوں ہتھیلیاں دونوں گھٹنے دونوں قدم یا صرف پیشانی مراد ہے مطلب یہ ہے کہ اور سارا بدن جل کر کوئلہ ہوگیا ہوگا مگر یہ مقام سالم ہوں گے اسی سے فرشتے پہچان لیں گے کہ یہ مسلمان ہے ف۷ یہی شخص سب کے بعد بہشت میں جائے گا اوپر گذر چکا ہے کہ وہ کفن چور تھا مرتے وقت اپنے بیٹوں سے کہا تھا مجھ کو جلا دینا اور دار قطنی نے غرائب مالک میں نکالا کہ اخیر شخص جو بہشت میں جائے گا وہ جہینہ کا ایک شخص ہوگا۔ سہیلی نے کہا اس کا نام ہناد ہوگا حکیم نے نوادر الاصول میں بسند ضعیف نکالا کہ سب سے زیادہ مدت تک جو شخص دوزخ میں رہے گا وہ وہ ہوگا جو سات ہزار برس تک وہاں رہے گا اس کے بعد نکل کر بہشت میں جائے گا ف۸ میں تجھ سے اتنا چاہتا ہوں اور کچھ نہیں ف۹ بہشت کی طرف اس کا منہ کر دے اب وہاں کی بہار دیکھ کر للچائے گا ف۱۰ للچائے گا لیکن اپنا عہد اور اقرار کا خیال کر کے ف۱۱ قربان اس پاک پروردگار کے رحم و کرم کے اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کی ایک صفت یعنی ہنسنے کا اثبات ہے اور جہمیہ اور معتزلہ اور پچھلے متکلمین نے اس کا انکار کیا ہے ان کی قسمت میں رونا لکھا ہے اہلحدیث خوشی خوشی اس صفت کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کی تاویل نہیں کرتے نہ اس کو مخلوق کی ہنسی سے مشابہت دیتے ہیں

---

بَابٌ فِي الْحَوْضِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى
- إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ - وَقَالَ عَبْدُ

باب - حوض کوثر کے بیان میں ف۱ اور اللہ تعالیٰ
نے (سورۂ کوثر میں) فرمایا ہم نے تجھ کو کوثر دیا ف۲ اور عبداللہ

اللهِ بْنُ زَيْدٍ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ۔

بن زید مازنی نے کہا (یہ حدیث کتاب المغازی میں موصولاً گذر چکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (انصار سے) فرمایا اس وقت تک صبر کیے رہنا کہ مجھ سے حوض (کوثر) پر ملو۔

ف جو قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے گا آپ کی امت کے لوگ اس میں سے پانی پئیں گے اب اختلاف ہے کہ اس حوض کا پانی پل صراط پر گزرنے سے پہلے پئیں گے یا اس کے بعد۔ صحیح یہی ہے کہ پہلے کیونکہ قبروں سے پیاسے اٹھیں گے لیکن امام بخاری جو اس باب کو پل صراط کے بعد لائے اس سے یہ نکلتا ہے کہ پل صراط پر سے گزرنے کے بعد اس میں سے پئیں گے اور ترمذی نے جو انس رضہ سے روایت کی ہے اس سے بھی یہی نکلتا ہے اس میں یہ ہے کہ انس رضہ نے آپ سے شفاعت چاہی آپ نے وعدہ فرمایا انس رضہ نے کہا آپ اس دن کہاں ملیں گے فرمایا پہلے مجھ کو پل صراط کے پاس دیکھو انھوں نے کہا اگر آپ وہاں نہ ملیں فرمایا ترازو کے پاس دیکھنا انھوں نے کہا اگر وہاں بھی نہ ملیں، فرمایا حوض کے پاس دیکھنا ایک حدیث میں ہے کہ ہر پیغمبر کو ایک حوض ملے گا جس سے وہ اپنی امت والوں کو پانی پلائے گا اس لئے ہر پیغمبر وہاں کھڑا رہے گا۔ ف۲ یعنی حوض کوثر جو ایک نہر ہے بہشت میں یہی معنی کوثر کا صحیح اور مشہور اور حدیث سے ثابت ہے بعضوں نے کہا اولاد بعضوں نے کہا خیر کثیر مراد ہے۔

---

۵۷۴۔ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔

مجھ سے یحییٰ بن حماد نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ نے انھوں نے سلیمان اعمش سے انھوں نے شقیق سے انھوں نے عبد اللہ بن مسعود رضہ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا ف

ح وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ وَلَيُرْفَعَنَّ رِجَالٌ مِنْكُمْ ثُمَّ لَيُخْتَلَجُنَّ دُونِي فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أَصْحَابِي فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي

اور مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد ابن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے مغیرہ بن مقسم سے انھوں نے کہا میں نے ابو وائل سے سنا انھوں نے عبد اللہ بن مسعود رضہ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا اور کچھ لوگ تم میں سے ایسے ہوں گے جو حوض کوثر پر لائے جائیں گے ف۲ اتنے میں وہ ہٹا دیے جائیں گے ف۳ میں کہوں گا پروردگار یہ تو میرے لوگ ہیں

مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، تَابَعَهُ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ وَقَالَ حُصَيْنٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

امیری امت والے ہیں، اس وقت فرشتے کہیں گے تم نہیں جانتے انھوں نے جو تمہارے بعد نئی باتیں نکالیں۔ اس حدیث کو اعمش کے ساتھ عاصم بن ابی النجود نے بھی ابو وائل سے روایت کیا ف۴ اور حصین بن عبدالرحمٰن نے ابو وائل سے اس کو روایت کیا انھوں نے حذیفہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (اس کو امام مسلم نے وصل کیا)

ف۱ تمہارے وہاں پہنچنے سے پہلے سب سامان تیار رکھوں گا ف۲ میں چاہوں گا ان کو پانی پلاؤں ف۳ فرشتے ان کو دھکیل دیں گے ف۴ اس کو حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں وصل کیا۔

---

۵۷۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَامَكُمْ حَوْضٌ كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرُحَ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انھوں نے عبیداللہ عمری سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تمہارے سامنے (قیامت کے دن) میرا حوض ہوگا وہ اتنا بڑا ہے جتنا جرباء سے اذرح تک فاصلہ ہے ف۱

ف۱ جرباء اور اذرح شام کے ملک میں دو گاؤں ہیں جن میں تین دن کی راہ ہے ایک حدیث میں ہے کہ میرا حوض ایک مہینہ کی راہ ہے دوسری حدیث میں ہے جتنا فاصلہ ایلا اور صنعاء میں ہے تیسری حدیث میں ہے جتنا فاصلہ مدینہ اور صنعاء میں ہے چوتھی حدیث میں ہے جتنا فاصلہ ایلا سے عدن تک ہے پانچویں میں جتنا فاصلہ ایلہ سے جحفہ تک۔ یہ سب آپ نے تقریباً لوگوں کو سمجھانے کے لیے بیان کیا جو جو مقام وہ پہچانتے تھے ان کا ذکر کیا اس سے حقیقی طول و عرض کا بیان کرنا منظور نہیں ہے وہ تو اللہ ہی کو معلوم ہے اس لیے یہ اختلاف ضرر نہیں کرتا اور ممکن ہے کہ کسی روایت میں طول کا بیان ہو کسی میں عرض کا۔ قسطلانی نے کہا یہ سب مقام قریب ایک ہی فاصلہ رکھتے تھے یعنی آدھے مہینے کی مسافت یا اس سے کچھ زائد۔

---

۵۷۶۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: أَخْبَرَنَا أَبُو بِشْرٍ وَعَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: الْكَوْثَرُ

مجھ سے عمرو بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو ابوالبشر اور عطاء بن سائب نے خبر دی انھوں نے سعید بن جبیر سے انھوں نے ابن عباس سے انھوں نے کہا کوثر سے خیر کثیر (بہت بھلائی) مراد ہے جو اللہ نے آپ کو

الْخَيْرُ الْكَثِيرُ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ قَالَ أَبُو بِشْرٍ قُلْتُ لِسَعِيدٍ إِنَّ أُنَاسًا يَزْعُمُونَ أَنَّهُ نَهَرٌ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيدٌ النَّهَرُ الَّذِي فِي الْجَنَّةِ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِي أَعْطَاهُ اللَّهُ إِيَّاهُ۔

عنایت فرمائی ابو البشر کہتے ہیں میں نے سعید بن جبیر سے کہا لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ کوثر ایک نہر ہے بہشت میں۔ انھوں نے کہا بہشت میں جو نہر ہے وہ بھی اس خیر کثیر میں داخل ہے جو اللہ نے آپ کو عنایت فرمائی۔

۵۷۷۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ مَاؤُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم کو نافع ابن عمر نے خبر دی انھوں نے ابن ابی ملیکہ سے کہ عبداللہ بن عمرو نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرا حوض ایک مہینہ کی راہ ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید ہے اور مشک سے زیادہ خوشبودار اس پر آسمان کے ستاروں کے شمار میں کوزے (آبخورے) رکھے ہوئے جو کوئی اس حوض کا پانی پیئے گا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔

۵۷۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أَيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأَبَارِيقِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ۔

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے انھوں نے یونس بن یزید ایلی سے کہ ابن شہاب نے کہا مجھ سے انس بن مالک نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا ایلہ سے صنعا (یہ دونوں بستیاں یمن کے ملک میں ہیں) اور اس پر آسمان کے تاروں کی گنتی میں (یعنی بے انتہا) آبخورے رکھے ہوئے ہیں۔

۵۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انھوں نے قتادہ سے انھوں نے

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَ حَدَّثَنَا هُدْبَةُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ فِي الْجَنَّةِ إِذَا أَنَا بِنَهَرٍ حَافَتَاهُ قِبَابُ الدُّرِّ الْمُجَوَّفِ، قُلْتُ: مَا هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ الَّذِي أَعْطَاكَ رَبُّكَ فَإِذَا طِينُهُ أَوْ طِيبُهُ مِسْكٌ أَذْفَرُ شَكَّ هُدْبَةُ

انس رض سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے ہدبہ بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے انس بن مالک رض نے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ آپ نے فرمایا میں بہشت میں جا رہا تھا (یعنی شب معراج میں) اتنے میں ایک نہر دکھلائی دی جس کے کناروں پر خولدار موتیوں کے گنبد بنے تھے میں نے جبرئیل سے پوچھا یہ کیا ہے انھوں نے کہا یہی تو وہ کوثر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عنایت فرمایا پھر میں نے دیکھا اس کی کیچڑ یا اس کی خوشبو (یہ ہدبہ راوی کی شک ہے) تیز مشک کی سی ہے [ف]

ف ابوالولید کی روایت میں شک نہیں ہے اور کیچڑ مذکور ہے اور بیہقی کی روایت میں بھی یوں ہی ہے ترابہ مسک یعنی اس کی مٹی مشک تھی۔

---

٥٨٠۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِي الْحَوْضَ حَتَّى عَرَفْتُهُمْ أُخْتُلِجُوا دُونِي فَأَقُولُ: أَصْحَابِي فَيَقُولُ: لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن صہیب نے انھوں نے انس رض سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا۔ میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ حوض کوثر پر آئیں گے۔ میں ان کو پہچان لوں گا لیکن اسی وقت وہ ہٹائے جائیں گے میں کہوں گا (یا اللہ یہ تو میرے اصحاب ہیں ارشاد ہوگا تم نہیں جانتے انھوں نے تمہارے بعد جو نئے گن کیے (یعنی گناہ)

---

٥٨١۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُطَرِّفٍ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ،

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابوحازم نے انھوں نے سہل بن سعد ساعدی رض سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا جو شخص (مسلمان) مجھ پر سے گزرے گا وہ اس حوض میں سے

مَنْ مَرَّ عَلَيَّ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ
لَمْ يَظْمَأْ أَبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ
أَقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونِي، ثُمَّ
يُحَالُ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ، قَالَ أَبُو
حَازِمٍ فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي
عَيَّاشٍ فَقَالَ: هَكَذَا سَمِعْتَ مِنْ
سَهْلٍ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، فَقَالَ: أَشْهَدُ
عَلَى أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُهُ
وَهُوَ يَزِيدُ فِيهَا: فَأَقُولُ إِنَّهُمْ
مِنِّي فَيُقَالُ: إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا
أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ سُحْقًا سُحْقًا
لِمَنْ غَيَّرَ بَعْدِي، وَقَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ: سُحْقًا: بُعْدًا، يُقَالُ: سَحِيقٌ
بَعِيدٌ، وَأَسْحَقَهُ: أَبْعَدَهُ، وَقَالَ
أَحْمَدُ بْنُ شَبِيبِ بْنِ سَعِيدٍ
الْحَبَطِيُّ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ يُونُسَ عَنِ
ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ
أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ يَرِدُ عَلَيَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَهْطٌ
مِنْ أَصْحَابِي فَيُحَلَّئُونَ عَنِ الْحَوْضِ
فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أَصْحَابِي، فَيَقُولُ:
إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ
إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى

پیئے گا اور جو اس میں سے پیئے گا وہ کبھی پھر پیاسا نہ ہوگا دیکھو کچھ لوگ وہاں میرے پاس ایسے آئیں گے جن کو میں پہچانتا ہوں اور وہ مجھ کو پہچانتے ہیں لیکن میرے اور ان کے درمیان آڑ کر دی جائے گی ابو حازم نے ف۱ (اسی سند سے) کہا نعمان بن ابی عیاش نے مجھ کو یہ حدیث بیان کرتے سنا تو پوچھنے لگے کیا تم نے یہ حدیث سہل بن سعد سے اسی طرح سنی ہے میں نے کہا ہاں انھوں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں ابو سعید خدری سے میں نے یہ حدیث سنی وہ اس میں اتنا بڑھاتے تھے میں کہوں گا یہ تو میرے لوگ ہیں جواب ملے گا تم نہیں جانتے انھوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئی باتیں نکالیں اس وقت میں کہوں گا ہاں ایسا ہے تو پھر دور ہوں دور ہوں وہ لوگ جنھوں نے میرے بعد (اپنا دین) بدل ڈالا (اسلام سے پھر گئے) اور ابن عباس رض نے کہا سحقا کا معنی دوری اسی سے ہے (سورۂ حج میں) فی مکان سحیق یعنی دور دراز جگہ میں سحقہ اور اسحقہ (مجرد اور مزید) دونوں کے معنی یہ ہیں اس کو دور کیا اور احمد بن شبیب بن سعید حبطی نے کہا (اس کو ابو عوانہ نے وصل کیا) ہم سے والد نے بیان کیا انھوں نے یونس بن یزید سے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے سعید بن مسیب سے انھوں نے ابوہریرہ رض سے وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن کچھ لوگ میرے اصحاب میں سے میرے سامنے آئیں گے لیکن حوض کوثر پر سے ہٹا دیے جائیں گے میں عرض کروں گا پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں ارشاد ہوگا تم نہیں جانتے انھوں نے تمہارے بعد کیا کیا نئے گل کھلائے تھے یہ پیٹھ پھرا کر الٹے لوٹ گئے تھے (اسلام سے پھر گئے تھے)

ف۱ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا۔

٥٨٢ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِي فَيُحَلَّئُونَ عَنْهُ فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أَصْحَابِي، فَيَقُولُ: إِنَّكَ لَا عِلْمَ لَكَ بِمَا أَحْدَثُوا بَعْدَكَ، إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى، وَقَالَ شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُجْلَوْنَ وَقَالَ عُقَيْلٌ فَيُحَلَّئُونَ وَقَالَ الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس بن یزید نے خبر دی انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے سعید بن مسیب سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ سے روایت کرتے تھے (ابوہریرہ کا نام نہیں لیا) کہ آپ نے فرمایا میرے اصحاب میں سے کچھ لوگ حوض کوثر پر میرے پاس آئیں گے اتنے میں فرشتے ان کو ہٹا دیں گے میں عرض کروں گا پروردگار یہ تو میرے اصحاب ہیں ارشاد ہو گا تم کو نہیں معلوم جو نئے نئے گن انھوں نے تمھارے بعد کیئے یہ تو پیٹھ پھیر کر الٹے (اسلام سے) پھر گئے تھے اور شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے روایت کی (اس کو ذہلی نے زہریات میں وصل کیا) کہ ابوہریرہ رض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یوں روایت کرتے تھے وہ نکال دیے جائیں گے اور عقیل نے زہری سے فیحلئون نقل کیا ہے یعنی ہانک دیے جائیں گے اور محمد بن ولید زبیدی نے بھی اس حدیث کو زہری سے انھوں نے امام باقر سے انھوں نے عبیداللہ بن ابی رافع سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے (اس کو دارقطنی نے افراد میں وصل کیا)

ف ان حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ آپ کو نام بنام ہر ایک کے اعمال نہیں بتائے جاتے بلکہ مجملاً امت کے اعمال آپ پر پیش کیے جاتے ہیں جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ پیر اور جمعرات کے روز مجھ پر امت کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں۔

---

٥٨٣ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُلَيْحٍ، حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي هِلَالٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا قَائِمٌ

ہم سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فلیح نے کہا ہم سے والد فلیح بن سلیمان نے کہا مجھ سے ہلال بن ابی میمونہ نے انھوں نے عطاء بن یسار سے انھوں نے ابوہریرہ رض سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب میں (قیامت کے دن)

إِذَا زُمْرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ فَقَالَ هَلُمَّ فَقُلْتُ أَيْنَ قَالَ إِلَى النَّارِ، وَاللَّهِ قُلْتُ وَمَا شَأْنُهُمْ، قَالَ: إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى، ثُمَّ إِذَا زُمْرَةٌ حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ، فَقَالَ: هَلُمَّ قُلْتُ: أَيْنَ قَالَ: إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ قُلْتُ مَا شَأْنُهُمْ قَالَ: إِنَّهُمُ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى فَلَا أُرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ۔

حوض کوثر پر کھڑا ہوں گا تو ایک گروہ میرے سامنے آئے گا میں ان کو پہچان لوں گا ف۱ اتنے میں میرے اور ان کے درمیان سے ایک شخص نکلے گا (وہ اللہ کا فرشتہ ہوگا) اس گروہ سے کہنے لگے گا ادھر آؤ میں پوچھوں گا کیوں ان کو کدھر لے چلے وہ کہے گا دوزخ کی طرف اور کہاں خدا کی قسم دوزخ کی طرف میں پوچھوں گا وجہ کیا (ان سے کیا قصور ہوا) وہ کہے گا، یہ لوگ تمہاری وفات کے بعد الٹے پاؤں پلٹ گئے تھے ف۲ پھر اس کے بعد ایک اور گروہ نمودار ہوگا میں ان کو بھی پہچان لوں گا اکہ یہ میری امت کے مسلمان لوگ ہیں، اتنے میں میرے اور ان کے بیچ میں سے ایک شخص نکلے گا وہ ان سے کہے گا ادھر آؤ میں پوچھوں گا کیوں ان کو کدھر لے چلے وہ کہے گا دوزخ کی طرف خدا کی قسم دوزخ کی طرف۔ میں پوچھوں گا ان کی خطا؟ وہ کہے گا تمہاری وفات کے بعد یہ لوگ الٹے پاؤں (اسلام سے) پھر گئے تھے میں سمجھتا ہوں ان گروہوں میں سے ایک آدمی بھی نہیں بچنے کا (سب کو دوزخ میں لے جائیں گے)۔

ف۱ کہ یہ میری امت کے مسلمان لوگ ہیں ف۲ اسلام سے مرتد ہو کر کافر بن گئے ہیں۔

---

۵۸۴۔ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي۔

مجھ سے ابراہیم بن منذر حزامی نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے انھوں نے عبید اللہ عمری سے انھوں نے خبیب بن عبدالرحمن سے انھوں نے حفص بن عاصم سے انھوں نے ابوہریرہ رض سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے گھر اور منبر کے بیچ میں جو زمین کا ٹکڑا ہے یہ بہشت کے چمنوں میں سے ایک چمن ہوگا۔ (اکھیڑ کر بہشت میں رکھ دیا جائے گا) اور میرا یہ جو منبر (دنیا میں) ہے یہ (قیامت کے دن) میرے حوض پر رکھا جائے گا

---

۵۸۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنِي

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا مجھ کو میرے والد عثمان

أَبِي عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَمِعْتُ جُنْدَبًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ۔

بن جبلہ نے خبر دی انھوں نے شعبہ سے انھوں نے عبدالملک بن عمیر سے کہا میں نے جندب بن عبداللہ بجلی سے سنا کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا۔

---

۵۸۶۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَإِنِّي وَاللهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ وَإِنِّي وَاللهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا۔

ہم سے عمرو بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انھوں نے یزید بن حبیب سے انھوں نے ابوالخیر (مرثد) سے انھوں نے عقبہ بن عامر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن (مدینہ سے) باہر نکلے اور احد والوں کے لیے (جو جنگ احد میں شہید ہوئے تھے) اس طرح دعا کی جیسے میت کے لیے (جنازے کی نماز میں) دعا کرتے ہیں اس کے بعد لوٹ کر منبر پر آئے فرمایا (لوگو) میں تمہارا پیش خیمہ ہوں ف۱ اور میں تمہارے اعمال کو دیکھتا رہوں گا ف۲ اور خدا کی قسم میں تو اپنے حوض کو اس وقت بھی دیکھ رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے مجھ کو زمین کی کنجیاں یا زمین کے خزانوں کی کنجیاں (یہ راوی کو شک ہے) عنایت فرمائیں ف۳ اور خدا کی قسم مجھ کو اب یہ ڈر نہیں رہا کہ تم میرے بعد پھر مشرک بن جاؤ گے ف۴ مگر میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تم دنیا کے لالچ میں نہ پڑ جاؤ اور ایک دوسرے سے رشک اور حسد کرنے لگو۔

ف۱ اس لیے آگے جاتا ہوں گویا آپ نے اشارہ کیا کہ میری وفات قریب ہے ف۲ یعنی وفات کے بعد بھی تمہارے اعمال مجھ پر پیش ہوتے رہیں گے جیسے دوسری حدیث میں آتا ہے ف۳ یہ اشارہ تھا روم اور ایران وغیرہ کی فتح کا ف۴ کیونکہ توحید تمہارے دلوں میں رچ گئی ہے شرک سے نفرت ہو گئی ہے۔

---

۵۸۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ عُمَارَةَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّهُ سَمِعَ حَارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ يَقُولُ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے حرمی بن عمارہ نے کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے معبد بن خالد سے انھوں نے حارثہ بن وہب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے

سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ الْحَوْضَ فَقَالَ: كَمَا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَصَنْعَاءَ وَزَادَ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ حَارِثَةَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْلَهُ حَوْضُهُ مَا بَيْنَ صَنْعَاءَ وَالْمَدِينَةِ فَقَالَ لَهُ الْمُسْتَوْرِدُ أَلَمْ تَسْمَعْهُ، قَالَ: أَلْأَوَانِي قَالَ: لَا قَالَ الْمُسْتَوْرِدُ: تُرَى فِيهِ الْآنِيَةُ مِثْلَ الْكَوَاكِبِ۔

حوض کوثر کا ذکر کیا تو فرمایا وہ اتنا بڑا ہے جیسے مدینہ سے صنعا (جو پندرہ دن کی راہ ہے) اور محمد بن ابراہیم بن ابی عدی نے بھی اس حدیث کو شعبہ سے روایت کیا انھوں نے معبد بن خالد سے انھوں نے حارثہ بن وہب سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس میں اتنا زیادہ ہے کہ جب حارثہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول بیان کیا کہ آپ کا حوض اتنا بڑا ہے جتنا صنعا سے مدینہ۔ تو مستورد بن شداد صحابی رضؓ نے ان سے کہا کیا تم نے اس کے برتنوں کے بارے میں کچھ نہیں سنا حارثہ نے کہا نہیں مستورد نے کہا اس پر اتنے برتن رکھے دکھائی دیں گے جیسے آسمان کے تارے (یعنی بے شمار)

---

۵۸۸۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي عَلَى الْحَوْضِ حَتَّى أَنْظُرَ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ وَسَيُؤْخَذُ نَاسٌ دُونِي فَأَقُولُ: يَا رَبِّ مِنِّي وَمِنْ أُمَّتِي، فَيُقَالُ: هَلْ شَعَرْتَ مَا عَمِلُوا بَعْدَكَ، وَاللّٰهِ مَا بَرِحُوا يَرْجِعُونَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ فَكَانَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلَى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِينِنَا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ۔ عَلَى أَعْقَابِكُمْ تَنْكِصُونَ تَرْجِعُونَ عَلَى الْعَقِبِ۔

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا انھوں نے نافع بن عمر سے کہا مجھ سے ابن ابی ملیکہ نے بیان کیا انہوں نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں (قیامت کے دن) حوض کوثر پر رہ کر تم میں سے آنے والوں کو دیکھتا رہوں گا۔ کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو میرے نزدیک آجانے کے بعد پکڑ لیے جائیں گے میں کہوں گا پروردگار یہ تو میرے لوگ ہیں میری امت ہیں فرشتے کہیں گے تم کیا جانو انھوں نے جو تمہارے بعد گن کیے خدا کی قسم یہ برابر الٹے پاؤں (ایڑیوں کے بل) اسلام سے پھرے رہے۔ ابن ابی ملیکہ یہ حدیث بیان کر کے یوں دعا کرتے تھے یا اللہ ہم تیری پناہ چاہتے ہیں اس سے کہ ایڑیوں کے بل پھر جائیں یا دین کے فتنے میں مبتلا ہو جائیں۔ امام بخاری نے کہا (سورۃ مومنون میں جو ہے۔ عَلٰی اعقابکم تنکصون اس کا معنی یہی ہے اپنی ایڑیوں کے بل الٹے پھرتے تھے۔

ف ابن ابی ملیکہ کا یہ قول اسی سند سے مروی ہے تعلیق نہیں ہے۔

---

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا ہے مہربان

# کتاب التقدیر

## بَابٌ فِي الْقَدَرِ باب۔ تقدیر کے بیان میں ف

ف تقدیر پر ایمان لانا فرض اور جزو ایمان ہے یعنی جو کچھ برا بھلا چھوٹا بڑا دنیا میں قیامت تک ہونے والا تھا وہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے علم میں ٹھہر چکا تھا اسی کے مطابق ظاہر ہوگا اور بندے کو ایک ظاہری اختیار دیا گیا ہے جس کو کسب کہتے ہیں۔ حاصل یہ ہے کہ بندہ نہ بالکل مجبور ہے نہ بالکل مختار ہے اہل سنت وجماعت اور صحابہ کرام اور سلف صالحین کا یہی اعتقاد تھا۔ پھر قدریہ اور جبریہ پیدا ہوئے۔ قدریہ کہنے لگے کہ بندے کے افعال میں اللہ تعالیٰ کو کچھ دخل نہیں ہے وہ اپنے افعال کا خود خالق ہے اور جو کرتا ہے اپنے اختیار سے کرتا ہے جبریہ کہنے لگے کہ بندہ جمادات کی طرح بالکل مجبور ہے اس کو اپنے کسی فعل میں کوئی اختیار نہیں ہے ایک نے افراط کی دوسرے نے تفریط کی اہلسنت بیچ بیچ میں ہیں امام جعفر صادق نے فرمایا وَلَا جَبْرَ وَلَا تَفْوِيْضَ وَلٰكِنْ أَمْرٌ بَيْنَ أَمْرَيْنِ۔ ابن سمعانی نے کہا تقدیر اللہ تعالیٰ کا سر ہے جو دنیا میں کسی پر ظاہر نہیں ہوا یہاں تک کہ پیغمبروں پر بھی۔

---

۵۸۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيْدِ هِشَامُ ابْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَنْبَأَنِي سُلَيْمَانُ الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ زَيْدَ بْنَ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوْقُ قَالَ: إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ عَلَقَةً مِثْلَ ذٰلِكَ، ثُمَّ يَكُوْنُ

ہم سے ابوالولید ہشام بن عبدالملک نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو سلیمان اعمش نے خبر دی کہا میں نے زید بن وہب سے سنا انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا ہم سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا آپ سچے تھے اور اللہ نے جو وعدہ آپ سے کیا تھا وہ بھی سچا تھا فرمایا تم میں سے ہر ایک آدمی چالیس دن تک ماں کے پیٹ میں نطفہ رہتا ہے پھر خون کی پھٹکی بن جاتا ہے چالیس دن تک یہی رہتا ہے (پھر چار مہینے بعد) اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اس کو چار باتیں لکھنے کا حکم ہوتا ہے ف اس کی روزی، اس کی

مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللّٰهُ مَلَكًا فَيُؤْمَرُ بِأَرْبَعٍ، بِرِزْقِهِ وَأَجَلِهِ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ فَوَاللّٰهِ إِنَّ أَحَدَكُمْ أَوِ الرَّجُلَ يَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ بَاعٍ أَوْ ذِرَاعٍ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَدْخُلُهَا وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَهَا غَيْرُ ذِرَاعٍ أَوْ ذِرَاعَيْنِ فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ فَيَدْخُلُهَا قَالَ آدَمُ إِلَّا ذِرَاعٌ۔

عمر اس کی نیک بختی اس کی بدبختی۔ تو خدا کی قسم تم میں سے کوئی شخص یا کوئی آدمی (ساری عمر) دوزخیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے دوزخ اس سے ایک ہاتھ یا ایک باع رہ جاتی ہے پھر تقدیر کا لکھا غالب آجاتا ہے وہ بہشتیوں کے سے کام کرتا ہے اور بہشت میں جاتا ہے اور کوئی آدمی (ساری) عمر بہشتیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے بہشت اس سے ایک ہاتھ یا دو ہاتھ رہ جاتی ہے پھر تقدیر کا لکھا غالب آتا ہے وہ دوزخیوں کے سے کام کرتا ہے آخر دوزخ میں جاتا ہے آدم بن ابی ایاس نے اپنی روایت میں یوں کہا ایک ہاتھ پر رہ جاتی ہے ف۱

ف۱ دوسری روایت میں اتنا زیادہ ہے وہ اس میں روح پھونکتا ہے تو روح چار مہینے کے بعد پھونکی جاتی ہے ابن عباس کی روایت میں یوں ہے چار مہینے دس دن بعد۔ حافظ نے کہا قاضی عیاض نے کہا اس پر علماء کا اتفاق ہے کہ روح ایک سو بیس دن کے بعد پھونکی جاتی ہے اور مشاہدہ اور جنین کی حرکت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں اس زمانے کے ڈاکٹروں اور حکیموں نے مشاہدہ اور تجربہ سے یہ ثابت کیا ہے کہ چار مہینے گذرنے کے پیشتر ہی جنین میں جان پڑجاتی ہے اب جن روایتوں میں روح پھونکنے کا ذکر نہیں ہے جیسے امام بخاری کی اس روایت میں ان میں کوئی اشکال ہی نہیں ہوگا لیکن جن روایتوں میں اس کا ذکر ہے تو حدیث غلط نہیں ہوسکتی بلکہ ڈاکٹروں اور حکیموں کا دعویٰ غلط کہنا چاہیے شاید ان کو دھوکا ہوا ہو اور یہ بھی ممکن ہے کہ روح حیوانی چار مہینے سے پیشتر جنین میں پڑجاتی ہو لیکن حدیث میں روح سے مراد روح انسانی یعنی نفس ناطقہ ہے وہ چار مہینے دس دن کے بعد ہی بدن سے متعلق ہوتا ہوگا ف۲ اور شک نہیں کی اس کو امام بخاری نے کتاب التوحید میں وصل کیا

---

۵۹۰۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: وَكَّلَ اللّٰهُ بِالرَّحِمِ مَلَكًا

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے عبید اللہ بن ابی بکر بن انس سے انھوں نے (اپنے دادا) انس بن مالک رضؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے وہ پروردگار سے (سب حال) عرض

فَيَقُولُ: أَيْ رَبِّ نُطْفَةٌ أَيْ رَبِّ عَلَقَةٌ أَيْ رَبِّ مُضْغَةٌ، فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَقْضِيَ خَلْقَهَا قَالَ أَيْ رَبِّ ذَكَرٌ أَمْ أُنْثَى أَشَقِيٌّ أَمْ سَعِيدٌ؟ فَمَا الرِّزْقُ فَمَا الأَجَلُ؟ فَيُكْتَبُ كَذَلِكَ فِي بَطْنِ أُمِّهِ۔

کرتا رہتا ہے پروردگار ابھی نطفہ ہے اب پھٹکی ہوا اب گوشت کا مچہ ہوا جب اللہ تعالیٰ بچہ کی پیدائش پوری کرنا چاہتا ہے تو وہ پوچھتا ہے پروردگار یہ مرد ہوگا یا عورت نیک بخت ہوگا یا بدبخت اور اس کی روزی کیا ہے اس کی عمر کیا ہے؟ پھر جیسا حکم ہوتا ہے ویسا ہی جب بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے لکھ دیا جاتا ہے۔

بَابٌ جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ وَقَالَ اللَّهُ - وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَى عِلْمٍ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لاَقٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَهَا سَابِقُونَ: سَبَقَتْ لَهُمُ السَّعَادَةُ۔

باب - اللہ کے علم میں جو کچھ تھا وہ سب لکھا جا کر قلم سوکھ گیا (یعنی فراغت ہو چکی ف) اور اللہ تعالیٰ نے سورہ جاثیہ میں فرمایا جیسا اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا اس کے موافق اس کو گمراہ کر دیا اور ابوہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا جو کچھ تجھ کو ملنے والا ہے اس کو لکھ کر قلم سوکھ گیا۔ ابن عباس رض نے کہا سورہ مومنون میں جو ہے ہم لہا سابقون یعنی ان کی تقدیر میں پہلے ہی سے نیک بختی لکھ دی گئی تھی ف۲

ف یہ ترجمہ باب خود ایک حدیث میں مذکور ہے جس کو امام احمد اور ابن حبان نے نکالا اس میں یوں ہے اسی لیے میں کہتا ہوں جف القلم علی علم اللہ یہ قول عبداللہ بن عمر کا ہے ف۲ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا۔

۵۹۱- حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ الرِّشْكُ قَالَ: سَمِعْتُ مُطَرِّفَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الشِّخِّيرِ يُحَدِّثُ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُعْرَفُ أَهْلُ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ فَلِمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ، قَالَ كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ أَوْ لِمَا يُسِّرَ لَهُ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے یزید رشک ف نے کہا میں نے مطرف بن عبداللہ سے سنا وہ عمران بن حصین رض سے روایت کرتے تھے ایک شخص (خود عمران بن حصین رض نے) کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا بہشتی اور دوزخی لوگ پہچانے جا چکے ہیں (یعنی اللہ کے علم میں الگ الگ ہو چکے ہیں) آپ نے فرمایا۔ بیشک اس شخص نے کہا پھر عمل کرنے والے کیوں عمل کرتے ہیں؟ آپ نے فرمایا بات یہ ہے کہ جو جس کے لیے پیدا ہوا ہے اس کی تقدیر میں ہے

(بہشت یا دوزخ) اسی کے موافق اس کو اعمال کرنے کی توفیق دی جاتی ہے۔ ف۳

ف۱ زرشک بہ کسر راان کا لقب ہے چونکہ ان کی داڑھی بہت لمبی تھی کہتے ہیں ان کی داڑھی میں ایک بچھو گھس گیا تھا تین دن اسی میں رہا ان کو خبر نہیں ہوئی ف۲ بے فائدہ محنت اٹھاتے ہیں جو تقدیر میں ہے وہ ہوگا۔ ف۳ آپ کا مطلب یہ ہے کہ تقدیر کا علم بندے کو نہیں ہے نہ بندے کو اس سے کوئی غرض ہونا چاہیے ہر شخص کو لازم ہے کہ نیک اعمال کے لیے کوشش کرے اب جس شخص کی تقدیر میں بہشتی لکھا ہے اس کو نیک اعمال کی اور جس کی تقدیر میں دوزخی ہونا لکھا ہے اس کو برے اعمال کی توفیق ہوگی۔

---

## بَابُ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

باب۔ اس کا بیان کہ مشرکوں کی اولاد کا حال اللہ ہی کو معلوم تھا کہ اگر وہ بڑے ہوتے زندہ رہتے تو کیسے عمل کرتے؟

۵۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے ابو بشر (جعفر بن ابی وحشیہ) سے انھوں نے سعید بن جبیر سے انھوں نے ابن عباس رض سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا مشرکوں کی اولاد کہاں جائے گی (بہشت میں یا دوزخ میں) فرمایا اللہ خوب جانتا تھا جو وہ (بڑے ہوکر) عمل کرتے ف۱

ف۱ تو اپنے علم کے موافق ان کا فیصلہ کرے گا جو اگر بڑے ہوتے تو اچھے عمل کرتے ان کو بہشت میں لے جائے گا جو بڑے ہوکر برے عمل کرتے ان کو دوزخ میں لے جائے گا۔ مگر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ جرم کرنے سے پہلے سزا دینا عدل کے خلاف ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مالک کا کوئی فعل عدل کے خلاف نہیں ہے سب اس کی ملک ہیں اپنے ملک میں تصرف کرنا ظلم نہیں ہو سکتا۔ مشرکین کی اولاد کے بارے میں بہت سے قول ہیں بعضوں نے اس مسئلہ میں توقف کیا ہے اور اللہ خوب جانتا ہے جو ہونے والا ہے ربنا لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العزیز الحکیم۔

---

۵۹۳۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انھوں نے یونس سے انھوں نے ابن شہاب

شِهَابٍ قَالَ وَأَخْبَرَنِي عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

سے (انھوں نے کچھ اور بیان کیا) اور کہا مجھ کو عطا بن یزید لیثی نے خبر دی انھوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا۔ مشرکوں کی اولاد کا کیا حال ہونا ہے آپ نے فرمایا اللہ ہی خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرنے والے تھے۔

---

۵۹۴۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ كَمَا تُنْتِجُونَ الْبَهِيمَةَ هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ حَتَّى تَكُونُوا أَنْتُمْ تَجْدَعُونَهَا، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ أَفَرَأَيْتَ مَنْ يَمُوتُ وَهُوَ صَغِيرٌ؟ قَالَ: اللهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ۔

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر بن راشد نے انھوں نے ہمام بن منبہ سے انھوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بچہ پیدا ہوتا ہے وہ پیدائشی دین اسلام[ف] پر پھر اس کے ماں باپ (یار دوست بہکاکر) اس کو یہودی یا نصرانی (یا بدھ یا ہندو یا پارسی) بنا ڈالتے ہیں جیسے تم اپنے جانور (گائے بکری اونٹنی) کو جناتے ہو کوئی بچہ کن کٹا بھی دیکھتے ہو کوئی نہیں سب اچھے پورے اعضا کے پیدا ہوتے ہیں، پھر تم ہی اس کو کن کٹا بناتے ہو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جو بچہ کم سنی میں مر جائے اس کا کیا حال ہونا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا تھا (بڑا ہو کر) جیسا عمل والا وہ تھا۔

ف اس میں اسلام کی قابلیت ہوتی ہے۔

---

## بَابٌ وَكَانَ أَمْرُ اللهِ قَدَرًا مَقْدُورًا۔

باب۔ اللہ نے جو حکم دیا ہے (تقدیر میں لکھ دیا ہے) وہ ضرور ہو کر رہے گا (اس سے بچاؤ ممکن نہیں)

۵۹۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ہم سے عبد اللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انھوں نے ابو الزناد سے انھوں نے اعرج سے انھوں نے ابو ہریرہ رضؓ سے انھوں نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی عورت اپنی بہن

لَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَحْفَتَهَا وَلْتَنْكِحْ فَإِنَّ لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا۔

(سوکن) کا حصہ بھی مار لینے کے لیے خاوند سے یہ درخواست نہ کرے کہ وہ اس کو طلاق دے دے بلکہ یوں ہی (بلا شرط) نکاح کر و جو اس کے نصیب میں ہے اتنا ہی اس کو ملے گا ف

ف سوکن کو طلاق ہو جانے سے زیادہ نہیں مل سکتا ہے۔

---

۵۹۶- حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَهُ رَسُولُ إِحْدَى بَنَاتِهِ وَعِنْدَهُ سَعْدٌ وَأُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذٌ أَنَّ ابْنَهَا يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهَا لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَلِلَّهِ مَا أَعْطَى كُلٌّ بِأَجَلٍ فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ۔

ہم سے مالک بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے اسرائیل نے انھوں نے عاصم بن سلیمان سے انھوں نے ابو عثمان نہدی سے انھوں نے اسامہ بن زید رض سے انھوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں آپ کی صاحبزادی (حضرت زینب) کی طرف سے ایک شخص (نام نامعلوم) آپ کے بلانے کو آیا۔ اس وقت آپ کے پاس سعد بن عبادہ اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل بیٹھے ہوئے وہ شخص کہنے لگا ان کا بیٹا (علی بن ابو العاص) دم توڑ رہا تھا آپ نے (اسی آدمی کے ہاتھ سلام) کہلا بھیجا اللہ ہی کا مال ہے جو وہ لے لے اور جو وہ عنایت فرمائے اور ہر چیز کی ایک مدت مقرر ہے صبر کرو اور اللہ ہی سے ثواب چاہو ف

ف یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ اس سے ہر چیز کی مدت مقرر ہونا اور ہر کام کا اپنے وقت پر ضرور ظاہر ہونا نکلتا ہے۔

---

۵۹۷- حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ الْجُمَحِيُّ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ

ہم سے حبان بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم سے یونس بن یزید نے بیان کیا انھوں نے زہری سے کہا مجھ سے عبداللہ بن محیریز جمحی نے۔ خبر دی ان کو ابو سعید خدری رض نے کہ وہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں ایک انصاری شخص آیا ف اور کہنے لگا یا رسول اللہ ہم کو باندیاں قید میں ملتی ہیں مگر ہم ان کے کوڑے کرنا چاہتے ہیں یعنی بیچ کر تو

فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ إِنَّا نُصِيبُ سَبْيًا وَنُحِبُّ الْمَالَ كَيْفَ تَرَى فِي الْعَزْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَإِنَّكُمْ تَفْعَلُونَ ذَلِكَ، لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّهُ لَيْسَتْ نَسَمَةٌ كَتَبَ اللهُ أَنْ تَخْرُجَ إِلَّا هِيَ كَائِنَةٌ۔

آپ کیا فرماتے ہیں اگر ہم ان سے عزل کریں ف۲ آپ نے فرمایا تم ایسا کرتے ہو کچھ قباحت نہیں اگر تم ایسا کرو کیونکہ جس جان کا پیدا ہونا اللہ تعالیٰ نے تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ ضرور پیدا ہوگی۔

ف۱ ابو صرمہ بن قیس یا ابو سعید یا مجری بن عمرو ضمری ف۲ یعنی انزال کے وقت ذکر باہر نکال لیں۔

۵۹۸- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَسْعُودٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُطْبَةً مَا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ، عَلِمَهُ مَنْ عَلِمَهُ وَجَهِلَهُ مَنْ جَهِلَهُ إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيتُ فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَآهُ فَعَرَفَهُ۔

ہم سے موسیٰ بن مسعود نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انھوں نے اعمش سے انھوں نے ابو وائل سے انھوں نے حذیفہ بن یمان سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک خطبہ سنایا اور قیامت تک جتنی باتیں ہونے والی تھیں وہ سب بیان فرمائیں اب جس کو یاد رہیں اس کو یاد رہیں اور جس کو بھول گئیں اس کو بھول گئیں بعضی بات ایسی تھی جب وہ ظاہر ہوتی تو میں پہچان لیتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ذکر کیا تھا، جیسے کوئی شخص کسی کو پہچانتا ہو ف مگر وہ غائب ہو پھر وہ سامنے آئے تو اس کو پہچان لے۔

ف اس کی صورت اس کے دل میں نقش ہو۔

۵۹۹- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عُودٌ يَنْكُتُ فِي الْأَرْضِ وَقَالَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ

ہم سے عبدان نے بیان کیا انھوں نے ابو حمزہ سے انھوں نے اعمش سے انھوں نے سعد بن عبیدہ سے انھوں نے ابو عبدالرحمٰن سلمی سے انھوں نے حضرت علیؓ سے انھوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جس کو زمین پر مار رہے تھے آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک

إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَقْعَدُهُ مِنَ النَّارِ أَوْ مِنَ الْجَنَّةِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ أَلَا نَتَّكِلُ يَا رَسُولَ اللهِ؟ قَالَ: لَا، اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى - الْآيَةَ -

شخص کا ٹھکانا لکھ دیا گیا ہے خواہ دوزخ میں خواہ بہشت میں یہ سن کر ایک شخص (سراقہ بن مالک بن جعشم) کہنے لگا یارسول اللہ کیا ہم اس تقدیر کے لکھے پر بھروسہ کر لیں (محنت کرنا چھوڑ دیں) آپ نے فرمایا نہیں عمل کیے جاؤ ہر ایک کو وہی راستہ آسان کیا جائے گا (اسی کی توفیق ملے گی) جس کے لیے پیدا کیا گیا پھر آپ نے یہ آیت پڑھی فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى اخیر تک۔

---

## بَابٌ - الْعَمَلُ بِالْخَوَاتِيمِ -

## باب - اعمال میں خاتمہ کا اعتبار ہے -

۷۰۰ - حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ مَعَهُ يَدَّعِي الْإِسْلَامَ هٰذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ وَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَأَثْبَتَتْهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ، أَرَأَيْتَ الَّذِي تَحَدَّثْتَ أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ مِنْ أَشَدِّ الْقِتَالِ فَكَثُرَتْ بِهِ الْجِرَاحُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ

ہم سے حبان ابن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انھوں نے زھری سے انھوں نے سعید بن مسیب سے انھوں نے ابوہریرہ سے انھوں نے کہا ہم جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے ایک شخص کے حق میں جو (بظاہر) اسلام کا دعویٰ کرتا تھا فرمایا دوزخی ہے خیبر جب جنگ شروع ہوئی تو یہ شخص خوب لڑا ایسا لڑا کہ سخت زخمی ہو گیا اور حرکت کے قابل نہ رہا اس وقت ایک شخص آپ کے صحابہ میں سے آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ آپ نے جس شخص کو فرمایا تھا کہ وہ دوزخی ہے وہ تو اللہ کی راہ میں لڑا اور خوب لڑا اور سخت زخمی ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (کچھ بھی ہو) وہ دوزخی ہے یہ سن کر بعضے صحابہ کو شک پیدا ہونے کو تھی اسی اثنا میں وہ شخص جو بہت زخمی ہو گیا تھا اس کو تکلیف ہونے لگی اس نے کیا کیا اپنی ترکش کی طرف ہاتھ بڑھا کر ایک تیر نکالا اور اپنے تئیں مار لیا (ہلاک کر ڈالا) یہ حال دیکھتے ہی کئی مسلمان دوڑتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے کہنے لگے یارسول اللہ! اللہ نے

فَكَادَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ يَرْتَابُ فَبَيْنَمَا هُوَ عَلَى ذَلِكَ إِذْ وَجَدَ الرَّجُلُ أَلَمَ الْجِرَاحِ فَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى كِنَانَتِهِ فَانْتَزَعَ مِنْهَا سَهْمًا فَانْتَحَرَ بِهِ فَاشْتَدَّ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، صَدَّقَ اللهُ حَدِيثَكَ قَدِ انْتَحَرَ فُلَانٌ، فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَإِنَّ اللهَ لَيُؤَيِّدُ الدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ

آپ کا فرمانا سچ کیا اس شخص نے اپنے تیئں آپ مار ڈالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلال اٹھ اور لوگوں میں منادی کر دے بہشت میں وہی جائے گا جو دل سے ایمان دار ہے اور اللہ تعالیٰ بدکار (منافق) شخص سے بھی اس دین کی مدد کرا دے گا ف۔

ف جیسے اس منافق شخص سے کرائی جو اپنی ناموری کے لیے لڑ رہا تھا اس کے دل میں ایمان نہ تھا خدا کی رضامندی مقصود نہ تھی اس نے زخموں کی تکلیف پر صبر نہ کیا اور خودکشی کر لی۔

---

٦٠١- حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ، حَدَّثَنِي أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَعْظَمِ الْمُسْلِمِينَ غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى الرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ وَهُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ حَتَّى جُرِحَ فَاسْتَعْجَلَ

ہم سے سعید بن ابی مریم نے بیان کیا کہا ہم سے ابو غسان محمد بن مطرف نے کہا مجھ سے ابو حازم نے انہوں نے سہل بن سعد سے انھوں نے کہا ایک شخص (قزمان نامی)، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک جہاد میں مسلمانوں کے بہت کام آیا (مسلمانوں کی طرف سے خوب لڑ رہا تھا کافروں کو خوب مار رہا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھ کر فرمایا جو کوئی یہ چاہتا ہو کہ دوزخ والوں میں سے کسی کو دیکھے تو وہ اس شخص کو دیکھے آپ کا یہ ارشاد سن کر مسلمانوں میں سے ایک شخص (اکثم بن ابی الجون خزاعی) اس کے پیچھے ہوا (ساتھ ساتھ چلا) اس شخص (یعنی قزمان) کا یہ حال تھا کافروں پر سخت حملے کر رہا تھا یہاں تک کہ خود بھی زخمی ہو گیا اور جلدی مرنے

الْمَوْتَ فَجَعَلَ ذُبَابَةَ سَيْفِهِ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ حَتَّى خَرَجَ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْرِعًا فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: قُلْتَ لِفُلَانٍ، مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلْيَنْظُرْ إِلَيْهِ وَكَانَ مِنْ أَعْظَمِنَا غَنَاءً عَنِ الْمُسْلِمِينَ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ عَلَى ذَلِكَ فَلَمَّا جُرِحَ اسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِنَّ الْعَبْدَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ وَإِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالْخَوَاتِيمِ۔

کے لیے اس نے تلوار کی نوک اپنی چھاتیوں کے بیچ میں رکھی (اس پر زور ڈالا) تلوار مونڈھوں کے بیچ میں پار نکل آئی (اور مرگیا) ف۱ یہ حال دیکھتے ہی وہ شخص جو اس کے ساتھ ساتھ جارہا تھا (یعنی اکثم) دوڑتا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ بیشک اللہ کے پیغمبر ہیں آپ نے فرمایا کہہ تو کیا قصہ ہے؟ وہ کہنے لگا آپ نے فلاں شخص (قزمان) کی نسبت یہ فرمایا تھا کہ جو کوئی کسی دوزخی کو دیکھنا چاہے وہ اس کو دیکھے حالانکہ وہ مسلمانوں کی طرف سے (اس جنگ میں) بڑا کام آرہا تھا میں سمجھا وہ تو دوزخی ہو کر مرنے والا نہیں خیر جب زخمی ہو گیا تو اس نے کیا کیا جلدی مرنے کے لیے خودکشی کی اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو ایک بندہ (ساری عمر) دوزخیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے لیکن وہ بہشتی ہوتا ہے (اس کا خاتمہ بالخیر ہوتا ہے) اور ایک بندہ (ساری عمر) بہشتیوں کے سے کام کرتا رہتا ہے لیکن وہ دوزخی ہوتا ہے اس کا خاتمہ برا ہوتا ہے تو اعتبار خاتمہ ہی کا ہے ف۲

ف۱ اگلی روایت میں یوں ہے کہ اس نے تیر سے اپنے تئیں ہلاک کیا اس میں یوں ہے کہ تلوار کی نوک سے شاید یہ الگ الگ قصے ہوں یا تیر اور تلوار دونوں سے مارا ہو۔ ف۲ یا اللہ ہمارا اور سب سچے مسلمانوں کا خاتمہ بالخیر کر۔

---

بَابُ إِلْقَاءِ النَّذْرِ الْعَبْدَ إِلَى الْقَدَرِ۔

باب۔ نذر کرنے سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی (وہی ہوگا جو تقدیر میں ہے ف۱)

ف۱ اکثر لوگوں کا یہ قاعدہ ہے کہ یوں تو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنا پیسہ خرچ نہیں کرتے جب کوئی مصیبت آن پڑتی ہے اس وقت طرح طرح کی منتیں اور نذریں مانتے ہیں باب کی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نذر اور منت ماننے سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی۔ ہوتا وہی ہے جو تقدیر میں ہے مسلم کی روایت میں صاف یوں ہے کہ نذر نہ مانا کرو اس لیے کہ نذر سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی حالانکہ نذر کا پورا کرنا واجب ہے مگر آپ نے جو نذر سے منع فرمایا وہ اسی

نذر سے جس میں یہ اعتقاد ہو کہ نذر کرنے سے بلا ٹل جائے گی جیسے اکثر جاہلوں کا اعتقاد ہوتا ہے لیکن اگر یہ سمجھ کر نذر کرے کہ نافع اور ضار اللہ ہی ہے اور جو اس نے تقدیر میں لکھا ہے وہی ہوگا تو ایسی نذر منع نہیں بلکہ اس کا پورا کرنا واجب اور ایک عبادت ہے۔ مترجم کہتا ہے جب اللہ کی نذر ماننے سے آپ نے منع فرمایا اور یہ جتلا دیا کہ تقدیر نہیں پلٹ سکتی تو دلئے ان لوگوں کے حال پر جو خدا کو چھوڑ کر دوسرے بزرگوں یا درویشوں کی نذر مانیں وہ تو علاوہ گناہ گار ہونے کے اپنا ایمان بھی کھوتے ہیں کیونکہ نذر ایک عبادت ہے اور غیر اللہ کی نذر کرنے والا مشرک ہو جاتا ہے۔

---

۶۰۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ۔

ہم سے ابونعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ ہمدانی سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر کرنے سے (منت ماننے سے) منع فرمایا اور یہ ارشاد کیا کہ نذر سے تقدیر نہیں پلٹ سکتی بلکہ نذر بخیل کے دل سے پیسہ نکالتی ہے ف

ف یوں تو اس کے دل سے پیسہ نکلتا نہیں جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو نذر مانتا ہے اور اتفاق سے اس کا مطلب پورا ہو گیا تو اب پیسہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔ جھک مار کر اس وقت خرچتا ہے۔

---

۶۰۳۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَأْتِ ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قَدْ قَدَّرْتُهُ وَلَكِنْ يُلْقِيهِ الْقَدَرُ وَقَدْ قَدَّرْتُهُ لَهُ أَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ۔

ہم سے بشر بن محمد نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انھوں نے ہمام بن منبہ سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی کو منت ماننے سے وہ بات حاصل نہیں ہوتی جو میں نے اس کی تقدیر میں نہیں لکھی بلکہ منت ماننا خود تقدیر سے ہوتا ہے میں تقدیر میں منت منا کر کے بخیل کے دل سے پیسہ نکالتا ہوں۔

---

## بَابُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ۔

## باب۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنے کی فضیلت ف

ف یہ بڑی برکت کا کلمہ اور شیطان اور تمام بلاؤں سے بچنے کی عمدہ سپر ہے اس کا معنی یہ ہے کہ آدمی کو گناہ یا بلا سے بچانے والا اور عبادت کی توفیق اور طاقت اور نعمت دینے والا اللہ ہی ہے ہمارے مرشد حضرت شیخ احمد مجدد فرماتے ہیں جو کوئی کسی مصیبت میں مبتلا ہو وہ ہر روز پانچ سو بار لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللہِ پڑھے اس طرح کہ اول اور آخر سو سو بار درود شریف پڑھ کر۔ تو اللہ اس کی مصیبت دور کر دے گا ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ہر وقت جب فرصت ہو کھڑے یا بیٹھے یا لیٹے اس ذکر پر مواظبت کی ہے۔ سبحان اللہ وبحمدہ وسبحان اللہ العظیم استغفر اللہ لا الٰہ الا اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر۔ اس ذکر میں عجیب برکت ہے جو کوئی آدمی ہمیشہ ہر وقت اس ذکر پر مواظبت رکھے اس کو وسعت رزق غنا اور زندگی حاصل ہوتی ہے ہر بلا سے محفوظ رہتا ہے اللہ تعالیٰ سے امید ہوتی ہے کہ اس کے سب گناہ بخش دیے جائیں رات اور دن میں ہر وقت یہ ذکر کرتا رہے اور صبح اور شام تین بار یہ دعا کر لیا کرے بسم اللہ خیر الاسماء، بسم اللہ رب الارض والسماء، بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیئ فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم۔ اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی وانا عبدك وانا علی عھدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من شر ما صنعت ابوء بنعمتك علی وابوء بذنبی فاغفرلی انہ لا یغفر الذنوب الا انت بسم اللہ ما شاء اللہ لا یاتی بالخیر الا اللہ۔ بسم اللہ ما شاء اللہ لا یصرف السوء الا اللہ بسم اللہ ما شاء اللہ ما بکم من نعمۃ فمن اللہ بسم اللہ ما شاء اللہ توکلت علی اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ما شاء اللہ کان وما لم یشاء لم یکن اعلم ان اللہ علی کل شیئ قدیر وان اللہ قد احاط بکل شیئ علما۔ اور ہر شام کو سورۂ ملک یعنی تبارک الذی اور سورۂ واقعہ اور تہجد پڑھا کریں۔

---

۶۰۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَجَعَلْنَا لَا نَصْعَدُ شَرَفًا وَلَا نَعْلُو شَرَفًا وَلَا نَهْبِطُ فِي وَادٍ إِلَّا رَفَعْنَا أَصْوَاتَنَا بِالتَّكْبِيرِ، قَالَ فَدَنَا مِنَّا رَسُولُ

مجھ سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو خالد حذاء نے انھوں نے ابو عثمان نہدی سے انھوں نے ابوموسیٰ اشعری سے انھوں نے کہا ہم ایک جہاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہم جب کسی ٹیلے پر چڑھتے یا بلندی پر پہنچتے یا نشیب میں اترتے تو پکار کر اللہ اکبر کہتے یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے فرمایا لوگو! اپنے تئیں آرام دو (آہستہ ذکر الٰہی کرو) کیونکہ تم ایسے کو تھوڑے پکارتے ہو جو بہرا یا غائب ہے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا إِنَّمَا تَدْعُونَ سَمِيعًا بَصِيرًا ثُمَّ قَالَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ قَيْسٍ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَةً هِيَ مِنْ كُنُوزِ الْجَنَّةِ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

تم تو اس خدا کو پکارتے ہو جو (سب کچھ) سن رہا ہے، دیکھ رہا ہے (دلوں تک کی بات جانتا ہے) پھر فرمانے لگے عبداللہ بن قیس (یہ ابو موسیٰ اشعری کی کنیت ہے) میں تجھ کو ایک کلمہ سکھلاؤں جو بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے وہ کیا ہے۔ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

## بَابٌ الْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ، عَاصِمٌ: مَانِعٌ، قَالَ مُجَاهِدٌ سَدًّا عَنِ الْحَقِّ، يَتَرَدَّدُونَ فِي الضَّلَالَةِ، دَسَّاهَا: أَغْوَاهَا۔

باب۔ معصوم وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ (گناہوں سے) بچائے رکھے۔ سورۂ ہود میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ (لا عاصم الیوم من امر اللہ) عاصم کے معنی روکنے والا مجاہد نے کہا (اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا) یہ جو سورۂ یٰسین میں، فرمایا وجعلنا من بین ایدیھم سدًّا یعنی ہم نے حق بات ماننے سے ان پر آڑ کردی ہے وہ گمراہی میں ڈگمگار ہے ہیں (سورۂ والشمس میں جو) دسّٰھا (ہے) اس کا معنی گمراہ کیا ف۲

ف امام بخاری کی عادت ہے کہ وہ ترجمہ باب میں جب کوئی آیت یا حدیث نہیں ملتی تو قول صحابی نقل کر دیتے ہیں اور درمیان میں کوئی نیا لفظ آجائے تو تفسیر کرتے کرتے حل لغت شروع کر دیتے ہیں معنی کی مناسبت سے سدًّا کی بھی تفسیر بیان کر دی کیونکہ عاصم کے معنی مانع کے ہوئے اور سد بھی مانع ہوتی ہے اب سد کی مناسبت سے دسّٰھا کی بھی تفسیر کی کیونکہ سد اور دس دونوں کے حروف ایک ہی ہیں تقدیم و تاخیر کا فرق ہے ف۲ بہکایا خراب کیا یہ فریابی نے مجاہد سے نکالا۔

۶۰۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا اسْتُخْلِفَ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس نے انھوں نے زہری سے کہا ہم سے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انھوں نے ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب کوئی شخص حاکم ہوتا

خَلِيفَةٌ إِلَّا لَهُ بِطَانَتَانِ، بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَبِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهُ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ۔

تو اس کے صلاح کار اور مشیر دو طرح کے ہوتے ہیں وا ایک تو وہ جو اچھی اور نیک باتیں کرنے کے لیے اس کو کہتے ہیں ایسی ہی باتوں کی ترغیب دیتے رہتے ہیں دوسرے وہ جو بری باتیں کرنے کے لیے کہتے ہیں وا ایسی ہی باتوں کی ترغیب دیتے رہتے ہیں اب بری باتوں سے معصوم وہی رہتا ہے جس کو اللہ بچائے رکھے۔ وا

ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس کے دل میں دو طرح کی قوتیں (یعنی صفتیں) ہوتی ہیں ایک تو یہ جو اچھی بات کا حکم کرتی ہے یعنی قوت ملکیہ دوسرے وہ جو بری بات کا حکم کرتی ہے یعنی قوت شیطانیہ وا جیسے ظلم اسراف فسق فجور وغیرہ وا اللہ جس حاکم اور بادشاہ کو بچانا چاہتا ہے وہ تو ان بدکار اور خوشامدی مصاحبوں کے دام میں نہیں آتا باقی اکثر بادشاہ ان بدکار مصاحبوں کی وجہ سے تباہ ہو جاتے ہیں فسق و فجور اور ظلم و تعدی اور غفلت میں پڑ جاتے ہیں آخر ان کی سلطنت برباد ہو جاتی ہے۔

---

بَابٌ - وَحَرَامٌ عَلَى قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا أَنَّهُمْ لَا يَرْجِعُونَ - وَأَنَّهُ لَنْ يُؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ إِلَّا مَنْ قَدْ آمَنَ - وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا، وَقَالَ مَنْصُورُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَحِرْمٌ بِالْحَبَشِيَّةِ وَجَبَ۔

باب - اللہ نے (سورۂ انبیاء میں) فرمایا وحرام وا علی قریۃ اھلکنھا انھم لا یرجعون اور (سورۂ ہود میں) فرمایا - لن یؤمن من قومك الا من قد امن اور سورۂ نوح میں فرمایا ولا یلدوا الا فاجرا کفارا اور منصور بن نعمان یشکری (یا منصور بن معتمر) نے عکرمہ سے نقل کیا انھوں نے ابن عباس رض سے انھوں نے کہا حرم وا حبشی زبان کا لفظ ہے اس کے معنی ضرور اور واجب وا۔

ف ابو بکر اور حمزہ اور کسائی نے وحرم پڑھا ہے وا کا لفظ جو پہلی آیت میں ہے وا اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا۔ تو ترجمہ آیت کا یوں ہوگا جس بستی کو ہم کھپانا چاہتے ہیں یہ بات ضرور ہے کہ وہاں کے لوگ اللہ کی طرف رجوع نہیں ہوتے یعنی شرارت اور کفر نہیں چھوڑتے اس آیت کی تفسیر اور کئی طرح پر بھی کی گئی ہے دیکھو تفسیر وحیدی۔

---

۶۰۷ - حَدَّثَنِي مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الرزاق بن ہمام نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انھوں نے عبد اللہ بن طاوس سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ابن

عَبَّاسٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ شَيْئًا أَشْبَهَ بِاللَّمَمِ مِمَّا قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ، فَزِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ، وَزِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ وَالنَّفْسُ تَمَنَّى وَتَشْتَهِي وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ وَيُكَذِّبُهُ، وَقَالَ شَبَابَةُ: حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

عباس سے انھوں نے کہا یہ جو لمم کا لفظ قرآن میں آیا ہے ف۱ تو میں لمم کے مشابہ اس بات سے زیادہ کوئی بات نہیں پاتا جو ابوہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر آدمی کی قسمت میں جو زنا (حرام کاری) کا حصہ لکھ دیا ہے اس میں وہ خواہ مخواہ مبتلا ہوگا (تقدیر کا لکھا پورا ہوگا) آنکھ کی زنا دیکھنا ہے (یعنی بیگانی مرد یا عورت کو بدنیتی سے) اور زبان کی زنا (فحش اور شہوت) کی بات کرنا ہے ف۲ اور نفس (کمبخت) آرزو کرتا ہے ف۳ اب شرمگاہ آنکھ اور زبان اور نفس کو کبھی سچا کرتی ہے۔ (اگر زنا کرلی) کبھی جھوٹا کرتی ہے (اگر خدا کے ڈر سے باز رہا) شبابہ بن سوار نے اس حدیث کو یوں روایت کیا ہم سے ورقاء بن عمر نے بیان کیا انھوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انھوں نے طاؤس سے انھوں نے ابوہریرہ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ف۴

ف۱ الذين يجتنبون كبائر الاثم والفواحش الا اللمم ف۲ ابن مسعود کی روایت میں یوں ہے آنکھیں زنا کرتی ہیں دیکھ کر۔ ہونٹ زنا کرتے ہیں چوم کر بوسہ دے کر۔ ہاتھ زنا کرتے ہیں چھو کر چھٹا کر۔ پاؤں زنا کرتے ہیں چل کر۔ ف۳ اس میں خواہش پیدا ہوتی ہے ف۴ اس سند کے بیان کرنے سے امام بخاری کی یہ غرض ہے کہ طاؤس نے یہ حدیث خود ابوہریرہ رضہ سے بھی سنی ہے جیسے اگلی روایت سے یہ نکلتا ہے کہ ابن عباس رضہ کے واسطہ سے سنی حافظ نے کہا شبابہ کی روایت مجھ کو موصولاً نہیں ملی اس حدیث کی مناسبت تقدیر کے باب سے ظاہر ہے کیونکہ اس میں یہ بیان ہے کہ آدمی کی تقدیر میں جتنی زنا لکھ دی گئی ہے اس میں وہ ضرور مبتلا ہوگا۔

---

## بَابٌ - وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ۔

باب۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ بنی اسرائیل میں فرمایا ہم نے جو تجھ کو دکھاوا دکھلایا ف۱ تو لوگوں کو آزمانے کے لیے اس کا بیان۔

ف۱ یعنی آنکھ کا دکھاوا بعضوں نے کہا خواب۔

۶۰۷- حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ عِكْرِمَةَ

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے انھوں نے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔ وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ قَالَ هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ أُرِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: وَالشَّجَرَةَ الْمَلْعُونَةَ فِي الْقُرْآنِ قَالَ هِيَ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ۔

عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے انھوں نے کہا اس آیت وَمَا جعلنا الرؤیا التی اریناك الا فتنة للناس میں رویا سے آنکھ سے دیکھنا مراد ہے (یعنی معراج جو حالت بیداری میں ہوا تھا) رات کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیت المقدس تک لے گئے تھے اور شجرہ ملعونہ سے تھوہڑ کا درخت مراد ہے ف

ف اس باب کی مناسبت کتاب القدر سے معلوم نہیں ہوتی بعضوں نے تو یہ توجیہ کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کی تقدیر میں یہ بات لکھ دی ہے کہ وہ معراج کا واقعہ جھٹلائیں گے۔

---

## بَابٌ۔ تَحَاجَّ آدَمُ وَمُوسَى عِنْدَ اللَّهِ۔

## باب۔ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام میں اللہ کے پاس جو بحث ہوئی اس کا بیان ف

ف ظاہر یہی ہے کہ یہ بحث اس وقت ہوئی تھی جب حضرت موسیٰ دنیا میں تھے بعضوں نے کہا قیامت کے دن یہ بحث ہوگی اور امام بخاری نے عنداللہ کہہ کر اسی طرف اشارہ کیا۔ حافظ نے کہا عنداللہ کہنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ یہ بحث قیامت میں ہوا اور ابوداؤد نے ابن عمرؓ سے جو روایت کی اس میں صاف یہ ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے درخواست کی کہ اے رب ہم کو آدم دکھلا جس نے ہم کو بہشت سے نکالا پھر اللہ نے ان کو آدم کو دکھلایا اخیر تک۔

---

۶۰۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، قَالَ، حَفِظْنَاهُ مِنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: احْتَجَّ آدَمُ وَمُوسَى فَقَالَ لَهُ مُوسَى: يَا آدَمُ أَنْتَ أَبُونَا خَيَّبْتَنَا وَأَخْرَجْتَنَا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ لَهُ آدَمُ: يَا مُوسَى اصْطَفَاكَ اللَّهُ بِكَلَامِهِ وَخَطَّ لَكَ بِيَدِهِ أَتَلُومُنِي عَلَى أَمْرٍ قَدَّرَ اللَّهُ عَلَيَّ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَنِي

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے کہا ہم نے یہ حدیث عمرو بن دینار سے یاد رکھی انھوں نے طاؤس سے روایت کی انھوں نے کہا میں نے ابوہریرہؓ سے سنا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام میں بحث ہوئی حضرت موسیٰ نے کہا آدم تم ہمارے باپ ہو تم ہی نے ہم سب کو بدنصیب بنایا اور (ممنوع درخت سے کھا کر) ہم سب کو بہشت سے نکلوایا ف حضرت آدم نے کہا جی موسیٰ تم ہی تو وہ شخص ہو کہ اللہ نے اپنے کلام کیلئے تم کو برگزیدہ کیا اور تمہارے لیے

بِأَرْبَعِينَ سَنَةً فَحَجَّ آدَمُ مُوسَى ثَلَاثًا، قَالَ سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ۔

(توراۃ کی تختیاں) اپنے ہاتھ سے لکھیں ف۱ تم مجھ کو ایسے کام پر ملامت کرتے ہو جو اللہ تعالیٰ نے میری پیدائش سے چالیس برس پہلے میری قسمت میں لکھ دیا تھا۔ آخر حضرت آدم علیہ السلام (بحث میں) حضرت موسیٰ پر غالب آئے (وہ کچھ جواب نہ دے سکے) سفیان نے (اسی اسناد سے) کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا۔ انھوں نے اعرج سے انھوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر یہی حدیث نقل کی۔

ف۱ ورنہ آج کیسے چین میں ہوتے نہ موت کی فکر نہ حشر کا دغدغہ ف۲ اتنا علم اور مرتبہ ہونے پر رکیک اعتراض کرتے ہو
ف۳ یہیں سے کتاب القدر کی مناسبت نکلی دوسری روایت میں یوں ہے آسمان زمین پیدا کرنے سے پہلے میری تقدیر میں لکھ دیا تھا۔

---

## بَابٌ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَى اللهُ۔

۶۰۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ: حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ فَأَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلَاةِ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ أَنَّ وَرَّادًا أَخْبَرَهُ بِهٰذَا ثُمَّ وَفَدْتُ

## باب۔ اللہ تعالیٰ کے دین کو کوئی روک نہیں سکتا

ہم سے محمد بن سنان نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح نے کہا ہم سے عبدہ بن ابی لبابہ نے انھوں نے وراد سے جو مغیرہ بن شعبہؓ کے منشی تھے انھوں نے کہا معاویہ بن ابی سفیانؓ نے مغیرہ کو خط لکھا تم مجھ کو وہ دعا لکھ بھیجو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فرض نماز کے بعد کیا کرتے تھے جو تم نے سنی ہے مغیرہؓ نے جواب میں مجھ سے لکھوایا۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے بعد یوں دعا مانگتے سنا اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی ساجھی نہیں یا اللہ جو تو دے (عنایت فرمائے) اس کو کوئی روک نہیں سکتا اور جس کو تو روک دے اس کو کوئی دے نہیں سکتا ف۱ اور تیرے سامنے دولت والے کی دولت کچھ کام نہیں آسکتی ف۲ اور ابن جریج نے کہا مجھ کو عبدہ بن ابی لبابہ نے خبر دی اور ان کو وراد نے جو مغیرہ بن شعبہ کے منشی تھے پھر یہی حدیث نقل کی۔ عبدہ نے کہا پھر میں پیغام لے کر معاویہ کے

بَعْدُ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَسَمِعْتُهُ يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ الْقَوْلِ۔

پاس گیا (شام کے ملک میں) میں نے خود ان سے سنا وہ لوگوں کو (نماز کے بعد) یہی دعا مانگنے کا حکم دیتے ۔ ف

ف یہیں سے کتاب القدر کی مناسبت نکلی ف۲ یا تدبیر کرنے والے کی تدبیر کچھ کارگر نہیں ہو سکتی ف۳ اس کو امام احمد اور امام مسلم نے وصل کیا ف۴ اس سند کے ذکر کرنے سے امام بخاری کی غرض یہ ہے کہ عبدہ کا سماع وراد سے ثابت کریں کیونکہ اگلی روایت عن عن کے ساتھ ہے اس میں سماع کی صراحت نہیں۔

---

بَابُ مَنْ تَعَوَّذَ بِاللهِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ۔ وَقَوْلِهِ تَعَالَى۔ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

باب ۔ بدقسمتی اور بدنصیبی سے پناہ مانگنا۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے پیغمبر کہہ میں صبح کے مالک کی پناہ چاہتا ہوں اس کی مخلوقات کی بدی سے ف

ف یہ آیت لاکر امام بخاری نے معتزلہ اور قدریہ کا رد کیا جو کہتے ہیں بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے کس لیے کہ اگر ایسا ہوتا تو اس کے افعال سے اللہ کی پناہ لینا بے معنی ہو جاتا۔

---

۶۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تَعَوَّذُوا بِاللهِ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ وَدَرَكِ الشَّقَاءِ وَسُوءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے سمی سے انھوں نے ابو صالح سے انھوں نے ابو ہریرہ رض سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا (لوگو) بلا اور آفت کی شدت اور بدبختی سے اور تقدیر کی خرابی اور دشمنوں کی ہنسی سے اللہ کی پناہ چاہو۔

---

بَابٌ يَحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ

باب ۔ اس آیت کا بیان کہ اللہ تعالیٰ بندے اور اس کے دل کے بیچ میں اڑ آتا ہے ف

ف یعنی کافر کو ایمان اور اطاعت کی طرف مائل نہیں ہونے دیتا اور مسلمان کو کفر اور معصیت کی طرف اس سے بھی تقدیر الٰہی کا ثبوت ہوتا ہے کہ کفر اور ایمان سب اس کے ارادے اور تقدیر سے ہیں۔

۶۱۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنْ

ہم سے محمد بن مقاتل ابو الحسن مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبد اللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو موسیٰ بن عقبہ نے انھوں نے سالم سے انھوں نے عبد اللہ بن عمر رض سے

عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: كَثِيْرًا مِمَّا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ۔

انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں قسم کھایا کرتے نہیں مقلب القلوب (یعنی دلوں کو پھیرنے والے) کی قسم۔

---

۶۱۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ وَ بِشْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِابْنِ صَيَّادٍ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا، قَالَ الدُّخُّ قَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ: ائْذَنْ لِي فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ قَالَ: دَعْهُ إِنْ يَكُنْ هُوَ فَلَا تُطِيقُهُ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ هُوَ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ

ہم سے علی بن حفص اور بشر بن محمد نے بیان کیا دونوں نے کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انھوں نے زہری سے انھوں نے سالم سے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صیاد سے فرمایا (یہ قصہ اوپر گذر چکا ہے) بتلا میرے دل میں کیا ہے، میں نے تیرے (آزمانے کے لیے) دل میں ایک بات ٹھان لی ہے ابن صیاد نے کہا ف دخ ہے آپ نے فرمایا چل دت بس تو اپنی بساط سے تھوڑے بڑھ سکتا ہے حضرت عمرؓ نے عرض کیا حکم ہو تو اس کی گردن اڑا دوں ف۲ آپ نے فرمایا نہیں جانے دے اگر یہ (ملعون) دجال ہے تب تو تو اس کو مار ہی نہیں سکے گا اور اگر یہ دجال نہیں ہے (دوسرا شخص ہے) تو اس کا مار ڈالنا ناحق خون کرنا تیرے لیے اچھا نہیں ف۳

ف آپ نے اس آیت کو ٹھانا تھا یوم تاتی السماء بدخان مبین ف۲ غرض کم جہاں پاک آئندہ دجال کا اندیشہ ہی نہ رہے ف۳ اس حدیث کی مناسبت کتاب القدر سے یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ دجال ہے تب تو تو اس کو مار ہی نہ سکے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے تقدیر یوں لکھ دی ہے کہ دجال قیامت کے قریب نکلے گا۔ لوگوں کو گمراہ کرے گا اس کی تقدیر کے خلاف تو نہیں کر سکتا۔

---

بَابٌ قُلْ لَنْ يُصِيبَنَا إِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا، قَضَى، قَالَ مُجَاهِدٌ بِفَاتِنِينَ: بِمُضِلِّينَ إِلَّا مَنْ كَتَبَ اللّٰهُ أَنَّهُ يَصْلَى الْجَحِيمَ، قَدَّرَ فَهَدَى قَدَّرَ الشَّقَاءَ وَالسَّعَادَةَ وَهَدَى

باب۔ (سورۂ توبہ کی) اس آیت کا بیان اے پیغمبر کہہ دے ہم کو وہی درپیش آئے گا جو اللہ تعالیٰ نے ہماری قسمت میں لکھ دیا ہے اور مجاہد نے بفاتنین کی تفسیر میں کہا ف تم کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے مگر اس کو جس کی قسمت میں اللہ نے دوزخ لکھ دی ہے اور (مجاہد نے اس آیت کی

الْأَنْعَامَ لِمَرَاتِعِهَا۔

تفسیر میں) کہا وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَى یعنی جس نے نیک بختی اور بدبختی سب تقدیر میں لکھ دی اور جس نے جانوروں کو ان کی چراگاہ بتلائی۔

ف۱ جو سورۂ والصافات میں ہے اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا ف۲ جو سورۂ اعلیٰ میں ہے اس کو فریابی نے وصل کیا

۶۱۳۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحَنْظَلِيُّ، أَخْبَرَنَا النَّضْرُ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي الْفُرَاتِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الطَّاعُونِ فَقَالَ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ فَجَعَلَهُ اللَّهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَكُونُ فِي بَلَدٍ يَكُونُ فِيهِ وَيَمْكُثُ فِيهِ لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَلَدِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ۔

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم سے داؤد بن ابی الفرات نے بیان کیا انھوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انھوں نے یحییٰ بن یعمر سے ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا طاعون کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا یہ تو اللہ تعالیٰ کا ایک عذاب تھا وہ اپنے جن بندوں پر چاہتا تھا اتارتا تھا لیکن مومنوں کے لیے اس کو رحمت کر دیا ہے جو مومن بندہ ایسے شہر میں ہو جہاں طاعون آئے پھر وہ صبر کر کے ثواب کی امید پر وہیں ٹھہرا رہے اور اس کو یقین ہو کہ قسمت کا لکھا ضرور پورا ہو گا اگر وہ طاعون میں مبتلا نہ ہو گا۔

ف یعنی کیا بلا ہے، بیماری ہے یا عذاب ہے طاعون کا ذکر اوپر گذر چکا ہے وہ ایک ورم ہے جو بغل یا گردن وغیرہ میں ظاہر ہوتا ہے پہلے سخت بخار لاحق ہوتا ہے دوسرے یا تیسرے روز ورم نمودار ہو جاتا ہے اس میں سخت سوزش ہوتی ہے اور مریض اسی دن یا ایک روز بعد دنیا سے رخصت ہو جاتا ہے آجکل یہ عارضہ جس کو عذاب الٰہی یا رحمت الٰہی کہنا چاہیے ہمارے ملک میں پھیلا ہوا ہے۔

بَابُ وَمَا كُنَّا لِنَهْتَدِيَ لَوْلَا أَنْ هَدَانَا اللَّهُ، لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ۔

باب - اللہ کا (سورۂ اعراف میں) یہ فرمانا اگر اللہ تعالیٰ ہم کو رستہ نہ بتلاتا تو ہم کبھی سیدھا رستہ (ہدایت کا) نہ پاتے اور (سورۂ زمر میں) یہ فرمانا اگر اللہ مجھ کو ہدایت کرتا تو میں بھی پرہیزگار ہوتا ف۱

ف ان آیتوں کو لاکر امام بخاری نے معتزلہ اور قدریہ کے مذہب کا رد کیا ہے کیونکہ ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہدایت اور گمراہی دونوں خدا کی طرف سے ہیں امام ابومنصور نے کہا معتزلہ سے تو کافر بہتر ہوگا جو آخرت میں یوں کہے گا۔ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدَانِیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ۔

---

۶۱۴- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ هُوَ ابْنُ حَازِمٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَنْقُلُ مَعَنَا التُّرَابَ وَ هُوَ يَقُولُ وَاللهِ۔

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم کو جریر بن حازم نے خبر دی انھوں نے ابواسحاق سبیعی سے انھوں نے براء بن عازبؓ سے انھوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ خندق کے دن ہمارے ساتھ مل کر بہ نفس نفیس مٹی ڈھو رہے تھے اور اشعار پڑھتے جاتے تھے۔

لَوْلَا اللهُ مَا اهْتَدَيْنَا
وَلَا صُمْنَا وَلَا صَلَّيْنَا
فَأَنْزِلَنْ سَكِينَةً عَلَيْنَا
وَثَبِّتِ الْأَقْدَامَ إِنْ لَاقَيْنَا
وَالْمُشْرِكُونَ قَدْ بَغَوْا عَلَيْنَا
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةً أَبَيْنَا

اے خدا اگر تو نہ ہوتا تو نہ ملتی ہم کو راہ
اور نہ روزے رکھتے ہوتے اور نہ پڑھتے ہم صلوٰۃ
اب اتار ہم پر تسلی اے شہ عالی صفات
پاؤں جما دے لڑائی میں عنایت کر ثبات
بے سبب ہم پر یہ کافر ظلم سے چڑھ آئے ہیں
فتنے میں کافر ہو سنتے نہیں ہم ان کی بات

ف یہ حدیث اوپر غزوہ خندق میں گزر چکی ہے اس حدیث سے مسلمانوں کو نصیحت لینا چاہیے کہ قومی کاموں میں اعلیٰ ادنیٰ سب برابر ہیں بادشاہ سے لے کر ایک غریب تک سب کو اپنے ہاتھ پاؤں سے محنت کرنا چاہیے اور قومی اور دینی کاموں میں شیخی کرنا اسلام کا شیوہ نہیں دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بذات خود صحابہ کے ساتھ مٹی ڈھوئی اب ان ٹٹ پونجیے دنیا کے بادشاہوں کی کیا حقیقت رہی جو اپنی شان بلند سمجھیں اس شہنشاہ کے سامنے دنیا کے بادشاہ اور غریب سب یکساں ہیں اس حدیث کی مناسبت کتاب القدر سے ظاہر ہے کیونکہ حدیث سے یہ نکلا کہ ہدایت اور گمراہی سب خدا ہی کی طرف سے ہے وہ جس کو چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے۔

---

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت رحم والا ہے مہربان

# كِتَابُ الْأَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

# کتاب قسموں اور نذروں کے بیان میں

قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى - لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللّٰهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُمُ الْأَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعِمُونَ أَهْلِيكُمْ أَوْ كِسْوَتُهُمْ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ أَيْمَانِكُمْ إِذَا حَلَفْتُمْ وَاحْفَظُوا أَيْمَانَكُمْ، كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ -

اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا اللہ تم کو لغو اور لایعنی قسموں پر نہیں پکڑنے کا وا بلکہ ان قسموں پر پکڑے گا جو تم پکی طور سے کھاؤ وا اس کا اتار اگر تم قسم توڑ ڈالو) دس مسکینوں کو معمولی کھانا کھلانا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلایا کرتے ہو یا دس مسکینوں کو کپڑا پہنانا یا ایک بردہ آزاد کرنا جس سے یہ کوئی بات نہ ہو سکے وہ تین روزے رکھے تمہاری قسم کا یہی کفارہ (اتار) ہے اور ایسا کرو اپنی قسموں کا خیال رکھو اللہ تعالیٰ اپنے حکم تم پر اسی طرح کھول کر بیان کرتا ہے اس لیے تاکہ تم اس کا شکر کرو۔

وا جو بے قصد اور بے ارادہ عادت کے طور پر زبان سے نکل جاتی ہے - امام ابوحنیفہ رح نے کہا لغو قسم وہ ہے کہ آدمی ایک بات کو سچ سمجھ کر اس پر قسم کھالے پھر وہ جھوٹ نکلے وا یعنی قسم کی نیت سے آئندہ کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے لیے۔

---

٦١٥- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمْ يَكُنْ يَحْنَثُ فِي يَمِينٍ قَطُّ حَتّٰى أَنْزَلَ اللّٰهُ كَفَّارَةَ الْيَمِينِ وَقَالَ: لَا أَحْلِفُ عَلٰى يَمِينٍ فَرَأَيْتُ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي

ہم سے محمد بن مقاتل ابوالحسن مروزی نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عائشہ رض سے انھوں نے کہا (میرے والد) ابوبکر صدیق کبھی اپنی قسم نہیں توڑتے تھے (بلکہ اس کو پورا کرتے تھے) یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے قسم کا کفارہ اتارا اس وقت کہنے لگے اب اگر میں کسی بات کی قسم کھاؤں گا اور اس کا خلاف کرنا بہتر سمجھوں گا تو جو کام بہتر ہے وہ کروں گا قسم کا کفارہ دے دوں گا۔

---

٦١٦- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ مُحَمَّدُ ابْنُ الْفَضْلِ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ

ہم سے ابوالنعمان محمد بن فضل سدوسی نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن حازم نے کہا ہم سے امام حسن بصری

حازم: حدثنا الحسن: حدثنا عبد الرحمن بن سمرة قال: قال النبي صلى الله عليه وسلم يا عبد الرحمن بن سمرة لا تسئل الإمارة فإنك إن أوتيتها عن مسئلة وكلت إليها وإن أوتيتها من غير مسئلة أعنت عليها وإذا حلفت على يمين فرأيت غيرها خيرا منها فكفر عن يمينك، وائت الذي هو خير۔ ف

نے کہا ہم سے عبدالرحمن بن سمرہ نے انھوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبدالرحمن حکومت (عہدے خدمت) کی درخواست نہ کر اگر درخواست پر تجھ کو ملے گی تو اللہ تعالیٰ اپنی مدد تجھ سے اٹھالے گا تو جان تیرا کام جانے اور جو بن درخواست کے ملے گی تو اللہ تیری مدد کرے گا اور جب تو کسی بات کی قسم کھائے پھر اس کے خلاف کرنا اچھا سمجھے تو اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہ کام جس کو اچھا سمجھے کر لے

ف اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ قسم توڑنے سے پہلے بھی کفارہ دے سکتا ہے۔ کفارہ دے کر پھر قسم توڑے جیسے قسم توڑ کر کفارہ دینا بھی درست ہے اہل حدیث اور امام مالک اور شافعی و جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن امام ابوحنیفہ کہتے ہیں قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کرنا کافی نہیں۔

---

۶۱۷۔ حدثنا أبو النعمان: حدثنا حماد بن زيد عن غيلان بن جرير عن أبي بردة عن أبيه قال: أتيت النبي صلى الله عليه وسلم في رهط من الأشعريين أستحمله فقال والله لا أحملكم وما عندي ما أحملكم عليه، قال، ثم لبثنا ما شاء الله أن نلبث، ثم أتي بثلاث ذود غر الذرى فحملنا عليها فلما انطلقنا قلنا أو قال بعضنا والله لا يبارك لنا أتينا النبي صلى الله عليه وسلم نستحمله فحلف أن لا يحملنا ثم حملنا فارجعوا بنا إلى

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انھوں نے غیلان بن جریر سے انھوں نے ابوبردہ بن موسیٰ سے انھوں نے اپنے والد ابوموسیٰ اشعری سے، انھوں نے کہا میں اور کئی اشعری آدمیوں کے ساتھ سواری مانگنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں تو تم کو سواری نہیں دوں گا۔ پھر جتنی دیر اللہ کو منظور تھا ہم ٹھہرے رہے اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تین اونٹ عمدہ سفید کوہان والے آئے آپ نے وہ اونٹ ہم کو عنایت فرمائے جب ہم اونٹ لے کر چلے تو آپس میں کہنے لگے خدا کی قسم یہ اونٹ تو ہمارے لیے راس نہ آئیں گے (مبارک نہ ہوں گے) کیونکہ جب ہم نے آپ سے سواری مانگی تھی تو آپ نے قسم کھا کر فرمایا تھا میں تم کو سواری نہیں دینے

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَأَتَيْنَاهُ فَقَالَ: مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللهُ حَمَلَكُمْ وَ إِنِّي وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي۔

باوجود اس کے آپ نے ہم کو سواری دی (شاید غفلت میں آپ کو اپنی قسم یاد نہ رہی) بھائی لوٹ چلو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حال عرض کرو۔ خیر ہم لوٹ کر آئے ف۲ فرمایا میری قسم سچی رہی ٹوٹی نہیں، کیونکہ میں نے یہ سواری تم کو نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی اور میرا تو یہ حال ہے خدا کی قسم اگر اللہ کو منظور ہو تو میں ایک بات کی قسم کھا لیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور وہ کام کرتا ہوں جو بہتر معلوم ہوتا ہے یا وہ کام کرتا ہوں جو بہتر ہے اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں ف۳

ف۱ آپ سے سواری مانگی یہ غزوہ تبوک کا ذکر ہے ف۲ اور آپ سے عرض کیا کہ آپ نے ایسی قسم کھائی تھی ف۳ یہ راوی کا شک ہے کہ یوں فرمایا یا یوں فرمایا خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں طرح فرمایا مطلب یہ ہے کہ دونوں طرح جائز ہے پہلے کفارہ دے پھر قسم توڑے یا پہلے قسم توڑے پھر کفارہ دے جیسے اوپر گزر چکا۔

---

۶۱۸۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ قَالَ هَذَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَاللهِ لَأَنْ يَلِجَّ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ آثَمُ لَهُ عِنْدَ اللهِ مِنْ أَنْ يُعْطِيَ كَفَّارَتَهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ۔

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الرزاق نے خبر دی کہا ہم کو معمر نے انھوں نے ہمام بن منبہ سے انھوں نے کہا یہ حدیث وہ ہے جو ابو ہریرہ نے ہم سے بیان کی انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے، آپ نے فرمایا ہم مسلمان لوگ دنیا میں تو اگلی امتوں کے بعد آئے ہیں لیکن قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے اور آپ نے یہ بھی فرمایا اگر کوئی اپنے گھر والوں کے باب میں اپنی قسم پر اڑا رہے (جس سے اس کے گھر والوں کو نقصان ہوتا ہو) تو وہ خدا کے نزدیک اس سے زیادہ گناہ گار ہوگا اگر اپنی قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کرے جو اللہ نے مقرر کیا ہے۔

ف۱ سب سے پہلے بہشت میں جائیں گے۔

---

۶۱۹۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ

ہم سے اسحاق (ابن راہویہ یا ابن منصور) نے بیان کیا

إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَلَجَّ فِي أَهْلِهِ بِيَمِينٍ فَهُوَ أَعْظَمُ إِثْمًا لِيَبَرَّ يَعْنِي الْكَفَّارَةَ

کہا ہم سے یحییٰ بن صالح نے کہا ہم سے معاویہ بن سلام نے انھوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے ابوہریرہ رض سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گھر والوں کے مقدمہ میں اپنی قسم پر اڑا رہے (اور اس سے گھر والوں کو تکلیف پہنچتی ہو) تو یہ گناہ اس سے بڑھ کر ہے کہ اپنی قسم کو توڑ ڈالے اور کفارہ دے اس کو چاہیے کہ (قسم توڑ ڈالے،) لوگوں کے ساتھ بھلائی کرے ف۲

ف جیسے کہتے ہیں "آزردن دل دوستان جہل و کفارہ یمین سہل" مطلب یہ ہے کہ جب کوئی آدمی غصے میں آن کر ایسی بات کی قسم کھالے جس سے اس کے گھر والوں یا دوست آشنا کو ضرر پہنچتا ہو تو ایسی قسم کو توڑ ڈالنا بہتر ہے اس سے اتنا گناہ نہ ہو گا جتنا اس قسم پر اڑے رہنے سے گناہ ہو گا کیونکہ قسم توڑنے میں جو گناہ ہوتا ہے وہ کفارے سے اتر جاتا ہے اور قسم پر اڑے رہنے سے اپنے گھر والوں یا بھائی مسلمانوں کو تکلیف دینا ہے وہ سخت گناہ ہے۔ ع
مباش درپے آزار و ہرچہ خواہی کن کہ در شریعت ما غیر ازین گناہے نیست۔

ف۲ بعضے نسخوں میں یوں ہے فهو اعظم اثما ليس تغني الكفارة تو ترجمہ یوں ہو گا یہ قسم پر اڑے رہنا بڑا گناہ ہے جس کا اتار نہیں۔

---

## بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْمُ اللهِ۔

باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا وَايْمُ اللهِ ف

ف یہ بھی قسم کا لفظ ہے مالکیہ اور حنفیہ کا یہی قول ہے امام احمد سے بھی صحیح روایت یہی ہے شافعی کہتے ہیں اگر قسم کی نیت ہو تب قسم ہو گی ورنہ قسم نہ ہو گی۔

۶۲۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمْرَتِهِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انھوں نے اسمٰعیل بن جعفر سے انھوں نے عبداللہ بن دینار سے انھوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بھیجا اور اس کا سردار اسامہ بن زید کو مقرر کیا اب بعضے لوگ (عیاش بن ابی ربیعہ وغیرہ) اسامہ کی سرداری پر اعتراض کرنے لگے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے (خطبہ سنایا) فرمایا تم لوگ اگر

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطْعَنُونَ فِي إِمْرَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ وَأَيْمُ اللّٰهِ إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَإِنَّ هٰذَا لَمِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ۔

اسامہ رض کی سرداری پر اعتراض کرتے ہو تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے اس سے پہلے تم اس کے باپ (زید بن حارثہ) کی سرداری پر اعتراض کرتے رہے وایم اللہ زید سرداری کے لائق تھا اور سب سے زیادہ میرے پسندیدہ لوگوں میں سے تھا اب اس کے بعد اسامہ (اس کا بیٹا) ان لوگوں میں سے ہے جو مجھ کو بہت پسند ہیں۔ ف۳

ف۱ یہ وہی لشکر تھا جو جیش اسامہ کہلاتا ہے جس کو آپ نے وفات کے قریب بھیجنا چاہا تھا حالانکہ اس لشکر میں ابوبکر رض اور عمر رض اور بڑے بڑے صحابہ شریک تھے مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ بن زید کو سردار بنایا تھا یہ قصہ کتاب الجہاد میں گزر چکا ہے ف۲ کہنے لگے بوڑھے بوڑھے لوگ ہوتے ہوئے آپ نے ایک نوجوان کو سردار بنایا۔
ف۳ یہ حدیث مناقب زید بن حارثہ میں گزر چکی ہے۔

بَابٌ كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ سَعْدٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ وَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاهَا اللّٰهِ إِذًا يُقَالُ وَاللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَتَاللّٰهِ۔

باب۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر کیونکر قسم کھاتے تھے اور سعد بن ابی وقاص نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور ابوقتادہ نے کہا ابوبکر صدیق رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس یوں کہا لاہا اللہ اذاً ف۱ امام بخاری نے کہا قسم میں واللہ۔ باللہ۔ تاللہ سب طرح سے کہتے ہیں۔

ف۱ یہ حدیث اوپر جنگ حنین کے قصے میں موصولاً گزر چکی ہے جس میں یہ بیان تھا کہ ابوقتادہ رض نے ایک کافر کو مارا تھا لیکن اس کے ہتھیار سامان وغیرہ ایک دوسرا شخص مانگ رہا تھا اس وقت حضرت ابوبکر صدیق نے قسم کھا کر عرض کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ایسا کرنے والے نہیں کہ اللہ کے ایک شیر کو جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑے محروم کر دیں اور تجھ کو اس کا سامان دلا دیں۔

٦٢١۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: كَانَتْ

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا انھوں نے سفیان ثوری سے انھوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انھوں نے سالم سے انھوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انھوں نے

يَمِينُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوبِ۔

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یوں قسم کھایا کرتے تھے نہیں مقلب القلوب (دلوں کو پلٹنے والے) کی قسم ف

ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ صفات اللہ کی قسم کوئی کھائے تو وہ بھی شرعی قسم ہوگی یعنی اس میں کفارہ لازم ہوگا بعضوں نے کہا یہ ان صفات میں ہے جو اللہ تعالیٰ سے خاص ہیں جیسے مقلب القلوب۔ خالق السموات والارض وغیرہ۔

---

۶۲۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، إِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ (وضاح یشکری) نے انھوں نے عبدالملک بن عمیر سے انھوں نے جابر بن سمرہ رض سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اب جو قیصر (روم کا بادشاہ) ہے وہ مرا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ اور اب جو کسریٰ (ایران کا بادشاہ) ہے وہ مرا تو اس کے بعد دوسرا کوئی کسریٰ نہ ہوگا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ان دونوں (ملکوں کو فتح کر لو گے ان) کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے ف

ف اس میں ایک بڑا معجزہ ہے آپ کا جیسا آپ نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا، ایران اور روم دونوں مسلمانوں نے فتح کر لیے ان کے خزانے سب ہاتھ آئے۔

---

۶۲۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلَا كِسْرَى بَعْدَهُ وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفَقَنَّ كُنُوزُهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب بن ابی حمزہ نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی کہ ابوہریرہ رض نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہاں یہ کسریٰ مرا تو اس کے بعد دوسرا کوئی کسریٰ نہ ہوگا اور جہاں یہ قیصر مرا تو اس کے بعد دوسرا قیصر نہ ہوگا (اب دونوں سلطنتوں کا خاتمہ ہے) قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے۔

---

۶۲۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا

مجھ سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبدہ نے

عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا

خبر دی انھوں نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عائشہ رض سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا محمدؐ کی امت والو! خدا کی قسم اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں (کہ آخرت میں آدمی پر جو جو مصیبتیں آنے والی ہیں) تو بہت کم ہنستے اکثر روتے رہتے۔

---

۶۲۵- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حَيْوَةُ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو عَقِيلٍ زُهْرَةُ بْنُ مَعْبَدٍ أَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ عَبْدَ اللهِ بْنَ هِشَامٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآنَ يَا عُمَرُ۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو حیوہ بن شریح نے کہا مجھ سے ابو عقیل زہرہ بن معبد نے انھوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے سنا انھوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ حضرت عمر رض کا ہاتھ تھامے ہوئے تھے حضرت عمر رض نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ سب سے زیادہ مجھ کو محبوب ہیں ایک میرے نفس سے زیادہ تو میں نہیں کہہ سکتا آپ نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تمہارا ایمان اس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا جب تک تم اپنے نفس سے بھی زیادہ مجھ سے محبت نہ رکھو، یہ سن کر حضرت عمر رض نے عرض کیا اگر یہ بات ہے تو اب تو آپ میرے نفس سے بھی زیادہ مجھ کو محبوب ہیں آپ نے فرمایا ہاں عمر رض اب تیرا ایمان پورا ہوا ف

ف مسلمانو! اس حدیث میں ذرا غور کرو اگر اپنا ایمان پورا کرنا چاہتے ہو تو تمام جہان عزیز و اقارب، استاد پیر یا مرشد امام یا مجتہد یہاں تک کہ اپنی ذات سے بھی زیادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھو۔ محبت کے معنی یہ نہیں ہیں کہ زبان سے کہہ لیا یا انگلیاں آپ کا نام آتے وقت چوم لیں یا نعتیہ قصائد تصنیف کر دیے یا مجلس میں پڑھوا دیے یا ولادت کا ذکر آنے وقت تعظیم کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے یہ سب رسمی ادعا ہے پروردگار کے سامنے کچھ کام نہیں آنے کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ایمانیہ کام آئے گی وہ یہ کہ آپ کے ارشاد پر جان و مال عزیز و اقربا

پیرو مرشد مجتہد امام سب کو فدا کر کے جہاں یہ معلوم ہو گیا کہ آپ نے ایسا فرمایا یا ایسا کیا بس آپ کے قول کے تابعدار بن جائے اسی پر عمل کر کے اس کے مخالف جو قول یا فعل ہو اس کو چھپر پر پھینک مارے گوز شتر کی طرح بے وقعت اور لغو سمجھے اس وقت ایمان پورا ہوگا۔

---

۶۲۶- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا، أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ تَكَلَّمْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا قَالَ مَالِكٌ وَالْعَسِيفُ الْأَجِيرُ زَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انھوں نے ابو ہریرہ رضہ اور زید بن خالد رضہ سے ان دونوں نے بیان کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دو شخص (نام نامعلوم) جھگڑتے آئے ایک کہنے لگا (یا رسول اللہ) اللہ کی کتاب کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجئے دوسرا جو زیادہ سمجھدار تھا وہ کہنے لگا. جی ہاں یا رسول اللہ، اللہ کی کتاب کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجئے اور مجھے بات کرنے کی اجازت دیجئے ف آپ نے فرمایا اچھا بیان کر اس نے بیان کیا کہنے لگا میرا بیٹا اس شخص کے پاس نوکر تھا امام مالک نے کہا حدیث میں عسیف کا لفظ ہے اس کا معنی وہی ہے نوکر اس نے کیا کیا اس کی جورو سے زنا کی اب عالم لوگوں نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ میرا بیٹا سنگسار کیا جائے میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی (اس شخص کو) دے کر اپنے بیٹے کی جان بچالی. پھر اس کے بعد جو میں نے (دوسرے) عالموں سے پوچھا تو انھوں نے کہا تیرے بیٹے کو سو کوڑے پڑنا چاہئیں اور ایک سال تک دیس نکالا البتہ اس کی جورو سنگسار ہونی چاہیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر اور فریق ثانی کا بھی اقبال معلوم کر کے) یوں ارشاد فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا اپنی بکریاں اور لونڈی تو واپس لے لے پھر آپ نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگوائے

غَرَّبَهُ عَامًا وَ أَمَرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ رَجَمَهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

ایک سال تک دلیں سے باہر رہنے کا حکم دیا اور انیس بن ضحاک اسلمی سے فرمایا تو اس دوسرے شخص کی جورو کے پاس جا اگر وہ زنا کا اقبال کرے تو اس کو سنگسار کر ڈال۔ انیس اس کے پاس گئے اس سے پوچھا اس نے زنا کا اقبال کیا تب انھوں نے اس کو سنگسار کر ڈالا۔

ف چونکہ اس نے واقعات بیان کرنے کی اجازت مانگی اس کو زیادہ سمجھ دار کہا۔

---

۶۲۷۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا وَهْبٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي يَعْقُوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَمُزَيْنَةُ وَجُهَيْنَةُ خَيْرًا مِنْ تَمِيمٍ وَعَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ وَغَطَفَانَ وَأَسَدٍ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالُوا: نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ خَيْرٌ مِنْهُمْ۔

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا مجھ سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے محمد بن ابی یعقوب سے انھوں نے عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بھلا بتلاؤ اگر اسلم اور غفار اور مزینہ اور جہینہ کے قبیلے والے تمیم اور عامر اور غطفان اور اسد والے سے بہتر ہوں تو پھر تو تمیم اور عامر بن صعصعہ اور غطفان اور اسد والے گھاٹے میں رہے اور نقصان میں پڑے رہا نہیں؟ انھوں نے کہا بے شک آپ نے فرمایا قسم اس پروردگار کی ف جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک تمیم اور عامر اور غطفان اور اسد والے ان سے بہتر ہیں۔

ف یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے۔

---

۶۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ عَامِلًا فَجَاءَهُ الْعَامِلُ حِينَ فَرَغَ مِنْ عَمَلِهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، هٰذَا

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو عروہ نے خبر دی ان کو ابوحمید ساعدی نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے، (زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے) ایک تحصیلدار بھیجا (عبداللہ بن لتبیہ اس کا نام تھا) وہ اپنا کام پورا کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ کر آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ یہ تو آپ کا ہے اور مسلمانوں کا (یعنی زکوٰۃ کا مال ہے) اور یہ مجھ

لَكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي فَقَالَ لَهُ أَفَلَا قَعَدْتَ فِي بَيْتِ أَبِيكَ وَأُمِّكَ فَنَظَرْتَ أَيُهْدَى لَكَ أَمْ لَا، ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ الْعَامِلِ نَسْتَعْمِلُهُ فَيَأْتِينَا فَيَقُولُ: هٰذَا مِنْ عَمَلِكُمْ وَهٰذَا أُهْدِيَ لِي أَفَلَا قَعَدَ فِي بَيْتِ أَبِيهِ وَأُمِّهِ فَنَظَرَ هَلْ يُهْدَى لَهُ أَمْ لَا، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَغُلُّ أَحَدُكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا جَاءَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهُ عَلَى عُنُقِهِ إِنْ كَانَ بَعِيرًا جَاءَ بِهِ لَهُ رُغَاءٌ وَإِنْ كَانَتْ بَقَرَةً جَاءَ بِهَا لَهَا خُوَارٌ وَإِنْ كَانَتْ شَاةً جَاءَ بِهَا تَيْعَرُ فَقَدْ بَلَّغْتُ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ ثُمَّ رَفَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ حَتَّى إِنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى عُفْرَةِ إِبْطَيْهِ فَقَالَ أَبُو حُمَيْدٍ وَقَدْ سَمِعَ ذٰلِكَ مَعِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلُوهُ۔

کو تحفہ کے طور پر ملا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اپنے ماں یا باوا کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا پھر دیکھتا کوئی تجھ کو تحفہ دیتا ہے یا نہیں۔ شام کو نماز کے بعد آپ خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے پہلے تشہد پڑھا اللہ تعالیٰ کی جیسی چاہیئے ویسی تعریف کی پھر فرمایا اما بعد تحصیلداروں کا عجب حال ہے ہم ان کو مقرر کرتے ہیں پھر تحصیل کر کے لوٹ کر آتے ہیں تو کہتے ہیں یہ مال تو سرکاری تحصیل کا ہے اور یہ مجھ کو تحفے کے طور پر ملا ہے بھلا یہ لوگ اپنے میّا باوا کے گھر کیوں نہیں بیٹھے رہتے دیکھیں اس وقت ان کو کوئی تحفہ دیتا ہے یا نہیں؟ قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے جو کوئی تم میں سے زکوٰۃ کے مال میں سے کچھ چرائے گا تو قیامت کے دن اس کو اپنی گردن پر لادے ہوئے آئیگا اگر اونٹ ہوگا وہ بڑبڑ کر رہا ہوگا اس کو لے کر آئے گا اگر گائے ہوگی وہ بھیں بھیں کر رہی ہوگی اس کو لے کر آئے گا دیکھو اگر بکری ہوگی وہ میں میں کر رہی ہوگی اس کو لے کر آئے گا۔ دیکھو میں تو پروردگار کا حکم تم کو پہنچا چکا ابوحمید ساعدی کہتے ہیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ اتنے اٹھائے کہ ہم کو آپ کی بغلوں کی سفیدی دکھائی دینے لگی ابوحمید کہتے ہیں یہ حدیث میرے ساتھ زید بن ثابت نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی ان سے پوچھ لو۔

---

٦٢٩ ـ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا هِشَامٌ هُوَ ابْنُ يُوسُفَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

مجھ سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی انھوں نے معمر سے انھوں نے ہمام بن منبہ سے انھوں نے ابوہریرہؓ سے انھوں نے کہا حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس

وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَلَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا۔

کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر تم لوگوں کو وہ باتیں (وہ مشکلات جو آخرت میں پیش آئیں گی) معلوم ہو جائیں، تو بہت رؤو اور کم ہنسو۔

---

۶۳۰۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنِ الْمَعْرُورِ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، قُلْتُ مَا شَأْنِي، أَيُرَى فِيَّ شَيْءٌ مَا شَأْنِي فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ فَمَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْكُتَ وَتَغَشَّانِي مَا شَاءَ اللهُ، فَقُلْتُ مَنْ هُمْ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے انھوں نے معرور بن سوید سے انھوں نے ابوذر رض سے انھوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا آپ اس وقت کعبے کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے فرما رہے تھے کعبے کے مالک کی قسم یہ لوگ ٹوٹے میں آگئے (تباہ ہوئے) کعبے کے مالک کی قسم یہ لوگ ٹوٹے میں آگئے میں نے پوچھا میرا حال تو فرمایئے مجھ میں بھی کوئی نقصان کی بات ہے میرا حال تو فرمایئے آخر میں آپ کے پاس بیٹھ گیا آپ یہی فرما رہے تھے مجھ سے چپ نہ رہا گیا اللہ کو جو منظور تھا (یعنی بیقراری اور اضطراب) وہ مجھ پر طاری ہو گیا میں پوچھ اٹھا یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ کون لوگ ہیں آپ نے فرمایا وہی لوگ ہیں جن کے پاس مال و دولت بہت ہے البتہ ان میں وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جو اپنے مال کو ادھر ادھر (سامنے داہنے بائیں خرچ کرتے رہیں۔ (اللہ کی راہ میں دیتے رہیں)

---

۶۳۱۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: قَالَ سُلَيْمَانُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا۔ انہوں نے عبدالرحمٰن اعرج سے انھوں نے ابوہریرہ رض سے انھوں نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلیمان پیغمبر علیہ السلام نے کہا خدا کی قسم میں آج رات کو نوّے عورتوں کے پاس جاؤں گا ان سے صحبت کروں گا ہر ایک عورت ایک لڑکا جنے گی جو سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا ان کا رفیق کہنے

اللهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: إِنْ شَاءَ اللهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَأَيْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ۔

لگا انشاء اللہ کہو وہ بھول گئے، انشاء اللہ نہیں کہا اور رات سب عورتوں کے پاس گئے مگر کسی کو پیٹ نہیں رہا، ایک عورت کو پیٹ رہا وہ بھی ادھورا بچہ جنی۔ قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے اگر انشاء اللہ کہتے تو سب عورتیں ایک ایک بچہ جنتیں اور سب (بچے بڑے ہو کر) گھوڑے پر سوار ہو کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے۔

---

۶۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَقَةٌ مِنْ حَرِيرٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَتَدَاوَلُونَهَا بَيْنَهُمْ وَيَعْجَبُونَ مِنْ حُسْنِهَا وَلِينِهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَعْجَبُونَ مِنْهَا قَالُوا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَمَنَادِيلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنْهَا لَمْ يَقُلْ شُعْبَةُ وَإِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم سے ابو الاحوص نے انھوں نے ابو اسحاق سبیعی سے انہوں نے براء بن عازب سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ریشمی کپڑا تحفہ بھیجا گیا لوگ اس کو دست بدست لینے لگے اور اس کی نرمی اور خوش نمائی پر تعجب کرنے لگے آپ نے فرمایا کیا تم تعجب کرتے ہو اس پر؟ انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے سعد بن معاذ کے منہ پونچھنے کے رومال بہشت میں اس سے عمدہ ہیں اس حدیث کو شعبہ اور اسرائیل نے بھی ابو اسحاق سے روایت کیا اس میں یہ نہیں ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ف

ف شعبہ کی روایت کو امام بخاری نے مناقب میں اور اسرائیل کی روایت کو لباس میں وصل کیا۔

---

۶۳۳ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ هِنْدَ بِنْتَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا كَانَ مِمَّا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انھوں نے یونس سے انھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے عروہ ابن زبیر نے بیان کیا حضرت عائشہ نے کہا ہند بنت عتبہ بن ربیعہ (معاویہؓ کی ماں) نے عرض کیا یا رسول اللہ ساری زمین پر جتنے ڈیرے والے ہیں (یعنی عرب لوگ جو اکثر ڈیروں اور خیموں میں رہا کرتے) ان میں

أَهْلُ أَخْبَاءٍ أَوْ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَائِكَ أَوْ خِبَائِكَ شَكَّ يَحْيَى ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ أَهْلُ أَخْبَاءٍ أَوْ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ أَخْبَائِكَ أَوْ خِبَائِكَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَيْضًا وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ قَالَتْ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مِسِّيكٌ فَهَلْ عَلَيَّ حَرَجٌ أَنْ أُطْعِمَ مِنَ الَّذِي لَهُ قَالَ: لَا، إِلَّا بِالْمَعْرُوفِ۔

کسی کا ذلیل اور خوار ہونا مجھ کو اتنا پسند نہیں تھا جتنا آپ کا ف۱ یحییٰ بن بکیر راوی کو شک ہے (کہ ڈیرے کا لفظ بہ صیغہ مفرد کہا یا بہ صیغہ جمع) اب کوئی ڈیرے والا یا ڈیرے والے ان کو عزت اور آبرو حاصل ہونا مجھ کو آپ کے ڈیرے والوں سے زیادہ پسند نہیں ہے (یعنی اب آپ کی اور مسلمانوں کی سب سے زیادہ خیر خواہ ہوں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابھی کیا ہے تو اور زیادہ خیر خواہ بنے گی ف۲ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے پھر ہند کہنے لگی یا رسول اللہ ابو سفیان تو ایک بخیل آدمی ہے مجھ پر گناہ تو نہیں ہونے کا اگر میں اس کے مال میں سے (اپنے بال بچوں کو) کھلاؤں، آپ نے فرمایا نہیں اگر دستور کے موافق خرچ کرے ف۳

ف۱ کیونکہ ہند کا باپ عتبہ جنگ بدر میں حضرت امیر حمزہ کے ہاتھ سے مارا گیا تھا ہند کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سخت عداوت تھی یہاں تک کہ جب حمزہ رضؓ جنگ احد میں شہید ہوئے تو ہندہ نے ان کا جگر نکال کر چبایا بعد اس کے جب مکہ فتح ہوا تو اسلام لائیں۔ ف۲ اسلام کی محبت تیرے دل میں اور زیادہ ہوتی جائے گی۔ ف۳ یہ حدیث اوپر کتاب النفقات میں گزر چکی ہے۔

---

٦٣٤ ـ حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُضِيفٌ ظَهْرَهُ إِلَى قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ يَمَانٍ إِذْ قَالَ لِأَصْحَابِهِ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُونُوا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: أَفَلَمْ

ہم سے احمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے شریح بن مسلمہ نے کہا ہم سے ابراہیم بن یوسف بن اسحاق نے انھوں نے اپنے والد سے انہوں نے (دادا) ابو اسحاق سبیعی سے انھوں نے کہا میں نے عمرو ابن میمون سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے عبداللہ بن مسعود رضؓ نے کہا ایسا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک چمڑے کے یمنی ڈیرے پر ٹیکا دیئے ہوئے تھے اتنے میں آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا تم اس بات پر خوش ہو کہ بہشت والوں میں چوتھائی تم لوگ ہو انھوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا تم اس بات پر خوش ہو کہ بہشت

تَرْضَوْا أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

والوں کی تہائی تم لوگ ہو انھوں نے کہا ہاں آپ نے فرمایا قسم اس (پروردگار) کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے مجھ کو امید ہے کہ بہشت والوں کے آدھے لوگ تم ہو گے ف

ف یعنی بہشت میں آدھے آدمی مسلمان ہوں گے آدھے میں دوسری باقی امتیں۔

---

۶۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ يُرَدِّدُهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ وَكَأَنَّ الرَّجُلَ يَتَقَالُّهَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسعید خدریؓ سے انہوں نے کہا رات کو ایک شخص نے (خود ابوسعیدؓ نے) دوسرے شخص (قتادہ بن نعمان) کو بار بار قل ہو اللہ پڑھتے سنا جب صبح ہوئی تو ابوسعیدؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ سے بیان کیا گویا انھوں نے اس سورت کا پڑھنا کم درجہ خیال کیا کیونکہ مختصر سورت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اس (پروردگار) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ سورت تو تہائی قرآن کے برابر ہے (یعنی اجر و ثواب میں) ف

ف تو جس نے تین بار یہ سورت پڑھی گویا اس نے سارا قرآن شریف پڑھا اتنا ثواب پائے گا۔

---

۶۳۶۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا حَبَّانُ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَتِمُّوا الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ بَعْدِ ظَهْرِي إِذَا مَا رَكَعْتُمْ وَإِذَا مَا سَجَدْتُمْ۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے حبان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ بن دعامہ نے کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دیکھو رکوع اور سجدے کو پورا کرو (اچھی طرح سے ادا کرو) قسم اس (پروردگار) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم کو (نماز میں) جب تم رکوع اور سجدہ کرتے ہو پیٹھ کے پیچھے سے دیکھتا ہوں ف

ف یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے یہ آپ کی خصوصیت تھی حق تعالیٰ نے آپ کو پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھنے کی قوت عطا فرمائی تھی۔

---

۶۳۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنَ الأَنْصَارِ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَهَا أَوْلَادٌ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّكُمْ لَأَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ، قَالَهَا ثَلَاثَ مِرَارٍ۔

ہم سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انھوں نے ہشام بن زید سے انھوں نے اپنے دادا انس بن مالک رض سے انھوں نے کہا انصار کی ایک عورت (جس کا نام معلوم نہیں ہوا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اس کی اولاد بھی اس کے ساتھ تھی آپ نے فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم انصاری لوگ سب لوگوں سے زیادہ میرے محبوب ہو تین بار آپ نے یہی ارشاد فرمایا ف

ف انصاری لوگوں نے کام ہی ایسا کیا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ ان کو چاہتے تھے انہی لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ملک میں جگہ دی آپ کے ساتھ ہو کر اسلام کے دشمنوں سے لڑے۔ اسلام کو جو کچھ قوت حاصل ہوئی وہ سب انصاریوں کی طفیل سے پھر آپ کی وفات کے بعد بھی انصاری ہی لوگوں نے آپ کے اہلبیت سے محبت رکھی اور اسی محبت پر ان کا خاتمہ ہوا۔ رضی اللہ عنہم۔

---

## بَابٌ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ۔

## باب۔ باپ دادا کی قسم کھانا منع ہے۔

۶۳۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَسِيرُ فِي رَكْبٍ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ: أَلَا إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللهِ أَوْ لِيَصْمُتْ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انھوں نے امام مالک سے انھوں نے نافع سے انھوں نے عبداللہ بن عمر رض سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رض سے ملے وہ چند سواروں میں جا رہے تھے اپنے باپ کی قسم کھا رہے تھے آپ نے فرمایا دیکھو اللہ تعالیٰ تم کو باپ دادا کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے ف جو شخص قسم کھانا چاہے یا تو اللہ کی قسم کھائے یا خاموش رہے اللہ کے سوا اور کسی کی قسم نہ کھائے ۲؎ ف

ف ابن ابی شیبہ نے نکالا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی تم میں عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی قسم کھائے تو بھی تباہ

ہوگا اور عیلے تمہارے باپ دادا سے بہتر ہیں اب یہ جو ایک حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ افلح وابیہ ان صدق تو ابن عبدالبر نے کہا یہ لفظ منکر ہے صحیح روایتوں میں نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں صحیح مسلم میں ایک حدیث میں ہے بابیک لأُنبئنك اولاحدثنك اور ابوبکر صدیق نے کہا وابیک مالیلك بلیل سارق۔ اب اس کا جواب یوں دیا ہے کہ بے اختیاری میں یہ لفظ زبان سے نکل گئے" عمدًا اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھانا منع ہے بعضوں نے کہا یہ حدیثیں ممانعت سے پہلے کی ہیں۔ ف۲ دوسری حدیث میں ہے کہ جو شخص اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھائے وہ کافر یا مشرک ہوگیا اس کو ترمذی نے نکالا اور کہا حسن ہے حاکم نے کہا صحیح ہے یہ حدیث آپ نے اس وقت فرمائی جب ایک شخص نے کعبے کی قسم کھائی تھی اب اختلاف اس میں ہے کہ یہ نہی تحریمی ہے یا تنزیہی۔ مالکیہ اس کو مکروہ کہتے ہیں۔ حنابلہ حرام کہتے ہیں جمہور شافعیہ کراہت تنزیہی کے قائل ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ اختلاف اس میں ہے جب عادت کے طور پر زبان سے سوا اللہ کے دوسرے کسی کی قسم نکل جائے۔ جیسے ہمارے ملک میں بھی لوگ کہتے ہیں آپ کے سر کی قسم باوا کی قسم، دادا کی قسم، پیر مرشد کی قسم، حافظ نے کہا اگر غیر اللہ کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی طرح دل میں رکھ کر اس کی قسم کھائے تب تو حرام ہے اور ایسا کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور اگر یہ اعتقاد نہ ہو بلکہ جتنی اس کی واقعی عظمت ہے اتنا ہی اعتقاد رکھ کر قسم کھائے تو کافر نہ ہوگا اور نہ یہ قسم منعقد ہوگی یعنی اس کے توڑنے میں کفارہ واجب نہ ہوگا۔ ماوردی نے کہا اگر حاکم کسی غیر اللہ کی قسم دے تو اس کا معزول کرنا واجب ہے کیونکہ وہ جاہل ہے حکومت کے لائق نہیں۔

---

۶۲۹۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ سَالِمٌ قَالَ ابْنُ عُمَرَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ: فَوَاللَّهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا مُنْذُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا، قَالَ مُجَاهِدٌ أَوْ أَثَارَةٍ مِنْ عِلْمٍ يَأْثُرُ عِلْمًا تَابَعَهُ عُقَيْلٌ وَالزُّبَيْدِيُّ وَإِسْحَاقُ الْكَلْبِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انھوں نے یونس سے انھوں نے ابن شہاب سے سالم نے کہا عبداللہ بن عمر رضؓ نے کہا میں نے حضرت عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا اللہ تم کو باپ دادا کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے حضرت عمر رضؓ کہتے ہیں جب سے میں نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی میں نے نہ اپنی طرف سے غیر اللہ کی قسم کھائی نہ کسی دوسرے کی زبانی نقل کی ف۱ مجاہد نے کہا (اس کو فریابی نے وصل کیا)، (سورۂ احقاف میں جو اثارۃ من علم ہے اس کا معنے یہ ہے کہ علم کی کوئی بات نقل کرتا ہو، ف۲ یونس کے ساتھ اس حدیث کو عقیل اور محمد بن ولید زبیدی اور اسحاق بن یحیٰی کلبی نے بھی زہری سے روایت کیا ف۳ اور سفیان بن عیینہ اور معمر نے اس کو زہری سے روایت

ابْنِ عُمَرَ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ۔

کیا انھوں نے سالم سے انھوں نے ابن عمرؓ سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے حضرت عمرؓ کو غیر اللہ کی قسم کھاتے سنا ف۱

ف یعنی اور کسی نے جو غیر اللہ کی قسم کھائے میں نے اس کا کلام حکایت کے طور پر بھی نقل نہیں کیا ف۲ حدیث میں جو اثرا کا لفظ آیا ہے تو امام بخاری نے اس کی مناسبت سے اثارۃ کی تفسیر بیان کر دی اس لیے کہ دونوں کا مادہ ایک ہے ف۳ عقیل کی روایت کو ابونعیم نے اور زبیدی کی روایت کو نسائی نے اور کلبی کی روایت کو ان کے مشیخہ میں وصل کیا ف۴ سفیان بن عیینہ کی روایت کو حمیدی نے اپنی مسند میں اور معمر کی روایت کو ابوداؤد نے وصل کیا۔

---

۶۴۰۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُسْلِمٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن مسلم نے کہا ہم سے عبداللہ بن دینار نے کہا میں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپ داداوں کی قسم مت کھاؤ۔

---

۶۴۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّيْمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ هٰذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ وَبَيْنَ الْأَشْعَرِيِّينَ وُدٌّ وَإِخَاءٌ فَكُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ فِيهِ لَحْمُ دَجَاجٍ وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مِنَ الْمَوَالِي فَدَعَاهُ إِلَى الطَّعَامِ فَقَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهُ فَقَالَ قُمْ فَلَأُحَدِّثَنَّكَ عَنْ ذَاكَ إِنِّي أَتَيْتُ

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب بن عبدالمجید ثقفی نے انھوں نے ایوب سختیانی سے انھوں نے ابوقلابہ اور قاسم تیمی سے انھوں نے زہدم سے (جو جرم قبیلے کے تھے) انھوں نے کہا جرم قبیلے والوں اور اشعری لوگوں میں دوستی تھی اور برادری تھی ایک بار ایسا ہوا ہم لوگ ابوموسیٰ اشعری کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں کھانا ان کے سامنے لایا گیا ان میں مرغی کا گوشت وہاں بنو تیم قبیلے کا بھی ایک شخص سرخ رنگ والا موجود تھا شاید وہ غلاموں میں سے تھا خیر ابوموسیٰؓ نے ان کو بھی کھانے کے لیے بلایا۔ وہ کہنے لگا میں نے مرغی کو نجاست کھاتے دیکھا اس لیے مجھ کو اس سے نفرت آتی ہیں نے قسم کھائی کہ اب مرغی کا گوشت نہیں کھانے کا۔ ابوموسیٰ نے کہا ارے اٹھ تو میں

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ نَسْتَحْمِلُهُ
فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِي
مَا أَحْمِلُكُمْ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَسَأَلَ
عَنَّا فَقَالَ: أَيْنَ النَّفَرُ الْأَشْعَرِيُّونَ؟
فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى
فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قُلْنَا مَا صَنَعْنَا
حَلَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَا يَحْمِلُنَا وَمَا عِنْدَهُ مَا يَحْمِلُنَا
ثُمَّ حَمَلَنَا تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ وَاللَّهِ لَا نُفْلِحُ
أَبَدًا فَرَجَعْنَا إِلَيْهِ فَقُلْنَا لَهُ
إِنَّا أَتَيْنَاكَ لِتَحْمِلَنَا فَحَلَفْتَ أَنْ
لَا تَحْمِلَنَا وَمَا عِنْدَكَ مَا تَحْمِلُنَا
فَقَالَ: إِنِّي لَسْتُ أَنَا حَمَلْتُكُمْ وَ
لَكِنَّ اللَّهَ حَمَلَكُمْ، وَاللَّهِ لَا أَحْلِفُ عَلَى
يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا
إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا

تجھ سے اس مقدمہ میں (یعنی قسم کا علاج کرلے میں) ایک حدیث بیان کروں گا۔ ہوا یہ کہ میں اور کئی اشعری لوگوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگنے گیا آپ نے فرمایا خدا کی قسم میں تم کو سواری نہیں دینے کا، میرے پاس سواری نہیں ہے۔ اس کے بعد کیا ہوا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لوٹ کے کچھ اونٹ آئے آپ نے پوچھا وہ اشعری لوگ کہاں گئے؟ (جو مجھ سے سواری مانگتے تھے) یہ سن کر ہم لوگ حاضر ہوئے آپ نے (نہایت عمدہ) سفید کوہان والے پانچ اونٹ ہمارے حوالے کیے جب ہم اونٹ لے کر آپ کے پاس سے چلے تو آپس میں یوں کہنے لگے یہ ہم نے کیا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قسم کھالی تھی کہ ہم کو سواری نہیں دینے کے باوجود اس کے آپ نے ہم کو سواری دی ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غفلت میں رکھا آپ کو قسم یاد نہیں دلائی خدا کی قسم ہم کبھی مراد والے نہیں ہونے کے۔ (کیونکہ اللہ کے پیغمبر کو دھوکہ دیا) یہ گفتگو ہونے پر ہم پھر لوٹ کر آئے اور آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے ہم آپ کے پاس اس لیے آئے تھے کہ آپ ہم کو سواری عنایت فرمائیں لیکن آپ نے قسم کھائی تھی میں سواری نہیں دینے کا اور آپ کے پاس سواری تھی بھی نہیں ؂۱ اب جو آپ نے ہم کو سواری دی تو شاید غفلت میں آپ کو اپنی قسم کا خیال نہیں رہا آپ نے (ہمارے جواب میں) فرمایا (نہیں مجھ کو قسم یاد تھی) بات یہ ہے کہ میں نے تم کو یہ سواری نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور خدا کی قسم میں تو جب کسی بات کی قسم کھا لیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو بہتر بات کر لیتا ہوں اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں ؂۲

؂۱ آپ دیتے کیا ؂۲ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم کھانے کا اس میں ذکر ہے بلکہ دو بار ذکر ہے ایک بار تو پہلے غصے میں دوسری بار خوشی میں اور دونوں بار آپ

نے اللہ کی قسم کھائی ۔

## بَابٌ ـ لَا يُحْلَفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى وَلَا بِالطَّوَاغِيتِ ـ

## باب ۔ لات اور عزیٰ یا بتوں کی قسم کھانا کیسا ہے ف

ف ہر چند غیر اللہ کی مطلق قسم کھانا منع ہے مگر لات اور عزّیٰ یا دوسرے بتوں اور اوتاروں اور ٹھاکروں کی جن کو مشرک پوجتے ہیں اور زیادہ منع بلکہ سخت حرام ہے کیونکہ اس میں کفار کی مشابہت ہوتی ہے بعضوں نے کہا اگر ان کی تعظیم کی نیت سے کھائے گا تو کافر ہو جائے گا اور اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ جو کوئی ایسا کرے وہ پھر سے تجدید ایمان کرے یعنی کلمہ توحید پڑھے قسطلانی نے کہا لات اور عزی کی قسم کھانے والے کی عورت اس سے جدا ہو جائے گی اور وہ کافر ہو جائے گا اس کا قتل درست ہو گا یا نہیں اس میں کلام ہے حافظ نے کہا اسی طرح جو کوئی یوں قسم کھائے گا اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی یا اسلام سے بیزار ہوں یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیزار ہوں یا مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو تو اس کو بھی استغفار کرنا چاہیے اور ایسی قسم لغو ہوگی اور اس میں کوئی کفارہ واجب نہ ہوگا ۔

٦٤٢ ـ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ فَقَالَ فِي حَلِفِهِ: بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَ أُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ ـ

مجھ سے عبداللہ بن محمد مسندی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انھوں نے زہری سے انھوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انھوں نے ابوہریرہ رض سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص (اللہ کے سوا اور کسی کی قسم کھائے جیسے لات اور عزیٰ کی تو وہ لا الٰہ الا اللہ کہے اور جو اپنے دوست سے کہے آؤ تم ہم جوا کھیلیں تو وہ خیرات نکالے (کفارہ کے طور پر کچھ صدقہ دے)

## بَابٌ مَنْ حَلَفَ عَلَى الشَّيْءِ وَإِنْ لَمْ يُحَلَّفْ ـ

## باب ۔ بن قسم دیے قسم کھانا ف

ف یہ مضمون اور پر کئی حدیثوں میں سے نکلتا ہے ۔ بعضے شافعیہ نے اس کو بھی مکروہ جانا ہے لیکن ان کا قول صحیح نہیں ہے امام بخاری نے یہ باب لا کر ان کا رد کیا ۔

٦٤٣ ـ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث

اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ يَلْبَسُهُ فَيَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمَى بِهِ ثُمَّ قَالَ: وَاللَّهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

بن سعد نے انھوں نے نافع سے انھوں نے ابن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنائی آپ اس کو پہنا کرتے تھے اور نگینہ اندر ہتھیلی کی طرف رکھتے لوگوں نے بھی (آپ کے دیکھا دیکھی سونے کی انگوٹھیاں) بنوائیں اس کے بعد آپ منبر پر بیٹھے اور انگوٹھی اتار ڈالی فرمایا میں یہ انگوٹھی پہنا کرتا تھا اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھتا تھا پھر وہ انگوٹھی پھینک دی، فرمانے لگے خدا کی قسم اب میں اس کو کبھی نہیں پہننے کا، لوگوں نے بھی یہ دیکھ کر اپنی اپنی انگوٹھیاں (اتار کر) پھینک دیں۔ ف

ف ترجمۂ باب اس سے نکلا کہ آپ نے قسم کھا کر فرمایا اب میں انگوٹھی نہیں پہننے کا حالانکہ آپ کو کسی نے قسم نہیں دی تھی قسطلانی نے کہا شافعیہ نے جو بغیر قسم دیئے قسم کھانا مکروہ رکھا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جہاں کوئی ضرورت اور مصلحت نہ ہو۔

---

بَابُ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزَّى فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى الْكُفْرِ

باب۔ جو شخص اسلام کے سوا اور کسی (مذہب ملت) پر ہونے کی قسم کھائے تو کیا حکم ہے ف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ حدیث بھی موصولاً گذر چکی ہے جو شخص لات اور عزیٰ کی قسم کھائے وہ لاالٰہ الا اللہ کہے لیکن اس کو کافر نہیں فرمایا۔ ف۲

ف مثلاً یوں کہے اگر میں یہ کام کروں تو میں یہودی ہوں یا نصرانی یا پارسی یا آریہ یا برہمو سماج یا بدھ وغیرہ پھر وہ کام کرے باب کی حدیث سے تو یہ نکلتا ہے کہ کافر ہو جائے گا۔ بعضوں نے کہا یہ بطور تہدید کے آپ نے فرمایا اگر اس کے دل میں اس دین کی تعظیم نہ ہو تو کافر نہ ہو گا لیکن اگر قسم کھاتے وقت اس کی نیت یہ ہو کہ میں جب یہ کام کروں تو اس مذہب کو خوشی سے اختیار کر لوں گا اس صورت میں فوراً کافر ہو جائے گا اور صحیح یہ ہے کہ ایسا کہنے سے قسم منعقد نہ ہوگی نہ کفارہ لازم ہوگا لیکن امام اوزاعی اور ثوری اور حنفیہ اور امام احمد اور اسحاق کے نزدیک قسم منعقد ہو جائے گی اور کفارہ لازم ہوگا۔

ف۲ امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ لات اور عزیٰ کی قسم کھانے والے کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحۃً کافر نہیں فرمایا اور نہ پورے طور سے ایمان لانے کا حکم دیتے صرف یہ فرمایا کہ لاالٰہ الا اللہ کہہ لے پس معلوم ہوا کہ جب تک غیر اللہ کی تعظیم مثل اللہ کے اس کی نیت میں نہ ہو آدمی غیر اللہ کی قسم کھانے سے کافر نہیں ہوتا اس طرح اس قسم میں بھی کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں کافر نہ ہوگا جب تک اس کی نیت میں یہ نہ ہو کہ اسلام کے سوا دوسرا کوئی دین حق

ہے امام بخاری کے ایسا کہنے سے ان لوگوں کا رد ہو گیا جو کہتے ہیں حلف بغیر اللہ مطلقاً شرک اور کفر ہے۔ جیسے ہمارے زمانے میں بعضے غلو کرنے والوں نے اختیار کیا ہے۔

---

٦٤٤- حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ أَسَدٍ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ مِلَّةِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ وَلَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ رَمَى مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ۔

ہم سے معلی بن اسد نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے انھوں نے ایوب سے انھوں نے ابوقلابہ سے انھوں نے ثابت بن ضحاک سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسلام کے سوا اور کسی مذہب ملت پر ہو جانے کی قسم کھائے تو وہ ایسا ہی ہو جائے گا[1] اور جو شخص کسی چیز سے اپنے تئیں مار ڈالے (مثلاً ہتھیار سے یا زہر سے) تو دوزخ میں[2] اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا اور مسلمان پر لعنت کرنا اس کو مار ڈالنے کے برابر ہے اسی طرح مسلمان کو کافر کہنا بھی اس کو مار ڈالنے کے برابر ہے۔

ف[1] یعنی اسلام سے نکل کر اسی ملت کا ہو جائے گا ف[2] یعنی آخرت کی سزا اور عذاب میں۔

---

بَابٌ- لَا يَقُولُ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَهَلْ يَقُولُ أَنَا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي عَمْرَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ ثَلَاثَةً فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ أَرَادَ اللّٰهُ أَنْ يَبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ مَلَكًا فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ: تَقَطَّعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فَلَا بَلَاغَ لِي إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔

باب- یوں کہنا منع ہے جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں اور کیا کوئی شخص یوں کہہ سکتا ہے مجھ کو اللہ ہی کا آسرا ہے پھر آپ کا ف اور عمرو بن عاصم نے کہا (یہ حدیث موصولاً اخبار بنی اسرائیل میں گزر چکی ہے) ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن عبداللہ نے کہا ہم سے عبدالرحمن بن ابی عمرہ نے ان سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بنی اسرائیل میں تین شخص تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمانا چاہا (پھر سارا قصہ بیان کیا) فرشتے کو کوڑھی کے پاس بھیجا وہ اس سے کہنے لگا میری روزی کے سارے ذریعے کٹ گئے ہیں۔ اب اللہ ہی کا آسرا ہے۔ پھر تیرا۔ (یا اب اللہ ہی کی مدد درکار ہے پھر تیری)

ف امام بخاری پہلے مطلب کے لیے کوئی حدیث نہیں لائے حالانکہ اس باب میں صریح حدیثیں وارد ہیں کیونکہ وہ ان کی شرط پر نہ ہوں گی نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ نے روایت کی یوں کوئی نہ کہے جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں بلکہ یوں کہے اللہ چاہے پھر آپ چاہیں ایک روایت میں یوں ہے ایک یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا تم مسلمان شرک کرتے ہو یوں کہتے ہو جو اللہ نے چاہا اور تو نے چاہا اور کہتے ہو کعبہ کی قسم اس وقت آپ نے صحابہ کو حکم دیا یوں کہو جو اللہ چاہے پھر آپ چاہیں اور یوں کہو کعبے کے مالک کی قسم۔ ایک روایت میں ہے ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جو اللہ چاہے اور آپ چاہیں آپ نے فرمایا تو نے مجھ کو اللہ کا برابر والا کر دیا۔ یوں کہو اللہ چاہے بس۔ عبدالرزاق نے ابراہیم نخعی سے یوں نکالا۔ وہ یوں کہنا برا نہیں جانتے تھے جو اللہ چاہے پھر آپ چاہیں اور یوں کہنا مکروہ جانتے تھے۔ میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں اور آپ کی، البتہ یوں کہنے میں قباحت نہیں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں پھر آپ کی۔

---

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی- وَأَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ- وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَبُوْبَكْرٍ فَوَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّيْ بِالَّذِيْ أَخْطَأْتُ فِي الرُّؤْيَا قَالَ لَا تُقْسِمْ-

باب۔ اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نور میں) فرمانا یہ منافق اللہ کی بڑی بڑی قسمیں کھاتے ہیں۔ اور ابن عباس نے کہا (یہ حدیث کتاب التعبیر میں آگے موصولاً مذکور ہوگی) ابوبکر صدیق نے کہا اللہ کی قسم یا رسول اللہ مجھ سے بیان فرمایئے میں نے تعبیر دینے میں کیا غلطی کی آپ نے فرمایا قسم مت کھا۔

ف یہ حدیث لا کر امام بخاری نے اس کا رد کیا جو کہتا ہے قسم دینے سے قسم منعقد ہو جاتی ہے کیونکہ اگر قسم منعقد ہو جاتی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بیان کرتے کہ ابوبکر نے فلاں فلاں بات میں غلطی کی ہے اس لیے کہ آپ نے قسم کو سچا کرنے کا حکم دیا ہے بعضوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مصلحت سے ابوبکر کی قسم پوری نہیں کی اور پورا کرنا وہاں واجب ہے جہاں کوئی مفسدہ نہ ہو۔

---

٦٤٥- حَدَّثَنَا قَبِيْصَةُ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انھوں نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انھوں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے انھوں نے براء بن عازب سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے اشعث سے انھوں نے معاویہ بن سوید بن مقرن سے انھوں نے براءؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ۔ وسلم نے ہم کو قسم کھانے والے کو سچا کرنے کا حکم دیا ف

ف یعنی جو بات وہ چاہے اس کو پورا کرنے کا تاکہ اس کی قسم سچی ہو۔

۶۴۶۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: أَخْبَرَنَا عَاصِمٌ الْأَحْوَلُ سَمِعْتُ أَبَا عُثْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أُسَامَةَ أَنَّ ابْنَةً لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَيْهِ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَسَعْدٌ وَأُبَيٌّ أَنَّ ابْنِي قَدِ احْتُضِرَ فَاشْهَدْنَا فَأَرْسَلَ يَقْرَأُ السَّلَامَ وَيَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَمَا أَعْطَى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ فَقَامَ وَقُمْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَعَدَ رُفِعَ إِلَيْهِ فَأَقْعَدَهُ فِي حَجْرِهِ وَنَفْسُ الصَّبِيِّ تَقَعْقَعُ فَفَاضَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ مَا هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: هَذَا رَحْمَةٌ يَضَعُهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ مَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ۔

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے کہا ہم کو عاصم احول نے خبر دی کہا میں نے ابو عثمان نہدی سے سنا وہ اسامہ بن زید سے نقل کرتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی (حضرت زینب) نے آپ کو بلا بھیجا اس وقت آپ کے پاس میں تھا اور سعد بن عبادہ رضا اور ابی بن کعب رضا یہ بھی بیٹھے تھے صاحبزادی صاحبہ نے کہلا بھیجا کہ ان کا بچہ ف مرنے کے قریب ہے، آپ تشریف لائیے آپ نے ان کے جواب میں یوں کہلا بھیجا میرا اسلام کہو اور کہو سب اللہ کا مال ہے جو اس نے لے لیا اور جو عنایت فرمایا اور ہر چیز کی اس کے پاس مدت مقرر ہے صبر کرو اللہ سے ثواب کی امید رکھو۔ صاحبزادی صاحبہ نے قسم دے کر پھر کہلا بھیجا نہیں آپ ضرور تشریف لائیے اس وقت آپ اُٹھے ہم لوگ بھی آپ کے ساتھ اٹھے جب آپ (صاحبزادی) صاحبہ کے گھر پر پہنچے وہاں جا کر بیٹھے تو بچہ کو اٹھا کر آپ کے پاس لائے آپ نے اس کو گود میں بٹھا لیا وہ دم توڑ رہا تھا یہ حال دیکھ کر (دیکھ کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہ نکلے (آپ رونے لگے) سعد بن عبادہ رضا نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ رونا کیسا یہ تو آپ کی شان کے برخلاف ہے آپ نے فرمایا یہ رونا رحم کی وجہ سے ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے جس بندے کے دل میں چاہتا ہے رحم رکھتا ہے بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے انہی بندوں پر رحم کرے گا جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں۔ ف۲

ف علی بن ابی العاص یا عبداللہ بن عثمان رضا جو حضرت رقیہ رضا کے پیٹ سے تھے یا محسن بن حضرت فاطمہ زہرا یا امامہ بنت زینب ف۲ یہ حدیث اوپر کتاب الجنائز میں گزر چکی ہے یہاں امام بخاری اس کو اس لیے لائے کہ اس میں قسم دینے کا ذکر ہے

۶۴۷۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ تَمَسُّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انھوں نے ابن شہاب سے انھوں نے سعید بن مسیب سے انھوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان کے تین بچے مر جائیں تو اس کو دوزخ کی آگ چھوئے گی بھی نہیں مگر صرف قسم اتارنے کے لیے ف

ف قسم سے مراد اللہ کا یہ فرمودہ ہے وان منکم الا وارد ھا یعنی تم میں کوئی ایسا نہیں ہے جو دوزخ پر سے ہو کر نہ جائے۔

---

۶۴۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنِي غُنْدَرٌ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ سَمِعْتُ حَارِثَةَ ابْنَ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَأَبَرَّهُ وَأَهْلِ النَّارِ كُلُّ جَوَّاظٍ عُتُلٍّ مُسْتَكْبِرٍ۔

ہم سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا مجھ سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے معبد بن خالد سے کہا میں نے حارثہ بن وہب سے سنا وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں تم لوگوں کو بتلاؤں بہشتی کون لوگ ہیں ہر ایک غریب ناتواں جو اگر اللہ کے (فضل و کرم کے بھروسے پر) قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو سچا کرے (اس کا مطلب پورا کرے) اور دوزخی کون لوگ ہیں ہر ایک موٹا لڑا کو اینٹھو (مغرور)

---

## بَابٌ إِذَا قَالَ أَشْهَدُ بِاللَّهِ أَوْ شَهِدْتُ بِاللَّهِ۔

باب۔ اگر کسی نے کہا اشہد باللہ یا شہدت باللہ تو یہ قسم ہوگی یا نہیں؟ ف

ف حنفیہ اور حنابلہ کہتے ہیں قسم ہوگی اور شافعیہ نے اس کے خلاف کیا ہے۔

۶۴۹۔ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ؟ قَالَ: قَرْنِي

ہم سے سعد بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان بن عبدالرحمٰن نحوی نے انھوں نے منصور بن معتمر سے انھوں نے ابراہیم نخعی سے انھوں نے عبیدہ سلمانی سے انھوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کون لوگ بہتر ہیں آپ نے فرمایا

ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينَهُ وَيَمِينُهُ شَهَادَتَهُ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ وَكَانَ أَصْحَابُنَا يَنْهَوْنَا وَنَحْنُ غِلْمَانٌ أَنْ نَحْلِفَ بِالشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ۔

میرے زمانے کے (یعنی صحابہ) پھر جو ان کے بعد ہیں (یعنی تابعین) پھر جو ان کے بعد ہیں (یعنی تبع تابعین) پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قسم سے پہلے گواہی دیں گے اور گواہی سے پہلے قسم کھائیں گے ف۱ ابراہیم نخعی نے (اسی سند سے) کہا جب ہم بچے تھے تو ہمارے بزرگ ہم کو منع کرتے تھے کہ ہم گواہی یا عہد میں قسم کھائیں ف۲

ف۱ اس کی شرح اوپر گزر چکی ہے مطلب یہ ہے کہ گواہی دینے میں کوئی باک نہ ہوگا۔ نہ جھوٹ بولنے سے ڈریں گے جلدی میں پہلے قسم کھالیں گے پھر گواہی دیں گے کبھی گواہی دینے لگیں گے پھر قسم کھائیں گے ف۲ یعنی یوں کہیں اشہد باللہ یا علیّ عہد اللہ کیونکہ ایسے کلمے منہ سے نکالنے سے کہیں قسم کھانے کی عادت نہ پڑ جائے۔

---

## بَابُ عَهْدِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

## باب۔ جو شخص علیّ عہد اللہ کہے تو کیا حکم ہے ف۱

ف۱ یعنی اللہ کا عہد مجھ پر ہے میں فلانا کام کروں گا امام اوزاعی اور امام احمد اور اہل کوفہ کے نزدیک یہ قسم ہے اگر توڑے گا تو کفارہ دینا ہوگا اور شافعی اور اسحاق اور ابو عبیدہ نے کہا قسم نہیں ہے مگر جب نیت کرے قسم کی۔

۶۵۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ وَمَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَوْ قَالَ: أَخِيهِ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَصْدِيقَهُ: إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا قَالَ سُلَيْمَانُ فِي حَدِيثِهِ: فَمَرَّ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فَقَالَ: مَا يُحَدِّثُكُمْ عَبْدُ اللهِ قَالُوا لَهُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ نَزَلَتْ فِيَّ وَفِي صَاحِبٍ

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے انہوں نے شعبہ سے انھوں نے سلیمان بن اعمش اور منصور بن معتمر سے ان دونوں نے ابو وائل سے، انھوں نے عبداللہ بن مسعود سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص جھوٹی قسم کھائے کسی مسلمان کا مال (ناحق) مار لینے کو یا یوں فرمایا اپنے بھائی کا مال (ناحق) مار لینے کو تو وہ جب اللہ سے (حشر میں) ملے گا اللہ اس پر غصے ہوگا پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں اس کی تصدیق اتاری (سورۂ آل عمران میں) فرمایا ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا ف۱ اعمش نے اپنی روایت میں یوں کہا اس کے بعد اشعث بن قیس (صحابی) ادھر سے گزرے ف۲ انھوں نے لوگوں سے پوچھا عبداللہ تم سے کیا حدیث بیان کر رہے تھے انھوں نے بیان کیا اشعث نے کہا کہ یہ آیت تو

لِي فِي بِئْرٍ كَانَتْ بَيْنَنَا۔

میرے اور میرے ساتھی کے باب میں اتری ایک کنوئیں کا ہم دونوں میں جھگڑا تھا۔

ف آیت میں عہداللہ کا لفظ ہے اس سے امام بخاری نے باب کا مطلب نکالا ف عبداللہ بن مسعود رضہ بھی حدیث بیان کر رہے تھے۔

---

بَابُ الْحَلْفِ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَصِفَاتِهِ وَكَلِمَاتِهِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ، وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهَا، وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ وَقَالَ أَيُّوبُ وَعِزَّتِكَ لَا غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ۔

باب۔ اللہ کی عزت اور عظمت اور اس کی صفات اور کلام کی قسم کھانا ف اور ابن عباس نے کہا (اس کو خود امام بخاری نے توحید میں وصل کیا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرمایا کرتے تھے یا اللہ تیری عزت کی پناہ لیتا ہوں اور ابو ہریرہ رضہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ایک شخص دوزخ اور بہشت کے بیچ میں رہ جائے گا وہ یوں دعا کرے گا پروردگار (اتنا کر) میرا دوزخ کی طرف سے منہ پھرا دے بس قسم تیری عزت کی میں اور کوئی سوال نہیں کرنے کا اور ابو سعید نے کہا (یہ روایت بھی اسی حدیث میں گزر چکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرمائے گا یہ بھی لے اور اس کا دس گنا اور اور ایوب پیغمبر نے کہا (یہ حدیث کتاب الطہارۃ میں گزر چکی ہے موصولاً) پروردگار تیری عزت کی قسم میں تیری برکت سے تھوڑے بے پرواہ ہو سکتا ہوں۔

ف ان چیزوں کی قسم کا وہی حکم ہے جو اللہ تعالیٰ کی قسم کا ہے کیونکہ صفات ذات سے جدا نہیں ہیں صفات میں سب صفات آ گئے ذاتی ہوں جیسے علم قدرت عزت عظمت جلال وغیرہ یا فعلی ہوں جیسے اترنا چڑھنا آنا جانا بعضوں نے صفات ذاتی اور فعلی میں فرق کیا ہے۔ اور یہ کہا ہے کہ صفات فعلی کی قسم جب منعقد ہوگی جب قسم کی نیت ہو۔

---

۶۵۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُولُ هَلْ مِنْ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نے کہا ہم سے قتادہ نے انھوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ برابر یہی کہتی رہے گی اور کچھ ہے اور کچھ ہے؟ یہاں تک کہ

| | |
|---|---|
| مَزِيدٍ حَتّٰى يَضَعَ رَبُّ الْعِزَّةِ فِيهَا قَدَمَهُ فَتَقُولُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوَى بَعْضُهَا إِلٰى بَعْضٍ وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ۔ | پروردگار اپنا پاؤں اس میں رکھ دے گا ف۱ اس وقت کہنے لگے گی بس بس (میں بھر گئی) تیری عزت کی قسم اور سمٹ جائیگی اس حدیث کو شعبہ نے بھی قتادہ سے روایت کیا ہے ف۲ |

ف۱ اس حدیث میں اللہ تعالیٰ کے قدم کا اثبات ہے اہل حدیث اس کو تسلیم کرتے ہیں اور ید اور وجہ کی طرح اس کو ظاہری معنے پر محمول رکھتے ہیں لیکن مخلوقات کے قدم سے مشابہت نہیں دیتے اور پچھلے متکلمین نے اور صفات کی طرح اس کی بھی تاویل کی ہے وہ کہتے ہیں قدم سے اس کا حکم مراد ہے یا اس کا جوش بجھا دینا ف۲ یہ امام بخاری نے قتادہ کی تدلیس کا شبہ رفع کرنے کے لیے بیان کیا کیونکہ شعبہ انہی لوگوں سے روایت کرتے تھے جن کے سماع کا حال ان پر کھل جاتا۔

---

| | |
|---|---|
| بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ لَعَمْرُ اللّٰهِ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَعَمْرُكَ لَعَيْشُكَ | **باب۔ اللہ کے بقا کی قسم کھانا** ف۱ ابن عباس نے کہا (اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا) یہ جو (سورۂ حجر) میں فرمایا۔ لعمرك انهم لفي سكرتهم يعمهون یہاں عمرک سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مراد ہے (اللہ نے اس کی قسم کھائی) |

ف۱ حنفیہ اور مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک یہ قسم منعقد ہو جاتی ہے اور شافعیہ کے نزدیک نیت شرط ہے۔

---

| | |
|---|---|
| ۶۵۲۔ حَدَّثَنَا الْأُوَيْسِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ اللّٰهِ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الْإِفْكِ مَا | ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن کیسان سے انھوں نے ابن شہاب سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے حجاج بن منہال نے کہا ہم سے عبداللہ بن عمر نمیری نے کہا ہم سے یونس بن یزید ایلی نے کہا میں نے زہری سے سنا کہا میں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ سے ان سب نے حضرت عائشہؓ پر جو طوفان لگایا گیا تھا اس کا قصہ بیان کیا اور اللہ تعالیٰ نے جو ان کی پاکدامنی ظاہر کی ان میں سے ہر شخص نے حدیث کا ایک ایک ٹکڑا مجھ |

قالوا فبرأها الله وكل حدثني طائفة من الحديث فقام النبي صلى الله عليه وسلم فاستعذر من عبد الله بن أبي فقام أسيد ابن حضير فقال لسعد بن عبادة لعمر الله لنقتلنه۔

سے نقل کیا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور عبداللہ بن ابی بن سلول (منافق) کے مقابلہ میں لوگوں سے مدد چاہی یہ سن کر اسید بن حضیر (صحابی) کھڑے ہوئے اور سعد بن عبادہ سے کہنے لگے اللہ کے بقا کی قسم ہم اس کو مار ڈالیں گے۔

ف یہ حدیث پوری تفصیل کے ساتھ کتاب المغازی وغیرہ میں گزر چکی ہے۔

---

باب لا يؤاخذكم الله باللغو في أيمانكم ولكن يؤاخذكم بما كسبت قلوبكم والله غفور حليم۔

باب۔ اللہ تعالیٰ کا سورۂ بقرہ میں فرمانا اللہ تعالیٰ لغو قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرنے کا لیکن اس پر مواخذہ کرے گا جو تم اپنے دل سے قصد کرو اور اللہ بخشنے والا تحمل والا ہے۔ ف

ف لغو قسم وہ ہے جو عادتاً تاکید کلام کے طور پر زبان سے نکل جائے واللہ باللہ تاللہ جیسے بعضے لوگوں کا طریقہ ہوتا ہے باتوں میں واللہ باللہ کہتے جاتے ہیں ان کی نیت قسم کھانے کی نہیں ہوتی، امام ابو حنیفہ نے کہا لغو وہ قسم ہے کہ ایک بات کو آدمی سچ سمجھ کر اس پر قسم کھائے پھر وہ غلط نکلے تو یہ گذشتہ زمانہ سے خاص ہوئی بعضوں نے کہا مستقبل میں بھی لغو قسم ہو سکتی ہے ربیعہ اور مالک اور اوزاعی کا یہ قول ہے امام احمد سے اس باب میں دو روایتیں ہیں بعضوں نے کہا لغو قسم وہ ہے جو غصے میں کھائی جائے اب گزشتہ بات پر عموماً جھوٹی قسم کھائے یعنی اس کو جھوٹ جان کر تو اس کو یمین غموس کہتے ہیں یہ بہت سخت گناہ اور حنفیہ اور اکثر علماء کے نزدیک اس کا کفارہ نہیں ہوتا لیکن شافعیہ کے نزدیک اس میں کفارہ ہے۔

---

۶۵۳۔ حدثني محمد بن المثنى حدثنا يحيى عن هشام قال: أخبرني أبي عن عائشة لا يؤاخذكم الله باللغو في أيمانكم، قال قالت أنزلت في قوله لا والله وبلى والله

مجھ سے محمد بن مثنی نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انھوں نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے کہا مجھ کو والد نے خبر دی انھوں نے حضرت عائشہ سے انھوں نے کہا لا یؤاخذکم اللہ باللغو فی ایمانکم میں لغو قسم سے یہ مراد ہے آدمی کا باتوں میں، لا واللہ۔ بلیٰ واللہ۔ کہنا۔

---

بَابٌ إِذَا حَنِثَ نَاسِيًا فِي الْأَيْمَانِ۔ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى۔ وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيمَا أَخْطَأْتُمْ بِهِ، وَقَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ۔

باب۔ اگر قسم کھانے کے بعد بھولے سے اس کو توڑ ڈالے (تو کفارہ لازم ہوگا یا نہیں ؟) ف اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تم نے خطا کی اس میں تم پر گناہ نہیں اور فرمایا بھول چوک میں مجھ پر مواخذہ نہ کرو۔

ف اس میں اختلاف ہے حنفیہ اور مالکیہ کے نزدیک کفارہ دینا ہوگا اور امام احمد اور شافعی اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ کفارہ واجب نہ ہوگا۔ امام بخاری کا میلان اسی طرف معلوم ہوتا ہے۔

---

۶۵۴۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ قَالَ: إِنَّ اللّٰهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا وَسْوَسَتْ أَوْ حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَكَلَّمْ۔

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے مسعر بن کدام نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا ہم سے زرارہ بن اوفی نے انھوں نے ابوہریرہ رض سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری امت کو دل کا وسوسہ یا دل میں جو خطرہ آئے وہ معاف کر دیا ہے (اس پر مواخذہ نہ ہوگا) جب تک اس پر عمل نہ کرے یا زبان سے نکالے ف۔

ف امام بخاری نے بھول چوک کو بھی وسوسہ پر قیاس کیا ایک روایت میں صاف اس کی صراحت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کو بھول چوک معاف کر دی ہے اس کو ابن ماجہ نے نکالا مگر امام بخاری شاید اپنی شرط پر نہ ہونے سے اس حدیث کو نہ لا سکے۔

---

۶۵۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْهَيْثَمِ أَوْ مُحَمَّدٌ عَنْهُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شِهَابٍ يَقُولُ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ النَّحْرِ إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: كُنْتُ أَحْسِبُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا ثُمَّ

ہم سے عثمان بن ہیثم نے بیان کیا یا محمد بن یحییٰ ذہلی نے عثمان بن ہیثم سے (یہ امام بخاری کو شک ہے) انھوں نے ابن جریج سے کہا میں نے ابن شہاب سے سنا وہ کہتے تھے مجھ سے عیسیٰ بن طلحہ نے بیان کیا ان سے عبداللہ بن عمرو بن عاص نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دسویں تاریخ ذیحجہ کو خطبہ پڑھ رہے تھے، اتنے میں ایک شخص (نام نامعلوم) کھڑا ہوا کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میں نے سمجھا کہ (حج کا) فلانا کام فلا نے کام سے پہلے کرنا چاہیے (اور میں نے ویسا ہی کر لیا) پھر

قَامَ آخَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنْتُ أَحْسِبُ كَذَا وَكَذَا قَبْلَ كَذَا وَكَذَا لِهٰؤُلَاءِ الثَّلَاثِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ لَهُنَّ كُلِّهِنَّ يَوْمَئِذٍ فَمَا سُئِلَ يَوْمَئِذٍ عَنْ شَيْءٍ إِلَّا قَالَ: اِفْعَلْ وَلَا حَرَجَ۔

دوسرا شخص کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ میں سمجھا یہ کام اس سے پہلے کرنا چاہیے ان تین کاموں کی نسبت دونوں شخصوں نے پوچھا (یعنی حلق اور نحر اور رمی کی نسبت) آپ نے فرمایا اب کرلے کچھ حرج نہیں ان تینوں کاموں کی نسبت اس دن جو بات آپ سے پوچھی گئی آپ نے یہی فرمایا اب کرلے کچھ حرج نہیں ف

ف امام بخاری نے اس سے یہ نکالا کہ حج کے کاموں میں چوک پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کفارے کا حکم نہیں دیا نہ فدیہ کا، تو اسی طرح اگر قسم بھی چوک سے توڑ ڈالے تو کفارہ لازم نہ ہوگا۔

---

٦٥٦- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ ابْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زُرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: لَا حَرَجَ، قَالَ آخَرُ: حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ، قَالَ: لَا حَرَجَ، قَالَ آخَرُ: ذَبَحْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ، قَالَ: لَا حَرَجَ۔

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابوبکر بن عیاش نے انھوں نے عبدالعزیز بن رفیع سے انھوں نے عطاء بن ابی رباح سے انھوں نے ابن عباس سے انھوں نے کہا ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے رمی سے پہلے طواف الزیارہ کرلیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں دوسرا شخص بولا میں نے ذبح سے پہلے سر منڈوا لیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں تیسرا شخص بولا میں نے رمی سے پہلے ذبح کرلیا آپ نے فرمایا کچھ حرج نہیں۔

---

٦٥٧- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يُصَلِّي وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ فَجَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے کہا ہم سے عبیداللہ بن عمر نے انھوں نے سعید بن ابی سعید سے انھوں نے ابوہریرہ رض سے ایک شخص (خلاد بن رافع) مسجد (نبوی) میں آیا نماز پڑھنے لگا اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد کے گوشے میں تشریف رکھتے تھے نماز پڑھ کر اس نے آن کر آپ کو سلام کیا آپ نے فرمایا جا لوٹ جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز پڑھی

لَهُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ سَلَّمَ فَقَالَ: وَعَلَيْكَ، ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ، قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: فَأَعْلِمْنِي قَالَ: إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتَّى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا۔

ہی نہیں وہ پھر گیا دوبارہ نماز پڑھی (اور لوٹ کر آیا) آپ کو سلام کیا آپ نے جواب دیا فرمایا جا لوٹ جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی آخر تیسری بار میں اس نے کہا مجھ کو بتلایئے تو بھی (میں کیسے نماز پڑھوں) آپ نے فرمایا جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو پورا وضو کر اچھی طرح سے پھر قبلے کی طرف منہ کر کے اللہ اکبر کہہ اور جتنا آسانی سے قرآن پڑھ سکے اتنا قرآن پڑھ اس کے بعد اطمینان کے ساتھ رکوع کر پھر سر اٹھا تو سیدھا کھڑا ہو جا پھر اطمینان سے سجدہ کر پھر سر اٹھا اطمینان سے سیدھا بیٹھ جا پھر دوسرا سجدہ بھی اطمینان سے کر پھر سر اٹھا اور سیدھا کھڑا ہو جا اسی طرح ساری نماز میں کر۔ ف

ف یہ حدیث اوپر کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے اس کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے مگر شاید امام بخاری نے یہ روایت لا کر اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جو کتاب الصلوٰۃ میں گزرا اس میں یوں ہے کہ تیسری بار وہ شخص کہنے لگا قسم اس پروردگار کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا میں تو اس سے اچھی نماز نہیں پڑھ سکتا۔

---

۶۵۸۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ بْنُ أَبِي الْمَغْرَاءِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ هَزِيمَةً تُعْرَفُ فِيهِمْ فَصَرَخَ إِبْلِيسُ: أَيْ عِبَادَ اللَّهِ، أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ فَاجْتَلَدَتْ هِيَ وَأُخْرَاهُمْ فَنَظَرَ

ہم سے فروہ ابن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انھوں نے ہشام بن عروہ سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انھوں نے کہا ہوا یہ کہ جنگ احد میں (پہلے پہل) کافروں کو نمایاں شکست ہوئی اس وقت ابلیس ملعون نے یوں آواز دی خدا کے بندو پیچھے جو لوگ آرہے ہیں ان سے بچو یہ سنتے ہی آگے والے مسلمان پیچھے والوں پر پلٹ پڑے اور آپس ہی میں جنگ ہونے لگی حذیفہ بن یمان (صحابی) نے دیکھا

حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ فَإِذَا هُوَ بِأَبِيهِ فَقَالَ: أَبِي أَبِي قَالَتْ: فَوَاللَّهِ مَا احْتَجَزُوا حَتَّى قَتَلُوهُ فَقَالَ: حُذَيْفَةُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ، قَالَ عُرْوَةُ فَوَاللَّهِ مَا زَالَتْ فِي حُذَيْفَةَ مِنْهَا بَقِيَّةٌ حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ۔

لوگ ان کے والد کو (کافر سمجھ کر) مار ڈال رہے ہیں انھوں نے پکارا ابھی ارے بھائیو میرے والد ہیں (ان کو نہ مارو) مگر سنتا کون تھا حضرت عائشہ کہتی ہیں مسلمانوں نے ان کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ ان کا کام تمام کر دیا آخر حذیفہ ف۲ کہنے لگے اللہ تم کو بخشے خدا کی قسم حذیفہ جب تک زندہ رہے ان کے دل میں اس کا (یعنی اپنے باپ کے مارے جانے کا) رنج اور افسوس ہی رہا ف۳

ف ابلیس ملعون نے دھوکہ دیا پیچھے سے مسلمان آرہے تھے ان کو کافر بتلادیا اور آگے والے مسلمانوں کو ان سے ڈرایا۔ وہ گھبراہٹ میں اپنے ہی لوگوں پر پلٹ پڑے جنگ میں ایسے اتفاقات بہت ہوتے ہیں ف۲ ان مسلمانوں سے جنہوں نے ان کے باپ کو قتل کیا تھا ف۳ (ایک روایت میں بقیۃ خیر کا لفظ ہے تو ترجمہ یہ ہوگا کہ حذیفہ رض میں مرنے تک اس خیرو برکت کا اثر رہا یعنی اس دعا کا جو انھوں نے مسلمانوں کے لیے کی تھی کہ اللہ تم کو بخشے اس روایت کی مطابقت باب سے یوں ہے کہ حضرت عائشہ رض نے قسم کھا کر کہا فواللہ مازالت فی حذیفہ"۔ بعضوں نے کہا مطابقت اس طرح پر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مسلمانوں سے کوئی مواخذہ نہیں کیا جنہوں نے حذیفہ کے باپ کو چوک سے مار ڈالا تھا تو اس طرح بھول چوک سے اگر قسم توڑے تو بھی کفارہ واجب نہ ہوگا۔

---

۶۵۹۔ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عَوْفٌ عَنْ خِلَاسٍ وَمُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ نَاسِيًا وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ۔

مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے کہا مجھ سے عوف اعرابی نے انھوں نے خلاس بن عمرو اور محمد بن سیرین سے انھوں نے ابو ہریرہ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص روزے میں بھول کر کچھ کھالے وہ اپنا روزہ پورا کرے کیونکہ (اس نے خود نہیں کھایا بلکہ) اس کو اللہ تعالیٰ نے کھلایا پلایا ف

ف اس حدیث کی مطابقت اس طرح پر ہے کہ بھول کر کھا پی لینے سے جب روزہ نہیں ٹوٹتا تو اسی قیاس پر بھول کر قسم کے خلاف کرنے سے قسم بھی نہیں ٹوٹے گی۔

---

۶۶۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ بْنُ أَبِي إِيَاسٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی ذئب نے انھوں نے زہری سے انھوں

الزُّهْرِيِّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ قَالَ: صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ فَمَضٰى فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ انْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ فَكَبَّرَ وَسَجَدَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَسَلَّمَ۔

نے اعرج سے انھوں نے عبداللہ بن بحینہ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ظہر کی نماز پڑھائی اور دو رکعتیں پڑھ کر بیٹھے نہیں (بھولے سے) اٹھ کھڑے ہوئے پھر آپ نماز پڑھے گئے جب نماز پوری کر چکے اس وقت لوگ سلام کے منتظر تھے اتنے میں آپ نے سلام سے پہلے اللہ اکبر کہا اور سجدہ کیا پھر سجدے سے سر اٹھا کر اللہ اکبر کہا اور دوسرا سجدہ کیا پھر سر اٹھا کر سلام پھیرا ف

ف وجہ مناسبت وہی ہے کہ بھول کر قعدہ اولیٰ چھوٹ جانے سے نماز نہیں ٹوٹی بس یہی حکم قسم میں ہوگا۔

٦٦١- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ عَبْدِ الصَّمَدِ حَدَّثَنَا مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِهِمْ صَلَاةَ الظُّهْرِ فَزَادَ أَوْ نَقَصَ مِنْهَا، قَالَ مَنْصُورٌ: لَا أَدْرِي إِبْرَاهِيمُ وَهِمَ أَمْ عَلْقَمَةُ، قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقُصِرَتِ الصَّلَاةُ أَمْ نَسِيتَ؟ قَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالُوا: صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا قَالَ: فَسَجَدَ بِهِمْ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ: هَاتَانِ السَّجْدَتَانِ لِمَنْ لَا يَدْرِي زَادَ فِي صَلَاتِهِ أَمْ نَقَصَ، فَيَتَحَرَّى الصَّوَابَ فَيُتِمُّ مَا بَقِيَ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ۔

مجھ سے اسحاق بن راہویہ نے بیان کیا انھوں نے عبدالعزیز بن عبدالصمد سے سنا کہا ہم سے منصور بن معتمر نے بیان کیا انھوں نے ابراہیم نخعی سے انھوں نے علقمہ سے انھوں نے عبداللہ بن مسعود سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اس میں (بھولے سے) کچھ کمی یا بیشی ہوگئی منصور بن معتمر کہتے ہیں میں نہیں جانتا یہ شک (کہ نماز میں کمی ہوئی یا بیشی) ابراہیم نخعی کو ہوئی یا علقمہ کو خیر (نماز کے بعد) لوگوں نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ کیا نماز کم ہوگئی یا آپ بھول گئے آپ نے فرمایا یہ کیا بات انھوں نے بیان کیا آپ نے اتنی رکعتیں پڑھیں ابن مسعود رض کہتے ہیں پھر آپ نے (سہو کے) دو سجدے کیے اور فرمایا یہ دو سجدے اس شخص کے لیے ہیں جس کو یاد نہ رہے کہ اس نے نماز میں کمی کی یا بیشی کی اس کو چاہیے سوچ کر جو ٹھیک معلوم ہو اس حساب سے نماز پوری کر لے پھر (سہو کے) دو سجدے کر لے ف

ف وجہ مناسبت وہی ہے جو اوپر گزر چکی ہے یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں مذکور ہے۔

---

٦٦٢ - حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ حَدَّثَنَا أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا، قَالَ: كَانَتِ الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا۔

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے عمرو بن دینار نے کہا مجھ کو سعید بن جبیر نے خبر دی کہا میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا ف انھوں نے کہا ہم سے ابی بن کعب رض نے بیان کیا انھوں نے اس آیت کی تفسیر میں (جو سورۂ کہف میں ہے) لاتؤاخذنی بما نسیت ولا ترھقنی من امری عسراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ پہلا سوال جو موسیٰ علیہ السلام نے کیا تھا وہ بھولے سے تھا۔ امام بخاری نے کہا محمد بن بشار نے مجھ کو لکھ بھیجا کہ ہم سے معاذ بن معاذ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عون نے انھوں نے شعبی سے

٦٦٣ - قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ كَتَبَ إِلَيَّ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: قَالَ الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَكَانَ عِنْدَهُمْ ضَيْفٌ لَهُمْ فَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يَذْبَحُوا قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ لِيَأْكُلَ ضَيْفُهُمْ فَذَبَحُوا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الذَّبْحَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدِي عَنَاقُ جَذَعٍ، عَنَاقُ لَبَنٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَكَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَقِفُ فِي هَذَا الْمَكَانِ عَنْ حَدِيثِ الشَّعْبِيِّ وَيُحَدِّثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ بِمِثْلِ هَذَا الْحَدِيثِ وَيَقِفُ فِي هَذَا الْمَكَانِ وَيَقُولُ، لَا أَدْرِي

انھوں نے کہا براء بن عازب رض کے پاس ایک مہمان اترے تھے انھوں نے (بقرعید کے دن) اپنے لوگوں سے کہا میں جب تک عید کی نماز پڑھ کر لوٹوں تم اس سے پہلے ہی قربانی کرلینا تاکہ مہمان کو کھانا مل جائے آخر انھوں نے نماز سے پہلے ہی قربانی کرلی اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا پھر قربانی کرو وہ کہنے لگے یارسول اللہ اب تو میرے پاس ایک حلوان ہے (ابھی دودھ پیتی ہے) مگر وہ گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے ابن عون راوی شعبی سے یہ حدیث نقل کرکے یہاں پر ٹھہر جاتے تھے اور محمد ابن سیرین سے بھی ایسی ہی حدیث نقل کرتے تھے اور اس جگہ پر ٹھہر جاتے تھے پھر کہتے تھے میں نہیں جانتا کہ اجازت (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچیا کی قربانی کی دی) صرف براء کے لیے تھی یا اوروں کو بھی ہے اس حدیث کو ایوب سختیانی نے بھی ابن سیرین سے انھوں نے انس رض سے

أَبَلَغَتِ الرُّخْصَةُ غَيْرَهُ أَمْ لَا، رَوَاهُ أَيُّوبُ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

روایت کیا ہے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ف۴۔

ف نوف بکالی کہتا ہے کہ جو موسیٰ خضر کے ساتھ رہے تھے وہ موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل والے نہ تھے بلکہ دوسرے موسیٰ تھے ف۲ حضرت موسیٰ کو اس شرط کا خیال نہیں رہا تھا جو انھوں نے خضر سے کی تھی وجہ مناسبت وہی ہے کہ سہو اور نسیان کو حضرت موسیٰ ع نے مواخذہ کے قابل نہیں سمجھا ف۳ یعنی ان کے گھر والوں نے ف۴ اس کو خود امام بخاری نے کتاب الأضاحی میں وصل کیا۔ دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ معاملہ ابو بردہ بن نیار پر گزرا تھا جو براء کے ماموں تھے اب یہ شاید دوسرا واقعہ ہوگا حافظ نے کہا قصہ اور سند وغیرہ سب ایک ہے اس لیے دوسرا واقعہ کہنا مشکل ہے شاید اس روایت میں راوی سے سہو ہوا جو ابو بردہ رضؓ کے بدل براء کا نام لیا اور یہ بھی احتمال ہے کہ براء رضؓ نے ابو بردہ رضؓ کے ساتھ ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا ہو اس لیے راوی نے ان کا نام لے دیا خیر یہ تو ہوا اب اس حدیث کی مناسبت ترجمہ باب سے سمجھ نہیں آتی ۔ کرمانی نے کہا وجہ مناسبت یہ ہے کہ آپ نے براء کو معذور رکھا بوجہ جہالت کے کیونکہ ان کو قربانی کا ٹھیک وقت معلوم نہ تھا اور اسی لیے ایک برس کی پٹھیا قربانی کرنے کی ان کو اجازت دی تو نسیان بھی معذوری نکل آئی اور جندب کی حدیث جو آگے مذکور ہوتی ہے اس کی بھی وجہ مناسبت یہی ہے ۔

---

٦٦٤ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ جُنْدُبًا قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى يَوْمَ عِيدٍ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ قَالَ مَنْ ذَبَحَ فَلْيُبَدِّلْ مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ بِاسْمِ اللهِ.

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انھوں نے اسود بن قیس سے انھوں نے کہا میں نے جندب سے سنا وہ کہتے تھے میں بقرعید کی نماز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا آپ نے پہلے نماز پڑھ لی پھر خطبہ سنایا بعد اس کے فرمایا جس نے نماز سے پہلے قربانی کر لی ہو وہ دوسری قربانی کرے اور جس نے نہ کی ہو وہ اب اللہ کے نام پر قربانی کرے۔

---

بَابُ الْيَمِينِ الْغَمُوسِ - وَلَا تَتَّخِذُوا أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوتِهَا وَتَذُوقُوا السُّوءَ بِمَا صَدَدْتُمْ عَنْ سَبِيلِ اللهِ وَلَكُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ، دَخَلًا

باب - غموس قسم کا بیان ف اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نحل میں) فرمایا اپنی قسموں کو آپس میں فساد کا مکر و فریب کا ذریعہ مت بناؤ اس لیے کہ اسلام پر لوگوں کا قدم جمے پیچھے پھر اکھڑ جائے اور خدا کی راہ سے روکنے کے بدل، تم کو دوزخ کا عذاب چکھنا پڑے اور تم کو سخت سزا دی

مَكْرًا وَخِيَانَةً۔ جائے ف۲ اس آیت میں جو دَخَلًا کا لفظ ہے اس کا معنی دغا اور فریب ہے ف۳

ف۱ یعنی گزشتہ بات پر عمدًا جھوٹی قسم کھانا اس کو غموس اس لیے کہتے ہیں کہ غمس کے معنی ڈبا دینا۔ یہ قسم بھی قسم کھانے والے کو دوزخ کی آگ میں ڈبو دے گی ف۲ اس آیت کی مناسبت باب سے یہ ہے کہ مکر و فریب کی قسم پر اس میں سخت عذاب کی وعید ہے ایسا ہی غموس قسم میں بھی سمجھنا چاہیے ف۳ یہ عبد الرزاق نے قتادہ سے نکالا۔

۶۶۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا النَّضْرُ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا فِرَاسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو نضر بن شمیل نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ بن حجاج نے کہا ہم سے فراس بن یحییٰ نے بیان کیا کہا میں نے شعبی سے سنا، انھوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص رض سے انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بڑے گناہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ شرک کرنا ماں باپ کو ستانا ناحق خون کرنا غموس (جھوٹی) قسم کھانا۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى۔ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ۔ لَا تَجْعَلُوا اللهَ عُرْضَةً لِأَيْمَانِكُمْ أَنْ تَبَرُّوا وَتَتَّقُوا وَتُصْلِحُوا بَيْنَ النَّاسِ وَاللهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ وَقَوْلِهِ جَلَّ ذِكْرُهُ وَلَا تَشْتَرُوا بِعَهْدِ اللهِ ثَمَنًا قَلِيلًا، إِنَّ مَا عِنْدَ اللهِ هُوَ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ وَأَوْفُوا

باب۔ اللہ تعالیٰ کا (سورۂ آل عمران میں) فرمانا جو لوگ اللہ کا نام لے کر عہد کر کے قسمیں کھا کر تھوڑا مول لیتے ہیں ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اللہ تعالیٰ ان سے بات نہیں کرنے کا نہ رحمت کی نظر سے قیامت کے دن ان کو دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا ان کو تکلیف کا عذاب ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا اللہ کو قسمیں کھا کر نیکی اور پرہیزگاری اور لوگوں میں میل کرا دینے کی روک نہ بناؤ اور اللہ سنتا ہے جانتا ہے اور (سورۂ نحل میں) فرمانا اللہ کا عہد کر کے دنیا کا تھوڑا سا مول مت لو اللہ کے پاس جو کچھ (ثواب اور اجر) ہے وہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم سمجھو اور (اسی سورت میں) فرمایا اور اللہ کا نام لے کر جو عہد کرو اس کو پورا کرو اور قسموں کو پکا کرنے کے بعد پھر نہ توڑو (کیسے توڑو گے تم اللہ کی ضمانت اپنی بات پر دے

بِعَهْدِ اللّٰهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا۔

چکے ف

ف یعنی اس بات کا اللہ تعالیٰ کو شاہد اور رقیب بنا چکے۔

۶۶۶ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيقَ ذٰلِكَ - إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا إِلَى آخِرِ الْآيَةِ۔ فَدَخَلَ الْأَشْعَثُ ابْنُ قَيْسٍ فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالُوا: كَذَا وَكَذَا قَالَ فِيَّ أُنْزِلَتْ كَانَتْ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بَيِّنَتُكَ أَوْ يَمِينُهُ، قُلْتُ إِذًا يَحْلِفُ عَلَيْهَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينِ صَبْرٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ يَقْتَطِعُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللّٰهَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ (وضاح یشکری) نے انھوں نے اعمش سے انھوں نے ابووائل سے انھوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجبور ہو کر (یعنی حاکم کے حکم سے جس کی تعمیل کرنا ناگزیر ہو) قسم کھائے اور قسم کھا کر کسی مسلمان کا مال (ناحق) مار لے تو جب وہ اللہ سے (آخرت میں) ملے گا اللہ اس پر غصے ہو گا پھر اللہ تعالیٰ نے اس کی تصدیق اپنی کتاب میں اتاری ان الذین یشترون بعہد اللہ وایمانہم ثمنا قلیلا (جو سورۂ آل عمران میں ہے) عبداللہ یہ حدیث بیان کر چکے تھے اتنے میں اشعث بن قیس (دوسرے صحابی) آن پہنچے انھوں نے لوگوں سے پوچھا کیوں عبداللہ بن مسعود نے تم سے کیا حدیث بیان کی انھوں نے کہا ایسی ایسی (اس حدیث کا ذکر کیا) اشعث نے کہا اجی یہ آیت تو میرے ہی مقدمہ میں اتری ہے ہوا یہ تھا کہ میرے ایک چچا زاد بھائی تھے ف ان کی زمین پر میرا ایک کنواں تھا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا (اپنے کنویں کا دعویٰ کیا) آپ نے فرمایا گواہ لاؤ یا مدعیٰ علیہ سے قسم لے میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو قسم کھا لے گا (مجھ کو ڈبا دے گا) آپ نے فرمایا دیکھو جو کوئی مجبور ہو کر (یعنی یہ حکم حاکم) جھوٹی قسم اس غرض سے کھائے کہ کسی مسلمان کا مال مار لے تو جب اللہ سے قیامت کے دن ملے گا اللہ تعالیٰ

اس پر غصے ہوگا۔

ف معدان یا جریران کا لقب جشفیش تھا۔ دوسری روایت میں یوں ہے میرے اور ایک یہودی میں زمین کی تکرار تھی شاید یہ چچازاد بھائی پہلے یہودی ہوں گے پھر وہ مسلمان ہو گئے ہوں گے ف۲ لیکن بھائی نے اس پر قبضہ کر لیا تھا۔

## بَابُ الْيَمِينِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي الْمَعْصِيَةِ وَفِي الْغَضَبِ۔

## باب۔ ملک حاصل ہونے سے پہلے یا گناہ کی بات کے لیے یا غصے کی حالت میں قسم کھانے کا حکم ف

ف ملک حاصل ہونے سے پہلے اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً کوئی قسم کھالے میں لونڈی کو آزاد نہیں کرنے کا یا اپنی عورت کو طلاق نہیں دینے کا اور ابھی اس کے پاس نہ کوئی لونڈی ہو اور نہ کوئی عورت نکاح میں ہو اس کے بعد لونڈی خریدے یا کسی عورت سے نکاح کرے پھر لونڈی کو آزاد کرے یا عورت کو طلاق دے تو قسم کا کفارہ لازم نہ ہوگا اسی طرح اگر کسی عورت کی نسبت کہے اگر میں اس سے نکاح کروں تو اس پر طلاق ہے یا اگر میں یہ لونڈی خریدوں تو وہ آزاد ہے پھر اس عورت سے نکاح کرے یا وہ لونڈی خریدے تو نہ طلاق پڑے گا نہ لونڈی آزاد ہوگی اہلحدیث کا یہی قول ہے لیکن حنفیہ نے اس کے خلاف کہا ہے۔

۶۶۷ - حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ بُرَيْدٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: أَرْسَلَنِي أَصْحَابِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ الْحُمْلَانَ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ وَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ: انْطَلِقْ إِلَى أَصْحَابِكَ، فَقُلْ إِنَّ اللَّهَ أَوْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُكُمْ۔

مجھ سے محمد بن علاء نے بیان کیا کہا ہم سے ابو اسامہ نے انھوں نے برید بن عبداللہ سے انھوں نے اپنے دادا ابو بردہ سے انھوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعری رض سے، انھوں نے کہا میری قوم والوں (اشعری لوگوں) نے مجھ کو سواریاں مانگنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا میں آپ کے پاس گیا اتفاق سے آپ غصے میں تھے آپ نے فرمایا قسم خدا کی میں تو تم کو کوئی سواری نہیں دوں گا (میں یہ سن کر لوٹ گیا اور اپنی قوم والوں کو خبر کر دی تھوڑی ہی دیر میں بلال نے مجھ کو پکارا) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا آپ نے فرمایا اپنی قوم والوں کے پاس جا اور کہہ اللہ تعالیٰ یا اللہ تعالیٰ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تم کو سواریاں دیتا ہے ف

ف تو آپ نے جس وقت سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی اس وقت وہ سواریاں آپ کے ملک میں نہ تھیں جب ملک میں نہ تھیں اس وقت دینے سے قسم نہیں ٹوٹی نہ کفارہ لازم ہوا۔ یہ حدیث غصہ میں قسم کھا لینے کی بھی مثال ہو سکتی ہے۔

۶۶۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَحَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ الأَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ ابْنَ الزُّبَيْرِ وَسَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَعَلْقَمَةَ بْنَ وَقَّاصٍ وَعُبَيْدَ بْنَ ابْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ حَدِيثِ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَالَ لَهَا أَهْلُ الإِفْكِ مَا قَالُوا فَبَرَّأَهَا اللهُ مِمَّا قَالُوا كُلٌّ حَدَّثَنِي طَائِفَةً مِنَ الْحَدِيثِ فَأَنْزَلَ اللهُ- إِنَّ الَّذِينَ جَاءُوا بِالإِفْكِ الْعَشْرَ الآيَاتِ كُلَّهَا فِي بَرَاءَتِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ لِقَرَابَتِهِ مِنْهُ وَاللهِ لاَ أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا أَبَدًا بَعْدَ الَّذِي قَالَ لِعَائِشَةَ فَأَنْزَلَ اللهُ- وَلاَ يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى الآيَةَ، قَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلَى وَاللهِ إِنِّي لأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لِي فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحٍ النَّفَقَةَ الَّتِي كَانَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ وَقَالَ وَاللهِ لاَ أَنْزِعُهَا عَنْهُ أَبَدًا

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انھوں نے صالح بن کیسان سے انھوں نے ابن شہاب سے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن عمر نمیری نے کہا ہم سے یونس بن یزید ایلی نے کہا میں نے زہری سے سنا کہا میں نے عروہ بن زبیر اور سعید بن مسیب اور علقمہ بن وقاص اور عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انھوں نے حضرت عائشہ رضہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی تھیں جب طوفان والوں نے ان کی نسبت طوفان اٹھایا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی پاکدامنی اتاری یہ قصہ ان چاروں میں سے ہر ایک نے بیان کیا پھر اللہ تعالیٰ نے سورۂ نور کی یہ آیت اتاری ان الذین جاؤا بالافك اخیر دس آیتوں تک اور ان میں میری پاک دامنی بیان فرمائی واقعہ کے بعد ابوبکر صدیق نے جو رشتہ داری کی وجہ سے مسطح بن اثاثہ سے (جو ان کا خالہ زاد بھائی تھا) کچھ سلوک کیا کرتے تھے یہ کہا خدا کی قسم اب مسطح سے کبھی کچھ سلوک نہیں کرنے کا جب اس نے (احسان کا بدلہ) یہ کیا کہ عائشہ پر (جو خود مسطح کی بھتیجی ہوتی تھیں) یہ طوفان جوڑا اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری و لا یاتل اولوا الفضل منکم والسعة ان یوتوا اولی القربی اخیر تک ابوبکر صدیق نے کہا کیوں نہیں خدا کی قسم میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو بخش دے اور مسطح سے جو سلوک کیا کرتے تھے وہ پھر جاری کر دیا اور کہنے لگے خدا کی قسم میں کبھی یہ سلوک بند نہیں کرنے کا ف

ف سبحان اللہ ایمانداری اور خداترسی ابوبکر صدیق رضہ پر ختم تھی باوجودیکہ مسطح نے ایسا برا قصور کیا تھا کہ ان کی پیاری بیٹی

پر جو خود مسطح کی بھی بھتیجی ہوتی تھیں اس قسم کا طوفان جوڑا اور قطع نظر اس سلوک کے جو ابو بکر صدیق ان سے کیا کرتے تھے اور قطع نظر احسان فراموشی کے انھوں نے قرابت کا بھی کچھ لحاظ نہ کیا حضرت عائشہ کی بدنامی خود مسطح کی بھی ذلت اور خواری تھی مگر شیطان کے چکمہ میں آگئے شیطان اسی طرح آدمی کو ذلیل کراتا ہے اس کی عقل اور فہم بھی سلب ہو جاتی ہے اگر کوئی دوسرا آدمی ہوتو مسطح نے یہ حرکت ایسی کی تھی کہ ساری عمر سلوک کرنا تو کجا کبھی ان کی صورت دیکھنا بھی گوارا نہ کرتا مگر آفرین حضرت ابو بکر صدیق کی خدا ترسی پر اور مہربانی اور شفقت پر کہ انھوں نے مسطح کا معمول بدستور جاری کر دیا اور ان کے قصور سے چشم پوشی کی ترجمہ باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ ابو بکر صدیق نے ایک نیکی کی بات یعنی عزیزوں سے سلوک کرنے کے ترک پر قسم کھائی تھی تو اس قسم کو توڑ ڈالنے کا حکم ہوا پھر جو کوئی گناہ کرنے پر قسم کھائے تو اس کو بطریق اولیٰ یہ قسم توڑنا ضرور ہوگا یہ غصہ میں قسم کھانے کی مثال ہو سکتی ہے کیونکہ ابو بکر صدیق رض نے پہلے غصہ میں قسم کھائی تھی کہ میں مسطح سے سلوک نہ کروں گا۔

---

٦٦٩- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ فَوَافَقْتُهُ وَهُوَ غَضْبَانُ فَاسْتَحْمَلْنَاهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ قَالَ: وَاللهِ إِنْ شَاءَ اللهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا۔

ہم سے ابو معمر (عبد اللہ بن عمرو مقعد) نے بیان کیا کہا ہم سے عبد الوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انھوں نے قاسم بن عاصم سے انھوں نے زہدم بن مضرب جرمی سے انھوں نے کہا ہم ابو موسیٰ اشعری رض کے پاس بیٹھے تھے انھوں نے کہا میں اور کئی اشعری شخصوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اتفاق سے آپ اس وقت غصے میں تھے ہم نے آپ سے سواریاں مانگیں، تو آپ نے قسم کھائی میں تم کو سواریاں نہیں دینے کا پھر فرمایا خدا کی قسم اللہ نے چاہا تو میں جس بات پر قسم کھاؤں گا اور اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھوں گا تو جو کام بہتر ہے وہ کروں گا اور قسم کا کفارہ دے کر اتار دوں گا ف۔

ف اس کے بعد سواریاں آپ کے پاس آئیں تو آپ نے ہم کو بھی عنایت فرمائیں ف۲ اس حدیث سے غصے میں قسم کھانا اور اس کا کفارہ دینا ثابت ہوا ابن بطال نے کہا اس حدیث سے اس شخص کا رد ہوا جو کہتا ہے غصے میں قسم کھانا لغو ہے اس کا کفارہ ضروری نہیں۔

---

بَابٌ إِذَا قَالَ: وَاللهِ لَا أَتَكَلَّمُ الْيَوْمَ فَصَلَّى أَوْ قَرَأَ أَوْ سَبَّحَ أَوْ كَبَّرَ

باب۔ اگر کسی شخص نے یوں قسم کھائی میں آج بات نہیں کروں گا پھر نماز پڑھی یا قرآن پڑھا یا تسبیح اور تکبیر اور

أَوْ حَمِدَ أَوْ هَلَّلَ فَهُوَ عَلَى نِيَّتِهِ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الْكَلَامِ أَرْبَعٌ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، وَقَالَ أَبُوْسُفْيَانَ: كَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى هِرَقْلَ- تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ وَقَالَ مُجَاهِدٌ كَلِمَةُ التَّقْوَى، لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ-

تہلیل کی تو اس کی نیت کے موافق حکم ہوگا[1] اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب کلاموں سے افضل چار کلام ہیں سبحان اللہ اور الحمد للہ اور لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اکبر اس کو امام نسائی نے ابوہریرہ رض سے وصل کیا) اور ابوسفیان نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل (شاہ روم) کو لکھا کہ کتاب والو اس بات پر آجاؤ جو ہم میں اور تم میں برابر مانی جاتی ہیں (تو توحید الٰہی کو بات فرمایا) اور مجاہد نے کہا اس کو عبد بن حمید نے وصل کیا) تقویٰ یعنی پرہیزگاری کا کلمہ[2] لا الٰہ الا اللہ ہے۔

ف[1] اگر بات سے اس نے دنیاوی باتیں مراد رکھی تھیں تب تو نماز یا قرآن کی تلاوت یا ذکر الٰہی سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور اگر بات سے مطلق کلام مراد رکھا تھا تو قسم ٹوٹ جائے گی اور کفارہ لازم ہوگا امام بخاری اس باب میں جو حدیثیں لائے ان سے یہ ثابت کیا کہ کلام ان کو بھی شامل ہے۔ ف[2] جس کا ذکر سورۂ فتح میں ہے والزمہم کلمۃ التقوی

---

۶۷۰- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: قُلْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ كَلِمَةً أُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللهِ-

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انھوں نے زہری سے کہا مجھ کو سعید بن مسیب نے خبر دی انھوں نے اپنے والد (مسیب بن حزن) سے انھوں نے کہا جب ابوطالب مرنے کے قریب پہنچے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لے گئے فرمایا اچھا تم لا الٰہ الا اللہ یہ کلمہ کہہ لو بس میں (قیامت کے دن) اللہ کے پاس تمہارے لیے حجت کروں گا (یعنی تمہاری بخشش کے لیے سفارش کروں گا)

---

۶۷۱- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَتَانِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن فضیل نے کہا ہم سے عمارۃ بن قعقاع نے خبر دی انھوں نے ابوزرعہ سے انھوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو کلمے ایسے ہیں کہ زبان پر ہلکے (یعنی مختصر) ہیں اور قیامت کے دن اعمال کے ترازو میں بھاری نکلیں گے اللہ

خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي الْمِيزَانِ، حَبِيبَتَانِ إِلَى الرَّحْمٰنِ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ۔

کو بہت پسند ہیں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

ف یہ حدیث اوپر شروع کتاب پہلے پارے میں موصولاً گذر چکی ہے حنفیہ کا یہ قول ہے کہ ہر حال میں قسم ٹوٹ جائے گی کیونکہ ذکر الٰہی بھی بات کرنے میں داخل ہے لیکن جمہور کا یہ قول ہے کہ مطلقاً حانث نہ ہوگا اس لیے کہ بات کرنا عرف میں اسی کو کہتے ہیں کہ دنیا کی بات کسی آدمی سے کرے اور قرآن میں ہے کہ حضرت مریم نے یہ روزہ رکھا تھا کہ میں آج کسی سے بات نہیں کرنے کی، باوجود اس کے وہ اس روز عبادت اور ذکر الٰہی میں مصروف رہیں حنفیہ یہ جواب دیتے ہیں کہ حضرت مریم نے مطلقاً کلام نہ کرنے کا روزہ نہیں رکھا تھا بلکہ کسی آدمی سے بات نہ کرنے کا حنفیہ اسی وجہ سے امام کے خطبہ پڑھتے وقت ہر طرح کا کلام منع جانتے ہیں اور اہل حدیث اس وقت ذکر الٰہی جائز رکھتے ہیں

---

۶۷۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً وَقُلْتُ أُخْرَى مَنْ مَاتَ يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ النَّارَ وَقُلْتُ أُخْرَى مَنْ مَاتَ لَا يَجْعَلُ لِلّٰهِ نِدًّا أُدْخِلَ الْجَنَّةَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے اعمش نے انھوں نے شقیق بن سلمہ سے انھوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انھوں نے کہا ایک کلمہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی جو کوئی اس حالت میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرتا ہوگا وہ دوزخ میں جائے گا اور ایک کلمہ میں اپنی طرف سے کہتا ہوں ف یعنی جو کوئی اس حالت میں مرے گا کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہوگا (بلکہ موحد ہوگا) تو وہ (ایک نہ ایک دن ضرور) بہشت میں جائے گا۔

ف جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے میں نے نکالا ہے

---

بَابُ مَنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى أَهْلِهِ شَهْرًا وَكَانَ الشَّهْرُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

باب۔ اگر کوئی شخص یوں قسم کھائے میں اپنی جورو کے پاس ایک مہینہ تک نہیں جاؤں گا اور (اتفاق) سے وہ مہینا انتیس ۲۹ دن کا ہو۔ ف

ف انتیس دن کے بعد اپنی جورو کے پاس جائے تو حانث نہ ہوگا یہ اس صورت میں ہے جب مہینہ کے شروع میں اس نے قسم کھائی ہو لیکن اگر مہینے کے درمیان میں ایسی قسم کھائے تب بھی یہی حکم ہے یا پورے تیس دن کرنا چاہئیں اس

میں اختلاف ہے اکثر علماء نے پہلا قول اختیار کیا ہے۔

۶۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: آلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَكَانَتِ انْفَكَّتْ رِجْلُهُ فَأَقَامَ فِي مَشْرُبَةٍ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ آلَيْتَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعًا وَعِشْرِينَ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان ابن بلال نے انہوں نے حمید طویل سے انہوں نے انس سے انھوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے (ایک مہینہ کا) ایلا کیا آپ کے پاؤں میں موچ بھی آگئی تھی آپ انتیس راتوں تک ایک (ماڑی) یا بالاخانے میں رہے اس کے بعد اترے (بیبیوں کے پاس تشریف لے گئے) انھوں نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تو ایک مہینہ کا ایلا کیا تھا فرمایا ہاں مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

بَابٌ إِنْ حَلَفَ أَنْ لَا يَشْرَبَ نَبِيذًا فَشَرِبَ طِلَاءً أَوْ سَكَرًا أَوْ عَصِيرًا لَمْ يَحْنَثْ فِي قَوْلِ بَعْضِ النَّاسِ وَلَيْسَتْ هَذِهِ بِأَنْبِذَةٍ عِنْدَهُ۔

باب۔ اگر کسی شخص نے یوں قسم کھائی میں نبیذ نہیں پیوں گا پھر اس نے طلاء یا سکر یا عصیر پیا تو اس کی قسم نہیں ٹوٹنے کی۔ بعضے لوگوں (یعنی حنفیہ) کا یہی قول ہے اس لیے کہ یہ چیزیں ان کے نزدیک نبیذ نہیں ہیں ف۔

ف عرب لوگوں میں نبیذ کے دو معنی ہیں ایک تو ہر قسم کا شراب جس میں نشہ ہو دوسرے کھجور یا انگور کو پانی میں بھگو کر اس کو میٹھا شربت بنانا جس میں نشہ نہیں ہوتا اور طلاء کہتے ہیں انگور کے شیرے کو جو پکایا جائے جب ایک تہائی جل جائے اگر دو تہائی جل جائے تو وہ مثلث ہے آدھا جل جائے تو منصف ہے تھوڑا سا جل جائے تو وہ باذق یعنی بادہ ہے سکر کہتے ہیں انگور کے شراب کو عصیر کہتے ہیں انگور یا کھجور کے شیرے کو، حافظ نے کہا طلاء کو اتنا پکائیں کہ وہ جم جائے تو اس کو دبس اور رب کہتے ہیں اس وقت اس کو نبیذ نہیں کہیں گے اگر پتلا ہے تو البتہ عرف میں نبیذ کہیں گے خیر یہ تو ہوا اب امام بخاری کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ حنفیہ کا قول صحیح ہے نبیذ نہ پینے کی قسم کھائے تو طلاء یا سکر یا عصیر پینے سے حانث نہ ہوگا کیونکہ ان تینوں کے علیحدہ علیحدہ نام ہیں زبان عرب میں اور نبیذ اور نقیع تو اسی کو کہتے ہیں جو کھجور یا انگور کو پانی میں بھگو دیں اس کا شربت لیں اور سہل اور سودہ کی حدیث سے اس مطلب پر استدلال کیا کیونکہ سہل کی حدیث میں نقیع سے اور سودہ کی حدیث میں نبیذ سے یہی مراد ہے اس لیے طلاء اور سکر وغیرہ تو حلال نہیں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان کا استعمال کیسے فرماتے میرے نزدیک امام بخاری کا صحیح مطلب یہی معلوم ہوتا ہے

کہ انھوں نے یہ حدیثیں لا کر حنفیہ کے قول کی تائید کی لیکن ابن بطال وغیرہ اکثر شارحین نے یہ کہا کہ امام بخاری کو حنفیہ کا رد منظور ہے حافظ نے اس کی توجیہہ یوں کی کہ سہل کی حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ جو کھجور یا انگور ابھی تھوڑے عرصے سے بھگوئے جائیں تو اس کے پانی کو نبیذ کہتے ہیں گو اس کا پینا درست ہے اور سودہ کی حدیث سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے مگر یہ توجیہہ میری سمجھ میں نہیں آتی اس لیے کہ سہل اور سودہ کی حدیثوں میں یہ صراحت کہاں سے ہے کہ طلاء یا سکر کو بھی نبیذ کہتے ہیں پھر حنفیہ کا رد کیونکر ہوگا حافظ نے کہا اکثر علماء کا قول یہ ہے کہ ایسی قسم میں جس شراب کو عرف میں نبیذ کہتے ہیں اس کے پینے سے قسم ٹوٹ جائے گی البتہ اگر کسی خاص شراب کی نیت کرے تو اس کی نیت کے موافق حکم ہوگا۔

---

٦٧٤۔ حَدَّثَنِي عَلِيٌّ سَمِعَ عَبْدَ الْعَزِيزِ بْنَ أَبِي حَازِمٍ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ أَبَا أُسَيْدٍ صَاحِبَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَسَ فَدَعَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُرْسِهِ فَكَانَتِ الْعَرُوسُ خَادِمَهُمْ فَقَالَ سَهْلٌ لِلْقَوْمِ هَلْ تَدْرُونَ مَا سَقَتْهُ قَالَ: أَنْقَعَتْ لَهُ تَمْرًا فِي تَوْرٍ مِنَ اللَّيْلِ حَتَّى أَصْبَحَ عَلَيْهِ فَسَقَتْهُ إِيَّاهُ۔

مجھ سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا انھوں نے عبدالعزیز بن ابی حازم سے سنا انھوں نے کہا مجھ کو میرے والد نے خبر دی انھوں نے سہل بن سعد سے کہ ابو اسید ساعدی کی شادی ہوئی انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت دی اور ان کی دلہن (ام اسید بنت وہب بن سلامہ) خود کام کاج کرتی تھیں سہل نے لوگوں سے کہا (جن سے یہ حدیث بیان کی) تم جانتے ہو کہ ام اسید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا پلایا تھا انھوں نے کہا کیا تھا رات کو ایک کونڈے میں کھجوریں بھگو دیں تھیں صبح کو یہی شربت آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پلایا۔

---

٦٧٥۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ أَبِي خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ: مَاتَتْ لَنَا شَاةٌ فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا ثُمَّ مَا زِلْنَا نَنْبِذُ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو اسمٰعیل بن ابی خالد نے انھوں نے شعبی سے انھوں نے عکرمہ سے انھوں نے ابن عباس سے انھوں نے ام المومنین سودہ بنت زمعہ رض سے انھوں نے کہا ہماری ایک بکری مرگئی تھی ہم نے اس کی کھال کی دباغت کرلی اس میں نبیذ بنایا کرتے تھے یہاں تک کہ وہ پرانی ہوگئی۔

فِيهِ حَتَّى صَارَتْ شَنًّا۔

بَابٌ إِذَا حَلَفَ أَنْ لَا يَأْتَدِمَ فَأَكَلَ تَمْرًا بِخُبْزٍ وَمَا يَكُونُ مِنَ الْأُدُمِ۔

باب۔ اگر کسی نے یہ قسم کھائی کہ سالن نہیں کھاؤں گا پھر کھجور سے روٹی کھائی ف

ف تو اس کی قسم ٹوٹے گی یا نہیں اس میں اختلاف ہے بعضوں نے سالن کے معنے عام رکھے ہیں یعنی جو روٹی کے ساتھ ملا کر کھائیں تو یہ کھجور اور نمک اور دہی اور بالائی وغیرہ سب کو شامل ہے بعضوں نے کہا کھجور سالن نہیں ہے۔

۶۷۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزِ بُرٍّ مَأْدُومٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حَتَّى لَحِقَ بِاللهِ وَقَالَ ابْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَائِشَةَ بِهَذَا۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انھوں نے عبد الرحمٰن بن عابس سے انھوں نے اپنے والد (عابس بن ربیعہ نخعی) سے انھوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انھوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے کبھی تین دن برابر گیہوں کی روٹی سالن کے ساتھ پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ کی وفات ہوگئی اور محمد بن کثیر نے کہا ف۲ ہم کو سفیان ثوری نے خبر دی کہا ہم سے عبد الرحمٰن بن عابس نے بیان کیا انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہا پھر یہی حدیث بیان کی ف۳

ف اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ کھجور سالن نہیں ہے کیونکہ کھجور تو ہر وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں موجود رہتی تھی ف۲ جو امام بخاری کے شیخ ہیں۔ ف۳ اس سند کے بیان کرنے سے یہ غرض ہے کہ عابس کی ملاقات حضرت عائشہ رضؓ سے ثابت ہو جائے کیونکہ اگلی روایت عن عن کے ساتھ ہے

۶۷۷۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انھوں نے امام مالک سے انھوں نے اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے انھوں نے انس بن مالک سے سنا انھوں نے کہا ابو طلحہ نے ام سلیم (اپنی بی بی) سے کہا (آج) میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز میں ضعف پایا ہے میں سمجھتا ہوں آپ بھوکے ہیں تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے تو

فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ
فَقَالَتْ: نَعَمْ، فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا
مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخَذَتْ خِمَارًا لَهَا
فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي
إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَهَبْتُ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ
وَمَعَهُ النَّاسُ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ
فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ
نَعَمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا فَانْطَلَقُوا
وَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى
جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ
أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
لَيْسَ عِنْدَنَا مِنَ الطَّعَامِ مَا نُطْعِمُهُمْ
فَقَالَتْ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ فَانْطَلَقَ
أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ
حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: هَلُمِّي يَا أُمَّ
سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْ بِذَلِكَ
الْخُبْزِ قَالَ: فَأَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ الْخُبْزِ
فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ عُكَّةً

دے دوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچا دوں) ام سلیم نے کہا ہاں ہے پھر انھوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں اپنی اوڑھنی لی۔ اس میں یہ روٹیاں لپیٹ دیں اور مجھ کو دے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجیں میں پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف رکھتے ہیں آپ کے ساتھ کئی لوگ بیٹھے ہوئے ہیں میں وہاں جا کر چپ کا کھڑا ہو رہا آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی مجھ سے پوچھا کیا ابوطلحہ نے تجھ کو بھیجا ہے؟ میں نے کہا جی ہاں یہ سنتے ہی آپ نے اپنے ساتھ والوں سے فرمایا چلو اٹھو وہ چلے میں نے ان کے آگے آگے (جلدی سے) جا کر ابوطلحہ رضؓ کو خبر دے دی (کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنے آدمیوں کو ساتھ لیے ہوئے تشریف لا رہے ہیں) انھوں نے ام سلیم سے کہا (اب کیا کرنا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو لے کر آن پہنچے اور ہمارے پاس اتنا کھانا نہیں ہے جو ان لوگوں کو کافی ہو ام سلیم رضؓ نے کہا (تم کو کیا فکر) اللہ اور رسول (اپنی مصلحت) خوب جانتے ہیں خیر ابوطلحہ رضؓ گھر سے نکل چلے اور (رستہ ہی میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے پھر ابوطلحہ رضؓ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دونوں مل کر آئے اور گھر میں گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلیم سے فرمایا جو کچھ کھانا تیرے پاس ہے وہ حاضر کر، ام سلیم وہی روٹیاں لے کر آئیں آپ نے حکم دیا روٹیاں توڑ دی گئیں، ام سلیم نے اوپر سے گھی کی کپی ان پر نچوڑ دی یہی گویا سالن تھا۔ پھر جو دعا اللہ کو منظور تھی وہ آپ نے اس کھانے پر کی (فرمایا بسم اللہ یا اللہ اس میں بہت برکت دے) اور ابوطلحہ سے فرمایا باہر سے دس آدمیوں کو بلا لے انھوں نے دس آدمیوں

لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ: ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا۔

کو اجازت دی وہ (آئے) پیٹ بھر کر چلتے ہوئے پھر فرمایا اب دوسرے دس آدمیوں کو بلا لے ابوطلحہ نے ان کو بھی اجازت دی انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا غرض اسی طرح سب آدمیوں نے سیر ہو کر کھایا یہ سب لوگ شمار میں ستر یا اسی آدمی تھے

ف۱ یہیں سے ترجمہ باب نکلا معلوم ہوا کہ گھی سالن ہے ف۲ اس کو امام احمد نے نکالا

---

## بَابُ النِّيَّةِ فِي الْأَيْمَانِ۔

باب۔ قسم میں نیت کا اعتبار ہوگا۔

ف۱ یعنی قسم کھانے والے کی نیت کا مثلاً کسی نے قسم کھائی میں زید کے گھر نہیں جاؤں گا اس کی نیت یہ تھی کہ ایک سال یا ایک ماہ تک تو اس کے بعد اگر جائے گا تو حانث نہ ہوگا اسی طرح اگر یہ قسم کھائی میں زید سے بات نہیں کروں گا اور نیت یہ تھی کہ اس کے مکان پر جا کر تو دوسری جگہ بات کرنے سے قسم نہیں ٹوٹے گی اور امام مالک کہتے ہیں کہ جس کے لیے قسم کھائی تھی اس کی نیت کا اعتبار ہوگا اور جس صورت میں کہ حاکم کسی کو قسم کا حکم دے تو قسم حاکم ہی کی نیت کے موافق ہوگی اور وہاں توریہ بالاتفاق کچھ مفید نہ ہوگا۔

۶۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيدٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَنَّهُ سَمِعَ عَلْقَمَةَ ابْنَ وَقَّاصٍ اللَّيْثِيَّ يَقُولُ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے کہا میں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے سنا وہ کہتے تھے مجھ کو محمد بن ابراہیم تیمی نے خبر دی انہوں نے علقمہ بن وقاص لیثی سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عمرؓ سے وہ کہتے تھے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپؐ فرماتے تھے اعمال میں نیت کا اعتبار ہے اور ہر ایک آدمی کو وہی ملے گا جیسی اس کی نیت ہو پھر جو کوئی اللہ اور اس کے رسول کے لیے دیس چھوڑ دے۔ اس کی ہجرت اللہ اور رسول کی طرف ہوگی (ہجرت کا ثواب ملے گا) اور جو کوئی کسی عورت کے بیاہنے یا دنیا کا مال

إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

کمانے کی نیت سے دیس چھوڑے اس کی ہجرت انہی چیزوں کے لیے ہوگی (اس کو کچھ ثواب نہیں ملنے کا)

باب إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى وَجْهِ النَّذْرِ وَالتَّوْبَةِ۔

باب۔ اگر کوئی شخص نذر یا توبہ کے طور پر اپنا مال خیرات کر دے۔

۶۷۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ وَكَانَ قَائِدَ كَعْبٍ مِنْ بَنِيهِ حِينَ عَمِيَ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ ابْنَ مَالِكٍ فِي حَدِيثِهِ وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِّفُوا فَقَالَ فِي آخِرِ حَدِيثِهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنِّي أَنْخَلِعُ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ۔

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انھوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ کو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضنے (انھوں نے اپنے والد عبداللہ بن کعب سے) یہ عبداللہ کعب کو لے کر چلا کرتے تھے جب وہ اندھے ہو گئے تھے انھوں نے کہا میں نے کعب (اپنے والد) سے سنا وہ اس آیت (جو سورۃ توبہ میں ہے) وعلی الثلثۃ الذین خلفوا کا قصہ بیان کرتے تھے۔ ف۱ اخیر میں کعبؓ نے یہ کہا یا رسول اللہ میں اپنی توبہ قبول ہونے کے شکریہ میں یہ کرتا ہوں کہ اپنا سارا مال اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں خیرات کر دیتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں تھوڑا مال اپنے لیے بھی رکھ لے یہ تیرے حق میں بہتر ہوگا ف۲۔

ف۱ یہ قصہ بڑے طول کے ساتھ غزوۂ تبوک میں گذر چکا ہے ف۲ کعبؓ کا یہ کہنا گویا بطریق نذر ہی کے تھا گو اس میں نذر کے لفظ کی صراحت نہیں ہے اب اس میں اختلاف ہے کہ اگر کوئی سارا مال صدقہ کرنے کی منت مانے تو کیا سارا مال صدقہ کر دینا ہوگا یا ایک ثلث کافی ہوگا اکثر علماء نے یہ کہا ہے کہ ایک ثلث خیرات کر دینا کافی ہوگا لیکن حنفیہ کے نزدیک سارا مال خیرات کرنا لازم ہوگا۔

باب إِذَا حَرَّمَ طَعَامَهُ وَقَوْلُهُ تَعَالَى- يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ تَبْتَغِي مَرْضَاتَ

باب۔ اگر کوئی شخص کوئی کھانا حرام کر لے اور اللہ تعالیٰ نے سورۂ تحریم میں فرمایا اے پیغمبر تو ان چیزوں کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتا ہے جو اللہ نے تیرے لیے حلال

| | |
|---|---|
| أَزْوَاجِكَ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ وَقَوْلُهُ۔ لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ۔ | کی ہیں تو اپنی بی بیوں کی خوشی چاہتا ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور تم پر قسموں کا کھول ڈالنا لازم کیا ہے اور (سورہ مائدہ میں) فرمایا اللہ نے جو پاکیزہ چیزیں تمہارے لئے حلال کی ہیں ان کو حرام نہ کرو۔ |

---

| | |
|---|---|
| ۶۸۰۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ أَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ ابْنَ عُمَيْرٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ أَنِّيْ أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ: لَا، بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ، فَنَزَلَتْ۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ۔ إِلَى قَوْلِهِ۔ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ۔ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ۔ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا، وَقَالَ إِبْرَاهِيمُ ابْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ وَقَدْ حَلَفْتُ فَلَا تُخْبِرِي | ہم سے حسن بن محمد بن صباح نے بیان کیا کہا ہم سے حجاج بن محمد نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے کہا عطاء بن ابی رباح نے کہا میں نے عبید بن عمیر سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت عائشہ رض سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین زینب بنت جحش کے پاس ٹھہرا کرتے وہاں شہد پیا کرتے (اس پر ہم کو رشک ہوتی) میں نے اور حفصہ نے مل کر صلاح کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں میں سے جس کے پاس جائیں وہ یوں کہے آپ کے منہ سے گوند کی بو آتی ہے شاید آپ نے مغافیر (ایک قسم کا بدبودار گوند) کھایا ہے خیر آپ ہم میں سے ایک کے پاس گئے اس نے یہی کہا آپ نے فرمایا نہیں (میں نے گوند نہیں کھایا) بلکہ زینب بنت جحش رض کے پاس شہد پیا تھا اب آئندہ سے میں شہد نہیں پینے کا (اس وقت یہ آیت اتری یاایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک سے اس آیت تک ان تتوبا الی اللہ یہ حضرت عائشہ رض اور حضرت حفصہ رض کی طرف خطاب ہے یہ جو فرمایا پیغمبر نے اپنی ایک بی بی سے راز کی بات کہی اس سے یہی مراد ہے کہ میں نے شہد پیا تھا اب نہیں پینے کا اور ابراہیم بن موسیٰ نے بھی اس حدیث کو ہشام بن یوسف سے روایت کیا انہوں نے ابن جریج سے (اس میں یوں ہے میں اب شہد نہیں پیوں گا اس کی قسم کھا چکا تو اس بات کا ذکر کسی سے نہ کیجیو ۔ |

بِذٰلِكَ أَحَدًا۔

ف آپ کے مزاج مبارک میں غایت درجہ نفاست اور لطافت تھی آپ کو یہ پسند نہیں تھا کہ کپڑے یا بدن میں کسی قسم کی بری بو آئے ف یہ روایت طلاق میں موصولاً گذر چکی ہے۔

---

## بَابُ الْوَفَاءِ بِالنَّذْرِ، وَقَوْلِهِ يُوفُونَ بِالنَّذْرِ۔

۶۸۱۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ الْحَارِثِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: أَوَلَمْ تُنْهَوْا عَنِ النَّذْرِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ النَّذْرَ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَلَا يُؤَخِّرُ وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِالنَّذْرِ مِنَ الْبَخِيلِ۔

باب ۔ نذر و منت پوری کرنا واجب ہے اللہ تعالی نے (سورۃ دہر میں) فرمایا اپنی منت پوری کرتے ہیں

ہم سے یحییٰ بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے فلیح بن سلیمان نے کہا ہم سے سعید بن حارث نے انھوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا وہ کہتے تھے کیا تم کو نذر کرنے سے ممانعت نہیں ہوئی ف پھر کہنے لگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر (یعنی منت ماننے سے) کوئی بات (جو تقدیر میں لکھی ہے آگے پیچھے نہیں ہوتی بلکہ نذر کی وجہ سے اتنا ہوتا ہے کہ بخیل کے دل سے کچھ مال نکالا جاتا ہے ف۲

ف پورا قصہ اس کا حاکم نے مستدرک میں نکالا سعید بن حارث سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بیٹھا تھا استنے میں بنی کعب کا ایک شخص مسعود بن عمرو ان کے پاس آیا اور کہنے لگا ابو عبدالرحمن میرا بیٹا ایران کے ملک میں عمر بن عبیداللہ بن معمر کے ساتھ تھا وہاں سخت وبا پڑی میں نے منت مانی کہ اگر اللہ تعالی میرے بیٹے کو سلامت لائے گا تو میں پیدل بیت اللہ کا حج کروں گا آخر میرا بیٹا ایران سے اس حالت میں آیا کہ بیمار تھا اور یہاں آکر مر گیا اب آپ کیا حکم دیتے ہیں اس وقت عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کیا تم کو منت ماننے کی ممانعت نہیں ہوئی اخیر تک ف۲ وہ یوں تو اللہ کی راہ میں دیتا نہیں مصیبت کے وقت منت مانتا ہے اسی بہانہ سے اس کا مال خرچ ہوتا ہے۔

---

۶۸۲۔ حَدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ: إِنَّهُ لَا يَرُدُّ شَيْئًا وَلٰكِنَّهُ يُسْتَخْرَجُ بِهِ مِنَ

ہم سے خلاد بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے کہا مجھ کو عبداللہ بن مرہ نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر (منت) ماننے سے منع فرمایا اور کہا کہ اس سے کچھ نہیں ہوتا جو آفت تقدیر میں ہے وہ نہیں ٹلتی ف صرف اتنا ہوتا

الْبَخِيلِ۔ ہے کہ اس کی وجہ سے بخیل کے دل سے کچھ روپیہ نکالا جاتا ہے۔

ف یہ نہی بطور کراہت کے ہے نہ بطور حرمت کے اگر نذر کرنا حرام ہوتا تو پھر اس کے پورا کرنے کا کیوں حکم دیا جاتا۔

۶۸۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ قُدِّرَ لَهُ وَلَكِنْ يُلْقِيهِ النَّذْرُ إِلَى الْقَدَرِ قَدْ قُدِّرَ لَهُ فَيَسْتَخْرِجُ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْبَخِيلِ فَيُؤْتِي عَلَيْهِ مَا لَمْ يَكُنْ يُؤْتِي عَلَيْهِ مِنْ قَبْلُ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر ماننے سے آدمی کو کوئی فائدہ نہیں ملتا جو اس کی تقدیر میں نہیں ہے بلکہ نذر آدمی کو اسی امر کی طرف لے جاتی ہے جو اس کی تقدیر میں ہے اور اللہ تعالیٰ نذر کی وجہ سے بخیل کے ہاتھ سے کچھ مال نکالتا ہے اللہ فرماتا ہے آدمی نذر کر کے مجھ کو وہ دیتا ہے جو نذر سے پہلے نہیں دیتا ف

ف جب اللہ تعالیٰ کی نذر ماننا کچھ مفید نہ ہو بلکہ مکروہ ہو تو وائے بر حال ان لوگوں کے جو اللہ کے سوا دوسرے کی نذر نیاز کریں بھلا وہ کیا فائدہ کی توقع کر سکتے ہیں بلکہ غیر اللہ کی نذر ماننے سے کافر ہو جاتے ہیں اپنا ایمان بھی کھوتے ہیں اگر نذر سے شرعی نذر جو عبادت ہے مراد رکھتے ہیں اگر نذر نیاز اللہ کی ہو اور ایصال ثواب کسی کی روح کو ہو تو یہ اور بات ہے اس سے کافر نہ ہوں گے مگر اس صورت میں یوں کہنا چاہیئے نذر اللہ ہے اور ثواب بر روح فلاں۔ افسوس ہمارے زمانے میں جاہلوں نے اپنے ایمان کا بھی خیال چھوڑ دیا ہے اور نذر و نیاز میں ایسے مصروف ہو گئے ہیں کہ فرض عبادات نماز روزے کا بھی ان کو خیال نہیں ہے مگر سال میں کم سے کم دو چار نیازیں کرنا ضرور جانتے ہیں وہ بھی غیر اللہ کی معاذ اللہ ثواب تو کجا ایمان بھی چٹ ہو جاتا ہے اب اختلاف اس میں ہے کہ اگر کوئی جانور کے سوا اور کوئی چیز کی نسبت کہے کہ فلاں بزرگ کی نذر یا نیاز ہے مثلاً شیرینی وغیرہ کو تو اس کا کھانا حرام ہے یا نہیں اکثر علماء نے حرام کہا ہے۔ اور اس کو ما اہل بہ لغیر اللہ میں داخل کیا ہے بعضوں نے کہا وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ جانور سے خاص ہے اور شیرینی وغیرہ جو کسی بزرگ کی قبر پر چڑھائی جائے وہ حرام نہیں ہے بہر حال مشتبہ ہونے میں تو شک نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں فمن وقع فی المشتبہات یوشک ان یقع فی الحرام۔

## بَابُ إِثْمِ مَنْ لَمْ يَفِ بِالنَّذْرِ

## باب۔ نذر پورا نہ کرنے کا گناہ

۶۸۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى

ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ قطان سے

عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو جَمْرَةَ حَدَّثَنَا زَهْدَمُ بْنُ مُضَرِّبٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: خَيْرُكُمْ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ لَا أَدْرِي ذَكَرَ اثْنَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا بَعْدَ قَرْنِهِ ثُمَّ يَجِيءُ قَوْمٌ يَنْذُرُونَ وَلَا يَفُونَ وَيَخُونُونَ وَلَا يُؤْتَمَنُونَ وَيَشْهَدُونَ وَلَا يُسْتَشْهَدُونَ وَيَظْهَرُ فِيهِمُ السِّمَنُ

انہوں نے شعبہ بن حجاج سے کہا مجھ سے ابوجمرہ نے کہا ہم سے زہدم بن مضرب نے کہا میں نے عمران بن حصین سے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے تھے آپ نے فرمایا بہتر لوگ میرے زمانے کے ہیں (یعنی صحابہؓ) پھر جو ان کے بعد ہیں (یعنی تابعین) پھر جو ان کے بعد ہیں (یعنی تبع تابعین) عمران کہتے ہیں مجھ کو یاد نہیں رہا کہ آپ نے اپنے زمانے کے بعد ثم الذین یلونھم دو بار فرمایا یا تین بار ف پھر ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو نذریں مانیں گے پھر پوری نہیں کریں گے اور خیانت کریں گے امانت دار نہ ہوں گے اور بن گواہی چاہے گواہی دیں گے اور ان میں مٹاپا پھوٹ پڑے گا (حرام کا مال کھا کھا کر کے خوب سنڈے ہوں گے)

ف اگر تین بار فرمایا ہو تو امام بخاری اور ترمذی بھی خیر القرون میں داخل ہوں گے کیوں کہ انہوں نے تبع تابعین کو دیکھا ہے جب صحابہ کا زمانہ خیر القرون ٹھہرا تو اب رافضیوں کا یہ خیال کہ صحابہ باستثنائے معدودے چند ظالم اور غاصب تھے معاذ اللہ کیوں کر صحیح ہوگا اگر ایسا ہو تو ان کا زمانہ شر القرون ہوتا ہے نہ خیر القرون۔

---

## بَابُ النَّذْرِ فِي الطَّاعَةِ، وَمَا أَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ۔

باب ایسی نذر کا پورا کرنا لازم ہے جو عبادت اور اطاعت کے کام کے لیے کی جائے نہ کہ گناہ کے لیے ف اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ میں) فرمایا جو تم (اللہ کی راہ) میں خرچ کرو (یا شیطان کی راہ میں) یا جو نذر تم مانو اللہ کو اس کی خبر ہے اور نہیں ہے ظالموں کے لیے کوئی مددگار۔

ف مثلاً نماز، روزہ حج یا صدقہ کی کوئی نذر کرے اگر گناہ کے کام کی کوئی نذر ماننے مثلاً بدعات وغیرہ کی جیسے قبروں پر چراغ صندل لگانے کی تو ہرگز پورا نہ کرے ایسی نذر لغو اور باطل ہے بعضوں نے کہا اس میں کفارہ لازم ہوگا۔

---

۶۸۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے طلحہ بن عبدالملک سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ۔

کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی اطاعت کے کام کی نذر کرے وہ پوری کرے اور جو شخص گناہ کے کام کی نذر کرے وہ گناہ کا کام نہ کرے (ایسی نذر پوری نہ کرے)

## بَابُ إِذَا نَذَرَ أَوْ حَلَفَ أَنْ لَا يُكَلِّمَ إِنْسَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ أَسْلَمَ۔

باب۔ ایک شخص نے جاہلیت کے زمانے میں (جب وہ کافر تھا) نذر کی یا قسم کھائی کہ فلاں شخص سے بات نہ کروں گا پھر مسلمان ہو گیا تو کیا حکم ہے؟۔

۶۸۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَبُو الْحَسَنِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ أَوْفِ بِنَذْرِكَ۔

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو عبیداللہ عمری نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جاہلیت کے زمانے میں یہ منت مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں گا (اب آپ کیا فرماتے ہیں) فرمایا، اپنی منت پوری کر وف۔

ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ کافر کی نذر صحیح ہے نذر پر قسم کا بھی قیاس کیا گیا ہے تو اسلام لانے سے پہلے نذر مانے یا قسم کھائے اس کا پورا کرنا واجب ہوگا شافعی اور ابو ثور کا یہی قول ہے بعضوں نے کہا واجب نہیں حنفیہ مالکیہ کا یہی قول ہے اور امام احمد سے دو روایتیں ہیں طبری نے کہا ان کے نزدیک بھی پورا کرنا واجب ہے۔

## بَابُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ وَأَمَرَ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَةً جَعَلَتْ أُمُّهَا عَلَى نَفْسِهَا صَلَاةً بِقُبَاءٍ فَقَالَ صَلِّي عَنْهَا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَحْوَهُ۔

باب۔ اگر کوئی شخص مر جائے اور اسکے اوپر کوئی نذر ہو تو اس کا وارث اس کی طرف سے پورا کرے، اور عبداللہ بن عمرؓ نے ایک عورت کو حکم دیا جس کی ماں نے مسجد قبا میں نماز پڑھنے کی منت مانی تھی کہ تو اس کی طرف سے نماز پڑھ لے ف اور ابن عباس رضؓ نے بھی ایسا ہی کہا ہے۔ ف۲

ف یہ اثر موصولاً نہیں ملا بلکہ امام مالک نے موطا میں ابن عمرؓ سے اس کے خلاف نکالا کہ کوئی دوسرے کی طرف سے نماز نہ پڑھے نہ روزہ رکھے۔ ف۲ اس کو امام مالک اور ابن ابی شیبہ نے وصل کیا مگر نسائی نے ابن عباس رضؓ سے یوں

نکالا کہ کوئی کسی کی طرف سے نماز نہ پڑھے نہ روزہ رکھے اب دونوں قولوں میں جمع اس طور سے کیا گیا ہے کہ زندہ زندہ کی طرف سے نماز روزہ نہیں پڑھ سکتا لیکن زندہ مردہ کی طرف سے پڑھ سکتا ہے۔

---

۶۸۷۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّ عَبْدَ اللهِ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْأَنْصَارِيَّ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَأَفْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا فَكَانَتْ سُنَّةً بَعْدُ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ کو عبیداللہ بن عبداللہ نے خبر دی ان کو عبداللہ بن عباس رضؓ نے کہ سعد بن عبادہؓ انصاری رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ پوچھا ان کی ماں پر ایک نذر تھی وہ اس کو ادا کرنے سے پہلے مر گئیں آپ نے فرمایا تو اس کی طرف سے ادا کر پھر یہی طریقہ قائم ہو گیا۔

---

۶۸۸۔ حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بِشْرٍ قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ إِنَّ أُخْتِي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ وَإِنَّهَا مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ عَلَيْهَا دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ؟ قَالَ نَعَمْ، قَالَ فَاقْضِ اللهَ فَهُوَ أَحَقُّ بِالْقَضَاءِ۔

ف یہ حدیث کتاب الحج میں گزر چکی ہے۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ابو البشر سے کہا میں نے سعید بن جبیر سے سنا وہ ابن عباس سے روایت کرتے تھے ایک شخص (عقبہ بن عامر جہنی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میری بہن (نام نامعلوم) نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ (منت پوری کرنے سے پہلے) مر گئی آپ نے فرمایا اگر اس پر کچھ قرضہ ہوتا تو ادا کرتا یا نہیں وہ شخص بولا جی ہاں ادا کرتا آپ نے فرمایا پھر اللہ کا قرض ادا کر، اس کا ادا کرنا تو اور زیادہ مقدم ہے ف

---

## بَابُ النَّذْرِ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي مَعْصِيَةٍ۔

## باب۔ اگر آدمی ایسی نذر کرے جس پر اس کی ملک نہیں یا گناہ کی ف

ف اس باب میں امام بخاری نے جو حدیثیں بیان کیں ان سے ترجمہ باب کا جزو ثانی یعنی گناہ کی نذر کا حکم مفہوم ہوتا

ہے مگر جزو اول یعنی النذر فیما لا یملک کا حکم نہیں نکلتا اس کا جواب یوں ہو سکتا ہے کہ نذر معصیت کے حکم نکلنے سے نذر فیما لا یملک کا بھی حکم نکل آیا کیونکہ دوسرے کے ملک میں تصرف کرنا بھی معصیت میں داخل ہے۔

---

۶۸۹ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ مَالِكٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ

ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے طلحہ بن عبد الملک سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی اطاعت (نیک کام) کی نذر کرے وہ اس کو بجا لائے اور جو شخص اللہ کی نافرمانی (گناہ) کی نذر کرے وہ ہرگز وہ کام نہ کرے ف۱

ف۱ اب ایسے کام کی نذر ہی لغو ہوگی مثلاً کوئی عید کے دن روزہ رکھنے کی یا کسی بزرگ یا ولی کی قبر پر جانور کاٹنے کی یا بچہ کا سر منڈانے کی یا وہاں عرس یا چراغاں یا صندل مالی یا شیرینی یا روپیہ چڑھانے کی نذر کرے امام مالک اور شافعی اور جمہور علماء کا یہی قول ہے بعضوں نے کہا کفارہ واجب ہے۔

---

۶۹۰ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ وَرَآهُ يَمْشِي بَيْنَ ابْنَيْهِ وَقَالَ الْفَزَارِيُّ عَنْ حُمَيْدٍ حَدَّثَنِي ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے حمید سے انہوں نے ثابت سے، انہوں نے انس رضؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے ایک بوڑھے (ابو اسرائیل) کو فرمایا اللہ کو اس کی پرواہ نہیں ہے کہ وہ اپنے تئیں تکلیف دے یہ بوڑھا اپنے دو بیٹوں پر ٹیکا لگائے ہوئے (پیدل حج کے لیے) جا رہا تھا ف۱ اور مروان بن معاویہ فزاری نے اس حدیث کو حمید سے روایت کیا اس میں یوں ہے مجھ سے ثابت نے بیان کیا انہوں نے انس رضؓ سے ف۲

ف۱ آپ نے وجہ پوچھی تو معلوم ہوا اس نے پیدل حج کرنے کی مُنّت مانی تھی پھر یہ حدیث فرمائی اور اس کو سوار ہو جانے کا حکم دیا ف۲ اس سند کے ذکر کرنے سے حمید کا سماع ثابت کرنا منظور ہے اس روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الحج میں وصل کیا ہے۔

---

۶۹۱ - حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْوَلِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِزِمَامٍ أَوْ غَيْرِهِ فَقَطَعَهُ۔

ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے سلیمان احول سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ابن عباس رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا جو کعبہ شریف کا طواف کر رہا تھا باگ ڈور یا اور کسی چیز سے بندھا ہوا آپ نے وہ رسی کاٹ ڈالی۔

---

۶۹۲ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى: أَخْبَرَنَا هِشَامٌ أَنَّ ابْنَ جُرَيْجٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ أَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُ بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ۔

ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو ہشام بن یوسف نے خبر دی ان کو ابن جریج نے کہا مجھ سے، سلیمان احول نے بیان کیا ان سے طاؤس نے انہوں نے ابن عباس رض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کرتے ہوئے ایک آدمی کو دیکھا وہ دوسرے آدمی کو اس کی ناک میں ایک رسی ڈال کر طواف کرا رہا ہے، آپ نے وہ رسی کاٹ دی فرمایا ہاتھ پکڑ کر اس کو طواف کراؤ ف

ف ان دونوں آدمیوں کا نام معلوم نہیں ہوا بعضوں نے کہا یہ بشر اور ان کے بیٹے طلق تھے طبرانی کی روایت میں ایسا ہی مذکور ہے۔

---

۶۹۳ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا أَبُو إِسْرَائِيلَ نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ وَيَصُومَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک آدمی کو دیکھا (دھوپ میں) کھڑا ہوا ہے آپ نے اس کا حال پوچھا لوگوں نے کہا یہ شخص ابو اسرائیل ہے (قیشر یا کیسر یا قیصر) اس نے یہ منت مانی ہے کہ کھڑا رہے گا نہ بیٹھے گا نہ سایہ میں آئے گا نہ بات کرے گا

وَسَلَّمَ: مُرْهُ فَلْيَتَكَلَّمْ وَلْيَسْتَظِلَّ وَلْيَقْعُدْ وَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ. قَالَ عَبْدُ الْوَهَّابِ حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

دنہ کھائے گا نہ پیئے گا بلکہ روزہ رکھے گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے کہو بات کرے سایہ میں بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے ف عبدالوہاب ثقفی نے اس حدیث کو یوں روایت کیا ہم سے ایوب نے بیان کیا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (مرسلاً ابن عباس رضؓ کا ذکر نہیں کیا)۔

ف آپ نے یہ نذر لغو کر دی کہ دھوپ میں دن بھر کھڑا رہے گا کسی سے بات نہ کرے گا معلوم ہوا کہ ان کاموں میں ہماری شریعت میں کوئی ثواب نہیں تو فعل لغو ہوا اور فعل لغو جس میں اپنے تئیں تکلیف ہو اور ثواب نہ ملے گناہ کی طرح ہے کیونکہ بے فائدہ نفس کو ستانا ہے باقی مباح کاموں کی نذر کرنے میں کوئی قباحت نہیں جیسے داؤد اور بیہقی نے نکالا کہ ایک عورت نے نذر مانی تھی کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ سے صحیح سلامت تشریف لائیں گے تو آپ کے سر پر دف بجاؤں گی آپ نے اس سے فرمایا اپنی نذر پوری کر بعضوں نے کہا کہ مباح کاموں کی نذر جائز نہیں اور دف بجانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سلامتی کی خوشی کے لیے تھا وہ ثواب کے کاموں میں داخل ہے۔

---

## بَابُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ أَيَّامًا فَوَافَقَ النَّحْرَ أَوِ الْفِطْرَ۔

باب۔ اگر کسی شخص نے چند معین دنوں میں روزہ رکھنے کی نذر کی اتفاق سے ان دنوں عید یا بقر عید ہو گئی ف

ف تو اس دن روزہ نہ رکھے اور اس کی یہ نذر صحیح نہ ہوگی جمہور کا یہی قول ہے اور حنابلہ سے ایک روایت یہ ہے کہ قضا واجب ہوگی اور امام ابوحنیفہ نے کہا اگر اس دن روزہ رکھ لے تو نذر ادا ہو جائے گی۔

۶۹۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ أَبِي حُرَّةَ الْأَسْلَمِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ لَا يَأْتِيَ عَلَيْهِ يَوْمُ الْأَصَامِ فَوَافَقَ يَوْمَ أَضْحَى أَوْ فِطْرٍ فَقَالَ: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ، لَمْ يَكُنْ يَصُومُ يَوْمَ الْأَضْحَى وَالْفِطْرِ وَلَا يَرَى

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے کہا ہم سے حکیم بن ابی حرہ اسلمی نے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے سنا ان سے کسی نے پوچھا اگر کسی شخص نے یوں نذر کی فلاں دن جب آئے گا تو میں روزہ رکھوں گا اتفاق سے عید یا بقر عید ہو گئی انہوں نے کہا تم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اچھی پیروی ہے آپ عید اور بقر عید میں روزہ نہیں رکھتے تھے اور نہ ان دنوں روزہ رکھنا درست جانتے تھے ف

صِيَامَهُمَا۔

ف بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ ان دنوں روزہ رکھنا درست نہیں جانتے تھے اس صورت میں یہ حکیم کا قول ہوگا۔

---

٦٩٥۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ يُونُسَ عَنْ زِيَادِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: نَذَرْتُ أَنْ أَصُومَ كُلَّ يَوْمِ ثُلَاثَاءَ أَوْ أَرْبِعَاءَ مَا عِشْتُ فَوَافَقْتُ هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: أَمَرَ اللّٰهُ بِوَفَاءِ النَّذْرِ وَنُهِينَا أَنْ نَصُومَ يَوْمَ النَّحْرِ فَأَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ مِثْلَهُ لَا يَزِيدُ عَلَيْهِ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے یونس سے انہوں نے زیاد بن جبیر سے انہوں نے کہا میں عبداللہ بن عمرؓ کے ساتھ تھا اتنے میں ایک شخص (نام نامعلوم) نے ان سے پوچھا میں نے یہ نذر مانی تھی کہ ہر منگل یا بدھ کو روزہ رکھا کروں گا اتفاق سے اس دن بقر عید ہوگئی عبداللہؓ نے کہا اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے کا حکم دیا ہے اور بقر عید کے دن ہم کو روزہ رکھنے کی ممانعت ہوئی اس نے پھر پوچھا (صاف مسئلہ بتائیے اس دن روزہ رکھوں یا نہ رکھوں) عبداللہ نے پھر یہی کہا ف

ف گویا خود عبداللہ کو بھی اس مسئلہ میں تردد تھا کیونکہ دلیلیں متعارض ہیں۔

---

بَابٌ هَلْ يَدْخُلُ فِي الْأَيْمَانِ وَالنُّذُورِ الْأَرْضُ وَالْغَنَمُ وَالزُّرُوعُ وَالْأَمْتِعَةُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ مِنْهُ، قَالَ: إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا وَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءَ لِحَائِطٍ لَهُ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ۔

باب۔ اگر کسی نے مال کی نذر کی تو کیا مال میں زمین اور بکریاں اور دوسرے اسباب (گھوڑے ہتھیار کپڑے وغیرہ) بھی داخل ہوں گے ف۱ اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میں نے ایک زمین پائی اس سے عمدہ مال مجھ کو کبھی نہیں ملا آپ نے فرمایا اگر تو چاہے تو اصل کو روک رکھ اور اس کی پیداوار خیرات کر دے ف۲ اور ابو طلحہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا میرے سب مالوں میں سے مجھ کو بیرحاء زیادہ پسند ہے بیرحاء ایک باغ تھا مسجد نبوی کے سامنے (یہ بھی کتاب الوصایا میں موصولاً گزر چکی ہے)

ف امام بخاری نے اس کو ترجیح دی کہ داخل ہوں گے بعضوں نے کہا مال صرف چاندی سونے کو کہتے ہیں دوسرے سامان مال نہیں ہیں ف۲ یہ حدیث کتاب الوصایا میں موصولاً گزر چکی ہے تو حضرت عمرؓ نے زمین کو مال کہا یہ زمین نبی حارثہ یہودیوں کی تھی جس کو ثمغ کہتے تھے ۔

---

٧٩٦- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ الدِّيلِيِّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ مَوْلَى بْنِ مُطِيعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً إِلَّا الْأَمْوَالَ وَالثِّيَابَ وَالْمَتَاعَ فَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ يُقَالُ لَهُ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي الْقُرَى حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَادِ الْقُرَى بَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَهْمٌ عَائِرٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيئًا لَهُ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَمْ تُصِبْهَا الْمَقَاسِمُ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا، فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ النَّاسُ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ثور بن زید دیلی سے انہوں نے ابوالغیث سے جو ابن مطیع کے غلام تھے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ہم جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تھے ف۱ وہاں ہم کو لوٹ میں سونا، چاندی نہیں ملا البتہ مال ملے (اونٹ بکریاں وغیرہ) اور کپڑے دوسرے سامان ف۲ بنی ضبیب کے ایک شخص رفاعہ بن زید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک غلام تحفہ گزارا جس کا نام مدعم تھا اس کے بعد آپ وادی القریٰ کی طرف چلے جب وہاں پہنچے تو مدعم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کجاوہ اتار رہا تھا اتنے میں ایک تیر آ لگا جس کو مارنے والا معلوم نہ ہوا اور مدعم مر گیا لوگ کہنے لگے اس کو بہشت مبارک ہو آپ نے فرمایا ہرگز نہیں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اس نے جو خیبر کے دن لوٹ کے مال میں سے ایک کملی چرائی تھی وہ آگ ہو کر اس پر بھڑک رہی ہے جب لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا تو ایک شخص (دوڑ کر) جوتی کا ایک تسمہ یا دو تسمے لے کر آیا (شاید اس نے لوٹ کے مال میں سے پہلے لیے ہوں گے) آپ نے فرمایا (اگر ان کو یہ داخل نہ کرتا تو مرنے کے بعد) یہ ایک تسمہ یا دو تسمے آگ ہو کر اس کو جلاتے ۔

شِرَاكَيْنِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ، شِرَاكٌ مِنْ نَارٍ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ۔

ف یعنی جنگ خیبر میں موجود تھے کیونکہ ابوہریرہ تو اس وقت آئے تھے جب خیبر فتح ہو گیا تھا جیسے اوپر گزر چکا ہے

ف یہیں سے ترجمہ باب نکلا کس لیے کہ چاندی سونے کے سوا دوسری چیزوں کو بھی مال کہا بعضے نسخوں میں یوں ہے الا الاموال الثیاب والمتاع تو اموال کی تفسیر ثیاب اور متاع ہے

---

بَابُ كَفَّارَاتِ الْأَيْمَانِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى۔ وَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِينَ۔ وَمَا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ فَفِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ وَيُذْكَرُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَعَطَاءٍ وَعِكْرِمَةَ مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ أَوْ أَوْ فَصَاحِبُهُ بِالْخِيَارِ وَقَدْ خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَعْبًا فِي الْفِدْيَةِ۔

باب۔ قسم کے کفاروں کے بیان میں ف اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا پھر قسم کا کفارہ یہ ہے دس مسکینوں کو کھانا کھلانا اور جب یہ آیت (سورۂ بقرہ کی) اتری ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ کو کیا حکم دیا (یہ حدیث آگے آتی ہے) اور ابن عباس رضؓ اور عطاء بن ابی رباح اور عکرمہ سے منقول ہے جہاں قرآن میں اَوْ اَوْ آیا ہے ف تو وہاں آدمی کو اختیار ہے جو کفارہ چاہے ادا کرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کعب بن عجرہ کو بھی اختیار دیا تھا (جون سا فدیہ چاہے دے)

ف جیسے اس آیت میں ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک

---

۶۹۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ: أَتَيْتُهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: ادْنُ، فَدَنَوْتُ فَقَالَ: أَيُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ؟ قُلْتُ:

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے ابو شہاب (عبد ربہ بن نافع) نے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے کعب بن عجرہ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے فرمایا نزدیک آ میں نزدیک گیا آپ نے فرمایا تجھ کو سر کی جوؤں سے تکلیف ہے میں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا سر

نَحْمِ، قَالَ: فِدْيَةٌ مِنْ صِيَامٍ أَوْ صَدَقَةٍ أَوْ نُسُكٍ، وَأَخْبَرَنِي ابْنُ عَوْنٍ عَنْ أَيُّوبَ قَالَ: صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَالنُّسُكُ: شَاةٌ، وَمَسَاكِينُ سِتَّةٌ۔

منڈا ڈال، فدیہ دے روزے رکھ یا خیرات کر یا قربانی کر (اسی سند سے ابو شہاب نے کہا مجھ کو عبداللہ بن عون نے خبر دی انہوں نے ایوب سے انہوں نے کہا روزے تین ہیں اور قربانی سے ایک بکری اور خیرات سے چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا مراد ہے ف

ف حالانکہ کعب بن عجرہ کی حدیث حج کے فدیہ میں ہے اس کو قسم کے فدیہ سے کوئی تعلق نہیں مگر امام بخاری اس کو اس باب میں اس لیے لائے کہ جیسے حج کے فدیہ میں اختیار ہے تینوں میں سے جو چاہے وہ کرے ایسے ہی قسم کے کفارے میں بھی قسم کھانے والے کو اختیار ہے کہ تینوں کفاروں میں سے جو قرآن میں مذکور ہیں جونسا کفارہ چاہے ادا کرے۔

---

بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى۔ قَدْ فَرَضَ اللهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ أَيْمَانِكُمْ، وَاللهُ مَوْلَاكُمْ، وَهُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ، مَتَى تَجِبُ الْكَفَّارَةُ عَلَى الْغَنِيِّ وَ الْفَقِيرِ۔

باب۔ اللہ تعالیٰ کا (سورۂ تحریم میں) یہ فرمانا، اللہ تعالیٰ نے تم پر ٹھہرا دیا ہے اپنی قسموں کا اتار کرنا (یعنی کفارہ دینا واجب کر دیا ہے) اور اللہ تعالیٰ تمہارا کارساز ہے وہ علم والا ہے اور حکمت والا اور کفارے کا مالدار اور محتاج دونوں پر واجب ہونا ف

ف حالانکہ جو حدیث امام بخاری نے اس باب میں بیان کی وہ رمضان کے کفارے کے باب میں ہے مگر قسم کے کفارے کو اس پر قیاس کیا۔

---

۶۹۸۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: سَمِعْتُهُ مِنْ فِيهِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ، قَالَ مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: تَسْتَطِيعُ تُعْتِقُ رَقَبَةً؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے سفیان نے کہا میں نے یہ حدیث زہری کے منہ سے سنی انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے کہا ایک شخص (سلمہ صخر بیاضی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا (یا رسول اللہ) میں تباہ ہو چکا آپ نے فرمایا کچھ کہہ تو حال کیا ہے کہنے لگا میں رمضان میں (دن کو) اپنی عورت سے لگ گیا، آپ نے فرمایا اچھا تو ایک بردہ آزاد کر سکتا ہے، وہ

تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ: لَا قَالَ: اجْلِسْ، فَجَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، وَالْعَرَقُ: الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ: خُذْ هَذَا، فَتَصَدَّقْ بِهِ، قَالَ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا؟ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، قَالَ: أَطْعِمْهُ عِيَالَكَ۔

کہنے لگا نہیں مجھ کو اتنا مقدور نہیں۔ آپ نے فرمایا دو مہینے پے درپے (لگاتار) روزے رکھ سکتا ہے۔ کہنے لگا نہیں آپ نے فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے کہنے لگا نہیں آپ نے فرمایا، اچھا بیٹھ جا اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجور کا ایک تھیلا آیا جس میں پندرہ صاع کھجور سماتی ہے آپ نے فرمایا یہ بورہ لے جا اور فقیروں کو خیرات کر دے اس نے کہا یارسول اللہ کس پر خیرات کروں اس پر جو ہم سے بڑھ کر محتاج ہو ناوا یہ سن کر آپ اتنا ہنسے کہ آپ کے پچھلے دانت کھل گئے آپ نے فرمایا خیر اپنے ہی جورو بچوں کو کھلا دے ف۲۔

ف۱ حالانکہ سارے مدینہ میں ہم لوگوں سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے ف۲ اس حدیث کو لاکر امام بخاری نے یہ ثابت کیا ہے کہ کفارہ ہر شخص پر واجب ہے گو وہ محتاج ہو کیونکہ وہ شخص بہت محتاج تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ تجھ کو کفارہ معاف ہے بلکہ کفارہ دینے میں اس کی مدد کی۔

---

## بَابُ مَنْ أَعَانَ الْمُعْسِرَ فِي الْكَفَّارَةِ۔

## باب۔ کفارہ ادا کرنے میں محتاج کی مدد کرنا۔

۶۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَحْبُوبٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلَكْتُ، فَقَالَ: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ بِأَهْلِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: تَجِدُ رَقَبَةً، قَالَ لَا، قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ

ہم سے محمد بن محبوب بصری نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد ابن زیاد نے کہا ہم سے معمر بن راشد نے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا یارسول اللہ میں تو تباہ ہو گیا آپ نے فرمایا کیوں کیا وجہ؟ کہنے لگا میں اپنی عورت سے دن میں رمضان میں لگ گیا آپ نے فرمایا تجھے ایک بردہ مل سکتا ہے کہنے لگا نہیں فرمایا اچھا دو مہینے پے در

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ فَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ: لَا، قَالَ: فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَنْصَارٍ بِعَرَقٍ، وَالْعَرَقُ: الْمِكْتَلُ فِيهِ تَمْرٌ فَقَالَ: اذْهَبْ بِهَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، قَالَ: عَلَى أَحْوَجَ مِنَّا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَهْلُ بَيْتٍ أَحْوَجُ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ: اذْهَبْ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

روزے رکھ سکتا ہے کہنے لگا نہیں فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے کہنے لگا نہیں۔ راوی نے کہا اتنے میں ایک انصاری کھجور کا ایک بورہ لے کر آیا جس کو عرق کہتے ہیں ف آپ نے اس شخص سے فرمایا چل یہ لے جا اور فقیروں کو خیرات کر دے اس نے کہا یا رسول اللہ اس کو خیرات کروں نا جو ہم سے بڑھ کر محتاج ہو۔ قسم اس پروردگار کی جس نے آپ کو سچائی کے ساتھ بھیجا مدینہ کے دونوں کناروں میں (انپھریلے سروں میں) اس سرے سے اس سرے تک کوئی گھر والے ہم سے زیادہ محتاج نہیں ہیں آپ نے یہ سن کر فرمایا اچھا جا اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دے

ف اس میں پندرہ صاع کھجور سماتی ہے۔

---

## بَابٌ يُعْطِي فِي الْكَفَّارَةِ عَشَرَةَ مَسَاكِينَ، قَرِيبًا كَانَ أَوْ بَعِيدًا۔

٧٠٠- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَكْتُ، قَالَ: وَمَا شَأْنُكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ، قَالَ: هَلْ تَجِدُ مَا تُعْتِقُ رَقَبَةً؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟ قَالَ: لَا أَجِدُ، فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب۔ قسم کے کفارے میں دس مسکینوں کو کھانا کھلانا چاہیے نزدیک کے رشتہ دار ہوں یا دور کے۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ابن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میں تو تباہ ہو گیا آپ نے فرمایا کیا ہوا؟ کہنے لگا رمضان میں (روزے میں) میں اپنی عورت سے لگ گیا آپ نے فرمایا اچھا ایک بردہ آزاد کر سکتا ہے کہنے لگا نہیں پوچھا اچھا لگاتار دو مہینے روزے رکھ سکتا ہے کہنے لگا نہیں فرمایا اچھا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے کہنے لگا نہیں اتنے میں آپ کے پاس کھجور کا ایک شلیطہ آیا آپ نے فرمایا چل لے جا اور خیرات کر دے وہ کہنے لگا خیرات تو ان

بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ، فَقَالَ: خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ، فَقَالَ: أَعَلَى أَفْقَرَ مِنَّا؟ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَفْقَرُ مِنَّا، ثُمَّ قَالَ: خُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ۔

کو کردوں جو ہم سے زیادہ محتاج ہوں مدینہ کے دونوں سروں میں اس سرے سے لے کر اس سرے تک کوئی ہم سے بڑھ کر محتاج نہیں فرمایا اچھا تو ہی لے جا اور اپنے گھر والوں کو کھلا دے ف

ف گھر والوں میں نزدیک اور دور کے سب رشتہ دار آ گئے اور گو یہ حدیث کفارہ رمضان کے باب میں ہے مگر قسم کے کفارے کو بھی اس پر قیاس کیا۔

---

بَابُ صَاعِ الْمَدِينَةِ وَمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَرَكَتِهِ وَمَا تَوَارَثَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذَلِكَ قَرْنًا بَعْدَ قَرْنٍ۔

باب۔ مدینہ والوں کے صاع اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مُد اور اس میں برکت ہونے کا اور مدینہ والوں میں جس صاع کا رواج قرناً بعد قرن چلا آیا ہے اس کا بیان ف

ف مدینہ والوں کا مُد ایک رطل اور تہائی رطل تھا اور یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی مُد تھا اور صاع چار مد کا تھا یعنی پانچ رطل اور ایک تہائی رطل کا تھا۔ ہر رطل ایک سو اٹھائیس درم اور ۴/۷ درم کا صاع کے چھ سو پچاسی اور ۵/۷ درم ہوئے تمام اہل حدیث سلف اور خلف کا صاع اور مد میں اسی پر عمل رہا ہے کیونکہ شریعت سب مدینہ سے جاری ہوئی اور مدینہ میں جو رواج تھا اسی پر سب احکام لیے جائیں گے لیکن امام ابو حنیفہ نے بھی صاع آٹھ رطل کا اور مد دو رطل کا رکھا ہے کوفہ والوں میں اسی کا رواج تھا مگر ہم کو کوفہ والوں سے کیا غرض۔ ہمارے صاحب شرع مدنی تھے ہم کو مدینہ والوں کا اتباع کرنا چاہیے امام ابو یوسف جو امام ابو حنیفہ کے شاگرد تھے۔ ان سے ہارون الرشید کے سامنے امام مالک نے صاع اور مد کے بارے میں بحث کی اخیر میں امام ابو یوسف کو کچھ جواب نہ بن پڑا اور انہوں نے اہل کوفہ اور امام ابو حنیفہ کا قول ترک کر کے مدینہ والوں کا قول اختیار کیا انصاف پسند لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں امام محمد امام ابو حنیفہ کے دوسرے شاگرد نے بھی کتاب الحج میں امام صاحب کے بہت سے قول چھوڑ دیئے ہیں اور اہل مدینہ کے ساتھ اتفاق کیا ہے جگہ جگہ لکھتے ہیں قول اهل المدينة فى ذالك احب الى من قول ابى حنيفة۔ سچے حنفی لوگ یہ تھے جو امام ابو حنیفہ کی ہدایت اور تعلیم کے موافق چلتے تھے انہوں نے یہی کہا ہے کہ دلیل کی پیروی کرو اور جو قول میرا حدیث کے خلاف پاؤ اس کو دیوار پر پھینک مارو نہ اس زمانے کے حنفی یہ تو اپنے امام کے خلاف چلتے ہیں اور صحیح حدیث پا کر بھی امام کے قول پر جمے رہتے ہیں امام ایسے مقلدوں سے سخت بیزار ہیں اور قیامت کے دن علیحدہ ہو جائیں گے اور یہ بے چارے آفت میں گرفتار ہو جائیں گے۔

---

۷۰۱۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے قاسم

شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَالِكٍ الْمُزَنِيُّ، حَدَّثَنَا الْجُعَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَ ثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ فَزِيْدَ فِيْهِ فِي زَمَنِ عُمَرَ ابْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ۔

بن مالک مزنی نے کہا ہم سے جعید بن عبدالرحمٰن نے انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صاع اس وقت کے ایک مد اور تہائی مد کا تھا وا پھر عمر بن عبدالعزیز کے زمانے میں صاع بڑھ گیا وا۲

وا کیونکہ جس وقت سائب نے یہ حدیث بیان کی اس وقت مد چار رطل کا ہو گیا تھا اس پر ایک تہائی اور بڑھائی جائے تو پانچ رطل اور ایک تہائی ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع اتنا ہی تھا وا۲ معلوم نہیں کہ عمر بن عبدالعزیز کے زمانہ میں صاع کتنا بڑھ گیا تھا اگر اس وقت کے چار مد کا تھا تو مد سوا رطل کا ہوا۔

---

۷۰۲۔ حَدَّثَنَا مُنْذِرُ بْنُ الْوَلِيْدِ الْجَارُوْدِيُّ، حَدَّثَنَا أَبُوْ قُتَيْبَةَ وَ هُوَ سَلْمٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُعْطِي زَكَاةَ رَمَضَانَ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُدِّ الْأَوَّلِ وَفِي كَفَّارَةِ الْيَمِيْنِ بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ لَنَا مَالِكٌ، مُدُّنَا أَعْظَمُ مِنْ مُدِّكُمْ وَلَا نَرَى الْفَضْلَ إِلَّا فِي مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ وَقَالَ لِي مَالِكٌ: لَوْ جَاءَ أَمِيْرٌ فَضَرَبَ مُدًّا أَصْغَرَ مِنْ مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَيِّ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُعْطُوْنَ، قُلْتُ: كُنَّا نُعْطِي بِمُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ أَفَلَا تَرَى أَنَّ الْأَمْرَ

ہم سے منذر بن ولید جارودی نے بیان کیا کہا ہم سے ابوقتیبہ سلم شعیری نے کہا ہم سے امام مالک نے، انہوں نے نافع سے انہوں نے کہا عبداللہ بن عمرؓ فطر کا صدقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مد سے نکالا کرتے (جو ایک رطل اور تہائی رطل کا ہوتا ہے یعنی اگلے زمانے کا مد) اور وا قسم کے کفارے میں بھی اسی مد کے حساب سے ابوقتیبہ نے (اسی سند سے) کہا امام مالک نے کہا ہمارا (یعنی مدینہ والوں کا) مد تمہارے مد سے بڑا ہے (یعنی بنو امیہ کے مد سے) اور ہم تو اسی مد کو فضل جانتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مد تھا اور امام مالک نے مجھ سے کہا اگر فرض کرو ایک اور حاکم آئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مد سے بھی چھوٹا مد جاری کرے تو تم صدقہ فطر اور کفارہ وغیرہ کس مد میں دو گے میں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مد سے دیں گے انہوں نے کہا آخر تم لوٹ پھیر کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مد پر آئے

إِنَّمَا يَعُودُ إِلَى مُدِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اب بھی اسی مد کا حساب رکھو، بنی امیہ سے تم کو کیا غرض ان کا مد کیوں لیتے ہو)

ف بعد کے زمانے میں بنوامیہ نے مد کی تعداد بڑھا دی ایک مد دو رطل کا ہو گیا اور صاع آٹھ رطل کا۔ حنفیہ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع چھوڑ کر بنی امیہ کی پیروی کی۔ ف۲ بڑا ہے یعنی از روئے برکت اور بھلائی اور درجہ کے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے مد کے لیے برکت کی دعا کی ہے اور بنوامیہ کا مد گو مقدار میں مدینہ کے مد سے زیادہ ہے مگر اس میں برکت نہیں۔

---

۷۰۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنْ إِسْحَاقَ ابْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي مِكْيَالِهِمْ وَصَاعِهِمْ وَمُدِّهِمْ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے اسحاق بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ والوں کو یوں دعا دی، یا اللہ ان کے ماپ اور صاع اور مد میں برکت دے

---

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى۔ أَوْ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ وَأَيُّ الرِّقَابِ أَزْكَى۔

باب۔ اللہ تعالیٰ کا یوں فرمانا (سورۂ مائدہ میں قسم کے کفارے میں) او تحریر رقبۃ یعنی ایک بردہ آزاد کرنا اور کون سا بردہ آزاد کرنا افضل ہے ف

ف قسم کے کفارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ قید نہیں لگائی کہ بردہ مومن ہو جیسے قتل کے کفارے میں لگائی تو ابو حنیفہ نے مومن کافر ہر طرح کا بردہ قسم کے کفارے میں آزاد کرنا درست رکھا ہے شافعی کہتے ہیں ہر کفارے میں قسم کا ہو یا ظہار کا یا رمضان کا، مومن بردہ آزاد کرنا ضرور ہے۔

۷۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحِيمِ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي غَسَّانَ مُحَمَّدِ بْنِ مُطَرِّفٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَرْجَانَةَ عَنْ أَبِي

ہم سے محمد بن عبدالرحیم نے بیان کیا کہا ہم سے داؤد بن رشید نے کہا ہم سے ولید بن مسلم نے انہوں نے ابو غسان محمد بن مطرف سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے امام زین العابدین علیہ السلام سے انہوں نے سعید بن مرجانہ سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُسْلِمَةً أَعْتَقَ اللهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتَّى فَرْجَهُ بِفَرْجِهِ

وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص مسلمان بردہ آزاد کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کے بدل آزاد کرنے والے کا عضو دوزخ سے آزاد کرے گا یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کے بدل آزاد کرنے والے کی شرمگاہ بھی۔

ف یہ مضمون باب کی حدیث سے نہیں نکلتا امام بخاری نے اس حدیث کی طرف اشارہ کیا جو کتاب العتق میں گزر چکی ہے اس میں یوں ہے میں نے کہا کون سا بردہ آزاد کرنا افضل ہے آپ نے فرمایا جو بیش بہا اور مالک کو زیادہ پسند ہو۔

---

بَابُ عِتْقِ الْمُدَبَّرِ وَأُمِّ الْوَلَدِ وَالْمُكَاتَبِ فِي الْكَفَّارَةِ وَعِتْقِ وَلَدِ الزِّنَا وَقَالَ طَاوُسٌ: يُجْزِي الْمُدَبَّرَ وَأُمَّ الْوَلَدِ۔

باب۔ کفارے میں مدبر اور ام ولد اور مکاتب کا آزاد کرنا درست ہے اسی طرح ولد الزنا کا اور طاوس (تابعی) نے کہا ام ولد اور مدبر کا آزاد کرنا کافی ہو گا۔ ف

ف اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا امام مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک کافی نہیں اور شافعی نے کہا مدبر کا آزاد کرنا کافی ہے مکاتب اور مدبر اور ام ولد ان سب کے معنے کتاب العتق میں بیان ہو چکے ہیں ولد الزنا کا کفارے میں آزاد کرنا حضرت علی اور حضرت ابن عباس اور عبداللہ بن عمرو بن عاص نے مکروہ جانا ہے یہ ابن ابی شیبہ نے نکالا مگر موطا میں ابو ہریرہ رض اور عبداللہ بن عمر رض سے اس کا جواز روایت کیا گیا ہے اور یہی صحیح ہے۔

---

۷۰۵۔ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ دَبَّرَ مَمْلُوكًا لَهُ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ ابْنُ النَّحَّامِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَسَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ أَوَّلَ۔

ہم سے ابو النعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے ایک انصاری شخص (ابو مذکور) نے اپنے ایک غلام (یعقوب نامی) کو مدبر کیا تھا ف اس کے پاس دوسرا کچھ مال نہ تھا یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے اس غلام کا نیلام کیا فرمایا کون اس کو خریدتا ہے پھر نعیم بن نحام نے اس کو آٹھ سو درم کو خرید لیا عمرو بن دینار کہتے ہیں میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا وہ کہتے تھے یہ غلام قبطی تھا (فرعون کی قوم کا) پہلے ہی سال مر گیا ف ۲

ف یعنی اس سے یوں کہا تھا میرے مرنے کے بعد تو آزاد۔

ف امام بخاری نے باب کا مطلب اس حدیث سے اس طرح نکالا کہ جب مدبر کی بیع درست ہے تو اس کا آزاد کرنا بطریق اولی درست ہوگا یہ حدیث کتاب العتق میں گزر چکی ہے۔

بَابٌ إِذَا أَعْتَقَ فِي الْكَفَّارَةِ لِمَنْ يَكُونُ وَلَاؤُهُ.

باب۔ جب کوئی شخص کفارے میں بردہ آزاد کرے (یا مشرک بردہ آزاد کرے) تو اس کی ولاء کون لے گا

۷۰۶- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطُوا عَلَيْهَا الْوَلَاءَ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اشْتَرِيهَا، إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں نے بریرہ کو مول لینا چاہا لیکن اس کے مالکوں نے یہ شرط لگائی کہ اس کی ولاء ہم لیں گے حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو خرید لے (اور آزاد کر دے) ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

---

بَابُ الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْأَيْمَانِ.

باب۔ اگر کوئی شخص قسم میں انشاء اللہ کہہ دے

ف جب آدمی انشاء اللہ کے ساتھ قسم کھائے مثلاً یوں کہے خدا نے چاہا تو قسم خدا کی میں ایسا کروں گا اب اس کی قسم ٹوٹنے والی نہیں نہ قسم کے خلاف کرنے سے کفارہ لازم ہوگا انشاء اللہ کا زبان سے کہنا ضروری ہے دل میں صرف نیت کرنا کافی نہیں ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ اسی کلام کے ساتھ ملا کر کہے اگر بیچ میں سکوت کیا یا دوسرا کلام کیا پھر انشاء اللہ کہا تو کچھ مفید نہ ہوگا بلکہ قسم توڑنے سے کفارہ لازم ہوگا اکثر علماء کا یہی قول ہے لیکن امام احمد کے نزدیک اسی مجلس میں جب تک ہو جب تک کہہ سکتا ہے اور سعید بن جبیر کے نزدیک چار مہینے تک ابن عباس کے نزدیک ایک برس تک مجاہد کے نزدیک دو برس تک۔

---

۷۰۷- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے غیلان بن جریر سے انہوں نے ابو بردہ بن ابی موسیٰ سے انہوں نے اپنے والد ابو موسیٰ اشعریؓ سے انہوں نے کہا میں کئی اور اشعری لوگوں کے ساتھ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ: وَاللّٰهِ لَا أَحْمِلُكُمْ، مَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللّٰهُ فَأُتِيَ بِإِبِلٍ فَأَمَرَ لَنَا بِثَلَاثَةِ ذَوْدٍ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللّٰهُ لَنَا أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا فَحَمَلَنَا فَقَالَ أَبُو مُوسَى فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللّٰهُ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری مانگنے آیا آپ نے فرمایا میں تو تم کو خدا کی قسم سواری نہیں دوں گا پھر جتنی دیر خدا نے چاہا ہم ٹھہرے رہے اس کے بعد آپ کے پاس کچھ اونٹ آئے آپ نے تین اونٹ ہم کو دلائے جب ہم آپ کے پاس سے چلے تو آپس میں کہنے لگے یہ اونٹ تمہارے حق میں راس نہیں آئیں گے (مبارک نہ ہوں گے) کیونکہ ہم جب آپ سے سواری مانگنے گئے تھے تو آپ نے قسم کھائی تھی میں تم کو سواری نہیں دوں گا پھر (شاید غفلت میں ہم کو سواریاں دیں ابوموسیٰ اشعری کہتے ہیں ہم لوگ پھر (لوٹ کر) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے یہ حال بیان کر دیا۔ آپ نے فرمایا میں نے یہ سواریاں تم کو تھوڑی دی ہیں (میری قسم اب تک قائم ہے) بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہیں اور میں تو خدا کی قسم جو اللہ چاہے[1] جب کسی بات پر قسم کھا لیتا ہوں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھتا ہوں تو اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور جو کام بہتر معلوم ہوتا ہے وہ کرتا ہوں۔

[1] باب یہیں سے نکلتا ہے کیونکہ آپ نے واللہ کے بعد انشاءاللہ فرمایا۔

---

٧٠٨- حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَقَالَ إِلَّا كَفَّرْتُ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ، أَوْ أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفَّرْتُ

ہم سے ابوالنعمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے پھر یہی حدیث نقل کی اس میں یوں ہے میں اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں اور جو کام بہتر ہے وہ کرتا یا یوں فرمایا میں جو کام بہتر ہے وہ کرتا ہوں اور قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

---

٧٠٩- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے ہشام حجیر سے انہوں نے

حُجَيْرٍ عَنْ طَاوُسٍ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً كُلٌّ تَلِدُ غُلَامًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي الْمَلَكَ قُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ فَنَسِيَ فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَأْتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ بِوَلَدٍ إِلَّا وَاحِدَةٌ بِشِقِّ غُلَامٍ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَرْوِيهِ قَالَ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لَهُ فِي حَاجَتِهِ وَقَالَ مَرَّةً قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوِ اسْتَثْنَى وَقَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ مِثْلَ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

طاؤس سے انہوں نے ابوہریرہ سے سنا حضرت سلیمان پیغمبر علیہ السلام نے کہا میں آج رات کو اپنی نوّے بی بیوں کے پاس ہو آؤں گا۔ ہر بی بی سے ایک لڑکا پیدا ہو گا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا ان کے ساتھی سفیان نے کہا یعنی فرشتے نے ان سے کہا اجی ان شاء اللہ تو کہو لیکن وہ ان شاء اللہ کہنا بھول گئے خیرات کو سب عورتوں کے پاس گئے لیکن کوئی بھی نہ جنی ایک عورت جنی وہ بھی ادھورا بچہ ابوہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اگر سلیمان ان شاء اللہ کہہ لیتے تو ان کی قسم سچی ہو جاتی اور جو مطلب تھا وہ پورا ہو جاتا کبھی ابوہریرہ نے یوں کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمان استثناء کرتے (یعنی ان شاء اللہ کہتے) سفیان بن عیینہ نے (اسی سند سے) کہا یہ حدیث ہم سے ابوالزناد نے بھی اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے اسی طرح نقل کی۔

---

## بَابُ الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ وَبَعْدَهُ۔

باب۔ قسم کا کفارہ قسم توڑنے سے پہلے اور اس کے بعد دونوں طرح دے سکتا ہے ف

ف ربیعہ اور اوزاعی اور مالک اور لیث اور احمد اور اہل حدیث اور اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ کفارہ قسم توڑنے سے پہلے بھی دے سکتا ہے اور بعد بھی اور حدیثوں میں دو طرحیں مذکور ہیں لیکن امام ابوحنیفہ نے قسم توڑنے سے پہلے کفارہ ادا کرنا جائز نہیں سمجھا اور احادیث صریحہ صحیحہ کے خلاف یہ رائے قائم کی۔

۷۱۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوسَى وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ هَذَا الْحَيِّ مِنْ جَرْمٍ إِخَاءٌ وَمَعْرُوفٌ

ہم سے علی بن حجر نے بیان کیا کہا ہم سے اسمٰعیل بن ابراہیم نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے قاسم تمیمی سے انہوں نے زہدم جرمی سے انہوں نے کہا ہم ابوموسیٰ اشعری کے پاس تھے اور ہم لوگوں میں ف اور جرم قبیلے کے لوگوں میں بھائی چارہ دوستی پنا تھا، خیر ابوموسیٰ کے پاس کھانا لایا گیا جس میں مرغی کا گوشت

قَالَ وَقُدِّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمُ دَجَاجٍ
قَالَ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ
اللَّهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى قَالَ فَلَمْ
يَدْنُ فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى ادْنُ فَإِنِّي
قَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهُ
يَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهُ فَحَلَفْتُ
أَنْ لَا أَطْعَمَهُ أَبَدًا فَقَالَ: ادْنُ
أُخْبِرْكَ عَنْ ذَلِكَ، أَتَيْنَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ
مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ أَسْتَحْمِلُهُ وَهُوَ
يَقْسِمُ نَعَمًا مِنْ نَعَمِ الصَّدَقَةِ
قَالَ أَيُّوبُ أَحْسِبُهُ قَالَ وَهُوَ
غَضْبَانُ، قَالَ: وَاللَّهِ لَا أَحْمِلُكُمْ
وَمَا عِنْدِي مَا أَحْمِلُكُمْ، قَالَ:
فَانْطَلَقْنَا، فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَهْبِ إِبِلٍ فَقِيلَ
أَيْنَ هَؤُلَاءِ الْأَشْعَرِيُّونَ؟ أَيْنَ
هَؤُلَاءِ الْأَشْعَرِيُّونَ؟ فَأَتَيْنَا فَأَمَرَ
لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ غُرِّ الذُّرَى، قَالَ
فَانْدَفَعْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي أَتَيْنَا
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ أَنْ لَا يَحْمِلَنَا ثُمَّ
أَرْسَلَ إِلَيْنَا فَحَمَلَنَا، نَسِيَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ وَ
اللَّهِ لَئِنْ تَغَفَّلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِينَهُ لَا نُفْلِحُ

تھا اس وقت لوگوں میں بنی تیم اللہ قبیلے کا سرخ رنگ کا ایک شخص بیٹھا تھا معلوم ہوتا تھا غلام ہے ؎ وہ کھانے پر نہیں آیا ابو موسیٰ نے کہا ارے آ، کیونکہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سے کھاتے دیکھا ہے وہ کہنے لگا میں نے مرغی کو نجاست کھاتے دیکھا مجھ کو گھن آئی تو میں نے قسم کھائی اب مرغی نہیں کھانے کا ابو موسیٰ نے کہا بھلے آدمی آ میں تجھ کو قسم کا علاج بھی بتاتا ہوں ہوا یہ کہ ہم اشعری لوگ مل کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواریاں مانگنے گئے اس وقت آپ صدقے کے اونٹ تقسیم کر رہے تھے ایوب راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں قاسم نے یہ بھی کہا اس وقت آپ غصے میں تھے فرمایا خدا کی قسم میں تم کو سواریاں نہیں دینے کا اور میرے پاس سواریاں ہیں بھی نہیں خیر ہم چلے گئے پھر ایسا ہوا لوٹ کے کچھ اونٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے پوچھا یہ اشعری لوگ (جو سواریاں مانگتے تھے) کدھر گئے (بلال نے ہم کو آواز دی) ہم پھر آئے آپ نے نہایت عمدہ سفید کوہان والے پانچ اونٹ ہم کو عنایت فرمائے ؎ ہم ان اونٹوں کو لے کر چلے میں نے اپنے ساتھ والوں سے کہا بھیا ہم جب پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سواریاں مانگنے گئے تھے تو آپ نے قسم کھالی تھی ہم کو سواریاں نہیں دینے کے پھر آپ نے بلا بھیجا اور یہ سواریاں عنایت فرمائیں ہم سمجھتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی قسم یاد نہیں رہی خدا کی قسم اگر ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی قسم یاد نہ دلائیں اور غفلت دے کر یہ اونٹ لے جائیں تو کبھی ہماری بھلائی نہیں ہونے کی ایسا کرو سب مل کر پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے

أَبَدًا اِرْجِعُوا بِنَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنُذَكِّرْهُ يَمِينَهُ فَرَجَعْنَا فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَيْنَاكَ نَسْتَحْمِلُكَ فَحَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْمِلَنَا ثُمَّ حَمَلْتَنَا فَظَنَنَّا أَوْ فَعَرَفْنَا إِنَّكَ نَسِيتَ يَمِينَكَ قَالَ فَانْطَلِقُوا فَإِنَّمَا حَمَلَكُمُ اللّٰهُ، إِنِّي وَاللّٰهِ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَتَحَلَّلْتُهَا، تَابَعَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ بْنِ عَاصِمٍ الْكُلَيْبِيِّ۔

پاس چلو اور آپ کو قسم یاد دلاؤ خیر ہم لوٹے اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ پہلے ہم جب آپ کے پاس سواریاں مانگنے آئے تھے تو آپ نے ہم کو سواریاں نہ دینے کی قسم کھائی تھی پھر آپ نے یہ سواریاں ہم کو عنائت فرمائیں ہم یہ سمجھے ہیں یا ہم کو گمان ہے شاید آپ اپنی قسم بھول گئے ہیں آپ نے فرمایا اجی جا بھی (میں قسم نہیں بھولا) بات یہ ہے کہ یہ سواریاں اللہ نے تم کو دی ہیں (میں نے نہیں دیں) اور میں تو خدا کی قسم اللہ چاہے تو کسی بات پر قسم کھاؤں پھر اس کے خلاف کرنا بہتر سمجھوں تو جو کام بہتر ہو وہ کروں اور قسم کا اتار دوں ف۴ اسمٰعیل کے ساتھ اس حدیث کو حماد بن زید نے بھی ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ اور قاسم بن عاصم کلیبی سے روایت کیا (اس کو خود امام بخاری نے باب فرض الخمس میں وصل کیا)

ف۱ یعنی اشعریوں حالانکہ زہدم خود جرم قبیلے کے تھے مگر انہوں نے ابو موسیٰ کے لوگوں میں یعنی اشعریوں میں اپنے تیئں شمار کیا ف۲ یعنی دوسرے ملک کا ہے اس کا نام معلوم نہیں ہوا ف۳ اوپر ایک روایت میں تین اونٹوں کا ذکر ہے یہ اس کے خلاف نہیں ہے ممکن ہے کہ پہلے تین اونٹ دیے ہوں پھر دو اور دیے ہوں ف۴ ان روایتوں میں جو امام بخاری نے اس باب میں بیان کیں پہلے قسم توڑنا پھر کفارہ مذکور ہے لیکن پہلے کفارہ دینے کی پھر قسم توڑنے کی روایتیں اوپر گزر چکی ہیں اگر حنفیہ کہیں کہ ان روایتوں میں واؤ کا لفظ ہے جو ترتیب کو مقتضی نہیں ہے۔ تو ان کا جواب یہ ہے کہ ابو داؤد کی روایت میں صاف یوں وارد ہے فکفر عن یمینک ثم ات الذی ھو خیر اور حاکم نے حضرت عائشہ سے بھی ثم کے لفظ کے ساتھ ہی کی طرح نکالا اور طبرانی نے ام سلمہ سے نکالا اس میں بھی یوں ہے فلیکفر عن یمینہ ثم لیفعل الذی ھو خیر اب حنفیہ کا یہ کہنا کہ حنث یعنی قسم توڑنا یہی کفارے کا موجب ہے تو کفارہ اس پر مقدم کیونکر ہو سکتا ہے قیاس ہے نص کے مقابلے میں اور ایسا قیاس خود اس کے نزدیک فاسد ہے اس کے علاوہ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ حنث کا ارادہ کرنا یعنی جب قسم کے خلاف کوئی کام کرنا بھلا معلوم ہو یہی کفارے کا موجب ہو سکتا ہے۔

---

٧١١ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي

ہم سے قتیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابوقلابہ

قِلَابَةَ وَالْقَاسِمِ التَّمِيمِيِّ عَنْ زَهْدَمٍ بِهٰذَا۔

اور قاسم تیمی سے انہوں نے زہدم سے پھر یہی حدیث نقل کی۔

---

۷۱۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَهْدَمٍ بِهٰذَا۔

ہم سے ابو معمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے انہوں نے قاسم سے انہوں نے زہدم سے یہی حدیث نقل کی۔

---

۷۱۳۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ بْنِ فَارِسٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِّلْتَ عَلَيْهَا وَإِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ تَابَعَهُ أَشْهَلُ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ، وَتَابَعَهُ يُونُسُ وَسِمَاكُ بْنُ عَطِيَّةَ وَسِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ وَحُمَيْدٌ وَقَتَادَةُ وَمَنْصُورٌ وَهِشَامٌ وَالرَّبِيعُ۔

ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے عثمان بن عمر بن فارس نے کہا ہم کو عبداللہ بن عون نے خبر دی انہوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سمرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو دنیا کی حکومت (خدمت یا عہدہ) اپنی طرف سے مت مانگ اگر بن مانگے تجھ کو ملیگی تو اللہ تیری مدد کرے گا اور جو مانگنے پر ملے گی تو اللہ تجھ کو چھوڑ دے گا تو جانے تیرا کام اور جب تو کسی بات کی قسم کھائے پھر تو اس کے خلاف کرنا اچھا سمجھے تو جو اچھا سمجھے وہ کام کر اور اپنی قسم کا کفارہ دے دے عثمان بن عمر کے ساتھ اس حدیث کو اشہل بن حاتم نے بھی عبداللہ بن عون سے روایت کیا (اس کو ابو عوانہ اور حاکم نے وصل کیا) اور عبداللہ بن عون کے ساتھ اس حدیث کو یونس اور سماک بن عطیہ اور سماک بن حرب اور حمید اور قتادہ اور منصور اور ہشام اور ربیع نے بھی روایت کیا۔ ف

ف یونس کی روایت کو خود امام بخاری نے باب من سال الامارۃ میں روایت کیا اور سماک بن عطیہ کی روایت کو امام مسلم نے اور سماک بن حرب کی روایت کو طبرانی اور عبداللہ بن احمد نے زیادات میں اور حمید کی روایت کو امام مسلم نے اور قتادہ اور منصور کی روایتوں کو بھی امام مسلم نے اور ہشام کی روایت کو ابونعیم نے مستخرج میں وصل کیا اور ربیع کی روایت کو معلوم نہیں کس نے روایت کیا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

# كتاب الفرائض

وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی۔ يُوصِيكُمُ
اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ
الْأُنْثَيَيْنِ، فَإِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ
اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ، وَ
إِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَ
لِأَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسُ
مِمَّا تَرَكَ إِنْ كَانَ لَهُ وَلَدٌ فَإِنْ لَمْ
يَكُنْ لَهُ وَلَدٌ وَوَرِثَهُ أَبَوَاهُ فَلِأُمِّهِ
الثُّلُثُ فَإِنْ كَانَ لَهُ إِخْوَةٌ فَلِأُمِّهِ
السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُوصِي
بِهَا أَوْ دَيْنٍ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ
لَا تَدْرُونَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا
فَرِيضَةً مِنَ اللّٰهِ، إِنَّ اللّٰهَ كَانَ
عَلِيمًا حَكِيمًا، وَلَكُمْ نِصْفُ مَا
تَرَكَ أَزْوَاجُكُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُنَّ
وَلَدٌ فَإِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ
مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ
يُوصِينَ بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَلَهُنَّ الرُّبُعُ
مِمَّا تَرَكْتُمْ إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكُمْ وَلَدٌ
فَإِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ
مِمَّا تَرَكْتُمْ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوصُونَ
بِهَا أَوْ دَيْنٍ وَإِنْ كَانَ رَجُلٌ يُورَثُ

# کتاب فرائض (یعنی ترکہ کے حصوں) کے بیان میں

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نساء میں) فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے مقدمہ میں تم کو یہ حکم دیتا ہے کہ مرد بچے کو دوہرا حصہ اور بیٹی کو اکہرا حصہ ملے گا اگر میت کا بیٹا نہ ہو نری بیٹیاں ہوں (دو یا) دو سے زائد تو ان کو دو تہائی ترکہ ملے گا اگر میت کی ایک ہی بیٹی ہو تو اس کو آدھا ترکہ ملے گا اور میت کے ماں باپ ہر ایک کو ترکہ میں سے چھٹا چھٹا حصہ ملے گا اگر میت کی اولاد ہو (بیٹا یا بیٹی پوتا یا پوتی) اگر اولاد نہ ہو اور صرف ماں باپ ہی اس کے وارث ہوں تو ماں کو تہائی حصہ (باقی سب باپ کو) ملے گا۔ اگر (ماں باپ کے سوا) میت کے کئی بھائی بہنیں ہوں تب ماں کو چھٹا حصہ ف۱ یہ سارے حصے میت کی وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد کیے جائیں گے ف۲ تم کیا جانو، باپ یا بیٹوں میں سے تم کو کس سے زیادہ فائدہ پہنچ سکتا ہے (اسی لیے اپنی رائے کو دخل نہ دو) یہ حصے اللہ کے مقرر کیے ہوئے ہیں (وہ اپنی مصلحت خوب جانتا ہے) کیونکہ اللہ بڑے علم اور حکمت والا ہے۔ اور تمہاری جورئیں جو مال و اسباب چھوڑ جائیں اگر ان کی اولاد نہ ہو (نہ بیٹا نہ بیٹی) تب تو تم کو آدھا ترکہ ملے گا اگر اولاد ہو تو چوتھائی یہ بھی وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد، اسی طرح تم جو مال و اسباب چھوڑ جاؤ اور تمہاری اولاد (بیٹا بیٹی، کوئی) نہ ہو تو تمہاری جوروؤں کو اس میں سے چوتھائی ملے گا اگر اولاد ہو

كَلٰلَةً أَوِ امْرَأَةٌ وَّلَهٗٓ أَخٌ أَوْ أُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَإِنْ كَانُوٓا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَآءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوصٰى بِهَآ أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَآرٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ۔

تو آٹھواں حصہ یہ بھی وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد اور اگر کوئی مرد یا عورت مرجائے اور وہ کلالہ ہو (نہ اس کا باپ ہو نہ اس کا بیٹا) بلکہ (ماں جائے) ایک بھائی یا بہن ہو ف۳ (یعنی اخیافی) تو ہر ایک کو چھٹا حصہ ملے گا ف۴ اگر اسی طرح کی (اخیافی) کئی بھائی بہنیں ہو تو سب مل کر ایک تہائی پائیں گے یہ بھی وصیت اور قرض ادا کرنے کے بعد بشرطیکہ میت نے وارثوں کو نقصان پہنچانے کے لیے وصیت نہ کی ہو (یعنی ثلث مال سے زیادہ کی) یہ سارا فرمان ہے اللہ کا اور اللہ (ہر ایک کا حال) خوب جانتا ہے بڑے تحمل والا ہے ف۵

ف باقی سب باپ کو ملے گا بھائی بہنوں کو کچھ نہیں ملنے کا۔ باپ کے ہوتے ہوئے بھائی بہن ترکے سے محروم ہیں لیکن ماں کا حصہ کم کر دیتے ہیں یعنی ان کے وجود سے ماں کا تہائی حصہ کم ہو کر چھٹا رہ جائے گا ف۲ مگر وصیت میت کے تہائی مال تک جہاں تک پوری ہو سکے پوری کریں گے باقی دو تہائی وارثوں کا حق ہے اور قرض کی ادائیگی سارے مال سے کی جائے گی اگر کل مال قرض میں جائے تو وارثوں کو کچھ نہ ملے گا ف۳ یہاں بھائی بہن سے ماں جائے یعنی اخیافی بھائی بہن مراد ہیں یہ لوگ ذوی الفروض میں ہیں لیکن حقیقی یا علاتی بھائی بہنوں کا حکم جدا ہے اور تعجب ہے اس شخص سے جس نے اپنے ترجمہ قرآن میں بھائی بہن کی کوئی صراحت نہیں کی اور عوام کو مغالطہ میں ڈالا ف۴ مرد عورت سب کو برابر برابر، یہ نہ ہوگا کہ مرد کو دوہرا حصہ ملے اور عورت کو اکہرا ف۵ جلدی عذاب نہیں کرتا

---

۷۱۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: مَرِضْتُ فَعَادَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَأَتَانِي فَقَدْ أُغْمِيَ عَلَيَّ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ وَضُوءَهٗ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ،

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا وہ کہتے تھے میں بیمار ہوا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکرؓ پاؤں سے چلتے ہوئے مجھ کو پوچھنے آئے جب آپ میرے پاس پہنچے اس وقت میں بے ہوش تھا آپ نے اپنے وضو کا پانی مجھ پر ڈالا تو مجھ کو ہوش آگیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں اپنے مال کا کیا فیصلہ کروں آپ نے کوئی جواب نہ دیا یہاں تک کہ ترکے کی آیت (یوصیکم اللہ فی اولادکم) اتری

كَيْفَ أَصْنَعُ فِي مَالِي؟ كَيْفَ أَقْضِي فِي مَالِي؟ فَلَمْ يُجِبْنِي بِشَيْءٍ حَتَّى نَزَلَتْ آيَةُ الْمَوَارِيثِ۔

بَابُ تَعْلِيمِ الْفَرَائِضِ وَقَالَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ: تَعَلَّمُوا قَبْلَ الظَّانِّينَ يَعْنِي الَّذِينَ يَتَكَلَّمُونَ بِالظَّنِّ۔

**باب۔** فرائض کا علم سکھانا اور عقبہ بن عامر نے کہا ف (دین کا) علم سیکھو اس سے پہلے کہ اٹکل کرنے والے پیدا ہوں یعنی جو رائے اور قیاس سے فتویٰ دیں (حدیث قرآن سے جاہل ہوں ف۲

ف حافظ نے کہا یہ اثر موصولاً مجھ کو نہیں ملا ف۲ عقبہ کے قول میں گو فرائض کے علم کی تخصیص نہیں مگر وہ علم فرائض کو بھی شامل ہے امام احمد اور ترمذی نے ابن مسعود رض سے مرفوعاً نکالا فرائض کا علم سیکھو اور سکھاؤ کیونکہ میں دنیا سے اٹھ جانے والا ہوں اور وہ زمانہ قریب ہے جب یہ علم دنیا سے اٹھ جائے گا۔ دو آدمی ترکہ میں جھگڑا کریں گے کوئی فیصلہ کرنے والا ان کو نہ ملے گا دوسری حدیث میں جس کو ترمذی نے نکالا یوں ہے کہ فرائض کا علم سیکھو آدھا حصہ علم کا یہ علم ہے اور سب سے پہلے میری امت سے یہ علم اٹھا لیا جائے گا مترجم کہتا ہے آنحضرت کا یہ فرمانا بالکل صحیح ہوا ہے ہمارے زمانے میں لوگ صدرا اور شمس بازغہ تک پڑھ جاتے ہیں اور رات دن موشگافیوں یا واہ گوئیوں میں مصروف رہتے ہیں مگر ایک ذرہ سا مسئلہ فرائض کا پوچھو تو ہکا بکا رہ جاتے ہیں اور علم فرائض کو اچھی طرح جاننے والے بہت کم ہوتے جاتے ہیں۔

۷۱۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ وَلَا تَحَسَّسُوا وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا تَبَاغَضُوا وَلَا تَدَابَرُوا وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ إِخْوَانًا۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گمان سے بچے رہو (یعنی جس کی دلیل نہ ہو) کیونکہ گمان نہایت جھوٹی بات ہے اور ٹوہ نہ لگاؤ جاسوسی نہ کرو، آپس میں بیر نہ رکھو ایک دوسرے کو پیٹھ نہ دکھاؤ (ترک ملاقات کرکے) بلکہ بھائی بھائی اللہ کے بندے بن کر رہو ف

ف اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے یوں ہے کہ جب آدمی کو قرآن اور حدیث کا علم نہ ہوگا تو اپنے گمان

سے فیصلہ کرے گا حکم دے گا اس میں علم فرائض بھی آگیا۔

---

## بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ

۷۱۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَيْهِمَا مِنْ فَدَكٍ وَسَهْمَهُمَا مِنْ خَيْبَرَ فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ وَاللَّهِ لَا أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ، قَالَ: فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى مَاتَتْ۔

**باب** - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے۔

ہم سے عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف یمانی نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی، انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا حضرت فاطمہ اور حضرت عباس دونوں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد) ابوبکر صدیق رضؓ کے پاس آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ مانگتے تھے یعنی جو زمین آپ کو فدک میں ملی تھی اور خیبر میں جو حصہ تھا ابوبکرؓ نے یہ جواب دیا کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہم پیغمبروں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو مال ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ یہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اس مال میں سے کھاتے پیتے رہیں گے ف ابوبکر نے یہ بھی کہا میں تو خدا کی قسم جو کام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے ویسا ہی کروں گا آپ کا کوئی کام چھوڑنے والا نہیں (ایسا نہ ہو میں گمراہ ہو جاؤں) یہ سن کر حضرت فاطمہ رضؓ نے ابوبکر صدیق سے ملنا چھوڑ دیا وفات تک ان سے بات نہیں کی ف۲

ف جیسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں کھاتے پیتے تھے ف۲ یہاں شیعہ یہ شبہ کرتے ہیں کہ حضرت فاطمہ زہرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جگر تھیں ان کو غصہ دلانا یا ناراض کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرنا تھا ابوبکر صدیق نے اس کو کیوں کر گوارہ کیا ان کا جواب یہ ہے کہ ابوبکر صدیق نے ان کو ناراض نہیں کیا بلکہ حدیث شریف سنا دی جس کو خود ابوبکر صدیق نے اپنے کانوں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا اور ابوبکر صدیق اس حدیث کا خلاف نہیں کر سکتے تھے اب حضرت فاطمہ رضؓ کی ناراضگی بمقتضائے صاحبزادگی تھی اس کا

کوئی علاج نہ تھا علاوہ اس کے دوسری روایت میں ہے کہ ابو بکر صدیق حضرت فاطمہ رضہ کے پاس گئے اور ان کو سمجھایا پھر وہ راضی ہوگئیں گو اس روایت میں ہے کہ مرنے تک ان سے بات نہیں کی بات یہ ہے کہ ابو بکر صدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین اور خلیفہ تھے انہوں نے چاہا کہ سب وہی انتظام قائم رہے جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں تھا اس میں سرمو فرق نہ ہونے پائے ان کی نیت بخیر تھی خدانخواستہ اس جائیداد کو غصب نہیں کیا بلکہ انہی کاموں میں خرچ کرتے رہے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کرتے رہے یعنی آپ کی اولاد اور بی بیوں کا سب خرچ اسی میں سے کرتے رہے۔ ابو بکر صدیق نے اپنا سارا ذاتی مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تصدق کر دیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مال بھلا کیونکر لے سکتے تھے۔

---

٧١٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّا لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے

---

٧١٨ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَالِكُ بْنُ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ وَكَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ذَكَرَ لِي مِنْ حَدِيثِهِ ذَلِكَ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى دَخَلْتُ عَلَيْهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ انْطَلَقْتُ حَتَّى أَدْخُلَ عَلَى عُمَرَ فَأَتَاهُ حَاجِبُهُ يَرْفَا فَقَالَ: هَلْ لَكَ فِي عُثْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ وَسَعْدٍ قَالَ نَعَمْ فَأَذِنَ لَهُمْ ثُمَّ قَالَ هَلْ لَكَ فِي عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ عَبَّاسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ اقْضِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے کہا مجھ سے مالک بن اوس بن حدثان نے خبر دی ابن شہاب نے کہا محمد بن جبیر ابن مطعم نے مجھ سے مالک بن اوس کی حدیث کچھ پہلے بیان کی تھی پھر میں خود مالک بن اوس کے پاس گیا اور ان سے یہ حدیث پوچھی انہوں نے بیان کیا میں گیا اور حضرت عمر رضہ کے پاس پہنچا اتنے میں ان کا دربان اسی کے تئیں یرفا نامی آیا اور کہنے لگا حضرت عثمان اور عبدالرحمٰن بن عوف اور زبیر بن عوام اور سعد بن ابی وقاص آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں حضرت عمر رضہ نے کہا اچھا ان کو آنے دے یرفا نے ان کو اجازت دی پھر یرفا کہنے لگا حضرت علی اور عباس آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں انہوں نے کہا

بَيْنِي وَبَيْنَ هٰذَا قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ يُرِيدُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفْسَهُ فَقَالَ الرَّهْطُ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ فَأَقْبَلَ عَلَى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ هَلْ تَعْلَمَانِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ؟ قَالَا قَدْ قَالَ ذٰلِكَ، قَالَ عُمَرُ فَإِنِّي أُحَدِّثُكُمْ عَنْ هٰذَا الْأَمْرِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ كَانَ خَصَّ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ لَمْ يُعْطِهِ أَحَدًا غَيْرَهُ، فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ - مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ - إِلَى قَوْلِهِ - قَدِيرٌ فَكَانَتْ خَالِصَةً لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهِ مَا احْتَازَهَا دُونَكُمْ وَلَا اسْتَأْثَرَ بِهَا عَلَيْكُمْ لَقَدْ أَعْطَاكُمُوهُ وَبَثَّهَا فِيكُمْ حَتَّى بَقِيَ مِنْهَا هٰذَا الْمَالُ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ مِنْ هٰذَا الْمَالِ نَفَقَةَ سَنَةٍ ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ مَجْعَلَ مَالِ اللّٰهِ فَعَمِلَ بِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَاتَهُ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُونَ ذٰلِكَ

اچھا آنے دے (وہ آئے) حضرت عباس کہنے لگے امیر المومنین میرا اور ان کا (یعنی علی کا) فیصلہ کر دیجئے تو حضرت عمر نے کہا میں تم کو اس پروردگار کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے زمین اور آسمان قائم ہیں کیا تم کو یہ معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے تائیں مراد لیا اس وقت حضرت عثمان اور ان کے ساتھی کہنے لگے بے شک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایسا فرمایا ہے پھر حضرت عمر حضرت علی اور حضرت عباس کی طرف مخاطب ہوئے اور کہنے لگے کیا تم دونوں کو یہ معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے انہوں نے کہا ہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا میں اب تم سے حقیقت حال بیان کرتا ہوں ہوا یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے وہ مال لوٹ کا جو بن جنگ کے ہاتھ آئے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے خاص کیا اس میں کسی اور کا حصہ نہیں رکھا جیسے سورۂ حشر میں فرمایا ما افاء اللہ علی رسولہ - قدیر تک تو یہ بنی نضیر اور خیبر اور فدک وغیرہ خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مال تھے مگر خدا کی قسم آپ نے ان کو اپنی ذات کے لیے نہیں رکھ چھوڑا نہ تم کو چھوڑ کر خاص اپنے مزے میں خرچ کیا بلکہ تم ہی لوگوں کو دیا تم ہی میں تقسیم کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے تھے اپنے گھر والوں کا خرچہ ایک سال کا خرچہ اس مال میں سے نکال لیتے اور جو باقی بچتا اس کو ان کاموں میں صرف کرتے جن میں بیت المال (قومی خزانہ) کا روپیہ خرچ ہوتا ہے (یعنی مصالح اور منافع عامہ میں) آپ اپنی زندگی بھر ایسا کرتے رہے کیوں تم

قَالُوا نَعَمْ، ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ وَ
عَبَّاسٍ أَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ
ذٰلِكَ؟ قَالَا: نَعَمْ، فَتَوَفَّى اللّٰهُ نَبِيَّهُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوبَكْرٍ:
أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَبَضَهَا فَعَمِلَ بِمَا عَمِلَ
بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ثُمَّ تَوَفَّى اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: أَنَا
وَلِيُّ وَلِيِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فَقَبَضْتُهَا سَنَتَيْنِ أَعْمَلُ
فِيهَا مَا عَمِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُوبَكْرٍ ثُمَّ
جِئْتُمَانِي وَكَلِمَتُكُمَا وَاحِدَةٌ وَ
أَمْرُكُمَا جَمِيعٌ جِئْتَنِي تَسْأَلُنِي
نَصِيبَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَأَتَانِي
هٰذَا يَسْأَلُنِي نَصِيبَ امْرَأَتِهِ مِنْ
أَبِيهَا فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتُمَا دَفَعْتُهَا
إِلَيْكُمَا بِذٰلِكَ فَتَلْتَمِسَانِ مِنِّي قَضَاءً
غَيْرَ ذٰلِكَ فَوَاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ
السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ لَا أَقْضِي فِيهَا
قَضَاءً غَيْرَ ذٰلِكَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ
فَإِنْ عَجَزْتُمَا فَادْفَعَاهَا إِلَيَّ فَأَنَا
أَكْفِيكُمَاهَا۔

کو اللہ کی قسم کیا تم کو یہ معلوم نہیں ہے حضرت عثمان اور ان کے ساتھ والوں نے کہا بے شک ہم کو معلوم ہے پھر حضرت علی اور عباس کی طرف مخاطب ہوئے ان سے کہا تم کو خدا کی قسم کہو تم کو یہ معلوم ہے یا نہیں دونوں نے کہا ہم کو بے شک معلوم ہے پھر حضرت عمر کہنے لگے اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو اٹھا لیا تو ابوبکر (خلیفہ ہوئے) انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ولی (کام چلانے والا) ہوں انہوں نے ان کی جائیداد کو اپنے قبضے میں رکھا اور جو جو کاموں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچتے تھے انہیں کاموں میں خرچتے رہے پھر اللہ تعالیٰ نے ابوبکر کو بھی اٹھا لیا میں نے یہ کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ولی کا ولی ہوں اور دو برس تک یہ سب جائدادیں اپنے قبضے میں رکھیں اور جن جن کاموں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر ان کو خرچتے رہے انہی میں خرچ کرتا رہا پھر علی اور عباس تم دونوں میرے پاس آئے اس وقت تم دونوں کی زبان ایک تھی دل ایک تھا (یعنی آپس میں ملاپ تھا) عباس تم نے تو یہ کہا تھا میرے بھتیجے کے مال میں سے مجھ کو حصہ دلاؤ اور علی تم نے یہ کہا تھا کہ میری بی بی کا حصہ ان کے والد کے مال میں سے دلاؤ میں نے کہا (پیغمبر کا مال بٹ نہیں سکتا) البتہ اس شرط پر یہ سب جائیداد (انتظاماً) تمہارے حوالے کر سکتا ہوں ف اب تم یہ چاہتے ہو کہ میں اس جائیداد کی نسبت کوئی دوسرا فیصلہ کردوں تو یہ (ممکن نہیں) قسم اس پروردگار کی جس کے حکم سے زمین و آسمان قائم ہیں میں قیامت تک کوئی دوسرا فیصلہ کرنے والا نہیں۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ اگر تم لوگوں سے اس جائیداد کی نگرانی نہیں ہو سکتی تو پھر میرے حوالے کر دو میں (بھال

ہزاروں کام کرتا ہوں، اس کا بھی بندوبست کرلوں گا ف۴

ف۱ ہوا یہ تھا کہ حضرت عمرؓ نے یہ سب جائیدادیں جو حضرت ابوبکرؓ نے اپنی خلافت میں حضرت فاطمہ اور حضرت عباس کو نہیں دی تھیں حضرت عباس اور حضرت علی کے حوالے کردی تھیں اس شرط پر کہ وہ اس جائیداد کو انہی کاموں میں خرچ کرتے رہیں گے جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کیا کرتے تھے یعنی یہ سپردگی محض انتظام کے طور پر تھی نہ بطور تملیک اور تقسیم کے۔ ف۲ یعنی اس شرط پر کہ تم اس کو انہی کاموں میں خرچ کرتے رہو گے جن میں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خرچ کیا کرتے تھے تم نے قبول کیا میں نے یہ جائداد تم لوگوں کے قبضے میں دیدی ف۳ تو حضرت عمرؓ نے اپنی خلافت میں جو یہ جائداد حضرت علی اور حضرت عباس کے حوالے کردی تھی وہ اس طور پر نہ تھی کہ ترکے کی طرح ان کو تقسیم کردی تھی کیونکہ پیغمبر کا مال ترکے کے طور پر تقسیم نہیں ہوسکتا اور حضرت عمرؓ حضرت صدیق کے فیصلے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کیخلاف کوئی حکم نہیں دے سکتے تھے بلکہ حضرت عمرؓ کے وقت میں فتوحات بہت زیادہ ہوگئی تھیں اور ایک وسیع حصہ ملک کا انتظام ان کے سپرد تھا انہوں نے اس کو غنیمت سمجھا کہ اس جائداد کا انتظام حضرت علی اور حضرت عباس کرلیں اور ان کو کچھ سبکدوشی حاصل ہو اس وقت وہ دونوں ملے جلے تھے ان میں کوئی نزاع نہ تھا جب دونوں میں نزاع پیدا ہوا تو حضرت عمرؓ نے یہ تقریر کی رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

---

۷۱۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفَقَةِ نِسَائِي وَمُؤْنَةِ عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے وارث لوگ اگر میں ایک اشرفی بھی چھوڑ جاؤں اس کو تقسیم نہیں کرسکتے بلکہ جو جائداد میں چھوڑ جاؤں اس میں سے میری بی بیوں اور عملہ کا خرچہ نکال کر جو بچے وہ سب اللہ کی راہ میں خیرات کیا جاوے۔

---

۷۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَدْنَ أَنْ يَبْعَثْنَ عُثْمَانَ إِلَى أَبِي

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو آپ کی بی بیوں نے یہ قصد کیا کہ حضرت عثمان کو اپنی طرف سے ابوبکر صدیق کے پاس بھیجیں اور اپنے ترکہ کا مطالبہ

بَكْرٍ يَسْأَلْنَهُ مِيرَاثَهُنَّ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَلَيْسَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ۔

کریں اس وقت میں نے کہا تم کو یہ معلوم نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم پیغمبر لوگوں کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے ف

ف حضرت فاطمہ زہرا نے یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنی تھی اور ان کو قرآن کی آیتیں دیکھ کر یہ گمان ہوا تھا کہ پیغمبروں کا ترکہ بھی دوسرے لوگوں کی طرح ان کے وارثوں کو ملنا چاہیے جیسے حق تعالیٰ نے فرمایا وَوَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ، اور حضرت زکریا نے فرمایا فہب لی من لدنک ولیاً یرثنی ویرث من آل یعقوب ۔ اس لیے وہ ابو بکر سے خفا ہو گئیں اور ان کی خفگی بجا تھی اگرچہ حدیث سے قرآن کی ان آیتوں کی صحیح تفسیر معلوم ہوتی ہے یعنی ان آیتوں میں نبوت اور علم کی وراثت مراد ہے نہ دنیاوی مال واسباب کی۔ مگر یہ توجیہ حضرت زکریا کے کلام میں خوب چسپاں نہیں ہوتی کیونکہ اس میں یوں ہے۔ وَاِنِّی خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِن وَّرَائِی ۔ یعنی مجھ کو اندیشہ ہے کہیں میرے غلام لونڈی وغیرہ میرے بعد میرا مال جائداد وغیرہ تباہ نہ کر ڈالیں ۔ حافظ نے کہا اگر یہ مان بھی لیں کہ حضرت زکریا کے کلام میں وراثت سے مال واسباب کی وراثت مراد ہے جب بھی حدیث واجب العمل رہتی ہے کیونکہ ممکن ہے کہ یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاصہ ہو مگر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اسی حدیث کے دوسرے طریق میں یوں ہے نَحْنُ مَعَاشِرَ الْاَنْبِیَاءِ لَا نَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ" جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عموماً سب میں یہی حکم ہے اور یہی قاعدہ ہے اب یہ جو فرمایا یوصیکم اللہ تو کم میں خطاب امت کی طرف ہے اس میں پیغمبر صاحب اس حدیث کی رو سے داخل نہیں ہو سکتے ۔ غرض کچھ بھی کہیے میرے نزدیک یہ واقعہ قابل افسوس ہوا حضرت ابو بکر صدیق بھی مجبور تھے حکم نبوی کے خلاف نہیں کر سکتے تھے اور حضرت فاطمہ کا فرمانا بھی بجا تھا وہ قرآن کی ظاہری آیتوں سے استدلال کرتی تھیں جو استدلال بالکل صحیح ہے ذرا سا دل میں یہ امر کھٹکتا ہے کہ حضرت فاطمہ اس وقت بے حد رنج اور غم میں گرفتار تھیں بھائی بہنیں سب گذر گئی تھیں پدر بزرگوار کا بھی سایہ اٹھنے کا تازہ زخم تھا ایسے وقت میں حضرت صدیق کو حضرت سیدہ کی دلجوئی تشفی اور تسلی کرنا تھی اس مال کی کیا حقیقت تھی سارا مال جو ہم سب لوگوں کے پاس ہے آپ ہی کا ہے آپ جس طرح چاہیں اس کو اٹھائیں اور جس کو چاہیں دیں ہم سب آپ کے خادم ہیں اور تابعدار۔ دوسری روایت میں یوں ہے کہ حضرت صدیق نے ایسا ہی کیا تھا اور حضرت فاطمہ کو راضی کر لیا تھا۔ رضی اللہ عنہم اجمعین ۔

---

## بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِأَهْلِهِ۔

باب ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا جو شخص مال چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا۔

۷۲۱ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ وَفَاءً فَعَلَيْنَا قَضَاؤُهُ، وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید ایلی نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا میں مسلمانوں پر خود ان کی جان سے زیادہ حق رکھتا ہوں (ان پر خود ان سے زیادہ مہربان ہوں) اگر کوئی مسلمان مر جائے، اور قرض داری چھوڑ جائے ادائی کے لیے جائداد نہ ہو تو ہم اس کا قرضہ (بیت المال سے) ادا کریں گے اور جو مسلمان مال و دولت چھوڑ جائے وہ اس کے وارثوں کا حق ہو گا ف۱

ف۱ ہم کو کوئی غرض نہیں۔

---

بَابُ مِيرَاثِ الْوَلَدِ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ، وَقَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: إِذَا تَرَكَ رَجُلٌ أَوِ امْرَأَةٌ بِنْتًا فَلَهَا النِّصْفُ وَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ أَوْ أَكْثَرَ فَلَهُنَّ الثُّلُثَانِ وَإِنْ كَانَ مَعَهُنَّ ذَكَرٌ بُدِئَ بِمَنْ شَرِكَهُمْ فَيُؤْتَى فَرِيضَتَهُ فَمَا بَقِيَ فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ۔

باب۔ اولاد کو ماں باپ کے مال میں سے کیا ملے گا۔ زید بن ثابتؓ نے کہا (جو فرائض کے بڑے عالم تھے) اگر کوئی مرد یا عورت ایک ہی بیٹی چھوڑ جائے تو وہ آدھا مال لے گی اگر دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو دو تہائی پائیں گی اگر ان بیٹیوں کے ساتھ کوئی بیٹا ہو ف۱ تب تو بیٹیوں کا کوئی مقرری حصہ نہ ہو گا بلکہ دوسرے ذوی الفروض (حصہ والوں کو) (مثلاً باپ یا ماں کو) دے کر جو مال بچے گا اس میں سے مرد کو دوہرا اور عورت کو اکہرا حصہ ملے گا۔ ف۲

ف۱ ان کا حقیقی یا علاتی بھائی ہے ف۲ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا۔

---

۷۲۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاؤس نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے آنحضرت

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ذوی الفروض (یعنی حصہ والوں) کو ان کا مقرری حصہ دے دو جو مال (ان کا حصہ دے کر) بچ رہے وہ قریب کے مرد رشتہ دار (یعنی عصبہ) کا ہے۔

## بَابُ مِيرَاثِ الْبَنَاتِ۔

## باب۔ بیٹیوں کے ترکے کا بیان

۷۲۳-حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: مَرِضْتُ بِمَكَّةَ مَرَضًا فَأَشْفَيْتُ مِنْهُ عَلَى الْمَوْتِ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي؟ قَالَ: لَا قَالَ، قُلْتُ: فَالشَّطْرُ؟ قَالَ: لَا، قُلْتُ: الثُّلُثُ؟ قَالَ: الثُّلُثُ كَبِيرٌ إِنَّكَ إِنْ تَرَكْتَ وَلَدَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً إِلَّا أُجِرْتَ عَلَيْهَا حَتَّى اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا إِلَى فِي امْرَأَتِكَ فَقُلْتُ، يَا رَسُولَ اللهِ أَأُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِي؟ فَقَالَ: لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِيدُ بِهِ وَجْهَ اللهِ إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ رِفْعَةً وَدَرَجَةً وَلَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِي

ہم سے عبداللہ بن زبیر حمیدی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے زہری نے کہا مجھ کو عامر بن سعد بن ابی وقاص نے خبر دی انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں مکہ میں (حجۃ الوداع میں) ایسا بیمار ہوا مرنے کے قریب ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پوچھنے کو تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں بہت مالدار ہوں ایک بیٹی (ام حکم کبری) کے سوا اور کوئی میرا وارث نہیں کیا میں اپنا دو تہائی مال خیرات کر دوں آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا اچھا آدھا مال آپ نے فرمایا نہیں، میں نے کہا اچھا تہائی مال آپ نے فرمایا بس تہائی مال کافی ہے بات یہ ہے اگر تو اپنی اولاد کو مالدار چھوڑ جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو محتاج چھوڑ جائے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تجھ کو ہر ایک خرچ کا ثواب ملے گا جو اللہ کی رضامندی کے لیے کرے یہاں تک کہ اس لقمہ کا بھی جو اپنی جورو کے منہ تک اٹھائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ہجرت بگڑ جائے گی میں پیچھے رہ جاؤں گا آپ نے فرمایا اگر تو میرے بعد (بالفرض) بھی (مکہ میں) رہ گیا (تو کیا ہو گا) جو عمل تو اللہ کی رضامندی کے لیے کرے گا اس پر تجھ کو ثواب ملے گا، تیرا درجہ بلند ہو گا تیری شان بڑھے گی اور شاید تو میرے بعد تک زندہ رہے

حَتّٰى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، لٰكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ قَالَ سُفْيَانُ وَسَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ۔

(تیری عمر دراز ہو) تجھ سے کچھ لوگ فائدہ اٹھائیں کچھ نقصان پائیں (تو تو اچھا رہا) مگر سعد بن خولہ بیچارہ تباہ ہو گیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن خولہ پر افسوس کیا کیونکہ وہ مکہ ہی میں مر گئے تھے حالانکہ وہاں سے ہجرت کر چکے تھے (ف ۱) سفیان بن عیینہ نے کہا سعد بن خولہ ایک شخص تھے بنی عامر بن لوی کے قبیلے سے ف۲

ف لیعنی میں مکہ میں مروں گا جہاں سے ہجرت کر چکا ہوں ف۲ اور جس ملک سے آدمی ہجرت کر جائے وہاں مرنا اچھا نہیں، یہ اس زمانہ میں تھا جب ہجرت فرض تھی لیعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں۔ ف۳ یہ بدری صحابی تھے حجۃ الوداع میں مکہ میں آن کر مر گئے تھے یہ حدیث کئی بار گذر چکی ہے۔

---

۷۲۴۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا أَبُو النَّضْرِ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ شَيْبَانُ عَنْ أَشْعَثَ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: أَتَانَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ مُعَلِّمًا وَأَمِيرًا فَسَأَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ تُوُفِّيَ وَتَرَكَ ابْنَتَهُ وَأُخْتَهُ فَأَعْطَى الْاِبْنَةَ النِّصْفَ وَالْأُخْتَ النِّصْفَ۔

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم سے ابو النضر نے کہا ہم سے ابو معاویہ شیبان نے انہوں نے اشعث بن ابی الشعثاء سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا معاذ بن جبل یمن میں ہمارے پاس آئے لوگوں کو تعلیم دینے کے لیے یا حاکم بن کر ہم نے ان سے یہ مسئلہ پوچھا اگر ایک شخص مر گیا اور ایک بیٹی اور ایک بہن چھوڑ گیا تو کیا حکم ہوگا انہوں نے بیٹی کو آدھا مال دلایا آدھا بہن کو ف۱

ف۱ کیونکہ بیٹی کے ساتھ بہن عصبہ ہو جاتی ہے۔ اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے۔

---

## بَابُ مِيرَاثِ ابْنِ الْاِبْنِ إِذَا لَمْ يَكُنْ ابْنٌ

وَقَالَ زَيْدٌ: وَلَدُ الْأَبْنَاءِ بِمَنْزِلَةِ الْوَلَدِ إِذَا لَمْ يَكُنْ دُونَهُمْ وَلَدٌ ذَكَرُهُمْ كَذَكَرِهِمْ وَأُنْثَاهُمْ كَأُنْثَاهُمْ يَرِثُونَ كَمَا يَرِثُونَ وَيَحْجُبُونَ كَمَا يَحْجُبُونَ وَلَا يَرِثُ وَلَدُ الْاِبْنِ مَعَ الْاِبْنِ۔

## باب۔ پوتے کی میراث کا بیان جب میت کا بیٹا نہ ہو

زید بن ثابت نے کہا ف بیٹوں کی اولاد مثل اپنی اولاد کے ہے جب میت کا کوئی (صلبی) بیٹا نہ ہو بیٹوں کے بیٹے اپنے بیٹوں کی طرح ہیں اور بیٹوں کی بیٹیاں اپنی بیٹیوں کی طرح ہیں بیٹوں کی اولاد بیٹوں کی طرح وارث ہوتی ہے اور دوسرے وارثوں کو بیٹوں کی طرح محروم کرتی ہے البتہ بیٹا موجود ہو تو بیٹے کی اولاد

کو کچھ نہ ملے گا۔

ف اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا۔

---

۷۲۵۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب نے کہا ہم سے عبداللہ بن طاوس نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے ذوی الفروض کے حصے دے دو پھر جو بچ رہے وہ اس کو ملے گا جو مرد میت کا بہت نزدیک کا رشتہ دار ہو ف

ف مثلاً بیٹا ہو تو پوتے کو کچھ نہ ملے گا پوتا ہو تو پڑپوتے کو کچھ نہ ملے گا اگر کوئی میت خاوند اور باپ اور بیٹی اور پوتا پوتی چھوڑ جائے تو خاوند کو چوتھائی باپ کو چھٹا حصہ بیٹی کو آدھا دے کر باقی پوتا پوتی میں تقسیم ہو گا۔ للذکر مثل حظ الانثیین۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن بعضوں نے کہا مابقی سب پوتے کا ہے اسی حدیث کی رو سے ہم کہتے ہیں اس حدیث میں میت کا بہت نزدیک رشتہ دار مذکور ہے اور پوتا پوتی سے زیادہ نزدیک کوئی نہیں ہے بلکہ دونوں برابر ہیں تو وہ اس آیت میں داخل ہیں۔ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین۔

---

## بَابُ مِيرَاثِ ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَةٍ۔

## باب۔ اگر بیٹی کے ساتھ پوتی بھی ہو۔

۷۲۶۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا أَبُو قَيْسٍ سَمِعْتُ هُزَيْلَ بْنَ شُرَحْبِيلَ قَالَ سُئِلَ أَبُو مُوسَى عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ فَقَالَ لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ وَأْتِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَسَيُتَابِعُنِي فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ أَقْضِي فِيهَا بِمَا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے ابو قیس (عبدالرحمٰن بن ثروان) نے کہا میں نے ہزیل بن شرحبیل سے سنا وہ کہتے تھے ابو موسیٰ اشعری سے یہ مسئلہ پوچھا گیا اگر کوئی شخص مر جائے اور ایک بیٹی ایک پوتی ایک بہن چھوڑ جائے انہوں نے کہا بیٹی کو آدھا ملے گا، آدھا بہن کو (پوتی محروم ہوگی) لیکن تو ایسا کر عبداللہ بن مسعودؓ کے پاس جا ان سے بھی پوچھ شاید وہ بھی ایسا ہی کہیں گے وہ شخص گیا، عبداللہ بن مسعود سے پوچھا اور ابو موسیٰ نے جو فتویٰ دیا تھا وہ بھی ان سے بیان کیا انہوں نے کہا میں اگر ایسا فتویٰ دوں تو گمراہ ہو چکا

سَلَّمَ لِلْإِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ فَأَتَيْنَا أَبَا مُوسَى فَأَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ فَقَالَ: لَا تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْحِبْرُ فِيكُمْ۔

اور رستے سے بھٹک گیا میں تو اس مسئلہ میں وہی حکم دوں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا یعنی بیٹی کو آدھا اور پوتی کو چھٹا حصہ تاکہ دو تہائیاں پوری ہو جائیں مابقی بہن کا۔ پوچھنے والا کہتا ہے پھر ہم عبداللہ بن مسعود رض کے پاس سے لوٹ کر ابو موسیٰ کے پاس آئے ان سے بیان کیا انہوں نے کہا جب تک یہ عالم (یعنی عبداللہ بن مسعود رض) تم میں موجود ہیں مجھ سے کوئی مسئلہ نہ پوچھو ف۱۔

ف سلمان فارسی بھی اس مسئلہ میں یہی حکم دیتے تھے جو ابو موسیٰ نے دیا تھا کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ نے اس کے بعد اپنے قول سے رجوع کیا یہاں سے مقلدین کو سبق لینا چاہیئے کہ عبداللہ بن مسعود رض نے جب حدیث بیان کی تو ابو موسیٰ نے اپنے قیاس اور رائے کو چھوڑ دیا بلکہ ایسی عاجزی ظاہر کی کہ عبداللہ بن مسعود کے سامنے اپنے تئیں ناقابل فتویٰ قرار دیا۔ سبحان اللہ صحابہ کی ایمانداری اور انصاف پروری۔ برخلاف اس کے آج کل کے زمانہ میں مولویوں کی بات کی پچ ایسی آپڑی ہے کہ جو کچھ کہیں اس کے خلاف لاکھ دلیلیں سنیں۔ مگر کسی طرح نہیں مانتے اپنی ہی ٹن پر قائم رہتے ہیں۔

---

## بَابُ مِيرَاثِ الْجَدِّ مَعَ الْأَبِ وَالْإِخْوَةِ

وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ عَبَّاسٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ الْجَدُّ أَبٌ وَقَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَا بَنِي آدَمَ وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَاءِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَلَمْ يُذْكَرْ أَنَّ أَحَدًا خَالَفَ أَبَا بَكْرٍ فِي زَمَانِهِ وَأَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَافِرُونَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَرِثُنِي ابْنُ ابْنِي دُونَ إِخْوَتِي وَلَا أَرِثُ أَنَا ابْنَ ابْنِي وَيُذْكَرُ عَنْ عَلِيٍّ وَعُمَرَ وَابْنِ

**باب۔** باپ یا بھائیوں کے ہوتے ہوئے دادا کی میراث کا بیان ف اور ابو بکر اور ابن عباس اور ابن زبیر نے کہا دادا باپ کی طرح ہے (یعنی جب باپ نہ ہو) ف۲ اور ابن عباس نے ف۳ یہ آیت (سورۂ اعراف کی) پڑھی یا بنی آدم ف۴ اور سورۂ یوسف کی) یہ آیت۔ واتبعت ملۃ آبائی ابراہیم واسحاق ویعقوب ف۵ اور ابو بکر صدیق نے جب دادا کو باپ کی طرح قرار دیا تو کسی صحابی نے خلاف نہیں کیا حالانکہ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت صحابہ موجود تھے (گویا سب کا اجماع سکوتی ہو گیا) ابن عباس نے کہا پوتا تو میرا وارث ہو اور بھائی محروم ہوں اور میں اپنے پوتے کا وارث نہ ہوں یہ کیونکر ہو سکتا ہے ف اور حضرت علی اور حضرت عمر اور ابن مسعود

مَسْعُوْدٍ وَزَيْدٍ أَقَاوِيلُ مُخْتَلِفَةٌ۔　اور زید بن ثابت سے اس باب میں مختلف اقوال منقول ہیں ف۵

ف۱ اس پر تو اتفاق ہے کہ باپ کے ہوتے ہوئے دادا کو کچھ نہ ملے گا ف۲ ابو بکر صدیق کے قول کو دارمی نے اور ابن عباس کے قول کو محمد بن نصر مروزی نے کتاب الفرائض میں وصل کیا ہے اور ابن زبیر کا قول اسی کتاب میں باب المناقب میں موصولاً گذر چکا ہے اکثر علماء کے نزدیک دادا سب باتوں میں باپ کی طرح ہے جب میت کا باپ موجود نہ ہو مگر چند باتوں میں فرق ہے ایک یہ کہ باپ سے حقیقی اور علاتی بھائی محروم رہ جاتے ہیں اور دادا سے محروم نہیں ہوتے، امام ابو حنیفہ کے نزدیک دادا سے بھی محروم ہو جاتے ہیں دوسرے یہ کہ خاوند یا جورو اور باپ کے ساتھ ماں کو ما بقی کا ثلث ملتا ہے اور دادا کے ساتھ مال کا ثلث ملتا ہے امام ابو یوسف کے نزدیک اس بات میں بھی دادا باپ کی طرح ہے تیسرے یہ کہ دادی کو باپ کے ہوتے ہوئے کچھ نہیں ملتا مگر دادا کے ہوتے ہوئے وہ وارث ہوتی ہے ف۳ اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کہ دادا باپ کی طرح ہے ف۴ حالانکہ آدم علیہ السلام دادا تھے مگر سب لوگوں کو ان کا بیٹا کہا ف۵ حالانکہ ابراہیم اور اسحاق دادا تھے مگر حضرت یوسف نے ان کو اپنا باپ کہا ف۶ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ف۷ ابن عباس کے استدلال کا ماحصل یہ ہے کہ جب پوتا بیٹے کا حکم رکھتا ہے یعنی جس وقت بیٹا نہ ہو تو دادا بھی باپ کا حکم رکھے گا جب باپ نہ ہو اور جیسے پوتے سے بھائی محروم ہو جاتے ہیں ایسے ہی دادا سے بھی بھائی محروم ہو جائیں گے جیسے امام ابو حنیفہ کا قول ہے۔ ف۸ حضرت عمر کہتے ہیں دادا کو ایک یا دو بھائیوں کے ساتھ مقاسمہ ہو گا اگر اس سے زیادہ ہوں تو دادا کو ثلث مال دیا جائے گا اور اولاد کے ساتھ دادا کو چھٹا حصہ ملے گا یہ دارمی نے نکالا کہ حضرت عمر نے دادا کے باب میں مختلف فیصلے کیے ہیں ایک کے ایک مخالف اور ابن ابی شیبہ اور محمد بن نصر نے حضرت علی سے نکالا کہ دادا کو چھ بھائیوں کے ساتھ ایک بھائی کی مثل حصہ دلایا اور عبد اللہ بن مسعود سے دارمی نے نکالا کہ انہوں نے میت کے مال میں سے خاوند کو آدھا حصہ اور ماں کو ما بقی کا ثلث یعنی کل مال کا سدس اور بھائی کو ایک حصہ اور دادا کو ایک حصہ دلایا اور زید بن ثابت سے عبد الرزاق نے نکالا کہ وہ ثلث مال تک دادا کو بھائیوں کے ساتھ شریک کرتے جب ثلث مال تک پہنچ جاتا تو دادا کو ایک ثلث دلا دیتے اور ما بقی بھائیوں کو اور علاتی بھائی کے ساتھ دادا کا مقاسمہ کرتے لیکن پھر وہ مال حقیقی بھائی کو دلا دیتے اور ماں کے ساتھ اخیافی بھائی کو کچھ نہ دلاتے قسطلانی نے کہا دوسرے فقہاء نے زید بن ثابت کا خلاف کیا ہے انہوں نے کہا حقیقی بھائی ہوتے ہوئے علاتی کو کچھ نہ ملے گا تو مقاسمہ کی کیا ضرورت ہے۔

---

۷۲۷- حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے عبد اللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد اللہ بن عباس

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ذوی الفروض کو ان کے حصے دے دو پھر جو مال بچ رہے وہ اس ناطہ دار مرد کو ملے گا جو میت سے بہت نزدیک کا رشتہ رکھتا ہو۔

---

۷۲۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَمَّا الَّذِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُهُ وَلَكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ أَوْ قَالَ خَيْرٌ فَإِنَّهُ أَنْزَلَهُ أَبًا أَوْ قَالَ قَضَاهُ أَبًا۔

ہم سے ابومعمر نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث بن سعید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی نے کہا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا جس شخص کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا اگر میں اس امت کے لوگوں میں سے کسی کو جانی دوست بنانے والا ہوتا تو اس کو بناتا لیکن اسلام کی دوستی ہی افضل ہے یا بہتر ہے اس نے (یعنی ابوبکر صدیق نے) تو دادا کو باپ کی جگہ رکھا یا یوں کہا دادا کی نسبت یہ حکم دیا کہ وہ باپ کی طرح ہے۔

---

## بَابُ مِيرَاثِ الزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ۔

## باب۔ اولاد کے ساتھ خاوند کو کیا ملے گا؟

۷۲۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ عَنْ وَرْقَاءَ عَنِ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ الْمَالُ لِلْوَلَدِ وَكَانَتِ الْوَصِيَّةُ لِلْوَالِدَيْنِ فَنَسَخَ اللهُ مِنْ ذَلِكَ مَا أَحَبَّ فَجَعَلَ لِلذَّكَرِ مِثْلَ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ وَجَعَلَ لِلْأَبَوَيْنِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا السُّدُسَ وَجَعَلَ لِلْمَرْأَةِ الثُّمُنَ وَالرُّبُعَ وَلِلزَّوْجِ الشَّطْرَ وَالرُّبُعَ۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا انہوں نے ورقاء یشکری سے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے عطاء بن ابی رباح سے انہوں نے ابن عباس سے، انہوں نے کہا (اسلام کے شروع زمانے میں) میت کا مال سب اس کی اولاد کو ملتا اور ماں باپ کے لیے جو میت وصیت کر جاتا وہ ان کو دیا جاتا پھر اللہ تعالیٰ نے اس میں سے جتنا چاہا وہ منسوخ کر دیا اور مرد کو عورت کا دوہرا حصہ دلایا اور ماں باپ میں سے ہر ایک کو چھٹا حصہ اور جورو کو آٹھواں حصہ (اگر میت کی اولاد ہوں) اور چوتھا حصہ (اگر اولاد نہیں ہیں) اور خاوند کو آدھا حصہ (اگر میت کی اولاد نہ ہو) یا چوتھا حصہ (اگر میت کی اولاد ہو)

بَابُ مِيرَاثِ الْمَرْأَةِ وَالزَّوْجِ مَعَ الْوَلَدِ وَغَيْرِهِ۔

باب۔ جورو اور خاوند کو اولاد وغیرہ کے ساتھ کیا ملے گا۔

۷۳۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی ایک عورت (ملیکہ بنت عویم یا عویمر) کا یہ فیصلہ کیا جس کے پیٹ کا بچہ ف مرا ہوا گرا دیا گیا تھا کہ مارنے والی عورت ایک بردہ دے غلام یا لونڈی پھر ایسا ہوا جس عورت کو بردہ دینے کا حکم دیا گیا تھا (یعنی گرانے والی) مرگئی تو آپ نے اس کا ترکہ اس کے بیٹوں اور خاوند کو دلایا اور کنبے والوں کو نہیں دلایا اور دیت ادا کرنے کا حکم اس کے کنبہ والوں کو دیا تھا۔ ف۲

ف ایک دوسری عورت ام عفیف بنت مروح کی مار سے جو اس نے پتھر یا ڈیرے کی لکڑی سے لگائی تھی ف۲ کیونکہ خطا یا شبہ عمد کی دیت قاتل کے عاقلہ یعنی کنبے والوں پر ہوتی ہے اس کا ذکر انشاء اللہ کتاب الدیات میں آئیگا۔ ترجمہ باب اس سے نکلا کہ آپ نے ترکہ عورت کے خاوند اور بیٹوں کو دلایا تو معلوم ہوا کہ خاوند اولاد کے ساتھ وارث ہوتا ہے اور جب خاوند اولاد کے ساتھ وارث ہوتا ہے تو جورو بھی اولاد کے ساتھ اپنے خاوند کی وارث ہوگی۔

---

بَابُ مِيرَاثِ الْأَخَوَاتِ مَعَ الْبَنَاتِ عَصَبَةً۔

باب۔ بیٹیوں کے ساتھ بہنیں عصبہ ہو جاتی ہیں۔

۷۳۱۔ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَضَى فِينَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النِّصْفُ لِلْابْنَةِ وَ

ہم سے بشر بن خالد نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے انہوں نے شعبہ بن حجاج سے انہوں نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں معاذ بن جبل ؓ نے ہم یمن والوں میں یہ حکم دیا کہ آدھا ترکہ بیٹی کا اور آدھا بہن کا ہے

النِّصْفُ لِلأُخْتِ ثُمَّ قَالَ سُلَيْمَانُ قَضَى فِينَا وَلَمْ يَذْكُرْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(جب میت کے یہی دو وارث ہوں) پھر سلیمان نے جو اس حدیث کو روایت کیا تو اتنا ہی کہا معاذ رض نے ہم یمن والوں میں یہ حکم دیا یہ نہیں کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں۔

---

٧٣٢ـ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَبَّاسٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ قَالَ عَبْدُ اللهِ لَأَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلاِبْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الاِبْنِ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ فَلِلأُخْتِ۔

ہم سے عمرو بن عباس نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالرحمٰن بن مہدی نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابوقیس (عبدالرحمٰن بن غزوان) سے انہوں نے ہزیل بن شرحبیل سے انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود رض نے (ابوموسیٰ اشعری کا فتویٰ سن کر) یہ کہا میں تو اس مسئلہ میں وہی حکم دوں گا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا تھا بیٹی کو آدھا حصہ ملے گا اور پوتی کو چھٹا حصہ اور مابقی بہن کو (تو بہن عصبہ ہوگی)۔

---

## بَابُ مِيرَاثِ الأَخَوَاتِ وَالإِخْوَةِ

## باب۔ بھائی بہنوں کو کیا ملے گا۔

٧٣٣ـ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا قَالَ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا مَرِيضٌ فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ نَضَحَ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ فَأَفَقْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّمَا لِي أَخَوَاتٌ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ۔

ہم سے عبداللہ بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو شعبہ بن حجاج نے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے کہا میں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمار پرسی کے لیے تشریف لائے آپ نے وضو کا پانی منگوایا وضو کیا پھر وضو کا پانی مجھ پر چھڑکا (میں بیہوش تھا پانی ڈالتے ہی) مجھ کو ہوش آ گیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میری کئی بہنیں ہیں ف۱ اس وقت فرائض کی آیت اتری ف۲

ف۱ نہ والدین ہیں نہ اولاد ہے یعنی میں کلالہ ہوں ف۲ یعنی یستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة جو سورہ نساء کے اخیر میں ہے کیونکہ اس میں بھائی بہنوں سے حقیقی یا علاتی بھائی بہنیں مراد ہیں لیکن یوصیکم اللہ فی اولادکم میں جو آیا ہے وان کان رجل یورث کلالۃ أو امرأۃ ولہ أخ أو أخت یہاں بھائی بہن سے

مال بجائے بھائی بہن یعنی اخیافی مراد ہیں اخیافی بھائی بہن ذوی الفروض میں سے ہیں ان میں سے ہر ایک کے لیے چھٹا حصہ یا اگر کئی ہوں تو سب کے لیے تیسرا حصہ مقرر ہے اور ذکور واناث برابر ہیں لیکن حقیقی یا علاتی بھائی بہنیں ان کا حکم اولاد کا سا ہے اگر اکیلا ایک ہی بھائی ہو تو بیٹے کی طرح سارا مال لے گا اگر اکیلی ایک ہی بہن ہو تو بیٹی کی طرح آدھا مال لے گی اگر دو بہنیں ہوں تو دو بیٹیوں کی طرح دو ثلث مال پائیں گی اگر بھائی بہن ملے جلے ہوں تو للذکر مثل حظ الانثیین بیٹے اور بیٹیوں کی طرح ان میں ترکہ کی تقسیم ہوگی افسوس ہمارے زمانے میں جہالت کی گرم بازاری ہوگئی ہے اور لوگوں نے دین کا علم یعنی قرآن اور حدیث حاصل کرنا بالکل چھوڑ دیا ہے یہاں تک کہ ایک صاحب نے جو اس وقت قاضی القضاۃ ہیں مجھ سے یہ پوچھا کہ جناب والا قرآن شریف میں ایک مقام پر تو بہن بھائی کو چھٹا حصہ دلایا گیا ہے اور دوسرے مقام میں بہن کو آدھا حصہ تجویز کیا گیا ہے یہ صریح تعارض ہے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو نیک توفیق عطا فرمائے اور ذرہ قرآن اور حدیث کی طرف توجہ کریں معاذ اللہ جب قاضی القضاۃ کے علم وفضیلت کا یہ حال ہے تو وائے برحال عام مسلمانوں کے۔

---

بَابٌ۔ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ إِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔

باب۔ اللہ تعالیٰ کا سورۂ نساء میں یہ فرمانا، لوگ تجھ سے پوچھتے ہیں کہہ دے اللہ تعالیٰ تم کو کلالہ کے باب میں یہ حکم دیتا ہے اگر کوئی شخص مر جائے اس کی اولاد نہ ہو (یعنی بیٹا) ایک ہی بہن ہو یعنی سگی یا علاتی تو اس کو آدھا ترکہ ملے گا اسی طرح یہ شخص اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کا کوئی بیٹا نہ ہو پھر اگر اس کی دو بہنیں ہوں تو وہ دو تہائی ترکے کی پائیں گی اگر بھائی بہن سب ملے جلے ہوں تو مرد کو دوہرا حصہ عورت کو اکہرا ملے گا اللہ تعالیٰ یہ حکم تم سے اس لیے بیان کیے دیتا ہے کہیں تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

---

۷۳۴۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوسَى عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: آخِرُ آيَةٍ نَزَلَتْ خَاتِمَةُ سُورَةِ النِّسَاءِ يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِي الْكَلَالَةِ۔

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو اسحاق سے انہوں نے براء بن عازب رضی سے انہوں نے کہا اخیر آیت جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری وہ ہے جو سورت نساء کے اخیر میں ہے یستفتونك قل اللہ

يستفتونك قل الله يفتيكم في الكلالة ف

ف اخیر سے یہ مراد ہے کہ آخر زمانہ میں اتری کیونکہ یہ آیت حجۃ الوداع کے رستے میں اتری ہے پھر جب آپ عرفات میں کھڑے تھے یہ آیت اتری الیوم اکملت لکم دینکم اس کے بعد اکیاسی دن تک زندہ رہے پھر سود کی آیت اتری پھر یہ آیت واتقوا یوما ترجعون فیہ الی اللہ اس کے بعد آپ کل اکیس دن زندہ رہے پھر سفر آخرت کر گئے۔

---

بَابُ ابْنَيْ عَمٍّ أَحَدُهُمَا أَخٌ لِأُمٍّ وَالْآخَرُ زَوْجٌ، وَقَالَ عَلِيٌّ: لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْأَخِ مِنَ الْأُمِّ السُّدُسُ وَمَا بَقِيَ بَيْنَهُمَا نِصْفَانِ۔

باب۔ اگر کوئی عورت مرجائے اور اپنے دو چچا زاد بھائی چھوڑ جائے ایک تو ان میں سے اس کا اخیافی بھائی ہو دوسرا اس کا خاوند ہو ف اور حضرت علی نے کہا ف۲ خاوند کو آدھا حصہ ملے گا اور اخیافی بھائی کو چھٹا حصہ (بموجب فرض کے) پھر جو مال بچ رہے گا یعنی ایک ثلث وہ دونوں میں برابر برابر تقسیم ہو گا (کیونکہ دونوں عصبہ ہیں ف۳۔

ف اس کی صورت یوں بیان کی ہے مثلاً زید نے ہندہ سے نکاح کیا اس سے عمرو پیدا ہوا پھر زید نے زینب سے نکاح کیا اس سے بکر پیدا ہوا بعد اس کے زید نے زینب کو طلاق دے دیا اور زید کے بھائی خالد نے اس سے نکاح کر لیا اب خالد اور زینب کی ایک بیٹی صالحہ پیدا ہوئی تو صالحہ بکر کی اخیافی بہن اور اس کے چچا کی بیٹی بھی ہے اب اس صالحہ نے کیا کیا عمرو سے نکاح کر لیا جو اس کا چچا زاد بھائی تھا بعد اس کے صالحہ مر گئی تو اپنے دونوں چچا زاد بھائیوں کو یعنی عمرو اور بکر کو چھوڑ گئی لیکن عمرو تو اس کا خاوند بھی ہے اور بکر اس کا اخیافی بھائی بھی ہے۔
ف۲ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ف۳ اور حضرت عمرؓ اور ابن مسعودؓ کا یہ قول ہے کہ خاوند کو آدھا حصہ ملے گا اور باقی سب دوسرے چچا کے بیٹے کو جو اخیافی بھائی بھی ہے اور حضرت علی کا قول زیادہ موجہ اور زیادہ معقول ہے۔

---

۷۳۵۔ حَدَّثَنَا مَحْمُودٌ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ إِسْرَائِيلَ عَنْ أَبِي حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ

ہم سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو عبید اللہ بن موسیٰ نے خبر دی انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابو حصین سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں مومنوں پر ان کی ذات سے زیادہ حق رکھتا

مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَمَالُهُ لِمَوَالِي الْعَصَبَةِ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا أَوْ ضِيَاعًا فَأَنَا وَلِيُّهُ فَلْأُدْعَى لَهُ۔

ہوں پھر جو کوئی مومن مر جائے اور مال اسباب چھوڑ جائے وہ اس کے عصبہ وارثوں کو ملے گا اور جو شخص بوجھ (قرض داری) اہل و عیال چھوڑ جائے (جن کا کوئی خبر گیراں نہ ہو) تو میں اس کا ولی ہوں مجھ کو بلا بھیجو (میں اس کے قرض اور اہل و عیال کا بندوبست کروں گا ۔

---

۷۳۶۔ حَدَّثَنَا أُمَيَّةُ بْنُ بِسْطَامٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَوْحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضُ فَلِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ۔

ہم سے امیہ بن بسطام نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے انہوں نے روح بن قاسم سے انہوں نے عبداللہ بن طاؤس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن عباسؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ذوی الفروض کے حصے پہلے دے دو پھر جو مال بچ رہے وہ اس رشتہ دار مرد کا حق ہے جو میت کا سب سے زیادہ نزدیک والا ہو ف

ف ان دونوں حدیثوں کو لا کر امام بخاری نے حضرت علی کا قول ثابت کیا ہے کیونکہ یہاں دونوں میت کے عصبہ ہیں اور قرابت میں برابر ہیں ۔

---

## بَابُ ذَوِي الْأَرْحَامِ۔

## باب۔ ذوی الارحام (ان رشتہ داروں کے) بیان میں ف

ف جو نہ عصبہ ہیں نہ ذوی الفروض ہیں جیسے ماموں۔ خالہ۔ نانا۔ نواسہ۔ بھانجا وغیرہ۔

۷۳۷۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ حَدَّثَكُمْ إِدْرِيسُ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - وَلِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ - وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ، قَالَ كَانَ الْمُهَاجِرُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَرِثُ الْمُهَاجِرِيُّ الْأَنْصَارِيَّ دُونَ

مجھ سے اسحاق بن ابراہیم نے بیان کیا کہا میں نے ابو اسامہ سے کہا تم سے ادریس بن یزید نے یہ حدیث بیان کی ہے کہا ہم سے طلحہ بن مصرف نے بیان کیا انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا یہ آیت جو اتری والذین عقدت ایمانکم یہ ابتدائے اسلام کی بات ہے جب مہاجرین مدینہ میں آئے تھے (اور آپ نے ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصاری کا بھائی بنا دیا تھا) تو انصاری کا وارث وہی مہاجر ہوتا

ذَوِي رَحِمِهِ لِلْأُخُوَّةِ الَّتِي آخَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا نَزَلَتْ جَعَلْنَا مَوَالِيَ ، قَالَ نَسَخَتْهَا وَالَّذِينَ عَاقَدَتْ أَيْمَانُكُمْ

اس کے دوسرے رشتہ دار وارث نہ ہوتے اس بھائی چارے کی وجہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں کرادیا تھا اس کے بعد جب آیت اتری ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون - تو آیت والذین عقدت ایمانکم منسوخ ہوگئی ف۱-

ف۱ اب رشتہ دار ناطے والے ان دینی بھائیوں سے زیادہ ترکہ کے مستحق قرار پائے ہم نے جو ٹھیک تھا اس کے موافق ترجمہ کیا ہے اور اکثر نسخوں میں یہاں یہ جو عبارت ہے کہ والذین عقدت ایمانکم نے ولکل جعلنا موالی کو منسوخ کردیا ہے یہ کاتب کی غلطی ہے۔

---

## بَابُ مِيرَاثِ الْمُلَاعَنَةِ-

باب - لعان کرنے والی عورت اپنے بچہ کی وارث ہوگی (لیکن اس کا خاوند بچہ کے مال کا وارث نہ ہوگا)

۷۳۸- حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ قَزَعَةَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا لَاعَنَ امْرَأَتَهُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَانْتَفَى مِنْ وَلَدِهَا فَفَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْأَةِ-

ہم سے یحییٰ بن قزعہ نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ ایک شخص (عویمر) نے اپنی عورت (خولہ بنت قیس) سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لعان کیا اور اس کے بچے کو کہا یہ میرا بچہ نہیں ہے آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں میں جدائی کرادی اور بچہ عورت سے ملادیا ف۱

ف۱ یعنی اس کا نسب ماں سے کر دیا باپ سے اس کا کوئی تعلق نہ رکھا۔

---

## بَابُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ حُرَّةً كَانَتْ أَوْ أَمَةً-

باب - بچہ اسی کا کہلائے گا جس کی لونڈی یا جورو سے پیدا ہو (اور زنا کرنے والے پر پتھر پڑیں گے)

۷۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے انہوں

عُتْبَةُ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ إِلَيْكَ فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدٌ فَقَالَ ابْنُ أَخِي عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللهِ ابْنُ أَخِي قَدْ كَانَ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ، ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللهَ۔

نے کہا عتبہ بن ابی وقاص (جب مرنے لگے تو انہوں نے اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص کو وصیت کی کہ زمعہ بن قیس کی لونڈی (نام نامعلوم) کا لڑکا میرا نطفہ ہے تو اس کو اپنے قبضے میں کر لیجیو جس سال مکہ فتح ہوا سعد نے اس لڑکے (عبدالرحمٰن) کو لے لیا کہنے لگے یہ میرا بھتیجا ہے۔ بھائی نے اس کے لینے کی مجھ کو وصیت کی تھی یہ حال دیکھ کر عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے کہنے لگے (واہ واہ) یہ تو میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی نے اس کو جنا ہے۔ دونوں میں بحث ہو گئی اور ایک دوسرے کو لیے ہوئے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ سعد نے کہا، یارسول اللہ! وہ میرا بھتیجا ہے۔ میرا بھائی اس کے مقدمہ میں وصیت کر گیا ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا وہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے، آپ نے فرمایا عبد بن زمعہ یہ بچہ تو لے لے بچہ اسی کا ہوتا ہے جس کی جورو یا لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو اور زنا کرنے والے پر پتھر پڑتے ہیں باوجود اس کے آپ نے سودہ بنت زمعہ سے (جو اس لڑکے کی بہن ہوتی تھیں) یہ فرمایا کہ تو اس سے پردہ کر۔ کیونکہ آپ نے دیکھا اس لڑکے کی صورت عتبہ بن ابی وقاص سے ملتی تھی غرض حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو اس لڑکے نے مرنے تک نہیں دیکھا۔

---

۷۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْوَلَدُ لِصَاحِبِ الْفِرَاشِ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن سعید قطان سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بچہ اسی کا ہو گا جس کی جورو یا لونڈی وہ بچہ جنے۔

بَابُ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَ مِيرَاثُ اللَّقِيطِ، وَقَالَ عُمَرُ: اللَّقِيطُ حُرٌّ۔

باب ۔ غلام لونڈی کا ترکہ وہی لے گا جو اس کو آزاد کرے اور جو لڑکا رستے میں پڑا ہوا ملے اس کا وارث کون ہوگا اس کا بیان ۔ حضرت عمرؓ نے کہا رستے میں جو لڑکا پڑا ہوا ملے (اس کے ماں باپ معلوم نہ ہوں) تو وہ آزاد ہوگا۔

ف یہ قول کتاب الشہادات میں گزر چکا ہے ۔

۷۴۱ ۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُهْدِيَ لَهَا شَاةٌ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ، قَالَ الْحَكَمُ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: وَقَوْلُ الْحَكَمِ مُرْسَلٌ، وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: رَأَيْتُهُ عَبْدًا۔

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے حکم بن عتیبہ سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا میں نے بریرہ کو خریدنا چاہا ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو بریرہ کو خرید لے ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے اور ایسا ہوا کہ بریرہ کے پاس خیرات کی (ایک بکری آئی)، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بکری بریرہ کو خیرات میں ملی ہے اور ہمارے لیے (اس کی طرف سے) تحفہ ہے حکم بن عتیبہ نے (اسی سند سے) کہا بریرہ کا خاوند (مغیث) آزاد تھا ۔ امام بخاری نے کہا حکم کا یہ قول مرسل ہے ف۲ اور ابن عباس کہتے ہیں ۔ میں نے خود اس کو آنکھوں سے دیکھا تھا وہ غلام تھا ف۳

ف مگر اس کے مالکوں نے کہا ولاء ہم لیں گے مجھ کو تردد ہوا ف۲ کیونکہ انہوں نے حضرت عائشہ کا زمانہ نہیں پایا ف۳ یہ قول اوپر طلاق میں موصولاً گزر چکا ہے امام بخاری کا مطلب یہ ہے کہ ابن عباس کا قول زیادہ اعتبار کے لائق ہے کیونکہ وہ اس وقت موجود تھے اور حکم نے وہ زمانہ نہیں پایا ۔

۷۴۲ ۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے

نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

ابن عمر سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے ف۱

ف۱ ان دونوں حدیثوں کو لا کر امام بخاری نے باب کا مطلب یعنی لقیط کی میراث کو اس طرح ثابت کیا کہ جب لقیط آزاد سمجھا گیا تو اب اس کا اٹھانے والا اور پالنے والا اس کا وارث نہ ہو گا کیونکہ جب وارث ہوتا کہ وہ اس کو آزاد کرتا امام شافعی اور مالک اور احمد کا یہی مذہب ہے کہ لقیط کا ترکہ بیت المال میں داخل ہو گا۔

---

## بَابُ مِيرَاثِ السَّائِبَةِ۔

## باب۔ سائبہ کی میراث کس کو ملے گی ف۱

ف۱ سائبہ وہ غلام یا لونڈی جس کو مالک آزاد کر دے اور کہہ دے تیری ولاء کا حق کسی کو نہ ملے گا یہ ماخوذ ہے اس سائبہ جانور سے جس کو مشرک اپنے اوتاروں کے نام پر چھوڑا کرتے تھے ہندی میں ایسے جانور کو سانڈ کہتے ہیں

۷۴۳۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ بْنُ عُقْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي قَيْسٍ عَنْ هُزَيْلٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الْإِسْلَامِ لَا يُسَيِّبُونَ وَإِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا يُسَيِّبُونَ

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے ابو قیس (عبدالرحمٰن بن ثروان) سے انہوں نے ہذیل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا مسلمان تو سائبہ نہیں چھوڑتے، البتہ جاہلیت کے مشرک لوگ سائبہ چھوڑا کرتے تھے ف۲

ف۲ ایک شخص ان کے پاس آیا کہنے لگا میں نے ایک غلام کو سائبہ کر کے آزاد کر دیا ہے اب اس کا ترکہ کون لے گا فرمایا اس کی میراث تو لے اگر تو نہ لیگا تو ہم بیت المال میں داخل کر لیں گے۔

---

۷۴۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ لِتُعْتِقَهَا وَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ لِأُعْتِقَهَا وَإِنَّ أَهْلَهَا يَشْتَرِطُونَ وَلَاءَهَا فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ أَوْ قَالَ أَعْطَى الثَّمَنَ قَالَ فَاشْتَرَتْهَا

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابو عوانہ (وضاح یشکری) نے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لیے خریدا اور بریرہ کے مالکوں نے یہ شرط لگائی کہ ولاء ہم لیں گے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے بریرہ کو آزاد کرنے کے لیے خریدا لیکن اس کے مالک ولاء کی شرط کرتے ہیں کہ ولاء ہم لیں گے آپ نے فرمایا تو بریرہ کو مول لے کر آزاد

فَأَعْتَقَتْهَا قَالَ: وَخُيِّرَتْ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَقَالَتْ: لَوْ أُعْطِيتُ كَذَا وَكَذَا مَا كُنْتُ مَعَهُ، قَالَ الْأَسْوَدُ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا، قَالَ أَبُو عَبْدِاللهِ قَوْلُ الْأَسْوَدِ مُنْقَطِعٌ وَقَوْلُ ابْنِ عَبَّاسٍ: رَأَيْتُهُ عَبْدًا أَصَحُّ۔

کردے کیونکہ ولاء تو اسی کو ملے گی جو آزاد کرے یا یوں فرمایا قیمت دے اسود کہتے ہیں بریرہ کو اختیار ملا ف۱ اس نے خاوند کو چھوڑ دینا اختیار کیا اور کہنے لگی مجھ کو اگر اتنی اتنی دولت بھی ملے جب بھی میں اس کے پاس نہ رہوں گی اسود نے کہا اس کا خاوند (مغیث) آزاد تھا۔ امام بخاری نے کہا اسود کا بھی یہ قول منقطع ہے ف۲ اور ابن عباس کا یہ قول کہ میں نے اس کو اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ غلام تھا زیادہ صحیح ہے ف۳

ف۱ اگلے خاوند کے پاس رہے یا اس کو چھوڑ دے ف۲ کیونکہ انہوں نے حضرت عائشہ سے نقل نہیں کیا ف۳ کیونکہ ابن عباس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس قصے کے وقوع کے وقت موجود تھے اسود اس زمانہ میں مدینہ میں نہ تھے۔

---

## بَابُ إِثْمِ مَنْ تَبَرَّأَ مِنْ مَوَالِيهِ

## باب۔ جو غلام اپنے اصلی مالکوں کو چھوڑ کر دوسروں کو مالک بنائے (ان سے موالات کرے)

۷۴۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: مَا عِنْدَنَا كِتَابٌ نَقْرَأُهُ إِلَّا كِتَابُ اللهِ غَيْرُ هَذِهِ الصَّحِيفَةِ قَالَ فَأَخْرَجَهَا فَإِذَا فِيهَا أَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ وَأَسْنَانِ الْإِبِلِ، قَالَ وَفِيهَا، الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلَى ثَوْرٍ فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَمَنْ وَالَى قَوْمًا بِغَيْرِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے سلیمان اعمش سے انہوں نے ابراہیم تیمی سے انہوں نے اپنے والد (یزید بن شریک بن طارق تیمی) سے انہوں نے کہا حضرت علی نے کہا ہمارے پاس اللہ کی کتاب کے سوا اور کوئی کتاب نہیں ہے، جس کو ہم پڑھتے ہوں البتہ یہ ایک ورق ہے پھر اس کو نکالا دیکھا تو اس میں کئی باتیں لکھی ہیں، زخموں کے احکام اور اونٹوں کے نصاب ف راوی نے کہا اس میں یہ بھی لکھا تھا کہ مدینہ طیبہ عیر سے لے کر ثور تک (یہ دونوں پہاڑ ہیں) مدینہ میں احرم ہے جو کوئی اس میں نئی بدعت نکالے یا بدعتی کو جگہ دے اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول ہوگا نہ نفل، اور جو غلام اپنے اصلی

إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَ لَا عَدْلٌ وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ يَسْعَى بِهَا أَدْنَاهُمْ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ۔

مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسرے لوگوں سے موالات کرے تو اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول ہو گا اور نہ نفل اور مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے ادنیٰ مسلمان امان دے سکتا ہے جس نے مسلمان کے عہد کو توڑا اس پر اللہ کی لعنت اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی قیامت کے دن نہ اس کا فرض قبول ہو گا اور نہ نفل ۔

ف۱ کہ زکوٰۃ وغیرہ میں اس اس عمر کے اونٹ ہونا چاہئیں ۔

---

۷۴۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کی بیع اور ہبہ سے منع کیا ف۱

ف۱ کیونکہ ولاء ایک حق ہے اور حقوق کی بیع ہماری شریعت میں درست نہیں رکھی گئی اس پر ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا اتفاق ہے مگر حضرت عثمان اور حضرت عباس سے اس کا جواز نقل کیا گیا ہے ۔

---

## بَابٌ إِذَا أَسْلَمَ عَلَى يَدَيْهِ

وَ كَانَ الْحَسَنُ لَا يَرَى لَهُ وِلَايَةً وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَ يُذْكَرُ عَنْ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ رَفَعَهُ قَالَ هُوَ أَوْلَى النَّاسِ بِمَحْيَاهُ وَمَمَاتِهِ وَاخْتَلَفُوا فِي صِحَّةِ هَذَا الْخَبَرِ۔

باب ۔ جب کوئی شخص کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو تو وہ اس کا وارث ہوتا ہے یا نہیں اور امام حسن بصری کہتے تھے وہ اس کا وارث نہیں ہوتا ف۱ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے ف۲ (یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے) اور تمیم بن اوس داری سے منقول ہے انہوں نے مرفوعاً روایت کی کہ وہ زندگی اور موت دونوں حالوں میں سب لوگوں سے زیادہ اس پر حق رکھتا ہے ف۳ لیکن اس حدیث کی صحت میں اختلاف ہے ف۴ ۔

ف۱ اس کو سفیان ثوری نے اپنی جامع میں وصل کیا اور ابن ابی شیبہ نے نکالا حسن سے کہ وہ اس کا وارث نہیں ہوتا۔ البتہ اگر چاہے تو اپنا مال دینے کیلئے اس کو وصیت کر سکتا ہے۔ ف۲ اس حدیث کو لاکر امام بخاری نے یہ ثابت کیا کہ تمیم داری کی روایت کے موافق جسکے ہاتھ پر کوئی شخص مسلمان ہو تو وہ اس کا وارث نہیں ہو سکتا کس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء یعنی ترکہ پانا اسی شخص کے لیے منحصر کر دیا ہے جو آزاد کرے امام بخاری نے تاریخ میں کہا کہ تمیم داری کی حدیث اس صحیح حدیث کا معارضہ نہیں کر سکتی ابوزرعہ نے تمیم داری کی حدیث کو بھی حسن صحیح کہا ہے۔ ف۳ اس کو امام بخاری نے تاریخ میں اور ابوداؤد اور ابن ابی عاصم اور طبرانی اور باغندی نے وصل کیا کہ تمیم داریؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ فرماتے تھے اس شخص کے باب میں جو کسی مسلمان کے ہاتھ پر اسلام لائے۔ ف۴ امام شافعی نے کہا یہ حدیث ثابت نہیں اس کے اسناد میں عبید اللہ بن موہب ہے ہم اس کو نہیں پہچانتے نہ وہ مشہور شخص ہے ترمذی نے کہا اس کا اسناد متصل نہیں ہے ابن منذر نے کہا اس کے اسناد میں اضطراب ہے۔

---

٧٤٧- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا: نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ وَلَاءَهَا لَنَا فَذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكِ فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ.

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے امام مالک سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ حضرت عائشہ ام المومنین نے ایک لونڈی کو خرید کر آزاد کرنا چاہا (یعنی بریرہ کو) اس کے مالک کہنے لگے ہم تو اس شرط پر تمہارے ہاتھ بیچیں گے کہ اس کی ولاء ہم لیں گے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو ایسا کہنے سے اپنے ارادے سے باز نہ آ (خرید کر کے آزاد کر دے) ولاء تو بس اسی کو ملتی ہے جو آزاد کرے۔

---

٧٤٨- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ: أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا،

ہم سے محمد بن سلام (یا محمد بن یوسف بیکندی) نے بیان کیا کہا ہم سے جریر نے خبر دی انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود بن یزید سے انہوں نے حضرت عائشہؓ ام المومنین سے انہوں نے کہا میں نے بریرہ کو خریدا اس کے مالکوں نے یہ شرط کی کہ ولاء ہم لیں گے میں نے آنحضرت

فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ قَالَتْ فَأَعْتَقْتُهَا قَالَتْ: فَدَعَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا، فَقَالَتْ: لَوْ أَعْطَانِي كَذَا وَكَذَا مَا بِتُّ عِنْدَهُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تو (خرید کر) آزاد کر دے ولاء تو اسی کو ملے گی جو چاندی دے (روپیہ خرچ کرے یعنی خریدے) حضرت عائشہ کہتی ہیں ہیں نے (مول لے کر) اس کو آزاد کر دیا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا اب تجھ کو اختیار ہے اپنے (اگلے) خاوند کا نکاح قائم رکھ یا فسخ کر ڈال۔ بریرہ کہنے لگی اگر مجھ کو اتنی اتنی دولت بھی دے جب بھی میں ایک رات اس کے پاس نہیں رہنے کی آخر اپنے خاوند سے الگ ہو گئی (اسود نے کہا) اس کا خاوند آزاد تھا۔

## بَابُ مَا يَرِثُ النِّسَاءُ مِنَ الْوَلَاءِ

## باب۔ عورتوں کو بھی ولاء ملتی ہے۔

۷۴۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أَرَادَتْ عَائِشَةُ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَقَالَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ يَشْتَرِطُونَ الْوَلَاءَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اشْتَرِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمرؓ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ نے بریرہ کو خریدنا چاہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اس کے مالک ولاء کی شرط کرتے ہیں (یعنی ولاء لیں گے) آپ نے فرمایا تو خرید لے (اور آزاد کر دے) ولاء تو اسی کو ملے گی جو غلام لونڈی کو آزاد کرے۔

۷۵۰۔ حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَامٍ: أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ وَوَلِيَ النِّعْمَةَ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو وکیع نے خبر دی انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے منصور بن معتمر سے انہوں نے ابراہیم نخعی سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولاء اسی کو ملے گی جو چاندی دے اور احسان کرے (یعنی آزاد کرے)

بَابُ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَابْنُ الْأُخْتِ مِنْهُمْ۔

باب۔ جو شخص کسی قوم کا غلام ہو آزاد کیا گیا وہ اسی قوم میں شمار ہوگا، اسی طرح کسی قوم کا بھانجا بھی اسی قوم میں داخل ہوگا۔

۷۵۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ قُرَّةَ وَقَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ أَوْ كَمَا قَالَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے معاویہ بن قرہ اور قتادہ نے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہر ایک قوم کا غلام جو آزاد کیا گیا ہو اسی قوم میں شمار ہوگا (اسی طرح کسی قوم کا بھانجا بھی اس قوم میں داخل ہوگا) ف۔

ف یہاں شمار سے مراد یہ ہے کہ احسان اور سلوک اور شفقت میں اس کا حکم اسی قوم کا سا ہوگا بعضوں نے کہا مراد میراث ہے جیسے حنفیہ کا قول ہے کہ ذوی الارحام عصبوں کی طرح وارث ہوتے ہیں۔

---

۷۵۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ أَوْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کسی قوم کا بھانجا بھی اسی قوم میں داخل ہوگا۔

---

بَابُ مِيرَاثِ الْأَسِيرِ قَالَ وَكَانَ شُرَيْحٌ يُوَرِّثُ الْأَسِيرَ فِي أَيْدِي الْعَدُوِّ وَيَقُولُ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ، وَقَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: أَجِزْ وَصِيَّةَ الْأَسِيرِ وَعَتَاقَهُ وَمَا صَنَعَ فِي مَالِهِ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ عَنْ دِينِهِ فَإِنَّمَا هُوَ مَالُهُ يَصْنَعُ فِيهِ مَا يَشَاءُ۔

باب۔ اگر کوئی وارث کافروں کے ہاتھ میں قید ہو گیا ہو تو اس کو ترکہ میں سے حصہ ملے گا یا نہیں؟ امام بخاری نے کہا شریح (کوفہ کے قاضی) قیدی کو ترکہ دلاتے تھے اور کہتے تھے وہ تو اور زیادہ محتاج ہے۔ ف۱ اور عمر بن عبدالعزیز نے کہا قیدی کی وصیت اور اس کی آزادی اس کے مال میں نافذ ہوگی جب تک وہ دین سے پھر نہ جائے کیونکہ مال اسی کا مال رہتا ہے (قید ہونے سے اس کی ملکیت جاتی نہیں رہتی) وہ اپنے مال میں جو تصرف چاہے کر سکتا ہے (اس کو عبدالرزاق نے وصل کیا) ف۲

ف۱ اس کو ابن ابی شیبہ نے اور دارمی نے وصل کیا ف۲ جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ قیدی کا حصہ ترکہ میں سے الگ رکھا جائے

یہاں تک کہ اس کا فیصلہ ہو۔ سعید بن مسیب نے کہا قیدی وارث نہیں ہوتا یعنی جو مسلمان کافروں کے ہاتھ میں قید ہو گیا ہو۔

---

۷۵۳- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيٍّ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ تَرَكَ مَالاً فَلِوَرَثَتِهِ وَمَنْ تَرَكَ كَلاًّ فَإِلَيْنَا

ہم سے ابو ولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عدی بن ثابت انصاری سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص مال اسباب چھوڑ مرے وہ اس کے وارثوں کو ملے گا اور جو شخص بوجھ (قرضداری) چھوڑ مرے اس کا بندوبست ہمارے ذمہ ہے۔

---

بَابٌ لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ وَإِذَا أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يُقْسَمَ الْمِيرَاثُ فَلَا مِيرَاثَ لَهُ۔

باب مسلمان کافر کا وارث نہ ہو گا نہ کافر مسلمان کا اگر کوئی شخص میراث تقسیم ہونے سے پہلے مسلمان ہو جائے (اور جس وقت مورث مرا تھا کافر ہو) تو اس کو میراث نہ ملے گی ف

ف کیونکہ ترکے میں حق مورث کی موت سے پیدا ہوتا ہے جب موت کے وقت وہ کافر تھا تو اب میراث اس کو کہاں سے ملے گی بعضوں نے کہا اگر تقسیم سے پہلے مسلمان ہو جائے تو میراث پائے گا لیکن یہ قول جمہور کے خلاف اور بلا دلیل ہے۔

---

۷۵۴- حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ۔

ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے امام زین العابدین علی بن حسین رضی سے انہوں نے عمر بن عثمان بن عفان سے انہوں نے اسامہ بن زید رضی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو گا اور نہ کافر مسلمان کا ف

ف اس پر سب کا اتفاق ہے اسی طرح مسلمان مرتد کا وارث نہ ہو گا امام مالک اور شافعی کا یہی قول ہے امام ابو حنیفہ اور ثوری کے نزدیک وارث ہو گا۔

## بَابُ مِيرَاثِ الْعَبْدِ النَّصْرَانِيِّ وَمُكَاتَبِ النَّصْرَانِيِّ وَإِثْمِ مَنِ انْتَفَى مِنْ وَلَدِهِ۔

باب۔ اگر کسی کا غلام نصرانی ہو یا مکاتب نصرانی ہو وہ مر جائے تو اس کا مال اس کے مالک کو ملے گا (نہ بطریق وراثت بلکہ بوجہ غلامی اور مملوکیت) اور جو شخص بلاوجہ اپنے بچہ کو کہے یہ میرا بچہ نہیں ہے اس کا گناہ ف

ف اس باب میں امام بخاری کوئی حدیث نہیں لائے شاید کوئی حدیث لکھنے والے ہوں مگر موقعہ نہ ملا بچہ کی نفی نسب کرنا اس باب میں تو صحیح حدیث وارد ہے جس کو ابوداؤد اور نسائی نے نکالا ابن حبان اور حاکم نے کہا صحیح ہے ابوہریرہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی اولاد کا انکار کرے تو قیامت کے دن اللہ کا دیدار نصیب نہ ہوگا

---

## بَابُ مَنِ ادَّعَى أَخًا أَوِ ابْنَ أَخٍ

باب۔ جو شخص اپنے بھائی یا بھتیجے کا دعوی کرے ف

ف باب میں جو حدیث بیان کی اس میں صرف بھتیجے کے دعوے کا ذکر ہے مگر بھتیجے پر بھائی کو قیاس کیا۔

۷۵۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُولَ اللهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ وَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: هَذَا أَخِي يَا رَسُولَ اللهِ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي مِنْ وَلِيدَتِهِ فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ: هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ، الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ بِنْتُ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن زمعہ نے ایک بچہ (عبدالرحمن) میں جھگڑا کیا سعد کہنے لگے یارسول اللہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص نے مرتے وقت وصیت کی تھی کہ یہ میرا بیٹا ہے آپ اس کی صورت دیکھئے عتبہ سے کیسے ملتی ہے اور عبداللہ بن زمعہ کہنے لگے، یارسول اللہ یہ میرا بھائی ہے میرے باپ کی لونڈی نے اس کو جنا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کو دیکھا تو کھلی مشابہت عتبہ سے پائی لیکن آپ نے یہ حکم دیا عبد بن زمعہ بچہ اسی کا ہوتا ہے جس کی جورو یا لونڈی ہو اور حرام کار کے لیے پتھر ہیں باوجود اس کے ام المومنین سودہ بنت زمعہ رض سے فرمایا تم اس سے پردہ کرو۔ اس نے ساری عمر سودہ رض کو نہیں دیکھا

زَمْعَةَ، قَالَتْ: فَلَمْ يَرَ سَوْدَةَ قَطُّ

ف حالانکہ وہ اس کی بہن ہوتی تھیں۔

## بَابُ مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ۔

## باب۔ جو شخص اپنے واقعی باپ کے سوا کسی اور کا بیٹا بنے۔

۷۵۶۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ عَبْدِ اللهِ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ فَذَكَرْتُهُ لِأَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ وَأَنَا سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے کہا ہم سے خالد بن مہران حذاء نے انہوں نے ابو عثمان نہدی سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی اپنے اصلی باپ کے سوا اور کسی کو اپنا باپ بنائے جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر بہشت حرام ہو گی ابو عثمان نہدی نے کہا میں نے یہ حدیث ابوبکرہ صحابی سے بیان کی تو انہوں نے کہا میرے کانوں نے بھی یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی اور اس کو یاد رکھا۔

۷۵۷۔ حَدَّثَنَا أَصْبَغُ بْنُ الْفَرَجِ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي عَمْرٌو عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عِرَاكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ۔

ہم سے اصبغ بن فرج نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن حارث مصری نے انہوں نے جعفر بن ربیعہ سے انہوں نے عراک بن مالک سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا تم اپنے باپ دادوں سے منحرف نہ ہو (دوسروں کو اپنے باپ نہ بناؤ) جو شخص اپنے باپ کو چھوڑ کر دوسرے کو باپ بنائے اس نے ناشکری کی ف

ف یعنی جان بوجھ کر اپنا اصلی باپ کسی اور کو بنائے۔ جیسے ہمارے زمانے میں بعضے مکار لوگ کیا کرتے ہیں کہ ہوتے ہیں پٹھان یا مغل لیکن شیخ یا سید بن جاتے ہیں یہ سخت گناہ ہے فہو کفر سے کفر حقیقی مراد نہیں ہے بلکہ کفران نعمت

اسی لیے ہم نے ناشکری ترجمہ کیا۔

## بَابٌ إِذَا ادَّعَتِ الْمَرْأَةُ إِبْنًا۔

باب۔ عورت کا دعوی کرنا کہ یہ میرا بچہ ہے ف۱

ف۱ ابن بطال نے کہا عورت اپنے بچہ کا نسب خاوند سے ملحق نہیں کر سکتی جب وہ انکار کرے اگر گواہ لائے اور کسی کے نکاح میں ہو تب اس کا قول مقبول ہوگا اگر کسی کے نکاح میں نہ ہو لیکن بچہ کا اور کوئی دعوی نہ کرے تو اس کا قول قبول ہوگا بچہ اس کا وارث ہوگا اور وہ بچہ کی وارث ہوگی۔

۷۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: كَانَتِ امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ لِصَاحِبَتِهَا إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْأُخْرَى إِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَأَخْبَرَتَاهُ، فَقَالَ ائْتُونِي بِالسِّكِّينِ أَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا، فَقَالَتِ الصُّغْرَى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللّٰهِ إِنْ سَمِعْتُ بِالسِّكِّينِ قَطُّ إِلَّا يَوْمَئِذٍ وَمَا كُنَّا نَقُولُ إِلَّا الْمُدْيَةَ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی کہا ہم سے ابوالزناد نے بیان کیا انہوں نے عبدالرحمن اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (بنی اسرائیل میں) دو عورتیں تھیں ہر ایک کا ایک ایک بچہ تھا اتنے میں بھیڑیا آیا اور ایک کا بچہ لے گیا اب دونوں جھگڑنے لگیں ایک نے دوسری سے کہا تیرا بچہ لے گیا وہ کہنے لگی نہیں تیرا بچہ لے گیا۔ آخر دونوں حضرت داؤد پیغمبر علیہ السلام کے پاس فیصلے کے لیے پہنچیں، انہوں نے وہ بچہ بڑی عمر والی کو دلا دیا ف۱ پھر یہ دونوں عورتیں دوبارہ (فیصلہ کرنے کے لیے) حضرت سلیمان پیغمبر علیہ السلام کے پاس آئیں اور ان سے اپنا اپنا دعوی بیان کیا اس وقت حضرت سلیمان کی عمر گیارہ برس کی تھی) انہوں نے حکم دیا چھری لاؤ میں اس بچہ کو آدھا آدھا کرکے دونوں کو دے دیتا ہوں یہ سن کر کم عمر والی عورت بولی نہیں جانے دیجیے اللہ تم پر رحم کرے یہ بچہ اسی عورت کا ہے (یعنی بڑی عمر والی کا، آخر انہوں نے وہ بچہ کم عمر والی عورت کو دلا دیا ابوہریرہؓ راوی نے کہا میں نے چھری کے لیے سکّین کا لفظ اسی حدیث میں سنا ہم لوگ چھری کو مدیہ کہا کرتے۔ ف۲

ف۱ شاید یہ بچہ اس کے قبضہ میں ہوگا یا کسی اور قرینہ سے پہچان لیا ہوگا کہ یہ بچہ اس کا ہے ف۲ امام ابن قیم نے

اپنی کتاب القضاء میں اس حدیث سے بہت سے مسائل نکالے ہیں علماء نے یہ کہا ہے اس حدیث سے یہ نکلا کہ ایک حاکم دوسرے حاکم کا فیصلہ منسوخ کر سکتا ہے جیسے ہمارے زمانے میں دستور ہے جب اپیل ہوتی ہے یعنی مرافعہ ثانیہ یہ بھی نکلا کہ قرآئن قویہ قطعیہ پر حاکم فیصلہ کر سکتا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے شفقت مادری سے پہچان لیا کہ وہ بچہ اسی عورت کا ہے۔

---

## بَابُ الْقَائِفِ۔

٧٥٩- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيَّ مَسْرُورًا تَبْرُقُ أَسَارِيرُ وَجْهِهِ فَقَالَ: أَلَمْ تَرَى أَنَّ مُجَزِّزًا نَظَرَ آنِفًا إِلَى زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ وَأُسَامَةَ ابْنِ زَيْدٍ فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ۔

## باب۔ قیافہ شناس کا بیان۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس خوش خوش تشریف لائے، خوشی سے آپ کی پیشانی کی بٹیں چمک رہی تھیں فرمایا تو نے دیکھا مجزز بن اعور بن جعدہ مدلجی (جو بڑا قیافہ شناس تھا) اس نے ابھی زید بن حارثہ اور اسامہ بن زید کے قدموں کو دیکھ کر کہا یہ قدم تو ایک دوسرے سے نکلے ہیں (یعنی باپ بیٹوں کے ہیں) ف

ف ہوا یہ تھا کہ زید بن حارثہ بہت گورے چٹے آدمی تھے اور اسامہ کالے تھے تو لوگ شبہ کرتے تھے شاید اسامہ زید کے نطفے سے نہیں ہیں جب قیافہ شناس نے دونوں کے پاؤں دیکھ کر یہ کہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوئے دونوں باپ بیٹے ایک چادر اوڑھے ہوئے لیٹے تھے پاؤں باہر کھلے ہوئے تھے جیسے دوسری روایت میں آتا ہے۔

---

٧٦٠- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مَسْرُورٌ فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ، أَلَمْ تَرَى أَنَّ مُجَزِّزًا الْمُدْلِجِيَّ دَخَلَ فَرَأَى أُسَامَةَ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خوشی خوشی میرے پاس تشریف لائے فرمانے لگے عائشہ تو نے دیکھا مجزز مدلجی یہاں آیا اس نے اسامہ اور زید کو دیکھا دونوں چادر اوڑھے سر کو ڈھانپے تھے ان کے پاؤں کھلے

وَزَيْدًا وَعَلَيْهِمَا قَطِيفَةٌ قَدْ غَطَّيَا رُءُوسَهُمَا وَبَدَتْ أَقْدَامُهُمَا فَقَالَ إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ

ہوئے تھے تو کہنے لگے یہ پاؤں تو ایک دوسرے سے نکلے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ ف

ف اس حدیث سے یہ نکلا کہ قیافہ شناس کی رائے پر حکم دیا جا سکتا ہے۔ امام مالک اور شافعی اور امام احمد اور جمہور علماء کا یہی قول ہے۔ لیکن حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے اور قیافہ پر عمل کرنا جائز نہیں سمجھا۔

---

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

# كتاب الحدود

# کتاب حدوں (سزاوں) کے بیان میں

وَمَا يُحَذَّرُ مِنَ الْحُدُودِ

اور حدی گناہوں کی وعید

## بَابٌ لَا يُشْرَبُ الْخَمْرُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُنْزَعُ مِنْهُ نُورُ الْإِيمَانِ فِي الزِّنَا.

**باب** ۔ زنا اور شراب خوری کے بیان میں ابن عباس نے کہا زنا کرنے میں ایمان کا نور اٹھا لیا جاتا ہے (اس کو ابن ابی شیبہ نے کتاب الایمان میں وصل کیا ف)

ف طبری نے ابن عباس سے مرفوعاً نکالا جو شخص زنا کرتا ہے اللہ ایمان کا نور اس سے سلب کر لیتا ہے پھر اگر چاہتا ہے تو پھیر دیتا ہے اور ابو داؤد نے ابو ہریرہ سے مرفوعاً نکالا جب کوئی آدمی زنا کرتا ہے تو ایمان اس میں سے نکل کر اس پر سائبان کی طرح رہتا ہے جب زنا سے توبہ کرتا ہے تو ایمان لوٹ آتا ہے۔

---

۷۶۱ - حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ

مجھ سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو بکر بن عبدالرحمٰن بن حارث سے انہوں نے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا (یعنی کامل الایمان) اور شرابی جس وقت

الْخَمْرَ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ إِلَّا النُّهْبَةَ۔

شراب پیتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا اور لٹیرا جب ایسی لوٹ کرتا ہے جس کو لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں (اور اس کو روک نہ سکیں) تو وہ مومن نہیں ہوتا اور ابن شہاب نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے دونوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی روایت کی ہے۔

---

## بَابُ مَا جَاءَ فِي ضَرْبِ شَارِبِ الْخَمْرِ

## باب۔ شراب پینے والے کی سزا کا بیان ف

ف صحابہ نے شارب خمر کی حد میں اختلاف کیا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح روایتوں میں چالیس ماریں جوتے اور چھڑی سے منقول ہے بعضوں نے امام اور حاکم کی رائے پر رکھا ہے لیکن حنفیہ اور مالکیہ نے اسی کوڑے مقرر کیے ہیں۔

---

۷۶۲۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَحَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ

ہم سے حفص بن عمر حوضی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے انہوں نے قتادہ بن دعامہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ دوسری سند اور ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں جوتوں اور چھڑیوں سے مارا اور ابو بکر صدیق رضؓ نے (اپنی خلافت میں) چالیس کوڑے لگوائے۔

---

## بَابُ مَنْ أَمَرَ بِضَرْبِ الْحَدِّ فِي الْبَيْتِ۔

## باب۔ گھر کے اندر حد مارنا۔ ف

۷۶۳۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ عَنْ أَيُّوبَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: جِيءَ بِالنُّعَيْمَانِ أَوْ بِابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ فَضَرَبُوهُ فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ بِالنِّعَالِ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوہاب ثقفی نے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے کہا نعیمان یا نعیمان کا بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا اس نے شراب پیا تھا (نشہ میں تھا) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے گھر میں جو لوگ تھے ان کو حکم دیا اس کو حد مارو انہوں نے مارا۔ عقبہ کہتے ہیں میں بھی ان لوگوں میں تھا جنہوں نے اس کو جوتوں سے مارا ف

ف معلوم ہوا گھر میں بھی حد مار سکتے ہیں مگر بعضوں نے کہا علانیہ لوگوں کے سامنے مارنا چاہیئے کیونکہ حضرت عمر کے صاحبزادے ابوشحمہ نے شراب پیا تھا عمرو بن عاص رض نے چپکے سے گھر میں ان کو حد لگائی حضرت عمر رض کو خبر ہوئی تو عمرو بن عاص پر انکار کیا اور ابوشحمہ رض کو بلا کر سب لوگوں کے سامنے حد لگائی اس کو ابن سعد اور عبدالرزاق نے بہ سند صحیح نکالا اللہ اکبر حضرت عمر رض کی عدالت اور پاک نیتی۔ یہاں سے سمجھ لینا چاہیے اور جو لوگ ایسے عدالت مآب خلیفہ کو برا جانتے ہیں ان کو حق تعالیٰ سے شرمانا چاہیئے۔

---

## بَابُ الضَّرْبِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ۔

## باب۔ شراب میں جوتے اور چھڑی سے مارنا

۷۶۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِنُعَيْمَانَ أَوْ بِابْنِ نُعَيْمَانَ وَهُوَ سَكْرَانُ فَشَقَّ عَلَيْهِ وَأَمَرَ مَنْ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ فَضَرَبُوهُ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَكُنْتُ فِيمَنْ ضَرَبَهُ۔

ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے عبداللہ بن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث سے انہوں نے کہا نعیمان یا نعیمان کا بیٹا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا گیا وہ نشے میں تھا آپ کو یہ امر سخت ناگوار گزرا ف جو لوگ اس وقت گھر میں تھے ان سے فرمایا اس کو مارو انہوں نے چھڑیوں اور جوتوں سے اس کو مارا عقبہ نے کہا میں بھی ان مارنے والوں میں شریک تھا۔

ف کیونکہ آپ نے اپنے ایک امتی کو گناہ میں مبتلا پایا۔

۷۶۵- حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ وَجَلَدَ أَبُوبَكْرٍ أَرْبَعِينَ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے قتادہ نے انہوں نے انس رضہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں چھڑی اور جوتے سے مارا اور ابوبکر صدیق نے چالیس کوڑے لگائے۔

---

۷۶۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا أَبُوضَمْرَةَ أَنَسٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ، قَالَ: اضْرِبُوهُ قَالَ أَبُوهُرَيْرَةَ فَمِنَّا الضَّارِبُ بِيَدِهِ وَالضَّارِبُ بِنَعْلِهِ وَالضَّارِبُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ أَخْزَاكَ اللهُ، قَالَ: لَا تَقُولُوا هٰكَذَا لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانَ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ انس بن عیاض نے انہوں نے یزید بن ہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک شخص (نعیمان یا عبداللہ حمار) لایا گیا اس نے شراب پیا تھا آپ نے (صحابہ رض) سے فرمایا اس کو حد مارو ابوہریرہ رض کہتے ہیں آپ کا یہ ارشاد سن کر ہم میں سے کسی نے اس کو ہاتھ سے مارا کسی نے جوتے سے مارا کسی نے کپڑے سے مارا جب وہ (مار کھا کر) لوٹ کر چلا تو بعضے لوگ (حضرت عمر رض) کہنے لگے ارے اللہ تجھ کو ذلیل کرے آپ نے فرمایا ایسی بات کیوں کہتے ہو ایسا نہ کہو اس کے مقابلے میں شیطان کی مدد نہ کرو ف۔

ف کیونکہ شیطان تو بنی آدم کا دشمن ہے وہ آدمی کو ذلیل کرنا چاہتا ہے جب ایسی بد دعا کی کہ تو ذلیل ہو تو گویا شیطان کو مدد دی۔

---

۷۶۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُوحَصِينٍ سَمِعْتُ عُمَيْرَ بْنَ سَعِيدٍ النَّخَعِيَّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ

ہم سے عبداللہ بن عبدالوہاب نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن حارث نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے ابوحصین (عثمان بن عاصم) (اسدی) نے کہا میں نے عمیر بن سعید سے سنا وہ کہتے تھے میں نے حضرت علی رض سے سنا وہ کہتے تھے اگر میں کسی کو شرعی حد ماروں

قَالَ: مَا كُنْتُ لِأُقِيمَ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَيَمُوتَ فَأَجِدُ فِي نَفْسِي إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ وَدَيْتُهُ وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسُنَّهُ۔

اور وہ مر جائے تو مجھ کو کچھ تردد نہ ہوگا (مر گیا تو مر گیا) لیکن شراب پینے والے کو حد ماروں وہ مر جائے تو میں دیت دوں گا، اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں کوئی حد مقرر نہیں کی۔

---

۷۶۸۔ حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْجُعَيْدِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ خُصَيْفَةَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ كُنَّا نُؤْتَى بِالشَّارِبِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمْرَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَنَقُومُ إِلَيْهِ بِأَيْدِينَا وَنِعَالِنَا وَأَرْدِيَتِنَا حَتَّى كَانَ آخِرُ إِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ أَرْبَعِينَ حَتَّى إِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوا جَلَدَ ثَمَانِينَ۔

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے جعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے یزید بن خصیفہ سے انہوں نے سائب بن یزیدؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کی شروع خلافت میں شراب پینے والا ہمارے سامنے لایا جاتا تو ہم اٹھ کر ہاتھوں جوتوں چادروں سے اس کو مارتے یہاں تک کہ حضرت عمرؓ کی اخیر زمانہ خلافت کا زمانہ ہوا اس وقت انہوں نے شرابی کو چالیس کوڑے لگائے جب لوگوں نے شرارت کی اور زیادہ شراب پینا شروع کیا تو انہوں نے اسی کوڑے لگائے۔

---

## بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ لَعْنِ شَارِبِ الْخَمْرِ وَإِنَّهُ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنَ الْمِلَّةِ

**باب۔ شراب پینے والا اسلام سے باہر نہیں ہوگا نہ اس پر لعنت کرنا چاہیئے۔**

۷۶۹۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنِي خَالِدُ ابْنُ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِلَالٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللَّهِ وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللَّهِ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے خالد بن یزید نے انہوں نے سعید بن ابی ہلال سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عمرؓ سے کہ ایک شخص تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگ اس کو عبداللہ حمار کہا کرتے تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسایا کرتا اتفاق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو شراب کی حد بھی لگائی تھی ایک بار ایسا ہوا لوگ اس

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ فَأُتِيَ بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فَجُلِدَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ اللَّهُمَّ الْعَنْهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْعَنُوهُ فَوَاللهِ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ۔

کو لے کر آئے اس نے شراب پیا تھا (یہ واقعہ غزوۂ خیبر میں ہوا تھا) آپ نے حکم دیا اس کو کوڑے لگائے گئے اتنے میں لوگوں میں ایک شخص (حضرت عمرؓ) بول اٹھے یا اللہ اس پر لعنت کر کمبخت کتنی بار شراب کی علت میں آپ کا بار بار پیٹے جاتا ہے باز نہیں آتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (نا ئیں) اس پر لعنت نہ کرو خدا کی قسم میں تو یہی جانتا ہوں کہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔ ف

ف کیا کرتا بازار سے چیز لا کر آپ کو تحفے کے طور پر دیتا پھر قیمت کا اس پر تقاضا ہوتا تو مالک مال کو لا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا کر دیتا کہتا قیمت تو دیجیے آپ تبسم فرماتے اور اس کو قیمت دے دیتے اسی طرح ہنسی اور مزاح کی باتیں کیا کرتا اسی لیے لوگ اس کو عبداللہ حمار کہتے یعنی گدھا بے وقوف ف۲ اور اللہ اور اس کے رسول کی محبت پر ایمان کا مدار ہے اور رسول کی محبت تمام عیبوں اور گناہوں کی کیمیا ہے اس حدیث سے معتزلہ کا رد ہوا جو مرتکب کبیرہ کو کافر سمجھتے ہیں اور یہ بھی نکلا کہ کسی مسلمان معین شخص پر لعنت کرنا منع ہے۔ البتہ غیر معین فساق اور فجار پر لعنت کرنا درست ہے اور امام بلقینی نے معین پر بھی لعنت کرنا درست رکھی ہے اور اس حدیث سے حجت لی ہے جس عورت کو اس کا خاوند ہم بستری کے لیے بلائے اور وہ نہ آئے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں میں کہتا ہوں اس حدیث سے استدلال پورا نہیں ہوتا کیونکہ یہ عورت غیر معین ہے۔

---

۷۷۰۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ حَدَّثَنَا ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَكْرَانَ فَأَمَرَ بِضَرْبِهِ فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِيَدِهِ وَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِنَعْلِهِ وَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُهُ بِثَوْبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ رَجُلٌ مَالَهُ أَخْزَاهُ اللهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ

ہم سے علی بن عبداللہ بن جعفر نے بیان کیا کہا ہم سے انس بن عیاض نے کہا ہم سے عبداللہ بن شداد بن ہاد نے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک متوالا لایا گیا آپ نے اس کو حد مارنے کا حکم دیا (یا حد مارنے کے لیے اٹھے) اب ہم میں سے کوئی اس کو ہاتھ سے مارنے لگا کوئی اپنے جوتے سے کوئی اپنے کپڑے سے جب وہ مار کھا کر لوٹا تو ایک شخص (حضرت عمرؓ) کہنے لگے کمبخت اس کو کیا ہو گیا ہے (بار بار شراب پیتا ہے)

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَكُونُوا عَوْنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى أَخِيكُمْ۔

اللہ اس کو ذلیل کرے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کہو اپنے بھائی کے مقابلہ میں شیطان کی مدد نہ کرو۔

## بَابُ السَّارِقِ حِينَ يَسْرِقُ

## باب۔ چور جب چوری کرتا ہے۔

۷۷۱۔ حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاوُدَ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

مجھ سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن داؤد نے کہا ہم سے فضیل بن غزوان نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا اور جب چور چوری کرتا ہے اس وقت مومن نہیں ہوتا۔

## بَابُ لَعْنِ السَّارِقِ إِذَا لَمْ يُسَمَّ

## باب۔ چور پر مطلق بے نام لیے لعنت کرنا درست ہے۔

۷۷۲۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصِ ابْنِ غِيَاثٍ: حَدَّثَنِي أَبِي: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ، قَالَ الْأَعْمَشُ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ بَيْضُ الْحَدِيدِ وَالْحَبْلُ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّهُ مِنْهَا مَا يَسْوَى دَرَاهِمَ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابو صالح سے سنا انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے (کمبخت) انڈا چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے ف اعمش نے کہا لوگوں کا خیال تھا کہ انڈے سے لوہے کا خود مراد ہے اور رسی سے بھی وہ رسی مراد ہے جو کئی (یعنی کم از کم چار) درہم کے مساوی قیمت رکھتی ہو۔

ف اس حدیث سے اہل ظاہر اور خوارج نے یہ دلیل لی ہے کہ قلیل کثیر ہر ایک چیز کی چوری میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور اہلحدیث اور شافعی اور احمد اور اکثر علماء کے نزدیک ربع دینار کی مالیت سے کم قیمت کی چیز کے چرانے میں ہاتھ

نہیں کاٹا جائے گا اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک دس درہم سے کم مالیت میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا اس حدیث کی تاویل یوں کی ہے کہ شاید یہ اس وقت آپ نے فرمائی جب تک آپ کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ چوتھائی دینار سے کم میں قطع نہیں ہے بعضوں نے کہا اس حدیث میں بیضہ سے مراد انڈا نہیں ہے بلکہ خود ہے جو لڑائی میں پہنتے ہیں اور رسی سے کشتی کی بڑی رسی ان کی مالیت ربع دینار سے زائد ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

## بَابٌ الْحُدُودُ كَفَّارَةٌ

## باب۔ حد قائم ہونے سے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے

۷۷۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَقَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ كُلَّهَا فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَتُهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ۔

ہم سے محمد بن یوسف (فریابی یا بیکندی) نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے کہا ہم ایک مجلس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں آپ نے فرمایا مجھ سے ان باتوں پر بیعت کرو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بنانا چوری نہ کرنا زنانہ کرنا اور یہ آیت (سورۂ ممتحنہ کی) پڑھی یا ایہا النبی اذا جاءک المومنات اخیر آیت تک فرمایا پھر جو کوئی ان شرطوں کو پورا کرے اس کو تو اللہ کے پاس ثواب ملے گا اور جو ان گناہوں میں سے کسی گناہ میں پھنس جائے پھر اس کو (دنیا میں) سزا مل جائے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہو جائے گی ف۱ اور جو کوئی ان گناہوں میں سے کوئی گناہ کر بیٹھے لیکن اللہ تعالیٰ اس کا قصور (دنیا میں) چھپائے رکھے تو (آخرت میں) اللہ کو اختیار ہے اگر چاہے اس کا گناہ بخش دے چاہے اس کو عذاب کرے ف۲۔

ف۱ اہلحدیث اور شافعی اور احمد اور اکثر علماء کا یہی قول ہے کہ حد لگنے سے گناہ معاف ہو جاتا ہے لیکن حنفیہ سے اس کے خلاف منقول ہے وہ کہتے ہیں کہ حد لوگوں کی عبرت کے لیے لگائی جاتی ہے اور گناہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتا اور احادیث صحیحہ سے ان کا مذہب رد ہوتا ہے۔ ف۲ لیکن بزاز نے مرفوعاً یوں روایت کیا میں نہیں جانتا کہ حدیں کفارہ ہیں یا نہیں اور حاکم نے اس کو صحیح کہا ہے اس کا جواب دیا ہے کہ اول تو یہ حدیث متعدد احادیث صحیحہ کے معارض نہیں ہو سکتی کیونکہ حاکم کی تصحیح کا کوئی اعتبار نہیں ہے دوسرے اس وقت کا فرمودہ ہے جب آپ کو یہ نہ بتلایا گیا ہو گا کہ حد سے گناہ کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

باب ظَهْرُ الْمُؤْمِنِ حِمًى إِلَّا فِي حَدٍّ أَوْ فِي حَقٍّ۔

۷۷۴۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ وَاقِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ سَمِعْتُ أَبِي قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: أَلَا أَيُّ شَهْرٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً؟ قَالُوا: أَلَا شَهْرُنَا هٰذَا؟ قَالَ: أَلَا أَيُّ بَلَدٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً؟ قَالُوا: أَلَا بَلَدُنَا هٰذَا؟ قَالَ: أَلَا أَيُّ يَوْمٍ تَعْلَمُونَهُ أَعْظَمُ حُرْمَةً؟ قَالُوا: أَلَا يَوْمُنَا هٰذَا؟ قَالَ: فَإِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ حَرَّمَ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ثَلَاثًا، كُلُّ ذٰلِكَ يُجِيبُونَهُ أَلَا نَعَمْ قَالَ: وَيْحَكُمْ أَوْ وَيْلَكُمْ لَا تَرْجِعُنَّ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

ف منا میں خطبہ سنایا دسویں تاریخ ہیں۔

**باب۔** مسلمان کی پشت محفوظ ہے ہاں جب کوئی حد کا کام کرے تو اس کی پیٹھ پر مار لگا سکتے ہیں

ہم سے محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے عاصم بن علی نے کہا ہم سے عاصم بن محمد نے انہوں نے واقد بن محمد سے انہوں نے کہا میں نے اپنے والد محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؓ سے سنا کہ (میرے دادا) عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں ف فرمایا لوگو! تم جانتے ہو کون سا مہینہ بڑی حرمت (ادب) کا ہے انہوں نے عرض کیا یہی مہینہ ذی الحجہ کا، پھر آپ نے فرمایا کون سا شہر بڑی حرمت کا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہی شہر (مکہ معظمہ) پھر آپ نے فرمایا کون سا دن بڑی حرمت کا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہی دن (یوم النحر) تب آپ نے فرمایا دیکھو اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون اور مال اور آبروئیں ایک دوسرے پر حرام کر دی ہیں مگر ہاں کسی حق کے بدل، جیسے اس دن کی حرمت ہے اس شہر اور اس مہینے میں۔ سن لو! میں نے خدا کا حکم پہنچا دیا، تین بار یہی فرمایا ہر بار لوگ جواب دیتے تھے۔ بیشک آپ نے اللہ کا حکم پہنچا دیا پھر آپ نے فرمایا دیکھو کمبختو! کہیں ایسا نہ کرنا میرے بعد ایک دوسرے کی گردنیں مار کر کافر بن جاؤ۔

---

باب إِقَامَةِ الْحُدُودِ وَالْإِنْتِقَامِ لِحُرُمَاتِ اللّٰهِ۔

۷۷۵۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ

**باب۔** حدوں کا قائم کرنا اور اللہ کی حرمت جو کوئی توڑے اس سے بدلہ لینا

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب

شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا خُيِّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَمْرَيْنِ إِلَّا اخْتَارَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَمْ يَأْثَمْ فَإِذَا كَانَ الْإِثْمُ كَانَ أَبْعَدَهُمَا مِنْهُ وَاللهِ مَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ قَطُّ حَتَّى تُنْتَهَكَ حُرُمَاتُ اللهِ فَيَنْتَقِمُ لِلهِ۔

سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب بھی دو کاموں میں سے ایک کام کرنے کا اختیار دیا جاتا تو آپ اس کو اختیار کرتے جو آسان ہوتا بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہوتا اگر گناہ ہوتا تو سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے اور خدا کی قسم آپ نے اپنی ذات کے لیے جب وہ آپ کے سامنے لایا گیا کسی سے بدلہ نہیں لیا ف۱ البتہ اللہ کی حرمت کسی نے توڑی تو آپ اللہ کے لیے اس سے بدلہ لیتے ف۲

ف۱ جس نے آپ کا ذاتی کوئی قصور کیا اس کو معاف کر دیا ف۲ یہ بدلہ کچھ نفسانی جذبہ سے نہ تھا بلکہ حکم الٰہی کی تعمیل تھی۔

---

## بَابُ إِقَامَةِ الْحُدُودِ عَلَى الشَّرِيفِ وَالْوَضِيعِ۔

## باب۔ اشراف اور کمذات سب لوگوں پر برابر حد قائم کرنا (یہ نہیں کہ اشراف کو چھوڑ دینا)

۷۷۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُسَامَةَ كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا يُقِيمُونَ الْحَدَّ عَلَى الْوَضِيعِ وَيَتْرُكُونَ الشَّرِيفَ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ فَاطِمَةُ فَعَلَتْ ذَلِكَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

ہم سے ابو الولید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ اسامہ بن زید رض نے (جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بڑے چہیتے تھے) ایک عورت کی سفارش کی ف۱ آپ نے فرمایا (واہ واہ) تم سے پہلے جو امتیں گذریں وہ اسی وجہ سے تو تباہ ہوئیں وہ کیا کرتے تھے کم ذات (غریب آدمی) پر تو (شرعی) حد قائم کرتے تھے اور شریف کو چھوڑ دیتے تھے قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر فاطمہ (میری بیٹی بھی) چوری کرے تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالوں ف۲

ف۱ اس کا نام فاطمہ مخزومیہ تھا جو قریش کے شریف لوگوں میں سے تھی اس عورت نے زیور چرایا تھا جب پکڑی گئی تو لوگوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی سفارش کون کر سکتا ہے کہ آپ اس کا ہاتھ نہ کاٹیں، کسی کو جرأت نہ ہوئی آخر اسامہ رض نے سفارش کی ف۲ سبحان اللہ کیا عدل اور انصاف تھا۔

## بَابُ كَرَاهِيَةِ الشَّفَاعَةِ فِي الْحَدِّ إِذَا رُفِعَ إِلَى السُّلْطَانِ۔

## باب ۔ جب حد کی مقدمہ حاکم تک پہنچ جائے تو پھر سفارش کرنا منع ہے۔

٧٧٧ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمُ الْمَرْأَةُ الْمَخْزُومِيَّةُ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ حِبُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا ضَلَّ مَنْ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَأَيْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعَ مُحَمَّدٌ يَدَهَا۔

ہم سے سعید بن سلیمان نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے کہ قریش کو مخزومی عورت کی وجہ سے بڑی فکر ہوئی (وہ چوری میں گرفتار ہوئی تھی) وہ کہنے لگے اس کے مقدمہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کون عرض کرے (تاکہ اس کا ہاتھ نہ کاٹیں اور کوئی سزا دیں یا معاف کر دیں) لوگوں نے کہا بھلا اتنی جرأت اسامہؓ کے سوا اور کون کر سکتا ہے وہ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے ہیں۔ کہہ سکتے ہیں خیر اسامہؓ نے اس کے باب میں عرض کیا آپ نے (غصے میں) فرمایا ارے تو اللہ کی حد میں سفارش کرتا ہے اس کے بعد آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ سنایا فرمایا لوگو تم سے پہلے اگلی امتیں یوں ہی تو گمراہ ہو گئیں وہ کیا کرتے جب کوئی شریف آدمی ان میں چوری کرتا اس کو تو چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب (بے وسیلہ) آدمی چوری کرتا تو اس پر اللہ کی حد قائم کرتے خدا کی قسم اگر فاطمہ محمدؐ کی بیٹی بھی چوری کرے تو محمد اس کا ہاتھ کاٹ ڈالے گا ف

ف حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت فاطمہ رضؓ کو ایسی باتوں سے محفوظ رکھا تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مبالغہ کے طور پر فرمایا کہ اگر بالغرض فاطمہ بھی یہ حرکت کرے تو میں اس کی بھی کچھ رعایت نہ کروں اس کا بھی ہاتھ کٹوا ڈالوں مسلمانو دیکھو اسلام کی بنا کیسی سچی معدلت اور انصاف پروری پر قائم ہوئی تھی یہ خالص انصاف آپ کی پیغمبری کی بڑی نشانی ہے دنیا دار لوگ انصاف انصاف نام لیتے ہیں مگر جہاں اپنا کچھ فائدہ ہوا انصاف سے چشم پوشی کرتے ہیں

---

## بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى - وَالسَّارِقُ

## باب ۔ اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مائدہ میں) فرمانا

وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا وَفِي كَمْ يُقْطَعُ وَقَطَعَ عَلِيٌّ مِنَ الْكَفِّ وَقَالَ قَتَادَةُ فِي امْرَأَةٍ سَرَقَتْ فَقُطِعَتْ شِمَالُهَا لَيْسَ إِلَّا ذَلِكَ۔

چور مرد اور چور عورت کے ہاتھ کاٹ ڈالو اس باب میں یہ بیان ہے کہ کتنی مالیت کے چرانے میں ہاتھ کاٹا جائے اور حضرت علی نے چور کا ہاتھ پہونچے پر سے کٹوایا ف اور قتادہ نے کہا ف۲ اگر کسی عورت نے چوری کی اور غلطی سے اس کا بایاں ہاتھ کاٹ ڈالا گیا تو بس اب اس کا داہنا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا ف۳

ف اس کو دار قطنی نے وصل کیا ف۲ اس کو امام احمد نے تاریخ میں وصل کیا ف۳ ابن مسعود نے فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا کے بدل فَاقْطَعُوا أَيْمَانَهُمَا پڑھا ہے یعنی ان کے داہنے ہاتھ کاٹ ڈالو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ چور کا داہنا ہاتھ کاٹا جائے گا پہلی بار کی چوری میں پھر بایاں پاؤں کاٹا جائے گا دوسری بار کی چوری میں پھر بایاں ہاتھ تیسری بار کی چوری میں پھر داہنا پاؤں چوتھی بار کی چوری میں پھر اگر چوری کرے تو کچھ اور سزا دیں گے بعضوں نے کہا قتل کریں گے۔

---

۷۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ الْيَدُ فِي رُبْعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا تَابَعَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ وَمَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ۔

ہم سے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا کہا ہم سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ ربع دینار کی مالیت چرانے میں کاٹا جاتا ہے یا اس سے زیادہ مالیت میں۔ ابراہیم بن سعد کی اس حدیث کو عبدالرحمٰن ابن خالد اور زہری کے بھتیجے اور معمر نے بھی زہری سے روایت کیا۔ ف

ف عبدالرحمٰن بن خالد کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں اور معمر کی روایت کو امام احمد نے اور زہری کے بھتیجے کی روایت کو ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں وصل کیا۔

---

۷۷۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ اور عمرہ سے ان دونوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے آنحضرت

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ.

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا چور کا ہاتھ ربع دینار یا اس سے زیادہ کی مالیت چرانے میں کاٹا جاوے گا۔

---

۷۸۰- حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ عَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ حَدَّثَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُقْطَعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ.

ہم سے عمران بن میسرہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالوارث نے کہا ہم سے حسین معلم نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن انصاری سے انہوں نے عمرہ بنت عبدالرحمٰن سے ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ چوتھائی دینار میں کاٹا جائیگا

---

۷۸۱- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقْطَعْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي ثَمَنِ مِجَنٍّ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ.

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے عبدہ بن سلیمان نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے، کہا مجھ کو حضرت عائشہؓ نے خبر دی انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چور کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا مگر ڈھال کی قیمت میں۔

---

۷۸۲- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ، حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَهُ.

ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا کہا ہم سے حمید بن عبدالرحمٰن نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضؓ سے یہی حدیث نقل کی۔

---

۷۸۳- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو ہشام بن عروہ نے

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ، لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي أَدْنَى مِنْ جَحَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذُو ثَمَنٍ، رَوَاهُ وَكِيعٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا۔

انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا چور کا ہاتھ ڈھال یا سپر سے کم قیمت چیز میں نہیں کاٹا جاتا تھا یہ دونوں چیزیں قیمت دار ہیں ف اس کو وکیع اور عبداللہ بن ادریس اودی نے ہشام سے روایت کیا انہوں نے اپنے باپ سے مرسل روایت کیا۔

ف حدیث شریف میں جحفة اور ترس ہے جحفہ وہ سپر جو لکڑی یا ہڈی سے چمڑہ منڈھ کر بنائی جائے اور ترس بھی ڈھال کو کہتے ہیں مگر اس میں دو کھالیں دلائی جاتی ہیں۔ قسطلانی نے کہا ڈھال کی قیمت ربع دینار سے اکثر کم نہیں ہوتی۔

---

۷۸۴۔ حَدَّثَنِي يُوسُفُ بْنُ مُوسَى حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ أَخْبَرَنَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَدْنَى مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ تُرْسٍ أَوْ جَحَفَةٍ وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذَا ثَمَنٍ۔

مجھ سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا کہا ہم سے ابواسامہ نے ہشام بن عروہ نے کہا ہم کو اپنے والد نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چور کا ہاتھ ڈھال یا سپر سے کم قیمت میں نہیں کاٹا جاتا تھا ان میں سے ہر ایک چیز قیمت دار تھی۔

---

۷۸۵۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ عَنْ نَافِعٍ مَوْلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ، تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَقَالَ اللَّيْثُ حَدَّثَنِي نَافِعٌ قِيمَتُهُ۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر رضی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سپر کے بدل چور کا ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی امام مالک کے ساتھ اس حدیث کو محمد بن اسحاق نے بھی روایت کیا ف اور لیث بن سعد نے یوں کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا ان کی روایت میں ثمنہ کے بدل قیمتہ ہے ف

ف اس کو اسمٰعیل نے وصل کیا ف۲ مطلب ایک ہی ہے اس کو امام مسلم نے وصل کیا۔

۷۸۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک سپر کی چوری میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۷۸۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي نَافِعٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

ہم سے مسدد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے عبیداللہ سے کہا مجھ سے نافع نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درم تھی۔

۷۸۸- حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْمُنْذِرِ حَدَّثَنَا أَبُو ضَمْرَةَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

مجھ سے ابراہیم بن منذر نے بیان کیا کہا ہم سے ابوضمرہ (انس بن عیاض) نے کہا ہم سے موسیٰ بن عقبہ نے انہوں نے نافع سے کہ عبداللہ بن عمرؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سپر کے چور کا ہاتھ کاٹا اس کی قیمت تین درم تھی۔ ف۱

ف۱ نصاب سرقہ میں جس کے چرانے سے ہاتھ کاٹا جائے بہت اختلاف ہے، بعضوں نے کہا قلیل کثیر سب میں۔ اہل ظاہر اور خوارج اور امام حسن بصری سے ایسا منقول ہے۔ ابراہیم نخعی نے کہا چالیس درم یا چار دینار ربیعہ نے کہا ایک درم، بعضوں نے کہا تین درم، بعضوں نے کہا ربع دینار، شافعیہ اور اکثر اہلحدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے کہ ربع دینار کے پانچ درم ہوتے ہیں۔ بعضوں نے کہا دس درم امام ابوحنیفہ اور ثوری نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

۷۸۹- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد نے کہا ہم سے اعمش نے کہا میں نے ابوصالح

قَالَ سَمِعْتُ أَبَا صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَ يَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ۔

سے سنا کہا میں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ چور پر لعنت کرے انڈا چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے ف

ف اس حدیث کو امام بخاری اخیر میں لائے اس میں اشارہ یہ ہے کہ جب نصاب سرقہ میں مختلف احادیث وارد ہوئی ہیں تو اولیٰ یہ ہے کہ اس حدیث پر عمل کریں جس میں ہر چیز کے چور پر ہاتھ کاٹنا کہا گیا ہے یعنے اہل ظاہر کے قول کو ترجیح دیں اور قرآن میں بھی مطلق سارق کا لفظ ہے۔

---

## بَابُ تَوْبَةِ السَّارِقِ۔

## باب۔ چور کی توبہ کا بیان

۷۹۰۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ امْرَأَةٍ قَالَتْ عَائِشَةُ: وَكَانَتْ تَأْتِي بَعْدَ ذٰلِكَ فَأَرْفَعُ حَاجَتَهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَابَتْ وَ حَسُنَتْ تَوْبَتُهَا۔

ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور عورت (فاطمہ مخزومیہ) کا ہاتھ کٹوایا تھا۔ حضرت عائشہ کہتی ہیں اس سزا کے بعد وہ عورت ہمارے پاس آیا کرتی بلکہ میں اس کا جو کام ہوتا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہہ دیتی غرض اس نے توبہ کی اور خوب توبہ کی ف

ف مطلب یہ ہے کہ چور اگر توبہ کرلے تو اب اس کی گواہی قبول ہوگی۔

---

۷۹۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ، بَايَعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَهْطٍ فَقَالَ:

ہم سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام بن یوسف نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے عبادہ بن صامت رض سے انہوں نے کہا میں نے اور کئی آدمیوں کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی آپ نے فرمایا میں تم سے ان باتوں پر

أُبَايِعُكُمْ عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَأُخِذَ بِهِ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَطَهُورٌ وَمَنْ سَتَرَهُ اللهُ فَذَلِكَ إِلَى اللهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللهِ إِذَا تَابَ السَّارِقُ بَعْدَ مَا قُطِعَ يَدُهُ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ وَكُلُّ مَحْدُودٍ كَذَلِكَ إِذَا تَابَ قُبِلَتْ شَهَادَتُهُ۔

بیعت لیتا ہوں، اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور چوری نہ کرنا اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا اپنی طرف سے کسی پر تہمت نہ اٹھانا کسی اچھی بات میں میری نافرمانی نہ کرنا پھر جو کوئی ان شرطوں کو پورا کرے اس کا ثواب اللہ پر ہے اور جو کوئی ان میں سے کوئی خطا کر بیٹھے پھر دنیا میں سزا پائے تو وہ اس کا کفارہ ہو جائے گی اس کو پاک کر دے گی اگر اللہ تعالیٰ اس کی خطا چھپا لے تو اب (آخرت میں) اللہ کا اختیار ہو گا چاہے اس کو عذاب دے چاہے معاف کر دے امام بخاری نے کہا چور ہاتھ کاٹے جانے کے بعد توبہ کر لے تو اس کی گواہی قبول ہو گی اسی طرح ہر حد میں جب توبہ کر لے تو گواہی قبول ہو گی۔

# اٹھائیسواں پارہ ۲۸

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

## كتاب المحاربين

مِنْ أَهْلِ الْكُفْرِ وَالرِّدَّةِ

وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى۔ إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ۔

## کتاب۔ ان کافروں اور مرتدوں

کے احکام میں جو مسلمانوں سے لڑتے ہیں

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا ان لوگوں کی سزا جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد مچاتے پھرتے ہیں ف۱ یہ ہے کہ وہ قتل کیے جائیں یا پھانسی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے یعنی داہنے بائیں کاٹے جائیں یا جلا وطن یا قیدی کیے جائیں ف۲

ف۱ مسافروں کو لوٹتے ہیں ڈاکہ مارتے ہیں رہزنی کرتے ہیں ف۲ امام ابوحنیفہ نے نفی من الارض کے معنی قید اور حبس کے رکھے ہیں اور دوسرے لوگوں نے ملک بدر یعنی جلا وطن اور اخراج کے مطلب یہ ہے کہ حاکم اسلام کو اختیار رہے ان سزاؤں میں سے جو سزا مناسب سمجھے دے۔ جمہور علماء یہ کہتے ہیں یہ آیت ان مسلمانوں کے باب میں ہے جو ملک میں ڈاکہ زنی اور رہزنی اور فساد مچائیں بعضوں نے کہا کافروں اور مرتدوں کے باب میں یہ آیت اتری جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد شکنی کی تھی۔ امام بخاری نے اسی کو اختیار کیا ہے۔

---

۷۹۲۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ الْجَرْمِيُّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا ہم سے امام اوزاعی نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے کہا مجھ سے ابوقلابہ جرمی نے انہوں نے انس سے انہوں نے کہا ایسا ہوا عکل قبیلے کے چند آدمی (تین سے دس تک) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اسلام قبول کیا پھر مدینہ کی ہوا ان

مِنْ عُكْلٍ فَأَسْلَمُوا فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَأْتُوا إِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَفَعَلُوا فَصَحُّوا فَارْتَدُّوا وَقَتَلُوا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتَّى مَاتُوا۔

کو نا موافق آئی (پیٹ پھول گئے) آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (علاج کے طور پر) ان کو یہ حکم دیا تم زکوٰۃ کے اونٹوں میں (جو شہر کے باہر رہتے تھے) چلے جاؤ ان کا دودھ موت پیو انہوں نے ایسا ہی کیا جب بھلے چنگے ہوئے تو اسلام سے پھر گئے اور چرواہوں کو جان سے مار کر اونٹ بھی بھگا لے گئے آپ نے ان کے تعاقب میں (بیس سواروں کو) بھیجا وہ گرفتار ہو کر آئے آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں بیدھے الٹے کٹوائے ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیری گئی ان کے زخم تلے نہیں گئے ف۱ یہاں تک کہ (تڑپ تڑپ کر) مر گئے ف۲۔

ف۱ تاکہ خون بند ہو جاتا بلکہ یوں ہی چھوڑ دیے گئے ف۲ یہ حدیث اوپر کتاب الطہارۃ میں گزر چکی ہے آپ نے جو ان کو سخت سزا دی ہزاروں لاکھوں آدمیوں پر رحم کیا ان کی جان بچا لی۔

---

بَابٌ لَمْ يَحْسِمِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُحَارِبِينَ مِنْ أَهْلِ الرِّدَّةِ حَتَّى هَلَكُوا۔

باب۔ آپ نے مرتد لڑنے والوں کے زخم داغے نہیں یہاں تک کہ وہ (خون بہہ بہہ کر) مر گئے۔

۷۹۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُو يَعْلَى: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ الْعُرَنِيِّينَ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتَّى مَاتُوا۔

ہم سے محمد بن صلت ابو یعلی توزی نے بیان کیا کہا ہم سے ولید بن مسلم نے کہا مجھ سے اوزاعی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عرینہ کے لوگوں کو داغا نہیں یہاں تک کہ وہ (خون بہتے بہتے) مر گئے ف۱

ف۱ کیونکہ ان کا مارنا مقصود تھا۔

---

بَابٌ لَمْ يُسْقَ الْمُرْتَدُّونَ الْمُحَارِبُونَ حَتَّى مَاتُوا۔

باب۔ مرتد لڑنے والوں کو پانی بھی نہ دینا یہاں تک کہ پیاس سے مر جائیں۔

۷۹۴- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ وُهَيْبٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ رَهْطٌ مِنْ عُكْلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانُوا فِي الصُّفَّةِ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ، أَبْغِنَا رِسْلًا فَقَالَ: مَا أَجِدُ لَكُمْ إِلَّا أَنْ تَلْحَقُوا بِإِبِلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَوْهَا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا حَتَّى صَحُّوا وَسَمِنُوا وَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّرِيخُ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي آثَارِهِمْ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتَّى أُتِيَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِمَسَامِيرَ فَأُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ وَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَمَا حَسَمَهُمْ ثُمَّ أُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَمَا سُقُوا حَتَّى مَاتُوا، قَالَ أَبُو قِلَابَةَ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُولَهُ۔

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا انہوں نے وہیب بن خالد سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس رضہ سے انہوں نے کہا عکل قبیلے کے کچھ لوگ (۶ھ ہجری میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے یہ لوگ مسجد کے سائبان میں ٹھہرے وہیں رہا کرتے تھے ان کو مدینہ کی ہوا ناموافق آئی وہ کہنے لگے یارسول اللہ ہم کو دودھ منگوا دیجئے ف۱ آپ نے فرمایا دودھ کہاں سے لاؤں البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ تم پیغمبر صاحب کے اونٹوں میں چلے جاؤ وہیں چند روز رہو دودھ پیو، آخر وہ اونٹوں میں چلے گئے اور دودھ اور موت پینے لگے اچھے تندرست اور موٹے تازے ہو گئے (اس احسان کا بدلہ یہ کیا کہ) چرواہے کو جان سے مار ڈالا اور اونٹ بھی ہانک لے گئے ایک چلانے والے نے آکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کر دی ف۲ آپ نے تلاش کرنے والے سواروں کو ان کے پیچھے روانہ کیا ابھی دن نہیں چڑھا تھا وہ سب گرفتار ہو کر آئے، آپ نے حکم دیا سلائیاں گرم کی گئیں وہ انکی آنکھوں میں پھرائی گئیں پھر الٹے سیدھے ان کے ہاتھ اور پاؤں کٹوائے ان کو داغا نہیں (خون بہنے دیا) اس کے بعد مدینہ کی پتھریلی زمین میں ڈال دیئے گئے (پیاس کے مارے) پانی مانگتے تھے لیکن کسی نے پانی نہ دیا یہاں تک کہ مر گئے۔ ابوقلابہ (راوی) نے کہا ان لوگوں نے (بڑے بڑے سخت جرم کیے تھے) اونٹوں کی چوری، چرواہے کو (ناحق) جان سے مار ڈالنا اللہ اور اس کے رسول سے لڑنا ف۳

ف۱ کیونکہ اپنے ملک میں ہم دودھ پر گزارہ کیا کرتے تھے۔ ف۲ کہ اس طرح اونٹ لے کر بھاگے جاتے ہیں

ف۳ اسلام سے پھر جانا نبی کے بدل برائی نمک حرامی جس رکابی میں کھائیں اسی میں چھید کرنا تو ایسے نمک حراموں بدمعاشوں کے لیے ایسی ہی سخت سزا واجبی تھی تاکہ دوسروں کو عبرت ہو۔

بَابُ سَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْيُنَ الْمُحَارِبِينَ۔

٧٩٥۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ أَوْ قَالَ عُرَيْنَةَ وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَخْرُجُوا فَيَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَشَرِبُوا حَتَّى إِذَا بَرِئُوا قَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُدْوَةً فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِي إِثْرِهِمْ فَمَا ارْتَفَعَ النَّهَارُ حَتَّى جِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ وَأُلْقُوا بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ، قَالَ أَبُو قِلَابَةَ هَؤُلَاءِ قَوْمٌ سَرَقُوا وَقَتَلُوا وَكَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَحَارَبُوا اللهَ وَرَسُولَهُ۔

باب ۔ مرتد لڑنے والوں کی آنکھوں میں سلائی پھروانا۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے انس بن مالک سے کہ عکل یا عرینہ کے کچھ لوگ میں سمجھتا ہوں عکل کا لفظ کہا مدینہ میں آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چند دودھیل اونٹنیاں دلوائیں اور فرمایا ان کو لے کر (جنگل میں) چلے جاؤ ان کا دودھ موت پیو (کیونکہ وہ بیمار ہو گئے تھے) انہوں نے ایسا ہی کیا دودھ موت پیتے رہے جب بھلے چنگے ہوئے تو نیکی برباد گناہ لازم) چرواہے (بیچارے) کو جان سے مار ڈالا اور اونٹنیاں ہنکا کر لے بھاگے یہ خبر صبح سویرے آپ کو پہنچی آپ نے سواروں کو (جن کے افسر کرز بن جابر تھے) ان کے تعاقب میں بھیجا ابھی دن نہیں چڑھا تھا کہ وہ سب گرفتار ہو کر آئے آپ نے حکم دیا ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے ان کی آنکھوں میں گرم سلائی پھیری گئی اور مدینہ کی پتھریلی زمین میں ڈال دیے گئے پانی مانگتے تھے لیکن پانی نہیں دیا گیا (یہاں تک کہ مر گئے) ابو قلابہ راوی نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے چوری کی خون کیا ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو گئے اور اللہ اور اس کے رسول سے لڑائی کی۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ تَرَكَ الْفَوَاحِشَ

باب ۔ جو شخص بے حیائی کے کام (جیسے زنا

اغلام وغیرہ) چھوڑ دے اس کی فضیلت ۔

۷۹۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فِي خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ إِلَى نَفْسِهَا فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ۔

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی انہوں نے عبید اللہ بن عمر عمری سے انہوں نے خُبیب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حفص بن عاصم سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا قیامت کے دن سات آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ (عاطفت) میں رکھے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا دوسرا کوئی سایہ نہ ہوگا ایک عادل بادشاہ کو دوسرے اس جوان کو جو جوانی کی اُمنگ سے اللہ کی عبادت میں مشغول رہا (گناہوں سے پرہیز کرتا رہا اسی حال میں مرا) تیسرے اس شخص کو جس نے تنہائی (خلوت) میں اللہ کو یاد کیا اور (خوف خدا سے) اس کے آنسو جاری ہو گئے چوتھے اس شخص کو جس کا دل مسجد سے لگا رہتا ہے ف پانچویں ان دو شخصوں کو جنہوں نے خالص خدا کی رضامندی کے لیے آپس میں محبت رکھی ف۲ چھٹے اس مرد کو جس کو ایک عالی خاندان کی خوب صورت عورت نے حرامکاری کے لیے بلایا لیکن اس نے (قبول نہ کیا) کہنے لگا میں اللہ سے ڈرتا ہوں ساتویں اس شخص کو جس نے نفل صدقہ اتنا چھپا کر دیا کہ بائیں ہاتھ کو بھی جو داہنے ہاتھ نے دیا اس کی خبر نہ ہوئی۔

ف ایک نماز پڑھ کر آتا ہے تو دوسری نماز کے انتظار میں رہتا ہے ف۲ کسی دنیاوی غرض یا مطلب سے ۔ ہمارے زمانہ میں اس قسم کی محبت تو بالکل مفقود ہو رہی ہے اگر الا ماشاء اللہ شاذو نادر کہیں نکلے تو شاید اہل حدیث میں ہو۔ باقی جس فرقہ میں دیکھو اللہ کے لیے محبت رکھنے والے بالکل عنقا ہو رہے ہیں ۔

---

۷۹۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ

ہم سے محمد بن ابی بکر مقدمی نے بیان کیا کہا ہم

حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ وَحَدَّثَنِي خَلِيفَةُ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا أَبُو حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَكَّلَ لِي مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَمَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ تَوَكَّلْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ۔

سے عمر بن علی نے دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے خلیفہ بن خیاط نے بیان کیا کہا ہم سے عمر بن علی نے کہا ہم سے ابو حازم (سلمہ بن دینار) نے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مجھ سے اپنی شرمگاہ اور اپنی زبان کا ضامن ہو ف تو میں اس کے لیے بہشت کا ضامن ہوتا ہوں ف۲

ف شرمگاہ سے حرام کاری نہ کرے اور زبان سے برے الفاظ نہ نکالے ف۲ اکثر گناہ دنیا میں انہی دونوں چیزوں سے صادر ہوتے ہیں جس نے ان دونوں کو بند میں رکھا وہ کامیاب ہو گیا۔

---

بَابُ إِثْمِ الزُّنَاةِ وَقَوْلِ اللهِ تَعَالَى۔ وَلَا يَزْنُونَ۔ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا۔

باب۔ زنا کرنے والوں کا گناہ اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ فرقان میں) فرمایا اور زنا نہیں کرتے اور (سورہ بنی اسرائیل میں) فرمایا زنا کے پاس بھی نہ پھٹکو کیونکہ زنا بڑی بے حیائی اور بڑی بد چلنی ہے۔

۷۹۸۔ أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ شَبِيبٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ، أَخْبَرَنَا أَنَسٌ قَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمُوهُ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَقُومُ السَّاعَةُ، وَإِمَّا قَالَ: مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَتُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَيَقِلَّ الرِّجَالُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ۔

ہم سے داؤد بن شبیب نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام نے انہوں نے قتادہ سے کہا ہم کو انس نے خبر دی انہوں نے کہا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے بعد پھر تم سے کوئی اس کو بیان نہیں کرے گا ف میں نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک یہ باتیں نہ ہو لیں دین کا علم دنیا سے اٹھ جانا اور جہالت پھیل جانا ف۲ شراب کا استعمال بہت ہونا زنا علانیہ ہونا، مردوں کی کمی عورتوں کی اتنی کثرت کہ پچاس عورتوں کی خبر ایک مرد لیا کرے گا ف۳

ف یعنی ایسا شخص جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو، کیونکہ انس رض سب صحابہ کے بعد بصرے میں

مرے ف۲ جیسے اس زمانے میں ہو رہا ہے فیصدی ایک مسلمان بھی ایسا نہیں نکلتا جو اپنے بچوں کو دین کا علم سکھائے جس کو دیکھو بس دنیا کمانے کی فکر میں ہے اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس زمانے میں دین کی کتابوں کے اردو ترجمے کرا دیے اگر یہ ترجمے نہ ہوئے ہوتے تو شاید دین کی باتیں جاننے والا ہزار مسلمانوں میں ایک بھی نہ نکلتا کہ عربی زبان کی تحصیل کرنے والے بہت کم لوگ ہیں۔ ف۳ قسطلانی نے کہا شاید یہ اس زمانے میں ہوگا جب زمین میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ ہوگا اس وقت لوگ جہالت سے پچاس پچاس عورتیں رکھیں گے میں کہتا ہوں یہ امر تو ہمارے زمانہ میں بھی موجود ہے، بہت سے رئیس اور امیر لوگ باوجودیکہ ایک عورت کو بھی سنبھالنے کی قوت نہیں رکھتے لیکن ہوس کے مارے انہوں نے سو سو دو دو سو بلکہ ہزار ہزار بی بیاں اور خوامیں رکھ چھوڑی اللہ ان کو ہدایت کرے۔

---

۷۹۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يُوسُفَ: أَخْبَرَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزْنِي الْعَبْدُ حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ عِكْرِمَةُ: قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ يُنْزَعُ الْإِيمَانُ مِنْهُ؟ قَالَ: هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ ثُمَّ أَخْرَجَهَا فَإِنْ تَابَ عَادَ إِلَيْهِ هٰكَذَا وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔

ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا کہا ہم کو اسحاق بن یوسف نے خبر دی کہا ہم کو فضیل بن غزوان نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔ اور چور جس وقت چوری کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا، اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا اور قاتل جس وقت مسلمان کو قتل کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا ف عکرمہ نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا ایمان کیسے الگ ہو جاتا ہے انہوں نے کہا اس طرح سے پہلے انگلیوں کو قینچی کیا پھر نکال لیں اور کہا اگر وہ توبہ کرتا ہے تو پھر ایمان اس میں اس طرح لوٹ کر آ جاتا ہے۔ انگلیوں کو قینچی کیا۔

ف ان گناہوں کے وقت ایمان اس سے الگ ہو جاتا ہے۔

---

۸۰۰۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ذَكْوَانَ عَنْ أَبِي

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ذکوان سے

هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ حِينَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ حِينَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَالتَّوْبَةُ مَعْرُوضَةٌ بَعْدُ۔

انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور جب چور چوری کرتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا اور شرابی جب شراب پیتا ہے اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا پر ان سب آدمیوں کے لیے توبہ کا موقع باقی ہے۔ ف۱

ف۱ توبہ کریں تو پھر مومن ہو سکتے ہیں۔ اس حدیث سے اہل حدیث کا مذہب ثابت ہوا کہ ایمان میں اعمال صالحہ داخل ہیں۔

---

۸۰۱۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ وَسُلَيْمَانُ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ أَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ، قَالَ يَحْيَى وَحَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنِي وَاصِلٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِثْلَهُ، قَالَ عَمْرٌو: فَذَكَرْتُهُ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ وَكَانَ حَدَّثَنَا عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْأَعْمَشِ وَمَنْصُورٍ وَوَاصِلٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مَيْسَرَةَ قَالَ دَعْهُ دَعْهُ

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا مجھ سے منصور بن معتمر اور سلیمان اعمش دونوں نے، انہوں نے ابووائل سے انہوں نے ابی میسرہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے کہا میں نے عرض کیا یارسول اللہ، اللہ کے نزدیک کون سا گناہ بڑا ہے آپ نے فرمایا یہ گناہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا برابر والا کسی اور کو ٹھہرائے حالاں کہ تجھ کو اللہ ہی نے پیدا کیا میں نے عرض کیا یارسول اللہ پھر کون سا گناہ؟ آپ نے فرمایا پھر یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالے کہ ان کو کھلانا پلانا پڑے گا میں نے عرض کیا پھر کون سا گناہ؟ آپ نے فرمایا اپنے ہمسایہ کی جورو سے زنا کرے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا اور ہم سے سفیان ثوری نے بیان کیا کہا مجھ سے واصل بن حبان نے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے میں نے عرض کیا یارسول اللہ! پھر یہی حدیث نقل کی عمرو بن علی فلاس نے کہا میں نے یہ حدیث ف۱ عبدالرحمٰن بن مہدی سے بیان کی، عبدالرحمٰن بن مہدی نے ہم سے یہ حدیث

یوں نقل کی تھی، سفیان ثوری سے انہوں نے اعمش اور منصور سے انہوں نے واصل سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے ابومیسرہ سے تو انہوں نے کہا اس سند کو ب۲ نے بھی دے جانے بھی دے (چھوڑ دے)

ف۱ جس میں ابومیسرہ کا ذکر نہیں ہے ف۲ جس میں ابووائل اور عبداللہ بن مسعود رضی کے بیچ میں ابومیسرہ کا واسطہ نہیں ہے۔

بَابُ رَجْمِ الْمُحْصِنِ، وَقَالَ الْحَسَنُ، مَنْ زَنَى بِأُخْتِهِ حَدُّهُ حَدُّ الزَّانِي۔

باب محصن ف۱ کو زنا کی علت میں سنگسار کرنا اور امام حسن بصری نے کہا اگر کوئی شخص اپنی بہن سے زنا کرے تو اس پر زنا کی حد پڑے گی۔ ف۲

ف۱ محصن اس کو کہتے ہیں جو نکاح صحیح کر کے جماع کر چکا ہو اگر ایسا شخص زنا کرے تو ہماری شریعت میں اس کو پتھروں سے مار ڈالنا ہے یعنی رجم کرنا چاہیئے ف۲ اگر غیر محصن ہے تو سو کوڑے پڑیں گے اگر محصن ہے تو سنگسار کیا جائے گا یہ قول لا کر امام بخاری نے اس حدیث کے ضعف کی طرف اشارہ کیا کہ جو کوئی محرم عورت سے زنا کرے وہ قتل کیا جائے اور ابوداؤد اور دارقطنی نے براء سے نکالا میں اپنے ماموں سے ملا ان کے ساتھ ایک جھنڈا تھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو بھیجا ہے اس لیے کہ میں ایک شخص کو قتل کروں جس نے اپنے باپ کی جورو سے نکاح کر لیا تھا۔ امام احمد بن حنبل اسی کے قائل ہیں کہ محرم سے زنا کرنے کی سزا قتل ہے محصن ہو یا غیر محصن۔

---

٨٠٢۔ حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ حِينَ رَجَمَ الْمَرْأَةَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَالَ: قَدْ رَجَمْتُهَا بِسُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے سلمہ بن کہیل نے کہا میں نے شعبی سے سنا وہ حضرت علی سے نقل کرتے تھے جب انہوں نے جمعہ کے دن ایک عورت (شراحہ ہمدانیہ) کو رجم کیا تو کہنے لگے میں نے اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق رجم کیا ف۱

ف۱ اسمٰعیلی کی روایت میں اتنا زیادہ ہے اللہ کی کتاب کے موافق کوڑے لگا دیے ہمارے امام احمد اور بعض علماء کا یہی قول ہے کہ زانی محصن کو پہلے سو کوڑے لگائیں گے پھر کوڑے لگا کر رجم کریں گے لیکن جمہور علماء کہتے ہیں کوڑے نہ لگائیں صرف رجم کر دیں امام احمد سے بھی ایک روایت ایسی ہی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ

وسلم نے ماعز اسلمی کو رجم کیا اس میں کوڑے مارنے کا ذکر نہیں ہے۔

---

۸۰۳۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ ابْنَ أَبِي أَوْفَى هَلْ رَجَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ قَبْلَ سُورَةِ النُّورِ أَمْ بَعْدُ قَالَ: لَا أَدْرِي۔

مجھ سے اسحاق بن شاہین واسطی نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن عبداللہ طحان نے انہوں نے سلیمان شیبانی سے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے پوچھا کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں میں نے پوچھا سورۂ نور کے اترنے سے پہلے ف۱ یا اس کے بعد؟ انہوں نے کہا یہ مجھ کو معلوم نہیں۔ ف۲

ف۱ جس میں زنا میں سو کوڑے لگانے کا حکم ہے ف۲ گو عبداللہ بن ابی اوفیٰ کو اس کا علم نہ ہو مگر دوسری روایتوں میں ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورت کے اترنے کے بعد رجم کیا کیونکہ سورۂ نور ۳ھ یا ۵ھ یا ۶ھ ہجری میں اتری اور ابوہریرہ رض خود ایک رجم میں شریک تھے حالانکہ ۷ھ ہجری میں مسلمان ہوئے بعد جنگ خیبر کے، تو سورۂ نور میں آیت خاص ہوگی غیر محصن کے لیے۔ اور یہ تخصیص حدیث مشہور سے جائز ہے۔ رجم کی حدیث مشہور ہے علاوہ اس کے قرآن کی آیت میں رجم موجود تھا۔ الشیخ والشیخۃ اذا زنیا اخیر تک، مگر اس آیت کی تلاوت منسوخ ہوگئی اور حضرت عمر رض نے بر سر منبر فرمایا رجم اللہ کی کتاب میں ہے ایسا نہ ہو آئندہ کوئی شخص یہ کہے میں رجم کا حکم اللہ کی کتاب میں نہیں پاتا اور حضرت عمر رض اور حضرت علی نے اپنی اپنی خلافتوں کے زمانے میں برابر رجم کیا اس لیے جو کوئی اس کا انکار کرے وہ بدعتی اور گمراہ ہے۔

---

۸۰۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ أَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَهُ أَنَّهُ قَدْ زَنَى فَشَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ

ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم سے یونس نے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے بیان کیا انہوں نے جابر بن عبداللہ انصاری سے ایک شخص اسلم قبیلے کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ (ماعز نامی) اس نے بیان کیا کہ میں نے زنا کی اور چار بار اس نے زنا کا اقرار کیا (اپنے اوپر گواہی دی) تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے رجم (سنگسار کرنے) کا حکم

فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَ وَكَانَ قَدْ أُحْصِنَ۔

دیا وہ رجم کیا گیا وہ محصن تھا ف

ف یعنی اس کا نکاح ہو چکا تھا۔

---

بَابٌ لَا يُرْجَمُ الْمَجْنُونُ وَ الْمَجْنُونَةُ، وَقَالَ عَلِيٌّ لِعُمَرَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يُفِيقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتَّى يُدْرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ

باب۔ اگر دیوانہ یا دیوانی زنا کرے تو اس کو رجم نہ کریں گے ف اور حضرت علی رضؓ نے حضرت عمر رضؓ سے کہا کیا تم کو یہ معلوم نہیں کہ تین آدمی مرفوع القلم ہیں ایک تو دیوانہ جب تک سیانہ نہ ہو دوسرے بچہ جب تک جوان نہ ہو تیسرے سونے والا جب تک بیدار نہ ہو ف۲

ف جب جنون کی حالت میں زنا کے مرتکب ہوں اگر زنا کے بعد دیوانے ہو جائیں تو رجم میں دیر نہ کریں گے مگر کوڑے اس وقت تک نہ ماریں گے جب تک ان کی دیوانگی دور نہ ہو ف۲ اس کو بغوی نے جعدیات میں وصل کیا ہے۔ ہوا یہ تھا کہ حضرت عمر رضؓ کے سامنے ایک عورت دیوانی لائی گئی وہ حاملہ بھی تھی اس نے زنا کرائی تھی حضرت عمر رضؓ نے اس کو رجم کرنا چاہا اس وقت حضرت علی رضؓ نے یہ حدیث سنائی۔ حضرت عمر رضؓ نے کہا تم سچ کہتے ہو اس کو چھوڑ دیا اس کو ابو داؤد اور نسائی اور ابن حبان نے بھی نکالا ان کی روایتوں میں یہ نہیں ہے کہ وہ حاملہ تھی۔

---

٨٠٥۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي زَنَيْتُ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ حَتَّى رَدَّدَ عَلَيْهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَهَلْ أَحْصَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ اور سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا ایک شخص (ماعز بن مالک اسلمی رضؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اس وقت آپ مسجد میں تھے اس نے آپ کو آواز دی کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے زنا کی آپ نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا۔ یہاں تک کہ چار بار اس نے یہی کہا جب چار بار اس نے اپنے اوپر گواہی دی (چار بار اس نے اقرار کیا) تو آپ نے اس کو اپنے پاس بلا لیا پوچھا کیا تجھ کو جنون ہے (تو دیوانہ ہے) وہ کہنے لگا نہیں (میں دیوانہ نہیں ہوں) آپ نے فرمایا کیا تو محصن ہے؟ (تیرا نکاح ہو چکا ہے) اس نے کہا جی

فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اذْهَبُوا بِهِ فَارْجُمُوهُ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ هَرَبَ فَأَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ۔

ہاں! آپ نے صحابہ سے فرمایا اس کو لے جاؤ سنگسار کرو ابن شہاب نے کہا مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے جابر بن عبداللہ سے سنا ہے (یعنی ابوسلمہ بن عبدالرحمن نے، جابر نے کہا میں بھی ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے اس کو رجم کیا ہم لوگوں نے عیدگاہ میں لے جاکر اس کو رجم کیا جب اس کو پتھروں کی مار سے بیقراری ہوئی تو لگا بھاگنے (ہم اس کے پیچھے چلے) مدینہ کے پتھریلے میدان میں اس کو پایا اور رجم کر ڈالا ف

ف پتھروں سے مار ڈالا۔ ایک روایت میں یوں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اس کی خبر دی گئی تو آپ نے فرمایا تم نے اس کو چھوڑ کیوں نہیں دیا شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ اس کا قصور معاف کر دیتا اس کو ابوداؤد نے نکالا اور حاکم اور ترمذی نے صحیح کہا ہے اسی حدیث سے شافعیہ نے حجت لی ہے اگر رجم اقرار کی بنا پر ہو رہا ہو اور وہ بھاگے تو رجم ساقط ہو گا مالکیہ کے نزدیک ساقط نہ ہو گا بلکہ اس کے پیچھے پڑ کر اس کو رجم کر ڈالیں۔

---

## بَابٌ لِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ

## باب ۔ زنا کرنے والے کے لیے پتھروں کی سزا ہے۔

۸۰۶۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اخْتَصَمَ سَعْدٌ وَابْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ، زَادَ لَنَا قُتَيْبَةُ عَنِ اللَّيْثِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا سعد بن ابی وقاص اور عبدابن زمعہ نے (عبدالرحمن ایک بچہ میں) جھگڑا کیا ف آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ کیا عبدابن زمعہ یہ بچہ تو لے لے بچہ اسی کو ملے گا جس کی جورو یا لونڈی کے پیٹ سے وہ پیدا ہو۔ سودہ رض تو اس بچہ سے پردہ کر۔ امام بخاری نے کہا اس حدیث میں قتیبہ نے لیث سے اتنا اور زیادہ کیا ہے۔ زنا کرنے والے پر پتھر پڑیں گے۔

ف جو زمعہ کی لونڈی کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

۸۰۷- حَدَّثَنَا آدَمُ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے محمد بن زیاد نے کہا میں نے ابوہریرہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچہ اسی کو ملتا ہے جس کی جورو یا لونڈی سے وہ پیدا ہوا اور حرام کار کے لیے پتھر ہیں ف

---

## بَابُ الرَّجْمِ فِي الْبَلَاطِ

## باب۔ بلاط میں رجم کرنا ف

ف بلاط ایک مقام کا نام تھا مسجد نبوی کے سامنے وہاں پتھروں کا فرش تھا۔

۸۰۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: أُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَهُودِيٍّ وَيَهُودِيَّةٍ قَدْ أَحْدَثَا جَمِيعًا فَقَالَ لَهُمْ مَا تَجِدُونَ فِي كِتَابِكُمْ؟ قَالُوا: إِنَّ أَحْبَارَنَا أَحْدَثُوا تَحْمِيمَ الْوَجْهِ وَالتَّجْبِيَةَ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ ادْعُهُمْ يَا رَسُولَ اللهِ بِالتَّوْرَاةِ فَأُتِيَ بِهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ وَجَعَلَ يَقْرَأُ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ ابْنُ سَلَامٍ ارْفَعْ يَدَكَ فَإِذَا آيَةُ الرَّجْمِ تَحْتَ يَدِهِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا، قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَرُجِمَا عِنْدَ الْبَلَاطِ فَرَأَيْتُ الْيَهُودِيَّ أَجْنَى عَلَيْهَا۔

ہم سے محمد بن عثمان نے بیان کیا کہا ہم سے خالد بن مخلد نے انہوں نے سلیمان بن ہلال سے کہا مجھ سے عبداللہ بن دینار نے بیان کیا انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی (نام نامعلوم) اور ایک یہودن (بسرہ نامی) لائے گئے انہوں نے بدکاری کی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں سے پوچھا تم اپنی کتاب میں (توراۃ شریف میں) اس کی سزا کیا پاتے ہو۔ وہ کہنے لگے ہمارے عالموں (مولویوں) نے تو منہ کالا کرنا دم کی طرف منہ کر کے ف سوار کرانا اس کی سزا مقرر کی ہے یہ سن کر عبداللہ بن سلام نے عرض کیا یارسول اللہ توراۃ شریف تو ان سے منگوایئے (آپ نے منگوائی) وہ آئی، ایک یہودی نے کیا کیا رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ اور اس سے پہلے اور بعد کی آیتیں پڑھنے لگا عبداللہ بن سلام نے اس سے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو اٹھا جب اس نے ہاتھ اٹھایا تو رجم کی آیت اس کے ہاتھ تلے نکلی آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا وہ دونوں رجم کیے گئے عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں دونوں بلاط کے پاس رجم کیے گئے اور میں نے دیکھا یہودی یہودن

پر جھک گیا تھا ف۲

ف۱ یعنی گدھے پر دم کی طرف منہ کر کے بٹھانا اور پھرانا بعضوں نے کہا تجبیہ کے معنے یہ ہیں کہ ایک جانور پر زانی اور زانیہ کو اس طرح بٹھانا کہ ایک کا منہ ایک طرف رہے اور دوسرے کا دوسری طرف، بعضوں نے کہا جھکا کر کھڑا کرنا جیسے رکوع کرتے ہیں ف۲ اس کو پتھروں کی مار سے بچاتا تھا۔

## بَابُ الرَّجْمِ بِالْمُصَلَّى۔

## باب ۔ عیدگاہ میں رجم کرنا ف۱

ف۱ یعنی عیدگاہ کے پاس یا خود عیدگاہ میں کیونکہ عیدگاہ کا حکم مسجد کا نہیں ہے اور اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ عورتوں کو بھی عیدگاہ میں آنے کا حکم دیا جیسے اوپر گزر چکا ہے۔

۸۰۹۔ حَدَّثَنِي مَحْمُودٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ مَرَّاتٍ، قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: آحْصَنْتَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَأَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَأُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتَّى مَاتَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَصَلَّى عَلَيْهِ، لَمْ يَقُلْ يُونُسُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ فَصَلَّى عَلَيْهِ۔

مجھ سے محمود بن غیلان نے بیان کیا کہا ہم کو عبدالرزاق نے کہا ہم کو معمر نے خبر دی انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے کہ ایک شخص اسلم قبیلے کا (ماعز بن مالکؓ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور زنا کا اقرار کیا۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا یہاں تک کہ اس نے چار بار اپنے اوپر گواہی دی (چار بار زنا کا اقرار کیا) تب آپ نے اس سے پوچھا کہیں تو دیوانہ تو نہیں ہے وہ کہنے لگا نہیں پھر آپ نے پوچھا تیرا نکاح ہو چکا ہے کہنے لگا جی ہاں۔ پھر آپ نے اس کے رجم کرنے کا صحابہ کو حکم دیا وہ عیدگاہ میں رجم کیا گیا جب پتھروں کی مار اس کو لگی تو بھاگ نکلا لیکن لوگوں نے اس کو پھر لے میدان میں پکڑ پایا یہاں تک کہ مر گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں اچھا کلمہ کہا اور اس پر جنازے کی نماز پڑھی ف۱ یونس اور ابن جریج نے زہری سے فصلی علیہ کا لفظ بیان نہیں کیا۔

ف۱ ایک روایت میں یوں ہے کہ نہیں پڑھی مگر اثبات مقدم ہے نفی پر اور جمہور علماء کا یہی قول ہے کہ امام بھی اس پر نماز پڑھے اور امام احمد سے یہ منقول ہے کہ امام اور اہل فضل کو اس پر نماز پڑھنا مکروہ ہے باقی لوگ پڑھ لیں لیکن حدیث میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر نماز پڑھی اور فرمایا اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ستر آدمیوں پر تقسیم کی جائے

توان سب کو کافی ہو۔ دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے ماعزؓ کے حق میں یہ بھی فرمایا کہ کوئی توبہ ماعزرض کی توبہ سے افضل نہیں ہے ایک روایت میں ہے ماعزرض نے ایسی توبہ کی کہ اگر ایک امت پر بانٹ دی جائے تو وہ سب کو کافی ہو۔ نسائی کی روایت میں یوں ہے میں نے ماعز کو دیکھا وہ بہشت میں غوطہ لگا رہا ہے عیش کر رہا ہے۔ سبحان اللہ گو ماعزرض سے ایک قصور ہو گیا مگر اس قصور کی انہوں نے ایسی تلافی کی کہ باید وشاید۔ اپنی جان کی کچھ پرواہ نہ کی اور خوشی سے توبہ کر کے جان دی میرے نزدیک تو تمام جہان کے درویشوں اور فقیروں سے جو صحابی نہیں ہیں ماعز کا مرتبہ کہیں افضل اور اعلیٰ ہے رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

---

بَابُ مَنْ أَصَابَ ذَنْبًا دُونَ الْحَدِّ فَأَخْبَرَ الْإِمَامَ فَلَا عُقُوبَةَ عَلَيْهِ بَعْدَ التَّوْبَةِ إِذَا جَاءَ مُسْتَفْتِيًا قَالَ عَطَاءٌ لَمْ يُعَاقِبْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَلَمْ يُعَاقِبِ الَّذِي جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يُعَاقِبْ عُمَرُ صَاحِبَ الظَّبْيِ وَفِيهِ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

**باب** ۔ اگر کسی نے حد سے کم درجہ کا کوئی گناہ کیا ف پھر امام سے مسئلہ پوچھنے آیا اس کو خبر دی تو اب توبہ کے بعد اس کو کوئی سزا نہ دی جائے گی عطاء بن ابی رباح نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوئی سزا نہیں دی ف اور ابن جریج نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کوئی سزا نہیں دی (سلمہ بن صخر کو) جس نے دن کو رمضان میں جماع کیا تھا ف اور حضرت عمرؓ نے اس شخص (قبیصہ بن جابر) کو کوئی سزا نہیں دی جس نے (احرام کی حالت میں) ہرن کا شکار کر لیا تھا (بلکہ ایک بکری قربانی کرنے کا حکم دیا اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا) اور اسی باب میں وہ حدیث مروی ہے جو ابو عثمان نہدی سے روایت کی انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ف

ف مثلاً اجنبی عورت کا بوسہ لیا یا اس سے مساس کیا ف جس نے آپ سے عرض کیا تھا کہ مجھ سے ایک خطا ہو گئی اور اس نے آپ کے ساتھ نماز پڑھی تھی آپ نے فرمایا نماز تیرے گناہ کا کفارہ ہو گئی ف یہ حدیث اوپر موصولاً گزر چکی ہے ف بعضے نسخوں میں ابن مسعود کے بدل ابو مسعود ہے وہ غلط ہے یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے کہ ایک شخص نے ایک عورت کا بوسہ لیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ سے بیان کیا اس وقت یہ آیت اتری۔ اقم الصلوٰۃ طرفی النہار وزلفاً من اللیل ان الحسنات یذہبن السیئات۔

---

۶۸۱۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدٍ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے

ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ بِامْرَأَتِهِ فِي رَمَضَانَ فَاسْتَفْتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً؟ قَالَ لَا، قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ صِيَامَ شَهْرَيْنِ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَأَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا، وَقَالَ اللَّيْثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَتَى رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: احْتَرَقْتُ، قَالَ: مِمَّ ذَاكَ؟ قَالَ: وَقَعْتُ بِامْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ لَهُ تَصَدَّقْ، قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ، فَجَلَسَ وَأَتَاهُ إِنْسَانٌ يَسُوقُ حِمَارًا وَمَعَهُ طَعَامٌ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: مَا أَدْرِي مَا هُوَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَيْنَ الْمُحْتَرِقُ، فَقَالَ: هَا أَنَا ذَا، قَالَ: خُذْ هَذَا فَتَصَدَّقْ بِهِ قَالَ: عَلَى أَحْوَجَ مِنِّي؟ مَا لِأَهْلِي طَعَامٌ، قَالَ: فَكُلُوهُ، قَالَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ: الْحَدِيثُ الْأَوَّلُ أَبْيَنُ قَوْلُهُ أَطْعِمْ أَهْلَكَ۔

حمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا ایک شخص (سلمہ بن صخر یا اور کسی) نے رمضان میں اپنی عورت سے صحبت کی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ سے مسئلہ پوچھا آپ نے فرمایا تجھ کو ایک بردے کا مقدور ہے وہ کہنے لگا نہیں آپ نے فرمایا اچھا دو مہینے روزے رکھ سکتا ہے وہ کہنے لگا نہیں۔ فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے اور لیث بن سعد نے عمرو بن حارث سے روایت کی ف۱ انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انہوں نے عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی سے انہوں نے کہا ایک شخص (سلمہ بن صخر یا اور کوئی) مسجد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا کہنے لگا میں تو دوزخ کی آگ میں اجل چکا آپ نے فرمایا کیوں کیا ہوا؟ کہنے لگا میں رمضان میں اپنی جورو سے لگ گیا آپ نے فرمایا تو صدقہ دے کہنے لگا میرے پاس تو کچھ نہیں ہے پھر بیٹھ گیا اتنے میں ایک شخص (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ایک گدھا ہانکتا ہوا اس پر کھانا لدا تھا عبدالرحمن بن قاسم نے جو اس حدیث کا راوی ہے یہ کہا معلوم نہیں اس پر کون سا کھانا تھا ف۲ خیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جو (دوزخ میں) جل چکا کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا میں حاضر ہوں یارسول اللہ۔ آپ نے فرمایا چل یہ کھانا لے جا اور اس کو خیرات کر دے وہ کہنے لگا یارسول اللہ کس کو خیرات کروں اس کو نا جو ہم سے زیادہ محتاج ہو۔ میرے گھر والوں کے پاس ذرا بھی کھانا نہیں ہے آپ نے فرمایا اچھا تم ہی لو اسے کھا لو امام بخاری نے کہا پہلی حدیث زیادہ صاف ہے ف۳ اس میں یوں

ہے اچھا اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دے ۔

ف۱ اس کو امام بخاری نے تاریخ صغیر میں اور طبرانی اوسط میں وصل کیا ۔ ف۲ دوسری حدیث میں یوں ہے کھجور لدی تھی ۔
ف۳ جو ابو عثمان نہدی سے مروی ہے ۔

---

## بَابٌ إِذَا أَقَرَّ بِالْحَدِّ وَلَمْ يُبَيِّنْ هَلْ لِلْإِمَامِ أَنْ يَسْتُرَ عَلَيْهِ

## باب ۔ اگر کوئی شخص امام کے سامنے گول گول بیان کرے میں نے حدی جرم کیا ہے تو کیا امام اس کی پردہ پوشی کر سکتا ہے ؟ ف۱

ف۱ یا صاف پوچھنا ضرور ہے کونسا جرم کیا ہے ؟

٨١١ - حَدَّثَنِي عَبْدُ الْقُدُّوسِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ الْكِلَابِيُّ: حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْهُ عَلَيَّ قَالَ: وَلَمْ يَسْأَلْهُ عَنْهُ قَالَ: وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةَ قَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَصَبْتُ حَدًّا فَأَقِمْ فِيَّ كِتَابَ اللهِ قَالَ: أَلَيْسَ قَدْ صَلَّيْتَ مَعَنَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ ذَنْبَكَ أَوْ قَالَ حَدَّكَ ۔

مجھ سے عبدالقدوس بن محمد نے بیان کیا کہا ہم سے عمرو بن عاصم کلابی نے کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے کہا ہم سے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ نے انہوں نے انس بن مالک رضؓ سے انہوں نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا ، اتنے میں ایک شخص (ابوالیسر کعب بن عمرو) آپ کے پاس آیا کہنے لگا یارسول اللہ ؐ میں نے حد کا ایک گناہ کیا ہے مجھ کو حد لگائیے آپ نے اس سے کچھ نہیں پوچھا (کونسا گناہ کیا ہے ؟) اتنے میں نماز کا وقت آگیا اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی ، جب آپ نماز پڑھ چکے تو وہ شخص پھر کھڑا ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایک حدی گناہ کیا ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب کے موافق مجھ کو سزا دیجئے آپ نے فرمایا تو نے ہمارے ساتھ نماز نہیں پڑھی ؟ وہ کہنے لگا جی ہاں پڑھی تو سہی ۔ آپ نے فرمایا بس اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہ یا تیری سزا کو معاف کر دیا ف۱

ف۱ بعضوں نے اس حدیث سے یہ دلیل لی ہے کہ اگر کوئی حدی گناہ کر کے توبہ کرتا ہوا امام یا حاکم کے سامنے آئے تو اس پر سے حد ساقط ہو جاتی ہے بعضوں نے کہا اس نے کوئی صغیرہ گناہ کیا تھا کیونکہ وضو یا نماز سے وہی گناہ معاف ہو

جانتے ہیں جو صغیرہ ہیں۔ میں کہتا ہوں برزنجی کی روایت میں اس کی تصریح ہے کہ یہ گناہ زنا تھا بعضوں نے یوں تاویل کی ہے شاید اس نے مقدمات زنا کو بھی زنا سمجھا۔ واللہ اعلم۔

بَابٌ هَلْ يَقُولُ الْإِمَامُ لِلْمُقِرِّ لَعَلَّكَ لَمَسْتَ أَوْ غَمَزْتَ۔

باب۔ جو شخص زنا کا اقرار کرے تو حاکم کا اس سے یوں پوچھنا نہیں تو نے مساس کیا ہوگا یا آنکھ سے اشارہ کیا ہوگا ف

ف اس کو تلقین کہتے ہیں اکثر علماء نے اسکو مستحب سمجھا ہے کہ امام اقرار کرنے والے سے یوں پوچھے کیونکہ شاید اس کو دھوکا ہوا ہو اس نے ان چیزوں کو بھی زنا سمجھا ہو۔

٨١٢۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ يَعْلَى بْنَ حَكِيمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أَتَى مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ: لَعَلَّكَ قَبَّلْتَ أَوْ غَمَزْتَ أَوْ نَظَرْتَ، قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: أَنِكْتَهَا لَا يَكْنِي قَالَ: نَعَمْ، فَعِنْدَ ذَلِكَ أَمَرَ بِرَجْمِهِ

مجھ سے عبداللہ بن محمد جعفی نے بیان کیا کہا ہم سے وہب بن جریر نے کہا ہم سے والد (جریر بن حازم) نے کہا میں نے یعلے بن حکیم سے سنا انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا جب ماعز بن مالک اسلمی رضؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے (انہوں نے زنا کا اقرار کیا) تو آپ نے ان سے پوچھا شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا مساس کیا ہوگا یا آنکھ سے دیکھا ہوگا انہوں نے کہا نہیں یارسول اللہ آپ نے صاف صاف پوچھا کیا تو نے اس سے دخول کیا (انہوں نے کہا جی ہاں) جب آپ نے ان کو سنگسار کرنے کا حکم دیا۔

بَابُ سُؤَالِ الْإِمَامِ الْمُقِرَّ هَلْ أَحْصَنْتَ؟

باب۔ زنا کا اقرار کرنے والے سے یہ پوچھنا کیا تیرا نکاح ہو چکا ہے؟ اور نکاح کے بعد صحبت کر چکا ہے ف

ف یہ پوچھنا جب ضرور ہے جب امام کو اس کے محصن ہونے کا علم نہ ہو اگر علم ہو تو ضرور نہیں ہے۔

٨١٣۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

ہم سے سعید بن عفیر نے بیان کیا کہا مجھ سے لیث بن سعد نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن خالد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابو سلمہ رضؓ سے کہ ابو ہریرہ رضؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تھے اتنے میں ایک شخص آپ کے پاس آیا اور پکار کر کہنے

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَنَادَاهُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي زَنَيْتُ يُرِيدُ نَفْسَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّى لِشِقِّ وَجْهِهِ الَّذِي أَعْرَضَ قِبَلَهُ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنِّي زَنَيْتُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ فَجَاءَ لِشِقِّ وَجْهِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي أَعْرَضَ عَنْهُ فَلَمَّا شَهِدَ عَلَى نَفْسِهِ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ دَعَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَبِكَ جُنُونٌ؟ قَالَ: لَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ: أَحْصَنْتَ؟ قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ، قَالَ: اذْهَبُوا فَارْجُمُوهُ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي مَنْ سَمِعَ جَابِرًا قَالَ: فَكُنْتُ فِيمَنْ رَجَمَهُ فَرَجَمْنَاهُ بِالْمُصَلَّى، فَلَمَّا أَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ جَمَزَ حَتَّى أَدْرَكْنَاهُ بِالْحَرَّةِ فَرَجَمْنَاهُ۔

لگا، یا رسول اللہ میں نے زنا کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف سے منہ پھیر لیا وہ اس طرف سے آیا جدھر آپ نے منہ پھیر لیا تھا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے زنا کی آپ نے اِدھر سے بھی منہ پھیر لیا پھر وہ آیا اُدھر سے جدھر آپ نے منہ پھرایا تھا اور کہنے لگا، یا رسول اللہ میں نے زنا کی جب چار بار اس نے زنا کا اقرار کر لیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پاس بلایا پوچھا تو دیوانہ تو نہیں ہے کہنے لگا نہیں یا رسول اللہ میں دیوانہ نہیں ہوں آپ نے پوچھا اچھا تیرا نکاح ہو چکا ہے کہنے لگا جی ہاں یا رسول اللہ اس وقت آپ نے صحابہ کو حکم دیا اس کو لے جاؤ اور رجم کر ڈالو۔ ابن شہاب کہتے ہیں، مجھ سے اس شخص نے بیان کیا جس نے جابر بن عبداللہ سے سنا (یعنے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے) جابر نے کہا میں بھی ان لوگوں میں شریک تھا جنہوں نے اس کو رجم کیا ہم نے عیدگاہ میں لے جا کر اس کو رجم کیا جب پتھروں کی چوٹ اس کو لگی تو بھاگ نکلا ہم لوگ اس کے پیچھے ہوئے اور مدینہ کی پتھریلی زمین میں اس کو پکڑ پایا مارے پتھروں کے مار ڈالا ف

ف لوگ تو اس کے پیچھے دوڑتے دوڑتے تھک گئے تھے لیکن عبداللہ بن انیس نے اونٹ کی ایک ہڈی اس کو ماری وہ مر گیا دوسری روایت میں یوں ہے کہ اور لوگوں نے بھی مارا یہاں تک کہ مر گیا۔

---

## بَابُ الِاعْتِرَافِ بِالزِّنَا۔ باب۔ زنا کا اقرار کب معتبر ہو گا ف

ف یعنے کم سے کم چار بار اقرار کرنا ضرور ہے جیسے ماعز رضؓ نے چار بار اقرار کیا اس وقت آپ ان کی طرف مخاطب ہوئے حنفیہ اور حنابلہ کا قول یہی ہے اور اہل حدیث نے اسی کو اختیار کیا ہے، کیونکہ ہر ایک اقرار ایک ایک گواہ کے قائم مقام ہے اور شافعیہ اور مالکیہ اور جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ ایک بار بھی اقرار کرنا کافی ہے۔

۸۱۴۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ: حَفِظْنَاهُ مِنْ فِي الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ وَزَيْدَ ابْنَ خَالِدٍ قَالَا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللهَ إِلَّا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ: اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ، وَائْذَنْ لِي، قَالَ: قُلْ، قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ، ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَعَلَى امْرَأَتِهِ الرَّجْمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا، قُلْتُ لِسُفْيَانَ: لَمْ يَقُلْ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَقَالَ: أَشُكُّ فِيهَا مِنَ الزُّهْرِيِّ فَرُبَّمَا قُلْتُهَا وَرُبَّمَا سَكَتُّ۔

سفیان بن عیینہ نے بیان کیا یہ حدیث ہم نے زہری کے منہ سے سن کر یاد رکھی کہا مجھ کو عبید اللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود نے خبر دی انہوں نے ابوہریرہ سے اور زید بن خالد سے سنا ان دونوں نے کہا ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص (نام نامعلوم) کھڑا ہوا کہنے لگا یا رسول اللہ! میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں آپ اللہ کی کتاب کے موافق ہمارا مقدمہ فیصل کر دیجئے، یہ سن کر اس کا دشمن (یعنے دوسرا فریق) کھڑا ہوا وہ ذرا زیادہ سمجھ دار تھا کہنے لگا یا رسول اللہ جی ہاں ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجئے اور مجھے مقدمہ بیان کرنے کی اجازت دیجئے آپ نے فرمایا اچھا بیان کر اس نے کہا میرا بیٹا (نام نامعلوم) اس شخص (فریق ثانی) کے پاس نوکر تھا اس نے کیا کیا اس کی جورو سے زنا کی اور میں نے سو بکریاں اور ایک غلام دے کر اپنے بیٹے کو (اس کے ہاتھ سے) چھڑا لیا اس کے بعد میں نے کئی عالموں سے یہ مسئلہ پوچھا تو انہوں نے بیان کیا تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑنا چاہئیں اور ایک برس تک دیس نکالا۔ اور اس کی بیوی پر رجم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دوں گا۔ سو بکریاں اور غلام جو تو نے دیا ہے وہ سب پھیرلے (تیرا مال ہے) تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے ایک برس تک پردیس میں رہنا ہوگا اور انیس (ابن ضحاک) تو ایسا کر صبح کو اس دوسرے شخص کی جورو کے پاس جا اگر وہ زنا کا اقرار کرلے تو اس کو رجم کر پھر اس عورت نے اقرار کر لیا تو انیس نے اُسے رجم کیا۔ علی بن مدینی کہتے ہیں میں نے سفیان بن عیینہ سے پوچھا جس شخص کا بیٹا تھا اس نے یوں نہیں کہا کہ عالموں

نے مجھ سے بیان کیا کہ تیرے بیٹے پر رجم ہے انہوں نے کہا مجھ کو اس میں شک ہے کہ زہری سے میں نے یہ سنا ہے یا نہیں اس لیے میں نے کبھی اس کو بیان کیا کبھی (نہیں بیان کیا) سکوت کیا۔

ف جورو کا نام معلوم نہیں ہوا ف۲ ان کے نام معلوم نہیں ہوئے ف۳ باب کا مطلب یہیں سے نکلتا ہے گویا امام بخاری نے وہی مذہب اختیار کیا کہ زنا کا اقرار ایک بار کرنا کافی ہے کیونکہ اس حدیث میں آپ نے یہ نہیں فرمایا اگر چار بار اقرار کرے۔ مخالفین یہ کہتے ہیں کہ اس سے مخالفت بھی نہیں نکلتی اور یہ ممکن ہے کہ انیس رضؓ کو زنا کے اقرار کا حکم معلوم ہو کہ چار بار کرنا چاہیے اور اسی لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحت نہیں کی۔

---

٨١٥ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَطُولَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ حَتّٰى يَقُولَ قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا اللّٰهُ أَلَا وَإِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى وَقَدْ أَحْصَنَ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ الْحَمْلُ أَوِ الْاِعْتِرَافُ قَالَ سُفْيَانُ: كَذَا حَفِظْتُ أَلَا وَقَدْ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ کہتے تھے میں ڈرتا ہوں کہیں بہت زمانہ گزر جائے اور لوگ یہ کہنے لگیں ہم کو تو اللہ کی کتاب (قرآن مجید) میں رجم کا حکم نہیں ملتا پھر اللہ نے جو حکم ٹھہرایا ہے اس کو چھوڑ کر گمراہ بن جائیں دیکھو سن لو جو مسلمان محصن ہو کر زنا کرے اور زنا پر گواہ قائم ہو جائیں یا عورت کا حمل نمود ہو یا زنا کرنے والا اقرار کرے تو اس کو رجم کریں گے سفیان نے کہا مجھ کو یہ حدیث اسی طرح یاد ہے سن لو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی کو رجم کیا اور ہم نے بھی آپ کے بعد رجم کیا۔

---

## بَابُ رَجْمِ الْحُبْلٰى مِنَ الزِّنَا إِذَا أَحْصَنَتْ۔

باب۔ اگر کوئی عورت زنا سے حاملہ پائی جائے اور وہ محصنہ ہو تو اس کو رجم کریں گے ف

ف یعنے بچہ جننے کے بعد کیوں کہ حمل کی حالت میں رجم کرنا جائز نہیں اسی طرح کوڑے مارنا اس لیے کہ اس میں بچہ کی ہلاکت کا خوف ہے اسی طرح اگر حاملہ عورت پر قصاص واجب ہو تب بھی وضع حمل کے بعد قصاص لیں گے

٨١٦ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ
عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ
عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ
اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ أُقْرِئُ
رِجَالًا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ مِنْهُمْ عَبْدُ
الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فَبَيْنَمَا أَنَا فِي
مَنْزِلِهِ بِمِنًى وَهُوَ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ
الْخَطَّابِ فِي آخِرِ حَجَّةٍ حَجَّهَا إِذْ
رَجَعَ إِلَيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقَالَ: لَوْ
رَأَيْتَ رَجُلًا أَتَى أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
الْيَوْمَ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
هَلْ لَكَ فِي فُلَانٍ يَقُولُ لَوْ قَدْ مَاتَ
عُمَرُ لَقَدْ بَايَعْتُ فُلَانًا فَوَاللَّهِ مَا
كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ إِلَّا فَلْتَةً
فَتَمَّتْ فَغَضِبَ عُمَرُ ثُمَّ قَالَ: إِنِّي
إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَقَائِمٌ الْعَشِيَّةَ فِي النَّاسِ
فَمُحَذِّرُهُمْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ يُرِيدُونَ
أَنْ يَغْصِبُوهُمْ أُمُورَهُمْ، قَالَ
عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَقُلْتُ: يَا أَمِيرَ
الْمُؤْمِنِينَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ الْمَوْسِمَ
يَجْمَعُ رَعَاعَ النَّاسِ وَغَوْغَاءَهُمْ
فَإِنَّهُمْ هُمُ الَّذِينَ يَغْلِبُونَ عَلَى
قُرْبِكَ حِينَ تَقُومُ فِي النَّاسِ وَأَنَا
أَخْشَى أَنْ تَقُومَ فَتَقُولَ مَقَالَةً
يُطَيِّرُهَا عَنْكَ كُلُّ مُطَيِّرٍ وَأَنْ لَا
يَعُوهَا وَأَنْ لَا يَضَعُوهَا عَلَى مَوَاضِعِهَا

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا
کہا مجھ سے ابراہیم بن سعد نے انہوں نے صالح بن
کیسان سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے
عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے ابن
عباس سے انہوں نے کہا میں مہاجرین میں سے کئی شخصوں
کو تعلیم دیا کرتا ف۱ ان میں عبدالرحمٰن بن عوف بھی تھے
ایک روز ایسا ہوا اخیر حج جو حضرت عمرؓ نے کیا ۲۳ھ
ہجری میں (اس میں) میں منیٰ میں عبدالرحمٰن بن عوف کے
مکان میں تھا وہ حضرت عمرؓ کے پاس گئے ہوئے تھے
اتنے میں عبدالرحمٰن لوٹ کر آئے کہنے لگے کاش تم بھی
یہ واقعہ دیکھتے (ایسا ہوا) ایک شخص (نام نامعلوم) آج
حضرت عمرؓ کے پاس آیا کہنے لگا امیرالمومنین تم فلاں
شخص کے باب میں کیا کہتے ہو (اس کا نام معلوم نہیں ہوا)
وہ کہتا ہے اگر عمر مر گئے تو میں فلاں صاحب (طلحہ بن
عبیداللہ) سے بیعت کروں گا کیونکہ ف۲ قسم خدا کی
ابوبکر صدیق سے تو ناگہانی (بن سوچے سمجھے) بیعت ہو گئی
تھی یہ سن کر حضرت عمرؓ (بہت) غصے ہوئے ف۳ اس
کے بعد کہنے لگے انشاء اللہ میں شام کو لوگوں میں کھڑا
ہو کر خطبہ سناؤں گا اور ان کو ان لوگوں سے ڈراؤں گا جو
زبردستی (دخل در معقولات کرنا چاہتے ہیں ف۴ عبدالرحمٰن
بن عوف نے کہا امیرالمومنین (برائے خدا ایسا نہ کیجیے
(اس موقعہ پر یہ بیان نہ کیجیے) یہ تو حج کا موسم ہے یہاں
ہر قسم کے کم ظرف بخیل لوگ جمع ہیں آپ جب خطبہ سنانے
کھڑے ہوں گے تو آپ کے پاس پاس (قریب قریب)
اسی قسم کے لوگ اکٹھا ہو جائیں گے میں ڈرتا ہوں آپ
جو بات فرمائیں اس کا مطلب معلوم نہیں یہ لوگ کیا کریں
اور مطلب نہ سمجھ کر اس پر کیا کیا حاشیے چڑھائیں اسی لیے

فَامْهِلْ حَتّٰى تَقْدَمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِنَّهَا
دَارُ الْهِجْرَةِ وَالسُّنَّةِ فَتَخْلُصَ بِاَهْلِ
الْفِقْهِ وَاَشْرَافِ النَّاسِ فَتَقُوْلَ مَا قُلْتَ
مُتَمَكِّنًا فَيَعِيْ اَهْلُ الْعِلْمِ مَقَالَتَكَ وَ
يَضَعُوْنَهَا عَلٰى مَوَاضِعِهَا فَقَالَ عُمَرُ
اَمَا وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَاَقُوْمَنَّ بِذٰلِكَ
اَوَّلَ مَقَامٍ اَقُوْمُهُ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ
ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فِيْ
عَقِبِ ذِي الْحِجَّةِ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ
الْجُمُعَةِ عَجَّلْنَا الرَّوَاحَ حِيْنَ زَاغَتِ
الشَّمْسُ حَتّٰى اَجِدَ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ
ابْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ جَالِسًا اِلٰى رُكْنِ
الْمِنْبَرِ فَجَلَسْتُ حَوْلَهُ تَمَسُّ رُكْبَتِيْ
رُكْبَتَهُ فَلَمْ اَنْشَبْ اَنْ خَرَجَ عُمَرُ
ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمَّا رَاَيْتُهُ مُقْبِلًا
قُلْتُ لِسَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
نُفَيْلٍ لَيَقُوْلَنَّ الْعَشِيَّةَ مَقَالَةً لَمْ
يَقُلْهَا مُنْذُ اُسْتُخْلِفَ فَاَنْكَرَ عَلَيَّ
وَقَالَ مَا عَسَيْتُ اَنْ يَقُوْلَ مَا لَمْ يَقُلْ
قَبْلَهُ فَجَلَسَ عُمَرُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَلَمَّا
سَكَتَ الْمُؤَذِّنُوْنَ قَامَ فَاَثْنٰى عَلَى
اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ
فَاِنِّيْ قَائِلٌ لَكُمْ مَقَالَةً قَدْ قُدِّرَ
لِيْ اَنْ اَقُوْلَهَا لَا اَدْرِيْ لَعَلَّهَا بَيْنَ يَدَيْ
اَجَلِيْ فَمَنْ عَقَلَهَا وَوَعَاهَا فَلْيُحَدِّثْ
بِهَا حَيْثُ انْتَهَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ وَمَنْ
خَشِيَ اَنْ لَا يَعْقِلَهَا فَلَا اُحِلُّ لِاَحَدٍ

مناسب یہی ہے کہ آپ ٹھہر جائیں جب مدینہ پہنچیں جو ہجرت
اور سنت کا مقام ہے وہاں آپ کو شریف اور سمجھ دار
لوگوں سے سابقہ پڑے گا اطمینان سے آپ جو چاہیں سو فرما
سکتے ہیں وہ لوگ علم والے ہیں آپ کی گفتگو یاد بھی رکھیں
گے اور جو صحیح مطلب ہے وہی بیان کریں گے حضرت عمرؓ
نے کہا اچھا خدا کی قسم! میں مدینہ پہنچ کر پہلے پہل جو خطبہ سناؤں
گا اس میں یہی بیان کروں گا ابن عباسؓ کہتے ہیں پھر ہم
مدینہ میں اس وقت آئے جب ذی الحجہ کا مہینہ اخیر ہوگیا
تھا (صرف چند روز باقی تھے) جمعہ کے دن ہم سویرے سورج
ڈھلتے ہی نماز کے لیے چلے مسجد میں پہنچ کر دیکھا تو سعید
بن زید بن عمرو بن نفیل (جو عشرہ مبشرہ میں اور حضرت عمرؓ کے
رشتہ دار تھے) منبر کی جڑ کے پاس بیٹھے ہیں میں بھی ان کے
آس پاس بیٹھ گیا میرے گھٹنے اُن کے گھٹنوں سے لگ
رہے تھے تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ حضرت عمرؓ برآمد ہوئے
جب میں نے ان کو آتے دیکھا تو سعید بن زید سے کہا آج
حضرت عمرؓ وہ باتیں کہیں گے جو انہوں نے خلافت کے
وقت سے اب تک نہیں کہیں انہوں نے اس کو نہ مانا اور کہنے
لگے مجھ کو تو یہ امید نہیں ہے کہ وہ ایسی باتیں کہیں جو اس
سے پہلے نہیں کہی تھیں خیر حضرت عمرؓ منبر پر بیٹھے اذان
دینے والے جب (اذان دے چکے) خاموش ہوئے تو وہ
کھڑے ہوئے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف جیسی چاہیے ویسی
کی پھر کہنے لگے اما بعد میں تم سے ایک بات کہتا ہوں جس
کا میری تقدیر میں لکھا تھا مجھ کو معلوم نہیں شاید یہ گفتگو
میری آخری گفتگو موت کے قریب کی ہو پھر جو کوئی اس
بات کو سمجھے اور یاد رکھے اس کو لازم ہے کہ جہاں تک اس
کی اونٹنی پہنچے اس بات کو مشہور کرے اور جو کوئی نہ سمجھے
تو میں کسی کے لئے یہ درست نہیں جانتا کہ وہ مجھ پر جھوٹ

أَنْ يَكْذِبَ عَلَيَّ إِنَّ اللَّهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَقِّ وَأَنْزَلَ
عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ
آيَةَ الرَّجْمِ فَقَرَأْنَاهَا وَعَقَلْنَاهَا
وَوَعَيْنَاهَا رَجَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ فَأَخْشَى
إِنْ طَالَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ أَنْ يَقُولَ قَائِلٌ
وَاللَّهِ مَا نَجِدُ آيَةَ الرَّجْمِ فِي كِتَابِ
اللَّهِ فَيَضِلُّوا بِتَرْكِ فَرِيضَةٍ أَنْزَلَهَا
اللَّهُ وَالرَّجْمُ فِي كِتَابِ اللَّهِ حَقٌّ عَلَى
مَنْ زَنَى إِذَا أُحْصِنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ
النِّسَاءِ إِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ أَوْ كَانَ
الْحَبَلُ أَوِ الاِعْتِرَافُ ثُمَّ إِنَّا كُنَّا
نَقْرَأُ فِيمَا نَقْرَأُ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ أَنْ
لاَ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَإِنَّهُ كُفْرٌ
بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ أَوْ إِنَّ
كُفْرًا بِكُمْ أَنْ تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ
أَلاَ ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ: لاَ تُطْرُونِي كَمَا أُطْرِيَ
عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَقُولُوا عَبْدُ اللَّهِ وَ
رَسُولُهُ ثُمَّ إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ قَائِلاً
مِنْكُمْ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَوْ مَاتَ عُمَرُ
بَايَعْتُ فُلاَنًا فَلاَ يَغْتَرَّنَّ امْرُؤٌ
أَنْ يَقُولَ: إِنَّمَا كَانَتْ بَيْعَةُ أَبِي بَكْرٍ
فَلْتَةً وَتَمَّتْ أَلاَ وَإِنَّهَا قَدْ كَانَتْ
كَذَلِكَ وَلَكِنَّ اللَّهَ وَقَى شَرَّهَا وَلَيْسَ
فِيكُمْ مَنْ تُقْطَعُ الأَعْنَاقُ إِلَيْهِ مِثْلُ

باندھے دیکھو اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا
پیغمبر بنا کر بھیجا ان پر قرآن اتارا، اسی قرآن میں رجم کی آیت
بھی اللہ نے اتاری ہم نے اس کو پڑھا اس کا مطلب سمجھا
اس کو یاد رکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر عمل
کیا زنا کرنے والے کو رجم کیا اور ہم لوگ بھی آپ کی وفات
کے بعد زانی کو رجم کرتے رہے اب میں ڈرتا ہوں کہیں ایک
مدت گزر جائے اور کوئی کہنے والا یوں کہے خدا کی قسم رجم
کی آیت تو ہم کتاب اللہ میں نہیں پاتے اور اللہ کا ایک
فرض جس کو اس نے اتارا ترک کر کے گمراہ ہو جائے دیکھو
(ہوشیار رہو) جو شخص مرد ہو یا عورت محصن ہو کر زنا کرے
اس پر اللہ کی کتاب میں رجم برحق ہے یہ زنا گواہوں سے ثابت
ہو یا حمل نمودار ہونے سے یا اقرار سے۔ اللہ کی کتاب میں
ہم دوسری آیتوں کے ساتھ یہ آیت بھی پڑھتے تھے اپنے
باپ دادوں کو چھوڑ کر دوسروں کو باپ دادا بناؤ یہ کفر ہے
(یعنی اپنے باپ داداوں کو چھوڑ کر دوسروں کو باپ دادا بنانا
صریح ناشکری ہے) سن لو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ
بھی فرمایا ہے میری تعریف میں مبالغہ نہ کرو جیسے نصاریٰ
نے حضرت عیسیٰ کی تعریف میں مبالغہ کیا (بندے سے خدا
بنادیا) یوں کہو میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں ف۸
مجھ کو یہ خبر بھی پہنچی ہے تم میں سے کسی نے یوں کہا ہے
اگر عمر رضہ مر گیا تو میں فلاں شخص سے بیعت کر لوں گا
دیکھو تم میں سے کسی کو یہ دھوکہ نہ ہو باوجودیکہ ابوبکر صدیق
سے ناگہانی (بن سوچے سمجھے) بیعت ہوئی تھی لیکن وہ چل
گئی ف۹ بات یہ ہے بیشک ابوبکر صدیق رضہ کی بیعت
ناگہانی ہوئی تھی اور اللہ تعالیٰ نے ناگہانی بیعت میں جو برائی
ہوتی ہے اس سے تم کو بچائے رکھا اس کی وجہ یہ ہوئی کہ
ابوبکر رضہ کا سا متقی اور پرہیزگار اور خدا ترس (تم میں کون

أَبِي بَكْرٍ مَنْ بَايَعَ رَجُلًا عَنْ غَيْرِ
مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَلَا يُبَايَعُ
هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ تَغِرَّةً أَنْ
يُقْتَلَا وَإِنَّهُ قَدْ كَانَ مِنْ خَبَرِنَا
حِينَ تَوَفَّى اللَّهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ، أَلَا إِنَّ الْأَنْصَارَ خَالَفُونَا
وَاجْتَمَعُوا بِأَسْرِهِمْ فِي سَقِيفَةِ
بَنِي سَاعِدَةَ وَخَالَفَ عَنَّا عَلِيٌّ
وَالزُّبَيْرُ وَمَنْ مَعَهُمَا وَاجْتَمَعَ
الْمُهَاجِرُونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقُلْتُ
لِأَبِي بَكْرٍ يَا أَبَا بَكْرٍ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى
إِخْوَانِنَا هَؤُلَاءِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَانْطَلَقْنَا
نُرِيدُهُمْ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْهُمْ لَقِيَنَا
مِنْهُمْ رَجُلَانِ صَالِحَانِ فَذَكَرَا
مَا تَمَالَأَ عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَا: أَيْنَ
تُرِيدُونَ يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ
فَقُلْنَا: نُرِيدُ إِخْوَانَنَا هَؤُلَاءِ مِنَ
الْأَنْصَارِ فَقَالَا: لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا
تَقْرَبُوهُمُ اقْضُوا أَمْرَكُمْ فَقُلْتُ
وَاللَّهِ لَنَأْتِيَنَّهُمْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى
أَتَيْنَاهُمْ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ
فَإِذَا رَجُلٌ مُزَمَّلٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ
فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: سَعْدُ بْنُ
عُبَادَةَ، فَقُلْتُ لَهُمْ مَا لَهُ؟ قَالُوا:
يُوعَكُ، فَلَمَّا جَلَسْنَا قَلِيلًا تَشَهَّدَ
خَطِيبُهُمْ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ
أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَنَحْنُ

رہے جس سے ملنے کے لیے اونٹ چلائے جاتے ہوں (لوگ سفر کرتے ہوں) ف۱۰ دیکھو خیال رکھو کوئی شخص کسی سے بغیر مسلمانوں کی صلاح اور مشورہ (اور اتفاق یا غلبہ آراء کے بیعت نہ کرے جو کوئی ایسا کرے گا ف۱۱ اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ بیعت کرنے والا اور جس سے بیعت کی دونوں اپنی جان گنوائیں گے ف۱۲ اور سنو ابو بکر صدیق رض کا حال سنو ف۱۳ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی تو انصاری ہمارے خلاف ہوگئے (انہوں نے کسی انصاری کو خلیفہ کرنا چاہا) اور سب کے سب جاکر بنی ساعدہ کے منڈوے میں اکٹھا ہوئے (اور وہاں خلافت کا مشورہ کرنے لگے) ادھر حضرت علی رض اور حضرت زبیر رض اور ان کے ساتھ والے (بنی ہاشم) بھی مخالف تھے لیکن باقی سب مہاجرین ابو بکر رض کی طرف رجوع ہوئے ان کے پاس جمع ہوگئے میں نے ابو بکر رض سے کہا چلو اپنے انصاری بھائیوں کے پاس چلو ہم اس ارادے سے نکلے جب ان کے قریب پہنچے تو رستے میں دو نیک بخت (انصاری) آدمی ف۱۴ ملے۔ انہوں نے بیان کیا کہ انصاری آدمیوں نے یہ بات ٹھہرائی ہے (سعد بن عبادہ کو خلیفہ بنائیں) اور ہم سے پوچھا مہاجرین بھائیو تم کہاں جا رہے ہو؟ ہم نے کہا اپنے انصاری بھائیوں کے پاس جا رہے ہیں انہوں نے کہا دیکھو وہاں مت جاؤ (وہ دوسری فکر میں ہیں تم کو جو کرنا ہے کر ڈالو لیکن میں نے کہا خدا کی قسم ہم تو ضرور ان کے پاس جائیں گے آخر ہم گئے دیکھا تو ان انصاریوں میں ایک شخص کپڑا لپیٹے بیٹھا ہے میں نے پوچھا یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا سعد بن عبادہ ہیں (خزرج کے سردار) میں نے پوچھا کیوں کیا حال ہے انہوں نے کہا ان کو بخار آ رہا ہے خیر تھوڑی دیر ہم وہاں بیٹھے اتنے میں ان کے خطیب (ثابت

أَنْصَارُ اللّٰهِ وَكَتِيبَةُ الْإِسْلَامِ وَأَنْتُمْ
مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ رَهْطٌ وَقَدْ
دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ قَوْمِكُمْ فَإِذَا هُمْ
يُرِيدُونَ أَنْ يَخْتَزِلُونَا مِنْ أَصْلِنَا
وَأَنْ يَحْضُنُونَا مِنَ الْأَمْرِ، فَلَمَّا
سَكَتَ أَرَدْتُ أَنْ أَتَكَلَّمَ وَكُنْتُ زَوَّرْتُ
مَقَالَةً أَعْجَبَتْنِي أُرِيدُ أَنْ أُقَدِّمَهَا
بَيْنَ يَدَيْ أَبِي بَكْرٍ وَكُنْتُ أُدَارِي
مِنْهُ بَعْضَ الْحَدِّ، فَلَمَّا أَرَدْتُ أَنْ
أَتَكَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: عَلَى رِسْلِكَ
فَكَرِهْتُ أَنْ أُغْضِبَهُ، فَتَكَلَّمَ أَبُو
بَكْرٍ فَكَانَ هُوَ أَحْلَمَ مِنِّي وَأَوْقَرَ
وَاللّٰهِ مَا تَرَكَ مِنْ كَلِمَةٍ أَعْجَبَتْنِي
فِي تَزْوِيرِي إِلَّا قَالَ فِي بَدِيهَتِهِ
مِثْلَهَا أَوْ أَفْضَلَ مِنْهَا حَتَّى سَكَتَ
فَقَالَ: مَا ذَكَرْتُمْ فِيكُمْ مِنْ خَيْرٍ
فَأَنْتُمْ لَهُ أَهْلٌ وَلَنْ يُعْرَفَ هٰذَا
الْأَمْرُ إِلَّا لِهٰذَا الْحَيِّ مِنْ قُرَيْشٍ
هُمْ أَوْسَطُ الْعَرَبِ نَسَبًا وَدَارًا وَقَدْ
رَضِيتُ لَكُمْ أَحَدَ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ
فَبَايِعُوا أَيَّهُمَا شِئْتُمْ فَأَخَذَ بِيَدِي
وَبِيَدِ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَهُوَ
جَالِسٌ بَيْنَنَا فَلَمْ أَكْرَهْ مِمَّا قَالَ
غَيْرَهَا كَانَ وَاللّٰهِ أَنْ أُقَدَّمَ فَتُضْرَبَ
عُنُقِي لَا يُقَرِّبُنِي ذٰلِكَ مِنْ إِثْمٍ أَحَبَّ
إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَأَمَّرَ عَلَى قَوْمٍ فِيهِمْ
أَبُو بَكْرٍ اللّٰهُمَّ إِلَّا أَنْ تُسَوِّلَ إِلَيَّ

بن قیس رضؓ بن شماس یا اور کسی) نے تشہد پڑھا اور جیسی چاہیئے
ویسی اللہ کی تعریف کی پھر کہنے لگے اما بعد ہم لوگ انصار
اللہ (یعنے اللہ کی مدد کرنے والے) ہیں اور اسلام کی فوج
ہیں اور مہاجرین بھائیو تم لوگ تھوڑے سے لوگ ہو (ایک قلیل
جماعت)، تمہاری یہ ذری سی ٹکڑی اپنی قوم (یعنی قریش)
سے نکل کر ہم لوگوں میں آرہے اب تم لوگ یہ چاہتے ہو
کہ ہماری بیخ کنی کرو اور ہم کو خلافت سے محروم کر کے
آپ خلیفہ بن بیٹھو (یہ کبھی نہیں ہو سکتا) جب خطیب یہ خطبہ
سنا چکا تو میں نے گفتگو کرنی چاہی میں نے ایک عمدہ
تقریر اپنے ذہن میں تیار کر رکھی تھی میں نے چاہا کہ ابوبکرؓ
کے بات کرنے سے پہلے ہی میں اس کو شروع کر دوں ف۱۶
اور انصاری کی تقریر سے جو ابوبکرؓ کو غصہ پیدا ہوا ہے اس
کو دور کر دوں جب میں نے بات کرنا چاہا تو ابوبکرؓ نے
کہا ذرا ٹھہرو میں نے ان کو ناراض کرنا بُرا جانا آخر انہوں ہی
نے تقریر شروع کی اور خدا کی قسم وہ مجھ سے زیادہ عقلمند اور
مجھ سے زیادہ سنجیدہ (اور متین) تھے میں نے جو تقریر اپنے دل
میں سوچ رکھی تھی اس میں سے انہوں نے کوئی بات نہیں چھوڑی
فی البدیہہ وہی کہی بلکہ اس سے بھی بہتر پھر خاموش ہو گئے
ابوبکرؓ کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا انصاری بھائیو تم نے جو اپنی
فضیلت اور بزرگی بیان کی وہ سب درست ہے اور تم
بے شک اس کے سزاوار ہو مگر خلافت قریش کے سوا اور
کسی خاندان والوں کے لیے نہیں ہو سکتی کیونکہ قریش از
روئے نسب اور از روئے خاندان کے تمام عرب کی
قوموں میں بڑھ چڑھ کر ہیں ف۱۷ اب تم لوگ ایسا کرو ان
دو آدمیوں میں سے کسی سے بیعت کر لو۔ ابوبکرؓ نے میرا
اور ابوعبیدہ بن جراح کا ہاتھ تھاما وہ ہم لوگوں میں بیٹھے
ہوئے تھے مجھ کو ابوبکرؓ کی کوئی بات بری معلوم نہیں ہوئی

نَفْسِي عِنْدَ الْمَوْتِ شَيْئًا لَا أَجِدُهُ
الْآنَ فَقَالَ قَائِلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا
جُذَيْلُهَا الْمُحَكَّكُ وَعُذَيْقُهَا الْمُرَجَّبُ
مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ يَا مَعْشَرَ
قُرَيْشٍ فَكَثُرَ اللَّغَطُ وَارْتَفَعَتِ
الْأَصْوَاتُ حَتَّى فَرِقْتُ مِنَ الِاخْتِلَافِ
فَقُلْتُ: ابْسُطْ يَدَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ
فَبَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعْتُهُ وَبَايَعَهُ
الْمُهَاجِرُونَ ثُمَّ بَايَعَتْهُ الْأَنْصَارُ
وَنَزَوْنَا عَلَى سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ فَقَالَ
قَائِلٌ مِنْهُمْ: قَتَلْتُمْ سَعْدَ بْنَ
عُبَادَةَ، فَقُلْتُ: قَتَلَ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ
عُبَادَةَ، قَالَ عُمَرُ وَإِنَّا وَاللّٰهِ مَا
وَجَدْنَا فِيمَا حَضَرْنَا مِنْ أَمْرٍ أَقْوَى
مِنْ مُبَايَعَةِ أَبِي بَكْرٍ خَشِينَا إِنْ
فَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ تَكُنْ بَيْعَةٌ أَنْ
يُبَايِعُوا رَجُلًا مِنْهُمْ بَعْدَنَا فَإِمَّا
بَايَعْنَاهُمْ عَلَى مَا لَا نَرْضَى وَإِمَّا
نُخَالِفُهُمْ فَيَكُونُ فَسَادٌ فَمَنْ بَايَعَ
رَجُلًا عَلَى غَيْرِ مَشُورَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ
فَلَا يُتَابَعُ هُوَ وَلَا الَّذِي بَايَعَهُ
تَغِرَّةً أَنْ يُقْتَلَا۔

مگر ایک یہی بات ف۱۸ خدا کی قسم اگر آگے بڑھا کر میری گردن
ماریں اور میں کسی گناہ میں مبتلا نہ ہوں تو یہ مجھ کو زیادہ
پسند تھا کہ میں ان لوگوں کی سرداری کروں جن میں ابوبکر
موجود ہوں میرا اب تک یہی خیال ہے یہ اور بات ہے
کہ مرتے وقت میرا نفس مجھ کو بہکا دے اور میں کوئی دوسرا
خیال کروں جو اب نہیں کرتا ف۱۹ خیر پھر انصار میں ایک
کہنے والا (حباب بن منذرؓ) یوں کہنے لگا سنو سنو! میں
وہ لکڑی ہوں جس سے اونٹ اپنا بدن رگڑ کر کھجلی کی تکلیف
رفع کرتا ہے اور میں وہ باڑ ہوں جو درخت کے گرد لگائی
جاتی ہے ف۲۰ میں ایک عمدہ تدبیر بتاتا ہوں ایسا کرو دو
خلیفہ رہیں (دونوں مل کر کام کریں) ایک ہماری قوم کا اور
ایک قریش والو تمہاری قوم کا ف۲۱ اب خوب گلنب ہونے
لگی (کوئی کچھ کہتا کوئی کچھ کہتا) غل مچ گیا میں ڈر گیا کہیں مسلمانوں
میں پھوٹ پڑ جاتی ہے ف۲۲ آخر میں کہہ اٹھا ابوبکرؓ اپنا
ہاتھ بڑھاؤ انہوں نے ہاتھ بڑھایا میں نے ان سے بیعت
کی اور مہاجرین نے بھی (جتنے وہاں موجود تھے) انہوں نے
بھی بیعت کر لی پھر انصاریوں نے بھی بیعت کر لی (چلو جھگڑا
تمام ہوا جو منظور الٰہی تھا وہی ظاہر ہوا) اس کے بعد ہم سعد
بن عبادہ کی طرف بڑھے (انہوں نے بیعت نہیں کی) ایک
شخص نام نامعلوم) انصار میں سے کہنے لگا بھائیو! سعد
بن عبادہ (بیچارے) کا تم نے خون کر ڈالا ف۲۳ میں نے کہا ف۲۴
اللہ تعالیٰ اس کا خون کرے گا ف۲۵ حضرت عمرؓ نے (اس
خطبے میں) یہ بھی فرمایا اس وقت ہم کو ابوبکرؓ کی
خلافت سے زیادہ کوئی چیز ضروری معلوم نہیں ہوئی
ف۲۶ کیونکہ ہم کو یہ ڈر پیدا ہوا کہیں ایسا نہ ہو ہم لوگوں سے
جدا رہیں اور ابھی انہوں نے کسی سے بیعت نہ کی ہو وہ
کسی اور شخص سے بیعت کر بیٹھیں تب دو صورتوں سے

خالی نہ ہوتا یا تو ہم بھی جبراً قہراً (دل نہ چاہتا) اسی سے بیعت کر لیتے یا لوگوں کی مخالفت کرتے تو آپس میں فساد پیدا ہوتا (پھوٹ پڑ جاتی) ف۲ دیکھو پھر یہی کہتا ہوں جو شخص کسی شخص سے بن سوچے سمجھے بن صلاح اور مشورہ بیعت کر لے تو دوسرے لوگ بیعت کرنے والے کی پیروی نہ کریں نہ اس کی جس سے بیعت کی گئی کیونکہ دونوں اپنی جان گنوائیں گے ف۲۵

ف قرآن اور دین کے مسائل سکھاتا حالانکہ ابن عباس رضہ بہ نسبت اُن کے بہت کم عمر تھے ف۲ بلاذری کے انساب سے معلوم ہوتا ہے کہ کہنے والے حضرت زبیر رضہ تھے انہوں نے کہا تھا کہ اگر عمرؓ گذر جائیں گے تو ہم حضرت علی رضہ سے بیعت کریں گے یہی صحیح ہے ف۳ اتنا غصے میں میں نے اُن کو کبھی نہیں دیکھا ف۴ جو کام اپنی حیثیت اور استعداد سے باہر ہے چاہتے ہیں بزور وظلم اس میں دخل دیں ف۵ یعنی سنت نبوی یعنی حدیث شریف کا یہ مطلب ہے کہ وہاں کے لوگ قرآن اور حدیث سے خوب واقف ہیں ف ایک روایت میں ہے ان کے بازو بیٹھ گیا ف یہ حضرت عمر رضہ کی کرامت تھی ان کو معلوم ہو گیا تھا کہ اب موت نزدیک آن پہنچی ہے اور ایسا ہی ہوا اس خطبہ کے بعد ہی ابھی ذوالحجہ کا مہینہ ختم بھی نہیں ہوا تھا کہ ابولولو ملعون نے آپ کو شہید کیا بعضے روایتوں میں یوں ہے حضرت عمر رضہ نے کہا میں نے ایک خواب دیکھا ہے میں سمجھتا ہوں میری موت آن پہنچی وہ خواب یہ تھا انہوں نے دیکھا ایک مرغ ان کو چونچیں مار رہا ہے بعضے روایتوں میں ہے حضرت عمر رضہ نے خود دعا کی تھی یا اللہ اب میرا ملک بہت وسیع ہو گیا ہے اور میری رعایا بہت ہو گئی ہے اب تو مجھ کو اپنے پاس بلا لے اس حال میں کہ مجھ سے افراط و تفریط نہ ہو ف خدا کو خدا، بندے کو بندہ سمجھو یہ نہیں کہ خدا کو بندہ اور بندے کو خدا کر دو جیسے ہمارے زمانہ میں جاہل صوفی کہتے پھرتے ہیں اور اپنے پیر و مرشدوں سے یہ کلام نقل کرتے ہیں آنچہ شما او را محمد میدانید ما او را خدا میدانیم و آنچہ شما او را خدا میدانید ما او را محمد میخوانیم چہ خوش، شریعت کیا ہوئی گویا ہنسی ٹھٹھا ہے جو بات چاہی منہ سے نکال دی اگر حضرت عمر رضہ کے سامنے یہ صوفی صاحب ایسی بات کہتے تو خوب ٹھیک بنائے جاتے ایک بے وقوف کو یہ بھی کہتے سنا ہے وہ کیا کہتا تھا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کا محبوب اور اللہ کا حبیب کہو لیکن بندہ اور غلام نہ کہو معاذ اللہ اس شخص کو اتنا شعور نہیں کہ ہر روز نماز میں پانچ وقت یوں پڑھا جاتا ہے اشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہ۔ پھر عبد کے معنی کیا ہیں یہی بندہ اور غلام بلکہ عبودیت غلامی سے بھی فروتر ہے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو اللہ کا بندہ کہو میری تعریف میں مبالغہ نہ کرو قرآن میں ہے فَلَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ معلوم نہیں ان لوگوں کو کیا خبط ہو گیا ہے شیطان نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے وہ جس کا کلام سنتے ہیں اس کو مان لیتے ہیں۔ ارے بھائیو! وہی کلام ماننے کے لائق ہے جو قرآن اور حدیث کے برخلاف نہ ہو اور جس شخص کا کلام بڑا ہو یا چھوٹا قرآن اور حدیث کے خلاف ہو وہ محض لغو اور گوز شتر ہے بعضے لوگوں کو یہ خبط سما گیا ہے کہ رات دن ایسی بیہودہ کلاموں کی تاویلیں کیا کرتے ہیں اور عجب عجب

موشگافیاں کرکے اس کلام کو درست بناتے ہیں کہو اس کی ضرورت ہی کیا آن پڑی ہے تاویل کی ضرورت تو حدیث وقرآن میں پڑتی ہے اس لیے کہ اس کا فرمانے والا خطا سے معصوم ہے پھر جہاں ایک حدیث یا آیت دوسری آیت یا حدیث کے بظاہر خلاف معلوم ہو تو تاویل کرکے دونوں کو تطبیق اور موافق کرتے ہیں مگر خدا اور اس کے رسول کے سوا دوسرے لوگوں کے کلاموں میں ہم کو تاویل کرنے کی اور تکلف کی حاجت نہیں ۔ کالائے بد بریش خاوند، ایسا کلام جو قرآن اور حدیث کے خلاف ہو اس کے منہ پر مار دینا چاہیئے کائنا من کان ف۹ ایسے ہی اور لوگوں سے بھی ہم جب چاہیں گے بن سوچے سمجھے بن صلاح اور مشورہ کئے بیعت کر لیں گے تو کوئی قباحت نہ ہوگی ف۱۰ حضرت عمر رضہ کا مطلب یہ ہے کہ خلافت اور بیعت ہمیشہ سوچ سمجھ کر مسلمانوں کے مشورے اور صلاح سے ہونا چاہیئے اور ابوبکر صدیق رضہ کی اگر کوئی نظیر دے کہ ان کی بیعت دفعتہً ہوگئی تھی باوجود اس کے اس سے کوئی برائی پیدا نہیں ہوئی تو یہ اس کی بے وقوفی ہے کیونکہ یہ ایک اتفاقی بات تھی کہ ابوبکر صدیق رضہ تھے بھی افضل اور خلافت کے لائق اور اتفاق سے انہی سے بیعت بھی ہوگئی ہر وقت ایسا نہیں ہوتا کہ لوگ ایسے ہی شخص سے بیعت کریں بلکہ جب جلدی سے بلا صلاح و مشورہ کسی کو حاکم بنا لیتے ہیں تو اکثر وہ نالائق اور بدکار اور چور نکلتا ہے اور اسی کی وجہ سے تمام بیعت کرنے والے مسلمان تباہ ہوتے ہیں۔ سبحان اللہ حضرت عمر رضہ کا ارشاد کیا ہے ایک ایک فقرہ اسکا قدرِ بے بہا ہے اگر مسلمان اس پر چلتے رہتے تو آج یہ روز بد ان کو دیکھنا کیوں نصیب ہوتا ف۱۱ بن صلاح اور مشورہ اور اتفاق یا غلبہ رائے کے کسی کو حاکم بنا لے گا ف۱۲ کیونکہ جب دوسرے مسلمان اس کی حکومت اور امامت کے برخلاف ہوں گے تو وہ جنگ پر مستعد ہوں گے اخیر میں امام صاحب اور مقتدی صاحب دونوں کی جان معرض خطرہ میں پڑے گی اور جب مسلمانوں کے صلاح اور مشورے اور اتفاق یا غلبہ آراء سے کوئی حاکم ہوگا اس کو کوئی ڈر نہ ہوگا اگر کوئی مخالف ہو اس وقت پیٹ دیا جائے گا ف۱۳ یہ ترجمہ اس صورت میں ہے جب حدیث میں من خبرنا بار موحدہ سے ہو بعضے نسخوں میں من خیرنا ہے تو ترجمہ یوں ہوگا ابوبکر صدیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی تو ہم سب سے بہتر لوگوں میں سے وان الانصار علیحدہ کلام ہوگا ف۱۴ وہ بھی ابوبکر رضہ کو خلیفہ بنانا نہیں چاہتے تھے ۔ ف۱۵ عویم بن ساعدہ اور معن بن عدی ف۱۶ کہتے ہیں وہ تقریر یہ تھی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات نہیں ہوئی ہے بلکہ آپ بے ہوش ہو گئے ہیں عنقریب ہوش میں آئیں گے اور منافقوں اور کافروں کی گردنیں اڑائیں گے ف۱۷ اس کی دلیل ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالٰی نے قریش کے قبیلے سے بھیجا ف۱۸ جو انہوں نے کہی کہ عمر رضہ یا ابوعبیدہ سے بیعت کر لو ف۱۹ مطلب یہ ہے کہ میں تو مرتے دم تک اسی خیال پر ثابت قدم ہوں کہ ابوبکر رضہ پر میں مقدم نہیں ہو سکتا اور جن لوگوں میں ابوبکر رضہ موجود ہوں میں ان کا سردار نہیں بن سکتا اب تک تو اسی اعتقاد پر مضبوط ہوں لیکن اگر آئندہ شیطان یا نفس مجھ کو بہکائے اور کوئی دوسرا خیال میرے دل میں ڈال دے تو یہ اور بات ہے آفرین صد آفرین حضرت عمر رضہ کے عجز وانکسار پر اس میں کچھ شک نہیں کہ ابوبکر صدیق کو قدامتِ اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور رفاقت میں حضرت عمر رضہ پر بہت ترجیح تھی مگر ملک داری اور سیاست اور قوتِ انتظامی میں حضرت عمر رضہ کہیں بڑھے ہوئے

تھے اس پر بھی انہوں نے ہر بات میں اپنے تیئں ابوبکر صدیق سے کم سمجھا اور ان کے ہوتے ہوئے خود سردار بننا گناہ خیال کیا رضی اللہ عنہ وارضاہ ف۲۰ تاکہ درخت آندھی میں گرنے سے محفوظ رہے مطلب یہ ہے کہ میں بڑا صاحب الرائے اور عقلمند اور مرجع قوم ہوں لوگ ہر جھگڑے اور ہر قضیے میں میری طرف رجوع کرتے ہیں اور میں ایسی عمدہ رائے دیتا ہوں جو کسی کو نہیں سوجھتی گویا تنازع اور جھگڑے کی کھجلی میرے پاس آکر اور مجھ سے رائے لے کر رفع کرتے ہیں اور تباہی اور بربادی کی ڈر میں میری پناہ لیتے ہیں میں ان کی باڑھ ہو جاتا ہوں، صرصر حوادث اور بلاؤں کی آندھیوں سے ان کو بچاتا ہوں ف۲۱ واہ ری عقل کیا عمدہ تدبیر بتائی اس فہم پر ناز اور تکبر کہیں ایک نیام میں دو تلواریں بھی رہ سکتی ہیں مثل مشہور ہے دو بادشاہ در اقلیمی نہ گنجد۔ ان حضرت نے تو مسلمانوں کا خاتمہ ہی کرنا چاہا تھا ایسی رائے دی تھی کہ ایک دن بھی کام نہ چلتا اور جو نقشہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی محنت اٹھا کر قائم کیا تھا وہ بالکل مٹ جاتا ف۲۲ خدانخواستہ اگر اس وقت پھوٹ پڑتی تو بس اسلام کا خاتمہ ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ کو اپنا وعدہ پورا کرنا تھا اس نے اسلام کو جما دینے اور مسلمانوں کو حکومت دینے کا وعدہ پورا کرنا تھا اس کو تائید الٰہی سمجھنا چاہیئے کہ سب لوگوں نے ابوبکر صدیق پر اتفاق کر لیا۔ ف۲۳ اس کو خلافت کی بڑی امید تھی لیکن محروم رہ گیا ف۲۴ ہم نے سعد بن عبادہ کا خون نہیں کیا ف۲۵ اس کو دنیا سے اٹھالے گا تاکہ مسلمانوں میں نا اتفاقی اور پھوٹ پیدا نہ ہو یہ حضرت عمر رض کی کرامت تھی ایسا ہی ہوا سعد بن عبادہ نے ابوبکر صدیق سے بیعت نہ کی، اور غصے میں خفا ہو کر شام کے ملک میں چل دیے وہاں حمام میں ایک ہی ایکا مردہ ملے غیب سے ایک آواز آئی ہم نے سعد بن عبادہ خزرج کے سردار کو اس کے دل پر دو تیر لگا کر مار ڈالا۔ ف۲۶ اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجہیز و تکفین کا کام حضرت علی رض اور حضرت عباس انصرام دے رہے تھے اور عرب میں قاعدہ بھی یہی تھا کہ میت کے غسل اور کفن کا انتظام اس کے عزیز و اقربا ہی کرتے لوگ اس میں شریک نہ ہوتے اسی وقت سے عموماً رواج پڑ گیا ہے کہ جب کوئی خلیفہ یا بادشاہ مر جاتا ہے تو پہلے کوئی اس کا جانشین ہو جاتا اس کے بعد تجہیز و تکفین اور دفن کا انتظام کیا جاتا ہے اب تک یہ قاعدہ مسلمان بادشاہوں میں رائج ہے ف۲۷ اگر سچ پوچھو تو حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رض نے وہ کام کیا کہ اس کا احسان قیامت تک ہر مسلمان مانتا رہے گا، مسلمانوں کو تباہی سے بچا لیا ف۲۸ اور ابوبکر رض کی بیعت پر قیاس نہ کرو ان کی بات اور تھی۔

---

## بَابُ الْبِكْرَانِ يُجْلَدَانِ وَيُنْفَيَانِ

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَا تَأْخُذْكُمْ بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِنَ

## باب۔ کنوارا کنواری کے ساتھ زنا کرے

(یعنی دونوں غیر محصن ہوں) تو دونوں پر کوڑے پڑیں، دونوں کو دیس نکالا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور میں) فرمایا زنا کرنے والے مرد اور زنا کرنے والی عورت دونوں کو سو سو کوڑے مارو اور اگر تم اللہ اور پچھلے دن (آخرت) پر یقین رکھتے ہو تو اللہ کا حکم چلانے میں تم کو ان پر کچھ

الْمُؤْمِنِينَ، الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرِّمَ ذَٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ۔ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ: رَأْفَةٌ: إِقَامَةُ الْحُدُودِ۔

شفقت نہ آنا چاہیئے اور جب ان کو سزا دی جائے تو مسلمانوں کی ایک جماعت وہاں حاضر رہے ف۱ اور دیکھو زنا کرنے والا مرد جب نکاح کرے گا تو (اکثر) بدکار یا مشرک عورت ہی سے نکاح کرے گا اسی طرح زنا کرنے والی عورت بھی جب نکاح کرے گی تو (اکثر) بدکار یا مشرک مرد ہی سے نکاح کرے گی (ہر شخص اپنے ہم جنس کو پسند کرتا ہے) اور مسلمانوں پر تو یہ ف۲ حرام ہے سفیان بن عیینہ نے (اپنی تفسیر میں) کہا ولا تاخذکم بہما رافۃ کا یہ مطلب ہے کہ ان کو حد لگانے میں رحم مت کرو ف۳

ف۱ یعنی سب لوگوں کے سامنے کوڑے لگا دیئے جائیں نہ یہ کہ گھر میں چپکے سے ف۲ بدکار عورتوں سے نکاح کرنا ف۳ سب جگہ رحم و کرم اچھا ہے۔ مگر اللہ کی مقرر کی ہوئی سزائیں دینے میں ہرگز رحم نہ کرنا چاہیئے کیونکہ ایسے مقام پر رحم کرنا ہزاروں بندگان خدا پر بے رحمی کرنا ہے کیا تم نے سعدی کا قول نہیں سنا

ع نکوئی با بداں کردن چناں ست کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

---

۸۱۷۔ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ أَخْبَرَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ فِيمَنْ زَنَا وَلَمْ يُحْصِنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَأَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ غَرَّبَ ثُمَّ لَمْ تَزَلْ تِلْكَ السُّنَّةَ۔

ہم سے مالک بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالعزیز بن سلمہ نے کہا ہم کو ابن شہاب نے خبر دی انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس شخص کے لیے جو کنوارا ہو کر زنا کرے یہ حکم دیتے کہ سو کوڑے اس پر لگائے جائیں اور ایک سال تک جلاوطن کیا جاوے (اسی سند سے) ابن شہاب نے کہا مجھ کو عروہ بن زبیر نے خبر دی کہ حضرت عمرؓ نے (زانی کو) جلاوطن کیا پھر یہی طریقہ قائم ہو گیا ف۱

ف۱ دوسری روایتوں میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی کو کوڑے مارے اور جلاوطن کیا۔ حضرت صدیق نے بھی ایسا ہی کیا اور حضرت عمرؓ نے بھی ایسا ہی کیا ان حدیثوں سے حنفیہ کے مذہب کا رد ہوتا ہے جو زانی کے لیے جلاوطنی کی سزا تجویز نہیں کرتے اور کہتے ہیں کیا کہ قرآن میں صرف سو کوڑے مذکور ہیں ہم کہتے ہیں جن سے

تم کو قرآن پہنچا ہے انہی نے زانی کو جلا وطن کیا اور حدیث بھی قرآن کی طرح واجب العمل ہے۔

۸۱۸- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِيمَنْ زَنَى وَلَمْ يُحْصَنْ بِنَفْيِ عَامٍ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَيْهِ۔

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے بارے میں جو کنوارا ہو کر زنا کرے یہ فیصلہ کیا کہ اس کو حد لگائی جائے اور سال بھر تک شہر بدر رہے۔

## بَابُ نَفْيِ أَهْلِ الْمَعَاصِي وَالْمُخَنَّثِينَ۔

## باب۔ بدکاروں اور ہیجڑوں کو شہر بدر کرنا

۸۱۹- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ: أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ وَأَخْرَجَ فُلَانًا وَأَخْرَجَ فُلَانًا۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے ہشام دستوائی نے کہا ہم سے یحییٰ بن ابی کثیر نے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہیجڑوں پر اور ان عورتوں پر جو مرد بنیں لعنت کی اور فرمایا ان کو اپنے گھروں سے نکال باہر کرو اور آپ نے فلاں ہیجڑے (انجشہ) کو نکال دیا اور حضرت عمرؓ نے بھی فلاں ہیجڑے (مانع) کو نکلوا دیا۔

## بَابُ مَنْ أَمَرَ غَيْرَ الْإِمَامِ بِإِقَامَةِ الْحَدِّ غَائِبًا عَنْهُ۔

## باب۔ ایک شخص حاکم اسلام کے پاس نہ ہو اکہیں اور ہو لیکن اس کو حد لگانے کا حکم دیا جائے۔

۸۲۰- حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ

ہم سے عاصم بن علی نے بیان کیا کہا ہم سے ابن ابی ذئب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے انہوں نے کہا ایک گنوار شخص (نام نامعلوم) آنحضرت

الأَعْرَابِ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ اقْضِ بِكِتَابِ اللهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ اقْضِ لَهُ يَا رَسُولَ اللهِ بِكِتَابِ اللهِ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةٍ مِنَ الْغَنَمِ وَوَلِيدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَزَعَمُوا أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ فَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ، أَمَّا الْغَنَمُ وَالْوَلِيدَةُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا أُنَيْسُ فَاغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا أُنَيْسٌ فَرَجَمَهَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ (مسجد میں) بیٹھے ہوئے تھے اور کہنے لگا یا رسول اللہ! اللہ کی کتاب کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجئے یہ سن کر اس کا دشمن (فریق ثانی) کھڑا ہوا، عرض کرنے لگا جی ہاں سچ کہتا ہے یا رسول اللہ ہم دونوں کا اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ کر دیجئے ہوا یہ کہ میرا بیٹا اس کے پاس نوکر تھا اس نے اس کی جورو سے زنا کیا لوگوں نے مجھ سے کہا تیرا بیٹا سنگسار ہونا چاہیئے میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ میں دے کر اس کو چھڑایا اس کے بعد جو میں نے دوسرے عالموں سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا نہیں تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے، اور ایک سال کے لیے جلاوطن ہوگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا بکریاں اور لونڈی تو اپنی واپس لے لے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے[1] اور ایک برس کے لیے جلاوطن ہوگا پھر آپ نے انیس سے فرمایا تو کل صبح اس دوسرے شخص کی جورو کے پاس جا۔ اس کو (اگر وہ زنا کا اقرار کرے) رجم کر انیس صبح کو اس کے پاس گئے، ف[2] انیس رض نے اس کو رجم کیا۔

ف[1] یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کیونکہ آپ نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگانے کا اور فریق ثانی کی جورو کو رجم کرنے کا حکم دیا حالاں کہ یہ دونوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود نہ تھے غائب تھے قسطلانی نے کہا آپ نے انیس کو فریق ثانی کی جورو کے پاس بھیجا وہ زنا کی حد مارنے کے لیے نہیں بھیجا کیونکہ زنا کی حد لگانے کے لیے تجسس کرنا یا ڈھونڈنا درست نہیں اگر کوئی خود آکر زنا کا اقرار کرے اس کے لیے بھی تلقین مستحب ہے، یعنے یوں کہنا شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا مساس کیا ہوگا جیسے اوپر گزر چکا بلکہ آپ نے انیس کو اس لیے بھیجا کہ اس عورت کو خبر کر دیں کہ فلانے شخص نے تجھ پر زنا کی تہمت کی ہے اب وہ حد قذف کا مطالبہ کرتی ہے یا معاف کرتی ہے جب انیس اس کے پاس پہنچے تو اس عورت نے زنا کا اقبال کیا اس اقبال پر انیس نے اس کو رجم کر دیا۔ ف[2] اس نے زنا کا اقرار کیا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى - وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَّنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِإِيْمَانِكُمْ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ فَانْكِحُوْهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوْهُنَّ أُجُوْرَهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ مُحْصَنَاتٍ غَيْرَ مُسَافِحَاتٍ وَلَا مُتَّخِذَاتِ أَخْدَانٍ، فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ، ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ وَأَنْ تَصْبِرُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ۔

باب۔ اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) فرمانا تم میں سے جس کو مسلمان آزاد بی بیوں سے نکاح کرنے کا مقدور نہ ہو وہ مسلمان لونڈیوں ہی سے نکاح کر لے جو تمہارے ملک میں ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کا حال خوب جانتا ہے تم سب ایک دوسرے کے چٹے بٹے ہو (یعنی اولاد آدم ہو ہم جنس ہو) تو لونڈیوں کے مالکوں سے اجازت لے کر ان سے نکاح کر لو اور ان کے مہر دستور کے موافق ادا کر دو یہ لونڈیاں نکاح کر کے اپنے تئیں حرام کاری سے بچانے والی ہوں نہ رنڈیوں کی طرح شہوت بجھانے والی نہ خانگیوں کی طرح آشنائی کرنے والی پھر جب قید نکاح میں آجائیں[1] اس کے بعد اگر حرام کاری کریں تو ان کو آزاد عورتوں کی آدھی سزا دی جائے گی (سو کوڑوں کے بدل پچاس کوڑے پڑیں گے اور رجم نہ ہوں گی) یہ لونڈیوں سے نکاح کرنے کی اجازت اس کے لیے ہے جو (ف۲ زنا میں) مبتلا ہو جانے سے ڈرتا ہو اس پر بھی اگر تم صبر کیے رہو تو یہ[3] تمہارے لئے بہتر ہے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

ف۱ حافظ نے کہا علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ لونڈی کا احصان کیا ہے بعضوں نے کہا نکاح کرنا بعضوں نے کہا آزاد ہونا پہلے قول پر اگر لونڈی زنا کرائے تو اس پر حد واجب نہ ہوگی ابن عباس اور ایک جماعت تابعین کا یہی قول ہے۔ اکثر علماء کے نزدیک نکاح سے پہلے بھی اگر لونڈی زنا کرائے تو اس پر پچاس کوڑے پڑیں گے اور آیت میں جو احصان کی قید لگائی اس سے یہ غرض ہے کہ لونڈی گو محصنہ ہو پر وہ رجم نہیں ہو سکتی کیونکہ رجم میں تنصیف ممکن نہیں ہے۔ بعضے نسخوں میں اتنی عبارت زائد ہے غیر مسافحات زوانی ولا متخذات اخدان اخلاء یعنے مسافحات کے معنے حرام کرانے والیاں اَخلاّء کے معنے اشنار۔

ف۲ بی بی سے نکاح کرنے کا مقدور نہ رکھتا ہو اور ف۳ زنا سے بچے رہو۔ اور لونڈیوں سے بھی نکاح نہ کرو۔

---

بَابُ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ۔

باب۔ اگر لونڈی زنا کرائے۔

۸۲۱۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے،

عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَمْ تُحْصَنْ، قَالَ: إِذَا زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَاجْلِدُوهَا ثُمَّ بِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ، قَالَ ابْنُ شِهَابٍ: لَا أَدْرِي بَعْدَ الثَّالِثَةِ أَوِ الرَّابِعَةِ

انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اگر کوئی لونڈی زنا کرائے اور حرام کاری سے اپنے تئیں نہ بچائے آپ نے فرمایا اگر وہ زنا کرے تو اس کو سو کوڑے لگاؤ پھر اگر زنا کرائے تو پھر کوڑے لگاؤ پھر اگر زنا کرائے تو پھر اس کو کوڑے لگاؤ پھر (چوتھے بار اگر زنا کرائے) تو اس کو بیچ ڈالو بالوں کی ایک رسی ہی کے بدل سہی ف ابن شہاب نے (اسی سند سے) کہا مجھ کو یاد نہیں رہا بیچنے کا حکم تیسری بار کے بعد دیا یا چوتھی بار کے بعد۔

ف یعنے جو قیمت آئے اس کے بدل دے ڈالو۔ اس لیے کہ حرام کار لونڈی کا گھر میں رکھنا باعث نحوست ہے دوسرے اس کے دیکھا دیکھی دوسری عورتوں کے خراب ہو جانے کا ڈر ہے۔

---

## بَابٌ لَا يُثَرَّبُ عَلَى الْأَمَةِ إِذَا زَنَتْ وَلَا تُنْفَى۔

## باب۔ لونڈی کو (شرعی سزا دینے کے بعد پھر) ملامت نہ کرے ف نہ لونڈی جلا وطن کی جائے۔

ف کیونکہ جب سزا دی گئی تو وہ گناہ کا کفارہ ہو گئی اب زبان سے سخت سست کہنا بے موقع ہے بعضوں نے کہا مطلب یہ ہے کہ صرف زبان سے سخت سست کہنے پر اکتفا نہ کرو جیسے جاہلیت کے زمانے میں قاعدہ تھا کہ حرام کار لونڈی کو سخت سست کہہ لیتے بس اسی پر اکتفا کرتے کوڑے وغیرہ نہ مارتے بلکہ اس کو کوڑے بھی لگاؤ۔

---

۸۲۲۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زِنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتْ فَلْيَجْلِدْهَا وَلَا يُثَرِّبْ ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعَرٍ، تَابَعَهُ إِسْمَاعِيلُ بْنُ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے اپنے والد (کیسان) سے انہوں نے ابوہریرہ سے سنا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لونڈی کی حرام کاری جب کھل جائے تو اسکو کوڑے لگائے زبان سے سخت سست نہ کہے پھر اگر زنا کرائے تو پھر کوڑے لگائے اور زبان سے ملامت نہ کرے پھر اگر تیسری بار زنا کرائے تو پھر اس کو (جو دام ملے) بیچ ڈالے بالوں کی ایک رسی ہی کے بدل سہی۔ لیث کے ساتھ اس حدیث کو

أُمَيَّةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

اسماعیل بن امیہ نے بھی سعید مقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ف انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے۔

ف اس کو امام نسائی نے وصل کیا اس میں سعید اور ابو ہریرہ رض کے درمیان ان کے باپ کا واسطہ نہیں ہے۔

---

## بَابُ أَحْكَامِ أَهْلِ الذِّمَّةِ وَإِحْصَانِهِمْ إِذَا زَنَوْا وَرُفِعُوا إِلَى الْإِمَامِ۔

باب۔ ذمی کافر اگر زنا کریں اور ان کا مقدمہ حاکم اسلام کے سامنے لایا جائے۔

۸۲۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ، حَدَّثَنَا الشَّيْبَانِيُّ سَأَلْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ أَبِي أَوْفَى عَنِ الرَّجْمِ فَقَالَ: رَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: أَقَبْلَ النُّورِ أَمْ بَعْدَهُ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي تَابَعَهُ عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ وَخَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ وَالْمُحَارِبِيُّ وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، وَقَالَ بَعْضُهُمُ الْمَائِدَةَ وَالْأَوَّلُ أَصَحُّ۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیاد نے کہا ہم سے سلیمان شیبانی نے کہا میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ (صحابی) سے رجم کا مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی کو رجم کیا میں نے پوچھا سورۂ نور کی آیت ف اترنے سے پہلے یا اس کے بعد انہوں نے کہا میں نہیں جانتا ف۲۔ عبدالواحد کے ساتھ اس حدیث کو علی بن مسہر اور خالد بن عبداللہ اور عبدالرحمان محاربی اور عبیدہ بن حمید نے شیبانی سے روایت کیا ف۳ اور بعضے راویوں نے سورۂ نور کے بدل) سورۂ مائدہ کہا (یعنی عبیدہ بن حمید نے اور اگلی روایت ف۴ زیادہ صحیح ہے ف۵

ف جس میں زانی کو کوڑے مارنے کا حکم ہے ف۲ بظاہر اس حدیث کی مطابقت ترجمہ باب سے مشکل ہے مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس حدیث کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس کو امام احمد اور طبرانی وغیرہ نے نکالا اس میں یوں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی اور ایک یہودن کو رجم کیا عبداللہ بن ابی اوفیٰ کے کلام سے یہ نکلتا ہے کہ عالم کو جب کوئی بات اچھی طرح معلوم نہ ہو تو یوں کہے میں نہیں جانتا اور اس میں کوئی عیب نہیں ہے اور جو کوئی اس کو عیب سمجھ کر اٹکل پچو سے ہر بات کا جواب دے دیا کرے وہ احمق ہے عالم نہیں ہے ف۳ علی بن مسہر کی روایت کو ابن ابی شیبہ نے اور خالد کی روایت کو خود امام بخاری نے باب رجم المحصن میں اور عبیدہ کی روایت کو اسماعیلی نے وصل کیا لیکن محاربی کی روایت معلوم نہیں کس نے وصل کی ف۴ جس میں سورۂ نور مذکور ہے۔ ف۵ اس لیے کہ سورۂ مائدہ میں زنا کے احکام مذکور نہیں ہیں تو اس سے کیا تعلق۔

٨٢٤- حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَامْرَأَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا تَجِدُونَ فِي التَّوْرَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ؟ فَقَالُوا: نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُونَ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ، إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ، فَأَتَوْا بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوهَا فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ، فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ قَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ، فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُجِمَا، فَرَأَيْتُ الرَّجُلَ يَحْنِي عَلَى الْمَرْأَةِ يَقِيهَا الْحِجَارَةَ-

ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا یہودی لوگ (۴ سنہ ہجری میں) آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے یہ بیان کیا کہ ان میں ایک عورت اور ایک مرد نے زنا کی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا توراۃ شریف میں زنا میں رجم کرنے کی بابت کیا لکھا ہے ف انہوں نے کہا تورات شریف میں تو یہ حکم ہے کہ ہم زنا کرنے والوں کو فضیحت کریں ان پر کوڑے ماریں یہ سن کر عبداللہ بن سلام نے کہا تم جھوٹے ہو تورات شریف میں رجم کا حکم موجود ہے اچھا تورات لے کر آؤ (وہ لے کر آئے) اس کو کھولا ایک یہودی (عبداللہ بن صوریا) نے کیا کیا رجم کی آیت پر اپنا ہاتھ رکھ لیا اور اس سے اگلی اور پچھلی آیتیں پڑھنے لگا عبداللہ بن سلامؓ نے اس سے کہا ذرا اپنا ہاتھ تو سرکا اس نے جو ہاتھ اٹھایا تو اس کے تلے سے رجم کی آیت نکلی ف کہنے لگے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عبداللہ بن سلام سچ کہتے ہیں بے شک تورات شریف میں رجم کی آیت مذکور ہے آخر آپ نے حکم دیا وہ دونوں زنا کرنے والے مرد اور عورت رجم کئے گئے عبداللہ بن عمرؓ کہتے ہیں میں نے (رجم کرتے وقت) مرد کو دیکھا عورت پر جھک جھک پڑتا تھا اس کو پتھروں کی مار سے بچاتا تھا۔

ف اب کیا کریں سخت شرمندہ ہوئے۔

---

## بَابٌ إِذَا رَمَى امْرَأَتَهُ أَوِ امْرَأَةَ غَيْرِهِ بِالزِّنَا عِنْدَ الْحَاكِمِ وَالنَّاسِ هَلْ عَلَى الْحَاكِمِ أَنْ يَبْعَثَ إِلَيْهَا

باب۔ اگر حاکم اور لوگوں کے سامنے کوئی اپنی عورت یا دوسرے کی عورت کو زنا کی تہمت لگائے تو حاکم کو کیا لازم ہے کہ کسی شخص کو عورت کے پاس

فَيَسْأَلَهَا عَمَّا رُمِيَتْ بِهِ۔

بھیج کر اس تہمت کا حال دریافت کرائے ف

ف باب کی حدیث میں دوسرے کی عورت کو زنا کی تہمت لگنے جانیکا ذکر ہے لیکن اپنی عورت کو تہمت لگانا اس سے نکلا کہ اسوقت عورت کا خاوند حاضر تھا اس نے اس واقعہ کا انکار نہیں کیا گویا اس نے بھی اپنی عورت کو تہمت لگائی۔

٨٢٥- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُتْبَةَ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ أَنَّهُمَا أَخْبَرَاهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللهِ فَاقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللهِ وَائْذَنْ لِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ: تَكَلَّمْ قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا قَالَ مَالِكٌ وَالْعَسِيفُ: الْأَجِيرُ، فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسًا الْأَسْلَمِيَّ أَنْ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود سے انہوں نے ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے ان دونوں نے بیان کیا دو مرد (نام نامعلوم) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑتے ہوئے آئے ایک کہنے لگا یا رسول اللہ ہمارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجیے دوسرا جو زیادہ سمجھ دار تھا کہنے لگا جی ہاں یا رسول اللہ ہم دونوں کا اللہ کی کتاب کے موافق فیصلہ کر دیجیے اور اجازت دیجئے تو میں مقدمہ کے واقعات بیان کروں (آپ نے فرمایا اچھا بیان کر) کہنے لگا ایسا ہوا میرا بیٹا اس شخص (یعنے فریق ثانی) کے پاس عسیف تھا امام مالک نے کہا یعنے نوکر تھا اس نے کیا کیا؟ اس کی جورو سے زنا کی لوگوں نے مجھ سے کہا تیرا بیٹا سنگسار ہونا چاہیئے میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی فدیہ دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا (سنگساری سے بچایا) اس کے بعد میں نے دوسرے عالموں سے جو مسئلہ پوچھا انہوں نے کہا تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور سال کے لیے ملک بدر رہوگا (کیونکہ وہ غیر محصن تھا) اور اس کی عورت البتہ سنگسار ہوگی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا سنو اس پروردگار کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا، تیری بکریاں اور لونڈی تجھ کو واپس۔ آپ نے اس کے بیٹے کو سو کوڑے لگوائے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کیا اور انیس اسلمی (صحابی) سے فرمایا تم ایسا کرو اس دوسرے

يَا أُنَيْسُ إِلَى امْرَأَةِ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

شخص کی جورو کے پاس جاؤ ف۱ اگر اقرار کرے تو اس کو سنگسار کرو ف۲ اس نے زنا کا اقرار کیا تب انہوں نے اس کو سنگسار کر ڈالا ف۳

ف۱ اس سے پوچھو اگر وہ انکار کرے تب تو تہمت لگانے والے پر حد قذف پڑے گی ف۲ انیس اس کے پاس گئے اس سے پوچھا ف۳ ترجمہ باب یہیں سے نکلا آپ نے انیس کو اس عورت کے پاس بھجوایا معلوم ہوا کہ امام کو ایسا کرنا واجب ہے نووی نے اسی کو صحیح کہا ہے بعضوں نے کہا واجب نہیں ۔

---

بَابُ مَنْ أَدَّبَ أَهْلَهُ أَوْ غَيْرَهُ دُونَ السُّلْطَانِ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ وَفَعَلَهُ أَبُو سَعِيدٍ۔

باب ۔ اگر کوئی شخص بے حاکم کی اجازت کے اپنے گھر والوں کو تنبیہ کرے ف۱ ۔ اور ابوسعید خدری رض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے ف۲ آپ نے فرمایا اگر کوئی تم میں سے نماز پڑھ رہا ہے اور سامنے سے ایک شخص گزرنا چاہے تو اس کو ہٹائے اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے وہ شیطان ہے ف۳ اور ابوسعید خدری رض ایک شخص سے لڑ چکے ہیں ف۴

ف۱ یہاں اس باب کے لانے سے یہ مقصود ہے کہ مالک کو اپنی لونڈی غلاموں کو بلا اذن امام کے حد لگانا درست ہے اس مسئلہ میں اختلاف ہے اہل حدیث اور شافعی وغیرہ نے اس کو جائز رکھا ہے لیکن حنفیہ کہتے ہیں بغیر امام یا حاکم کی اجازت کے مالک حد نہیں لگا سکتا ۔ ف۲ یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں موصولاً گذر چکی ہے ف۳ بھلا یہ کیا شرارت کہ ہٹانے سے بھی نہیں مانتا ف۴ جو نماز میں ان کے سامنے سے گذر رہا تھا یہ واقعہ بھی اوپر گذر چکا ہے کہ ابوسعید نے اس کو ایک مار لگائی تھی پھر مروان کے پاس مقدمہ گیا اس سے امام بخاری نے یہ نکالا کہ جب غیر شخص کو بے امام کی اجازت کے مارنا اور دھکیل دینا درست ہے تو آدمی اپنے غلام یا لونڈی کو بطریق اولیٰ زنا کی حد لگا سکتا ہے ۔

---

۸۲۶ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي فَقَالَ: حَبَسْتِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

ہم سے اسماعیل (بن ابی اویس) نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا (غزوہ بنی مصطلق میں) ابوبکر صدیق میرے پاس آئے اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنا سر میری ران پر رکھے (آرام فرما رہے تھے) ابوبکر کیا کہنے لگے دیکھ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ فَعَاتَبَنِي وَجَعَلَ يَطْعُنُ بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي وَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ۔

اوپر خفا ہوئے) تو نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور تمام لوگوں کو ایسی جگہ اٹکا دیا۔ جہاں نہ پانی ملتا ہے نہ کچھ (یہ کیا آفت ہے) غرض انہوں نے مجھ پر غصہ کیا اور میری کوکھ میں ہاتھ سے کونچے لگانے لگے میں ضرور تڑپتی مگر کیا کرتی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تھا اس وجہ سے نہ ہل سکی ایسا نہ ہو آپ جاگ اٹھیں) اس وقت اللہ تعالیٰ نے تیمم کی آیت اتاری ف

ف یہ حدیث اوپر کتاب التفسیر میں گزر چکی ہے باب کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ ابو بکر رض نے حضرت عائشہ کو تنبیہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت نہیں لی۔

---

۸۲۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْقَاسِمِ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ فَلَكَزَنِي لَكْزَةً شَدِيدَةً وَقَالَ: حَبَسْتِ النَّاسَ فِي قِلَادَةٍ فَبِي الْمَوْتُ لِمَكَانِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَوْجَعَنِي نَحْوَهُ، لَكَزَ وَوَكَزَ وَاحِدٌ۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ سے عمرو بن حارث نے ان سے عبدالرحمٰن بن قاسم نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا ابو بکر صدیق میرے پاس آئے انہوں نے ایک سخت گھونسا میرے لگایا اور کہنے لگے تو نے لوگوں کو ایک ہار کے لیے روک دیا، میں مرنے کے قریب ہو گئی اس قدر مجھ کو درد ہوا لیکن کیا کر سکتی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک میری ران پر تھا لکز اور وکز کے ایک معنی ہیں۔

---

## بَابُ مَنْ رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَقَتَلَهُ۔

## باب۔ جو اپنی جورو کو کسی مرد کے ساتھ زنا کرتے دیکھے اور اس کو مار ڈالے ف

ف امام بخاری نے اس کو گول گول رکھا ہے کوئی حکم بیان نہیں کیا اس مسئلہ میں اختلاف ہے جمہور علماء نے کہا کہ اس پر قصاص لازم ہے اور امام احمد اور اسحاق نے کہا کہ اگر وہ گواہ قائم کرے کہ اس کی جورو فعل شنیع کرا رہی تھی تب تو اس پر سے قصاص ساقط ہو گا اور شافعی نے کہا کہ عنداللہ وہ قتل کرنے سے گناہ گار نہ ہو گا اگر زنا کرنے والا محصن ہو لیکن ظاہر شرع میں اس پر قصاص ہو گا میں کہتا ہوں اس زمانے میں امام احمد اور اسحاق کا قول مناسب ہے اگر وہ گواہوں سے یہ ثابت کرے کہ غیر مرد اس کی جورو سے فعل شنیع کر رہا تھا یا ایسی حالت میں مارے کہ دونوں اس فعل میں مصروف

ہوں تب تو قصاص ساقط ہونا چاہیے اور نصاریٰ نے جو قانون اس ملک ہندوستان میں جاری کیا ہے اس کا بھی منشا یہی ہے کہ سخت اشتعال طبع میں قاتل سے قصاص نہیں لیا جاتا لیکن حنفیہ اور جمہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ قصاص واجب جانتے ہیں۔

---

۸۲۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ رَأَيْتُ رَجُلًا مَعَ امْرَأَتِي لَضَرَبْتُهُ بِالسَّيْفِ غَيْرَ مُصْفَحٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ، لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے ابوعوانہ نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمیر نے انہوں نے وراد سے جو مغیرہ کے منشی تھے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا سعد بن عبادہ نے کہا اگر میں اپنی جورو کے پاس کسی غیر مرد کو دیکھوں تو تلوار کی دھار سے اس کا کام کر دوں (یا اس کو زندہ نہ چھوڑوں)۔ یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے فرمایا تم سعد کی غیرت اور حمیت پر تعجب کرتے ہو اور بات یہ ہے کہ میں اس سے زیادہ غیرت دار ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھ سے بھی بڑھ کر غیرت دار ہے۔

---

## بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّعْرِيضِ۔

## باب۔ اشارے کنائے کے طور پر کوئی بات کہنا (جس کو تعریض کہتے ہیں)

۸۲۹۔ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ امْرَأَتِي وَلَدَتْ غُلَامًا أَسْوَدَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَا أَلْوَانُهَا؟ قَالَ: حُمْرٌ قَالَ: هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَأَنَّى كَانَ ذَلِكَ؟ قَالَ: أُرَاهُ عِرْقٌ نَزَعَهُ، قَالَ: فَلَعَلَّ

ہم سے اسماعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا مجھ سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار آیا (نام نامعلوم) کہنے لگا میری عورت ایک سانولا لڑکا جنی ہے ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بھلا یہ تو کہہ تیرے پاس اونٹ ہیں؟ کہنے لگا جی ہاں ہیں آپ نے فرمایا، کس رنگ کے؟ کہنے لگا سرخ رنگ کے۔ آپ نے فرمایا ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے کہنے لگا ہاں آپ نے فرمایا پھر یہ رنگ کہاں سے آیا ف۲ کہنے لگا میں سمجھتا ہوں کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا آپ نے فرمایا پھر ایسا ہی

اِبْنُكَ هٰذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ۔ ممکن ہے تیرے بیٹے کا رنگ بھی کسی رگ نے کھینچ لیا ہو۔

ف۱ یہی تعریض کی مثال ہے اس نے صاف یوں نہیں کہا کہ وہ لڑکا حرام کا ہے مطلب یہی ہے کہ میرے نطفے سے وہ لڑکا نہیں ہے کیونکہ میں گورا ہوں میرا لڑکا ہوتا تو میری طرح گورا ہوتا ف۲ جب ماں باپ دونوں سرخ رنگ کے تھے ف۳ حکیموں نے لکھا ہے کہ رنگ کے اختلاف سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ اس کا لڑکا نہیں ہے اس لیے کہ بعضے اوقات ماں باپ دونوں گورے ہوتے ہیں مگر لڑکا سانولا پیدا ہوتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ماں حمل کی حالت میں کسی سانولے مرد کو یا کالی چیز کو دیکھتی رہتی ہے اس کا رنگ بچے کے رنگ پر اثر کرتا ہے البتہ اعضا میں مناسبت ماں باپ سے ضرور ہوتی ہے مگر وہ بھی ایسی مخلوط جس کو قیافہ کا علم نہ ہو وہ نہیں سمجھ سکتا اس حدیث سے یہ نکلا کہ تعریض کے طور پر قذف کرنے میں حد نہیں پڑتی امام شافعی اور امام بخاری کا یہی قول ہے ورنہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کو حد لگاتے مالکیہ کے نزدیک باپ کے سوا اور کوئی تعریض کے ساتھ بھی قذف کرے مثلاً کسی سے یوں کہے میں زانی یا لوطی تھوڑے ہوں (یعنی تو زانی یا لوطی ہے) تو حد لازم ہوگی۔

## بَابُ كَمِ التَّعْزِيرُ وَالْأَدَبُ؟

باب۔ تنبیہ اور تعزیر (یعنی حد سے کم سزا) کتنی ہونی چاہیے ف۱

ف۱ ہمارے امام احمد اور اہل حدیث کے نزدیک تعزیر میں دس کوڑے سے زیادہ نہیں مارنا چاہیئے اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے انہوں نے کہا کہ سب سے کم جو حد ہے یعنی چالیس کوڑے غلام کے لیے اس سے ایک کم تک یعنی انتالیس کوڑے تک تعزیر ہو سکتی ہے ہماری دلیل وہ حدیثیں ہیں جو امام بخاری نے اس باب میں بیان کیں اور حنفیہ کو بھی اپنے امام کا قول اس مسئلہ میں ترک کرنا چاہئے اور حدیث پر عمل کرنا چاہیئے ان کے امام نے ایسی ہی وصیت کی ہے۔

۸۳۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، حَدَّثَنِي يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے امام لیث بن سعد نے کہا مجھ سے یزید بن ابی حبیب نے انہوں نے بکیر بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے عبدالرحمان بن جابر بن عبداللہ سے انہوں نے ابوبردہ رضؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دس کوڑوں سے زیادہ (کسی جرم میں) نہ مارنا چاہیئے مگر اللہ کی حدوں میں سے کسی حد میں۔

۸۳۱- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ سُلَيْمَانَ، حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا عُقُوبَةَ فَوْقَ عَشْرِ ضَرَبَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے فضیل بن سلیمان نے کہا ہم سے مسلم بن ابی مریم نے کہا مجھ سے عبدالرحمٰن بن جابر نے انہوں نے اس شخص سے جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا (یعنی جابر رضی اللہ عنہ یا ابوبردہ رضی اللہ عنہ سے) آپ نے فرمایا دس کوڑوں سے زیادہ حد کے سوا اور کسی جرم میں نہ ماریں گے۔

---

۸۳۲- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ حَدَّثَنِي ابْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي عَمْرٌو أَنَّ بُكَيْرًا حَدَّثَهُ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ عِنْدَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ إِذْ جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ فَحَدَّثَ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ، ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا سُلَيْمَانُ بْنُ يَسَارٍ فَقَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا بُرْدَةَ الْأَنْصَارِيَّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَجْلِدُوا فَوْقَ عَشَرَةِ أَسْوَاطٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللهِ۔

ہم سے یحییٰ بن سلیمان نے بیان کیا کہا مجھ کو عبداللہ بن وہب نے خبر دی کہا مجھ کو عمرو بن حارث نے خبر دی ان سے بکیر بن عبداللہ اشج نے بیان کیا انہوں نے کہا ایسا ہوا میں سلیمان بن یسار کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں عبدالرحمٰن بن جابر آئے انہوں نے سلیمان بن یسار کو حدیث سنائی پھر سلیمان ہماری طرف متوجہ ہوئے کہنے لگے مجھ سے عبدالرحمان ابن جابر نے بیان کیا ان سے ان کے والد (جابر بن عبداللہ انصاری) نے انہوں نے ابوبردہ انصاری سے سنا انہوں نے کہا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے دس کوڑوں سے زیادہ (کسی جرم میں) نہیں مارنے کے مگر کسی حد میں اللہ تعالیٰ کی حدوں میں سے۔

---

۸۳۳- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوِصَالِ، فَقَالَ لَهُ رِجَالٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنَّكَ يَا

ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے کہا مجھ سے ابوسلمہ نے بیان کیا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال (ملے کے روزے رکھنے) سے منع فرمایا اس پر چند مسلمان آپ سے کہنے لگے یا رسول اللہ آپ تو وصال کیا کرتے ہیں فرمایا میں

رَسُولَ اللهِ تُوَاصِلُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيُّكُمْ مِثْلِي؟ إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي، فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ: لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالْمُنَكِّلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا. تَابَعَهُ شُعَيْبٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ وَيُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

تم برابر تم میں کون شخص میری طرح ہے میں تورات کو اپنے پروردگار کے پاس رہتا ہوں وہ مجھ کو کھلا پلا دیتا ہے ف جب لوگوں نے نہ مانا اور طے کے روزے رکھنا نہ چھوڑے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ساتھ وصال کیا ایک دن پھر دوسرے دن پھر (عید کا) چاند ہو گیا آپ نے فرمایا اگر چاند نہ ہوتا تو میں اور طے کرتا یہ آپ نے لوگوں کو سزا دینے کے طور پر کیا جب انہوں نے آپ کا فرمانا نہ سنا ف۲ عقیل کے ساتھ اس حدیث کو شعیب بن ابی حمزہ اور یحییٰ بن سعید انصاری اور یونس بن یزید نے بھی زہری سے روایت کیا ف۳ اور عبدالرحمٰن بن خالد فہمی نے اس کو ابن شہاب سے روایت کیا انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے (یہ روایت آگے کتاب الاحکام میں مذکور ہو گی۔)

ف لیعنی مجھ میں ایسی قوت عطا فرما دیتا ہے جو آدمی کو کھانے پانی سے حاصل ہوتی ہے بعضوں نے کہا بہشت کا کھانا پانی مراد ہے مگر اگر یہ مراد ہو تو پھر وصال نہ رہا واللہ اعلم ف۲ یہیں سے ترجمہ باب نکلتا ہے کہ آپ نے ان کو سزا دینے کے طور پر ایک دن بھوکا رکھا پھر دوسرے دن بھوکا رکھا اتفاق سے چاند ہو گیا ورنہ آپ اور روزے رکھے جاتے۔ دیکھیں کہاں تک یہ لوگ صبر کرتے ہیں یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ صحابہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانا نہ سنا اور آپ کی حکم عدولی کی۔ یہ امر صحابہ کی شان کے خلاف ہے اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا منع فرمانا بطور حکم کے نہ تھا ورنہ صحابہ اس کے خلاف ہرگز نہ کرتے بلکہ ان پر شفقت اور مہربانی کی وجہ سے تھا جب انہوں نے یہ آسانی پسند نہ کی تو آپ نے فرمایا اچھا یوں ہی سہی اب دیکھیں کتنے دن تک تم طے کر سکتے ہو اس حدیث سے یہ نکلا کہ امام یا حاکم قول یا فعل سے جس طرح چاہے مجرم کو تعزیر دے سکتا ہے اسی طرح مالی نقصان دے کر جرمانہ وغیرہ کر کے۔ ہمارے امام ابن قیم نے اپنی کتاب القضاء میں اس کی بہت سی دلیلیں بیان کی ہیں کہ تعزیر بالمال ہماری شریعت میں درست ہے مگر حنفیہ نے اس کا انکار کیا ہے۔ ف۳ شعیب کی روایت کو خود امام بخاری نے کتاب الصیام میں اور یحییٰ بن سعید کی روایت کو ذہلی نے زہریات میں اور یونس کی روایت کو امام مسلم نے وصل کیا۔

---

۸۳۴۔ حَدَّثَنِي عَيَّاشُ بْنُ الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ

مجھ سے عیاش بن ولید نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ نے کہا ہم سے معمر بن راشد نے انہوں نے

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُمْ كَانُوا يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اشْتَرَوْا طَعَامًا جِزَافًا أَنْ يَبِيعُوهُ فِي مَكَانِهِمْ حَتَّى يُؤْوُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ۔

زہری سے انہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر رضہ سے، انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں لوگوں کو اس بات پر مار پڑتی کہ جب غلہ کے ڈھیر یوں ہی خریدیں بن ناپے اور تولے اور اس کو اسی جگہ (دوسرے کے ہاتھ) بیچ ڈالیں ہاں جب وہ غلہ اٹھا کر اپنے ٹھکانے لے جائیں (پھر بیچیں) تو کچھ سزا نہ ہوتی ف

ف اس سے یہ نکلا کہ عقود فاسدہ مثلاً سودی خرید و فروخت وغیرہ پر امام سزا دے سکتا ہے۔ اسی طرح بازار میں محتسب مقرر کر سکتا ہے ہماری شریعت میں یہ سب جرائم تعزیری ہیں۔ رستے میں غیر عورتوں کو گھورنا، ان سے ہنسی ٹھٹھا کرنا، رستے میں کوئی ایذا دہ چیز ڈالنا، مرغ بازی، پتنگ بازی، شطرنج، گنجفہ چوسر، گانا بجانا جو خلاف شرع ہو۔ حال وقال وجد لوا جد امانت میں خیانت، جعل سازی۔ دغا بازی۔ اغلام وطی خلاف وضع فطری بے رحمی حیوان۔ جادو ٹونا وغیرہ۔ نماز میں دیر کرنا۔ جماعت کا بلا عذر ترک کرنا، رمضان کا روزہ بلا عذر نہ رکھنا رمضان میں علانیہ کھانا پینا۔ ہمسایہ کی عورت پر نگاہ ڈالنا کسی شخص کو بلا وجہ شرعی ستانا علیٰ ہذا القیاس۔

٨٣٥ - حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: مَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهِ فِي شَيْءٍ يُؤْتَى إِلَيْهِ حَتَّى تُنْتَهَكَ مِنْ حُرُمَاتِ اللّٰهِ فَيَنْتَقِمُ لِلّٰهِ۔

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن مبارک نے خبر دی کہا ہم کو یونس بن یزید نے انہوں نے زہری سے کہا ہم کو عروہ نے خبر دی انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اپنی ذات کے لیے کوئی بدلہ نہیں لیا جب کبھی ایسا مقدمہ آپ کے سامنے لایا گیا (بلکہ معاف کر دیا درگذر کی) البتہ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کا کوئی مرتکب ہوتا تو اس سے خاص اللہ کی رضامندی کے لیے بدلہ لیتے۔

بَابُ مَنْ أَظْهَرَ الْفَاحِشَةَ وَاللَّطْخَ وَالتُّهْمَةَ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ۔

باب۔ اگر کسی شخص کی بے حیائی بے شرمی اور آلودگی پر گواہ نہ ہوں پر قرائن سے یہ امر کھل جائے۔

ف یعنی وہ بات بہت مشہور ہو پر قاعدہ کا ثبوت نہ ہو مطلب امام بخاری کا یہ ہے کہ ایسی حالت میں اس کو سزا دینا درست نہیں کیونکہ یہ مسئلہ قانون اور شرع دونوں میں مسلم ہے کہ شبہ کا فائدہ مجرم کو ملتا ہے اور

جب تک جرم کا باضابطہ ثبوت نہ ہو سزا نہیں دی جاسکتی۔

۸۳۶ - حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ الزُّهْرِيُّ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ شَهِدْتُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ وَأَنَا ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ، فَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ زَوْجُهَا: كَذَبْتُ عَلَيْهَا إِنْ أَمْسَكْتُهَا، قَالَ: فَحَفِظْتُ ذَلِكَ مِنَ الزُّهْرِيِّ إِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا، فَهُوَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ كَذَا وَكَذَا كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ فَهُوَ وَسَمِعْتُ الزُّهْرِيَّ يَقُولُ جَاءَتْ بِهِ لِلَّذِي يُكْرَهُ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہ زہری نے سہل بن سعد صحابی سے یوں روایت کی میں اس وقت موجود تھا جب (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں) جورو اور خاوند میں لعان ہوا (یعنی عویمر عجلانی اور اس کی جورو خولہ میں) لعان کے بعد آپ نے جورو خاوند میں جدائی کر دی پھر خاوند کہنے لگا یا رسول اللہ اگر اب میں اس عورت کو رکھوں تو جیسے میں نے اس پر جھوٹ باندھا۔ سفیان نے کہا میں نے اس حدیث میں زہری سے سن کر یا د بھی رکھا کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کے بعد یہ فرمایا۔ دیکھو اگر اس عورت کا بچہ اس اس شکل کا پیدا ہوا تب تو خاوند سچا ہے (جورو نے حرام کاری کرائی ہے) اور اگر اس اس شکل کا ما فنی کی طرح سرخ رنگ کا پیدا ہوا تو خاوند جھوٹا ہے۔ سفیان کہتے تھے میں نے زہری سے سنا پھر وہ عورت بری طرح کا بچہ جنی ف۱

ف۱ یعنی اس مرد کی طرح جس سے تہمت لگائی تھی۔ باوجود اس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو رجم نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ قرائن پر کوئی حکم نہیں دیا جا سکتا جب تک باضابطہ ثبوت نہ ہو۔

---

۸۳۷ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ ذَكَرَ ابْنُ عَبَّاسٍ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ عَبْدُ اللهِ ابْنُ شَدَّادٍ: هِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ رَاجِمًا امْرَأَةً عَنْ غَيْرِ بَيِّنَةٍ، قَالَ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ أَعْلَنَتْ۔

ہم سے علی بن عبداللہ مدینی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابو الزناد نے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے کہا ابن عباس نے لعان کرنے والوں کا فیصلہ بیان کیا تو عبداللہ بن شداد نے پوچھا کیا یہ عورت وہی تھی جس کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر میں کسی عورت کو بن گواہوں کے رجم کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو کرتا ابن عباس نے کہا نہیں یہ عورت دوسری تھی جس کا فاحشہ پن کھل

گیا تھا۔

۸۳۸- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ وَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُو أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ أَهْلِهِ رَجُلًا، فَقَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا إِلَّا لِقَوْلِي، فَذَهَبَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ هِيَ الَّتِي قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ، فَقَالَ: لَا، تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ السُّوءَ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید انصاری نے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے ابن عباس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لعان کا مذکور ہوا تو عاصم بن عدی (عجلانی) نے ایک بات کہی (جس میں شیخی نکلتی تھی) پھر ایسا ہوا کہ انہی کی قوم (بنی عجلان) کا ایک شخص (عویمر نامی) ان کے پاس آیا اس کا شکوہ یہی تھا کہ اس نے اپنی جورو (خولہ) کے ساتھ ایک غیر مرد وا پایا، عاصم نے کہا میں نے جو بڑی بات منہ سے نکالی تھی اسی وجہ سے اس بلا میں بتلا ہوا، خیر عاصم اس شخص کو اپنے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور آپ سے یہ قصہ بیان کیا کہ اس نے اپنی جورو کے ساتھ ایک غیر مرد وے کو دیکھا یہ شخص (یعنی جورو کا خاوند) زرد رنگ دبلا پتلا، سیدھے بال والا تھا اور جس شخص سے تہمت کی تھی وہ گندمی رنگ موٹا تازہ پُر گوشت آدمی تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی یا اللہ جو اصل حال ہے وہ ہم پر کھول دے پھر اس کی جورو ایک بچہ جنی جس کی صورت اس مرد وے سے ملتی تھی جس سے تہمت لگائی گئی تھی آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جورو اور خاوند میں لعان کرا دیا یہ حدیث سن کر ایک شخص (عبداللہ بن شداد) نے ابن عباس سے پوچھا کیا یہ وہی عورت تھی جس کی نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اگر میں بن گواہوں کے کسی کو سنگسار کرنے والا ہوتا تو اس عورت کو کرتا ابن عباس نے کہا نہیں یہ تو ایک دوسری عورت تھی جس کی بدچلنی مسلمانوں

میں کھل گئی تھی ف

ف اس کے اوضاع اور اطوار سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ فاحشہ ہے۔

بَابُ رَمْيِ الْمُحْصَنَاتِ۔ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔ وَقَوْلِ اللَّهِ۔ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَأْتُوا۔ الْآيَةَ۔

باب۔ پاکدامن عورتوں کو تہمت لگانا سخت گناہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ نور میں) فرمایا جو لوگ پاک دامن آزاد عورتوں کو تہمت لگاتے ہیں پھر چار گواہ (رویت کے) نہیں لاتے ان کو اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی گواہی کبھی منظور نہ کرو یہی بدکار لوگ ہیں ہاں جو ان میں سے اس کے بعد توبہ کرلیں اور نیک چلن ہو جائیں تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے بے شک جو لوگ پاکدامن آزاد بھولی بھالی ایمان دار عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں وہ دنیا اور آخرت (دونوں جگہ) ملعون ہوں گے اور ان کو ملعون (ہونے کے سوا) بڑا عذاب بھی ہوگا۔ اور اسی (سورت میں) اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو لوگ اپنی جوروں پر تہمت لگاتے ہیں اور ان کے پاس گواہ نہیں ہیں اخیر آیت تک۔

۸۳۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَأَكْلُ الرِّبَا وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ

ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ اویسی نے بیان کیا کہا ہم سے سلیمان بن بلال نے انہوں نے ثور بن زید سے انہوں نے ابوالغیث (سالم) سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا سات تباہ کرنے والے گناہوں سے بچے رہو لوگوں نے عرض کیا وہ کون سے گناہ ہیں! آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کرنا جادو کرنا، جس جان کو مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق مارنا ف۲، سود کھانا، یتیم کا مال ناحق اڑا جانا، کافروں کے مقابلہ

وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ

سے (جب وہ دو چند سے زیادہ نہ ہوں) بھاگنا مسلمان آزاد بھولی بھالی پاکدامن عورتوں پر تہمت لگانا ف۲

ف حق سے مارے تو گناہ نہیں مثلاً قصاص وغیرہ میں ف۲ حافظ نے کہا اس حدیث میں کبیرہ گناہ سات ہی مذکور ہیں لیکن دوسری حدیثوں سے اور بھی کبیرہ گناہ ثابت ہیں جیسے ہجرت کرکے پھر توڑ ڈالنا، زنا چوری، جھوٹی قسم، والدین کی نافرمانی، حرم میں بے حرمتی، شراب خواری، جھوٹی گواہی چغل خوری، پیشاب سے احتیاط نہ کرنا، مال غنیمت میں خیانت کرنا، امام پر بغاوت کرنا جماعت سے الگ ہو جانا قسطلانی نے کہا جھوٹ بولنا، اللہ کے عذاب سے بے ڈر ہو جانا، غیبت کرنا، اللہ کی رحمت سے ناامید ہو جانا۔ شیخین (یعنے ابوبکر صدیق رضہ اور عمر رضہ) کو برا کہنا، عہد شکنی کرنا، کبیرہ گناہ کی تعریف کیا ہے اس میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا ہے جس پر کوئی حد مقرر ہوئی، بعضوں نے کہا جس پر قرآن یا حدیث میں وعید آئی۔

---

## بَابُ قَذْفِ الْعَبِيدِ۔

باب۔ غلام لونڈی کو زنا کی (ناحق) تہمت لگانا (بڑا گناہ ہے)

۸۴۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنِ ابْنِ أَبِي نُعْمٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ قَذَفَ مَمْلُوكَهُ وَهُوَ بَرِيءٌ مِمَّا قَالَ جُلِدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحیی بن سعید قطان نے انہوں نے فضیل بن غزوان سے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی نعم سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا میں نے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی اپنے غلام یا لونڈی کو (بدکاری کی) تہمت لگائے حالانکہ وہ اس سے پاک ہو تو قیامت کے دن اس کو کوڑے پڑیں گے ف

ف گو دنیا میں اپنے غلام یا لونڈی پر زنا کی تہمت لگانے سے حد قذف نہیں پڑتی۔ مگر آخرت میں اس کو سزا ملے گی۔

---

## بَابٌ هَلْ يَأْمُرُ الْإِمَامُ رَجُلًا فَيَضْرِبُ الْحَدَّ غَائِبًا عَنْهُ وَقَدْ فَعَلَهُ عُمَرُ۔

باب۔ اگر امام کسی شخص کو حکم کرے جا فلانے شخص کو حد لگا جو غائب ہو (یعنی امام کے پاس موجود نہ ہو) حضرت عمر رضہ نے ایسا کیا ہے ف۱

ف۱ اس کو سعید بن منصور نے نکالا۔

٨٤١- حدثنا محمد بن يوسف حدثنا ابن عيينة عن الزهري، عن عبيد الله بن عبد الله بن عتبة عن أبي هريرة وزيد بن خالد الجهني قالا: جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: أنشدك الله إلا قضيت بيننا بكتاب الله فقام خصمه وكان أفقه منه فقال: صدق، اقض بيننا بكتاب الله، وائذن لي يا رسول الله، فقال النبي صلى الله عليه وسلم: قل، فقال: إن ابني كان عسيفا في أهل هذا فزنى بامرأته فافتديت منه بمائة شاة وخادم وإني سألت رجالا من أهل العلم فأخبروني أن على ابني جلد مائة وتغريب عام وأن على امرأة هذا الرجم فقال والذي نفسي بيده لأقضين بينكما بكتاب الله المائة والخادم رد عليك وعلى ابنك جلد مائة وتغريب عام، ويا أنيس اغد على امرأة هذا فسلها، فإن اعترفت فارجمها فاعترفت فرجمها۔

ہم سے محمد بن یوسف فریابی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے۔ انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے، انہوں نے ابوہریرہ رضؓ اور زید بن خالد جہنی سے ان دونوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک گنوار (نام نامعلوم) آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں ہم لوگوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کر دیجئے یہ سن کر اس کا دشمن (فریق مقابل) کھڑا ہوا وہ ذرا اس کی نسبت سمجھ دار تھا اس نے کہا یا رسول اللہ سچ کہتا ہے بیشک میرا اور اس کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کر دیجئے اور اجازت دیجئے (تو میں مقدمہ کے واقعات بیان کروں) آپ نے فرمایا اچھا بیان کر کہنے لگا میرا بیٹا (نام نامعلوم) اس کے گھر میں کام کاج کے لیے نوکر تھا اس نے کیا کیا اس کی جورو سے زنا کی (اس نے میرے بیٹے کو پکڑا) میں نے (اس کو) سو بکریاں اور ایک بردہ دے کر اپنے بیٹے کو چھڑا لیا پھر جو میں نے عالموں سے مسئلہ پوچھا تو انہوں نے کہا میرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک برس کے لیے خارج البلد ہوگا (یعنی دیس کے باہر کیا جائے گا) اور اس کی عورت سنگسار ہوگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر فرمایا قسم اس پروردگار کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تم دونوں کا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا تو نے جو سو بکریاں بردے سمیت اس کو دی ہیں وہ سب پھیر لے تیرے بیٹے پر سو کوڑے پڑیں گے اور ایک برس کے لیے جلا وطن ہوگا اور انیس تو ایسا کر کل صبح اس دوسرے شخص کی جورو کے پاس جاؤ اگر وہ زنا کا اقرار کرے

تب اس کو رجم کرا نیس اس کے پاس گئے اس نے زنا کا اقرار کیا انیس نے اس کو رجم کر ڈالا ف۳

ف۱ سمجھ داری اس سے معلوم ہوئی کہ اس نے واقعات مقدمہ بیان کرنے کے لیے آپ سے اجازت چاہی ف۲ اس سے کہہ کہ فلاں شخص نے تجھ پر زنا کی تہمت لگائی ہے اب تو کیا چاہتی ہے ف۳ اسی مضمون کا ایک ترجمہ باب پہلے گزر چکا ہے اور بعضوں نے دونوں میں کچھ خفیف فرق کیا ہے تاکہ تکرار نہ ہو۔

---

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بہت مہربان ہے رحم والا

# كتاب الدّيات

# کتاب دیتوں کے بیان میں ف

قَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ

اور اللہ تعالیٰ نے (سورۂ مائدہ میں) فرمایا جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر مار ڈالے اس کا بدلہ دوزخ ہے اخیر آیت تک ف۲

ف۱ امام بخاری نے اس باب میں قتل عمد کا بھی بیان کیا جس میں قصاص لازم ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ قتل عمد میں بھی جب وارث قصاص معاف کر دیں اور دیت پر راضی ہو جائیں تو دیت دلائی جاتی ہے ف۲ اب اس کی توبہ قبول ہے یا نہیں، اس مسئلہ کا ذکر اوپر ہو چکا ہے لیکن اہل سنت والجماعت کا اس پر اتفاق ہے کہ خلود سے اس آیت میں بہت دنوں تک رہنا مراد ہے نہ ہمیشہ رہنا کیونکہ ہمیشہ تو دوزخ میں وہی رہے گا جو کافر مرے گا بعضوں نے کہا جو مسلمان کو اسلام کی وجہ سے مارے اس آیت میں وہی مراد ہے ایسا شخص تو کافر ہی ہوگا وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔

---

۸۴۲۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ الذَّنْبِ أَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ:

ہم سے قتیبہ ابن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے جریر بن عبدالحمید نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے کہا عبداللہ بن مسعود رض نے کہا ایک شخص (خود عبداللہ بن مسعود رض) نے عرض کیا یا رسول اللہ، اللہ

أَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ أَنْ تُزَانِيَ بِحَلِيلَةِ جَارِكَ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ تَصْدِيقَهَا- وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللّٰهِ إِلٰهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ وَمَنْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ الْآيَة

کے نزدیک سب سے بڑا گناہ کونسا ہے آپ نے فرمایا اللہ کے برابر والا کسی اور کو بنانا حالاں کہ اللہ ہی نے تجھ کو پیدا کیا ف اس نے پوچھا پھر کونسا گناہ؟ آپ نے فرمایا اپنی اولاد کو اس ڈر سے مار ڈالنا کہ اس کو کھلانا پلانا پڑے گا۔ پوچھا پھر کونسا گناہ فرمایا اپنے پڑوسی کی جورو سے حرام کاری کرنا پھر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس کی تصدیق اتاری (سورہ فرقان میں) فرمایا اور وہ لوگ جو اللہ کے سوا دوسرے کو خدا نہیں پکارتے اور جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق نہیں مارتے نہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی ایسا کام کرے گا وہ عذاب میں گرفتار ہوگا

ف وہی خالق ہے اس کو بھول جانا کیسی نمک حرامی ہے۔

---

۸۴۳- حَدَّثَنَا عَلِيٌّ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا

ہم سے علی بن الجعد نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید بن عمرو بن سعید بن عاص نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا دین برابر کشادہ رہتا ہے (اس کو ہر وقت مغفرت کی امید رہتی ہے) جب تک ناحق خون نہ کرے ف۔

ف جہاں ناحق خون کیا تو مغفرت کا دائرہ تنگ ہو جاتا ہے۔

---

۸۴۴- حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَعْقُوبَ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ مِنْ وَرْطَاتِ الْأُمُورِ الَّتِي لَا مَخْرَجَ لِمَنْ أَوْقَعَ نَفْسَهُ فِيهَا سَفْكَ الدَّمِ الْحَرَامِ

مجھ سے احمد بن یعقوب نے بیان کیا کہا ہم سے اسحاق بن سعید نے کہا میں نے اپنے والد سے سنا وہ عبداللہ بن عمرؓ سے نقل کرتے تھے انہوں نے کہا ہلاکت کا بھنور جس میں گرے بعد پھر نکلنے کی امید نہیں ہے وہ خون ناحق کرنا ہے جس کو اللہ نے

بِغَيْرِ حِلِّهِ. حرام کیا۔

۸۴۵- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ

ہم سے عبیداللہ بن موسٰی نے بیان کیا انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود رض سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن پہلے آپس کے خون خرابے کا فیصلہ کیا جائے گا ف

ف پہلے حضرت خاتون جنت اپنے دونوں صاحب زادوں امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کے خون کا دعویٰ کریں گی جیسے دوسری روایت میں ہے یہ اس کے خلاف نہیں ہے کہ پہلے نماز کی پرسش ہوگی کیونکہ نماز حقوق اللہ میں ہے اور خون حقوق العباد میں۔ مطلب یہ ہے کہ حقوق اللہ میں پہلے نماز کی اور حقوق العباد میں پہلے خون کی پرسش ہوگی۔

۸۴۶- حَدَّثَنَا عَبْدَانُ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّ عُبَيْدَ اللهِ بْنَ عَدِيٍّ حَدَّثَهُ أَنَّ الْمِقْدَادَ ابْنَ عَمْرٍو الْكِنْدِيَّ حَلِيفَ بَنِي زُهْرَةَ حَدَّثَهُ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ لَقِيتُ كَافِرًا فَاقْتَتَلْنَا فَضَرَبَ يَدِي بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا ثُمَّ لَاذَ بِشَجَرَةٍ وَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلّٰهِ آقْتُلُهُ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تَقْتُلْهُ، قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنَّهُ طَرَحَ إِحْدَى يَدَيَّ، ثُمَّ قَالَ ذٰلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا آقْتُلُهُ؟ قَالَ: لَا تَقْتُلْهُ

ہم سے عبدان نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن مبارک نے کہا ہم کو یونس نے خبر دی انہوں نے زہری سے کہا مجھ سے عطاء بن یزید نے بیان کیا ان سے عبیداللہ بن عدی بن خیار نے ان سے مقداد بن عمرو کندی نے جو بنی زہرہ کے حلیف تھے وہ بدر کی جنگ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ اگر میں ایک کافر سے مقابلہ کروں اس سے لڑائی شروع ہو وہ تلوار سے میرا ہاتھ اڑا دے پھر ایک درخت کی آڑ لے کر کہنے لگے میں اللہ کا تابعدار بن گیا (مسلمان ہوگیا) کیا ایسا کہنے پر بھی میں اس کو قتل کرسکتا ہوں آپ نے فرمایا نہیں اس کو قتل نہ کر۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو بڑی شکل ہے) اس نے میرا ایک ہاتھ اڑا دیا (مجھ کو لنجہ کر دیا) اب ایسا کرنے کے بعد (اپنے بچانے کیلئے) کہتا ہے میں خدا کے لیے مسلمان ہوگیا۔ کیا میں اس کو قتل کرسکتا

فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ وَأَنْتَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ، وَقَالَ حَبِيبُ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمِقْدَادِ: إِذَا كَانَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ يُخْفِي إِيمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَأَظْهَرَ إِيمَانَهُ فَقَتَلَهُ فَكَذَلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخْفِي إِيمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ۔

ہوں۔ آپ نے فرمایا نہیں اس کو قتل نہ کر اگر تو اس کو (اسلام لانے کے بعد) قتل کرے گا تو وہ تو ایسا ہو جائے گا جیسا تو اس کے قتل کرنے سے پہلے تھا (یعنی مظلوم معصوم الدم) اور تو ایسا ہو جائے جیسا وہ تھا اسلام لانے سے پہلے (یعنی مباح الدم) ف اور حبیب بن ابی عمرہ نے سعید بن جبیر سے روایت کیا انہوں نے ابن عباس رض سے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مقداد بن اسود رض سے فرمایا جب کافروں کے ساتھ ایک مومن آدمی ہو جو (ڈر کے مارے) اپنا ایمان ان سے چھپاتا ہو (تقیہ کرتا ہو) پھر وہ ایمان ظاہر کر دے اور تو اس کو مار ڈالے (یہ کیونکر درست ہوگا) خود تو بھی مکہ میں پہلے اپنا ایمان چھپاتا تھا۔

ف کیونکہ مسلمان کے قتل کرنے کی وجہ سے تیرا خون کرنا درست ہو جائے گا اس کے قصاص میں۔ بعضوں نے کہا یہ تغلیظاً فرمایا کیونکہ مسلمان اگر کافر کو اسلام لانے کے بعد بھی کسی تاویل سے مار ڈالے مثلاً یہ سمجھ کر وہ جان کے ڈر سے مسلمان ہوا ہے دل سے نہیں ہوا ہے تو اس کا مار ڈالنا درست ہوگا جب بھی مسلمان مباح الدم نہ ہوگا اور یہ حدیث سے ثابت ہے کہ اسامہ بن زید نے ایک کافر کو لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد مار ڈالا تھا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسامہ رض سے قصاص نہیں لیا۔

---

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى۔ وَمَنْ أَحْيَاهَا۔ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ حَرَّمَ قَتْلَهَا إِلَّا بِحَقٍّ حَيِيَ النَّاسُ مِنْهُ جَمِيعًا۔

باب۔ اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مائدہ میں) یوں فرمانا جس نے مرتے کو بچا لیا اس نے گویا سب لوگوں کی جان بچا لی۔ ابن عباس رض نے کہا ف۱ مَنْ اَحْيَاهَا کا معنے یہ ہے جس نے ناحق خون کرنا حرام رکھا گویا سب لوگوں کی جان بچالی ف۲

ف۱ اس کو ابن ابی حاتم نے وصل کیا ف۲ اس لیے کہ خون ناحق ایک کرے یا ہزار کرے گناہ میں برابر ہیں اور جس نے ناحق خون سے پرہیز کیا تو گویا سب لوگوں کی جان بچائی۔

---

۸۴۷۔ حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ: حَدَّثَنَا

ہم سے قبیصہ بن عقبہ نے بیان کیا کہا ہم سے

سُفْيَانُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْهَا۔

سفیان بن عیینہ نے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جب (دنیا میں) کہیں کوئی (ناحق) خون ہوتا ہے تو آدم کے پہلے بیٹے قابیل پر اس کے گناہ کا ایک حصہ ڈالا جاتا ہے ف

ف کیونکہ اسی نے دنیا میں ناحق خون کی بنیاد ڈالی اور جو کوئی بُرا طریقہ قائم کرے تو قیامت تک جو جو اس پر عمل کرتا رہے گا اس کے گناہ کا ایک حصہ اس کے کرنے والے پر پڑتا رہے گا جیسے دوسری حدیث میں ہے۔

---

۸۴۸- حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ وَاقِدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَنِي عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

ہم سے ابوالولید نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا مجھ کو واقد بن عبداللہ نے خبر دی انہوں نے اپنے والد (محمد بن زید بن عبداللہ بن عمرؓ) سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا کہیں ایسا نہ کرنا میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر بن جاؤ ف

ف معلوم ہوا مسلمان کا قتل آدمی کو کفر کے قریب کر دیتا ہے یا وہ قتل مراد ہے جو حلال جان کر ہو اس سے تو کافر ہی ہو جائے گا۔

---

۸۴۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا زُرْعَةَ ابْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔ رَوَاهُ أَبُو بَكْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے غندر (محمد بن جعفر) نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے علی بن مدرک سے کہا میں نے ابوزرعہ سے سنا جو عمرو بن جریر کے بیٹے تھے انہوں نے اپنے دادا جریر بن عبداللہ بجلی سے انہوں نے کہا حجۃ الوداع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ذرا لوگوں کو تو خاموش کر (جب جریرؓ نے ان کو خاموش کیا تو) آپ نے فرمایا، دیکھو میرے بعد ایک دوسرے کی گردن مار کر کافر نہ بن جانا اس حدیث کو ابوبکرہؓ اور ابن عباسؓ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

صحابیوں نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے (ان کی روایتیں کتاب الحج میں گزر چکی ہیں)

---

۸۵۰۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فِرَاسٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ الْيَمِينُ الْغَمُوسُ، شَكَّ شُعْبَةُ، وَقَالَ مُعَاذٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ: الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ أَوْ قَالَ وَقَتْلُ النَّفْسِ۔

مجھ سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے فراس بن یحییٰ سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بڑے بڑے گناہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ماں باپ کو ستانا یا عمدًا جھوٹی قسم کھانا یہ شعبہ کا شک ہے اور معاذ بن معاذ عنبری نے کہا (اس کو اسمٰعیلی نے وصل کیا) ہم سے شعبہ نے بیان کیا اس روایت میں یوں ہے کہ بڑے گناہ یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا اور عمدًا جھوٹی قسم کھانا اور ماں باپ کو ستانا یا یوں کہا خون کرنا۔

---

۸۵۱۔ حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ سَمِعَ أَنَسًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْكَبَائِرُ ح وَحَدَّثَنَا عَمْرٌو: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ ابْنِ أَبِي بَكْرٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَكْبَرُ الْكَبَائِرِ الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَوْلُ الزُّورِ أَوْ قَالَ وَشَهَادَةُ الزُّورِ۔

مجھ سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا کہا ہم کو عبد الصمد بن وارث نے خبر دی کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے عبید اللہ بن ابی بکر نے بیان کیا انہوں نے انس سے سنا انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دوسری سند اور امام بخاری نے کہا مجھ سے عمرو بن مرزوق نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے عبید اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بڑے سے بڑے گناہ یہ ہیں اللہ کے ساتھ شریک کرنا، خون کرنا، ماں باپ کو ستانا جھوٹ بولنا یا یوں فرمایا جھوٹی گواہی دینا۔

٨٥٢- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ: حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ: حَدَّثَنَا أَبُو ظَبْيَانَ قَالَ سَمِعْتُ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ يُحَدِّثُ قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحُرَقَةِ مِنْ جُهَيْنَةَ قَالَ فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ قَالَ وَلَحِقْتُ أَنَا وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ قَالَ فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، قَالَ فَكَفَّ عَنْهُ الْأَنْصَارِيُّ فَطَعَنْتُهُ بِرُمْحِي حَتّٰى قَتَلْتُهُ، قَالَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَقَالَ لِي يَا أُسَامَةُ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ: قُلْتُ، يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا كَانَ مُتَعَوِّذًا، قَالَ أَقَتَلْتَهُ بَعْدَ أَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا عَلَيَّ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ أَنِّي لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ الْيَوْمِ۔

ہم سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم سے ہشیم نے کہا ہم کو حصین بن عبدالرحمان نے کہا ہم سے ابوظبیان (حصین بن جندب) نے بیان کیا کہا میں نے اسامہ بن زید بن حارثہ سے سنا وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو حرقہ قبیلے کی طرف بھیجا جو جہینہ قبیلے کی ایک شاخ ہے (یہ واقعہ رمضان ۸ھ یا ۷ھ ہجری کا ہے) اسامہ کہتے ہیں ہم نے صبح سویرے ان پر حملہ کیا اور ان کو شکست دی اور ہوا یہ کہ میں اور ایک انصاری آدمی (نام نامعلوم) دونوں نے ان میں کے ایک کافر (مرداس بن عمرو) پر حملہ کیا جب ہم نے اس کو گھیر لیا (وہ سمجھا کہ اب بچ نہیں سکتا) تو لا الٰہ الا اللہ کہنے لگا انصاری تو علیحدہ ہو گیا لیکن میں نے اس کو برچھے سے مار کر مار ڈالا جب ہم مدینہ پہنچے تو یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوئی آپ نے مجھ سے پوچھا، اسامہ کیا تو نے اس کو لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد مار ڈالا میں نے کہا یا رسول اللہ! اس نے اپنی جان بچانے کے لئے کلمہ پڑھا تھا (دل سے ایمان نہیں لایا تھا) آپ نے فرمایا تو نے اس کو لا الٰہ الا اللہ کہنے کے بعد مار ڈالا برابر یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے آرزو کی کاش میں اس سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا بلکہ اسی دن مسلمان ہوا ہوتا کہ لگے گناہ میرے اوپر نہ رہتے[1]

[1] دوسری روایت میں یوں ہے کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھا تھا مطلب یہ ہے کہ دل کا حال اللہ کو معلوم ہے جب اس نے زبان سے کلمہ توحید پڑھا تو اس کو چھوڑ دینا تھا مسلمان سمجھنا تھا۔

---

٨٥٣- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ عَنْ أَبِي الْخَيْرِ عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے یزید بن ابی حبیب نے انہوں نے ابوالخیر (مرثد بن عبداللہ) سے

ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ: إِنِّي مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِينَ بَايَعُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَايَعْنَا عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللّٰهُ وَلَا نَنْتَهِبَ وَلَا نَعْصِيَ بِالْجَنَّةِ إِنْ فَعَلْنَا ذٰلِكَ فَإِنْ غَشِينَا مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا كَانَ قَضَاءُ ذٰلِكَ إِلَى اللّٰهِ۔

انہوں نے عبدالرحمٰن بن عیلہ صنابحی سے انہوں نے عبادہ بن صامت رضؓ سے انہوں نے کہا میں ان نقیبوں میں تھا جنہوں نے (لیلۃ العقبہ منا میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی ہم نے ان باتوں پر آپ سے بیعت کی تھی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے چوری نہیں کریں گے زنا نہیں کریں گے جس جان کا مارنا اللہ نے حرام کیا ہے اس کو نہیں ماریں گے نہ لوٹ مچائیں گے نہ اللہ کی نافرمانی کریں گے اس کے بدل ہم کو بہشت ملے گی، اگر ان گناہوں میں کوئی گناہ ہم سے ہو جائے تو اس کا فیصلہ اللہ کے اختیار میں ہے (چاہے عذاب کرے چاہے معاف کر دے)

---

۸۵۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا، رَوَاهُ أَبُو مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا کہا ہم سے جویریہ نے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص ہم (مسلمان) پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی مسلمان نہیں ہے) ف اس حدیث کو ابو موسیٰ اشعری رضؓ نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ف۲

ف اگر مباح سمجھ کر اٹھاتا ہے تو کافر ہو گیا اور جو مباح نہیں سمجھتا تو کافر تو نہیں ہوا، پر کافروں کا سا کام کیا اس لیے تغلیظاً اس کو فرمایا کہ وہ بھی مسلمان نہیں ہے۔ ف۲ یہ روایت کتاب الفتن میں موصولاً مذکور ہو گی۔

---

۸۵۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ وَيُونُسُ عَنِ

ہم سے عبدالرحمٰن بن مبارک نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے کہا ہم سے ایوب سختیانی اور یونس نے ان دونوں نے امام حسن بصری سے انہوں نے

الْحَسَنِ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: ذَهَبْتُ لِأَنْصُرَ هَذَا الرَّجُلَ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرَةَ فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ؟ قُلْتُ: أَنْصُرُ هَذَا الرَّجُلَ، قَالَ: ارْجِعْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ.

احنف بن قیس سے انہوں نے کہا میں (گھر سے) نکلا اس نیت سے کہ ان صاحب (یعنے حضرت علیؓ) کی مدد کروں (جنگ جمل میں) رستے میں مجھ کو ابو بکرہ (صحابی) ملے اور پوچھا کہو کیا قصد ہے میں نے کہا حضرت علیؓ کی مدد کو جاتا ہوں انہوں نے کہا نہیں اپنے گھر لوٹ جا کیوں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر بھڑ جائیں (ایک دوسرے کو مارنے لگیں) تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہوں گے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ قاتل تو خیر دوزخی ہوگا مگر مقتول کا کیا قصور؟ (وہ کیوں دوزخی ہونے لگا) آپ نے فرمایا آخر وہ بھی اپنے ساتھی کو مارنے کی فکر میں تھا ف

ف مگر اتفاق سے یہ موقع اس کو نہ ملا خود مارا گیا حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جب بلاوجہ شرعی ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو مارنے کی نیت کرے لیکن حضرت علی رضؓ کی لڑائی ایسی نہ تھی وہ بوجہ شرعی تھی اس لیے ابو بکرہ کی رائے صحیح نہ تھی احنف نے پھر اس کے بعد ابو بکرہ رضؓ کی رائے پر عمل نہیں کیا اور سب جنگوں میں حضرت علی کے ساتھ رہے یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے۔

---

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى ط الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثَى بِالْأُنْثَى، فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ ذَلِكَ تَخْفِيفٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ فَمَنِ اعْتَدَى بَعْدَ ذَلِكَ فَلَهُ عَذَابٌ أَلِيمٌ۔

باب۔ اللہ تعالیٰ کا (سورہ بقرہ میں) فرمانا مسلمانو جو لوگ تم میں قتل کیے جائیں ان کا قصاص لینا تم پر فرض کیا گیا ہے، آزاد آزاد کے بدل مارا جائے اور غلام، غلام کے بدل عورت عورت کے بدل پھر جس قاتل کو اس کے بھائی کی (یعنے مقتول کے وارث) کی طرف سے قصاص کا کوئی حصہ معاف کر دیا جائے تو معاف کرنے والا دستور کے موافق قاتل سے دیت مانگے اور قاتل کو چاہئیے کہ اچھی طرح سے دیت ادا کرے یہ معافی اور دیت کی تجویز تمہارے مالک کی طرف سے تم پر ایک آسانی اور مہربانی ہے اب اس کے بعد بھی جو کوئی زیادتی کرے ف تو

اس کو تکلیف کا عذاب ہوگا ف۲

ف۱ دیت لے کر پھر قاتل کو ستائے یا مار ڈالے ف۲ امام بخاری نے اس باب میں صرف آیت قرآنی پر اکتفا کی کوئی حدیث بیان نہیں کی۔

---

بَابُ سُؤَالِ الْقَاتِلِ حَتَّى يُقِرَّ وَالإِقْرَارِ فِي الْحُدُودِ۔

باب۔ حاکم کا قاتل سے پوچھنا (دریافت کرنا) یہاں تک کہ وہ اقرار کرے اور حدوں میں اقرار کرنا۔

۸۵۶۔ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ، فَقِيلَ لَهَا مَنْ فَعَلَ بِكِ هَذَا فُلاَنٌ أَوْ فُلاَنٌ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتَّى أَقَرَّ بِهِ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ

ہم سے حجاج بن منہال نے بیان کیا کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے ایسا ہوا ایک یہودی (نام نامعلوم) نے ایک چھوکری کا سر دو پتھروں میں کچل ڈالا لوگوں نے اس چھوکری سے پوچھا ف۱ تجھ کو فلاں شخص نے مارا یا فلاں شخص نے مارا (اس نے کچھ جواب نہ دیا) یہاں تک کہ اس یہودی کا نام لیا ف۲ آخر وہ یہودی گرفتار ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا آپ اس سے پوچھتے رہے یہاں تک کہ اس نے خون کا اقبال کیا آخر اس کا سر بھی پتھر سے کچلا گیا ف۳

ف۱ ابھی اس میں کچھ جان باقی تھی ف۲ تب اس نے اشارے سے کہا ہاں اس نے مارا ہے ف۳ اس حدیث سے حنفیہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں قصاص ہمیشہ تلوار سے لیا جائے گا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ مرد عورت کے بدل قتل کیا جائے گا۔

---

بَابُ إِذَا قَتَلَ بِحَجَرٍ أَوْ بِعَصًا

باب۔ اگر کسی نے پتھر یا لکڑی سے خون کیا ف۱

ف۱ امام بخاری نے باب کا ترجمہ گول رکھا کیونکہ اس میں اختلاف ہے کہ ایسی صورت میں قاتل کو بھی پتھر یا لکڑی سے قتل کریں گے یا تلوار سے حنفیہ کہتے ہیں ہمیشہ قصاص تلوار سے لیا جائے گا اور جمہور کہتے ہیں جس طرح قاتل نے قتل کیا ہے اس طرح بھی قصاص لے سکتے ہیں باب کی حدیث سے امام ابوحنیفہ کا وہ قول بھی رد ہوتا ہے کہ پتھر یا لکڑی سے مارنا قتل عمد نہیں ہے اس میں قصاص لازم نہ ہوگا بلکہ دیت لازم ہوگی کیونکہ یہ قتل شبہ عمد ہے۔ جمہور علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں جب ایسی چیز سے مارے جس سے غالباً آدمی مر جاتا ہے تو وہ قتل عمد ہوگا اور قانون بھی اسی کو مقتضی ہے۔ امام مالک فرماتے ہیں میں نہیں جانتا قتل شبہ

عمد کیا چیز ہے قتل عمد ہے یا خطا۔

۸۵۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِدْرِيسَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ جَدِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ، خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أَوْضَاحٌ بِالْمَدِينَةِ قَالَ، فَرَمَاهَا يَهُودِيٌّ بِحَجَرٍ قَالَ، فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فُلَانٌ قَتَلَكِ؟ فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا فَأَعَادَ عَلَيْهَا قَالَ، فُلَانٌ قَتَلَكِ؟ فَرَفَعَتْ رَأْسَهَا فَقَالَ لَهَا فِي الثَّالِثَةِ، فُلَانٌ قَتَلَكِ؟ فَخَفَضَتْ رَأْسَهَا فَدَعَا بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ بَيْنَ الْحَجَرَيْنِ۔

ہم سے محمد (بن عبداللہ بن نمیر یا محمد بن سلام) نے بیان کیا کہا ہم کو عبداللہ بن ادریس نے خبر دی انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ہشام ابن زید بن انس سے انہوں نے اپنے دادا انس بن مالک سے انہوں نے کہا (انصار کی) ایک لڑکی مدینہ میں (گھر سے) نکلی وہ چاندی کا زیور پہنے ہوئے تھی ایک یہودی (کمبخت نام نامعلوم) نے کیا کیا پتھر سے اس کو مارا ف آخر وہ لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی اس میں کچھ جان باقی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہا تجھ کو فلاں شخص نے مارا، اس نے سر اٹھا کر اشارہ کیا نہیں آپ نے پھر پوچھا کیا فلاں شخص نے تجھ کو مارا اس نے پھر سر اٹھا کر اشارہ کیا نہیں پھر آپ نے اس سے پوچھا کیا فلاں (یہودی) نے تجھ کو مارا جب اس نے سر جھکا کر اشارہ کیا ہاں۔ آپ نے اس یہودی کو بلوا بھیجا ف۲ تب آپ نے دو پتھروں سے کچل کر اس کو قتل کرایا ف۳

ف۱ ادھ مویا کر دیا زیور اتار لے گیا۔ ف۲ اس سے پوچھا تو اس نے جرم کا اقرار کیا ف۳ حنفیوں نے اس کے خلاف اپنے مذہب پر اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ قصاص نہیں ہے مگر تلوار سے لیکن یہ حدیث ضعیف ہے اور اس کی سند میں اختلاف ہے ابن عدی نے کہا اس کے سب طریق ضعیف ہیں۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى۔ أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ

باب۔ اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مائدہ میں) یہ فرمانا ہم نے یہودیوں کے لیے تورات شریف میں یہ حکم دیا تھا کہ جان کے بدل جان لی جائے اور آنکھ کے بدل آنکھ ناک کے بدل ناک، کان کے بدل کان، دانت کے بدل دانت اسی طرح زخموں میں برابر کا بدلہ لیا جائے، پھر

لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔

جو کوئی بدلہ معاف کردے تو یہ معافی اس کے گناہوں کا کفارہ ہوگی اور جو حاکم اللہ تعالیٰ کے اتارے ہوئے حکم کے موافق فیصلہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔

ف یعنی جن زخموں کا برابر کا بدل ہوسکتا ہے۔

---

۸۵۸۔ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالْمَارِقُ مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ الْجَمَاعَةَ۔

ہم سے عمر بن حفص بن غیاث نے بیان کیا کہا ہم سے والد نے کہا ہم سے اعمش نے انہوں نے عبداللہ بن مرہ سے انہوں نے مسروق بن اجدع سے انہوں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان آدمی اس بات کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی سچا خدا نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں تو اس کا خون کرنا بغیر تین صورتوں کے درست نہیں ایک یہ کہ کسی کو ناحق قتل کرے اس کے قصاص میں، دوسرے یہ کہ محصن ہو کر زنا کرے، تیسرے یہ کہ اسلام سے پھر جائے مسلمانوں کی جماعت سے الگ ہو جائے ف

ف کافروں میں شریک ہو جائے بعضوں نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ اجماع کا منکر بھی کافر ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے اجماعی اس بات کا منکر کافر ہے جس کا وجوب شریعت سے بداہتہً یا تواتراً ثابت ہو لیکن جس مسئلہ کا ثبوت حدیث صحیح متواتر یا آیت قرآن سے نہ ہو اور کوئی اس میں اجماع کا خلاف کرے تو وہ کافر نہ ہوگا قاضی عیاض نے کہا جو عالم کے حدوث کا منکر ہو اس کو قدیم کہے وہ کافر ہے اور جماعت کے چھوڑنے میں باغی اور رہزن اور مسلمانوں سے لڑنے والے امام برحق سے مخالفت کرنے والے بھی آ گئے ان کا بھی قتل درست ہے لیکن نماز کے ترک کرنے والے کا قتل اس حدیث کی رو سے جائز نہیں رہتا۔ میں کہتا ہوں امام احمد اور اسحاق اور اہلحدیث نے اس کو کافر قرار دیا ہے تو وہ تیسری صورت میں داخل ہو گیا۔

---

## بَابُ مَنْ أَقَادَ بِالْحَجَرِ

## باب پتھر سے قصاص لینے کا بیان۔

۸۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن جعفر نے کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے ہشام بن زید

شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُودِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَجِيءَ بِهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ: أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا، ثُمَّ قَالَ الثَّانِيَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ لَا ثُمَّ سَأَلَهَا الثَّالِثَةَ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَنْ نَعَمْ فَقَتَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجَرَيْنِ۔

سے انہوں نے انس رضؓ سے۔ ایسا ہوا ایک یہودی نے ایک انصاری چھوکری کو چاندی کا زیور لینے کے لیے پتھر سے مار ڈالا (ادھ موا کر دیا) اس چھوکری کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اس میں ذری جان باقی تھی آپ نے اس سے پوچھا کیا تجھ کو فلاں شخص نے مارا اس نے سر سے اشارہ کیا نہیں پھر پوچھا کیا فلاں شخص نے تجھ کو مارا اس نے سر سے اشارہ کیا نہیں پھر تیسری بار پوچھا کیا فلاں شخص نے تجھ کو مارا تب اس نے سر سے اشارہ کیا ہاں آخر آپ نے اس یہودی کو بھی دو پتھروں میں کچل کر قتل کرایا (کیونکہ اس نے اقرار کیا)

---

## بَابُ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ۔

باب۔ جس شخص کا کوئی عزیز مارا جائے تو اس کو اختیار ہے دو باتوں میں جو بہتر سمجھے وہ اختیار کرے ف

ف خواہ قاتل سے قصاص لے یا دیت اس میں مقتول کے وارث کا اختیار ہے قاتل کی رضامندی شرط نہیں، امام بخاری نے باب کی حدیثیں لا کر اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر کی فمن عفی لہ من اخیہ شئی۔ کہ مراد اس سے دیت ہے اور اس پر سارے اہل سنت کا اتفاق ہے کہ قتل عمد میں بھی جب قاتل اور مقتول کے ورثا دیت پر راضی ہو جائیں تو دیت دلائی جائے گی۔ اور تعجب ہے شبلی نعمانی پر، اس نے اپنے تئیں نعمانی قرار دے کر امام ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کو بھی بدنام کیا ہے اس نے یہ لکھ مارا کہ قتل عمد میں دیت نہیں ہو سکتی افسوس ہے کہ اس زمانہ میں بعضے ایسے لوگ مولوی بن بیٹھے ہیں جنہوں نے پورا قرآن بھی سمجھ کر نہیں پڑھا آپ بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسرے بندگان خدا کو بھی گمراہ کرتے ہیں اس پر جہل مرکب میں گرفتار ہیں یہ سمجھتے ہیں کہ ہم بھی امت محمدیہ کے ایک بڑے عالم ہیں اور کبھی نصاریٰ کے دیے ہوئے خطاب پر پھول جاتے ہیں نصاریٰ ہمارا دین کیا جانیں اور ہمارے علماء کو کیا پہچانیں وہ توسعی اور سفارش سے یا ملکی اغراض سے شمس العلماء کا خطاب ایسے لوگوں کو دیتے ہیں جو نجم العلماء بھی ہونے کے لائق نہیں۔

---

۸۶۰۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ

ہم سے ابو نعیم نے بیان کیا کہا ہم سے شیبان نحوی نے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابو سلمہ بن

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ خُزَاعَةَ قَتَلُوا رَجُلًا وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّهُ عَامَ فَتْحِ مَكَّةَ قَتَلَتْ خُزَاعَةُ رَجُلًا مِنْ بَنِي لَيْثٍ بِقَتِيلٍ لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَهُ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلَا وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا تَحِلُّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلَا وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ أَلَا وَإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ لَا يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يَلْتَقِطُ سَاقِطَتَهَا إِلَّا مُنْشِدٌ وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا يُودَى وَإِمَّا يُقَادُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهُ أَبُو شَاهٍ فَقَالَ: اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اكْتُبُوا لِأَبِي شَاهٍ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّمَا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا الْإِذْخِرَ وَتَابَعَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ شَيْبَانَ فِي الْفِيلِ قَالَ بَعْضُهُمْ عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ

بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوہریرہ رضؓ سے کہ خزاعہ قبیلہ والوں نے ایک شخص کو قتل کر ڈالا اور عبداللہ بن رجاء نے کہا ہم سے حرب بن شداد نے بیان کیا انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے کہا ہم سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہا ہم سے ابوہریرہ رضؓ نے انہوں نے کہا جس سال مکہ فتح ہوا خزاعہ والوں نے بنی لیث کے ایک شخص (ابن اثوع) کو قتل کر ڈالا کیونکہ جاہلیت کے زمانہ میں بنی لیث نے خزاعہ کے ایک شخص (احمر نامی) کو قتل کر ڈالا اتفاقاً ۲ یہ حال دیکھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (خطبہ سنانے کو) کھڑے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ سے (ابرہہ بادشاہ یمن کے) ہاتھی کو روک دیا ۳ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر اور مسلمانوں کو مکہ پر غالب کر دیا (انہوں نے مکہ فتح کر لیا) دیکھو مکہ کے شہر میں مجھ سے پہلے کسی کے لیے لڑنا بھڑنا درست نہیں ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے درست ہوگا اور میرے لیے بھی جو درست ہوا تو دن کو صرف ایک ساعت کے لیے اب اس وقت سے اس کی حرمت پھر قائم ہو گئی ۴ وہاں کا کانٹا نہ اکھیڑا جائے وہاں کا درخت نہ تراشا جائے وہاں کی پڑی ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے ۵ اور یہ دیکھو جس کا کوئی عزیز مارا جائے تو اس کو اختیار ہے دو باتوں میں جو بھلی لگے وہ کرے یا تو دیت لے یا قصاص کرے یہ وعظ سن کر ابوشاہ جو یمن کا رہنے والا تھا کہنے لگا یارسول اللہ یہ وعظ مجھ کو لکھوا دیجئے آپ نے لوگوں سے فرمایا اچھا ابوشاہ کو یہ وعظ لکھ دو اس کے بعد قریش کے ایک شخص (حضرت عباس رضؓ) کھڑے ہوئے، کہنے لگے یارسول اللہ مکہ کے درختوں میں سے اذخر گھاس توڑنے کی اجازت دیجئے ہم لوگ اس گھاس کو اپنے

الْقَتْلَ وَقَالَ عُبَيْدُ اللهِ إِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ۔

گھروں اور قبروں میں بچھاتے ہیں (وہ خوش بودار ہوتی ہے) آپ نے فرمایا اچھا اذخر توڑنے کی اجازت ہے حرب بن شداد کے ساتھ اس حدیث کو عبیداللہ بن موسیٰ نے بھی شیبان سے روایت کیا اس میں بھی ہاتھی کا ذکر ہے ف۶ بعضے لوگوں نے ف۷ ابو نعیم سے فیل کے بدل قتل کا لفظ روایت کیا ہے ف۸ اور عبیداللہ بن موسیٰ نے اپنی روایت میں (جس کو امام مسلم نے نکالا) واما یقاد کے بدل یوں کہا (اما ان یعطی الدیۃ) واما ان یقاد اہل القتیل ف۹

ف۱ جو امام بخاری کے شیخ ہیں اس کو امام بیہقی نے وصل کیا ف۲ اسی ابن اثوع نے احمر کو مار ڈالا تھا جب مکہ فتح ہوا تو دوسرے روز یہ ابن اثوع مکہ میں آیا اس کو دیکھ کر خزاعہ والوں میں سے خراش بن امیہ یا ہلال بن امیہ نے اس کو مار ڈالا، بعضوں نے کہا یہ مقتول جندب بن اکوع تھا۔ واللہ اعلم۔ ف۳ عذاب کے پرندے بھیجے جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ ف۴ جو قیامت تک قائم رہے گی ف۵ پڑا رہنے دیں یہاں تک کہ مالک خود آکر اپنی چیز اٹھالے ف۶ یعنی اللہ نے مکہ سے ہاتھی کو روک دیا مراد وہ بڑا ہاتھی ہے جس کا نام محمود تھا جب یہ لوگ مکہ کے قریب پہنچے تو یہ ہاتھی بیٹھ گیا ہزار اس کو مارتے تھے لیکن وہ آگے نہ بڑھا اس کو امام مسلم نے وصل کیا ف۷ یعنی محمد بن یحییٰ ذہلی نے۔ ف۸ یعنی اللہ تعالیٰ نے مکہ والوں سے قتل کو ہٹا دیا یعنے ان کو قتل ہونے نہیں دیا۔ ف۹ معلوم ہوا کہ اما اور اما زبان عرب میں ہمیشہ حصر کے لیے نہیں آتا بلکہ کبھی صرف منع جمع کے لیے مستعمل ہوتا ہے تو تیسری صورت بھی ہو سکتی ہے جیسے یہاں ایک تیسری صورت یعنی بالکل معاف کر دینا بھی جائز ہے اور اس سے اس شخص کا جہل ظاہر ہوتا ہے جس نے سورہ محمد کی اس آیت فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً سے یہ نکالا ہے کہ مسلمانوں کے دین میں قیدیوں کا قتل درست نہیں، حیدرآباد میں ایک شخص تھا چراغ علی نامی اس کے عقائد بالکل ملحدوں کے سے تھے اور علی گڑھی نیچر کا وہ مرید تھا اس سے میری اکثر اس مسئلہ میں بحث ہوتی رہتی تھی اس شخص کی عجیب عادت تھی کہ قرآن کی ایک آدھ آیت لے لیتا جو اس کے مطلب کی ہوتی اور دوسری آیتوں سے کچھ غرض نہ رکھتا۔ یا اس کے دل میں یہ خبط سما گیا تھا کہ قرآن کو لنڈن کے نصاریٰ کے رسوم کے موافق کر دیا جائے کہتا تھا قرآن میں ایک ہی بی بی کرنے کی اجازت ہے کیونکہ اللہ نے فرمایا فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً اور دوسری جگہ فرمایا وَلَنْ تَسْتَطِيعُوا أَنْ تَعْدِلُوا بَيْنَ النِّسَاءِ کہتا تھا قرآن میں کہیں لونڈی غلام کا ذکر نہیں ہے حالاں کہ قرآن میں صاف صاف آیتیں رقیت کے اثبات کی موجود ہیں وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ مِنْكُمْ طَوْلًا أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ فَمِنْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِنْ فَتَيَاتِكُمُ الْمُؤْمِنَاتِ۔ وَلَعَبْدٌ مُؤْمِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ۔ فَمَا الَّذِينَ فُضِّلُوا بِرَادِّي رِزْقِهِمْ عَلَى مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ۔ ضَرَبَ

اللهُ مَثَلًا عَبْدًا مَّمْلُوْكًا لَّا يَقْدِرُ عَلٰى شَيْءٍ، هَلْ لَّكُمْ مِّمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَاءَ فِيْمَا رَزَقْنَاكُمْ۔

۸۶۱۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ قِصَاصٌ وَ لَمْ تَكُنْ فِيْهِمُ الدِّيَةُ، فَقَالَ اللهُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ۔ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى إِلٰى هٰذِهِ الْآيَةِ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ أَخِيْهِ شَيْءٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَالْعَفْوُ أَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ قَالَ: فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ، أَنْ يَطْلُبَ بِمَعْرُوْفٍ وَيُؤَدِّيَ بِإِحْسَانٍ۔

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے مجاہد بن جبر سے انہوں نے ابن عباس رض سے انہوں نے کہا بنی اسرائیل میں قصاص کا رواج تھا دیت کا قاعدہ نہ تھا اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لیے (سورۂ بقرہ کی) یہ آیت اتاری كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اخیر آیت فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ أَخِيْهِ شَيْءٌ تک ابن عباس نے کہا فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ سے یہی مراد ہے کہ مقتول کے وارث قتل عمد میں دیت پر راضی ہو جائیں اور اتباع بالمعروف سے یہ مراد ہے کہ مقتول کے وارث دستور کے موافق قاتل سے دیت کا تقاضا کریں وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ سے یہ مراد ہے کہ قاتل اچھی طرح خوش معاملگی سے دیت ادا کرے۔

## بَابُ مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

## باب۔ جو شخص ناحق خون کرنے کی فکر میں ہو اس کا گناہ۔

۸۶۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِيْ حُسَيْنٍ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ قَالَ: أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللهِ ثَلَاثَةٌ، مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَمُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهَرِيْقَ دَمَهٗ

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی انہوں نے عبداللہ بن ابی حسین سے کہا ہم سے نافع بن جبیر نے بیان کیا انہوں نے ابن عباس رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ سب سے زیادہ ان تینوں آدمیوں کا دشمن ہے ایک تو اس کا جو حرم میں بے اعتدالی کرے (مثلاً خون خرابہ شکار وغیرہ) دوسرے وہ جو مسلمان ہو کر جاہلیت کی رسموں پر چلنا چاہے تیسرے وہ جو کسی آدمی کا ناحق خون کرنے کے لیے

اس کے پیچھے لگے

ف مثلاً جاہلیت والوں کی طرح شادی اور غمی میں رسوم کرے ایک کو دوسرے کے بدل مار ڈالے یا ایک کے جرم کا دوسرے سے مواخذہ کرے۔

## بَابُ الْعَفْوِ فِي الْخَطَأِ بَعْدَ الْمَوْتِ۔

## باب۔ قتل خطا میں مقتول کے مر جانے کے بعد اس کے وارث کا معاف کرنا

۸۶۳۔ حَدَّثَنَا فَرْوَةُ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ يَوْمَ أُحُدٍ ح وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ يَحْيَى بْنُ أَبِي زَكَرِيَّاءَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: صَرَخَ إِبْلِيسُ يَوْمَ أُحُدٍ فِي النَّاسِ، يَا عِبَادَ اللَّهِ أُخْرَاكُمْ فَرَجَعَتْ أُولَاهُمْ عَلَى أُخْرَاهُمْ حَتَّى قَتَلُوا الْيَمَانَ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: أَبِي أَبِي، فَقَتَلُوهُ فَقَالَ حُذَيْفَةُ: غَفَرَ اللَّهُ لَكُمْ، قَالَ وَقَدْ كَانَ انْهَزَمَ مِنْهُمْ قَوْمٌ حَتَّى لَحِقُوا بِالطَّائِفِ۔

ہم سے فروہ بن ابی المغراء نے بیان کیا کہا ہم سے علی بن مسہر نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا احد کی جنگ میں پہلے پہل مشرکوں کو شکست ہوئی۔ دوسری سند امام بخاری نے کہا اور مجھ سے محمد بن حرب نے بیان کیا کہا ہم سے ابو مروان یحییٰ بن ابی زکریا نے انہوں نے ہشام سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضہ سے انہوں نے کہا احد کے دن ایسا ہوا (کمبخت) ابلیس چلا کر کہنے لگا اللہ کے بندو (مسلمانو) اپنے پیچھے والوں سے بچو، (حالاں کہ پیچھے والے بھی مسلمان ہی تھے) یہ سنتے ہی آگے والے پیچھے والوں پر پلٹ پڑے (لگی تلوار چلنے) یہاں تک کہ مسلمان حذیفہ کے والد یمان کو بھی مارنے لگے حذیفہ پکارتے ہی رہے (ارے یار دیکیا غضب کرتے ہو) یہ تو میرا باپ ہے میرا باپ ف اس بیچارے کو جان سے مار ڈالا اس وقت حذیفہ کہنے لگے (بھائیو) اللہ تمہاری خطا بخشے ان کافروں میں سے کچھ لوگ تو ایسے شکست کھا کر بھاگے کہ طائف میں جا کر دم لیا ف۲

ف لیکن سنتا کون تھا گھبراہٹ میں ف۲ طائف ایک مشہور بستی ہے مکہ سے تین منزل پر۔ ترجمہ باب اس سے نکلا کہ مسلمانوں نے خطا سے حذیفہ کے والد کو جو مسلمان تھے مار ڈالا اور حذیفہ نے معاف کر دیا یعنے دیت کا بھی

مطالبہ نہیں کیا کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے حذیفہؓ کو دیت دلائی۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى - وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ إِلَّا أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلَى أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللّٰهِ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيمًا حَكِيمًا۔

باب - اللہ تعالیٰ کا (سورۂ نساء میں) یوں فرمانا مسلمانوں کو مسلمان کا مار ڈالنا درست نہیں مگر بھول چوک اور بات ہے۔ پھر اگر کوئی مسلمان کو بھول چوک سے مار ڈالے تو ایک مسلمان بردہ آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو دیت دے مگر جب وہ معاف کر دیں اگر مقتول مسلمان اس قوم کا ہو جس سے تمہاری دشمنی ہے تو بس ایک بردہ آزاد کرنا کافی ہے (دیت دینا ضرور نہیں) اور جو ایسی قوم کا ہو جس سے تم سے مصالحہ اور عہد ہو تو مقتول کے وارثوں کو دیت دینا اور بردہ آزاد کرنا دونوں کام ضرور ہیں اگر کسی کو بردے کا مقدور نہ ہو تو لگاتار دو مہینے روزے رکھے یہ توبہ کی شکل اللہ کی ٹھہرائی ہوئی ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے بڑا حکمت والا ہے ول۔

ول اس باب میں امام بخاری نے کوئی حدیث بیان نہیں کی صرف آیت قرآنی پر اکتفاء کی۔

بَابٌ إِذَا أَقَرَّ بِالْقَتْلِ مَرَّةً قُتِلَ بِهِ۔

باب - قتل میں قاتل کا ایک بار اقرار کرنا کافی ہے ول۔

ول یعنی زنا کی طرح چار بار اقرار کرنا ضرور نہیں، اکثر علماء اور ائمہ اربعہ کا یہی قول ہے۔ بعضوں نے قتل میں دو بار اقرار کرنا ضرور سمجھا ہے۔

٨٦٤- حَدَّثَنِي إِسْحَاقُ، أَخْبَرَنَا حَبَّانُ، حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، حَدَّثَنَا قَتَادَةُ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَقِيلَ لَهَا: مَنْ فَعَلَ بِكِ هٰذَا؟

ہم سے اسحاق بن منصور نے بیان کیا (یا اسحاق بن راہویہ نے) کہا ہم کو حبان بن ہلال نے خبر دی کہا ہم سے ہمام بن یحییٰ نے بیان کیا کہا ہم سے قتادہ بن دعامہ نے کہا ہم سے انس بن مالکؓ نے، ایسا ہوا ایک یہودی نے (انصاری) چھوکری کا سر دو پتھروں سے کچل ڈالا

أَفُلَانٌ؟ أَفُلَانٌ؟ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ فَأَوْمَأَتْ بِرَأْسِهَا فَجِيءَ بِالْيَهُودِيِّ فَاعْتَرَفَ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضَّ رَأْسُهُ بِالْحِجَارَةِ وَقَدْ قَالَ هَمَّامٌ بِحَجَرَيْنِ

اس چھوکری سے پوچھا (جس میں ذری جان باقی تھی) اری تجھ کو کس نے مارا فلاں شخص نے یا فلاں شخص نے (نام لیتے لیتے) ایک یہودی کا نام لیا تب اس نے سر کے اشارے سے ہاں کہا آخر اس یہودی کو (پکڑ کر) لائے اس سے پوچھا تو اس نے اقرار کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، اس کا سر بھی پتھر سے کچلا گیا۔ ہمام نے کبھی یوں کہا دو پتھروں سے کچلا گیا۔

---

## بَابُ قَتْلِ الرَّجُلِ بِالْمَرْأَةِ۔

باب۔ عورت کے بدل مرد کو (اور اسی طرح مرد کے بدل عورت کو) قتل کریں گے۔

۸۶۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ يَهُودِيًّا بِجَارِيَةٍ قَتَلَهَا عَلَى أَوْضَاحٍ لَهَا۔

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن زریع نے کہا ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے، انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس بن مالکؓ سے انہوں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی کو ایک چھوکری کے بدل قتل کرایا اس نے اس چھوکری کا چاندی کے زیور پر خون کیا تھا (یعنی اس کی طمع میں)

---

## بَابُ الْقِصَاصِ بَيْنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فِي الْجِرَاحَاتِ۔

وَقَالَ أَهْلُ الْعِلْمِ يُقْتَلُ الرَّجُلُ بِالْمَرْأَةِ وَيُذْكَرُ عَنْ عُمَرَ تُقَادُ الْمَرْأَةُ مِنَ الرَّجُلِ فِي كُلِّ عَمْدٍ يَبْلُغُ نَفْسَهُ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْجِرَاحِ وَبِهِ قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ وَإِبْرَاهِيمُ وَأَبُو الزِّنَادِ عَنْ أَصْحَابِهِ وَجَرَحَتْ أُخْتُ الرُّبَيِّعِ إِنْسَانًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: الْقِصَاصُ۔

باب۔ زخموں میں بھی عورت اور مرد میں قصاص لیا جائے گا (جیسے جان میں لیا جاتا ہے)۔ اکثر عالموں نے یہی کہا ہے عورت کے بدل مرد کو قتل کریں گے ف اور حضرت عمرؓ سے منقول ہے عورت سے مرد کے قتل عمد یا اس سے کم دوسرے زخموں کا قصاص لیا جائے ف۲ اور عمر بن عبدالعزیزؒ اور ابراہیم نخعی اور ابوالزناد اور ان کے ساتھ والوں (جیسے اعرج اور قاسم بن محمد اور عروہ بن زبیر) کا یہی قول ہے ف۳ اور ربیع بنت نضر کی بہن (ام حارثہ) نے ایک آدمی کو زخمی کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصاص لیا جائے گا ف۴

ف لیکن ایک روایت حضرت علی رض اور عطا اور حسن سے اس کے خلاف آئی ہے اور حنفیہ نے زخموں کے قصاص میں اختلاف کیا ہے یعنی مرد اور عورت میں جان سے کم دوسرے زخموں میں قصاص نہ لیا جائے گا امام بخاری نے یہ اشارہ کیا کہ حضرت علی رض سے جو روایت آئی ہے وہ ضعیف یا شاذ ہے۔ ف۲ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ف۳ عمر بن عبد العزیز اور ابراہیم نخعی کے قول کو ابن ابی شیبہ نے اور ابو الزناد کے قول کو امام بیہقی نے وصل کیا ف۴ اس کو امام مسلم نے نکالا بعضوں نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے خود ربیع بنت نضر نے جو انس رض کی پھوپھی تھیں ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا تھا اور آپ نے قصاص کا حکم دیا تھا یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے امام ابن حزم نے کہا غلطی نہیں ہے بلکہ یہ دو واقعہ ہیں ربیع نے ایک عورت کا دانت توڑا تھا اور ایک مرد کو بھی زخمی کیا تھا بہر حال بہن کا لفظ یہاں صحیح نہیں ہے۔

---

٨٦٦- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَدَدْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ فَقَالَ: لَا تُلِدُّونِي فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: لَا يَبْقَى أَحَدٌ مِنْكُمْ إِلَّا لُدَّ غَيْرَ الْعَبَّاسِ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ۔

ہم سے عمرو بن علی فلاس نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے کہا ہم سے سفیان ثوری نے کہا ہم سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے انہوں نے کہا ہم نے (موت) کی بیماری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق میں دوا ڈالی، آپ نے فرمایا میرے حلق میں دوا مت ڈالو۔ ہم سمجھے کہ بیمار آدمی کو دوا سے نفرت ہوتی ہے اس وجہ سے آپ فرما رہے ہیں میرے حلق میں دوا نہ ڈالو (نہ بطور نہی شرعی کے) خیر آپ کو جب ہوش آیا تو فرمایا دیکھو گھر میں کوئی شخص باقی نہ رہے سب کے حلق میں دوا ڈالی جائے ف۱، ایک عباس رض کو چھوڑ دو وہ اس وقت موجود نہ تھے ف۲

ف۱ یعنی قصاص کے طور پر گھر میں عورتیں بھی تھیں تو مرد کا قصاص عورت سے لینا ثابت ہوا کہتے ہیں گھر میں ام المؤمنین حضرت میمونہ بھی تھیں وہ روزے سے تھیں لیکن آپ کے حکم کے موافق ان کے حلق میں بھی دوا ڈالی گئی
ف۲ یعنی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق میں دوا ڈالی گئی۔

---

## بَابُ مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوِ اقْتَصَّ دُونَ السُّلْطَانِ۔

## باب۔ اگر کوئی شخص اپنا حق یا قصاص خود لے لے حاکم کے پاس فریاد نہ کرے ف۔

کارِ نجِ رماقت

ف مردود نے پیچھے والوں کو کافر بتایا حالانکہ وہ مسلمان تھے ف٢ اس کو کیوں مار ڈالتے ہو ف٣ حذیفہ کے اس کہنے کے باوجود بھی ف٤ یا مرتے تک وہ اپنے باپ کے قاتلوں کے لیے دعا اور استغفار کرتے رہے۔

---

## بَابٌ إِذَا قَتَلَ نَفْسَهُ خَطَأً فَلَا دِيَةَ لَهُ.

باب۔ اگر کوئی شخص اپنے تئیں چوک سے مار ڈالے تو اس کے وارثوں کو دیت نہ ملے گی ف

ف اسی طرح اگر عمداً کوئی خودکشی کرے امام بخاری نے چوک کی قید اس واسطے لگائی کہ اس میں اختلاف ہے، امام اوزاعی اور امام احمد اور اسحاق کے نزدیک بیت المال سے اس کی دیت دلائی جائے گی اگر وہ زندہ رہے تو خود اس کو ورنہ اس کے وارثوں کو اور جمہور کی دلیل عامر کی حدیث ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عامر کی دیت نہیں دلائی جمہور علماء کا یہی قول ہے۔

---

٨٧٠- حَدَّثَنَا الْمَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنْهُمْ: أَسْمِعْنَا يَا عَامِرُ مِنْ هُنَيْهَاتِكَ فَحَدَا بِهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنِ السَّائِقُ؟ قَالُوا: عَامِرٌ، فَقَالَ: رَحِمَهُ اللهُ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ هَلَّا أَمْتَعْتَنَا بِهِ، فَأُصِيبَ صَبِيحَةَ لَيْلَتِهِ، فَقَالَ الْقَوْمُ: حَبِطَ عَمَلُهُ، قَتَلَ نَفْسَهُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ وَهُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَجِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ، فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ فَقَالَ:

ہم سے مکی بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے یزید بن ابی عبید نے انہوں نے سلمہ بن اکوع سے انہوں نے کہا ہم جنگ خیبر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے رستے میں ایک شخص (اسید بن حضیر) (میرے چچا) عامر سے کہنے لگے، عامر ذری اپنی شعریں سناتے جاؤ (رستہ بہل جائے گا) عامر نے گا گا کر اپنی شعریں پڑھنا شروع کیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کون گا گا کر اونٹوں کو ہانک رہا ہے لوگوں نے کہا عامر ہیں آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے، یہ سن کر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ہم کو عامر سے فائدہ کیوں نہیں اٹھانے دیا ف خیر پھر ایسا ہوا پھر اسی رات کی صبح کو عامر (اپنی تلوار سے آپ) زخمی ہوئے ف٢ لوگ کہنے لگے ان کی ساری نیکیاں اکارت ہو گئیں انہوں نے خودکشی (حرام موت مرے) جب میں وہاں سے لوٹا لوگ یہی باتیں کر رہے تھے کہ عامر کے اعمال اکارت ہو گئے میں آں حضرت صلی

كَذَبَ مَنْ قَالَهَا إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ اثْنَيْنِ إِنَّهُ لَجَاهِدٌ مُجَاهِدٌ وَأَيُّ قَتْلٍ يَزِيدُهُ عَلَيْهِ۔

اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ پر میرے ماں باپ صدقے لوگ کہتے ہیں عامر کے اعمال سب اکارت ہوگئے آپ نے فرمایا کون کہتا ہے جھوٹا ہے۔ عامر کو دوہرا ثواب ملا (ایمان کا اور شہادت کا) وہ تو جاہد بھی ہے (اللہ کی راہ میں محنت اٹھانے والا) مجاہد (غازی) بھی کوئی موت عامر کی موت سے بڑھ کر نہیں ہے ف۳۔

ف۱ صحابہ کو معلوم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جس کی نسبت یوں فرماتے ہیں رحمہ اللہ تو وہ اکثر شہید ہوتا ہے کہتے ہیں یہ کہنے والے حضرت عمر رض تھے ف۲ ایک یہودی کو مارتے تھے تلوار چھوٹی تھی پلٹ کر ان ہی کو لگ گئی ف۳ کسی موت میں اس سے زیادہ ثواب نہیں ہے۔

---

## بَابٌ إِذَا عَضَّ رَجُلًا فَوَقَعَتْ ثَنَايَاهُ۔

## باب اگر کسی نے دوسرے کو دانتوں سے کاٹا پھر اس کے دانت نکل پڑے۔

۸۷۱۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ زُرَارَةَ ابْنَ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ۔

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے کہا ہم سے قتادہ نے کہا میں نے زرارہ بن ابی اوفے سے سنا انہوں نے عمران بن حصین سے انہوں نے کہا ایک شخص (یعلیٰ بن امیہ) نے دوسرے شخص (نام نامعلوم) کا ہاتھ کاٹا اس نے جو اپنا ہاتھ کھینچا تو یعلے کے سامنے کے دانت نکل پڑے اب دونوں جھگڑتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ف۱ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا واہ اونٹ کی طرح کوئی تم میں اپنے بھائی (مسلمان) کا ہاتھ چباتا ہے ف۲ دیت ویت خاک نہیں ملنے کی۔

ف۱ یعلے اپنے دانتوں کی دیت چاہتے تھے ف۲ اوپر سے دیت مانگتا ہے۔

---

۸۷۲۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنِ

ہم سے ابو عاصم نبیل نے بیان کیا انہوں نے ابن

ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ يَعْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: خَرَجْتُ فِي غَزْوَةٍ فَعَضَّ رَجُلٌ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَأَبْطَلَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جریج سے انہوں نے عطا بن ابی رباح سے انہوں نے صفوان بن یعلی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہا میں ایک جہاد (غزوۂ تبوک) میں گیا وہاں ایک شخص نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس نے جو (ہاتھ کھینچا تو) دوسرے کا دانت نکال لیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے دانت کی کچھ دیت نہیں دلائی ف

ف کیونکہ ہاتھ کھینچنے والے نے کوئی قصور نہیں کیا اس بیچارے نے اپنا ہاتھ بچانے کے لیے کھینچا اگر نہ کھینچتا تو کیا کرتا کیا اس کو ہاتھ فراغت سے چبانے دیتا وہ اونٹ کی طرح چباجاتا قسطلانی نے کہا یہ اس صورت میں ہے جب اس کو اپنا ہاتھ چھڑانا دوسری طرح سے ممکن نہ ہو اور تکلیف ہو رہی ہو۔ لیکن اور طرح سے مثلاً مار لگا کر یا اس کے جبڑے کھول کر ہاتھ چھڑانا ممکن ہو اور خواہ مخواہ اس طرح ہاتھ کھینچ کر اس کے دانت نکل پڑیں تو دیت واجب ہوگی میں کہتا ہوں یہ عجیب رائے ہے ایسے وقت میں آدمی کو اتنا خیال کہاں رہتا ہے کہ اس طرح سے ہاتھ چھڑانا ممکن ہے یا نہیں اور گھبراہٹ میں ہر ایک آدمی اپنا ہاتھ کھینچتا ہے اب کسی صورت میں دیت واجب نہ ہونا چاہیئے کیونکہ قصور اصل میں ہاتھ کاٹنے والے کا ہے اس نے اپنا دانت آپ گنوایا۔

---

## بَابُ السِّنِّ بِالسِّنِّ۔

## باب۔ دانت کے بدل دانت توڑا جائے گا

۸۷۳۔ حَدَّثَنَا الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ ابْنَةَ النَّضْرِ لَطَمَتْ جَارِيَةً فَكَسَرَتْ ثَنِيَّتَهَا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ۔

ہم سے محمد بن عبداللہ انصاری نے بیان کیا کہا ہم سے حمید طویل نے انہوں نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نضر بن انس کی بیٹی (ربیع) نے ایک چھوکری کو طمانچہ لگا کر اس کا دانت توڑ دیا اس کے لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے قصاص کا حکم دیا۔

---

## بَابُ دِيَةِ الْأَصَابِعِ۔

## باب۔ انگلیوں کی دیت کا بیان

۸۷۴۔ حَدَّثَنَا آدَمُ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ

ہم سے آدم بن ابی ایاس نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ بن حجاج نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے آں

سَلَّمَ قَالَ: هٰذِهِ وَهٰذِهِ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْإِبْهَامَ.

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا یہ انگلی، (یعنی چھنگلیا) اور یہ انگلی (یعنی انگوٹھا) دونوں کی دیت برابر ہے ف

ف ہر انگلی کی دیت دس اونٹ ہے یا سو دینار یا ہزار درہم ہیں کیونکہ پوری دیت آدمی کی ہزار دینار یا دس ہزار درہم یا سو اونٹ ہیں اور انگلی کی دیت اس کا دسواں حصہ ہے ہمارے امام احمد بن حنبل اور ثوری اور ابو حنیفہ اور شافعی اور اسحاق اکثر علماء کا یہی قول ہے اور انگلیاں انگلیاں سب برابر ہیں ایک شخص نے اس پر اعتراض کیا تو شریح نے کہا ارے کمبخت حدیث کے خلاف قیاس مت کر۔

---

۸۷۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ.

ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن عدی نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث جو اوپر گذری۔

---

بَابٌ إِذَا أَصَابَ قَوْمٌ مِنْ رَجُلٍ هَلْ يُعَاقَبُ أَوْ يُقْتَصُّ مِنْهُمْ كُلِّهِمْ وَقَالَ مُطَرِّفٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي رَجُلَيْنِ شَهِدَا عَلَى رَجُلٍ أَنَّهُ سَرَقَ فَقَطَعَهُ عَلِيٌّ ثُمَّ جَاءَا بِآخَرَ وَقَالَا: أَخْطَأْنَا، فَأَبْطَلَ شَهَادَتَهُمَا وَأُخِذَا بِدِيَةِ الْأَوَّلِ وَقَالَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكُمَا تَعَمَّدْتُمَا لَقَطَعْتُكُمَا وَقَالَ لِي ابْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غُلَامًا قُتِلَ غِيلَةً فَقَالَ عُمَرُ لَوِ اشْتَرَكَ فِيهَا أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ

باب۔ اگر کئی آدمی مل کر ایک کو قتل کریں تو اس کے قصاص میں کیا سب قتل ہو سکتے ہیں؟ ف

اور مطرف بن طریف نے شعبی سے روایت کیا ہے اس کو امام شافعی نے وصل کیا کہ دو شخصوں نے ایک شخص پر گواہی دی کہ اس نے چوری کی حضرت علی رضی نے اس کا ہاتھ کٹوا ڈالا اب یہ گواہ ایک اور شخص کو لے کر آئے (کہنے لگے چور یہ ہے) ہم سے غلطی ہوئی جو پہلے شخص کو ہم نے چور بتلایا حضرت علیؓ نے ان کی گواہی لغو کر دی (یعنی دوسرے شخص کے خلاف) اور پہلے شخص کے ہاتھ کی دیت ان سے دلوائی اور فرمایا اگر میں جانوں کہ تم نے عمداً ایسا کیا (جھوٹی گواہی دی) تو تمہارے ہاتھ کٹوا ڈالوں امام بخاری نے کہا مجھ سے محمد بن بشار نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید

وَقَالَ مُغِيرَةُ بْنُ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ أَرْبَعَةً قَتَلُوا صَبِيًّا فَقَالَ عُمَرُ مِثْلَهُ وَأَقَادَ أَبُو بَكْرٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَعَلِيٌّ وَسُوَيْدُ بْنُ مُقَرِّنٍ مِنْ لَطْمَةٍ وَأَقَادَ عُمَرُ مِنْ ضَرْبَةٍ بِالدِّرَّةِ وَأَقَادَ عَلِيٌّ مِنْ ثَلَاثَةِ أَسْوَاطٍ وَاقْتَصَّ شُرَيْحٌ مِنْ سَوْطٍ وَخُمُوشٍ۔

قطان نے بیان کیا انہوں نے عبیداللہ عمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے، ایک بچہ (اصیل نامی) فریب سے مارا گیا ف۲ حضرت عمرؓ نے کہا، اگر سارے صنعا والے (یمن کے لوگ) اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو اس کے قصاص میں قتل کرا دیتا اور مغیرہ بن حکیم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ چار آدمیوں نے مل کر ایک لڑکے کو قتل کیا پھر حضرت عمرؓ کا یہی قول نقل کیا۔ اور ابوبکر صدیقؓ اور عبداللہ بن زبیرؓ اور حضرت علی اور سوید بن مقرن نے طمانچہ کا قصاص دلوایا (یعنے طمانچہ کے بدل طمانچہ لگایا) ف۳ اور حضرت عمرؓ نے درے کی جو مار ایک شخص کو لگائی تھی اس کا بدلہ لینے کے لیے فرمایا ف۴ اور حضرت علیؓ نے تین (زیادہ کوڑوں) کا قصاص لینے کا حکم دیا ف۵ اور شریح (کوفے کے قاضی) نے کوڑے کی مار اور کھال چھیلنے کا بدلہ دلایا ف۶

ف۱ بے شک قتل ہو سکتے ہیں جمہور علماء کا یہی قول ہے لیکن ابن سیرین کہتے ہیں کہ ایک کو قتل کریں گے باقی لوگوں سے دیت لیں گے شعبی کہتے ہیں مقتول کے وارث کو اختیار ہے ان قاتلوں میں سے جس کو چاہے قتل کرے اور باقی کو معاف کرے بعضے سلف سے یہ بھی منقول ہے کہ ایسی حالت میں قصاص ساقط ہو گا اور دیت واجب ہو گی۔

ف۲ پورا قصہ یوں ہے۔ صنعا میں ایک عورت تھی اس کا خاوند سفر میں گیا اور اپنی بی بی اور ایک بچے اصیل نامی کو، جو دوسری عورت کے پیٹ سے تھا گھر میں چھوڑ گیا عورت نے کیا کیا خاوند کی پیٹھ پیچھے ایک دوسرے شخص سے آشنائی کی اور اپنے دھگڑے سے کہنے لگی اس بچہ کو مار ڈال یہ ہم کو فضیحت کرے گا اس نے نہ مانا لیکن عورت نے اصرار کیا آخر عورت اور اس کے دھگڑا اور غلام اور ایک اور شخص چاروں نے مل کر اس بچہ کو مار ڈالا اور اعضا کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ایک تھیلے میں لپیٹ کر ایک اندھے کنوئیں میں ڈال دیے جب خاوند سفر سے لوٹ کر آیا تو عورت کا دھگڑ گرفتار کیا گیا اس نے جرم کا اقبال کیا پھر دوسروں نے بھی اقبال کیا یعلی اس زمانے میں حضرت عمرؓ کی طرف سے صنعا کے حاکم تھے انہوں نے حضرت عمرؓ کو لکھا اور اس باب میں فتوے چاہا حضرت عمرؓ نے جواب میں یہ لکھا کہ ان

چاروں کو قتل کرا اور کہنے لگے خدا کی قسم اگر سارے صنعا والے اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کرتا اس سے حنفیہ کے اس مذہب کا رد ہوتا ہے کہ اگر دو آدمی مل کر ایک شخص کو اس طرح ماریں کہ ایک اس کو تھامے رہے اور دوسرا اس کو قتل کرے تو قتل کرنے والے سے قصاص لیا جائیگا بس تھامنے والے کو قید کی سزا دیں گے، کیونکہ جب قتل کرنے میں کئی آدمی شریک ہوں تو تھامنے والا اور قتل کرنے والا اور پہرہ دینے والا، سب برابر ہیں اور سب کو سزائے قتل دی جا سکتی ہے، قانون عقلی بھی یہی ہے ف۳ اس کو مارنے میں چار آدمی شریک تھے ف۴ ان چاروں اثروں کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا۔ ف۵ اس کو عبدالرزاق نے نکالا عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے انہوں نے کہا میں مکہ کے رستے میں حضرت عمرؓ کے ساتھ تھا انہوں نے ایک درخت تلے پیشاب کیا، اس شخص نے اس حال میں ان کو پکارا انہوں نے اس کو ایک درہ لگایا وہ کہنے لگا آپ نے (ناحق) جلدی میں مجھ کو درہ لگایا حضرت عمرؓ نے درہ اس کے ہاتھ میں دے دیا اور فرمایا مجھ سے بدلہ لے لو، اس نے انکار کیا، حضرت عمرؓ نے کہا نہیں بدلہ لے لے اس نے کہا نہیں میں نے بخش دیا۔ امام مالک نے بھی موطا میں اس کو منقطعاً نکالا سبحان اللہ حضرت عمرؓ کی دینداری اور خدا ترسی معلوم کرنے کے لیے یہ روایت بس کرتی ہے جو شخص ایسا خدا ترس اور پرہیزگار ہو اس کی نسبت یہ اتہام لگانا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت پر اس نے ظلم کیا اور ان کا حق چھین لیا کیونکر قرین قیاس ہوگا خدا ان جھوٹوں سے سمجھے ف۶ اس کو ابن ابی شیبہ اور منصور نے نکالا عبداللہ بن مغفل سے انہوں نے کہا میں حضرت علیؓ کے پاس تھا اتنے میں ایک شخص آیا اس نے چپکے سے کچھ آپ سے کہا آپ نے اپنے غلام قنبر سے فرمایا جا اس کو کوڑے لگا پھر وہ شخص کوڑے کھا کر آیا اور کہنے لگا قنبر نے مجھ کو تین کوڑے زیادہ لگائے آپ نے فرمایا اچھا تو قنبر کو تین کوڑے لگا لے ف۶ اس کو ابن سعد اور سعید بن منصور نے وصل کیا ایک شخص شریح کے پاس آیا کہنے لگا اپنے چپراسی سے میرا قصاص دلوائیے شریح نے چپراسی سے پوچھا کیا معاملہ ہے؟ اس نے کہا، ان لوگوں نے آپ پر ہجوم کیا تھا تو میں نے اس کو ایک کوڑا لگایا شریح نے اس کو قصاص دلوایا۔

---

٨٧٦- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ: حَدَّثَنَا مُوسَى ابْنُ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ: لَدَدْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ وَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا لَا تَلُدُّونِي، فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ

ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا کہا ہم سے یحییٰ بن سعید قطان نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا ہم سے موسیٰ بن ابی عائشہ نے بیان کیا انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے کہا حضرت عائشہ نے کہا ہم نے مرض موت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلق میں دوا ڈالی آپ (بیماری میں) اشارہ سے فرما رہے تھے میرے حلق میں دوا نہ ڈالو، لیکن

بِالدَّوَاءِ، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَلَمْ أَنْهَكُمْ أَنْ تَلُدُّونِي، قَالَ: قُلْنَا: كَرَاهِيَةَ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْقَى مِنْكُمْ أَحَدٌ إِلَّا لُدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا الْعَبَّاسَ فَإِنَّهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ۔

ہم سمجھے کہ آپ کا فرمانا (بطور حکم کے نہیں ہے) اس طرح ہے جیسے ہر بیمار کو دوا سے نفرت ہوتی ہے اس کے بعد جب آپ کو افاقہ ہوا (بولنے کی طاقت ہوئی) تو آپ نے فرمایا کیوں میں نے تم کو منع نہیں کیا تھا کہ میرے حلق میں دوا مت ڈالو ہم نے عرض کیا بیشک مگر ہم یہ سمجھے کہ آپ (معمولی طور سے) فرماتے ہیں جیسے ہر بیمار کو دوا سے نفرت ہوا کرتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (اب تم لوگوں کی سزا یہ ہے) دیکھو جتنے لوگ (اس گھر میں) ہیں کوئی باقی نہ رہے سب کے حلق میں میری آنکھوں کے سامنے دوا ڈالی جائے ایک عباس کے حلق میں نہ ڈالنا کیونکہ وہ میرے حلق میں دوا ڈالتے وقت موجود نہ تھے۔ ف

ف وہ اس تجویز میں شریک نہ تھے۔ باب کا مطلب یوں نکلا کہ آپ نے اپنے ایک کا بدلہ بہت سے لوگوں سے لیا۔

---

## بَابُ الْقَسَامَةِ

## باب۔ قسامت کا بیان ف

ف قسامت اس کو کہتے ہیں کہ ایک خون ہو جائے لیکن رویت کے گواہ نہ ہوں لوث ثابت ہو تو مقتول کے وارثوں کو پچاس قسمیں دی جاتی ہیں کہ تم کس کو قاتل سمجھتے ہو اب اگر وہ قسمیں کھالیں تو قاتل پر قصاص لازم ہوتا ہے یا اس سے دیت دلائی جاتی ہے، اس میں اختلاف ہے اگر مقتول کے وارث قسم کھانے سے انکار کریں تو جن لوگوں پر ان کا گمان ہے ان سے پچاس قسمیں لی جاتی ہیں اگر وہ قسمیں کھالیں تو بری ہو جاتے ہیں ورنہ ان کو دیت دینا ہوگی امام شافعیؒ کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہؒ کہتے ہیں کہ قسامت میں مقتول کے وارثوں کو قسمیں نہیں دینگے بلکہ صرف ان لوگوں کو جن پر ان کا گمان ہے یعنے مدعا علیہم کو اور ایک جماعت سلف نے قسامت کو بالکل ناجائز رکھا ہے اور کہا ہے کہ وہ اصول شرعیہ کے برخلاف ہے۔

وَقَالَ الْأَشْعَثُ ابْنُ قَيْسٍ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاهِدَاكَ أَوْ يَمِينُهُ وَقَالَ

اور اشعث بن قیس نے کہا (یہ حدیث کتاب الشہادات میں موصولاً گزر چکی ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا دعویٰ جب ثابت ہوگا جب دو گواہ لائے

ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ: لَمْ يُقِدْ بِهَا مُعَاوِيَةُ وَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عَدِيِّ بْنِ أَرْطَاةَ وَكَانَ أَمَّرَهُ عَلَى الْبَصْرَةِ فِي قَتِيلٍ وُجِدَ عِنْدَ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِ السَّمَّانِينَ إِنْ وَجَدَ أَصْحَابُهُ بَيِّنَةً وَإِلَّا فَلَا تَظْلِمِ النَّاسَ فَإِنَّ هَذَا لَا يُقْضَى فِيهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

نہیں تو مدعی سے قسم لے ف۱ اور عبداللہ بن ابی ملیکہ نے کہا ف۲ معاویہ بن ابی سفیان نے قسامت میں قصاص کا حکم نہیں دیا (صرف دیت دلائی) ف۳ اور عمر بن عبد العزیز خلیفہ نے عدی بن ارطاۃ کو جو ان کی طرف سے بصرے کے حاکم تھے ایک مقتول کے باب میں لکھا جو گھی والوں کے ایک گھر پر مرا پڑا تھا اگر اس کے وارث گواہ لائیں تو فبہا ورنہ خلق خدا پر ظلم نہ کر کیونکہ ایسے معاملہ کا قیامت تک فیصلہ نہیں ہو سکتا (جس پر گواہ نہ ہوں) ف۴

ف۱ امام بخاری نے یہ حدیث لا کر امام ابو حنیفہ کے مذہب کی تائید کی کہ قسامت میں مدعی علیہم سے قسم لینا چاہیے نہ مدعیوں سے امام شوکانی نے کہا اہل حدیث کا مذہب اس مسئلہ میں امام ابو حنیفہ کے موافق ہے ف۲ اس کو حماد بن سلمہ نے اپنی تصنیف میں وصل کیا ف۳ مگر بیہقی نے معاویہ رض سے اس کے خلاف نقل کیا کہ انہوں نے قسامت میں قصاص کی اجازت دی اور کرابیسی نے مروان سے بھی قصاص نقل کیا ہے اور عبدالملک بن مروان سے بھی ایسا ہی نقل کیا زہری اور ربیعہ اور ابوالزناد اور مالک اور لیث اور اوزاعی کا یہی قول ہے اور شافعی سے دو قول منقول ہیں، ابوالزناد کہتے ہیں ہم نے قسامت میں اس وقت قصاص لیا جب بہت سے صحابہ موجود تھے۔ میں سمجھتا ہوں ہزار صحابہ کسی نے اس میں خلاف نہیں کیا ف۴ قیامت کے دن اللہ ہی اس کا فیصلہ کرے گا اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا مگر حماد بن سلمہ نے عمر بن عبدالعزیز سے اس کے خلاف روایت کیا ہے کہ قسامت میں انہوں نے قصاص کیا۔ جب مدینہ کے حاکم تھے اور احتمال ہے کہ پہلے وہ اس کے قائل ہوں پھر اس سے رجوع کیا۔ واللہ اعلم

---

۸۷۷ - حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا وَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا وَقَالُوا لِلَّذِي وُجِدَ فِيهِمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا؟ قَالُوا

ہم سے ابو نعیم (فضل بن دکین) نے بیان کیا کہا ہم سے سعید بن عبید نے انہوں نے بشیر بن یسار سے، انہوں نے کہا ایک انصاری مرد نے جس کو سہل بن ابی حثمہ کہتے تھے مجھ کو خبر دی وہ کہتے تھے ان کی قوم (انصار) کے چند لوگ ف۱ خیبر کی طرف گئے وہاں پہنچ کر الگ الگ ہو گئے پھر اُن میں سے ایک شخص (عبداللہ بن سہل) کو دیکھا اس کو کسی نے قتل کر ڈالا ہے (تین) آدمیوں نے ان خیبر والوں سے کہا جہاں عبداللہ بن سہل قتل کئے

مَا قَتَلْنَا وَ لَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلًا فَقَالَ: الْكُبْرَ الْكُبْرَ، فَقَالَ لَهُمْ: تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ؟ قَالُوا: مَا لَنَا بَيِّنَةٌ، قَالَ: فَيَحْلِفُونَ، قَالُوا: لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ الْيَهُودِ فَكَرِهَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ، فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ۔

گئے تھے تم ہی لوگوں نے ہمارے یار کو مار ڈالا ہے وہ (یعنے یہودی) کہنے لگے ہم نے نہیں مارا نہ ہم یہ جانتے ہیں کہ کس نے مارا آخر یہ تینوں (عبدالرحمٰن اور حویصہ اور محیصہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ؎۲ آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خیبر کی طرف گئے تھے وہاں ہم میں کا ایک شخص قتل کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی عمر والے کو پہلے بات کرنے دے بڑی عمر والے کو بات کرنے دے ؎۳ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس گواہ ہیں جنہوں نے قاتل کو قتل کرتے دیکھا ہو انہوں نے کہا نہیں گواہ کہاں سے آئے آپ نے فرمایا پھر تو یہودی (پچاس) قسمیں کھائیں گے ؎۴ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ (یہودی کافر ہیں) ہم تو ان کی قسموں پر راضی نہیں ہونے کے، آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بُرا جانا کہ عبداللہ بن سہل کا خون یوں ہی بیکار جائے ؎۵ آپ نے زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے اس کے وارثوں کو دیت کے سو اونٹ دلائے

؎۱ محیصہ اور حویصہ مسعود کے بیٹے اور عبداللہ اور عبدالرحمٰن سہل کے بیٹے ؎۲ اور عبدالرحمٰن نے جو تینوں میں کم سن تھے ؎۳ تب حویصہ نے جو سب میں بڑے تھے کل حال عرض کیا ؎۴ اور قسمیں کھا کر اپنا پنڈ چھڑا لیں گے ؎۵ نہ قصاص ہو نہ اس کے وارثوں کو دیت ملے۔

---

۸۷۸۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْأَسَدِيُّ، حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ أَبِي عُثْمَانَ، حَدَّثَنِي أَبُو رَجَاءٍ مِنْ آلِ أَبِي قِلَابَةَ حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِيزِ

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے ابو بشر اسماعیل بن ابراہیم اسدی نے کہا ہم سے حجاج بن ابی عثمان نے کہا مجھ سے ابو رجا سلمان نے جو ابو قلابہ کے خاندان کا غلام تھا اس نے کہا مجھ سے ابو قلابہ نے بیان کیا کہ عمر بن عبدالعزیز (خلیفہ) نے ایک روز دربار عام کیا اور (عام خاص) سب لوگوں کو باریابی کی اجازت

أَبْرَزَ سَرِيرَهُ يَوْمًا لِلنَّاسِ ثُمَّ
أَذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوا فَقَالَ: مَا تَقُولُونَ
فِي الْقَسَامَةِ؟ قَالَ: نَقُولُ: الْقَسَامَةُ
الْقَوَدُ بِهَا حَقٌّ وَقَدْ أَقَادَتْ بِهَا
الْخُلَفَاءُ، قَالَ لِي: مَا تَقُولُ يَا أَبَا
قِلَابَةَ؟ وَنَصَبَنِي لِلنَّاسِ، فَقُلْتُ
يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عِنْدَكَ رُءُوسُ
الْأَجْنَادِ وَأَشْرَافُ الْعَرَبِ أَرَأَيْتَ
لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى
رَجُلٍ مُحْصَنٍ بِدِمَشْقَ أَنَّهُ قَدْ
زَنَى لَمْ يَرَوْهُ أَكُنْتَ تَرْجُمُهُ؟ قَالَ
لَا، قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ خَمْسِينَ
مِنْهُمْ شَهِدُوا عَلَى رَجُلٍ بِحِمْصَ
أَنَّهُ سَرَقَ أَكُنْتَ تَقْطَعُهُ وَلَمْ
يَرَوْهُ، قَالَ: لَا، قُلْتُ: فَوَاللَّهِ مَا قَتَلَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا
قَطُّ إِلَّا فِي إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ
رَجُلٌ قَتَلَ بِجَرِيرَةِ نَفْسِهِ فَقُتِلَ
أَوْ رَجُلٌ زَنَى بَعْدَ إِحْصَانٍ أَوْ رَجُلٌ
حَارَبَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَارْتَدَّ عَنِ
الْإِسْلَامِ، فَقَالَ الْقَوْمُ: أَوَلَيْسَ
قَدْ حَدَّثَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ أَنَّ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَطَعَ فِي السَّرَقِ وَسَمَرَ الْأَعْيُنَ ثُمَّ
نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ فَقُلْتُ: أَنَا
أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثَ أَنَسٍ حَدَّثَنِي
أَنَسٌ أَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً

دی پھر ان سے پوچھا قسامت کے باب میں تمہاری
کیا رائے ہے ف بعضوں نے کہا قسامت میں قصاص
کا حکم دینا صحیح ہے اور اگلے خلیفوں ف۲ نے قسامت
کی بنا پر قصاص کا حکم دیا ہے ابوقلابہ کہتے ہیں پھر
عمر بن عبدالعزیز میری طرف مخاطب ہوئے پوچھا ،
ابوقلابہ تم اس باب میں کیا کہتے ہو انہوں نے کہا لوگوں
سے بحث کرنے کے لیے مجھ کو آگے کر دیا میں نے
کہا امیر المومنین (اللہ کے فضل سے) تمہارے پاس
فوج کے سردار اور عرب کے رئیس لوگ موجود ہیں ،
بھلا بتلایے اگر ان میں سے پچاس آدمی ایک محصن شخص
کی نسبت جو دمشق کے ملک میں ہو انہوں نے اس کو
دیکھا نہ ہو یہ گواہی دیں کہ اس نے زنا کی ہے تو کیا اس
گواہی کی بنا پر آپ اس کو رجم کریں گے ف۳ انہوں نے
کہا نہیں ۔ میں نے کہا بھلا بتلایئے اگر ان میں پچاس
آدمی ایک شخص کی نسبت جو حمص میں ہو (حمص شام کا
ایک شہر ہے) اور انہوں نے اس کو نہ دیکھا ہو ، یوں گواہی
دیں کہ اس نے چوری کی ہے تو کیا آپ ان کی گواہی کی بنا
پر اس شخص کا ہاتھ کٹوا ڈالیں گے انہوں نے کہا نہیں میں
نے کہا تو پھر سن لیجیے خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے تو کسی شخص کے خون کرنے کا حکم کبھی نہیں دیا جب
تک وہ ان تینوں باتوں میں سے کسی بات کا مرتکب نہ ہو یا
تو ناحق خون کا مرتکب ہوا اپنے جرم کی سزا میں وہ قتل کیا جائے
یا محصن ہو کر زنا کرے یا اللہ اور اس کے رسول سے مقابلہ
کرے اسلام سے پھر جائے (مرتد بن جائے) یہ سن کر
لوگ بولے کیا انس بن مالکؓ نے یہ حدیث نہیں روایت
کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چوروں کے ہاتھ پاؤں
کٹوائے ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیریں پھر ان

قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعُوهُ عَلَى الْإِسْلَامِ فَاسْتَوْخَمُوا الْأَرْضَ فَسَقِمَتْ أَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفَلَا تَخْرُجُونَ مَعَ رَاعِينَا فِي إِبِلِهِ فَتُصِيبُونَ مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا قَالُوا فَخَرَجُوا فَشَرِبُوا مِنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَصَحُّوا فَقَتَلُوا رَاعِيَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَطْرَدُوا النَّعَمَ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ فِي آثَارِهِمْ فَأُدْرِكُوا فَجِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ بِهِمْ فَقُطِّعَتْ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ وَسُمِّرَ أَعْيُنُهُمْ ثُمَّ نَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتَّى مَاتُوا، قُلْتُ وَأَيُّ شَيْءٍ أَشَدُّ مِمَّا صَنَعَ هَؤُلَاءِ، ارْتَدُّوا عَنِ الْإِسْلَامِ وَقَتَلُوا وَسَرَقُوا فَقَالَ عَنْبَسَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَاللَّهِ إِنْ سَمِعْتُ كَالْيَوْمِ قَطُّ، فَقُلْتُ: أَتَرُدُّ عَلَيَّ حَدِيثِي يَا عَنْبَسَةُ؟ قَالَ: لَا وَلَكِنْ جِئْتَ بِالْحَدِيثِ عَلَى وَجْهِهِ وَاللَّهِ لَا يَزَالُ هَذَا الْجُنْدُ بِخَيْرٍ مَا عَاشَ هَذَا الشَّيْخُ بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ قُلْتُ: وَقَدْ كَانَ فِي هَذَا سُنَّةٌ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهِ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَتَحَدَّثُوا عِنْدَهُ

کو دھوپ میں ڈلوا دیا (وہ تڑپ تڑپ کر مر گئے ف۴) ابوقلابہ نے کہا سنو میں تم سے انسؓ کی یہ حدیث بیان کرتا ہوں مجھ سے خود انس نے بیان کیا کہ عکل قبیلے کے آٹھ آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور اسلام پر آپ سے بیعت کی (مسلمان ہو گئے) اس کے بعد ایسا ہوا مدینے کی آب وہوا ان کو ناموافق آئی بیمار پڑ گئے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے شکوہ کیا آپ نے فرمایا تم ایسا کیوں نہیں کرتے ہمارے چرواہے کے ساتھ اونٹوں میں چلے جاؤ (یعنے جہاں وہ چرا کرتے ہیں) وہاں جا کر ان کا دودھ موت پیتے رہو انہوں نے کہا بہت خوب ہم ایسا ہی کرتے ہیں اور اونٹوں میں چل دیے ان کا دودھ موت پیتے رہے اور بھلے چنگے ہو کر کیا کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو مار ڈالا، جانور بھی ہانک لے گئے یہ خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی، آپ نے ان کے تعاقب میں سواروں کو روانہ کیا ف۵ خیر یہ لوگ گرفتار ہوئے جب ان کو لے کر آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ان کے ہاتھ اور پاؤں (الٹے سیدھے) کاٹے گئے اور آنکھوں میں گرم سلائی چلائی گئی پھر آپ نے ان کو دھوپ میں ڈلوا دیا وہیں (تڑپ تڑپ کر) مر گئے، ابوقلابہ نے کہا بتلایئے ان لوگوں نے جو جو جرم کیے تھے ان سے بڑا جرم اور کیا ہوگا (کمبخت) اسلام سے پھر گئے چرواہے کو مار ڈالا، جانور چرا لے گئے۔ یہ سن کر عنبسہ بن سعید نے کہا میں نے تو آج کی طرح کبھی یہ حدیث نہیں سنی ابوقلابہ نے کہا عنبسہ کیا تم میری حدیث پر اعتراض کرتے ہو انہوں نے کہا نہیں (میں تو تعریف کرتا ہوں) تم نے حدیث کو ٹھیک ٹھیک روایت کیا خدا کی قسم شام کے لوگ اس وقت تک چین سے بسر کریں گے جب

فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَقُتِلَ فَخَرَجُوا بَعْدَهُ فَإِذَا هُمْ بِصَاحِبِهِمْ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ فَرَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَاحِبُنَا كَانَ تَحَدَّثَ مَعَنَا فَخَرَجَ بَيْنَ أَيْدِينَا فَإِذَا نَحْنُ بِهِ يَتَشَحَّطُ فِي الدَّمِ فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: بِمَنْ تَظُنُّونَ أَوْ تَرَوْنَ قَتَلَهُ؟ قَالُوا: نُرَى أَنَّ الْيَهُودَ قَتَلَتْهُ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْيَهُودِ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ: ءَأَنْتُمْ قَتَلْتُمْ هَذَا؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: أَتَرْضَوْنَ نَفَلَ خَمْسِينَ مِنَ الْيَهُودِ مَا قَتَلُوهُ، فَقَالُوا: مَا يُبَالُونَ أَنْ يَقْتُلُونَا أَجْمَعِينَ ثُمَّ يَحْلِفُونَ، قَالَ: أَفَتَسْتَحِقُّونَ الدِّيَةَ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْكُمْ؟ قَالُوا: مَا كُنَّا لِنَحْلِفَ فَوَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ، قُلْتُ: وَقَدْ كَانَتْ هُذَيْلٌ خَلَعُوا خَلِيعًا لَهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَطَرَقَ أَهْلَ بَيْتٍ مِنَ الْيَمَنِ بِالْبَطْحَاءِ فَانْتَبَهَ لَهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَحَذَفَهُ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهُ، فَجَاءَتْ هُذَيْلٌ فَأَخَذُوا الْيَمَانِيَ فَرَفَعُوهُ إِلَى عُمَرَ بِالْمَوْسِمِ وَقَالُوا: قَتَلَ صَاحِبَنَا فَقَالَ: إِنَّهُمْ قَدْ خَلَعُوهُ فَقَالَ:

تک ابو قلابہ کا سا عالم شخص ان میں موجود رہے گا۔ ابو قلابہ نے کہا اب اور سنو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بھی اس باب میں موجود ہے ف ہوا یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار کے چند لوگ آئے اور آپ سے باتیں کر کے ان میں کا ایک شخص آگے ہی خیبر کی طرف روانہ ہو گیا اور وہاں مارا گیا۔ جب اس کے ساتھی خیبر کو گئے تو کیا دیکھتے ہیں ان کا یار خون میں لوٹ رہا ہے (سخت زخمی ہو کر تڑپ رہا ہے) آخر اس کے ساتھی لوٹ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے عرض کی یا رسول اللہ ہمارا یار جس نے ہمارے ساتھ رہ کر آپ سے گفتگو کی تھی اور ہم سے آگے ہی خیبر کی طرف چل دیا تھا جب ہم وہاں پہنچے تو دیکھتے ہیں وہ خون میں لوٹ رہا ہے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (گھر میں سے یا مسجد میں سے) باہر آئے اور پوچھا تم کیا سمجھتے ہو اس کو کسی نے مارا ہے انہوں نے کہا ہمارا تو گمان یہی ہے کہ یہودیوں نے اس کو مار ڈالا ہے یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کو بلا بھیجا ان سے پوچھا کیا تم نے اس کو قتل کیا ہے انہوں نے کہا نہیں (ہم نے نہیں قتل کیا ہے) آپ نے مدعیوں سے فرمایا اچھا تم اس پر راضی ہو کہ یہودیوں میں سے پچاس آدمی یوں قسم کھائیں کہ ہم نے اس کو نہیں مارا، انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہودیوں کو (جھوٹی قسم کھانے میں) کیا باک وہ تو سب کو مار ڈالیں گے پھر قسم کھالیں گے (کہ ہم نے نہیں مارا ہم نہیں جانتے) آپ نے فرمایا تم میں سے پچاس آدمی یوں قسم کھائیں (کہ یہودیوں نے اس کو مارا ہے) اس وقت تم دیت لینے کے مستحق ہو جاؤ گے انہوں نے کہا ہم تو ایسی قسمیں نہیں کھا سکتے ف آخر آنحضرت

يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْ هُذَيْلٍ مَا خَلَعُوهُ قَالَ: فَأَقْسَمَ مِنْهُمْ تِسْعَةٌ وَأَرْبَعُونَ رَجُلًا وَقَدِمَ رَجُلٌ مِنْهُمْ مِنَ الشَّامِ فَسَأَلُوهُ أَنْ يُقْسِمَ فَافْتَدَى يَمِينَهُ مِنْهُمْ بِأَلْفِ دِرْهَمٍ فَأَدْخَلُوا مَكَانَهُ رَجُلًا آخَرَ فَدَفَعَهُ إِلَى أَخِي الْمَقْتُولِ فَقُرِنَتْ يَدُهُ بِيَدِهِ، قَالُوا، فَانْطَلَقَا وَالْخَمْسُونَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا حَتَّى إِذَا كَانُوا بِنَخْلَةٍ أَخَذَتْهُمُ السَّمَاءُ فَدَخَلُوا فِي غَارٍ فِي الْجَبَلِ فَانْهَجَمَ الْغَارُ عَلَى الْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمَاتُوا جَمِيعًا وَأَفْلَتَ الْقَرِينَانِ وَاتَّبَعَهُمَا حَجَرٌ فَكَسَرَ رِجْلَ أَخِي الْمَقْتُولِ فَعَاشَ حَوْلًا ثُمَّ مَاتَ قُلْتُ وَقَدْ كَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ أَقَادَ رَجُلًا بِالْقَسَامَةِ ثُمَّ نَدِمَ بَعْدَ مَا صَنَعَ فَأَمَرَ بِالْخَمْسِينَ الَّذِينَ أَقْسَمُوا فَمُحُوا مِنَ الدِّيوَانِ وَسَيَّرَهُمْ إِلَى الشَّامِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن سہل کی دیت اپنے پاس سے (یعنی زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے) ادا کی۔ ابو قلابہ نے کہا ایسا ہذیل قبیلے نے جاہلیت کے زمانے میں ایک شخص کو ذات باہر کر دیا تھا ف۸ اس نے کیا کیا یمن کے ملک میں بطحاء میں ایک شخص کے مکان میں رات کو چوری کرنے کے لیے) گھسا لیکن اتفاق سے گھر والوں میں سے ایک شخص جاگ اٹھا اور تلوار کا وار کر کے اس کو قتل کر ڈالا اب ہذیل قبیلے کے لوگ وہاں پہنچے انہوں نے اس قاتل کو گرفتار کر لیا یہ مقدمہ حج کے موسم میں حضرت عمرؓ کے سامنے پیش ہوا ہذیل کے لوگ یہ دعویٰ کرتے تھے کہ اس شخص نے ہماری قوم والے کا خون کیا ہے وہ کہتا تھا اول تو وہ چور تھا دوسرے ان لوگوں نے ذات باہر کر دیا تھا ف حضرت عمرؓ نے حکم دیا ہذیل قبیلے کے پچاس آدمی یوں قسم کھائیں کہ ہم نے اس کو ذات باہر نہیں کیا تھا آخر ان میں سے انچاس آدمیوں نے یہ (جھوٹی) قسم کھالی، ایک شخص ان کی قوم کا شام کے ملک سے آیا تھا اس سے بھی کہا تو بھی قسم کھالے تاکہ پچاس کا عدد پورا ہو جائے لیکن اس نے کہا تم ہزار درہم مجھ سے لے لو اور قسم سے مجھ کو معاف کرو ف اور اس کے بدلے ہذیل کا ایک دوسرا شخص شریک کیا اس نے قسم کھائی پھر یہ قاتل مقتول کے بھائی کے ہاتھ میں دیا گیا ف۱۱ اس کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں تھا کہتے ہیں یہ پچاس آدمی (جنہوں نے قسم کھائی تھی) مع قاتل اور مقتول کے بھائی کے وہاں سے چلے جب نخلہ میں پہنچے ف۱۲ وہاں پانی برسنے لگا یہ لوگ بارش سے بچنے کے لیے) پہاڑ کی کھوہ میں گھس گئے اسی وقت پہاڑ ان پر آ رہا پچاسوں آدمی جنہوں نے قسم کھائی تھی سب کے سب مر گئے اور قاتل اور مقتول

کا بھائی یہ دونوں وہاں سے بھاگ نکلے پھر ایسا ہوا مقتول
کے بھائی پر بھی ایک پتھر لگا اس کا پاؤں ٹوٹ گیا، وہ
بھی ایک سال زندہ رہ کر مر گیا ف۱۳ ابو قلابہ کہتے ہیں میں
نے یہ بھی کہا عبدالملک بن مروان نے (اپنی خلافت میں)
قسامت کرا کر ایک شخص سے قصاص لیا، پھر اپنے کیے
پر شرمندہ ہوا اور جن پچاس آدمیوں نے قسامت میں
قسمیں کھائیں تھیں حکم دیا ان کا نام دفتر سے نکال ڈالا گیا ف۱۴
اور ان کو شام کے ملک کی طرف جلاوطن کیا گیا۔

ف۱ آیا قسامت مشروع ہے اور اس میں قصاص یا دیت کا حکم ہو سکتا ہے یا نہیں ف۲ جیسے معاویہ اور ابن زبیر اور عبدالملک بن مروان وغیرہ ف۳ ابوقلابہ نے قصاص کو حد پر قیاس کیا کہ جیسے حد بدون رویت کے گواہوں کے ثابت نہیں ہو سکتی گو لاکھ آدمی سنی سنائی گواہی دیں اسی طرح قصاص بھی بغیر گواہان معائنہ کے ثابت نہیں ہو سکتا پچاس آدمیوں کے قسم کھانے سے یا پچاس قسموں سے قصاص کا حکم کیوں کر دیا جائے گا جب انہوں نے اپنی آنکھوں سے کچھ نہیں دیکھا۔ ف۴ لوگوں کا مطلب ابوقلابہ پر اعتراض کرنے کا تھا کہ تم تو کہتے ہو تین باتوں کے سوا اور کسی حالت میں قتل کرنا جائز نہیں حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چوری کی علت میں بھی قتل کرایا ابوقلابہ نے اس کا جواب دیا اس حدیث کا پورا قصہ بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو صرف چوری کی وجہ سے قتل نہیں کرایا تھا بلکہ یہ لوگ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے، اللہ اور اس کے رسول سے لڑے تھے، خون کیا تھا ف۵ اس ٹکڑی کے سردار کرز بن جابر تھے اس میں بیس سوار تھے، یہ واقعہ ۶ھ ہجری کا ہے۔ ف۶ یعنی خاص قسامت کے بیان میں اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے پہلے اولیاء مقتول یعنے مدعیوں کو قسم دی ہو بلکہ پہلے مدعی علیہم سے قسم لینا تجویز فرمایا گویا ابوقلابہ نے اس قول کو قوت دی جس کے امام ابوحنیفہ اور اہل حدیث قائل ہیں کہ قسامت میں صرف مدعی علیہم سے قسمیں لینا چاہئیں اگر وہ قسمیں کھا لیں گے تب تو ان پر کوئی الزام نہ رہے گا اور جو قسم نہ کھائیں تو صرف دیت دینا ہو گی۔ لیکن قصاص کسی حال میں ان سے نہیں لیا جائے گا۔ ف۷ کیونکہ ہم نے اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا ف۸ یعنی اپنے خاندان سے اس کا نام نکال دیا تھا عرب میں ایسے شخص کو خلیع کہتے تھے یعنی نکالا ہوا، جاہلیت کے زمانے میں یہ دستور تھا کہ حلف اور اقرار کر کے غیر شخص کو اپنے قبیلے میں شریک کر لیتے اس کو حلیف کہتے اسی طرح اگر اپنی قوم والا سخت قصور کرتا تو اس کو اپنے خاندان سے خارج کر دیتے اور ان سے پھر کوئی تعلق نہ رکھتے ف۹ تو اب کیسے اس کے خون کا دعویٰ کرتے ہیں ف۱۰ ہذیل نے ایسا ہی کیا ہزار درہم لے کر اس کو چھوڑ دیا ف۱۱ اس لیے کہ وہ اس کو قتل کرے ف۱۲ جو ایک مقام کا نام ہے مکہ سے ایک منزل پر ف۱۳ جھوٹی قسم کھانے کی سزا ملی اس قصے سے بھی ابو قلابہ نے یہ ثابت کیا کہ جب قاتل نے ایک امر کا دعویٰ کیا کہ وہ ہذیل کے خاندان سے خارج شدہ ہے اور

ہذیل نے انکار کیا تو گویا وہ مدعا علیہ ہوئے اور قسم انہی کی دی گئی تو معلوم ہوا کہ قسامت میں بھی مدعی علیہ کو قسم دینا چاہیئے نہ مدعی کو جیسے عمومی قاعدہ ہے والا ماہوار یں موقوف کر دیں۔

بَابُ مَنِ اطَّلَعَ فِي بَيْتِ قَوْمٍ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ۔

باب۔ اگر کسی شخص نے کسی کے گھر میں (بے اذن) جھانکا، گھر والوں نے (کچھ مار کر) اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس کو دیت کا حق نہ ہوگا۔

۸۷۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَنَسٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي بَعْضِ حُجَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ أَوْ بِمَشَاقِصَ وَجَعَلَ يَخْتِلُهُ لِيَطْعُنَهُ۔

ہم سے ابوالیمان نے بیان کیا کہا ہم سے حماد بن زید نے انہوں نے عبیداللہ بن ابی بکر بن انس سے، انہوں نے اپنے دادا انس رضہ سے ایک شخص وا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے میں ایک سوراخ سے جھانکا آپ تیر لے کر اٹھے، اور چاہتے تھے کہ غفلت میں اس کو ماریں ف ۲

ف حکم بن ابی العاص مروان کے والد ۲ اس حدیث سے باب کا مطلب نہیں نکلتا یعنی یہ کہ اس کو دیت کا استحقاق نہ ہوگا مگر امام بخاری نے اپنی عادت کے موافق اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ کیا جس میں اس کی صراحت ہے کہ اس کو دیت نہ ملے گی۔

۸۸۰۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ حَدَّثَنَا لَيْثٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ فِي جُحْرٍ فِي بَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهِ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ أَعْلَمُ أَنْ تَنْتَظِرَنِي

ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے ان کو سہل بن سعد ساعدی رضہ نے خبر دی انہوں نے کہا ایک مرد نے دروازے کے روزن میں سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں جھانکا اس وقت آپ کے ہاتھ میں لوہے کی ایک نوک دار کنگھی تھی جس سے سر کھجلا رہے تھے جب آپ نے اس شخص کو دیکھا تو فرمایا اگر میں جانتا کہ تو مجھ کو جھانک رہا ہے تو میں یہ کنگھی تیری آنکھ میں مار دیتا آپ نے فرمایا اذن لینے کا جو حکم دیا گیا

لَطَعَنْتُ بِهِ فِي عَيْنَيْكَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا جُعِلَ الْإِذْنُ مِنْ قِبَلِ الْبَصَرِ۔

ہے، وہ اسی لیے تو ہے کہ نظر نہ پڑے ف

ف ایسا نہ ہو کہ کسی کی ستر پر نظر پڑ جائے جب جھانک لیا اور دیکھ لیا تو اب اذن لینے سے کیا نتیجہ ہے۔

---

۸۸۱- حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ: لَوْ أَنَّ امْرَأً اطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ إِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ جُنَاحٌ۔

ہم سے علی بن عبداللہ نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے کہا ہم سے ابوالزناد نے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے کہا حضرت ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص بے تیری اجازت کے تیرے گھر میں جھانکے پھر تو ایک کنکر پھینک کر اس پر مارے اور اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تجھ پر کچھ گناہ نہ ہوگا (نہ دیت لازم آئے گی نہ قصاص نسائی)

---

## بَابُ الْعَاقِلَةِ۔

## باب۔ عاقلہ کا بیان ف

ف ہر آدمی کا عاقلہ وہ لوگ ہیں جو اس کی طرف سے دیت ادا کرتے ہیں یعنی اس کے ددھیال والے۔

۸۸۲- حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ وَ قَالَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ، قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ قَالَ: الْعَقْلُ وَ فِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ

ہم سے صدقہ بن فضل نے بیان کیا کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم سے مطرف بن طریف نے بیان کیا کہا میں نے شعبی سے سنا کہا میں نے ابوجحیفہ (وہب بن عبداللہ) سے سنا انہوں نے کہا میں نے حضرت علی رضؓ سے پوچھا کیا آپ کے پاس (اللہ کا کلام) کچھ اور بھی ہے جو قرآن میں نہیں ہے یا دوسرے لوگوں کے پاس نہیں ہے انہوں نے کہا نہیں قسم اس پروردگار کی جس نے دانہ چیر کر اگایا اور جان کو بنایا ہمارے پاس قرآن کے سوا اور کوئی کتاب نہیں ہے، البتہ اللہ تعالیٰ جو اپنے کسی بندے کو قرآن کی سمجھ عطا فرمائے ف یہ اور بات ہے، اور ایک ورق اور ہے۔ میں نے پوچھا اس ورق

لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

میں کیا لکھا ہے انہوں نے کہا دیت کے احکام اور قیدی کو چھڑانے کا بیان اور یہ مسئلہ کہ مسلمان کافر کے قصاص میں قتل نہیں کیا جائے گا ف۲

ف۱ وہ قرآن میں غور کر کے دین کے مسائل نکالے ف۲ امام احمد اور شافعی اور مالک اور اہل حدیث کا یہی قول ہے کہ مسلمان کو کافر کے بدل قتل نہیں کریں گے گو وہ کافر ذمی ہو مگر امام ابو حنیفہ کا یہ قول ہے کہ ذمی کافر کے بدل مسلمان قتل کیا جائے گا انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس قول سے دلیل لی ہے النفس بالنفس۔ ہم کہتے ہیں کہ نفس تو کافر حربی کو بھی شامل ہے مگر اس کے قتل سے مسلمان کو قتل کرنا درست نہیں سمجھتے اور یہ تخصیص حدیث سے ثابت ہے تو النفس بالنفس سے مراد مسلمان رہے گا یعنے مسلمان کے بدل مسلمان قتل کیا جائے۔

---

بَابُ جَنِيْنِ الْمَرْأَةِ۔

باب۔ پیٹ کے بچہ کا بیان (جو ابھی پیدا نہ ہوا ہو)۔

۸۸۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ يُوسُفَ أَخْبَرَنَا مَالِكٌ ح وَحَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِيْنَهَا فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم کو امام مالک نے خبر دی۔ دوسری سند امام بخاری نے کہا اور ہم سے اسمٰعیل بن ابی اویس نے بیان کیا کہا ہم سے امام مالک نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے کہا ایسا ہوا ہذیل قبیلے کی دو عورتیں (ام عفیف اور ملیکہ) لڑیں ایک نے (ام عفیف نے) دوسری کو (ملیکہ کو پتھر سے) مارا اس کے پیٹ کا بچہ گر پڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ ایک بردہ غلام یا لونڈی دیت میں دیا جائے۔

---

۸۸۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ الْمُغِيرَةُ قَضَى النَّبِيُّ

ہم سے موسیٰ بن اسمٰعیل نے بیان کیا کہا ہم سے وہیب بن خالد نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے کہ حضرت عمرؓ نے صحابہ سے رائے لی اگر کوئی عورت کا بچہ گرا دے تو اس میں کیا دیت دینا ہوگی مغیرہ نے کہا آنحضرت صلی

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْغُرَّةِ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ فَشَهِدَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ أَنَّهُ شَهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِهِ۔

اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک بردے کا حکم دیا غلام ہو یا لونڈی (حضرت عمرؓ نے کہا جا اپنے ساتھ ایک اور گواہ لے کر آ جو اس بات کی گواہی دے[ف۱]) پھر محمد بن مسلمہ انصاری نے بھی گواہی دی کہ میں اس وقت موجود تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا تھا۔ ف۲

ف۱ اس نے بھی یہی حدیث سنی ہے ف۲ حضرت عمرؓ کا مطلب یہ نہ تھا کہ خبر واحد مقبول نہیں ہے خبر واحد ہر طرح قبول کے لائق ہے اس لیے کہ سب صحابہ ثقہ ہیں حضرت عمرؓ کی یہ غرض تھی کہ حدیث کی اور مضبوطی ہو جائے۔

---

۸۸۵۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ عُمَرَ نَشَدَ النَّاسَ مَنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي السِّقْطِ وَ قَالَ الْمُغِيرَةُ أَنَا سَمِعْتُهُ قَضَى فِيهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ قَالَ ائْتِ مَنْ يَشْهَدُ مَعَكَ عَلَى هَذَا فَقَالَ مُحَمَّدُ ابْنُ مَسْلَمَةَ أَنَا أَشْهَدُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ هَذَا

ہم سے عبید اللہ بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے کہ حضرت عمرؓ نے لوگوں کو قسم دی کیا تم میں سے کسی نے کچے بچے کے باب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے اس پر مغیرہ بن شعبہ کہنے لگے ہاں میں نے اس باب میں سنا ہے آپ نے ایک بردہ دلایا غلام ہو یا لونڈی حضرت عمرؓ نے کہا ایک اور گواہ لاؤ جو تیرے ساتھ مل کر اس بات کی گواہی دے محمد بن مسلمہ نے کہا میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اس بات کا حکم دیا۔

---

۸۸۶۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَابِقٍ: حَدَّثَنَا زَائِدَةُ: حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَشَارَهُمْ فِي إِمْلَاصِ الْمَرْأَةِ مِثْلَهُ۔

مجھ سے محمد بن عبد اللہ نے بیان کیا کہا ہم سے محمد بن سابق فارسی نے کہا ہم سے زائدہ بن قدامہ نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مغیرہ بن شعبہ سے انہوں نے کہا حضرت عمرؓ نے صحابہ سے مشورہ لیا کہ کچے بچے کا کیا حکم ہے، (اگر کوئی اس کو گرا دے) پھر ایسی ہی حدیث نقل کی۔

بَابُ جَنِينِ الْمَرْأَةِ وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى الْوَالِدِ وَعَصَبَةِ الْوَالِدِ لَا عَلَى الْوَلَدِ۔

باب پیٹ کے بچے کا بیان اور کوئی عورت خون کرے تو دیت اس کی ددھیال والوں پر لازم ہو گی نہ اس کی اولاد پر۔

۸۸۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي جَنِينِ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي لِحْيَانَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ثُمَّ إِنَّ الْمَرْأَةَ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مِيرَاثَهَا لِبَنِيهَا وَزَوْجِهَا وَأَنَّ الْعَقْلَ عَلَى عَصَبَتِهَا

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابوہریرہ رض سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی لحیان کی ایک عورت کے باب میں جس کے پیٹ کا بچہ (حمل) گرا دیا گیا تھا یہ فیصلہ کیا کہ ایک بردہ غلام یا لونڈی دیت میں دیا جائے پھر جس عورت کو یہ بردہ دینے کا حکم ہوا تھا (یعنی قاتلہ) وہ مر گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا ترکہ اس کے خاوند اور اولاد کو ملے گا اور دیت اس کی ددھیال والوں کو دینا ہوگی۔

---

۸۸۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ وَأَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: اقْتَتَلَتِ امْرَأَتَانِ مِنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِي بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى دِيَةَ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا۔

ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے کہا مجھ کو یونس نے خبر دی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن سے کہ ابوہریرہ رض نے کہا ہذیل قبیلے کی دو عورتیں لڑیں، ایک نے دوسری پر پتھر مارا وہ بھی مر گئی اس کے پیٹ کا بچہ بھی مر گیا اب دونوں طرف کے لوگوں نے یہ جھگڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیا آپ نے فرمایا پیٹ کے بچے کی دیت ایک بردہ ہے غلام ہو یا لونڈی اور قاتلہ عورت کی دیت اس کی ددھیال والے ادا کریں۔

---

بَابُ مَنِ اسْتَعَارَ عَبْدًا أَوْ

باب۔ اگر کوئی شخص غلام یا چھوکرا مانگ کر لے وے

صَبِيًّا وَيُذْكَرُ أَنَّ أُمَّ سُلَيْمٍ بَعَثَتْ إِلَى مُعَلِّمِ الْكِتَابِ ابْعَثْ إِلَيَّ غِلْمَانًا يَنْفُشُونَ صُوفًا وَلَا تَبْعَثْ إِلَيَّ حُرًّا۔

اور روایت کیا ہے اس کو ثوری نے اپنی جامع میں اور عبدالرزاق نے مصنف میں وصل کیا) کہ ام سلیم (انس رضی کی والدہ) نے مدرسہ کے استاد کو کہلا بھیجا میرے پاس کچھ لڑکے ایسے بھیج دے جو اون دھنکیں لیکن آزاد لڑکوں کو نہ بھیجو (بلکہ غلاموں کو بھیج) ف۲

ف۱ اس باب کی مناسبت کتاب الدیات سے یہ ہے کہ اگر غلام مانگے پر لیا اور اس سے ایسا کام کرایا کہ وہ ہلاک ہو گیا تو مانگنے والے پر اس کی قیمت کا ضمان ہو گا اسی طرح بالغ چھوکرے کی دیت کا اگر عاقل بالغ شخص کو اس کی مرضی سے یا اجرت پر کام پر لگائے گا اور وہ ہلاک ہو جائے تو بالاتفاق اس پر ضمان نہ ہو گا بہ شرطیکہ جس کام میں لگائے اس کام میں جان کا خطرہ نہ ہو اگر جان کا خطرہ ہو تو اس پر بھی ضمان لازم ہو گا۔ ف۲ تاکہ اگر وہ اس کام میں ہلاک ہو جائیں تو میں ان کا ضمان دوں آزاد شخص کا تو ضمان لازم نہیں آتا۔

---

۸۸۹- حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ أَخَذَ أَبُو طَلْحَةَ بِيَدِي فَانْطَلَقَ بِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَنَسًا غُلَامٌ كَيِّسٌ فَلْيَخْدُمْكَ، قَالَ: فَخَدَمْتُهُ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ فَوَاللَّهِ مَا قَالَ لِي لِشَيْءٍ صَنَعْتُهُ لِمَ صَنَعْتَ هَذَا هَكَذَا وَلَا لِشَيْءٍ لَمْ أَصْنَعْهُ لِمَ لَمْ تَصْنَعْ هَذَا هَكَذَا؟

مجھ سے عمرو بن زرارہ نے بیان کیا کہا ہم کو اسماعیل بن ابراہیم نے خبر دی انہوں نے عبدالعزیز سے انہوں نے انس بن مالک رضی سے انہوں نے کہا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (ہجرت کر کے) مدینہ میں تشریف لائے تو ابو طلحہ میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ! انس ایک عقلمند چھوکرا ہے وہ آپ کی خدمت میں رہے گا۔ انس رضی کہتے ہیں پھر میں حضر اور سفر دونوں میں آپ کی خدمت کرتا رہا خدا کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے (دس برس کی مدت میں اگر میں نے کوئی کام کیا تو خفگی سے) یوں نہیں فرمایا تو نے اس کام کو اسطرح کیوں کیا اور جس کام کو میں نے نہیں کیا تو یوں نہیں فرمایا تو نے اس کام کو ایسے کیوں نہیں کیا۔

---

## بَابٌ الْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ

## باب۔ کان میں کام کرتے یا کنویں کا کام کرتے ہیں

جُبَارٌ۔

کوئی مرجائے تو اس کے خون کا کوئی بدلہ نہیں ملے گا۔

۸۹۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ یُوسُفَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ: حَدَّثَنَا ابْنُ شِہَابٍ عَنْ سَعِیدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ وَأَبِی سَلَمَۃَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِی ہُرَیْرَۃَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَجْمَاءُ جُرْحُہَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِی الرِّکَازِ الْخُمُسُ۔

ہم سے عبداللہ بن یوسف تنیسی نے بیان کیا کہا ہم سے لیث بن سعد نے کہا ہم سے ابن شہاب نے انہوں نے سعید بن مسیب اور ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے زبان جانور اگر کسی کو زخمی کرے تو اس کا کچھ بدلہ نہیں ملے گا ف اسی طرح جو کوئی کنوئیں کا کام کرنے میں مرجائے یا زخمی ہوجائے اسی طرح جو کوئی کان کا کام کرنے میں ہلاک یا زخمی ہو اور جو مال کافروں کا زمین میں گڑا ہوا ملے اس میں سے پانچواں حصہ سرکار کا ہے ف۲

ف یعنی جب اس کے ساتھ کوئی ہانکنے والا یا چلانے والا نہ ہو اور دن کو وہ کسی کو نقصان پہنچائے تو ضمان نہ ہو گا لیکن رات کو اگر نقصان پہنچائے تو ہر حال میں اور دن کو جب اس کے ساتھ ہانکنے والا یا چلانے والا ہو ضمان لازم ہوگا۔ ف۲ جو بیت المال میں داخل ہوگا باقی پانے والے کا۔

---

بَابٌ۔ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَقَالَ ابْنُ سِیرِینَ: کَانُوا لَا یُضَمِّنُونَ مِنَ النَّفْحَۃِ وَیُضَمِّنُونَ مِنْ رَدِّ الْعِنَانِ وَقَالَ حَمَّادٌ: لَا تُضْمَنُ النَّفْحَۃُ إِلَّا أَنْ یَنْخُسَ إِنْسَانٌ الدَّابَّۃَ، وَقَالَ شُرَیْحٌ: لَا تُضْمَنُ مَا عَاقَبَتْ أَنْ یَضْرِبَہَا فَتَضْرِبَ بِرِجْلِہَا وَقَالَ الْحَکَمُ وَحَمَّادٌ: إِذَا سَاقَ الْمُکَارِی حِمَارًا عَلَیْہِ امْرَأَۃٌ فَتَخِرُّ لَا شَیْءَ عَلَیْہِ وَقَالَ الشَّعْبِیُّ إِذَا سَاقَ دَابَّۃً فَأَتْعَبَہَا فَھُوَ ضَامِنٌ لِمَا أَصَابَتْ وَإِنْ کَانَ خَلْفَہَا مُتَرَسِّلًا

باب۔ بے زبان جانور اگر کچھ نقصان کرے تو اس کا تاوان نہیں اور محمد بن سیرین (نامی تابعی مشہور) نے کہا ف جانور اگر کسی کو لات مارتا تو اس کا تاوان نہیں دلاتے تھے لیکن اگر کوئی اس پر سوار ہو اور باگ موڑتے وقت وہ پاؤں سے کسی کو نقصان پہنچائے تو تاوان دینا ہوگا اور حماد بن ابی سلیمان نے کہا ف۲ اگر جانور لات مارے تو اس کا تاوان نہیں ہے پر اگر کوئی اس کو چھیڑے اور وہ لات مارے تو چھیڑنے والے کو تاوان دینا ہوگا اور شریح قاضی نے کہا ف۳ اگر کوئی جانور کو مارے اور وہ اس مارنے کے بدل دولتی جھاڑے تو مالک پر تاوان نہ ہوگا اور حکم بن عتیبہ اور حماد بن ابی سلیمان نے کہا ف۴ اگر گدھے والا گدھے کو ہانکے اس پر ایک عورت سوار ہو کر وہ گر پڑے تو اس

لَمْ يَضْمَنْ۔

پر تاوان نہ ہوگا ف۵ اور شعبی نے کہا ف۶ اگر جانور کو بری طرح ہانکے اس پر سختی کرے ف۷ اور وہ کچھ نقصان کر ڈالے تو ہانکنے والا ضامن ہوگا اور اگر جانور کے پیچھے رہ کر اس کو (معمولی طور سے) آہستگی سے ہانک رہا ہو ف۸ تو ہانکنے والا ضامن نہ ہوگا ف۹

ف۱ اس کو سعید بن منصور نے وصل کیا ف۲ اس کو ابن شیبہ نے وصل کیا۔
ف۳ اس کو ابن شیبہ نے وصل کیا۔ ف۴ حافظ نے یہ نہیں لکھا کہ ان دونوں اثروں کو کس نے وصل کیا ف۵ کیونکہ گدھا بغیر ہانکے نہیں چلتا ف۶ اس کو ابن ابی شیبہ نے وصل کیا ف۷ زور زور سے مار لگائے کہ وہ بے تحاشا بھاگے ف۸ پھر وہ کسی کا نقصان کر دے ف۹ کیونکہ اس کا کوئی قصور نہیں ہے یہ اتفاقی واردات ہے جس کا کوئی تدارک نہیں ہو سکتا معلوم ہوا اگر کوئی بے تحاشا جانور یا گاڑی کو سخت بھگائے اور شارع عام میں اس سے کسی کو نقصان پہنچے تو تاوان دینا ہوگا قانون میں بھی یہ فعل داخل جرم ہے۔

---

۸۹۱۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: الْعَجْمَاءُ عَقْلُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ۔

ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا کہا ہم سے شعبہ نے انہوں نے محمد بن زیاد سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا بے زبان جانور کسی کو زخمی کرے تو اس کی دیت کچھ نہیں ہے اسی طرح کنوئیں میں کام کرنے سے کوئی نقصان پہنچے ف۱ اسی طرح کان میں کام کرنے سے اور جو کافروں کا گڑھا ہوا مال ملے اس میں سے پانچواں حصہ سرکار میں لیا جائے گا۔

ف۱ تو اس کو بھی دیت نہ ملے گی۔

---

## بَابُ إِثْمِ مَنْ قَتَلَ ذِمِّيًّا بِغَيْرِ جُرْمٍ۔

## باب۔ اگر کوئی ذمی کافر کو بے گناہ مار ڈالے تو کتنا بڑا گناہ ہوگا۔

۸۹۲۔ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ

ہم سے قیس بن حفص نے بیان کیا کہا ہم سے عبدالواحد بن زیادہ نے کہا ہم سے حسن بن عمرو فقیمی نے کہا ہم سے مجاہد نے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے انہوں نے آنحضرت

اللہِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا يُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا جو شخص ایسی جان کو مار ڈالے جس سے عہد کر چکا ہو (اس کو امان دے چکا ہو ف جیسے ذمی کافر کو) تو وہ بہشت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا اور بہشت کی خوشبو چالیس برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے

ف اس میں سب کافر آگئے جن کو دارالاسلام میں امان دیا گیا خواہ بادشاہ اسلام کی طرف سے جزیہ یا صلح پر یا کسی مسلمان نے اس کو امان دی ہو لیکن اگر یہ بات نہ ہو تو اس کو قتل کرنا یا اس کا مال لوٹنا شرع اسلام کی رو سے درست ہے مثلاً وہ کافر جو دارالاسلام سے باہر سرحد پر رہتے ہوں ان کی سرحد میں جا کر ان کو یا ان کی کافر رعیت کو لوٹنا مارنا حلال ہے۔ اسمٰعیلی کی روایت میں یوں ہے کہ بہشت کی خوشبو ستر برس کی راہ سے معلوم ہوتی ہے اور طبرانی کی ایک روایت میں سو برس مذکور ہے دوسری روایت میں پانچ سو برس اور فردوس دیلمی کی روایت میں ہزار برس مذکور ہے اور یہ تعارض نہیں ہے اس لیے کہ جب ہزار برس کی راہ سے بہشت کی خوشبو محسوس ہوتی ہے، تو پانسو یا سو یا چالیس برس کی راہ سے اور زیادہ تیز محسوس ہوگی۔

---

## بَابٌ لَا يُقْتَلُ الْمُسْلِمُ بِالْكَافِرِ

## باب مسلمان کو (ذمی) کافر کے بدل قتل نہ کریں گے ف۔

ف لیکن دوسری کوئی سزا بادشاہ وقت دے سکتا ہے۔

۸۹۳- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ أَنَّ عَامِرًا حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيٍّ ح وَحَدَّثَنَا صَدَقَةُ ابْنُ الْفَضْلِ أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ حَدَّثَنَا مُطَرِّفٌ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ مَرَّةً مَا لَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ

ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا کہا ہم سے زہیر بن معاویہ نے کہا ہم سے مطرف ابن طریف نے ان سے عامر شعبی نے ابو جحیفہ سے روایت کر کے کہا میں نے حضرت علی سے کہا دوسری سند۔ امام بخاری نے کہا اور ہم سے صدقہ بن فضل نے کہا ہم کو سفیان بن عیینہ نے خبر دی کہا ہم سے مطرف بن طریف نے بیان کیا کہا میں نے عامر شعبی سے سنا وہ بیان کرتے تھے میں نے ابو جحیفہ سے سنا انہوں نے کہا میں نے حضرت علی رضؓ سے پوچھا کیا تمہارے پاس اور بھی کچھ آیتیں یا سورتیں ہیں جو اس قرآن میں نہیں ہیں (یعنی مشہور مصحف میں) اور کبھی سفیان بن عیینہ نے یوں کہا جو (عام) لوگوں کے پاس نہیں ہیں

وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا إِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ إِلَّا فَهْمًا يُعْطَى رَجُلٌ فِي كِتَابِهِ وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ، قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْأَسِيرِ وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

حضرت علی رض نے کہا قسم اس خدا کی جس نے دانہ چیر کر اگایا اور جان کو پیدا کیا ہمارے پاس اس قرآن کے سوا کچھ نہیں ہے البتہ ایک سمجھ ہے جو اللہ تعالیٰ اپنی کتاب کی (جس کو چاہتا ہے) عنایت فرماتا ہے اور جو اس ورق میں لکھا ہوا ہے، ابوجحیفہ نے کہا اس ورق میں کیا لکھا ہے انہوں نے کہا دیت اور قیدی چھڑانے کے احکام اور یہ مسئلہ کہ مسلمان کو کافر کے بدل قتل نہ کیا جائے ف۱

ف۱ حنفیہ نے اس صحیح حدیث کو جو اہل بیت رسالت سے مروی ہے چھوڑ کر ایک ضعیف حدیث سے دلیل لی ہے جس کو دارقطنی اور بیہقی نے ابن عمر رض سے نکالا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مسلمان کو کافر کے بدل قتل کرایا حالانکہ دارقطنی نے خود اس کی صراحت کر دی ہے اور بیہقی نے کہا کہ یہ حدیث راوی کی غلطی ہے اور بحالت انفراد ایسی روایت حجت نہیں خصوصاً جبکہ مرسل بھی ہو اور مخالف ہو احادیث صحیحہ کے، حافظ نے کہا اگر تسلیم بھی کرلیں کہ یہ واقعہ نہایت صحیح ہے، یہ حدیث اس حدیث سے منسوخ ہوگی کیونکہ یہ حدیث آپ نے فتح مکہ کے دن فرمائی لایقتل مسلم بکافر۔

---

بَابُ إِذَا لَطَمَ الْمُسْلِمُ يَهُودِيًّا عِنْدَ الْغَضَبِ۔ رَوَاهُ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

باب۔ اگر مسلمان نے غصے میں یہودی کو طمانچہ (تھپڑ) لگایا ف۱ (تو قصاص نہ لیا جائے گا) اس کو ابوہریرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا۔ ف۲

ف۱ اس باب کے لانے سے امام بخاری کی غرض اگلے باب کے مطلب کو تقویت دینا ہے کہ جب طمانچہ میں مسلمان اور کافر میں قصاص نہ لیا گیا تو قتل میں بھی قصاص نہ لیا جائے گا مگر یہ حجت ان لوگوں کے مقابلے میں پوری ہوگی جو طمانچہ میں قصاص تجویز کرتے ہیں۔ حنفیہ تو طمانچہ میں قصاص جائز ہی نہیں رکھتے ۔ ان کے مقابلے میں یہ استدلال صحیح نہ ہوگا

ف۲ یہ حدیث اوپر گذر چکی ہے۔

---

۸۹٤۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تُخَيِّرُوا بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ۔

ہم سے ابونعیم نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان ثوری نے انہوں نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسعید خدری رض سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا دیکھو اور پیغمبروں سے مجھ کو فضیلت مت دو ف۱ -

ف یعنی اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبروں کی توہین یا تحقیر نکلے یا اس طرح سے کہ لوگوں میں جھگڑا فساد پیدا ہو اصلاً اس روایت میں طمانچہ کا ذکر نہیں ہے مگر آگے کی روایت میں موجود ہے یہ روایت اس کی مختصر ہے۔

۸۹۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ لُطِمَ وَجْهُهُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِكَ مِنَ الْأَنْصَارِ لَطَمَ فِي وَجْهِي، قَالَ: ادْعُوهُ فَدَعَوْهُ قَالَ: لِمَ لَطَمْتَ وَجْهَهُ؟ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي مَرَرْتُ بِالْيَهُودِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْبَشَرِ، قَالَ، قُلْتُ: وَعَلَى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَأَخَذَتْنِي غَضْبَةٌ فَلَطَمْتُهُ، قَالَ: لَا تُخَيِّرُونِي بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ فَإِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيقُ فَإِذَا أَنَا بِمُوسَى آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَفَاقَ قَبْلِي أَمْ جُزِيَ بِصَعْقَةِ الطُّورِ۔

ہم سے محمد بن یوسف بیکندی نے بیان کیا کہا ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن یحییٰ مازنی سے انہوں نے اپنے والد (یحییٰ بن عمارہ بن ابی الحسن مازنی) سے انہوں نے ابوسعید خدری رض سے انہوں نے کہا یہود میں سے ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اس کو کسی نے طمانچہ لگایا تھا، کہنے لگا محمد تمہارے اصحاب میں سے ایک انصاری شخص (نام نامعلوم) نے مجھ کو طمانچہ مارا آپ نے (لوگوں سے) فرمایا اس کو بلاؤ تو انہوں نے بلایا (وہ حاضر ہوا) آپ نے پوچھا تو نے اس کے منہ پر طمانچہ کیوں مارا وہ کہنے لگا یا رسول اللہ ایسا ہوا میں یہودیوں پر سے گزرا میں نے سنا یہ یہودی یوں قسم کھا رہا تھا۔ قسم اس پروردگار کی جس نے حضرت موسیٰ (علیہ السلام) کو سارے آدمیوں میں سے چن لیا میں نے کہا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی وہ افضل ہیں اور مجھ کو غصہ آگیا میں نے ایک طمانچہ لگا دیا (غصے میں یہ خطا مجھ سے ہوگئی) آپ نے فرمایا دیکھو خیال رکھو اور پیغمبروں پر مجھ کو فضیلت نہ دو قیامت کے دن ایسا ہو گا سب لوگ ہیبت خداوندی سے بیہوش ہو جائیں گے پھر میں سب سے پہلے ہوش میں آؤں گا کیا دیکھوں گا موسیٰ (مجھ سے بھی پہلے) عرش کا ایک کونا تھامے کھڑے ہیں اب یہ میں نہیں جانتا کہ وہ مجھ سے پہلے ہوش میں آجائیں گے یا کوہ طور پر جو (دنیا میں) بے ہوش ہو چکے تھے اس کے بدل وہ آخرت میں بیہوش ہی نہ ہوں گے۔

تم الجزء الثامن والحمد للہ (آٹھویں جلد مکمل ہوئی)

طالب دعاء
سید نذر عباس
سید احمد علی
21.2.2011

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

# خُطبَۃُ حَجَّۃِ الوَدَاعِ

## اللہ کے آخری نبی و رسول حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا آخری خطبہ

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْحَجِّ أَتَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَفَةَ فَنَزَلَ بِهَا حَتَّى إِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ أَمَرَ بِالْقَصْوَاءِ فَرُحِلَتْ لَهُ فَأَتَى بَطْنَ الْوَادِي فَخَطَبَ النَّاسَ خُطْبَتَهُ الَّتِي بَيَّنَ فِيهَا مَا بَيَّنَ۔

حج کے دن حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم عرفہ تشریف لائے۔ اور آپؐ نے وہاں قیام فرمایا۔ جب سورج ڈھلنے لگا تو آپؐ نے قصواء (اپنی اونٹنی) کو لانے کا حکم فرمایا۔ اونٹنی تیار کر کے حاضر کی گئی، تو آپؐ (اس پر سوار ہو کر) بطنِ وادی میں تشریف فرما ہوئے اور اپنا وہ خطبہ ارشاد فرمایا جس میں دین کے اہم امور بیان فرمائے۔

فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ قَائِلًا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ۔

آپؐ نے خدا کی حمد و ثنا کرتے ہوئے خطبے کی یوں ابتداء فرمائی :۔ خدا کے سوا کوئی اور معبود نہیں ہے۔ وہ یکتا ہے۔ کوئی اس کا ساجھی نہیں، خدا نے اپنا وعدہ پورا کیا! اس نے اپنے بندے (رسول) کی مدد فرمائی اور تنہا اسی کی ذات نے باطل کی ساری مجتمع قوتوں کو زیر کیا۔

أَيُّهَا النَّاسُ! اسْمَعُوا قَوْلِي فَإِنِّي لَا أَرَانِي وَإِيَّاكُمْ أَنْ نَجْتَمِعَ فِي هٰذَا الْمَجْلِسِ أَبَدًا بَعْدَ عَامِي هٰذَا، أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ يَقُولُ "يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللهِ أَتْقَاكُمْ"۔ فَلَيْسَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ فَضْلٌ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَسْوَدَ عَلَى أَبْيَضَ وَلَا لِأَبْيَضَ عَلَى أَسْوَدَ فَضْلٌ إِلَّا بِالتَّقْوٰى

لوگو! میری بات سنو، میں نہیں سمجھتا کہ آئندہ کبھی ہم اس طرح کسی مجلس میں یکجا ہو سکیں گے (اور غالباً اس سال کے بعد میں حج نہ کر سکوں گا۔) لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "انسانو! ہم نے تم سب کو ایک ہی مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور تمہیں جماعتوں اور قبیلوں میں بانٹ دیا کہ تم الگ الگ پہچانے جا سکو۔ تم میں زیادہ عزّت و کرامت والا خدا کی نظروں میں وہی ہے جو خدا سے زیادہ ڈرنے والا ہے"۔ (چنانچہ اس آیت کی روشنی میں) نہ کسی عربی کو عجمی پر کوئی فوقیت حاصل ہے، نہ کسی عجمی کو کسی عربی پر۔ نہ کالا گورے

سے افضل ہے، نہ گورا کالے سے۔ ہاں بزرگی اور فضیلت کا کوئی معیار ہے تو وہ تقویٰ ہے۔

النَّاسُ مِنْ آدَمَ وَآدَمُ مِنْ تُرَابٍ، أَلَا كُلُّ مَأْثَرَةٍ أَوْ دَمٍ أَوْ مَالٍ يُدَّعَى بِهِ فَهُوَ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ إِلَّا سِدَانَةَ الْبَيْتِ وَسِقَايَةَ الْحَاجِّ ثُمَّ قَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَا تَجِيئُوا بِالدُّنْيَا تَحْمِلُونَهَا عَلَى رِقَابِكُمْ وَيَجِيءُ النَّاسُ بِالْآخِرَةِ فَلَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا۔

انسان سارے ہی آدم کی اولاد ہیں۔ اور آدم کی حقیقت اس کے سوا کیا ہے کہ وہ مٹی سے بنائے گئے۔ اب فضیلت و برتری کے سارے دعوے خون و مال کے سارے مطالبے اور سارے انتقام میرے پاؤں تلے روندے جا چکے ہیں، بس بیت اللہ کی تولیت اور حاجیوں کو پانی پلانے کی خدمات علیٰ حالہٖ باقی رہیں گی۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا، قریش کے لوگو! ایسا نہ ہو کہ خدا کے حضور تم اس طرح آؤ کہ تمہاری گردنوں پر تو دُنیا کا بوجھ لدا ہو اور دوسرے لوگ سامانِ آخرت لے کر پہنچیں، اور اگر ایسا ہوا تو میں خدا کے سامنے تمہارے کچھ کام نہ آسکوں گا۔

مَعْشَرَ قُرَيْشٍ! إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذْهَبَ عَنْكُمْ نَخْوَةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَعَظُّمَهَا بِالْآبَاءِ، أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ إِلَى أَنْ تَلْقَوْا رَبَّكُمْ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا وَكَحُرْمَةِ شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا۔ وَإِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ فَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ۔

قریش کے لوگو! خدا نے تمہاری جھوٹی نخوت کو ختم کر ڈالا اور باپ دادا کے کارناموں پر تمہارے فخر و مباہات کی اب کوئی گنجائش نہیں۔ تمہارے خون و مال اور عزتیں ایک دوسرے پر قطعاً حرام کر دی گئیں ہمیشہ کیلئے۔ ان چیزوں کی اہمیت ایسی ہی ہے جیسی تمہارے اس دن کی اور اس ماہِ مبارک (ذی الحجۃ) کی خاص کر اس شہر میں ہے۔ تم سب خدا کے آگے جاؤ گے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس فرمائے گا۔

أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، فَمَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَانَةٌ فَلْيُؤَدِّهَا إِلَى مَنِ ائْتَمَنَهُ عَلَيْهَا۔

دیکھو کہیں میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ آپس ہی میں کشت و خون کرنے لگو۔ اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے کہ امانت رکھوانے والے کو امانت پہنچا دے۔

أَيُّهَا النَّاسُ كُلُّ مُسْلِمٍ أَخُو الْمُسْلِمِ، وَإِنَّ الْمُسْلِمِينَ إِخْوَةٌ أَرِقَّاءَكُمْ أَرِقَّاءَكُمْ

لوگو! ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ اور سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اپنے غلاموں

أَطْعِمُوهُمْ مِمَّا تَأْكُلُونَ وَاكْسُوهُمْ مِمَّا تَلْبَسُونَ۔

کا خیال رکھو، ہاں غلاموں کا خیال رکھو۔ انہیں وہی کھلاؤ جو خود کھاتے ہو، ایسا ہی پہناؤ جیسا تم پہنتے ہو۔

أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ وَإِنَّ أَوَّلَ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دِمَائِنَا دَمُ ابْنِ الرَّبِيعَةِ ابْنِ الْحَارِثِ وَكَانَ مُسْتَرْضَعًا فِي بَنِي سَعْدٍ فَقَتَلَهُ هُذَيْلٌ۔ وَرِبَا الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ رِبًا أَضَعُ مِنْ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ۔

دورِ جاہلیت کا سب کچھ میں نے اپنے پیروں سے روند دیا۔ زمانۂ جاہلیت کے خون کے سارے انتقام اب کالعدم ہیں۔ پہلا انتقام جسے میں کالعدم قرار دیتا ہوں، میرے اپنے خاندان کا ہے، ربیعہ بن الحارث کے دودھ پیتے بیٹے کا خون جسے بنو ہذیل نے مار ڈالا تھا، اب میں معاف کرتا ہوں۔ دورِ جاہلیت کا سود اب کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ پہلا سود جسے میں چھوڑتا ہوں، عباس بن عبدالمطلب کے خاندان کا سود ہے، اب یہ ختم ہو گیا۔

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ۔

لوگو! خدا نے ہر حقدار کو اس کا حق خود دے دیا۔ اب کوئی کسی وارث کے حق کے لئے وصیت نہ کرے۔

أَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ۔

بچہ اسی کی طرف منسوب کیا جائے گا، جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا۔ جس پر حرام کاری ثابت ہو اس کی سزا پتھر ہے، حساب و کتاب خدا کے ہاں ہوگا۔

مَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوْ تَوَلَّى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ۔

جو کوئی اپنا نسب بدلے گا یا کوئی غلام اپنے آقا کے مقابلے میں کسی اور کو اپنا آقا ظاہر کریگا اس پر خدا کی لعنت۔

أَلدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالْعَارِيَةُ مُرَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ۔

قرض قابلِ ادائی ہے۔ عاریتاً لی ہوئی چیز واپس کرنی چاہیئے۔ تحفے کا بدلہ دینا چاہیئے۔ اور جو کوئی کسی کا ضامن بنے وہ تاوان ادا کرے۔

وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ مِنْ أَخِيهِ إِلَّا مَا أَعْطَاهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ مِنْهُ فَلَا تَظْلِمُنَّ أَنْفُسَكُمْ

کسی کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے کچھ لے سوائے اس کے جس پر اس کا بھائی راضی ہو اور خوشی خوشی دے۔ خود پر اور ایک دوسرے پر زیادتی نہ کرو۔

أَلَا لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ أَنْ تُعْطِيَ مِنْ مَالِ زَوْجِهَا شَيْئًا إِلَّا بِإِذْنِهِ۔

عورت کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کا مال اس کی بغیر اجازت کسی کو دے۔

أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ حَقًّا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ أَلَّا يُوطِئْنَ

دیکھو! تمہارے اوپر تمہاری عورتوں کے کچھ حقوق ہیں۔ اسی طرح اُن پر تمہارے حقوق واجب ہیں عورتوں

فُرُشَكُمْ أَحَدًا تَكْرَهُونَهُ وَعَلَيْهِنَّ أَنْ لَا يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فَإِنْ فَعَلْنَ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَذِنَ لَكُمْ أَنْ تَهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَأَنْ تَضْرِبُوا ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنِ انْتَهَيْنَ فَلَهُنَّ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ۔

پر تمہارا یہ حق ہے کہ وہ اپنے پاس کسی ایسے شخص کو نہ بلائیں جسے تم پسند نہیں کرتے اور وہ کوئی خیانت نہ کریں، کوئی کام کھلی بےحیائی کا نہ کریں اور اگر وہ ایسا کریں تو خدا کی جانب سے اس کی اجازت ہے کہ تم انہیں معمولی جسمانی سزا دو اگر وہ باز آجائیں تو انہیں اچھی طرح کھلاؤ پہناؤ۔

وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ عَوَانٍ لَكُمْ لَا يَمْلِكْنَ لِأَنْفُسِهِنَّ شَيْئًا فَاتَّقُوا اللّٰهَ فِي النِّسَاءِ فَإِنَّكُمْ أَخَذْتُمُوهُنَّ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوجَهُنَّ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ۔

عورتوں سے بہتر سلوک کرو، کیونکہ وہ تو تمہاری پابند ہیں اور خود اپنے لئے وہ کچھ نہیں کر سکتیں۔ چنانچہ ان کے بارے میں خدا کا لحاظ رکھو کہ تم نے انہیں خدا کے نام پر حاصل کیا اور اسی کے نام پر وہ تمہارے لئے حلال ہوئیں۔

وَإِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيكُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي أَبَدًا إِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهِ كِتَابَ اللّٰهِ وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّينِ فَإِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّينِ۔

میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جاتا ہوں کہ تم کبھی گمراہ نہ ہو سکو گے اگر اس پر قائم رہے، اور وہ خدا کی کتاب ہے۔ اور ہاں دیکھو دینی معاملات میں غلو سے بچنا کہ تم سے پہلے کے لوگ انہی باتوں کے سبب ہلاک کر دئے گئے۔

وَإِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ مِنْ أَنْ يُعْبَدَ فِي أَرْضِكُمْ هٰذِهِ أَبَدًا وَلٰكِنْ سَتَكُونُ لَهُ طَاعَةٌ فِيمَا تُحَقِّرُونَ مِنْ أَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضَى بِهِ فَاحْذَرُوهُ عَلَى دِينِكُمْ۔

شیطان کو اب اس بات کی کوئی توقع نہیں رہ گئی ہے کہ اب اس کی اس شہر میں عبادت کی جائے گی، لیکن اس کا امکان ہے کہ ایسے معاملات میں جنہیں تم کم اہمیت دیتے ہو اس کی بات مان لی جائے اور وہ اسی پر راضی ہے اس لئے تم اس سے اپنے دین و ایمان کی حفاظت کرنا۔

أَلَا فَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا أَنْفُسُكُمْ وَتَحُجُّوا بَيْتَ رَبِّكُمْ وَأَطِيعُوا وُلَاةَ أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ۔

لوگو! اپنے رب کی عبادت کرو۔ پانچ وقت کی نماز ادا کرو۔ مہینے بھر کے روزے رکھو۔ اپنے مالوں کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ دیتے رہو۔ اپنے خدا کے گھر کا حج کرو، اور اپنے اہل امر کی اطاعت کرو تو اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا مَوْلُودٌ عَلَى وَالِدِهِ۔

اب مجرم خود ہی اپنے جرم کا ذمہ دار ہوگا۔ اور اب نہ باپ کے بدلے بیٹا پکڑا جائیگا نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائیگا۔

| | |
|---|---|
| أَلَا فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ۔ | سنو! جو لوگ یہاں موجود ہیں انہیں چاہیئے کہ یہ احکام اور یہ باتیں ان لوگوں کو بتا دیں جو یہاں نہیں ہیں ہو سکتا ہے کہ کوئی غیر موجود تم سے زیادہ سمجھنے اور محفوظ رکھنے والا ہو۔ |
| وَأَنْتُمْ تُسْأَلُونَ عَنِّي فَمَاذَا أَنْتُمْ قَائِلُونَ؟ | اور لوگو! تم سے میرے بارے میں (خدا کے ہاں) سوال کیا جائے گا۔ بتاؤ تم کیا جواب دو گے۔؟ |
| قَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ أَدَّيْتَ الْأَمَانَةَ وَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَنَصَحْتَ الْأُمَّةَ۔ | لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اس بات کی شہادت دیں گے کہ آپؐ نے امانت (دین) پہنچا دی اور آپؐ نے حقِ رسالت ادا فرما دیا اور اُمّت کی خیر خواہی فرمائی۔ |
| فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُصْبُعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا إِلَى السَّمَاءِ وَ يَنْكُتُهَا إِلَى النَّاسِ، أَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، أَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، أَللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔ | یہ سُن کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگشتِ شہادت آسمان کی جانب اٹھائی اور لوگوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا "خدایا گواہ رہنا! خدایا گواہ رہنا! خدایا گواہ رہنا!" |

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَأَصْحَابِهِ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ